کلام الامام امام الکلام
نہج البلاغہ
مطبوعہ عمدہ نصرت المطابع دہلی

سکرمنٹ ۵ بیان اجنہ | سکرمنٹ ۶ بیان سود	مناظرہ بعض لطایف متعلقہ عقیدہ تثلیث
سکرمنٹ ۷ بیان بہشت مع ۳ مثالوں کے | سکرمنٹ ۸ مسیح کا مصلوب ہونا پیشتر کتنوں کے گناہ بخشنا	
سکرمنٹ ۹ جوتی پہنے ہوئے گرجا میں جانا | سکرمنٹ اس اعتراض کا جواب کہ حضرت محمد صلعم نے انجیل کی تعریف کی ہے	
کلیسیا ۷ مسیح کے صرف نبی ہونیکا بیان خاص تین مراتب یعنے نبی و بادشاہ و سردار کاہن کے اور ان رسولوں کا ذکر جو یروشلم سے باہر مدفون ہوئے	کلیسیا ۸ میں دو سکرمنٹ اور ایک مناظرہ ہے
	سکرمنٹ ۱ بیان مصلوبی مسیح | سکرمنٹ ۲ یہودا اسکریوطی کو شیطان کا خطاب بنی آدم کا عصمت اور آدم کی گناہ بری ہونا اور لیبیا کا بیان
	مناظرہ مسیح کے تیسرے بدلے کا حال اور دلایل عدم مصلوبی مسیح اور حضرت اسحاق کی قربانی کا ذکر
کلیسیا ۹ میں چار پیشین گوئیاں مرقومہ توریت و انجیل کا ذکر ہے	کلیسیا ۱۰ میں پانچ سات پیشین گوئیوں مرقومہ قرآن و حدیث اور چند معجزوں کا ذکر اور ایک مناظرہ دستر صفدر علی
کلیسیا ۱۱ ظلم عیسائی عہد سپین کے بیان میں اور اسپین سے مسلمانوں کا حال	کلیسیا ۱۲ میں یروشلم کا حال بمقابلہ کعبہ اور یہودیوں حال بمقابلہ اہل عرب حال انجیل برناباس اور ان انجیلی آیتوں کا بیان جنمیں تثلیث کا ذکر ہے اور نیا کاشی کیندو وغیرہ کا حال اور مناظرہ انجیل کی آیتوں سے
خاتمہ نیک صلاح کیساتھ اور قدرے نظم	

[illegible marginal handwritten note]

کلام الامام امام الکلام
نوید جاوید

خداوند یہوواہ نے مجہکو علمار کی زبان بخشی تاکہ جانون کہ وقت پر اوسکو جو
تہکا ماندہ ہے کیا کہا چاہی
یسعیاہ ٥٠ باب ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم
هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا ؕ
مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُکَّعًا
سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ
ذٰلِکَ مَثَلُهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ۟ۛ کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِهٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِهِمُ الۡکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا ؕ (جزو ۲۶ فتح ع ۴)

ہوشعنا الوہیم حی احد		الوہیم لم یلد ولم یولد
الوہ آفرینندہ روح پاک		رسانندہ باج فلک جسم خاک
خدائے صفی و خلیل و ذبیح		خدائے کلیم و خدائے مسیح
یہوواہ مستغنی از بہت و بود		غنی از نصاریٰ غنی از یہود
خدائیکہ لاثانی و مکان اوست		بہ تثلیث کی منقسم شان اوست

ایلیاہ علیٰ رسانہ کہ ہنوز آفتاب مشرق سے طلوع کرتا ہے تاریکی کو پایہ نہیں کی اوہ ہے میرے اس پیام کہنے پر صبح صادق گواہ ہے وہ اپنے بندہ پر مہر ودرجہا بایہ

زیادہ مہربان ہے او سنے بنی اسرائیل سے فرمایا اے یعقوب کے گہرانے اور اے اسرائیل کے خاندان کے سب باقی بچے ہوؤ جو رحم سے مجھہ پر بار ہوئے ہو اور جنہیں پیٹ ہی سے مینے گود مین لیا میری سنو مین بڑہاپے تک بہی وہی ہون اور سر سفیدی کے وقت تک گود مین لئے رہونگا یسعیاہ ۴۶ باب ۳ و ۴

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ		گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست		صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

الہی ہم کس زبان سے تیرا شکر بجا لائین کہ تیری ادنی بخشش کا بہی ہم شکر ادا نہین کر سکتے اگرچہ ہر سر مو بدن پر زبان ہو اور ہر زبان ہزار داستان ہو

ہر صنعت تو ہر دن زادراک		ادنی ادنی ہم کز خاک
بیحد ہمہ کبریائی تو		اللہ اللہ خدا اے تو

الہی ہماری زبانکو ہمارے بشیر و نذیر خاتم المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت مین گویا رکہہ کہ جو ہماری بخشش اور نجات کے لیے ہمیشہ فکرمند ہے اگر تیری راہ سے ہمارے پاؤنکو لغزش تو او سکے دلکو گزند ہے

مسیح از قدم او مژدہ گوئے		کلیم از مشعل او شعلہ جوئے
قدش را پایۂ گردون خرامی		لبش را مایۂ یحیی العظامی

اور خدا کی رحمت ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب آل و اصحاب پر ہو کہ جنہون نے شام اور مصر اور عراق اور فارس وغیرہ تمام ملکونکو نور ایمان سے منور کیا اور جہال زبان درازکو زبان تیغ سے خاموشی سکہلائے رضوان اللہ علیہم اجمعین

امابعد سید محمد ابو المنصور ابن جناب سید محمد علی صاحب مغفور ابن جناب سید فاروق علی صاحب قدس سرہ کیطرف سے صاحبان عقل و

فہمنک بہ وضح ہو (اول قرنتیونکا ۱۰ باب ۱۵) کہ یہہ کتاب جسکا نام **نوید جاوید** ہے آمین دو لوحین ہین اگرچہ علّت غائی اسکی تالیف سے صرف اتحاف خدمت ارباب عیسائی ہے لیکن بحکم آنکہ اولا آخرین بعدہ ورثہ (متی ۷ باب ۵) لوح اوّل مین کہ وہ کلیسیا جس سے متعلق ہیں اہالی اسلام کے لئے کچھہ ہے یہ برگ سبز بالخیر ہے اور لوح ثانی مین کہ وہ کلیسیا جس سے متعلق ہین اہل کتاب کو سبز باغکی سیر ہے پس دونون لوحون سے ۲ کلیسیا کو علاقہ ہے جسطرح

۱	قبائل بنی اسمعیل بارہ ہین — پیدایش ۱۷ باب ۲۰
۲	اسباط بنی اسرائیل بارہ ہین — خروج ۲۸ باب ۹ و ۱۰
۳	بروج فلکی کہ جنسے انتظام بارہ مہینون سال کا ہے بارہ ہین
۴	جواہر بیش قیمت بارہ ہین — مکاشفات ۲۱ باب ۹ و ۲۰
۵	ہر دن اور ہر رات کی ساعتین بارہ ہین یوحنا ۱۱ باب ۹
۶	حضرات حواریون بارہ ہین اعمال اول باب ۲۶
۷	ائمہ معصومین بارہ ہیں
۸	السنا ثلی معصومی کے سال بارہ ہین لوقا ۲ باب ۴۲
۹	حروف لا الہ الا اللہ بارہ ہین
۱۰	حروف محمد رسول اللہ بارہ ہین
۱۱	حروف اسمار ان تینون انبیار بزرگ کے یعنے موسیٰ عیسیٰ محمد بارہ ہین
۱۲	حروف غیر مکرر توریت زبور انجیل فرقان بارہ ہین

اس طور سے کہ (ت و ر ی) (ز ب) (ا ن ج ل) (ف ق) اور انکی ترتیب تہجی یہہ ہے اب ت ج ر ز ف ق ل ن و ی پس ف ق سے جو پیشتر

چہہ حروف ہین اور لنسے اشارہ یہہ ہے کہ اون تینون کتابون کے نازل ہونے
سے چہہ سو برس بعد فرقان نازل ہوا اور عجیب یہہ کہ ان چہہ حرفون کے عدد یہی
یہی ہین یعنے چہہ سو تیرہ ۶۱۳ اور پچہلے چار حرفون سے جو ن ف ق کے بعد باقی رہے یہہ
مراد ہے کہ چار ہی کتابین الہامی ہین چنانچہ ت سے زبور اور لام سے انجیل اور ی سے
توریت اور نون سے فرقان خیال کرلینا چاہئے یہہ قاعدہ بہی قدیم ہے دیکہو
مشارق الانوار مین خ سے مراد بخاری اور م سے مسلم اور ق سے متفق علیہ
اب وہ مکرر حروف جو رہگئے تہے یہہ ہین یعنے توریت سے ت اور زبور سے ق
انجیل سے سی اور فرقان سے قرآن پس انہین سے بہی پیشتر حروف فرقان سے
یہہ چار حرف ہین یعنے ت ق ر سی کہ چار سے مراد چارون الہامی کتابین اور
ان چارون کے عدد یہی ہین یعنے چہہ سو سولہ ۶۱۶
پس اس کتاب کی پہلی لوح سے جو دو کلیسیا اور دوسری لوح سے دس کلیسیا متعلق
کی گئین اسکا سبب یہہ ہے کہ شروع مین تمام یہودی بنی اسرائیل کہلاتے تہے
مگر حضرت سلیمان کے بعد اون مین دو صنف ہوگئے ایک صنف مین دو فرقے تہے
جو یہودی کہلائے اونکا تختگاہ بیت المقدس تہا اور دوسرے صنف مین دس
فرقے تہے جنکا تختگاہ سمرون تہا اور جو بنی اسرائیل کہلائے (۲ تواریخ ۱۰ ۱۱ باب ۱۹)
اور ان مین بہ نسبت یہودیون کے زیادہ بیدینی اور بت پرستی پہیل رہی تہی
اور حضرت موسیٰ نے جب بارہ جاسوس ملک کنعان مین بہیجے تو دس اون مین
سے نالایق اور دو لایق مند نکلے تہے گنتی ۱۳ ۱۴ باب
اور حضرت عیسیٰ بارہ حواریون مین سے دو یعنے یعقوب اور یوحنا کو زیادہ
پیار کرتے تہے پہر یہہ بہی کہ طہارت لقدر نجاست اور حقہ بقدر حصہ دستور ہے

لوح اول

کہ جسمین دو کلیسیا ہین

کلیسیا ۱

غور کرنا چاہئے کہ قران مجید ہدایت یہود و نصارے کے لئے بہی لاجواب ہے ہر مسئلہ اوسکا تسکین موافق و مخالف کے لئے انتخاب ہے انسانی کوئی تصنیف اگرچہ کیسی ہی عرق ریزی کے ساتہہ کی جائے کلام اللہ کے ایک نکتہ کو بہی نہین پہونچتی اور اس مین کچہہ مشقّت بہی درکار نہین ہے قران مین علاوہ مطابقت شرایع و قصص وغیرہ کے ایک سو اکتیس جگہہ کتب سماوی سابقہ یعنے توریت و انجیل کا کہین جدا جدا اور کہین ایک ساتہہ ذکر ہے اور جن مقامون مین صرف یہود و نصارے یا انبیاء سلف کا بغیر تذکرہ کتب بیان ہے وہ اس شمار کے سوا ہین جیسے کہ سورہ مائدہ رکوع سومین بعد جلشانہٗ فرماتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ ط

یعنے اور کہتے ہین یہود و نصارے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور اوسکے پیارے تو کہہ (اے محمد) پہر کیون عذاب کرتا ہے تمکو تمہارے گناہون پر کوئی نہین تم بہی ایک انسان ہو اوسکی مخلوقات مین سے بخشے جسکو چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے انتہے مطلب یہہ کہ اگر تم خدا کے فرزند اور پیارے ہو تو کسواسطے نہین سزا اسے اعمال ملتی ہے دیکہو متی ۷ اباب ۲۵ و ۲۶ اور ایسی کیسی کی حالت مین دینی تکلیفات کیون اپنے اوپر گوارا کرتے ہو اور

آیت مین ہم مثل بین ا ... ۵ ... ۱۱ اعلی مین ابتدامین اجگہہ ہے *

اسلیئے مرنے سے ڈرتے ہو پہر جسطرح خدا کی سب مخلوقات مین بیمار پڑتے اندہے
کانے لولے لنگڑے ہو جاتے تم بہی ہو جاتے ہو خدا کے فرزندون مین خدا کے
بندون سے کوئی بات زیادہ ہونی چاہئے نہ کہ انسان تندرست کے سامنے
خدا کے فرزند کانے یا لنگڑے نظر آئین پہر یہودی لوگ جو بابل کی اسیری اور
اوراوس سے قبل اور بعد قومون کے ہات بار بار غلامی مین بیچے گئے پس تعجب
ہے کہ خدا کے فرزند انسانون کے غلام نبائے جائین

قرآن مجید کی یہہ آیت اوس مضمون سے خبر دیتی ہے جو توریت مین
(استثنا ۱۴ باب ۱) یہودیونکو خدا کا بیٹا اور انجیل مین (رومیونکا ۸ باب ۲ او
۷ ایوحنا ۱ باب ۱۲ و ۱۳) عیسائیونکو خدا کا بیٹا لکہا ہے

اور جہان فرداً فرداً ذکر ہے اونمین سے ایک یہہ آیت ہے سورہ مائدہ رکوع ۱۰
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ
الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ
یعنے بیشک کافر ہوئے جنہون نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا اور مسیح نے
کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا انتہے
حضرت عیسیٰ کی اس تعلیم کا حال مرقس ۱۲ باب ۲۹ - ۳۱ مین لکہا ہے
جہان آپ نے فرمایا کہ اے اسرائیل سُن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے اکیلا خداوند
ہے اور ایسا ہی لوقا ۱۰ باب ۲۵ - ۲۸ مین بہی ہے

اور جن مقامون مین صرف انبیاء سلف کا بغیر تذکرہ کتب مذکور ہے اون
مین سے ایک یہہ ہے لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ یعنے لعنت کئے گئے
وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے اوپر زبان داؤد اور عیسیٰ بیٹے

مریم کے (مائدہ رکوع ۱۰) داؤد فرماتے ہین وے جو میری برائی سے خوش ہین رسوا اور شرمندہ ہون جو میری دشمنی پر ہوتے ہین رسوائی اور شرمندگی کا لباس پہنین (۳۵ زبور ۲۶) پھر یہہ کہ خداوند کا منہہ اونکے برخلاف ہے جو بدکار ہین تاکہ اونکی یادگاری زمین پر سے کاٹ ڈالے (۳۴ زبور ۱۶) اسیطرح ۳۵ زبور ۹ وغیرہ اور حضرت عیسٰے نے فرمایا کہ اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تمپر افسوس کہ ظاہر مین لوگونکو استباز دکھائی دیتے پر باطن مین ریاکار اور شرارت سے بھرے ہوتی ۲۳ باب

اور جہان سب کتابونکا ذکر آیا ہے اونمین سے ایک آیت یہہ ہے سورۂ توبہ رکوع ۱۴ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط یعنے تحقیق اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ سچا توریت مین اور انجیل مین اور قران مین انتہے اس وعدے کے بابت دیکھو توریت مین گنتی ۳۲ باب ۲۰-۲۲ و ۲۹ استثنا ۳ باب ۱۲ و ۲۲ وغیرہ اور انجیل مین متی ۱۰ باب ۳۴ لوقا ۲۲ باب ۳۶ اور اعمال ۷ باب ۱۳-۲۷ یعنے اللہ رب العالمین حضرت موسٰے کیطرف سے فرعون اور اوسکے لشکر سے لڑا اور اونہین ہلاک کیا اور مصنفین انجیل نے بھی اس فعل کو مستحسن سمجھ کر اپنی کتاب مین نقل کیا توریت سے مراد اکثر جگہہ ہین سب کتب عہد عتیق ہے یعنے انجیل سے پیشتر جتنی کتابین نازل ہوئین اور کسی جگہہ توریت سے مراد صرف حضرت موسٰی پر جو

کتاب نازل ہوئی چنانچہ سورہ انبیا رکوع ۷ مین یہہ آیت ہے وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ یعنے بالتحقیق ہمنے ذکر (یعنے توریت) کے بعد زبور مین لکھا ہے کہ میرے بندگان صالح زمین کے وارث ہون گے انتہے ۷ ۳ زبور ۱۱ و ۲۹ مین اس آیت کا مضمون موجود ہے کہ صادق زمین کے وارث ہون گے انتہے یہہ پیشین گوئی زمین مصر اور شام معہ یروسلم وغیرہ کہ یہی قدیم آبادی جہان اور انبیار علیہم السلام کا مسکن تہا مسلمانون کے قبضہ مین آنے سے پوری ہوئی

اور جہان ایک ایک کتاب کا ذکر آیا ہے اون آیتون مین سے ایک یہہ ہے سورۂ جمعہ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ط ترجمہ یعنے کہاوت اونکی جنپر لادی توریت پہر نہ اوٹہائی اونہون نے جیسے کہاوت گدہے کی پیٹہ پر لیجاتا ہے کتابین انتہے مطلب یہہ کہ گدہے پر اگرچہ بہت عالی مضمون کی کتابین لدی ہون مگر وہ اونکے مطالب سے بالکل بیخبر رہتا ہے اور اون سے کچہہ فایدہ حاصل نہین کر سکتا اسیطرح یہودیون کو اگرچہ بہت فایدہ مند اور عزت والی کتاب ملی مگر اونہون نے کچہہ اوسکی قدر نجانی یسعیاہ اوّل باب ۳ مین یہودیونکو گدہے سے نسبت دی گئی ہے کہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کی چرنی کو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ کچہہ نہین سوچتے ہین انتہے چونکہ سوا ے زبور کے اور سب صحایف عہد عتیق توریت ہی مین شامل سمجہے جاتے ہین اور قران مجید مین توریت کو فرقان ہی لکہا ہے دیکہو سورۂ انبیار رکوع ۴ اور قران کو بہی فرقان لکہا ہے پس فرقان سے فرقان تک یعنے ابتدا سے انتہا تک یہودیون پر یہہ

مثل گدہا ہونے کے کلام الٰہی مین موجود ہے

کلیسیا ۲

اسمین دو فصلین ہین

فصل اول

فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ سیپارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۲ ہر اہل دین پر واجب ہے کہ غیر دین والون سے بقدر امکان واقفکاری حاصل کرے کیونکہ اگرچہ ضرور نہوتا تو خدا ـ عالم الغیب مسلمانونکو یہود و نصاریٰ کے عقاید سے خبر نہ دیتا الا انکہ بکثرت اسکا قرآن مجید مین ذکر ہے فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ جزء ۷ ع اور صحیح بخاری مین بروایت عبد الله ابن عمر لکہا ہے قال رسول الله صلعم بلغوا عنی ولو آیة وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج یعنے پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو اور بیان کرو بنی اسرائیل کیطرف سے اور کچہہ مضایقہ نہین انتہےٰ فریبی شارح بخاری نے لکہا ہے کہ حدیث قصہ عمرؓ کی جسمین ممانعت کی تہی کہ توریت نہ پڑہو اس حدیث سے منسوخ ہے اسواسطے کہ ممانعت اول اسلام مین تہی اور ایسا ہی عبد الله ابن عمر بیضاوی نے شرح مصابیح مین لکہا ہے اسکے سوا وہ حدیث ممانعت صرف مشکات مین مرقوم ہے کہ جس مین سب قسم کی حدیثین صحیح وغیر صحیح جمع کی گئی ہین اور صحاح ستہ مین اوسے مندرج نہین کیا ہے قال الله تعالےٰ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ بلا اپنے رب کی راہ پر پکی باتین سمجہا کر اور نصیحت

کرکے بھلی طرح اور الزام دے اونکو جسطرح بہتر ہو آخر سورہ نحل و آنحضرت و
سہ ا ہیں بعض مسلمان جو توریت و انجیل پڑھنے سے منع کرتے ہیں یہہ اون
کتابون سے ناواقف ہونیکے سبب ایسا کہتے ہین بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ
وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ یعنے کوئی نہین پرجھٹلانیلگے ہین جسکے سمجھنے پر قابو نہ پایا اور
ابہی آئے نہین اسکی حقیقت (سورہ یونس رکوع ۴)

دوسرا سبب یہہ ہے کہ قران مجید ہین غیر مذہب والون کے
ہدایت کے لئے اول تعلیم ہے بعدہ اگر وہ نمانین تو اسکی جوابدہی خدا کے
سامنے اونہین کے ذمہ ہے لیکن جب تک تم اونپر یہہ حجت تمام نکر دتب تک
اونکی جوابدہی خدا کے سامنے تمہارے ذمہ ہے کیونکہ یہہ کام خدانے ہمارے ہی
سختو پر منحصر کہا ہے ابوامامہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن امت
سے ایک قوم سور و بندر کی صورت اوٹھیگی اس سبب سے کہ وہ لوگ بدونکے
ساتھہ صحبت رکھتے اور اونہین نصیحت نہین کرتے تھے (از تواریخ فخر الدین
رازی باب ۱۲) پس فرض یہی ہے کہ جب تک تمہاری دینکی طرف سے
اونکے دلون مین شبہے اور شکوک مانع حال باقی رہین تب تک اپنی ساری
ہمت سچے دینکی حقیت اور باطل مذہبون کا بطلان اونکے ذہن نشین ہو
جانے مین کوشش کرنا چاہیے تو اپنے بہائے کو نصیحت کرتا کہ تو اوسکے سبب
خطاکار نہ ٹھہرے (احبار ۹ اباب ۱۷) اور تاریکی کے لاحاصل کامون
مین شریک نہو بلکہ بیشتر اونکو ملامت کرو (افسیونکا ۵ باب ۱۱) اونہین جو
گناہ کرتے ہون سب کے سامنے ملامت کر (اول طمطاوس ۵ باب ۲۰)
تو کلام کی منادی کر وقت اور بیوقت اوسی کام مین مشغول رہ کمال بردباشت
اور تعلیم سے الزام دے اور ملامت اور نصیحت کیا کر کیونکہ ایسا وقت آویگا

جب وے صحیح تعلیم کی برداشت نکرینگے پر کان کہجلاتے ہوئے اپنی بُری خواہشون کے موافق اُستاد پر اوستاد بولاوینگے اور کانون کو سچائی کیطرف سے پہیر کر کہانیون پر لگاوینگے سو تو ساری باتون مین بیدار رہ دکہہ اُٹہا کلام سُنانیوالیکا کام کر اپنی خدمت کو پورا کر (۲ طمطاوس ۴ باب ۲-۵) تو اونہین سختی سے ملامت کر تاکہ وے ایمان مین صحیح ہون اور یہودیون کی کہانیون اور ایسی آدمیون کے حکمون پر جو سچائی سے پہر گئے ہین متوجہ نہو (طیطس اول باب ۱۳ و ۱۴) یہہ باتین کہہ اور نصیحت کر اور تمام اختیار سے ملامت کر کوئی تجہے حقیر نجانے (طیطس ۲ باب ۱۵) اون باتونکو دہیان مین رکہہ اون ہی کا ہو رہ تاکہ تیری ترقی سبہون پر ظاہر ہو وے اپنی اور اپنی تعلیم کی چوکسی کر اون پر قایم رہ کیونکہ یہہ کر کے تو آپکو اور اونکو جو تیری سنتے ہین بچاویگا (اول طمطاوس ۴ باب ۱۵ و ۱۶)

تیسرا سبب یہہ کہ لو فرضاً کسی عالم کو بسبب عقیدۂ کامل کے کسی نئی تجویز والے کے مقابلہ مین چُپ ہو جانے سے لغزش ایمان کا خطرہ نہو لیکن جبکہ وہ عالم بسبب ناواقفی فرایم مذہب غیر مدعیکو مناظرہ مین جواب معقول ندے سکیگا تو اور کم علم مسلمان جو کہ دلیل مدعیکو مسئلہ لاجواب سمجہینگے اونکے عقیدہ مین فتور آجانا کچہہ تعجب کا مقام نہوگا اور وہ عالم بہی باوجود عقیدہ کامل اور نقص طلاقت کے اوس پتہر کی مانند سمجہا جائیگا کہ جسے ہوا جنبش نہین دے سکتے اور اوس مین سے صدا بہی بلند نہین ہوتی پس اگرچہ بسبب عقیدہ کامل کے وہ بُت پرست تو نہین ہوا مگر آپ ہی بُت بنگیا کہ کسی کے بہکانے سے نہین بہکتا مگر کسی کو جواب بہی نہین دے سکتا اور جبکہ وہ عالم آپ ہی بُت بنگیا تو اوسکے معتقدین کہان تک بُت پرست نہوجاینگے

چوتھا سبب یہہ کہ قرآن مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ تم ہو بتانے والے لوگون پر اور رسول تمپر بتانے والا (فصل ثانی کے بند اول مین اسکا مفصل ذکر ہے) مطلب یہہ کہ حضرت رسول مقبول صلعم اور اور پیشوایان دین محمدی صلعم نے ترقی اسلام مین کوشش کرتے ہوئے جسطرح تمہین مناسب حال نصیحت کی اسیطرح چاہئی کہ تم بہی ترقی دین کے واسطے ہر ایک کے مناسب وقت نصیحت کرو اور اسے فعل رسول اللہ صلعم اور تابعین اور اور تبع تابعین بلکہ سب کاملین اور صادقین کا سمجہ کر اسکی عظمت اور ضرورت کو مقدم جاننا چاہئی جسطرح حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عبد اللہ بن سلام کے جو بڑے عالم اہل یہود مین اور صاحب تفسیر توریت تہے سوالونکا جواب دیا اور عبد اللہ ابن سلام اسلام لائے اور جسطرح حضرت سلیمان علیہ السلام نے سبا کی بیگم یعنے بلقیس کے سوالونکا جواب دیا اول سلاطین ۱۰ باب ۱-۵ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ط یعنے تاکہ ہلاک ہوجائے جو کوئی ہلاک ہوا دلیل مین اور زندہ رہے جو کوئی کہ غالب ہوا دلیل مین (سورہ انفال رکوع ۵) قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یعنے لاؤ اپنی دلیل اگر تم ہو سچے (سورہ بقر رکوع ۱۳)

پانچوان سبب یہہ کہ تم سب کتابون اور سب نبیون پر ایمان رکہتے ہو پس جب سب کتابون پر ایمان رکہتے ہو تو سب کے حال سے بہی واقف ہونا چاہئی تاکہ اونہین کی کتابون سے اونہین جواب دے سکو کیونکہ اگر تم اپنی کتابون سے اونہین سمجہاؤگے تو جب تک اونکا عقیدہ تمہاری کتابون پہ نہین ہے وہ تمہاری دلیلون کو تسلیم نکرینگے تُتْلَىٰ عَلَيْنَا آيَاتُنَا (قیامت ع ۱) دیکہو کتاب شواہد النبوۃ مولانا جامی قدس سرہ العزیز کے

پیشین گوئیاں توریت و انجیل سے شہادت نبوت پیغمبر خدا صلعم مین
انتخاب کر کے لکھی ہین اگر مولانا صاحب کو اس سے آگاہی نہوتی تو کیونکر
لکھہ سکتے

چہٹا سبب یہہ کہ سورہ ال عمران رکوع ۹ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے
كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ
مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ
فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ یعنے سب کہانیکی چیزین
حلال تہین بنی اسرائیل پر مگر جو اسرائیل نے اپنے نفس پر توریت نازل
ہونے سے پہلے حرام کرلے تہے تو (اے محمد) کہلاؤ توریت اور پڑہو اگر تم
سچے ہو اتہے یہودیان مدینہ سے درباب کہانے اور نکہانے بعض قسم
گوشت کے پیغمبر خدا صلعم نے اونہین کی کتاب یعنے توریت پر حوالہ کیا کہ لاؤ
توریت اور پڑہو یہہ حجت تمام رنیکا بہتر دستور ہے اور خدا نے بہی اسکو پسند
کیا لیکن اب کوئی مسلمان اگر توریت سے واقف نہو تو کس طرح پر کیونکر حجت
تمام کرسکیگا اور اگر غیر مذہب والون کے مسائل سے کچہہ کام نتہا تو حضرت
رسول خدا صلعم نے جو بموجب حکم الہی یہودیونکو اونہین کی کتاب سے قائل
کرنا مناسب سمجہا یہہ کوئی غیر ضروری بات نتہی اور نہ صرف اس ایکہی دفعہ
بلکہ بار بار پیغمبر خدا صلعم کو ایسا اتفاق ہوا ہے دیکہو سورہ ال عمران رکوع ۳
۲ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ الخ چنانچہ ایک نصرانی عالم کا قول
ہے کہ بعضے لوگ کہتے ہین کہ ان کتابون کے پڑہنے سے آدمی کو دین مین شک
پڑجاتا ہے اونکو یاد رکہنا چاہیے کہ جو مذہب ایسا ہے کہ دوسرے مذہب کے
کتاب دیکہنے سے اوس مین شک پڑجاتا ہے تو بیشک وہ جہوٹا مذہب ہے

مذہب وہی سچا ہے کہ ہر مذہب کی کتاب پڑہ کر اوس مین قایم رہ سکے بلکہ اوسمین ترقی ہو (رسالہ اول حقیقۂ عرفان ماہ جنوری ۱۸۷۸ء صفحہ ۱۱ و ۱۲)

ساتوان سبب یہہ کہ اگرچہ ہملوگو نپر مخالفین اسلام کے دلائل کی بے اصلی ثابت ہے لیکن باقی نسلون اور آیندہ پشتون کے لئے بہی جو ہم دنیا مین چہوڑ جائینگے ایسے وقت مین کہ قرب قیامت اور کثرت منکرین حضرت رسالت صلعم ہے ضرور ہمین کچہہ حفاظت ایمان کی تدبیر کرنا چاہیے اور اسلئے یہہ کام ہمپر اس زمانہ مین نماز و روزہ سے بہی زیادہ فرض ہے کیونکہ ایمان سب سے مقدم ہے پس ایسی حالین ہمین چپ رہنا نچاہئے

آٹہوان سبب یہہ کہ جو لوگ دنیا مین خدا اور رسول کے نام کی حمایت سے کچہہ غرض نہین رکہیے وہ عاقبت مین خدا کو کیا منہہ دکہائینگے اور رسول اللہ صلعم کی شفاعت انہین کیونکر نصیب ہوگی

نوان سبب یہہ کہ اگر ہم دین اسلام کی حمایت سے ایسے وقت مین پہلو تہی کرین تو وہ لوگ جو انکار عظمت اسلام کا غل مچا رہے ہین ضرور سمجہینگے کہ اہل اسلام مین اب کوئی دین کی حمایت کرنیوالا باقی نہین رہا یا یہہ کہ اسلام کی صداقت کی بابت کوئی دلیل اور دعوی اب باقی نہین ہے فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ سورۂ رعد رکوع ۶ جزو ۱۳

دسوان سبب یہہ کہ جو لوگ اسلام کی حمایت اور مدد سے غافل ہین اونہین اپنی تنگی اور مصیبت مین دعا مانگتے وقت خدا سے شرم کرنا چاہیے یہہ سمجہہ کر کہ ؏ دست تضرع چہ سود بندۂ محتاج را ؛ وقت کرم در بغل وقت عا بر سماء ہر خطیب کے منہہ سے سر منبر یہی دعا نکلتی ہے اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد ولا تجعلنا منھم

قال تعالیٰ جل شانہٗ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ
یعنے اے ایمان والو ہو جاؤ تم مددگار اللہ کے یعنے دین اللہ تعالے کے انتہے
آخر سورۂ صف جزو ۲۸

گیارہوان سبب والذی نفسی بیدہ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ بخاری
مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا او سکے قسم جسکے قابو مین
میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہونے کا جب تک
مین اوسکے نزدیک او سکے بیٹے اور او سکے باپ سے زیادہ پیارا نہو جاؤن
انتہے پس بیٹے کو اگر کوئی بورا کہے اور نالایق بتائے تو مان باپ کسطرح لڑنے
کو تیار ہو جاتے ہین اور ایسی بات کسیطرح سننا نہین چاہتے اور کسیکے باپ
کو اگر کوئی بورا کہے تو کسقدر غیرت آتی ہے پس رسول اللہ صلعم کی اہانت
سر بازار سنکر کیونکر چپکا رہنا جایز ہے اور اسحالت مین پورا ایمان کہان ثابت
ہوا اس لیئے ہمکو چاہیئے کہ اس کام کو سب سے مقدم سمجہین آپ مخالفین
اسلام کو لاجواب کرین اور جو نکر سکین تو اورونکے جو یہہ کام کرتے ہین مددگار
ہون . . حقتعالے فرماتا ہے الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ
(بقر ع ۱۷) یعنے وہ لوگ جنہین ہمنے کتاب دی پہچانتے ہین اوسکو جیسے پہچانتے
ہین اپنے بیٹونکو انتہے پس یہود و نصاریٰ تو حضرت کو اسطرح پہچانین اور ہم
مسلمان ہو کر اپنے بیٹے اور اپنے باپ سے زیادہ پیار نکرین افسوس

بارہوان سبب قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اذا کان یوم القیٰمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یھودیا او نصرانیا فیقول
ھذا فکاکک من النار م

مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب قیامت کا دن
ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا پہر فرماویگا کہ یہہ
تیرے دوزخ کی مخلصی کا بدلہ ہے یعنے تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ
مین جائیگا تو چہٹ گیا شارح حدیث کا قول ہے کہ یہہ اون مسلمانون کے
حقمین ہے جو بعذاب بہشت مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت صلعم اکثر
مسلمانونکو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلوادینگے اگر سبب دوزخ سے بچتے تو شفاعت
کی پہر کیا حاجت تہی) پس اس فضل کے مستحق وہی لوگ ہین جو یہود و نصارے
کے مقابلہ مین سیکڑون سخت و سست باتین سنتے اور اونکے دعوونکو باطل کرنے
اور اسلام کے فضایل ثابت کرنے مین کوشش کرتے ہین

۵ تیرہوان سبب

تیرہوان سبب یہہ کہ قال رسول اللہ صلعم یجیئ یوم القیمۃ ناس
من المسلمین بذنوب امثال الجبال لیغفرھا اللہ لھم ویضعہا
علی الیھود والنصاریٰ یعنے حضرت صلعم نے فرمایا کہ لاوینگے قیامت
کے دن کچہہ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو
اونسے معاف کردیگا اور اون گناہونکو یہود اور نصارے پر رکہہ دیگا الخ
اس حدیث مین وہ مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصارے سے سخت
تکلیفات پہونچے اور اونہون نے صبر کیا (مشارق الانوار)
واضح ہو کہ اسیطرح کا مضمون انبیاء سلف کے صحیفون مین بہی موجود ہے
کہ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار پرہیزگارون کے عوض فدیہ دئیے
جاینگے (امثال ۲۱ باب ۱۸) پہر یہہ کہ صادق مصیبت سے نجات پاتا ہے اور
اوسکے بدلے شریر پکڑا جاتا ہے (امثال ۱۱ باب ۸) اور یہہ کہ مین خداوند
تیرا خدا ہون اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا مین ہون مین نے تیرے

فدیہ مین مصر کو اور تیرے بدلے کوش اور سبا کو دیا ازبسکہ تو میری نگاہ مین بیش قیمت ہے تو نے عزت پائی اور مین نے تجھے پیار کیا ہے اسلئے مین تیرے بدلے لوگ اور تیرے جان کے عیوض مین گروہین دونگا (یسعیاہ ۴۳ باب ۳ و ۴)

بعضے لوگ خیال کرتے ہین کہ بحکم لا تزر وازرۃ وزر اخری (نجم ع ۲) کے کوئی شخص کسی دوسریکا بوجہہ نہ اوٹہاویگا مگر اسکا مطلب شاید یہہ ہوگا کہ کوئی شخص دوسریکا بوجہہ ازروے مدد و حمایت و خواہش و اختیار نہ اوٹہائیگا مراد یہہ نہین ہے کہ نہ اوٹہا سکیگا بلکہ نہ اوٹہائیگا یعنے اپنی خوشی سے نہ اوٹہائیگا مگر خدا جسپر کوئی دوسرا بوجہہ لادے اوسے وہ کیونکر پہینک سکتا ہے جیسے مظلوم کا بوجہہ ظالم اپنے سر سے کیونکر اوتار سکتا ہے چنانچہ فرمایا حقتعالے نے لیحملن اثقالہم و اثقالا مع اثقالہم یعنے ضرور اوٹہاوینگے اپنے بوجہہ اور اور بوجہہ اپنے بوجہون کے ساتہہ (عنکبوت) یہہ آیت قران مین صرف یہود و نصارے ہی کے حق مین ہے پہر فرمایا لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیمۃ ومن اوزار الذین یضلونہم بغیر علم یعنے اوٹہاوین اپنے پورے بوجہہ قیامت کے دن اور اونکے بوجہہ جنہین بہکاتے تہے بے تحقیق (سورہ نحل ع ۳) اگر کوئی کہے کہ بت پرست کیون نہ تجویز کئے گئے کہ مسلمانون کے عیوض دوزخ مین جائین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ہم نہین جانتے کہ اس مین کیا مصلحت ہے لیکن اتنا کہہ سکتے ہین کہ بت پرستونکا اسلام سے انکار ازراہ نادانی و جہالت ہے کیونکہ وہ کوئی الہامی کتاب نہین رکہتے ہین اور اہلکتاب کا حضرت صلعم سے انکار ازراہ تعصب اور نفسانیت اور جان بوجہہ کر ہے اور دین اسلام کی مخالفت مین جتنے یہہ لوگ کوشش کرتے ہین دنیا مین کوئی قوم اتنی کوشش نہین کرتے پس یہہ زیادہ تر اسکے سزاوار ہین کہ عاقبت مین مسلمانونکا فدیہ ہون پہر اگر کوئی کہے کہ یہود و نصارے تو یون ہی

دوزخ مین جائینگے مسلمانونکا فدیہ ہونیکے کیا حاجت ہے تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ یہہ دوزخ مین جانا انکا خصوصیت کے ساتھہ ہوگا جیسے برے ہمیشہ روز روز
ذبح ہوتے رہتے ہین مگر قربانے کے برہ کی کسیقدر خصوصیت ہے کہ وہ مثل اور
روزمرہ ذبح کیئے ہوئے برونکی نہین سمجہا جاتا ہے کیونکہ دین اسلام کے آغاز
سے پیشتر سب یہود و نصارے اہل جنت تھے اور یہود و نصارے کے نجات سے
محروم ہونیکا سبب صرف دین اسلام سے انکار ہے اس وجہہ سے اونکا دوزخ
مین جانا مسلمانون کے بدلے محال عقل نہین ہے افسوس اون مردہ دلون
پر جو اس رتبے کے حاصل کرنے سے غافل ہین یا تو یہہ ہے کہ اونکی عقلون
کو کمبختیون اور شیطانی وسوسون نے بگاڑ دیا ہے کہ وہ اپنی بہتری کی تدبیر
پہچان ہی نہین سکتے یا یہہ کہ خدا اور رسول نے اونکے سست ایمانکو قبول اور
پسند نہین کیا ہے تب اونکے ہات سے ایسی خدمتین جو خدا و رسول کے
نام کا جلال ظاہر ہونیکا باعث ہون بن نہین آتے ہین وہ اون قومون
کے مانند ہین جو اونسے پیشتر اپنی بدعقلی اور گہمنڈ کے سبب ہلاک ہو چکے ہین
اور اون قومون کی مانند ہی جو ابتک اپنی بداعمالیون کے سامنے راستبازون
کو بیوقوف جانتے ہین

چودہوان سبب یہہ ہے کہ حقتعالے نے سورہ قصص رکوع ۱ مین فرماتا ہے
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا
بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ
مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ
یعنے وہ لوگ کہ دی ہمنے اونکو کتاب پہلے اوس سے وہ ساتہہ اوسکے ایمان
لاتے ہین اور جب پڑہا جاتا ہے اوپر اونکے قران کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتہہ

اسکے تحقیق یہہ سچ ہے رب ہمارے کیطرف سے تحقیق تھے ہم پہلے اس
سے مسلمان یہہ لوگ دئی جاوینگے ثواب دوبار بسبب اسکے کہ صبر کیا اونہون
نے اور بدل ڈالتے ہین ساتھہ بہلائیکے برائیکو اور اوس چیز سے کہ دیا ہمنے انکو
خرچ کرتے ہین انتہے شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر فتح العزیز مین فرماتے ہین کہ
در حق مومنین اہلکتاب در سورہ قصص ارشاد شدہ کہ اولئک یؤتون
اجرہم مرتین بما صبروا و در صحیحین بروایت ابو موسے اشعری وارد است کہ ان
حضرت صلعم فرمودہ اند کہ سہ کس را ثواب دو بار از جناب الہی عطا خواہند شد
اول کسیکہ از اہلکتاب باسلام مشرف شود دویم کسیکہ کنیزک مملوکہ خود را
آزاد کردہ باز در نکاح خود آرد سیویم مملوکیکہ ہم بندگی خدا بجا آرد و ہم در خدمت
خاوند خود قصور نورزد پس فرقہ بنی اسرائیل را در تبعیت این پیغمبر صلعم چنانکہ
مشقت بسیار باید کشید ہمچنان توقع ثواب ہم بیشتر باید داشت ع ہم بیشتر
عنایت وہم بیشتر عنا انتہے
چونکہ بت پرستونکو اسلام قبول کرنیکے بعد ایمان تو یہود و نصارے کیطرح سب
نبیون اور سب کتابونپر لانا ضرور ہوگا مگر بسبب نہ واقف ہونے کے توریت
و انجیل سے اونہین دونا ثواب موعود نہین ہے اس سے ظاہر ہے کہ توریت
و انجیل سے واقف ہوکر قران سے بہی واقف ہونا انہین دونا ثواب ہے اور
اسیطرح مسلمانونکو بہی جو قران کے سوا توریت و انجیل وغیرہ سے بہی واقفکاری
حاصل کرین دونے ثواب کا متوقع ہونا چاہیے ثم اتقوا و امنوا ثم اتقوا
(مایدہ ع ۱۲) پس اسطرح کا وعظ کرنے والے جو یہود و نصارے سے کلام حق کو
رجوع کرتے ہین بہ نسبت اور واعظون کے دونے ثواب کے مستحق ہین اور
نہ صرف واعظ بلکہ ایسا وعظ سننے والے بہی دونے ثواب سے محروم نہین

رہ سکتے کیونکہ جو کچھہ وہ سنتے ہین اوسکا آپ فایدہ اوٹھاتے اور اپنے دوستون
کو بھی اوسکا فائدہ پہونچا سکتے اور اونکا ایمان مضبوط کر سکتے ہین وہ اوس
مجلس مین شامل ہین جو انصار اللہ یعنے خدا کے مدد کرنے والون یا خدا رسول
کے خیر خواہون کے ہے ورنہ صرف یہہ کہ دیندار بلکہ دین کے مددگار رہی ہیٔ
ہین وہ خدا کے دین کے مددگار ونکے جمعیت زیادہ کرنے والے ہین اور
اس سبب سے اونکا اجر و ثواب بہ نسبت اورون سکے دونا ہے مگر افسوس
اون بد عقلون پر کہ جو اسطرح کا وعظ سننے سے ایسی بے پروائی کرتے ہین کہ گویا
اس سے زیادہ یا اسکے برابر کسی اور نیک کام مین ثواب پا سکتے ہین سبحان اللہ
اگر لوگ جانتے کہ اس مجلس مین حاضر ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے تو دو پہر پیشتر سے
یہان پہونچ جانا اپنے اوپر لازم کر لیتے

پندرہوان سبب یہہ کہ قال رسول اللہ صلعم الدین النصیحۃ الدین
النصیحۃ الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولرسولہ
ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم مسلم مین تمیم داری سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے دین خیر خواہی کا نام ہے
دین خیر خواہی کا نام ہے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ کسکی خیر خواہی
کا نام دین ہے فرمایا حضرت نے کہ اللہ کی خیر خواہی اور اوسکے رسول کی
خیر خواہی اور اوسکے کتاب کی اور مسلمین کے حاکمونکی اور تمام مسلمانونکی
انتہے پس خدا اور رسول کی خیر خواہی اسکو کہتے ہین کہ خدا اور رسول
کے مخالفون کے دعوونکو رد کرنا تاکہ اور لوگ خدا رسول کی راہ کو نہ چھوڑدین
اور کتاب کی خیر خواہی یہی ہے کہ اوسکے مطالب کو خاص و عام پر صاف
صاف ظاہر کرنا اوسکا منجانب اللہ ہونا یہود و نصاریٰ سے کے روبرو ثابت

کر دینا اور مسلمین کے حاکمون کی خیرخواہی یہہ کہ ایسا کوئی فساد نکرنا جو حکومت
مین خلل کا باعث ہو اور عام مسلمانونکی خیرخواہی یہہ کہ جو اس حدیث کے
ترجمہ کرنے والے نے لکھا ہے کہ مقدور بہر مسلمانونکو فایدہ پہونچاوے اونکو رنج نہ دے
نیک کام سکھاوے اور بد کامونسے روکے اور اونکے واسطے وہ چاہے جو
اپنے واسطے چاہتا ہے انتہے یعنے خدا اُسنے جو اوسے دین اور دنیا کی نعمتین
عنایت کین ہین اونہین اور مسلمانون سے دریغ نکرنا اور ہر مسلمان کی دینی
اور دنیاوی حاجت مین مقدور کے موافق مددگار ہونا بہی مسلمانون کے خیرخواہے
ہے تاکہ کوئی مسلمان یہود و نصارے کے اعتراض سنکر اسلام سے برگشتہ
نہو جائے تا مقدور آپ کتاب سنانا اور اگر نہو سکے تو اسطرح کے واعظون
کی مدد کرنا چاہیے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا
خیر لک من ان تکون لک حمر النعم (رواہ بخاری) بخاری مین سہل بن
سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجھکو سرخ اونٹ ملنے سے عرب کے نزدیک
سرخ اونٹ عمدہ مال ہے یعنے تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان
ہووے تو یہہ دنیا کی عمدہ ترین حاصلات سے بہتر ہے

سولہوان سبب یہہ ہے کہ امام ابو نعیم اصفہانی حلیۃ الاولیا
مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابو بکر نے جو مالک کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے
فرمایا عبد اللہ نے جو احمد کے بیٹے ہین وہ حنبل کے بیٹے اونہون نے کہا
کہ ہمسے فرمایا میرے باپ نے کہا کہ ہمسے فرمایا قتیبہ نے وہ ابن
لہیعہ سے وہ واہب سے جو عبد اللہ کے بیٹے وہ عبد اللہ سے جو عمر کے بیٹے اونہون
نے فرمایا کہ یعنے خواب مین دیکھا گویا میری ایک انگلی مین گہی ہے اور دوسری

مین شہید ہے اور مین اون دونون کو جانتا ہون جب صبح ہوئی مین نے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تو دو کتابین پڑہیگا توریت اور قران پہر حضرت عبد اللہ دونون کو پڑہا کرتے تہے انتہے

ستروان سبب یہہ کہ سورہ مائدہ مین حقتعالے فرماتا ہے یَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ یعنی اے رسول پہونچا جو کچہہ اوتارا گیا ہے تیری طرف پروردگار تیرے سے اور اگر نکرے تو پس نہ پہونچایا تو نے پیغام اوسکا اور اللہ بچائیگا تجہکو لوگون سے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو کہہ اے اہل کتاب نہین تم اوپر کسی چیز کے یہانتک کہ قایم کرو توریت کو اور انجیل کو اور جو کچہہ اوتارا جاتا ہے طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے اور البتہ زیادہ کریگا بہتونکو اونمین سے جو اوتارا گیا ہے طرف رب تیرے سے سرکشی اور کفر پس مت غم کہا اوپر قوم کافرونکے (مائدہ ع ۱۰) شاہ عبد القادر صاحب اسکے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ اہل کتاب کو صاف گمراہ کہو اگرچہ وہ ناراض ہون تم کچہہ پروا نکرو اور یہہ اوسوقت مین ہے جبکہ اہل کتاب کیطرف سے اسلام پر کوئی اعتراض نکیا گیا ہو اور جبکہ سیکڑون کتابین اہل کتاب کیطرف سے اسلام کو بے اصل ثابت کرنے مین مشتہر ہوچکے ہون اور حکومت کے طرف سے کوئی خطرہ جان و آبرو کا نہو باوجود اسکے فقط اپنی چار رکعت نماز پر اکتفا کرنا صداقت ایمان کے واسطے کیا بکار آمد ہوسکتا ہے اگرچہ اسلام کا

حق تو مسلمانونکے ذمہ یہہ ہے کہ وہ خطرے کے وقت مین بہی اوسکی ترقی
مین کوشش کرین پہر یہہ تو غور کرو کہ قران مین سوا اس ضرورت کے اور
بہی کہین خدا نے فرمایا ہے وَاِن لَّم تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتَہ یعنے اگر یہہ نہ کیا تو کچہہ بہی رسالت
کا حق ادا نہ کیا یہہ تمہارا فقط نماز و روزہ یا مجلسین اور وظیفہ خوانیان کیا کام
آ سکتے ہین اور راستہ کیلئے کئے باتین لحاظ کرنے کے لایق ہین پہلے یہہ کہ اپنی دنیاوی
غرضون مین ہر انسان یگانہ و بیگانہ کے پاس کسقدر خوشامد اور محنت کرتا ہے پس
دینی غرض کے لئے جو کہ وصال خدا کا کام ہے زیادہ تر کوشش کرنا چاہئے دوسرے
یہہ کہ موافق کو سمجہانے کی بہ نسبت مخالف کو سمجہانا ذرا مشکل ہے پس
جو لوگ کہ اودہر متوجہ نہین ہوتے اونکی کم ہمتی ظاہر ہے کہ مشکل کام نہین چاہتے
تیسرے یہہ کہ کسی ایک شخص کو توبہ اور نیکی کی راہ پر لانا ایک مردہ زندہ کرنے
سے بہتر ہے (یعقوب ۵ باب ۲۰) کیونکہ اسکا نیک راہ پر چلنا اوس مردہ
سے جو پہر زندہ ہو کر گمراہی مین اپنا وقت بسر کرے بہتر ہوگا پہر یہہ کہ اوس
مردے کو بہی تو اپنی زندگی کی حالت مین بالتخصیص یہی درکار تہا یعنے
توبہ اور ایمانداری کہ ہر شخص کی زندگی کا حاصل یہی ہے چوتہے یہہ کہ مرد
غیرت مند وہی ہے جو خدا کیواسطے غیرت مند ہو پس چاہئے کہ جب کسیکو
دیکہے کہ یہہ خدا اور رسول سے بیخبر ہے تو اوسکے خبردار کرنے مین اپنی ساری
ہمت صرف کرنے سے دریغ نہ کرے پانچوین یہہ کہ جو شخص اس کام کو پسند
نہ کرے وہ سخاوت کے درجہ سے آپ کو گرا ہوا سمجہے کیونکہ ایسا شخص نہین
چاہتا کہ خدا کی بے پایان رحمت اورون تک بہی پہونچے چہٹے یہہ کہ کوشش
کر کے زبان سے سمجہانا جہاد کرنے سے بہتر ہے کیونکہ جہاد کے لئے اسباب اور
آلات کی حاجت ہے اور اسکے لئے کسی چیز کی حاجت نہین اوسمین بہاگنے

والے کے لیے جہنم ہے اور اوسمین اگر مخالف کے کسی سوال کا جواب اوسوقت ندے سکو تو ایمان جانے کا خطرہ نہین ہے وہ غیر کے ساتھہ جہاد ہے اور اس مین جان لڑا کر محنت کرنا اپنے نفس کے ساتھہ جہاد ہے وہ اعضا اور جوارح کی حرکت اور یہہ دل اور جگر کی حرکت ہے اوسمین خلاف عقل کام کیا جاتا ہے یعنے جہان تلوارین اور گولیان بجلی اور مینہہ کیطرح پڑرہی ہون وہان جانے کے لیے عقل مصلحت اندیش مقتضی نہین ہو سکتی اور اسمین سراسر عقل ہی کے مطابق کام کیا جاتا ہے بلکہ جسقدر زیادہ عقل کی موافقت ہو کام اچھا بنے پھر یہہ کہ خدا نے لوح و قلم بنایا نہ یہہ کہ تیغ و سپر کو بنایا سب انبیاء علیہم السلام پر کتابین نازل کین اور تلوار کسی پر نازل نہین کی + سبکو ایمان لانا کتاب پر فرض ہوا نہ یہہ کہ تلوار پر + مردہ زندہ کرنا معجزہ انبیا ہے اور تلوار سے مار ڈالنا ہر نیک و بد سے ہو سکتا ہے + کتاب سے نصیحت کرنے مین کوئی شرط مقدم نہین ہے اور تلوار چلانے کے لیے کتنی شرطین مقدم ہین مثلاً ہدایت اور مباہلہ اور جزیہ وغیرہ + کتاب پیش کرنے سے پہلے تلوار چلانا ظلم ہے اور تلوار چلانے سے پیشتر کتاب پیش کرنا انصاف ہے + تلوار کی خواہش مخلوق کو نیست کرنا ہے اور کتاب کی خواہش اہل علم سے دنیا کا آباد ہونا + تلوار گویا کو خاموش بناتی ہے اور کتاب خاموش کو گویا بناتی ہے + کتاب سے ساری صنعتین دنیا مین ایجاد ہوئین اور تلوار سے بڑے بڑے صنعت گر دنیا سے معدوم ہوئے + کتاب نے بڑے بڑے ناقصون کو کامل بنایا اور تلوار نے بڑے بڑے کاملونکو ناقص کر دیکھایا + کتاب بدونکو نیک بناتی ہے اور تلوار نیک و بد دونونکا خون بہاتی ہے + کتاب پکار رہی ہے کہ حق اللہ اور حق العباد کو پہچانو اور تلوار پکار رہی ہے

کر حق اللہ اور حق العباد دونون سے آنکھہ بند کر لو   کتاب مونس ہے ناتوان
ہے تلوار دشمن خاصان   کتاب سے پہلے پہچانا کہ خدا رگ گردن
سے نزدیک تر ہے اور تلوار سے پہچانا کہ ملک الموت رگ گردن سے نزدیک تر ہے
کتاب مُردونکے نام کو زندہ رکہنے والی ہے اور تلوار زندونکو مردہ بنانے والی
کتاب سے خدا کی قدوسی اور پاکی ظاہر ہے تلوار سے مرد کی سفاکی ظاہر ہے
کتاب کلام جناب باری ہے تلوار آہنگر کی دستکاری ہے   تلوار
کتاب کے زیر حکم ہے اور کتاب تلوار کے زیر حکم نہین ہے   کتاب سے
سامان زندگی ہے اور تلوار سے سامان موت   سارے معاملات دنیا
کا انتظام کتاب سے ہے اور سارے معاملات دنیا کا اختتام تلوار سے ہے
کتاب انسانون کے دلونکو جلا بخشنے والی ہے تلوار انسانون سے
جلا پانے والی   کتاب مثل آب حیات ہے تلوار مثل سوہ الباس
کتاب ابر رحمت ہے تلوار برق جہانسوز ہے کتاب عالمون کی
زینت ہے تلوار جاہلون کی زینت   کتاب عقل زیادہ کرنیوالی ہے تلوار
جہل زیادہ کرنیوالی کتاب دلونکا نور ہے تلوار آنکھونکا ناسور   کتاب ایکدوسرے
سے محبت کرنا سکہلاتی ہے اور تلوار ایک دوسرے سے لڑنا اور مرنا
اورسمین بالکل قطع تعلق ہوجاتا ہے اور اسکی تاثیر قیامت تک باقی رہجاتی ہے
جب تک ایک سے دوسرے کو فیض پہونچتا جایگا پہر اس زبان سے
سمجہانے اور جہاد کرنے مین ایک اور عجیب تفاوت ہے کہ یہان کتاب
ہے اور وہان تلوار یہان علم خرچ کرنے پڑتا ہے اور وہان جہل کام مین لایا جاتا ہے
پس کیا عالم اور جاہل مین کچہہ فرق ہی نہین ہے ایک اور بات بہی یاد رکہنا
چاہیے کہ مارنے والے سے جلانے والا بہتر ہوتا ہے پس جو لوگ کہ مخالف

کو جب جواب نہین دے سکتے تو اوس سے لڑنے کو تیار ہو جاتے ہین اونکو انسانیت سے گذرا ہوا سمجھنا بلکہ جانور سے نسبت دینا چاہیے کیونکہ جب اوس مین قوت بیانی نہین ہے تو ضرورت اور بیضرورت وہ صرف پھاڑ کھانا یا سینگ مارنا ہی جانتا ہے ورنہ انسان کے نزدیک کونسا کام ایسا ہے جو زبان سے نہین ادا ہو سکتا بشرطیکہ اوس فن مین کچھہ لیاقت تو حاصل کی ہو بلکہ جراحت اللسان اشد من السنان ہوتا ہے اگر جہاد کر کے سب کافر و مشرک قتل کر ڈالے جائین تو اسلام کن لوگون مین پھیلے اور مخالفین کو مغلوب کر کے جزیہ پر اکتفا کرنا دلیل اسکی ہے کہ جہاد اسلام شایع کرنے کے واسطے نہین بلکہ امن قایم کرنے کے واسطے ہے چنانچہ فرمایا حقتعالے نے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ (بقر ع ۲۴) خاتم المفسرین شاہ عبد القادر صاحب اس آیت کے فائدہ مین لکھتے ہین کہ لڑائی کافرون سے اسیواسطے ہے کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے گمراہ نکر سکین اور حکم اللہ کا جاری رہے اگر تابع ہو کر رہین تو لڑائی کی حاجت نہین اور ایمان تو دل پر موقوف ہے زور سے مسلمان کرنا کیا حاصل اسلیے ہم لوگ مساکین اسلام مین ہمین ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس سے اسلام کی صداقت اور راستبازی غیرون پر اپنا اثر کرے اور دنیا کی شان و شوکت پر عاقبت کی خوبیون کو مقدم سمجھین غرض یہہ کہ زمانہ حال بلکہ ہر حال مین بہ نسبت اون کتابون کے کہ جو اہل اسلام آپسکی رد و بدل مین لکھتے ہین ایسی کتابون کی کہ جو غیرون کے فایدہ کے لیئے لکھے جاوین زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اون تصنیفو نکا نفع یگانون ہی تک منتہی ہو جاتا اور انکا فایدہ یگانون اور بیگانون تک پہونچتا ہے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

ان یک گلیم خویش بدر میبرد ز موج — وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را

ہندوستان مین آج عیسائی مذہب والونکی طرف سے جو مذہب پہیلانے کے لئے کوشش ہورہی ہے اوس سے مسلمانونکو واقف ہوجانا چاہیے کہ اس کام کے واسطے عیسائی سات سو مشنین قایم ہین اوراون مین پانسو مشنری یعنے ولایتی پادری اور دیسی کتاب سناتے ہین اوراونکی محنتون سے شرہ لاکہ ہندوستانی اب تک عیسائی موجود ہین اور انمین سے تین لاکہ ہندوستانی عیسائی صرف مشنریون کے ساتہہ دین عیسوی کے پہیلانی مین سرگرم ہین بعضے ان مین سے انجیل شہرون اور گانوون مین سناتے اور بعضے انجیل پڑہاتے ہین اور سال سال ایک لاکہ سے زیادہ ہندوستانی لڑکے جو اب تک عیسائی نہین ہوئے مشن کے مدرسون مین انجیل پڑہائے جاتے ہین اور دو مجلسین صرف دینی کتابون کے چہپوانے کے بندوبست کیواسطے مقرر ہین ایک بیبل سوسائٹی کہ جس مین صرف توریت و انجیل غیر زبانون مین چہپتی ہے اور دوسرے ٹرکٹ سوسائٹی کہ جس مین وہ رسالے اور کتابین جو اسلام وغیرہ کی تردید مین تصنیف کی جاتی اور انہین رسالون کے چہاپنے کے واسطے جو روپئے کہ چندہ سے جمع ہوتے صرف ایک شہر لندن سے ہر سال ایک کروڑ روپئے سے زیادہ جمع ہوتا ہے اور بیبل سوسائٹی کا خرچ اس سے بہت زیادہ ہے اور پادریون اور تدریسون اور مدرسون کا خرچ اور تنخواہین یہہ سب چندہ سے جاری ہین اسطرح ہم لوگون کو بہی چاہیے کہ جسکو خدا نے جسقدر امکان اور مقدور عطا کیا ہے وہ اوسقدر خدا کے کام مین مصروف ہو اور اپنے دنیاوی مصارف کو اسقدر ترقی ندے کہ خدا کے اجلال کے واسطے خرچ کرنے مین مجبور رہے کیونکہ حقتعالی نے مسرف کے حق مین فرمایا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا تحقیقی بیجا

خرچ کرنے والے ہین بہائی شیطانون کے اور رہے شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے والا انتہے سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۳ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر برابر کوہ احد کے زرنیک کام مین صرف کرین تو وہ اسراف نہین ہے اور اگر ایکجو باطل مین صرف کرین اسراف ہوا (از تفسیر حسینی) پھر ہے کہ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ یعنے اسراف کرنے والے وہی ہین رہنے والے دوزخ کے (سورہ مومن رکوع ۵) پس جن لوگون کو کہ ایسی نہی خرچ سے انکار ہے اونکا خدا کی راہ مین جان دینا ہی ایمان کو ثابت نہین کرتا کیونکہ مرنا قبول کرتے مگر خرچ کرنا نہین قبول کرتے ہین

بدنیا رسے چو خر در گل بماند
خداوند خرمن زیان میکند
باحسانے آسودہ کردن دلے
زر و نعمت اکنون بدہ کان تست

وگر الحمد گوئی صد بجو اند
کہ با خوشہ چین سرگران میکند
بہ از الف رکعت بہر منزلے
کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۝ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۝ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ۝ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ۝ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

فصح ثانی

اسمین دو بترے ہین

بترہ اول

خدا تیعالے نے دین اسلام کو کامل کیا ہے چنانچہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنے آج کے دن پورا کیامین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام دین اسلئے (سورہ مایدہ رکوع ۱) آج اس دین کے سوا اور سب دین ناقص ہین ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم خاتم انبیا ہین اور غیر دین والونکے نبی خاتم انبیا نتھے چنانچہ حضرت عیسیٰ کے بعد صعود بہی نبوت ختم نہوئی تہی حضرات حواریون رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اللہ رب العلمین نے سورہ یٰسین رکوع ۲ مین رسالت و پیغمبری کے ساتھہ ذکر فرمایا ہے اور انجیل مین اعمال ۱۱ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۱۳ باب ۱ و ۲ اور ۱۵ باب ۳۲ اور ۲۱ باب ۱۰ و ۱۱ اول قرنتیون کا ۱۲ باب ۱ اور ۹ باب ۱ اور ۲ قرنتیونکا ۲ باب ۱۲ گلتیونکا ۲ باب ۸ اول طمطاوس ۲ باب ۷ اور ۲ طمطاوس ۱ باب ۱۱ مین نبیون اور رسولون کا مذکور ہے جو کہ حضرت عیسیٰ کے بعد صعود تھے یعنے حواریون اور اونکے سوا بہی یروسلم مین کئی نبی اگبوس وغیرہ اور یہوداہ اور سیلاس کہ وہ بہی نبی تھے

اور یہہ کہ اگلے انبیا علیہم السلام نے اپنے بعد دوسرے کے آنے کی خبر دی ہے مگر حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا نبی بعدی یعنے میرے

بعد کوئی نبی نہین پہر یہہ کہ اہل اسلام سب نبیون کو مانتے ہین کیونکہ دین اسلام
کامل ہے اور غیر دین والے کسی نبی کو مانتے اور کسیکو نہین مانتے ہین جیسے یہودی
حضرت یحیی و حضرت عیسیٰ کو اور عیسائی حضرت پیغمبر آخرالزمان صلعم کو نہین مانتے
ہین اون کے حقمین حقتعالے سورہ نساء رکوع ۱۲ مین فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۔ یعنے بالتحقیق جو لوگ منکر ہین اللہ سے
اور اوسکے رسولون سے اور چاہتے ہین کہ اللہ اور اوسکے رسولون مین فرق
ڈالین اور کہتے ہین کہ ہم مانتے ہین بعضون کو اور بعضون کو نہین مانتے اور چاہتے
ہین کہ نکالین ایک راہ اوسکے بیچ مین سے یہی لوگ ہین کافر سچ مچ اسلئے پس
چاہئیے کہ مسلمان غیر مذہب والونکو نصیحت کرین کیونکہ وسے کامل دین پر ہین
اور غیر مذہب والے مسلمانون کو نصیحت نہین کرسکتے کیونکہ وسے ناقص ہین
پہر یہہ کہ مسلمانون کو اس سبب سے کہ قران مجید کا نزول باعث نسخ ادیان
سابقہ ہوا یہود و نصارا سے بحث و مناظرہ مقتضائے عقیدہ اسلامی ہے لیکن
توریت و انجیل مین بطلان حقیت اسلام کا کہین ذکر نہین مسلمانون سے بحث
اور حجت کرنا محض بیجا اور ناروا ہے ہان جبکہ کوئی مسلمان اون سے گفتگو
دینی کرے تو صرف اپنے دینکا ثبوت اور اپنی کتاب الہامی کی صحت بیان
کرنا چاہئیے اور جب ارادہ قبول اسلام کا ہو تو مسلمانون سے ثبوت اسلام کی
دلیلین دریافت کرنا چاہئیے پہر سورۂ ال عمران رکوع ۱۲ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
یعنے تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات کا

اور شنع کرتے ہو ناپسند سے اور ایمان لائے ہو اللہ پر اسلئے اب چاہئے کہ پہلے پسند
بات کرنے کی لیاقت حاصل کرین تاکہ ناپسند باتین نہ بکین ایسا نہو کہ تم دوسرے
مذہب والون کے حق مین برا بہلا بکو اور اسکے عوض مین وہ تمہارے خدا
و رسول کو برا کہین تو گویا تم آپ اس کفر کا باعث ہوئے اور یہہ ایسے بد
زبانون کے جہنم مین جانے کا سبب ہوگا اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ یعنے خبردار ہو تحقیق وہی ہین فساد کرنے والے لیکن نہین سمجھتے
(وہ اپکو فسادی) سورہ بقر رکوع ۲ پس ہر کارے و ہر مرد سے کسی انسان کو
ہرگز روا نہین کہ جس کام سے پہلے واقفکاری حاصل نہ کی ہو اوس مین ہات
لگائے کیونکہ ایسے بیوقوفونکو دیکھکر مخالفین اسلام سمجھتے ہین کہ اہل اسلام کی لیاقت
اسیقدر ہے اسلئے ضرور ہے کہ بپاس حرمت اسلام ایسے لوگ بزرگان
و رئیسان قوم کیطرف سے ایسے ناروا جرات کرنے سے باز رکہے جائین
تاکہ اون بیوقوفون کے ساتہہ اور لوگ بہی بمخالفت نہی منکر مواخذہ قیامت
مین نہ کہینچے جائین کیونکہ دین اسلام کامل ہے نہ یہہ کہ ہر مسلمان کامل ہے
اور سورہ بقر رکوع ۱۷ مین حقتعالے فرماتا ہے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ
شَھِیْدًا ۵ یعنے اسیطرح کیا ہمنے تمکو امت اوسط کہ تم ہو بتلانے والے
لوگون پر اور رسول تمپر بتانے والا اسلئے اگرچہ امت اوسط ہونے کے فائدے اور
مصلحتین جو کچہہ ہین اونکا شمار خدا ہی کو خوب معلوم ہے لیکن اتنا تو ظاہر
ہے کہ اوسط درجہ ہر حال مین پسندیدہ ہے کیونکہ مسرف جہنم مین جائینگے اور
بخیل بہی جہنم مین جائینگے مگر وہ لوگ کہ جو نہ بیکار خرچ کرتے اور نہ ضرورت کے
وقت بخیل ہو جاتے وہی اوسط درجے مین ہین یہہ زیادتی ایسی ہے جیسے

عید کے دن روزہ رکھنا اور کمی ایسی ہے جیسے رمضان مین روزہ نرکھنا اور ان دونون باتونکے سوا جو ہے وہ اوسط حالت ہے یعنے جہان تک حکم ہے کرے اور جہان حکم نہین باز رہے کہ پوری فرمانبرداری یہی ہے اور موقع اور بیموقع بکنا اور پوچھنے کے وقت جواب نہ دینا بھی ایسا ہی ہے بہتر یہہ ہے کہ بیموقع نہ بکے اور موقع پر چپ بھی نرہے اور یہی اوسط حالت ہے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

دو چیز تیرہ عقل است دم فروبستن + بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

پہر یہہ کہ سال کا اوسط موسم بہار اور زندگی کا اوسط جوانی اور مزاج کا اوسط اعتدال اور ہر چیز کا اوسط اوسکی ابتدا اور انتہا سے بہتر ہوتا ہے

پہر امت اوسط ہونے کی ایک دلیل یہہ بھی ہے کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو اونکے رتبے سے زیادہ جانتے ہین یعنے خدا اور یہودی حضرت عیسیٰ کو اون کے مرتبہ سے کم سمجھتے ہین یعنے نبی بھی نہین جانتے اور مسلمان اوسط درجے مین ہین یعنے نہ حضرت عیسیٰ کو اونکے مرتبے سے کم اور نہ زیادہ سمجھتے ہین

دوسری دلیل یہہ ہے کہ تمام دنیا مین صرف تین مذہب خدا پرست ہین یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمان اور یہہ تینون ایکہی خدا کو مانتے ہین جنکی بابت سورہ عنکبوت رکوع ۵ مین لکھا ہے اِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ یعنے ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہے اور ہم اوسیکے حکم پر ہین اسلئے پس دنیا مین یہودیون کا شمار مسلمانون سے کم ہے یعنے کل نوسے لاکھہ ہین اور عیسائیون کا شمار مسلمانون سے زیادہ ہے یعنے بائیس کرور اسی لاکھہ اور مسلمانونکا شمار ان دونون کے درمیان مین ہے یعنے گیارہ کرور (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۴۷ع صفحہ ۶۲) پس ہر حال مین خدا نے مسلمانونکو ان دونون کی نسبت اوسط درجے مین رکھا ہے

اب اگر کوئی کہے کہ امت اوسط تو عیسائی ہین اسلیئے کہ یہود اونکے پیشتر اور مسلمان اونکے بعد ہین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر دین اسلام کا ظہور پیشتر از مذہب عیسائی ہوتا اور قران مجید مین خدا مسلمانونکو امت اوسط فرماتا تو پیشین گوئی کی کیا فضیلت تھی بلکہ وہ تو صرف تواریخ ہو جاتی مگر کلام الہی کی فضیلت تو اسمین ہے کہ جو بات امکان بشر سے باہر ہے جیسے تعین تعداد اہل مذہب اونکو امت اوسط یعنے مسلمانونسے کم و زیادہ شمار مین رکھکر پیشین گوئی کو پورا کیا اور یہی بات کلام الہی کی صداقت مین پاک فہم لوگونکے لیئے کافی ہے دیکھو حضرت عیسیٰ کا قول اسیطرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے ہونگے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے سے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) پس ظاہر ہے کہ پچھلے ہونیکے سبب وہ پہلے ہوئے اگر پچھلے نہوتے تو پہلے کیونکر ہو جاتے پس مسلمان تعین وقت مین پچھلے اور تقرر مراتب مین پہلے اور عقیدہ اور ایمان وغیرہ مین اوسط ہین پھر اگر کوئی کہے کہ شروع مین مسلمان یہود دیون سے بھی کم تھے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس سے اور زیادہ اس پیشین گوئی کی فضیلت ظاہر ہوئی کہ جس وقت اہل اسلام نہایت کم تھے خدا نے یہہ کلام فرمایا اور ایک مدت کے بعد اوسے پورا کر دکھایا

تیسرے دلیل یہہ ہے کہ مسلمان نہ قادر مطلق خدا کی ذات کا انکار کرتے جیسے کہ دہریئے وغیرہ اور نہ اوسکی وحدانیت مین تثلیث کو شامل کرتے ہین جیسے کہ عیسائی

چوتھی دلیل یہہ کہ ہر ایک نبی الوالعزم جو کسی نبی اولوالعزم کے بعد آتا ہے تو پہلے سے دوسرے کی عمر آدہی ہوا کرتی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ کی عمر ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی تھی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی اونکی عمر سے نصف یعنے تریسٹھ برس ۶۳ کی تھی اس تریسٹھ برس مین پہلا اور پچھلا اور سنہ رواں یہہ تین سال سال کامل

نہین کہلاتے مثلاً پہلا سال ثانیہ آخر ہو اور پچھلا شروع ہو اور حضرت عیسیٰ
کی عمر حضرت محمد مصطفے صلعم کی عمر سے آدہی تہی یعنے تینتیس ۳۳ برس اور یہان
یہی تین سال کا نصف بموجب قاعدہ اول نکالڈالنا چاہئے پس چونکہ اس شمار
مدت عمر مین حضرت عیسیٰ کی عمر نصف کے حساب مین حضرت موسیٰ کی عمر سے
تیسری تقسیم مین شمول پائی ہے یعنے حضرت موسیٰ کی مدت عمر کا جو نصف ہے
اوسکا نصف حضرت عیسیٰ کی عمر ہے اور حضرت محمد مصطفے صلعم کی عمر حضرت
موسےٰ کی عمر سے دوسرے تقسیم مین آتی ہے پس اس حساب سے یہی اوسط
درجہ اسلام کے لئے رہا کہ حضرت رسول خدا صلعم کی عمر حضرت موسیٰ سے کم اور
حضرت عیسیٰ سے زیادہ تہی

پانچوین دلیل یہہ کہ حضرت موسیٰ کی جو شریعت تہی اگرچہ وہی شریعت تینون
خدا پرست مذہبون کی شریعت ہے لیکن یہودیون کیواسطے اوس مین شدت
ہے جیسا کہ خروج واستثناء وغیرہ سے ظاہر ہے اور مسلمانون کے واسطے اوس مین
تخفیف ہے جیسا کہ قران مجید سے ظاہر ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور عیسائیون
کے واسطے اوس سے بالکل آزادی ہے جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے پہلا حکم
اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹہ گیا (عبرانیون ۷ باب ۱۸) پس اسلام کے لئے
چال مین اوسط ہی درجہ رہا کہ نہ یہودیون کی سی پابندی کہ کسی بیگانہ سے ملنا
تک جائز نہین اور نہ عیسائیون کی سی آزادی کہ کہتا کروہ ہو یا حرام کسی سے بہی
پرہیز نہین

چہٹے دلیل یہہ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا
فکان للیہود یوم السبت وکان للنصاریٰ یوم الاحد فجاء اللہ بنا وہدانا اللہ لیوم الجمعۃ
فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذالک ہم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاخرون من اہل الدنیا والاولون

یوم القیمۃ المقضی لہم ویروی بینہم قبل الخلایق روا ہ مسلم مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے تو یہود کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصارے کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پہر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسیطرح وہ لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچہلے مین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہے کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا پس جبکہ مسلمان دنیا مین پچہلے اور قیامت مین پہلے ہین تو امور دینی مین اوسط آپہی ہوسے کیونکہ قیامت مین اول ہونے کا وسیلہ یہی ہے جیسا کہ فرمایا حقتعالے نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ط

پس ہلوگونکو توریت و زبور اور صحایف انبیا علیہم السلام اور انجیل پر ایسا ہی ایمان کہنا چاہئیے جیسا کہ قران پر چنانچہ سورہ عنکبوت رکوع ۵ مین ہے وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ یعنے اور نہ جہگڑا کرو اہلکتاب کے ساتہہ مگر احسان کیصورت سے بجز اون لوگون کی جنہون نے بدی کی ہے اور کہو کہ ہم اوسپر ایمان رکہتے ہین جو ہمپر نازل ہوئی اور اوس پر جو تمپر نازل ہوئی خدا ہمارا اور تمہارا ایک ہے اور ہم سب اوسی کے بہروسے ہین انتہے تفسیر حسینی مین اُنْزِلَ کے معنے لکہے ہین و انچہ فرو فرستادہ اند بشما یعنے توریت و انجیل و زبور

اور حاشیہ ترجمہ شاہ عبدالقادر رح مین لکہا ہے کہ منکر کونکا دین جڑ سے غلط ہے اور کتاب والونکا دین اصل مین سچ تہا تو انصاف سے اونکی طرح نہ جہگڑو کہ جڑ سے اونکی بات کا

شرع سے ... باتون اچہی سمجہا اور اگر چہ اون مین بے انصافی پر آوے اوسکو ہرا اپنی سے اٹہا لے یہان سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام یا توریت و انجیل کو ہرگز برا کہنا سچا نہین مگر جو عیسائی کوئی مسلمان کے سامنے اسلام کے یا مسلمانونکو سخت سست بکے تو تم بہی اوسے بے صبری کیحالت مین ملامت کرلو اور اگر صبر ہو سکے تو اتمام حجت کافی ہے انتقام سے صبر بہتر ہے لیکن خدا کی کتابون اور خدا کے پیمبرون کی اہانت اسلام و ایمان کے خلاف ہے چنانچہ سورۂ نساء رکوع ۲۰ مین ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا یعنے اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوس کتاب پر جو اوسنے اوتاری اپنے رسول پر اور اوس کتاب پر جو اوسنے اوتاری پہلے اور جو کوئی منکر ہو اللہ سے اور اوسکے فرشتون سے اور اوسکے کتابون سے اور اوسکے رسولون سے اور آخر روز سے پس بالتحقیق وہ دور کی گمراہی مین پڑا انتہے بیضاوی مین اس آیت کی تفسیر اسطرح ہے امنوا باللہ و رسلہ والکتب الذی نزل علی رسولہ والکتب الذی انزل من قبل اثبتوا علی الایمان بذلک وداوموا علیہ وامنوا بہ بقلوبکم کما امنتم بالسنتکم او امنوا ایمانا عاما یعم الکتب والرسل فان الایمان بالبعض کلا ایمان یعنے ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسولپر اور اوس کتاب پر جو اوسنے اپنے رسولپر نازل کی اور اوس کتاب پر جو اوسنے پیشتر نازل کی تہی یعنے اونپر اپنا ایمان مضبوط رکہو اور ہمیشہ انہیپر رہو اور جسطرح اپنی زبانون سے اونپر جمیع ایمان کہتے ہو اوسیطرح اپنے دلونسے ایمان رکہو کیونکہ انمین سے صرف بعض پر ایمان رکہنا گویا کچہہ ایمان نرکہنا ہے انتہے تفسیر حسینی مین والکتب الذی انزل من قبل کی تفسیر یون لکہی ہے ایمان آورید ایدر روے تصدیق ایمان آورید بطریق تحقیق انتہے پہر سورہ مومن مین رکوع ۸ مین حقتعالے فرماتا ہے الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

بِالْکِتٰبِ وَبِمَا اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝ یعنے جنہون نے جھٹلایا اس کتاب کو اور اوسکو جو بھیجا ہمنے اپنے رسولون کے ساتھہ سو آخر جان لینگے جب طوق ہون گے اونکی گردنون مین اور زنجیرین جس سے کھنچے جاوینگے جہنم مین پھر وہ جلائے جاوینگے آگ مین اسلئے یہہ ہیبت ناک سزا کچھہ صرف اونہین لوگونکے واسطے نہین ہے جو قران کا انکار کرین بلکہ اوسکا بھی جو خدا نے بھیجا اپنے پہلے رسولونکے ساتھہ

سورہ انعام رکوع ۱۹ مین ہے ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ یعنے پھر ہمنے موسی کو کتاب دی جو احسن بات پر کامل ہے اور ہر شے کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت ہے کہ شاید یہہ لوگ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لاوین اسلئے تفسیر حسینی مین ہے پس دادیم موسی را توریت بجہت تمامے کرامت و نعمت بر کسیکہ نیکو قیام نماید باحکام وے و برائے بیان ہر چیزیکہ بکار آید در دین بسبیل تفصیل و خداوند ہدایت و بخشش شاید کہ بنی اسرائیل بلقاے پروردگار خود یا ملاقات جزاے او ایمان آرند

لیکن اگر کوئی کہے کہ توریت ایسی کامل اور ہدایت اور رحمت ہے تو پھر قران نازل ہونے کی کیا ضرورت تھی اسکا جواب اسی آیت کے بعد دوسری آیت مین موجود ہے وَهٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَهْدٰی مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ یعنے اور یہہ کتاب مبارک (یعنے قران) ہمنے نازل کی پس اوسکو مانو اور خدا سے ڈرو شاید کہ تم پر رحم کیا جاے مبادا تم کہو

کہ ہم سے پہلے دو طایفون پر کتاب نازل ہوئی اور ہم اوسکے پڑہنے سے ناواقف ہین
یا شاید تم یہہ کہتے کہ اگر کتاب ہم پر نازل ہوتی ہم ضرور اونسے بہی زیادہ تر اوسکی
ہدایت مانتے پس تمہارے رب نے صاف بیان اور ہدایت اور رحمت تمہارے
پاس بہیجی انتہے اور سورہ احقاف رکوع ۲ مین ہے وَمِنْ قَبْلِهِ كِتٰبُ مُوْسٰى اِمَامًا
وَّرَحْمَةً وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ یعنے اس سے پہلے
کتاب موسی امام و رحمت ہے اور یہہ کتاب (یعنے قران) زبان عربی مین اوسکی تصدیق
کرتی ہے تاکہ متنبہ کرے اون لوگونکو کہ ظلم کرتے ہین اور خوش خبری واسطے احسان کرنے
والونکے انتہے یہہ آیت بہی آیت گذشتہ کی مانند ہے بخاری عن ابی ہریرۃ قال کان اهل الکتاب
یقرؤن التوریة بالعبرانیة ویفسرونها بالعربیة لاهل الاسلام فقال رسول الله صلعم
لا تصدقوا اهل الکتٰب ولا تکذبوهم وقولوا امنا بالله وما انزل الینا وما انزل الی ابرٰهیم واسمٰعیل
واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسٰی وعیسٰی وما اوتی النبیون من ربهم لا نفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ یہودی عبرانی مین توریت پڑہتے تہے اور مسلمانونکے لئے عربی مین اوسکا مطلب بیان کرتے تہے
مگر مسلمانونکو یہہ معلوم نتہا کہ وہ مطلب صحیح ہے یا نہین اسلئے رسول الله صلعم نے فرمایا کہ تم اہل کتاب
کو سچا بتاؤ نہ جہٹلاؤ اور تم کہو ہمنے یقین کیا الله پر اور جو اوترا ہمپر اور جو اوترا ہمپر
اور جو اوترا ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب اور اونکے اولاد پر اور جو ملا موسی کو اور
عیسی کو اور جو ملا سب نبیون کو اپنے پروردگار سے ہم فرق نہین کرتے ایک مین
اون سب سے اور ہم اوسکے حکم پر ہین انتہے
اب بعض وہ آیتین جو بالکل ترجمہ آیات توریت و انجیل کا ہے قران سے لکہی جاتے
تاکہ مطابقت سب الہامی کتابون کی ثابت ہو لیکن پیشتر معلوم کرنا چاہئے کہ قصص
اور حکایات مندرجہ قران مجید چنانچہ ہبوط آدم و حوا کا بیان اور چہہ دن مین زمین و
آسمان وغیرہ کا پیدا ہونا اور نوح اور طوفان اور ابراہیم اور سارہ اور اسحاق اور لوط

اور صیدا وعمورہ کی تباہی اور موسٰی اور یوسف کی تاریخین اور ذکریاہ و یحییٰ
اور عیسٰی مسیح اور اونکے پیش خبری بزبان جبرئیل اور اونکا باکرہ مریم کے حمل مین
آنا اور متولد ہونا ان سب امرون مین بلکہ علاوہ اسکے اکثر مقامات توریت و انجیل
مین لفظاً لفظاً مطابقت ہے اون سب مقامونکو اگر نقل کرون تو کتاب کا برا حجم
ہوجائے اسلئے اون سب قصص کو اور سب احکام شرایع کو جو تمام شرایع قران
سے بالکل مطابق ہین مثل احکام جنب و حایض و نفسہ و احکام حلال و حرام جانوران
وغیرہ یہہ سب چھوڑ کر صرف چند باتونکو بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھنا کافی ہوگا
۱ سورہ مایدہ رکوع ۷ مین ہے وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ
بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ یعنے اور لکھدیا ہمنے
اونپر اوسمین کہ جی کے بدلے جی اور آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور ناک کے بدلے ناک اور
کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور مجروحی کے لئے قصاص
انتہے یہہ مضمون بعینہ خروج ۲۱ باب ۲۳ - ۲۵ مین موجود ہے تفسیر حسینی مین کتبنا
علیہم فیہا کی تفسیر یون لکھی ہے و نوشتیم بر بنی اسرائیل در توریت
۲ اور سورہ مایدہ رکوع مین ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ
یعنے حرام کیا گیا اوپر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھہ پکارا جاوے سوا
اللہ کے ساتھہ اوسکے اور گلا گھونٹے اور یہی مضمون سورہ بقر رکوع ۲۱ مین بہی ہے
یہہ مضمون اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین ہے صرف گوشت خنزیر کیجگہہ اعمال مین حرامکاری
لکھا ہے اور یہہ صرف عبارت انجیل کی غلطی ظاہر ہے کیونکہ اس مقام پر حلال و
حرام خوراک کا ذکر ہے حرامکاری سے یہان کیا علاقہ چونکہ انجیل مین تین قسم کے کلام
شامل ہین ایک حضرت عیسٰی کا کلام اور دوسرے حواریون کا کلام اور تیسرے
حواریونکے شاگردون کا کلام پس یہہ آیت حواریونکے شاگردون کی تصنیف ہے یعنے

لوقا کی جو مصنف کتاب اعمال ہے

۳ سورہ فتح رکوع ۴ مین ہے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

یعنے یہہ ہے صفت اون کے بیچ توریت کے اور صفت اونکے بیچ انجیل کی جیسی کھیتے نکالے شاخ اپنی پس قوی کرے اوسکو پس گاڑھے ہوجاوین اور پر جڑ اپنی کے خوش لگتی ہے کھیتی کرنیوالے کو یہہ تمثیل پیدایش ۲۶ باب ۱۲ اور متی ۱۳ باب ۸ و ۱۳ و ۳۲ مین موجود ہے

۴ اور سورہ صف رکوع ۱ مین ہے وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ یعنے اور جسوقت کہا عیسیٰ بیٹے مریم نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین رسول اللہ کا ہون طرف تمہارے ماننے والا واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے ہے توریت سے اور خوش خبری دینے والا ساتھہ اوس پیغمبر کے کہ آویگا پیچھے میرے نام اوسکا احمد ہے (تفسیر حسینی مین ہے و ترجمہ کلام عیسے علی نبینا وعلیہ السلام برین وجہ است کہ انی ذاہب الی ربی وربکم والفارقلیطا جاء معنی فارقلیطا احمد است) اس آیت کا پہلا حصہ متی ۵ باب ۱۷ و ۱۸ مین اور پچھلا حصہ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے

۵ سورہ مایدہ رکوع ۶ مین ہے مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنے اون لوگون مین سے کہ کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھہ منہون اپنے کے اور نہ ایمان لائے دل اونکے یہہ مضمون مرقس ۷ باب ۶ مین ہے

سورہ نسا رکوع ۲۳ مین ہے اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ سوا اسکے نہین کہ مسیح عیسے بیٹا مریم کا ہے پیغمبر اللہ کا اور حکم ہے اوسکا ڈالدیا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہے اوسکی طرف سے

انتہے یہہ مضمون یوحنا ۱ باب ۱۳ و ۱۴ امین موجود ہے

۷ سورہ بقر رکوع ۱۰ مین ہے وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یعنے اور دئی ہمنے عیسی بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہمنے اوسکو ساتھہ روح پاک کے انتہے یہہ مضمون لوقا ۲ باب ۴۰ مین ہے اور مسیح کے معجزونکا ذکر انجیل مین اکثر جگہہ ہے

۸ سورہ نسا رکوع ۲۱ مین ہے وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ یعنے اور بسبب لینے اونکے کے سود کو اور تحقیق منع کی گئی اوس سے انتہے تفسیر حسینی مین ہے وحالانکہ نہی کردہ شدہ اند از اخذ ربا در توریت انتہے پس توریت مین یہہ ممانعت احبار ۲۵ باب ۲۷ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ امین ہے

۹ سورہ احقاف رکوع ۲ مین ہے وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ یعنے اور جسدن روبرو لائے جاینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے　او پر آگ کے کہا جاویگا لے گئے تم نیکیان اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فایدہ اوٹھا لیا تمنے ساتھہ اوسکے پس آج جزا دی جاوگی عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتھہ ناحق کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے یہہ مضمون لوقا ۱۶ باب ۲۵ مین موجود ہے

۱۰ سورہ اعراف رکوع ۵ مین ہے وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ یعنے اور پکارینگے رہنے والے آگ کے رہنے والے بہشت کو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے انتہے یہہ مضمون لوقا ۱۶ باب ۲۴ مین ہے

۱۱ سورہ رعد رکوع ۱ سورہ ہود رکوع ۱ سورہ اعراف رکوع ۶ امین ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ یعنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے دیکھو خروج ۲۰ باب ۱۱

۱۲ سورہ بقر رکوع ۱۴ سورہ ال عمران رکوع ۵ مین ہے کُنْ فَیَکُوْنَ یعنے ہو پس ہو جاتا ہے یہہ ۳۳ زبور ۹ مین ہے

۱۳ سورہ حدید رکوع ۲ مین ہے کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا یعنے مانند مینہہ کے کہ خوش لگتا ہے کہیتی کرنے والونکو اوگنا اوسکا پہر زور پر آتا ہے پہر تو دیکھے زرد ہو گیا پہر ہو جاتا ہے روندن اتنہلے یہہ مضمون ۹۰ زبور ۵ و ۶ مین ہے

۱۴ سورہ رحمان بالکل ۱۳۶ زبور کے طرز کلام کی نقل ہے

۱۵ - یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ (سورہ فتح ۴۸ ع ۲ جزو ۲۶) یہی مضمون مرقس باب ۷ مین ہے اور ایسے طرح متی ۱۵ باب ۸ اور یسعیاہ ۲۹ باب ۱۳ اور حزقیل ۳۳ باب ۳۱ مین بہی ہے

۱۶ سورہ اعراف رکوع ۴ مین ہے لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ یعنے نہ داخل ہونگے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہو جاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یہہ مضمون لوقا ۱۸ باب ۲۵ مین ہے

۱۷ سورہ یونس رکوع ۱۰ مین ہے وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے اور کسی جیکو نہین ملتا کہ ایمان لاوے مگر اللہ کے حکم سے (یہہ مضمون اعمال توریت کے ۲ باب ۳ متی ۱۶ باب ۱۷ مین ہے

۱۸ سورہ توبہ رکوع ۱۵ مین ہے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ یعنے نہین پہونچتا نبی کو اور مسلمانونکو کہ بخشش مانگین واسطے مشرکونکے یہہ مضمون اعمال یوحنا ۵ باب ۱۶ اور متی ۱۲ باب ۳۱ مین ہے

۱۹ سورہ کہف ع ۴ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ورنہ کہو کسی کام کو کہ مین کرونگا کل مگر یہہ کہ اللہ چاہئے یہہ مضمون یعقوب ۴ باب ۱۳-۱۵ مین ہے

۲۰ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ بقرع ۳۶ دیکھو متی ۱۳ باب ۸

۲۱ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ (سورہ نور ع ۸ جزو ۱۸) دیکھو متی ۱۰ باب ۱۲

۲۲ سورہ مریم ع ۱ جزو ۱۶ مین ہے يَحْيَىٰ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا دیکھو لوقا باب ۱

۲۳ سورہ انفال رکوع ۵ مین ہے لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ یہہ مضمون بعینہ متی ۱۲ باب ۳۷ مین ہے

۲۴ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ یعنے تہا عرش اوسکا اوپر پانی کے (سورہ ہود ع ۱) پیدائش ۱ باب ۲

۲۵ سورہ یسین مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۱۲ زبور ۳ و ۴

۲۶ سورہ حدید وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ایضا وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (حدید ع ۱) اول تمتیو نکا ۱۰ باب ۲۸ زمین اور اوسکے معمور ہی خداوند کی ہے

۲۷ سورہ نور رکوع ۵ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ یہہ مضمون کتاب زکریاہ ۴ باب ۱-۳ مین ہے

اب چند احادیث بہی نمونہ کے طور لکہی جاتی ہین

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید القوم خادمہم (از چہل حدیث مجمعہ شاہ ولی اللہ صاحب) متی ۲۳ باب ۱۱ میں ہے جو تم میں بڑا ہے تمہارا خادم ہوگا

۲ قال رسول اللہ صلعم أن تحب للناس ما تحب لنفسك وتكره لهم ما تكره لنفسك (از وصیت نامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مشمولہ مالابد منہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۲۴۳) و مشارق الانوار حدیث نمبر ۶۴۴ و ۱۵۴۰ متی ۲۲ باب ۹ ۳ اور ۷ باب ۱۲ اور احبار ۱۹ باب ۸ میں دیکھو

۳ ایضاً ورجل تصدق بصدقة فلم تعلم شماله بما صنعت يمينه (از صحیحین بروایت ابوہریرہ منبہات ابن حجر عسقلانی مطبوعہ مطبع مصطفائی بار سیوم سنہ ۱۲۹۲ ہجری) دیکھو متی ۶ باب ۳ و مشارق الانوار حدیث ۱۵۲۸

۴ ایضاً عن ابی مسعود الانصاری ان رسول اللہ نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن (صحیحین چہل حدیث مطبوعہ مطبع ناصری دہلی سنہ ۱۲۸۳ صفحہ ۹) دیکھو استثنا ۲۳ باب ۱۸

۵ ایضاً الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالقلب از جامع التفاسیر صفحہ ۱۲ [illegible]

۶ ایضاً حب الدنیا راس کل خطیئة دیکھو اول تمطاؤس ۶ باب ۱۰

۷ ایضاً سبقت رحمتی علی غضبی (کذا فی المشکوۃ) دیکھو حدیث قدسی دیکھو خط یعقوب ۲ باب ۱۳

۸ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم فان اللہ خلق آدم علی صورتہ [illegible] مشکوۃ کتاب القصاص باب ما لا یضمن من الجنایات [illegible]

۹ ایضاً من رأنی فقد رأی الحق دیکھو یوحنا ۱۴ باب ۹

۱۰ ایضاً عددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر [illegible]

ان شئت فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین ۔ متفق علیہ یعنے طیار کین ہینے اپنے
نیک بندون کے لیئے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکھہ نے اونکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان
اونکی صفات کو سُنا اور نہ گذری ماہیت اونکی کسی آدمی کے دلپر پس پڑھو اگر چاہو تم
یعنے تحقیق و تصدیق اوسکے مین اس آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس اس چیز کو کہ پوشیدہ
کی گئے اور رکھی گئی ہے واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالی کی قسم اوس
چیز سے کہ سبب خنکی آنکہہ اونکی کی ہے (از جامع التفاسیر مطبوعہ مطبع نظامی
کانپور ۱۲۸۳ ہجری صفحہ ۵۰۷) دیکھو یسعیاہ ۶۴ باب ۴ و اول قرنتیو نکا ۲ باب ۹
و مشارق الانوار حدیث ۲۱۰۷

۱۰ ابوہریرہ ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العین النظر
وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ
(متفق علیہ) بخاری و مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے
آدمی کے واسطے حرامکاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھہ کی حرامکاری
بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرامکاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی کی
حرامکاری آرزو کرنا اور چاہا کرنا ہے اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہے اگر اوسنے یہی
حرامکاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹہا کرتی ہے جو اوسنے حرامکاری نہ کی (مشارق الانوار
حدیث ۲۷۴) متی ۵ باب ۲۸

۱۱ انس من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار
انتم شھداء اللہ فی الارض انتم شھداء اللہ فی الارض انتم شھداء اللہ فی الارض
از مشارق الانوار حدیث نمبر ۔ صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئے اور جسکو تمنے برا کہا وہ نزع اوسکو واجب
ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تین بار اس حدیث کا پہلا حصہ متی ۱۶ باب ۱۹

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۶ نوید جاوید

مسلم ابو هريرة يا ابن آدم مرضت فلم تعدني قال يا رب كيف أعودك
وأنت رب العالمين قال أما علمت أن عبدي فلانا مرض فلم تعده
أما علمت أنك لو عدته لوجدتني عنده يا ابن آدم استطعمتك فلم
تطعمني قال يا رب كيف أطعمك وأنت رب العالمين قال أما علمت
أنه استطعمك عبدي فلان فلم تطعمه أما علمت أنك لو أطعمته
لوجدت ذلك عندي يا ابن آدم استسقيتك فلم تسقني قال يا رب
كيف أسقيك وأنت رب العالمين قال استسقاك عبدي فلان
فلم تسقه أما إنك لو سقيته لوجدت ذلك عندي مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا
سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو
سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنے بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے خالق
اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا
سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجھکو معلوم نہین کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اوسکے
پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجھسے کہانا مانگا تھا
سو تو نے مجھکو نہ کہلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجھکو کہانا کہلاتا اور تو تو سارے جہان کا
پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کہانا مانگا تہا سو
تو نے اوسکو نکہلایا تجھکو معلوم نہتا کہ اگر تو اوسکو کہانا کہلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم کے
بیٹے تجھسے مینے پانی مانگا تہا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو
تو ساری جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تہا سو تو نے
نہ پلایا تہا جان رکھہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا۔ متی ۲۵ باب ۳۱ - ۴۶

ابن عمر قال قال علیه السلام لبیک اللهم لبیک لا شریک لک لبیک ان
الحمد والنعمة والملک لک لا شریک لک متفق علیه متی ۶ باب ۱۳ کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیری ہی ہین

ابن مسعود قال قال علیه السلام فما تعدون الصرعة فیکم قلنا
الذی لا یصرعه الرجال قال لیس بذالک ولکنه الذی یملک
نفسه عند الغضب (رواه مسلم) امثال سلیمان ۱۶ باب ۳۲ جو غصہ کرنے مین
دھیما ہے پہلوان سے بہتر ہے اور وہ جو اپنے روح پر ضابط ہے اوس سے جو شہر
لے لیتا ہے

قال الله تعالی جل شانه فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم
وانت علی کل شیء شهید (مائده ع ۱۶) یوحنا ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳
جب تک کہ مین اونکی ساتھہ دنیا مین تھا تب تک مینے تیرے نام سے اونکی
حفاظت کی بلکہ جنہین مجھے دیا ہے مین نے اونکی نگہبانی کی ---- اور مین تجھہ پاس
آتا ہون

وعد الله الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلهم (سوره نور ع ۷) لوقا ۱۲ باب ۳۲
اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہین دے

۱ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم سید القوم خادمہم (از چہل حدیث مجمعہ شاہ ولی اللہ صاحب) متی ۲۳ باب ۱۱ میں ہے جو تم میں بڑا ہے تمہارا خادم ہوگا

۲ قال رسول الله صلعم ان تحب للناس ما تحب لنفسك وتكره لهم ما تكره لنفسك (از وصیت نامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مشمولہ مالابد منہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۳ ہجری صفحہ ۱۶۳) مشارق الانوار حدیث نمبر ۶۴۴ و ۶۴۵ متی ۲۲ باب ۳۹ اور ۷ باب ۱۲ اور احبار ۱۹ باب ۱۸ میں دیکھو۔

۳ ایضاً ورجل تصدق بصدقة فلم تعلم شماله بما صنعت يمينه (از صحیحین بروایت ابی ہریرہ و منبہات ابن حجر عسقلانی مطبوعہ مطبع مصطفائی بارسیوم ۱۲۸۶ ہجری) دیکھو متی ۶ باب ۳ و مشارق الانوار حدیث ۱۵۲۸

۴ ایضاً عن ابی مسعود الانصاری ان رسول الله نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن (صحیحین و چہل حدیث مطبوعہ مطبع ناصری دہلی ۱۲۸۲ ہجری صفحہ ۹) دیکھو استثنا ۲۳ باب ۱۸

۵ ایضاً الایمان اقرار باللسان وتصديق بالقلب (از جامع التفاسیر صفحہ ۱۱۷) دیکھو رومیوں کا ۱۰ باب ۱۰

۶ ایضاً حب الدنیا راس کل خطیئة دیکھو اول طمطاوس ۶ باب ۱۰

۷ ایضاً سبقت رحمتي على غضبي (کذا فی المشکوۃ) حدیث قدسی دیکھو خط یعقوب ۲ باب ۱۳

۸ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فان الله خلق آدم على صورته (مشکوۃ کتاب القصاص باب ما لا یضمن من الجنایات آخر فصل اول) دیکھو پیدائش ۱ باب ۲۷ میں

۹ ایضاً من رانی فقد رای الحق دیکھو یوحنا ۱۴ باب ۹

۱۰ ایضاً اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر [illegible]

اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ + متفق علیہ یعنے طیار کین مینے اپنے نیک بندون کے لیئے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکہہ نے اون کے ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان اون کی صفات کو سُنا اور نہ گذری ماہیت اون کے کسی آدمی کے دل پر پس پڑہو اگر چاہو تم یعنے تحقیق و تصدیق اوسکے مین اس آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہے واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنے والون کی قسم اوس چیز سے کہ سبب جنکی آنکہہ اونکی کی ہے (از جامع التفاسیر مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۳ہجری صفحہ ۵۵) دیکہو یسعیاہ ۶۴ باب ۴ و اول قرنتیونکا ۲ باب ۹

۹ ایضاً مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ متفق علیہ مشارق الانوار حدیث ۱۵ مطبوعہ لکہنو ۱۲۸۸ہجری دیکہو ۲ سموئیل ۷ باب ۵ و ۱۱ و ۲۷ و اول سلاطین ۱۱ باب ۳۸

۱۰ رسالہ مانعۃ الزنا مصنفہ مولوی قطب الدین خانصاحب دہلوی مطبوعہ مطبع نظامی ۱۲۷۲ہجری صفحہ ۹ مین ہے قولہ اور روایت مین ہے کہ اکثر احادیث کا یہی زنا آنکہہ کا دیکہنا یعنے نظر حرام اور زنا زبانکا بولنا یعنے عورتون نامحرم سے کلام شہوت انگیز کرنے انتہیٰ دیکہو متی ۵ باب ۲۸

۱۱ اَنَسٌ مَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُہَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُہَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُہَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ از مشارق الانوار حدیث نمبر ۲ صحیح مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بہلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین سہ بار اس حدیث کا پہلا حصہ متی ۱۶ باب ۱۹

اور پچھلا حصہ یوحنا ۱۵ باب ۲۷ مین ہے

۱۲ مسلم ابوھریرۃ والذی نفسی بیدہ لا یدخلون الجنۃ حتی تومنوا ولا تومنوا حتی تحابوا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوس کی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت مین نجاوگے جب تک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہ ہوگے جب تک آپس مین محبت نہ پیدا کروگے (مشارق الانوار حدیث ۱۵۳۸) دیکھو اول قرنتیونکا ۱۳ باب

۱۳ امام اعظم اور امام شافعی رح کے نزدیک اوتالیس کوڑسی تک تعزیر مین مارنا درست ہے (از مشارق الانوار مطبوعہ لکھنو ۱۲۹۶ ہجری مطابق ۱۸۷۹ صفحہ ۷۰ اشرح حدیث نمبر ۱۵۶ ۲ پہیات ۲ قرنتیونکے ۱۱ باب ۲۴ و استثنا ۲۵ باب ۳ کے بموجب ہے

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر اور مدت تمہاری اسے مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلہ مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک (یعنے اگلی امتون کی زندگی زیادہ تہی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک) اور نہین ہے مثل تمہارے اسے مسلمانون اور مثل یہود و نصارے کے مگر جیسے مثل اوس مرد کے جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اوسکو ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط تک پہر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصارے نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پہر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملنے کی جانو اسے مسلمانون سو وسے لوگ تم ہو جنہون نے عصر سے

شام تک کام کیا دو دو قیراط پہ جان رکہو کہ تمہاری مزدوری دونی ہے سو غصہ ہونگے
یہود و نصارے قیامت مین پہر کہین گے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین
کم (یعنے یہہ عجب کہ کام بہت مزد کم) خدا فرماویگا کیا مین نے تم پر کچہہ ظلم کیا (یعنے
جو مزدوری ٹہر گئی تہی اوس سے کچہہ کم دیا) کہین گے کہ جو ٹہرا تہا اوس سے
کم نہین ملا خدا فرمائیگا سو یہہ تو یعنے دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون
اوسکو دون انتہٰے (مشارق الانوار حدیث ۳۹۶) دیکہو متی ۲۰ باب ۱—۱۶
۱۵ ع ابوهريرة وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ
وَوَلَدِهِ صحیح بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے
قابو مین میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہوئیگا جب تک کہ مین
اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن (مشارق
الانوار حدیث ۱۵۳۹) دیکہو متی ۱۰ باب ۳۷
۱۶ ع ابوهريرة لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ
رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی تم مین نکہا کرے یعنے غلام کہ کہانا کہلا اپنے رب کو وضو کرو اپنے رب
کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہئے کہ یون
کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولے ہے یعنے میرا میان ہے (از مشارق الانوار حدیث
۷۰۰) دیکہو متی ۲۳ باب ۷ و ۸
۱۷ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم خَصْلَتَانِ لَا شَيْءَ أَفْضَلُ مِنْهُمَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَالنَّفْعُ
لِلْمُسْلِمِينَ از منبہات احمد بن حجر عسقلانی مطبوعہ مطبع مصطفائی کانپور
۱۲۷۷ ہجری صفحہ ۴ و ۵ یہہ مضمون مرقس ۱۲ باب ۳۰ و ۳۱ مین ہے
۱۸ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ جو انسانون پر رحم نکرے خدا اوسپر رحم نکریگا یعقوب ۲ باب ۱۳

جسنی رحم نہین کیا اوسکا انصاف بیرحمی سے ہوگا

۵ الا یشکر اللہ من لا یشکر الناس (از جہل حدیث مجمعہ شاہ ولی اللہ دہلوی)

یعنے خدا کا حق نمانے گا جسنے انسانکا حق نمانا اول یوحنا ۴ باب ۲۰ مین ہے اگر وہ اپنے بہائی سے جسکو اوسنے دیکہا محبت نہین رکہتا ہے تو خدا سے جسکو اوسنے نہین دیکہا کیونکر محبت رکہہ سکتا ہے

۲۰ صحیح مسلم مین اور مشکوۃ شریف جلد ۳ کتاب الحدود فصل اول اور مظاہر حق مطبوعہ ۱۲۸۳ ہجری صفحہ ۲۸۶ مین ایک لمبی حدیث بروایت بُریدہ ایک عورت کے سنگسار ہونے کے بیان مین ہے جسے خالد نے کچھ برا کہا تہا اوس حدیث کا آخر یہہ ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہلا یا خالد فوالذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ ثم امر بہا فصلی علیہا و دفنت رواہ مسلم ۰ یعنے فرمایا نبی صلعم باز رہ اسے خالد یعنے وہ بخشے گئے برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہے اوس ذات کی جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہے تحقیق توبہ کی اوس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے اسطرح کی محصول لینے والا تو بخشش کیجاوے اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے انتہے محصول لینے والے سے مراد سخت گنہگار ہے خاص یہہ وہی محاورہ ہے کیونکہ یہودی لوگ جب رومیون کے ماتحت ہوگئے تو جو یہودی آدمی محصول لینے وغیرہ مین رومیونکا نوکر ہوکر یہودیون سے محصول تحصیل کرتا تہا یہودی اوسے سخت گنہگار جانتے تہے دیکہو متی ۱۸ باب ۱۷ مین حضرت عیسٰی کا قول کہ اگر وہ اونکی نہ مانے تو کلیسیا سے کہہ اگر وہ کلیسیا کو بہی نہ مانے تو اوسکو غیر قومون کی مانند بے دین اور محصول لینے والے کی برابر جان انتہے اور یہیطرح متی ۹ باب ۱۱ اور ۱۱ باب ۱۹ لوقا ۵ باب ۳۰ مین محصول لینیوالون کی مذمت ہے

۲۱ - مَاقَلَّ وَکَفیٰ خَیرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھیٰ ۷ ۳ زبور ۱۶ امین ہے تھوڑا سا جو صادق کا ہے بہت سے شریرون کے مال و اسباب سے بہتر ہے

اسکے سوا طوفان نوح کے وقت پانیکا تنور سے نکلنا اور قصہ حضرت خضر جسکا ذکر سورہ کہف مین ہے لفظ بلفظ یہودیون کی حدیث سے لیا ہے ۔ چونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو اور یہہ کہ جنات اونکے اختیار مین تھے سبا کی ملکہ کی بابت بیان ۔ پہر سلیمان کی ہیکل تیار ہونے سے ایک برس پہلے وفات اور یہہ کہ جنات نے اوس سے فریب کہایا (سورہ سبا آیت ۱۴) یہہ سب باتین یہودیون کے تالمود مین ہین ۔ حضرت مریم کا قصہ اور عیسی مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہنڈولے مین بولا مٹی کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بند رینا یا اور یہہ کہ وہ نہین ۔ مارا گیا بلکہ دوسرا اوسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین ناصریون کے قصے سے نکالین ۔ فرشتون کے پرون کی بابت مُردون کی قبر مین سزا پانے اور قیامت اور پلصراط کی بابت یہہ سب باتین تالمود سے ہین (دیکہو دین حق کی تحقیق مطبوعہ آلہ اباد آرفن پریس ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۶ - ۸۹) اور اسیطرح اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۰ء حاشیہ صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ ان جعلی کتابون مین انجیل طفولیت مسیح اور انجیل نکودیمس اور انجیل یہودا اور پطرس کی دعوت اور اعمال پولس اور تہکلہ مشہور ہین ۔ وہ بالکل بے اصل کہانی قصون سے بہرے ہین مثلاً ہنڈولے مین مسیح کا بات کرنا اور مٹی کی چڑیا بنا کر اوسکا اوڑانا بعض باتین ان مین سے قران مین بہی درج ہو گئی ہین انتہیٰ

۲۲ قال رسول الله صلعم الزائد فی کتاب الله ملعون والناقص منه ملعون از رسالہ قرأت و رسم الخط قران مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری صفحہ ۹ یہی مضمون مکاشفات ۲۲ باب ۸ ا و ۱۹ مین ہے

۲۳ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم [illegible]

۲۴ مین حضرت یزا کا حیف قد وقع فیہ امثال ۲۶ باب ۷ ۲ و ۲۸ ۲ باب ۱۰ او اعظ ۱۰ اباب ۸ و ۷ زبور ۱۵

۲۵ اَكْثَرُ اَعْمَارِ اُمَّتِي بَيْنَ السِّتِّيْنَ وَالسَّبْعِيْنَ یہی مضمون ۹۰ زبور ۱۰ مین ہے

۲۶ متفق علیہ سہل بن سعد اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ بخاری اور مسلم مین سہل ابن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار اعمال کا مگر خاتمہ پر (مشارق الانوار حدیث ۷ ۹ ۳) جو آخر تک سہیگا وہی نجات پائیگا (متی ۱۰ باب ۲۲)

اب علماء اسلام نے جو مضامین توریت و انجیل سے انتخاب کر کے اپنی اپنی کتابون مین اور تفسیرون مین نقل کیے ہین اون مین سے بعض یہہ ہین

تفسیر فتح العزیز مطبوعہ سنہ ۱۲۷۹ ہجری صفحہ ۸۸ و ۸۹ مین شاہ عبد العزیز صاحب ہوے نے آیہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً کی تفسیر مین انجیل کے چند تمثیلات اس ارادہ سے نقل فرمائے ہین تا معلوم ہو کہ کلام الہی کا قدیم محاورہ یون ہی ہے یعنے نہ صرف قران مین بلکہ انجیل مین بھی الہامی کلام کا محاورہ یہی ہے چنانچہ

قولہ این مطلب را از کتاب ہائیکہ کلام الہی بودنش مسلم الثبوت دیگر اہل ملل ہم ہست ثابت میکنیم مثل انجیل مقدس کہ دران کتاب بزرگ فرمودہ اند تمثیل ملکوت آسمانی مانند کسے ہست کہ در مزرعہ خود گندم را کاشت و چون بخواب رفت دشمنے آمد و درمیان گندم زوان بسیارے را افشاندہ رفت چون کشت از زمین بر آمد غلامان و خادمان ان شخص دیدند کہ زوان بر گندم غالب ہست متفکر شدند و پرسیدند ما شما درین مزرعہ گندم صاف و پاک کشتہ بودید این زوان از کجا پیدا شد اگر بفرمائید این را از میان گندم بر کنیم آن شخص فرمود کہ اگر این وقت شما در پئے بر کندن زوان خواہید افتاد ہمراہ گندم جیتہ نیز بسیار بر کندہ خواہد شد بگذارید این ہر دو را تا با ہم پرورش یابند

تا وقت درو چون وقت درو رسید دروکنندگان را فرمود که زوان را از گندم جدا چینید و
آن را دسته دسته بسته بآتش بسوزید و گندم پاک را در خرمن کنید. و من تفسیر میکنم برای
شما این تمثیل را انمرد که حبهٔ جید را کاشته بود ابوالبشر است و مزرعهٔ او عالم است و
گندم پاک صاف ابنای ملکوت اند که بطاعت خدا عمل مینمایند و دشمنی که زوان را
درمیان گندم افشاند ابلیس است و زوان گناهان و معاصی اند که ابلیس آنرا
می کارد و دروکنندگان فرشتگان اند که تا آمدن اجل نیک و بد را یکسان پرورش
می نمایند بوقت رسیدن اجل زوان را از گندم تمیز میدهند بدان را بسوی آتش دوزخ
می برند و نیکان را در ملکوت الهی میسپارند و چون بدان را در آتش دوزخ می برند در
انجا میباشد گریه و زاری و سائیدن دندان و نیکان در راحت می باشند هر کرا
گوش شنوا باشد پس باید که بشنود. من تمثیل دیگر برای شما بیان میکنم بسیار مثال
ملکوت آسمانی است مردی دیگر دانه از خردل گرفت که خوردترین دانه‌ها است و آنرا
در مزرعهٔ خود کاشت چون آن دانه رویید درخت کلانی شد تا آنکه کلان ترین سبزیها
بقول گردید و مرغان از آسمان آمدند و در شاخهای او آشیانه کردند همین است
تمثیل هدایت هر که بسوی هدایت دعوت کند خدا تعالی اجر او را بزرگ سازد و ذکر
او را بلند گرداند و هر که بآن هدایت هدایت میشود نجات یابد و نیز در انجیل مقدس فرموده
که شما مانند غربال می باشید که تفتیش از و برمی آید چنان نشود که حکمت از دل شما بیرون
رود و کینها در سینه‌های شما باقی ماند و نیز فرموده اند که ای بندگان خدا شما و بفکر
ذخیرهٔ فردا نباشید در حال جانوران نظر کنید که لباس صوف و پشم بانها داده‌اند و رزق
آنها بانها میرسد و نه انبار میکنند و نه زراعت میکنند و بعضی از جانوران در شکم سنگ
و در جوف چوب می باشند کیست که انجا لباس و رزق بانها برساند مگر خدا تعالی
آیا [illegible] از جاهای خود و پسر نخواهند گردید

شمارا این چنین باسوفوفان ومیعقلان مخاطبہ نکنید تا دشنام ندہند انتہےٰ (از تفسیر فتح العزیز مطبوعہ مطبع افضل المطابع ۱۲۷۹ہجری صفحہ ۸۸ و ۸۹) چونکہ یہہ تفسیر شاہ عبد العزیز صاحب نے مسلمانون کے واسطے لکھی ہے نہ یہہ کہ کسی یہود ونصارے کے واسطے اور اوس مین انجیل کے ورق کے ورق نقل کیئی تو جو لوگ کہ یہود ونصارے سے بحث ومناظرہ کا پیشہ اختیار کرین اور خدا ورسول کے واسطے مخالفین اسلام کے سامہنے سینہ سپر ہون اونہین کس قدر زیادہ توریت وانجیل سے واقف ہونا چاہئے اور کون کہہ سکتا ہے کہ زمانہ شاہ عبد العزیز صاحب کی انجیل جو کہ ۱۲۰۸ ہجری مین تہے اونہی او راب کی انجیل اور ہے چنانچہ یہہ سب تمثیلات انجیل تسی مین موجود ہین جامع التفاسیر مصنفہ مولوی قطب الدین صاحب دہلوی مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۳ ہجری صفحہ ۳۳۲ مین لکہا ہے کہ کہا حسن بصری نے کہ تہے ایوب جب پہونچتے اونکو مصیبت کہتے یا اللہ تونے دی نعمت اور تو ہی نے وہی اہی جب تک باقی ہے میری جان حمد کرونگا مین اوپر اچہی نعمتون تیری کے انتہےٰ یہی مضمون کتاب ایوب کے اول باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ مین موجود ہے اور کتاب شواہد النبوۃ مطبوعہ عمدۃ المطابع دہلی ۱۲۶۸ ہجری مین مولانا عبد الرحمن جامی نے بہت سی پیشین گوئیان توریت وانجیل سے بحق حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نقل کی ہین (صفحہ ۱۱) از انجملہ آنست کہ در جزو ثانی از سفر خامس توریت سبعین کہ ہفتاد کس ۵۲ از احبار بر صحت ان اتفاق نمودہ اند آیتے است کہ ترجمان بعربی بدین عبارت است انی مقیم لھم نبیا من بنی اخوانہم مثلک واجعل قولی فیہ ویقول با مرتہ والرجل الذی لا یقبل قول النبی الذی یتکلم باسمی فانا انتقم منہ خدائیتعالے باموسے خطاب میکند کہ من برپا کنم یعنی بر انگیزانم از برائے بنی اسرائیل پیغمبرے از پسران وبرادران ایشان کہ ان پیغمبر مثل

۵۱ از دیباچہ تفسیر فتح العزیز مطبوعہ ۱۲۔۔ ہجری صفحہ ۳

۵۲ [illegible]

[illegible]

تو باشد و روان گردانیم قول خود را در دہے وے و بر زبان وے و وے بگوید انچہ فرمایان فرمایم و ہر کہ قبول نکند قول ان پیغمبر را کہ بنام من گویا باشد ہر آئینہ از وے انتقام کشم انتہے
اور شواہد النبوۃ صفحہ ۱۲ مین ہے قولہ در انجیل آمدہ است حکایۃ عن عیسی علیہ السلام
انی ساجئت لتبدیل شرع موسے بل لتکمیلہ (دیکھو متی ۵ باب ۱۷) و از انجملہ آنست کہ در جزو
آخر کہ تورتیت بان تمام مے شود آیتیے است کہ ترجمہ ان بعبارت عربی این مے شود
جاء اللہ من سیناء واشرق علے ساعیر و استعلن من جبال فاران اور اسیطرح مولانا جامی
صاحب نے بہت سی آیتین توریت و انجیل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت
پیشین گوئیان نقل کی ہین شواہد النبوۃ صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۱۳ تک دیکھنا چاہئے در مختار
مطبوعہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری کے صفحہ ۱۶ مین لکھا ہے کہ مسلمانون کو توریت و انجیل سے نماز
پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ذکر ہو نہ یہہ کہ اخبار ہو انتہے حالانکہ قران مجید مین تمام توریت
کا نام ذکر آیا ہے دیکھو سورہ انبیا رکوع ۴ مین یہہ آیت ولقد اتینا موسی و ہارون الفرقان
وضیاء و ذکرا الخ
اور سورہ نحل رکوع ۶ مین اہل توریت کو اہل الذکر لکھا ہے اور رد مختار صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۲ مین ہے
کہ حائض اور جنب توریت کو نچھوئے انتہے پس مسلمانونکو توریت کی ایسی عظمت
کرنی چاہئے جیسے قران کی کہ لا یمسہ الا المطہرون ہ چنانچہ شام اور مصر کی لڑائیون
مین کئی بار کسی کسی لوٹ مین نسخجات کتاب مقدس یعنے توریت وغیرہ ہاتھ آئے
بعض صحابہ وہان موجود تھے اونہون نے مسلمانونکو اون کتابون کے پھینکنے سے منع
کیا کہ جسطرح قران کی بیچ درست نہین یہہ بھی کلام اللہ ہے اسکا بھی بیچنا ہرگز جائز
نہین ہے اسواسطے حکم دیا کہ ان کتابونکو اہل کتاب کو بطور ہدیہ بلا قیمت دیدو چنانچہ
دی گئین انتہے
اور تفسیر ابن جریر و ابن ابی حاتم و کتب حدیث مثل طبرانی و بیہقی و مسند امام احمد

وعبد بن حمید مین ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطابؓ ایک زمین کیطرف جو کہ یہودیون کے مدرسہ کے متصل تہی اوسکی خبر گیری) اور حال دریافت کرنیکو جایا کرتے اور اونکا دستور تہا کہ جب اوس راہ سے گذر کرتے تو یہودیون کے مدرسہ مین داخل ہوتے اور اونسے بعضی نصیحتین اور حکمتین توریت اور اگلی کتابونکی سنتے اور تعجب کرتے تہے کہ کتب الہیہ آپس مین کسقدر ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہین الخ

سورہ رعد رکوع ۵ مین وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اور وے جنکو ہمنے کتاب دی خوش ہوتے ہین اوسکے سبب سے جو تجہپر بہیجی گئے انتہے جلال الدین نے اسکی تفسیر مین لکہا ہے تفرحون لموافقتہ ما عندہم یعنے وہ خوش ہوتے ہین بسبب موافقت کے اوسکے ساتہہ جو اونکی پاس ہے یعنے اپنی کتابون سے مطابق ہونے کے باعث

رسالہ تمیز الکلام در بیان حلال وحرام مصنفہ مولوی محمد صالح ابو الحسن صاحب لکہنوی مطبوعہ شعلہ طور کانپور سنہ ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱۰ مین لکہا ہے قولہ شافعی رح نے لکہا ہے کہ جس جانور مین یہہ چار شرطین پائی جائین تو اوسکے حکم مین رجوع کیا جاے طرف شریعت سابقہ کے جو نزدیک ہوہماری شریعت سے جیسے نصارے انتہے

جامع التفاسیر صفحہ ۷۶۳ مین آیہ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا کی تفسیر مین لکہا ہے قولہ اور بعضون نے کہا ہے کہ معنے اسکے یہہ ہین سل امم من ارسلنا یعنے رسولون کی امتون سے کہ وہ یہود و نصارے ہین پوچہو کر اونسے پوچہنا گویا انبیا سے پوچہنا ہے کہ رسولون کی کتابون سے خبر دینگے انتہے

اور جامع التفاسیر مین قصہ حضرت الیاسؑ صفحہ ۱۹۰ سے صفحہ ۱۹۵ تک مرقوم ہے جو کہ توریت کے مجموعہ مین اول سلاطین ۱۷ باب و ۱۸ باب و ۱۹ باب و ۲۱ باب و ۲ سلاطین ۱ باب مین موجود ہے

رسالہ نافعۃ الزنا مصنفہ مولوی قطب الدین خانصاحب مطبوعہ مطبع نظامی ۱۲۷۷

صفحہ ۶ مین جو بلعم باعور کا حال لکھا ہے یہی حال گنتی ۲۲ باب و ۲۳ باب مین ہے

اب علماء اسلام کی راے توریت وغیرہ پر

۱ امام محمد اسمٰعیل بخاری نے تحریف کی تفسیر یون کی ہے کہ تحریف کے معنے ہین بگاڑ دینے کی اور کوئی شخص نہین ہے جو بگاڑے اللہ کی کتابون سے لفظ کسی کتاب کا مگر یہودی اور عیسائی خدا کے کتاب کو اوسکے اصلی اور سچے معنون سے پھیر کر تحریف کرتے تھے انتہے یہہ قول اخیر صحیح بخاری مین ہے

۲ شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب فوز الکبیر مین لکھتے ہین کہ میرے نزدیک تحقیق یہی ہوا ہے کہ اہلکتاب توریت اور اور کتب مقدسہ کے ترجمہ مین (یعنے تفسیر مین) تحریف کرتے تھے نہ یہہ کہ اصل توریت مین اور یہہ قول ابن عباس کا ہے انتہے

۳ امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر مین سورہ مائدہ آیت ۱۳ کی تفسیر کرتے ہین کہ تحریف سے یا تو غلط تاویل مراد ہے یا لفظ کا بدلنا مراد ہے اور ہمنے اوپر بیان کیا کہ پہلے مراد بہتر ہے کیونکہ جو کتاب بار بار نقل ہو چکی اوسمین تغیر لفظ کا نہین ہو سکتا انتہے

۴ تفسیر دُرّ منثور مین ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے وہب ابن مُنَبِّہ سے روایت کی ہے کہ توریت و انجیل جسطرح کہ اون دونونکو اللہ نے اوتارا تھا اسیطرح ہین اون مین کوئی حرف بدلا نہین گیا لیکن یہودی بہکاتے تھے لوگونکو معنونکے پھیرنے اور غلط تاویل کرنے سے اور حالانکہ کتابین تہین وہ جنکو اونہون نے اپنے آپ لکہا تہا اور کہتے تھے کہ وہ اللہ کیطرف سے ہین اور وہ اللہ کیطرف سے نہ تہین مگر جو اللہ کیطرف سے کتابین تہین وہ محفوظ تہین اونمین کچھ بدلنا نہین ہوا تہا انتہے

سورہ بقر رکوع ۹ مین جو یہہ آیت ہے فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ یعنے پس واے بر حال اون لوگونکے جو لکھتے ہین کتاب اپنے ہاتھ سے پھر کہتے ہین کہ یہہ اللہ کے پاس سے ہے انتہے یعنے

و نصارےسے اور دنیا کی سب قوموں سے بحث و مناظرہ کرنا مقتضائے حمیّت اسلام ہے بلکہ قرآن مین نے مسلمانونکو مناظرہ کا طرز تعلیم کیا ہے کہ یہود و نصارے کے عقاید کی تردید اور انکے کتابونکی مضامین سکھلائے چنانچہ قال اللہ تعالے جلّشانہ ...

اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی ٥ بالتحقیق یہی ہے پہلی کتابون مین کتابون مین ابراہیم اور موسے نے اب اگر کوئی توریت سے ناواقف ہو توکیسے کہہ سکے کہ صحف ابراہیم و موسے مین یہی تعلیمین نجات اور آخرت وغیرہ کی مرقوم ہین جو قرآن مجید مین ہین (سورۂ اعلیٰ) اسلئے اپنے دعویکے اعتبار کی غرض سے مسلمانونکو توریت انجیل سے واقف ہونا چاہیے وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ٥ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ٥ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ٥ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ٥ اور بالتحقیق یہ اوتارا ہے رب العالمین سے اوتارا روح الامین نے اوسے تیرے دلپر تاکہ تو بھی ایک ڈرانے والا ہو صاف زبان عربی مین اور بالتحقیق یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اور کیا انکے واسطے یہہ نشانی نہین ہوئی کہ بنی اسرائیل کے علما اوسے جانتے ہین (سورۂ شعرا)

اب اگر پہلون کے صحیفون سے ہم واقف نہون توکسطرح یہود و نصارے سے کہہ سکین کہ یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اسکی تفسیر مین بیضاوی نے لکھا ہے کہ اوسکا ذکر یا اوسکے معنے کتب متقدمین مین مرقوم ہین اور کتب کو تو سب جانتے ہین کہ توریت و انجیل ہے چنانچہ کشاف مین صاف لکھا ہے کالتوراۃ والانجیل اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ٥ بالتحقیق جو لوگ چھپاتے ہین اون صاف باتون اور ہدایتون کو جو ہمنے نازل کین بعد اسکے کہ ہم کتاب مین ظاہر کرچکے

اون لوگونکے واسطے اونہین لعنت کریگا اللہ اور لعنت کرینگے لعنت کرنیوالے (سورہ بقر) اس آیت کا شان نزول ابن اسحاق کی روایت سے سیرت ہشامیہ مین اسطرح پر ہے کہ معاذ ابن جبل اور سعد ابن معاذ اور خارجہ ابن زید نے بعضے یہودی عالمون سے توریت کے کسی بات کا استفسار کیا لیکن یہود اوسکو اون سے چھپا گئے اور بتلانے سے انکار کیا پس اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ چھپاتے ہین الخ اور تفسیر حسینی مین ہے إِنَّ الَّذِينَ بدرستی کہ آنان اور علماے یہود کہ پنہان میکنند و می پوشند ما انزلنا آنچہ فرو فرستادیم من البینات از سخنان روشن در توریت والہدی و راہ نمودنی یعنے ہدایت من بعد بیناہ از پس آنکہ بیان کردہ ایم ان ہے للناس برای بنی اسرائیل فے الکتاب در توریت یعنے ما آشکار ساختیم و ایشان مخفی گردانید ندا ب دیکہئی کہ مسلمانون سے یہودیون نے توریت کو چھپایا تو یہہ بات خدا کو ایسی ناپسند معلوم ہوئی کہ اس شدت کیساتھ اوپر لعنت کی یہان سے ظاہر ہے کہ خدا کو توریت سے مسلمانونکو واقف کرنا کسقدر منظور تہا کہ اسکے چھپانے کے سبب یہودیون پر ایسی سخت لعنت فرمائی اور پہر اسی سورہ مین حقتعالے فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ یہان بہی یہودیون کو یہی الزام دیا گیا ہے کہ اونہون نے غرض دنیاوی کیواسطے اون شہادتون کو جو توریت مین دین اسلام اور حضرت رسول اللہ صلعم کی بابت تہین ظاہر نکیا پس اگر مسلمان توریت کی اون مضمونون سے واقف ہوجاتے تو یہود یونکے چھپانے سے پہر نقصان کیا تہا مگر چونکہ اوس زمانہ مین توریت عربی زبان مین نہ تہی (دیکہو تاریخ ابو الفدا جو ساتوین صدی ہجری مین تہا) اس سبب سے ان باتونکا اعلان صرف یہودیون پر ہی منحصر تہا اور جبکہ وہ ایسی باتون کو چہپاتے تہے تو اللہ جلشانہ نے اونکی اس حرکت سے سخت ناراض ہو کر فرمایا کہ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ

اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ یعنے وہ
آگ کہا وینگے اپنے پیٹ مین اور خدا اونسے بات نکریگا قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا
اونکو او نکے واسطے ہوگا سخت عذاب وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ
اُوتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهٗ فَنَبَذُوهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ
اور جب خدانے اقرار لیا اون لوگون سے جنہین کتاب دی گئی تہی کہ اوسکو بیان
کرین بنی آدم سے اور نہ چہپادین پس اونہون نے پہنک دیا وہ اقرار اپنے پیٹہ کے پیچہے
(آل عمران) یہان بہی وہی الزام ہے جو قران مین بار بار توریت وغیرہ کے مضامین
چہپانے پر یہودیون کو دیا گیا لیکن اگر توریت کے مضامین اوسوقت مین مسلمانون
مین مشتہر ہوگئے ہوتے تو پہر یہودیون کے چہپانے کے شکایت کیا تہی اور اسلام کی
فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور کسی تدبیر کی حاجت کیا ہوتی کیونکہ حضرت موسیٰ نے
توریت مین بنی اسرائیل سے صاف فرمادیا تہا کہ ایک نبی میری مانند ہوگا تم اوسکی سنیو
لیکن اب وہ دن آیا ہے کہ کتابون کی کثرت اور ہر زبان مین توریت ترجمہ ہوجانے
کے سبب اسلام کی فضیلت اور حضرت رسول اللہ صلعم کی خبر توریت وانجیل سے ایسے
واضح اور صاف بیان ہوتی ہے جو اس سے پیشتر کبہی نہوئی تہی غرضکہ اسطرح الزام
توریت چہپانے کی بابت یہودیون کو بار بار دیا گیا ہے دیکہو سورہ انعام وغیرہ
وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا یعنے پوچہہ اون رسولون سے
جنہین ہمنے تجہہ سے پہلے بہیجا (زخرف) پوچہہ اون رسولون سے یعنے اونکی امت
سے بیضاوی مین لکہا ہے اونکی امت اور اونکے علماء دین سے اور کشاف مین ہے
کہ یہود و نصاریٰ کی امت سے اب خیال کیجئے کہ اونسے پوچہنا از روئے توریت وانجیل
ہی تہا یا کچہہ اونکی بنائی ہوئی باتون سے غرض تہی فَاِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ
مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَاسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتٰبَ

مِنْ قَبْلِكَ ط یعنے پس اگر تو ہے شک مین اوس سے جو اوتارا ہمنے تیرے طرف تو پوچھہ اونسے جو پڑہتے ہین کتاب تجہسے پہلے والے (سورہ یونس) چونکہ رسول اللہ صلعم اُمّی محض تھے کوئی کتاب نہ پڑہ سکتے تھے اور اگر پڑہ سکتے تو توریت عربی زبان مین نہ تہی بلکہ عبرانی مین تہی اس سبب سے حکم ہوا کہ پوچھہ اونسے اور جو شخص آپ توریت پڑہ سکتا ہو تو پوچھنے کی بہ نسبت بہہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ آپ توریت مین دیکھہ لے مگر جب لوگ کہ ان آیتون سے توانکار نہیں کرسکتے مگر توریت کے پڑہنے سے گہبراتے ہین اونکی مثال ایسی ہے کہ خط کو تو نہین کہولتے صرف قاصد سے زبانی خبر پوچھتے ہین یعنے بڑی تسلی کو چہوڑکر اوسے تسلی کیطرف دوڑتے ہین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَاسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الخ یعنے اور بالتحقیق ہمنے موسیٰ کو نو نشانیان صاف دین پس پوچھہ بنی اسرائیل سے (سورہ بنی اسرائیل) اب دیکہئے کہ ان نشانیون کا ذکر توریت مین بہت تفصیل کے ساتہہ ہے اگر کوئی توریت سے خوب واقف نہو تو کیونکر سبہ نو گنوا سکے کیونکہ قران مجید مین اسرائیلی کتابونکا حوالہ دیا گیا ہے پس ضرور ہے کہ اونہین کتابون سے ثابت کیا جائے پوچھہ بنی اسرائیل سے یعنے توریت کے پڑہنے والونسے ورنہ اونکی زبانی باتونکا کیا اعتبار ہوسکتا ہے دوسرے یہہ کہ حضرت موسیٰ اونہین لوگون کے درمیان تھے پس اونہین کے کتابون سے اسکا ثبوت بہت مستحسن ہے اور یہان بہی وہی بات ہے کہ پوچھہ اہل کتاب سے اسیطرح سورہ نحل مین ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پس پوچھو اہل ذکر یعنے اہل کتب الہی سے اگر نہین جانتے ہو اور اسیطرح سورہ انبیا رکوع ا مین بہی ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ یعنے کیا تونے نہین

دیکہیے وہ لوگ جنکو ملا ہے حصہ کتاب مین سے وہ بلاتے ہین اللہ کی کتاب کیطرف تاکہ وہ فیصلہ کرے درمیان اونکے پہر اولٹے پہرے ایک فریق ہٹ کر اور وہ منہہ پہیر لینے والے ہین (ال عمران) تفسیر حسینی مین ہے کہ روزے حضرت رسالت صلعم جمعے از یہود را باسلام دعوت کرد نعمان بن ابی اوفی گفت اے محمد بیا تو در حضور علماے دین خود مناظرہ میکنیم حضرت فرمود کہ ان صحیفہ را از توریت کہ مشتمل بر نعت وصفت من است بیارید ودرین محکمہ اوراضم سازند ایشان ازین قول ابا نمودہ آیات توریت را حاضر نکردند حقتعالے فرمودہ کہ ایشانرا بتوریت میخوانید تاحکم کند یعنی اللہ پس روے میگردانند گروہے از ایشان کہ روساے یہود اند وایشان اعراض کنندگانند از حق انتہی یہان سے مناظرہ کا قانون صحیح دانشمندونکو معلوم ہو جاویگا کہ رسول اللہ صلعم نے یہودیون سے مناظرہ کے وقت قران مجید پیش نہین کیا کیونکہ وہ اوسے نہین مانتے تہے بلکہ اونہین کی کتاب منگوائی اب وہ لوگ جنہین توریت وانجیل سے واقفکاری نہین ہے کیونکر اپنے کسی دعوے کے ثبوت مین ایسی جرات کر سکتے ہین اور جو لوگ اس سے بے پرواہ ہین ثابت ہے کہ اونہین دین اسلام اور خدا اور رسول کے نام کی حمایت سے بہی کچہہ غرض نہین ہے اور فعل رسول اللہ صلعم کو بہی پسند نہین کرتے

تبرہ ثانی

بعضے لوگ بے ایمانون کی اقبالمندی دیکہہ کر اپنے دلمین کہتے ہونگے کہ شاید یہہ کچہہ نشان مقبولیت کا ہے تو اسکے جواب مین خدا کا کلام تسلی بخشتا ہے کہ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ٥ یعنے کیا نہ دیکہا اونہون نے کتنے ہلاک کیے ہمنے پہلے اونسے قرنون سے مقدر
دیا تہا ہمنے اونکو بیچ زمین کے جوکہ مقدور نہ دیا تہا تمکو اور بہیجا تہا آسمان سے اوپر
اونکے برسنے والا اور کین ہمنے نہرین چلتی ہین نیچے اونکے سے پس ہلاک کیا ہمنے اونکو
ساتہہ گناہون اونکے کے اور پیدا کیا ہمنے پیچہے اونکے قرن اور استہے (سورہ
انعام رکوع ۱) اور بنی اسرائیل کے مراتب سے حقتعالے خبر دیتا ہے کہ فَقَدْ
اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ٥
یعنے پس دی ہمنے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت اور اونکو دی ہمنے بڑی سلطنت
انتہے (سورہ نسار رکوع ۸) مگر اب اہل یہود کی پست حالی جس حد کو پہونچی ہے
وہ آنکہون کے سامہنے موجود ہے اور کتاب کشف الاثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل
چہاپہ اوڈن برگ سنہ ۱۸۳۶ع مین باب دویم جواوثات یہودیان کو دیکہنا چاہئے یہہ تو
اونکا دنیا مین حال ہے اور آخرت مین وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
شَدِيْدٍ (سورہ ابراہیم ع ۱) اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ٥ یعنے آیا نہین پہونچی تمکو خبر اونکی جو پہلے تہے قوم
نوح اور عاد اور ثمود انتہے (سورہ ابراہیم رکوع ۱) وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ
وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا یعنے
اور ہمکو کیا ہوا کہ بہروسا نکرین اللہ پر اور وہ سمجہا چکا ہمکو ہمارے راہین اور ہم صبر کرینگے
ایذا پر جو تم ہمکو دیتے ہو انتہے (سورہ ابراہیم رکوع ۲) یہہ اقبال اور عزت خدا کی
رضامندی کا نشان نہین ہے اور نہ محتاجی خدا کی ناراضی کا نشان ہے بلکہ

چو رخت از مملکت بربست خواہی گدائی خوشتر ست از پادشاہی

خدا سے قادر جو حلم کا چشمہ ہے اوسنے ایک دن ٹہرا رکہا ہے کہ اوسدن صالح
وطالح کا انصاف بے رو رعایت کریگا اگرچہ ممکن تہا کہ وہ ابہی ہر بدکار کو سزا دے

اعمال دیتا لیکن اسلیئے تامل ہے تاکہ توبہ کے لیئے ہر گنہگار کو ایام حیات تک فرصت
باقی رہے دوسرے یہہ کہ عدالت کے دن کا ہر شخص منتظر رہے کیونکہ اگر ابہی ہر ایک
کو سزا و جزا اسے اعمال ملے تو قیامت اور عدالت کا کوئی انتظار نکرے سبحان اللہ

زحد بگذشت گو طغیان عدو را ٭ فزون تر زان ہم استغناست اورا

وہ اپنے سورجکو بدون اور نیکون پر چمکاتا اور راستون اور ناراستون پر مینہ برساتا
ہے (متی ۵ باب ۴۵) ہر ایک اوسکے ایام حیات تک روزی دیتا اور سب کی
خبر لیتا ہے جب حضرت یوسفؑ قید خانہ مین تہے اور فرعون تخت سلطنت پر خواب
دیکہہ رہا تہا تب خدا حضرت یوسفؑ کے ساتہہ تہا کہ خواب کی تعبیر اونہین نے
بتائی تہی (پیدائش ۴۱ باب) اور یہی حال بعینہٖ حضرت دانیال کا بابل کے بادشاہ
کے پاس اسیری مین تہا (دانیال ۲ باب) اور جب بنی اسرائیل سخت مصیبتون مین تہے
اور فرعون اونپر ظلم کر رہا تہا اور حضرت موسیٰ پانی مین پڑے رہتے تہے تب خدا انہی سترا
کے ساتہہ تہا کہ فرعون نے جو اسرائیلی بچونکو دریا مین ڈبوایا تو خدا نے بہی مصریون
کی ساری پہلوٹہون کو ہلاک کیا اور نہ صرف یہی بلکہ مصریونکو بہی بحر قلزم مین ڈبویا
خروج ۲ باب ۳ اور ۱۲ باب ۲۹ اور ۱۴ باب ۲۸ پس یہہ عین انتظام الہی
ہے کہ جسطرح مصریون نے اسرائیل کے لڑکونکو مارا خدا نے بہی مصریونکے پہلوٹہونکو
ہلاک کیا اور جسطرح مصریون نے اسرائیلی بچونکو دریا مین ڈبویا خدا نے بہی مصریونکو
دریا مین ڈبویا اور اسرائیلیون کے لیئے دریا کو سکہایا

تعالی اللہ زہی قیوم و دانا ٭ توانائی دہ ہر ناتوانا
انیس خلوت شب زندہ داران ٭ رفیق روز و محنت گذاران

قہر کے دن دولت سے کام نہین نکلتا پر صداقت ہے موت سے نجات دیتی ہے (امثال ۱۱ باب ۴)

کسی دولتمند کو قیامت کے دن محتاجوں کی طرح حساب دینے سے چارہ نہین
اور کسی دولتمند نے باوجود اپنے حشمت اور اقتدار کے محتاجون سے بڑہ کے
کسیقدر طول حیات نہین حاصل کی ہے ہان اسکی زندگی اوسکے مال کی زیادتی سے
نہین ہوتا ۲ اباب ۱۵ - ۲۱ اور کوئی دولتمند نہین گذرا ہے کہ جسنے محتاجونکی مانند
صرف ایک کفن لیکر قبر مین نہ گذارہ ہو اگر سلطنتین ہین تو قایم نرہینگی وگر قوتین تو زایل
ہوجائینگی جمال کو پایداری نہین اور کمال سریع الزوال ہے یاران ہمدم جدا ہوجاینگے
اور مال وبال مآل ہے لیکن پانچ باتین جو خدا اور رسول کے اجلال کے واسطے کہی جائین
اون پانچ ہزار سے بہتر مین جو اشرفی لفظ لیکر شاہی عدالت مین وکالت کی
فصاحت کو ظاہر کرین تلوارین جگر سے گذر جائینگے اور آفتین سر سے فاقے ایام حیات
کا شمار گنوائینگے اور حوادثات زمانہ پے درپے آینگے لیکن ابدل سنبھل کہ خدا کا نام
ان سب روکنے والی چیزونپر غالب آئیگا قادر مطلق پہلوانون سے کہتا ہے کہ اب
جاو اور وہ ایکقدم نہین ٹہر سکتے اور بڑے دولتمندونسے فرماتا ہے کہ رخصت ہو اور
وہ ایکدم نہین ٹہر سکتے اگر انسانکی زندگی خدا کیواسطے ہے تو کون خدا کے کام کی
تحقیر کر سکتا ہے کہ خداوند یون کہتا ہے کہ حکیم اپنی حکمت پر فخر نکرے اور قوت والا
اپنی قوت پر فخر نہ کرے اور مالدار اپنے مال پر فخر نکرے بلکہ جو فخر کیا چاہتا اس پر فخر
کرے کہ مجھے سمجھتا اور جانتا ہے کہ مین خداوند ہون جو رحمت اور انصاف اور صداقت
زمین پر کرتا ہون کہ یہہ مجھے خوش آتا ہے یرمیاہ ۹ باب ۲۳ و ۲۴ کوئی ہم
مین سے اپنے واسطے نہین جیتا اور کوئی اپنے واسطے نہین مرتا ہے اگر جیتے ہین تو
خداوند کے واسطے جیتے ہین اور اگر مرتے ہین تو خداوند کے واسطے مرتے ہین اسلئے ہم
جیتے مرتے خداوند ہی کے ہین رومیونکا ۱۴ باب ۷ و ۸ ہماری محتاجی بڑی دولتمندی
کی خبر دیتی ہے کہ خداوند جسے پیار کرتا ہے اوسے تنبیہ کرتا ہے اور ہر ایک بیٹے کو

جیسے وہ قبول کرتا ہے پیٹتا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب ۶) سعادتمند وہ انسان
جسے تو اسے خداوند تادیب کرے (۹۴ زبور ۱۲) یعقوب باب ۱۲ مکاشفات
۳ باب ۱۹ دینداری تو قناعت کے ساتھہ بڑا نفع ہے کیونکہ ہم دنیا مین کچھہ نہ
لاتے اور ظاہر ہے کہ کچھہ لیجا نہین سکتے پس اگر ہمنے کہانا کپڑا پایا تو ہمارے لئیے بس
کرے جو دولتمند ہوا چاہتے ہین سو امتحان اور پھندے مین اور بہت سے بیہودہ اور
بُری خواہشون مین پڑتے ہین جو آدمیونکو تباہی اور ہلاکت کے دریا مین ڈوبا دیتی
ہین کیونکہ زر کی دوستی ساری بُرائیونکی جڑ ہے جسکے بعضے آرزومند ہو ایمان
کی راہ سے بھٹک گئے اور آپکو طرح طرحکی غمونسے چھیدا پر تو اسے مرد خدا ان چیزون سے
بھاگ اور راستبازی دینداری ایمان محبت صبر اور فروتنی کا پیچھا کر (اول
طمطاوس ۶ باب ۶ - ۱۱) کیونکہ اونٹ کا سوئے کے ناکے مین سے گذر جانا اوس سے
آسان ہے کہ کوئی دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل ہو (لوقا ۱۸ باب ۲۵)
انسان کی زندگی کا حاصل نجات یعنے ہمیشہ کی زندگی ہے اور ہلاکت ابدی یعنے جہنم
واصل ہونا اسکے برخلاف پس آدمی کو کیا فایدہ ہے اگر تمام جہانکو حاصل کرے اور اپنی جان
کھودے (متی ۱۶ باب ۲۶) یعنے نجات سے محروم رہے نعوذ باللہ کما قال اللہ تعالیٰ

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝ ط یعنے اور جب ارادہ

کرتے ہین ہم یہہ کہ ہلاک کرین کسی بستی کو بُرا ہے (از تفسیر حسینی) یا حکم کرتے ہین دولتمندان
اوسکیکو پس نافرمانی کرتے ہین بیچ اوسکے پس ثابت ہوئی اوپر اوسکے بات عذاب کی
پس ہلاک کرتے ہین ہم ہلاک کرنا اوسے (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)
پس چاہیئے کہ مسلمان اپنے ان مراتب پر نظر کرین اور ان غیر مذہبی قومونکے درمیان
اپنا چال چلن ایسا سیدھا اور آراستہ رکھین کہ اونکے سبب سے کوئی دین اسلام کی

بدنامی کرنیکا موقع نہیں ہے تُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ اس سو لعت گنہگار کا بہی سب کے آگے یہہ اقرار ہے أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ سورہ فرقان کے آخر مین خدا فرماتا ہے إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۝

اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ يَجْحَدُونَ آيَاتِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُودَكَ وَيَدْعُونَ مَعَكَ إِلَٰهًا آخَرَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَعِزَّ الْإِسْلَامَ وَأَنْصَارَهُ وَأَذِلَّ الشِّرْكَ وَأَشْرَارَهُ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ وَصَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝

لمع ثانی

اس مین کلیسیا تین سے بارہ تک یعنے دس کلیسیا ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المنعم الدیان عظیم البرہان منزل التوراۃ والانجیل والفرقان والصلوۃ والسلام علی ناسخ الادیان سیدنا محمد الذی ارسل حین شاع الکفر فی البلدان فدعا الخلق الی التوحید والایمان وابطل الشرک وحبائل الطغیان وعلی الہ واصحابہ مادام لمع القمران ٭

یاھل الکتب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون

(سورہ ال عمران جلد ۳ رکوع ۱۵ از ہدایت المسلمین صفحہ ۶۵)

توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائین جبکہ خداوند کے حضور سے تازہ گی بخش

ایام آوین (اعمال ۳ باب ۱۹)

اگرچہ جیسا مین لکھتا ہون ہر شخص ایماندار ایسا ہے اپنے دلمین سمجھتا ہوگا گو کسی مصلحت سے برملا اسکا اقرار نہ کرسکے کیونکہ مین وہی کہتا ہون جسپر موافق اور مخالف کا دل گواہی دے اگر بے طرفداری غور کیا جائے تو یہی خیال کرنا چاہیے کہ مین نے یہہ کتاب الہام سے نہین لکھی اور نہ مین کوئی حکیم اور فیلسوف ہون جو میری عقل اور روسے بڑہ کر ہوگا قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک یعنے اور نہین کہتا مین تمسے کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہین اور نہین جانتا ہین غیب کو اور نہین کہتا مین کہ تحقیق مین فرشتہ ہون (سورہ ہود رکوع ۳) مگر بقدر

البتہ کہہ سکتا ہون کہ تحقیقات مذاہب مختلفہ مین اونہین کے علماء کے ساتھہ میرا
اکثر وقت بسر ہوا (اول قرنتیونکا ٩ باب ٢٠ - ٢٢) علی ہذا القیاس علماء عیسائی
سے بہی جو کچھہ واجبی و درست مجھے تحقیق ہوا مین مناسب سمجہا کہ بپاس خاطر بعض اہل کتاب
بے تاویل بیان کرون خدا میری زبانکو جھوٹھہ سے روکے اور جہان کہین مجھسے خطا
واقع ہوئی ہو اوسے معاف فرماے اور اس کتاب کے پڑہنے والون سے بہی
مجھے یہی امید ہے

کلیسیا ٣

اسمین چہہ سکرمنٹ ہین اور ایک منادی

باب ٥
سکرمنٹ

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ (سورہ بقر آیت ٧٩) پس واے برحال اون لوگون کے جو لکہتے
ہین کتاب اپنے ہاتہون سے پہر کہتے ہین کہ یہہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ بیچین اسکو تہوڑے
مول پہ پس واے برحال اونکے اوسکے سبب جو اونکے ہاتہون نے لکہا اور واے
برحال اونکے اوسکے سبب جو اونہون نے کمایا (ارشہادت قرآنی فصل ٢ صفحہ ١)
کوئی کتاب ازروے قدامت توریت کے برابر نہین ہے تاکہ باعتبار ہم عہدی مع رخنا
کچھہ نہین توریت کی صحت پر جواب موجود ہے گواہی دی یونانی عالمون مین قدیم
تواریخ ہیرودٹس کی ہے اور وہ حضرت ملاکی نبی کے زمانہ مین حضرت عیسیٰ سے چار سو
برس پیشتر تہا البتہ ہومیرس اور ہسیئڈ شاعرونکی تصنیفات اوس سے قدیم
ہین مگر ان دونونکا زمانہ کوئی صحت سے ٹہرا نہین سکتا اور وہ جو اونہین سب سے
زیادہ قدامت بخشتے ہین ہومیرس کو حضرت یسعیاہ نبی کا ہم عہد جو سنہ عیسوی سے

سیائی بہی سات سو برس پیشتر ہوئی اور ہسیڈ کو الیاس نبی کا ہم عہد کہ جو سنہ عیسوی سے
نوسو برس پیشتر تہے ٹہراتے ہین لیکن ان دونون شاعرونکی تصنیفات مین کچہہ
توریت وغیرہ کا ذکر نہین ہے صرف دیوتاونکی قصہ کہانیان مرقوم ہین اور ہندون
مین جو چار وید اور دہرم شاستر اور مہابہارت اور رامائین انکی تصنیفات کا بہی
زمانہ کسینے نہین ٹہرایا دہرم شاستر مین بیوہ کے ستی ہونیکا کچہہ حکم نہین پایا جاتا
مگر اوس اصل شاستر کے زمانے کے بعد یہہ ستی جاری ہوا اور سکندر کے زمانہ
مین (جو سنہ عیسوی سے تین سو تیئیس برس پیشتر تہا از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) ستی ہونیکا دستور جاری
تہا اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ وہ شاستر سکندر کے زمانہ سے قدیم ہے نہ یہہ کہ توریت سے
اور بالفرض قدیم بہی ہو تو اوسے توریت وغیرہ سے کچہہ علاقہ نہین ہے غرض سب
مسیحیونکا اتفاق اسپر ہے کہ توریت سنہ عیسوی سے پندرہ سو برس پیشتر لکہی گئی
پیشتر توریت تمام وکمال ایک جلد مین تہی مگر جب سے بہتر عالمون نے بقول علماء
عیسائی اوسکا ترجمہ سنہ عیسوی سے ۲۸۴ برس پیشتر یونانی زبان مین کیا تب سے
پانچ الگ الگ کتابونمین اوسکی تقسیم ہوئی جنکے (مفتاح الکتاب صفحہ ۴۲) یہہ نام ہین
پیدایش　خروج　احبار　گنتی　استثنا دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۳۴۳
چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء حسب الحکم لندن ٹرکٹ سوسائٹی باہتمام پادری میتہر صاحب
اور مطلع آفتاب صداقت نارتہہ انڈیا سوسائٹی کیطرف سے چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء
صفحہ ۳۲۲ مین لکہا ہے کہ سنہ عیسوی سے دو سو ستر برس پیشتر یہہ ترجمہ ستر عالمونکے
ہات سے ہوا تہا اور اسیطرح صفحہ ۳۰ مین بہی ہے اور اسیطرح رومن تواریخ کلیسیا
مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۹ء حصہ اول صفحہ ۲۸ مین بہی ہے اور ہدایت المسلمین
مطبوعہ لاہور سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۹۳ سطر ۵ مین ہے کہ عیسی کی پیدایش سے دوسو
برس پہلے توریت کا ترجمہ ۷۲ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تہا اسکے پہلے اور

اسحاق ناتھن یہودی نے پندرہوین صدی عیسوی مین آیتون کا نشان مقرر کیا جیساکہ ہارن صاحب کی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء مین مرقوم ہے اور مفتاح الکتاب صفحہ ۶۱ مین لکہا ہے کہ پرانے عہدنامے کے کتابونکے باب اور آیتونکی تفصیل اور نشان کارڈنل ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانے کے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰ برس بعد ٹہرائی گئے اور اسیطرح انجیل کے بہی باب اور آیتونکی تفصیل اور نشان رابرٹ ہسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپہ خانہ کا مہتمم تہا مسیح کے آنیکے پندرہ سو پینتالیس ۱۵۴۵ برس بعد ٹہرائے گئے۔ مگر یہہ تدبیر کامل نہین ہے کیونکہ کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط دکہائی نہین دیتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتابین پڑہے تو اپنے کو آیتونکی قید مین نہ چہوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اوسکی حقیقی معنی اور ربط کے موافق دریافت کرے انتہے تمت کلامہ یہہ کتاب درحقیقت تصنیف حضرت موسیٰ کی از روے الہام تہی مگر اوس زمانہ کے بعد توریت تصنیف حضرت موسیٰ کی نرہی بلکہ اوسکی کچہہ اور ہی صورت ہوگئی کیونکہ ان کتابون مین حضرت موسیٰ کیطرف کوئی متکلم کی ضمیر نہین بلکہ اکثر غائب کی ضمیر چنانچہ خروج ۳ باب اور ۳ و ۱ و ۴۲ و ۱۵ اور ۳۴ باب ۱ و ۳۴ و ۱۰ و ۴۲ و ۱۹ وغیرہ سیکڑون مقامونکو دیکہنا چاہئے دوسرے یہہ کہ بعض ایسے نام اور حالات ان کتابون مین آئے ہین جو بہت دنون بعد حضرت موسیٰ کے واقع ہوئے چنانچہ

۱ پیدائش ۱۳ باب ۱۸ مین ہے اور ابرام نے اپنا ڈیرہ اوٹہایا اور ممرے کے بلوطون مین جو حبرون مین ہے جا رہا انتہے اور اسیطرح اسی کتاب کے ۳۵ باب ۲۷ اور ۲۳ باب ۲ مین حبرون کا نام ہے اور حبرون ایک گانون تہا بنی اسرائیل نے جب فلسطین کو فتح کیا تب اوس گانو کا نام حبرون رکہا اگلے زمانہ مین اوسکا نام قریہ اربع تہا دیکہو کتاب یشوع ۱۴ باب ۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ کتاب بعد فتح

ہونے فلسطین کے لکہی گئی ہے جو واقع ہوئی بعد زمانہ حضرت موسیٰ کے

۲ کتاب پیدایش ۳۵ باب ۲۱ مین ہے پہر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور اپنا خیمہ مجدال عدر کے اوسطرف استادہ کیا انتہے عدر اوس منارہ کا نام ہے جو یروسلم کے دروازہ پر تہا (میکاہ ۴ باب ۸ مین گلّے کے برج یعنے عبرانی مجدال عدر) اس سے ظاہر ہے کہ یہہ کتاب بعد تعمیر یروسلم لکہی گئی اور تعمیر یروسلم سیکڑون برس بعد حضرت موسیٰ کے ہوئی ہے

۳ پیدایش ۳۶ باب ۳۱ مین ہے بادشاہ جو ملک ادوم پر مسلط ہوئے پیشتر اس سے کہ بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ ہووے یہی ہین انتہے اس سے ثابت ہے کہ یہہ کتاب بنی اسرائیل مین چند بادشاہ ہو چکنے کے بعد لکہی گئی جو حضرت موسیٰ کے زمانیکے بعد ہوئے ہین اول سموئیل ۸ باب وغیرہ

۴ خروج ۱۶ باب ۳۵ و ۳۶ مین ہے اور بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ وے بستی مین آئے من کہاتے رہے جب تک کہ وہ زمین کنعان کی نواحی مین آئے من کہاتے رہے اور ایک اومر ایفہ کا دسوان حصہ ہے انتہے اس سے ظاہر ہے کہ یہہ کتاب اوسوقت لکہی گئی جب بنی اسرائیل کنعان مین پہونچ چکے تہے اور من کہانا موقوف ہو چکا تہا اور وزن ایفہ کا رایج ہو چکا تہا اور یہہ باتین حضرت موسیٰ کی زندگی مین نہین ہوئین دیکہو کتاب یشوع ۵ باب ۱۱ اور ۱۲ سن اسوقت موقوف ہوا ہے جب بنی اسرائیل نے بیچ کی سرزمین مین پہنچکر وہان کے حاصل سے فطیری روٹیان اور بہنی بالیان کہائی تہین اور ایفہ کا وزن حضرت موسیٰ کے عہد سے پیچہے نکلا

۵ گنتی ۳۲ باب ۴۱ مین ہے اور منسی کا بیٹا یائیر نکلا اور راہ بنے اوس نواحی کی بستیونکو لے لیا اور اونکا نام یائیر بستی رکہا انتہے اور استثنا ۳ باب ۱۴ مین ہے منسی کے بیٹے یائیر نے ارجوب کی ساری مملکت جسور یون اور معکاتیون

کی نواحی تک لیلیا اور اوسنے اوسکا یعنے بسن کا نام یایرکی بستیان رکہا جو اوسکا نام تہا وہی نام آجتک ہے انتہے ان آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتابین اوس زمانہ کے بعد لکہی گئی ہین کہ جب یایر نے اون ملکونکو لے لیا تہا اور یہہ واقعہ بہت مدت بعد حضرت موسیٰ کے ہوا ہے اور یہہ فقرہ کہ وہی نام اجتک ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہہ شخص مصنف توریت یایر کے بعد بہی مدت پیچہے ہوا ہے علاوہ اسکے یہہ بہی صحیح نہیں کہ یایر منسی کا بیٹا ہو کیونکہ یایر بیٹا شجوب کا اور اولاد یہودا مین سے تہا (اول تواریخ ۲ باب ۲۲) اور منسی اولاد یوسفؑ مین سے تہا تفسیر ہنری و اسکاٹ مین قبل استثنا ۳۴ باب ۳۴ اکے یون لکہا ہے کہ جملہ اخیرہ الحاقی ہے کسینے بعد موسیٰ کے بڑہایا ہے اگر اوسکو چہوڑ اجائے تو کچہہ مطلب نہین بگڑتا

۶ استثنا ۳۴ باب مین حال وفات حضرت موسیٰ اور ذکر اونکی قبر کا مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰ کی لکہی ہوئی نہین ہے بلکہ کسی اور شخص کی لکہی ہوئی ہے تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ کلام موسیٰ باب گذشتہ پر تمام ہوا اور یہہ باب کسیکا ملایا ہوا ہے وہ شخص یشوع ہو یا سموئیل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی پیغمبر ٹہیک دریافت نہین ہوتا شاید پچہلے آیات اس باب کے بعد رہائی بابل کے عہد مین عزرا کے لکہے گئے ہونگے انتہے اور تفسیر جارج ڈوالی اور رچرڈمنٹ مطبوعہ لندن ۱۸۴۸ع مین بہی اسیطرح پر ہے اور کتاب سوال و جواب مذہب پادری یونس سنگہہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۹ع صفحہ ۱ سوال ۷۴ مین بہی اسکے موافق ہے اور اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۹ و ۳۰ مین پادری فانڈر صاحب نے لکہا ہے کہ موسیٰ کی پانچوین کتاب کی آخر فصل جسمین موسیٰ کی وفات کی خبر کسی اور نبی سے اوس کتاب میں الحاق کیا گیا انتہے دیکہو عیسائی عالمونکو کوئی سند نہین ملی کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی الحاق کرنیوالے کو متعین کر سکے

بلکہ صرف انجل سے کہتے ہین کہ شاید فلانہ فلانہ گر یہہ تحکم غضب ہے کہ باوجود اس انجل کے یہی کہتے ہین کہ کوئی پیغمبر ہوگا ہنوز اس باب کے ملانیوالے کا ثبوت نہین مگر اوسکی پیغمبری کا ثبوت ہوگیا غرض یہہ کہ اس باب کے ملانیوالے کا پتا نہین اور اس باب کے آخری آیتون کے ملانیوالیکا اور بہی پتا نہین ہے

۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ مین ہے اردو ترجمہ چہاپہ سنہ ۱۸۲۲ء اسلیئے یہوواہ کے جنگنامہ مین لکہا ہے کہ یہہ دریاے قلزم اور وادی ارنون کے پاس ہے اپنتہے۔ اور ردو مین چہاپہ لندن سنہ ۱۸۳۱ء مین یون ہے اس سبب خداوند کے جنگنامہ مین لکہا ہے خداوند آندہی مین وہیب پر قابض ہوا اور ارنون کی نہرون پر اپنتہے اول تو ان دونون ترجمون کے اختلاف پر غور کرنا چاہیئے کہ کسقدر تفاوت ہے پہر مصنف اس کتاب کا کوئی شخص اور سواے موسیٰ کے ہے کہ اوسنے بعض حالات کو جنگنامہ خداوند سے نقل کیا ہے طامس سکاٹ مفسر نے لکہا ہے کہ بعضے خیال کرتے ہین کہ کسی اسرائیلی یا عموری بت پرست نے یہہ کتاب جنگنامہ تصنیف کی نام سے یہوواہ کے جس مین کہ درج کین فتحین صیحون کی اپنتہے چونکہ یہہ فتحین بعد وفات حضرت موسیٰ کے ہوئی تہین ہو کہ جنگنامہ خداوند مین درج ہوئین اور جبکہ جنگنامہ سے توریت مین مضامین نقل ہوئی تو توریت تصنیف حضرت موسیٰ کی نہی دوسرے یہہ کہ بت پرست کا کتاب جنگنامہ کو خداوند کے نام سے تصنیف کرنا کمال تعجب ہے

۸ گنتی ۱۲ باب ۳ مین ہے اور موسیٰ سارے لوگونسے جو روی زمین پر تہے زیادہ بردبار تہا اپنتہے اس فقرے سے معلوم ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسیٰ نہین اسلیئے کہ کوئی متکبر بہی ایسے اپنی تعریف بڑہ کر نہین کرتا پس مولف اس کتاب کا کوئی شخص متقدمون حضرت موسیٰ سے ہے نہ موسیٰ علیہ السلام

۹ استثنا اول باب ا مین ہے یہہ وہ باتین ہین جو موسیٰ نے یردن کے پار بیابان کے

میدان مین سوف کے مقابل فاران اور توفل اور لابن اور حصیرات و دیزہب
کے درمیان بنی اسرائیل کو کہین انتہے پس یہہ لفظ (یردن کے پار) دلالت کرتا
ہے کہ لکھنے والا اس کتاب کا یردن کی دوسری طرف تہا اور اسیلئے بعض شخصون نے
کہا ہے کہ کتاب استثنا تصنیف موسیٰ کی نہین

وہ لفظ جسکا ترجمہ یردن کے پار ہے اوسکا ترجمہ یردن کے اوس پار مترجمون
یونانی توریت سے جو بہتر یہودی بڑی بڑی عالم تہے اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ
بہت بڑا معتبر مسیحیون مین ہے اور ڈاکٹر جدس نے اپنے ترجمہ مین اور اسیطرح
بیشمار مترجمون بلکہ سب ملکی عالمون نے جو غیر انگلنڈ کے رہنے والے ہین (شاید
سوائے مترجم ترجمہ سریانی کے) کیا ہے اور رومن کاتہلک کے ترجمہ انگریزی سے
سب انہین کے موافق ہین اور عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو دفع
کرنے کے لئے اون سب ترجمون مذکورہ بالا کو غلط ٹہراتے ہین مگر جمہور کے سامنے
قول انکا کب معتبر ٹہر سکتا ہے اور جمہور سے لاکہون بلکہ کروڑون فاضل عیسائی انکی
صحت کے قائل تہے اور اگر اونکے قول کو مان بہی لین تو بہی ہمارا اعتراض اون
سب فرقون پر جو اون ترجمون کی صحت کے قائل ہین بلاشبہہ تمام ہے اور
فرقہ پروٹسٹنٹ کے اقرار کے بموجب وہ سب ترجمے خراب اور غلط اور جمہور سلف
بڑے محرف یا بی فہم ٹہرتے ہین اسلئے کہ یا تو اون سب نے قصداً ترجمہ غلط کر کے
اوسکو مطلب کلام الہامی کا بتلا کر واجب الاعتقاد کیا ہوگا تو محرف ٹہرے یا اون
سب کو کچہہ علم نتہا اور بے علمی سے اوس غلطی مین پڑے تہے

دوسرے یہہ کہ لفظ موسیٰ جو اس آیت مین موجود ہے یہہ ضمیر غائب اسکے لئے
دلیل ہے کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰ کی تالیف نہین ہے

۳ گنتی ۲۱ باب ۳ میں ہے خدا وند نے اسرائیل کی آواز سنی اور کنعانیون کو گرفتار

کر دیا اور اونہوں نے اونہیں اور اونکی بستیوں کو حرم کر دیا اور اوسنے اوس مقام کا نام حرمہ رکہا تہا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب اوسوقت تصنیف ہوئی جب کنعانی قتل ہو چکے تہے اور اون بستیونکا نام حرمہ ہو لیا تہا اور یہہ واقعات حضرت موسیٰ کے بہت پیچہے ہوئے ہین (دیکہو قاضیونکا اول باب ۱۷) اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ اس کتاب کو حضرت موسیٰ نے نہین لکہا بلکہ کسی اور شخص نے اونکے بہت دنون بعد لکہا ہے طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لکہا ہے کہ یشوع نے اون بستیونکو حرم کیا تہا لیکن تعجب کہ کسطرح موسیٰ نے درج کئی کام یشوع کے بعد عرصہ دراز اپنی موت کے اتہے

۱۱ پیدائش ۱۲ باب ۶ مین ہے ترجمہ اردو ۱۸۲۲ء ابراہیم نے اوس سرزمین مین نابلس کے مقام اور مرسے کے بلوط تک سیر کی اور اوسوقت کنعانی اوس زمین مین تہے اور ترجمہ ومن چہاپہ لندن ۱۸۰۴ء مین ہے ابرام اوس ملک مین سکم کی بستی اور مورہ کے بلوط تک گذرا اوسوقت ملک مین کنعانی تہے اتہے پہلے ان دونون ترجمونکا تفاوت دیکہنا چاہیے

پہر یہہ کہ تفسیر ہنری واسکاٹ مین لکہا ہے کہ یہہ جملہ کہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے اوہا اسیطرح اور بہلے چند جا کتب مقدسہ مین ربط کے لیے عزرا یا کسی اور الہامی شخص نے جس زمانے مین کہ کتابین جمع کی گئین تہین اون کتابونکے زمانہ تصنیف سے ایک مدت بعد بڑہا دیئے مین اتہے دیکہو ان مقامون مین بہی مفسر وہی اپنا کچا عذر پیش کرکے انکل سے کہتے ہین کہ فلانے یا فلانہ ہوگا اور تفسیر طامس اسکاٹ مین ہے کہ یہہ فقرہ کسی نے شرح کے طور حاشیہ پر لکہا جیسے شاید عزرا نے آیت مین ملا لیا اتہے

۱۲ پیدائش ۱۴ باب ۱۴ مین ہے جب ابرام نے سنا کہ اوسکا بہائی گرفتار ہوا تو اوسنے اپنے سیکہے ہوئے تین سو اٹہارہ خانہ زادونکو لیکر وہان تک اونکا تعاقب کیا اتہے

دان نام ایک شہر کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسٰیؑ اور یشوع کے جب شہر لیشٖ کو لے لیا اور اوسکے لوگونکو قتل کیا اور اوس شہر کو جلا دیا تھا تو یہہ نیا شہر آباد کر کے اوسکا نام دان رکہا جیسا کہ قاضیونکے ۸ ا باب ۲۹ سے بخوبی ثابت ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص بعد آبادی اس شہر کے ہوا ہے اور اگر حضرت موسٰیؑ اسکے مصنف ہوتے تو ضرور دان کی جگہہ لیش لکھتے اور حالانکہ عبری نسخون مین لفظ دان کا ہے مرقوم ہے چنانچہ اسکا صاحب بموجب قول بعض کے لکھتے ہین کہ عزرا نے اوسکا نام دان رکہا تہا انتہٰی یعنے موسٰی سے ہزار برس بعد

علاوہ اسکے لوط بھتیجے ابرام کے تھے جنہین یہان بہائی حضرت ابراہیم کا لکھا ہے چنانچہ پیدایش ۱۱ باب ۳۱ مین ہے تارح نے اپنے بیٹے ابرام اور اپنے پوتے لوط یعنے اپنے بیٹے ہاران کے بیٹے کو الخ

زبور اور کتاب نحمیاہ اور یرمیاہ اور حزقیل علیہم السلام سے یہہ ظاہر ہے کہ زمانہ سلف مین یہی طریقہ تالیف و تصنیف کا ایسا ہی تہا جیسا کہ اب ہے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ اوسوقت کا اور ہی طور تہا اور اب کچھ اور ہے اگر ایسا ہوتا تو اگلی کتابونکا اس زمانہ مین سمجہنا ممکن تہا چنانچہ واعظ اول باب ۱۲ مین ہے مین واعظ یروسلم مین بنی اسرائیل کا بادشاہ تہا اور ۱۶ مین ہے مین نے یہہ بات اپنے دل مین کہی اور اسیطرح امثال اول باب ۸ اور ۹ باب ۱ وغیرہ بہتیرے مقامونکو دیکھو اور اناجیل مین نامجات وغیرہ اس بات پر گواہ ہین کہ دیکھنے والونکو فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ مصنف اپنا حال بیان کرتا ہے یا کسی غیر کا لیکن توریت سے حضرت موسٰیؑ کا مصنف ہونا کہ ہر جگہہ غائب کے صیغہ سے مذکور ہوا ہرگز ثابت نہین ہے

اور یہہ جو بعضے اہل کتاب عزرا کے نوین اور دسوین باب اور نحمیاہ کے آٹھوین باب

کو اس بات کے لئے دلیل لاتے ہین کہ عزرا نے توریت کو لکھا ہے اونکا صرف گمان ہے کیونکہ اون مین کہین نہین لکھا ہے کہ عزرا نے توریت کو لکھا بلکہ اون بابون سے صرف اسیقدر سمجھا جاتا ہے کہ عزرا نے بنی اسرائیل کی حرکتون پر افسوس کیا اور نحمیاہ کے آٹھوین باب سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے عید وغیرہ کے دستورات عبادت جو شریعت مین خدا نے حضرت موسیٰ کی معرفت فرمائے تھے یہودی قوم کو سنائے دیکھو نحمیاہ ۸ باب ۱۳ و ۱۴ چنانچہ عزرا ۷ باب ۶ مین لکھا ہے کہ عزرا موسیٰ کے شریعت مین فقیہ کامل تھا اسنے اس سے ظاہر ہے کہ یروسلم مین آکر ہیکل کی تقدیس اور روزمرہ وہان عبادت اور طہارت وغیرہ کے طور کہ جو یہودی ستر برس بابل مین رہ کر بھول گئے تھے عزرا کو جو کچھ معلوم تھے بتلا دی ہونگی غرض یہہ کسی مقام سے ثابت نہین ہے کہ عزرا نے اس کتاب کو لکھا یا کسی اور ہی نے

پس اس کتاب کے مصنف کا حال ان مختصر بیانون سے کہ گذشتہ نمونہ از خروار ہین معلوم ہوا اب کتاب کا حال سنا چاہیے

سکشن ۲

ا منسی بادشاہ یہودیہ کے زمانہ مین سنہ عیسوی سے ۶۹۸ برس پیشتر کتاب توریت کہوگئی (مقدس کتاب کا احوال حصہ ا باب ۸ ۴ صفحہ ۱۷ چھاپہ لندن سنہ ۱۸۵۱ع) اور یوسیاہ بادشاہ کے وقت مین سنہ عیسوی سے ۶۲۴ برس پیشتر خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل یروسلم مین توریت کی کتاب پائی اور جسوقت بادشاہ نے اوس کتاب کو پڑھوایا تو گھبرا کر اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے ۲ سلاطین ۲۱ و ۲۲ باب اور ۲ تواریخ ۳۳ و ۳۴ باب جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت بادشاہ اور سب یہودی توریت سے بالکل ناواقف ہو گئے تھے کیونکہ استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶ کے مطابق توریت کی ایک جلد عبادتخانہ مین رہتی تھی اور وہ بھی ۳ یا ۵۷ برس بالکل غائب رہی اور

گمان غالب ہے کہ سنہ عیسوی سے ۹۷۱ برس پیشتر رحبعام بادشاہ یہودیہ کے
وقت مین جبکہ سیسق بادشاہ مصر نے ہیکل اور بادشاہ کے گہر کو لوٹا اوسیوقت سے توریت
ضایع ہوئی دیکہو اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ - اور مقدس کتاب کا احوال
فہرست صفحہ ۵۰ ۲ کیونکہ ہیبل سے منسّی کے وقت مین توریت کا کہو جانا ثابت
نہین ہے بلکہ اول سلاطین ۸ باب ۹ مین ہے کہ جب حضرت سلیمان نے اوس
صندوق کو کہولا اوس کتاب کو اوسمین نپایا سوا دو لوحون کے اوس مین اور کچہہ نتہا اور
یا یہہ کہ یہوشفات بادشاہ کے بعد جو کہ سنہ ۹۱۴ مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۱۷ باب ۹)
توریت غایب ہوئی کیونکہ اوسکے بعد سے خلقیاہ تک پہر توریت کا کہین ذکر نہین ہے
اور ۲ تواریخ ۱۷ باب ۹ سے یہہ ہے ثابت ہے کہ سوا ہیکل کے اور کہین توریت نہی
تہی تب تو جو لوگ ملک مین تعلیم دینے گئے توریت اپنے ساتہہ لیگئے تہے
چونکہ ہر بات کے ثبوت مین شریعت کے مطابق دو یا تین گواہونکا ہونا شرط ہے
استثنا ۱۹ باب ۱۵ - اور ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب اعبرانیونکا ۱۰ باب ۲۸ متی ۱۸ باب ۱۶
خصوصاً اوس حالت مین جبکہ توریت سے قوم کو بالکل ناواقفی ہوگئی تہی اعتبار کے لایق
مین تہا کہ دو شخصون نے پائی ہوتی یا دو گواہونکے سامہنے کتاب مفقودہ خلقیاہ دفعہ
اوٹہائے ہوتی پہر یہہ کہ پچہتر برس یا قریب تین سو برسون تک بے احتیاط پڑے رہنے کے
سبب اگر وہ ساری کتاب برباد نہین ہوئی تو بعض اوراق اوسکے بوسیدہ اور
برباد ہو گئی ہوتے مگر اندنون یہہ ہے کہ اتنی مدت دراز تک اور ایسی بے احتیاط پڑے
رہنے پر بہی اوسکی ایک سطر بلکہ ایک لفظ جاتے رہنے کا بہی اہل کتاب اقرار نہین
کرتے اس سے ہر دانشمند سمجہیگا کہ یہہ کتاب بہی اور ہے اور وہ توریت اور تہی
تہہ بہی وغیرہ مفسرین نے ۲ سلاطین ۲۲ باب ۸ کی تفسیر مین یون لکہا ہے
کہ مرمت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمی سے پائی گئی اور اوسے بادشاہ

سکے پاس لائے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰ کا جو اونکے ہات سے لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ تہی صحیح اور قدیم نقل اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰ کے رکہا گیا مقام مقدس مین

ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہو یا گیا یا سہو ا گیا خواہ بے پروائی سے ڈالدیا گیا کونہین اون لوگونسے جو جانتے نہ تہے قدر اوسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپایا گیا بعضے بت پرست بادشاہونسے بعیوض جلانے اور ضایع کرنے کے اوسے گاڑ دیا اس امید سے کہ پہر کہہی ظاہر نہوگا اور اکثرونکا یہی قول ہے —

یا وہ تہی خبرداری سے رکہی گئی اوسکے خیرخواہون سے تا نہ پڑ جاسے دشمنون کے ہات مین لیکن ہمکو یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تمت کلامہ

اس جگہ مجہے کہنا چاہیے کہ جبکہ اوسکے ملنے کیوقت کوئی اوسکے مضمون سے بہی واقف نہ تہا تو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ صحیح نقل تہی اور اگر کسی خیرخواہ نے اوسے رکہا تہا تو وہ اوسے اپنے گہر مین رکہتا یا پہینک دیتا اور اگر بت پرست بادشاہون نے کینہ سے اوسکو چہپانا چاہا تو اوسکو جلا دینا اونکے لیے سہل تہا بہ نسبت کہود کر گاڑنے کے اور اگر کہود کر گاڑ دیا تہا جیسا کہ اکثرونکا یہی قول ہے تو اتنی مدت دراز تک زمین مین گڑے ہوئی کوئی چیز اور خاصکر کتاب کیونکر خاک نہو گئی ہوگی اور اگر بے پروائی سے ڈالدیا گیا تو ہیکل مین اوسکے پڑے رہنے کی ایسی کون جگہ تہی جو سالہاسال تک ہیکل کے سیکڑون ہزارون خدمتگذارون نے اوسے نہ دیکہا غرض کہ تفسیر کی عبارت سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ کس بادشاہ کیوقت مین توریت کہو گئی تہی اور اگر منسی کیوقت مین توریت غایب ہو گئی تہی تو جب اوسنے توبہ کی اور ہندار کی راہ پر چلا تب ضرور توریت ظاہر کیجاتی مگر اوسکے بیٹے کیوقت مین توریت ظاہر ہوئی

پس اس سے ظاہر ہے کہ منسّی سے بہت پیشتر توریت ضایع ہو چکی تھی کیونکہ حضرت
موسیٰ کے جانشین حضرت یشوع کے بعد اکثر اسرائیلی بادشاہ بت پرست اور اکثر انبیاء
جھوٹھے اور کاہن شراب خوار ہوتے تھے اور منسّی بادشاہ اور اوسکا بیٹا بھی انہین
بت پرستون مین شمار کیا جاتا ہے (۲ سلاطین ۲۱ و ۲۲ باب) اور ۲ تواریخ ۳۳
باب مین منسّی کے تائب ہونے اور دیندار بنکا بیان ہے پہر یرمیاہ ۲۳ و باب ۹۔
۲۳ اور ۱۴ باب ۴ و ۱۵ مین جہوٹھے نبیون اور ۱۳ باب ۳ و ۱۴ اور ۲۸ باب
۱۱ ۔ مین کاہنون اور نبیون اور بادشاہون اور تمام قوم کی بدکاری مذکور ہے
اور ۲ سلاطین اور ۲ تواریخ اور قاضیون کی کتاب مین خصوصاً قاضیونکا ۲ باب
۱۰ ۔ ۱۳ ۔ اور ۳ باب ۷ و ۱۲ اور ۹ باب ۱ وغیرہ مین اکثر قوم اسرائیل کی بت پرستی
لکھی ہے یہانتک کہ قاضیون کے ۱۶ باب مین حضرت شمشون کا ایک رنڈی سے
آشنائی کرنا اور اول سلاطین ۱۱ باب ۵ ۔ ۸ مین حضرت سلیمان کی بت پرستی مرقوم ہے
غرض حضرت شمشون اور حضرت سلیمان کو مستثنے رکہکر منسّی وغیرہ کی بت پرستی
پر جو لحاظ کرین تو اسکا سبب یہی ہے کہ تمام قوم توریت سے ناواقف ہو گئی تہی
بیسے جبکہ یوسیاہ دیندار بادشاہ کے پاس توریت نتہی تو اور ونکے پاس کیونکر ہوگے
یہہ بہا وہی شوقف کی نظر مین پہلی ہے جو توریت کے کئے واقع ہو چکی کیونکہ یوسیاہ
بادشاہ کے پاس جب مدت کی کہوئی ہوئی توریت آئی تو بادشاہ اور سب قوم
توریت سے ایسے ناواقف تہے کہ اوسکا مضمون سنکر گہبرا گئے باوجودیکہ استثناء ۱۷ باب
۱۸ مین لکہا ہے کہ بنی اسرائیل کا ہر بادشاہ توریت کی ایک نقل اپنے پاس رکہا کرے
اس حکم کے بموجب اگر توریت لاویون اور کاہنون کے پاس جو عبادتخانہ کے
خدمتگذار تہے ہوتی تو ضرور اوسکی ایک نقل اوسکے بادشاہ بہی اپنے پاس رکہتے
پس ظاہر ہے کہ بت پرستی اور بدکاری کے شوق مین نہ اونسے توریت کی حفاظت

ہوسکے اور نہ اس حکم کی کیونکہ یہہ صرف حکم تہا اور اس سے یہہ ثابت نہیں کہ کوئے
بادشاہ بنی اسرائیل اپنے پاس توریت رکہتا ہی ہو لیکن اتنا تو خوب ثابت ہے
کہ صرف ہیکل مین ایکہی جلد توریت کی رہتی تہی اور تمام بنی اسرائیل وہین آکر توریت
سنتے تہے استثنا ۳۱ باب ۱۰ ـ ۱۳ و ۲۶ اور نحمیاہ ۸ باب اور نہ یہہ کہ ہر سال
بلکہ سات برس کے بعد توریت سبکو سنائی جاتی اور سب کے آگے پڑہی جاتی
تہی دیکہو کتاب سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والیش
صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۱ سوال ۴۵ اس کتاب (یعنے
توریت) کی نسبت موسیٰ نے کیا حکم دیا تہا جواب یہہ کہ ہر ساتوین برس وہ سب
لوگونکے سامہنے پڑہے جانے استثنا ۳۱ باب ۹ ـ ۱۳ لیکن ہن بربادی کے
دنون تک جو کہ از روے ثبوت ۷ ہ ۳ برس رہے نہ کسی بادشاہ کے پاس
توریت تہی اور نہ ہیکل مین کیونکہ اگر ہیکل کے سوا کسی اور کے پاس ہی توریت
رہتی تو خلقیاہ کی توریت پانے پر تعجب کرنیکا کیا مقام تہا اور کیا حاجت تہی جو
خلقیاہ نے اوسے پادشاہ کے پاس بہیجا تعلیم الایمان صفحہ ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے
کہ منسی اور امون بت پرست بادشاہون کے عہد مین بیبل کی نقلونکی اسقدر
قلت ہوگئی کہ یوسیاہ بادشاہ نے اپنے سن جلوس کے اٹہارہوین برس تک اوسکی
ایک جلد بہی نہ دیکہی اتنے اب اگر کوئی کہے کہ بیبل مین اوس توریت کے ملنے کا ذکر
ہے اسلئے اوسکی صحت کا ثبوت ہو سکتا ہے تو مین کہتا ہون کہ جن کتابون یعنے
۲ سلاطین اور ۲ تواریخ مین اوس توریت کا ملنا مرقوم ہے اون کتابون کے
مصنفونکا تو ثبوت نہین ہے پہر اونکے بیان کی صداقت کیونکر ہو سکے اور اسکا
الہامی ہونا تو دوسری بات ہے اور یہی سبب ہے کہ سامری صادوقی
ان کتابونکو معتبر نہین جانتے

اور یہہ جو ۲ تواریخ ۳۴ باب ۲۲ اور ۲ سلاطین ۲۲ باب ۱۴ مین لکہا ہے کہ خلدنبیہ سے اوس توریت کی بابت پوچہا گیا تہا تو اگرچہ خلدہ نے کچہہ توریت کی تصدیق نہین کی صرف اوس عذاب کے وعدہ کا جو یہودی قوم پر نازل ہوا چاہتا تہا بیان کیا ۲ سلاطین ۲۲ باب ۱۶ اس سے کتاب کی صحت کو کچہہ علاقہ نہین ہے اور اگر خلدہ نے توریت کی تصدیق بہی کی ہوتی تو اول اوس نبیہ کا سچا ہونا ثابت کرنا چاہئیے ہے جبکہ اکثر نبی جہوٹہے ہوتے تہے مکاشفات ۲ باب ۲۰ یرمیاہ ۲۹ باب ۳۱ دوسرے حضرت عیسیٰ نے بہی اوس سامری عورت کے جواب مین توریت کی بابت ایسا ہی کہا کہ جس سے نہ توریت کی تصدیق ہوتی ہے نہ تکذیب اگرچہ حضرت عیسیٰ کو توریت کی غلطیان معلوم تہین یوحنا ۴ باب ۲۰ - ۲۲

۲ بابل کی اسیری کے بعد جبکہ سب یہودی بخت نصر بادشاہ کے حکم سے جلاوطن ہو کر ستر برس بابل مین رہے کوئی یہودی ایسا نہ تہا جو اسیری سے بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکہا ہے کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مینے یروسلم اور یہوداہ کے سارے شہرون پر نازل کین دیکہین اور دیکہو وے آج کے دن ویران ہین اور اونمین ایک بسنے والا بہی نہین اسیطرح یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین بہی ہے یہان تک وہ جلاوطن رہے کہ اونکی بولی بدل گئی اور جب وہ اپنے ملک مین لوٹ آئے تو کلدی زبان کے سوا جو نواحی بابل مین رائج تہی عبرانی اچہی طرح نہ سمجہتے تہے (از مفتاح الکتاب سوم صفحہ ۴۲ چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۲ء) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۱۷ - ۲۰ و ۲۱ یہہ اسیری سنہ عیسوی سے چہہ سو چالیس برس پیشتر ہوئی اسیری سے پیشتر خلقیاہ کاہن کی پائی ہوئی توریت کی ایک نقل عبادت خانہ مین رکہی رہتی تہی مگر جب بخت نصر بادشاہ نے ہیکل کو ڈہا دیا اور لوٹا اور جلا دیا اوسوقت اصل نوشتہ توریت کا بالکل ضایع ہوا چنانچہ یہ بات

ترتیب جدید اور نئی تالیف کتاب توریت سے جو بابل سے لوٹ آنے کے بعد
لکھی گئی ظاہر ہے

پس بعد مراجعت اہل جلا کے بموجب زعم عیسائی علما عزرا کاہن نے سنہ عیسوی
سے قریب ساڑھے چار سو برس پیشتر صدر مجلس کے صلاح سے توریت وغیرہ
کی نقلوں کو شروع بربادی سے ڈیڑھ سو برس بعد اکٹھا کیا دیکھو مفتاح الکتاب
سنہ میں چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۷۸ عزرا کی کتاب کے احوال میں یہہ فقرہ
کہ وہ عزرا نے مسیح سے چار سو چھپن (۴۵۶) برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بندوبست پھر
کیا لیکن بیبل سنہ میں چھاپہ لندن ۱۸۴۶ء کے سنہ مرقومہ حاشیہ سے ظاہر ہے کہ عزرا
نے توریت کے احکام جسکا ذکر نحمیاہ ۸ باب ۱۲ اور ۹ باب ۳ میں ہے قوم کو
سنہ عیسوی سے چار سو پینتالیس (۴۴۵) برس پیشتر سنائے تھے غرض یہہ دوسری
بربادی ہے جو ڈیڑھ سو برس (۱۵۰) توریت کے لاحق رہی اور اوسکے بعد جب پھر اوسے
اکٹھا کیا تو اوسے اکٹھا کرنیوالے نے اپنی اور اور لوگوں کی زبانی جو کچھہ یاد رہا تھا
توریت کو ایک نئے تصنیف کے طور پر لکھا کیونکہ اگر اوسوقت توریت کہیں
باقی ہوتی تو حضرت عزرا وغیرہ کے ہاتھ سے نقل کیطور پر لکھی جاتی نہ تصنیف کیطور
پر اور اسکی بڑی پہچان یہہ ہے کہ قریب سو برس زمانہ اسیری بابل تک یہودیونکے
پاس کوئی نسخہ توریت بابل میں نہ تہا تب عزرا یا کسی دوسرے کو نئی توریت کا
نسخہ اسیری سے لوٹکر جمع کرنا پڑا

اوسی زمانہ میں یہودیون میں دو طریق جاری ہوگئے ایک صدوقین کہ جنسے سامری
اور صدوقی نکلے اور دوسرے خاسیدیم انمیں سے فریسی اور اسینی نکلے
انکے سوا چار اور تھے فقیہہ ہیرودی جلیلی نبریئی صدوقین حدیث وغیرہ
کا اعتبار نہیں کرتے اور سامری اور صدوقی صرف توریت کو جو پانچ کتابین ہین

منقسم ہے مانتے اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتے اور خاص قدیم حدیث کو بہی
مانتے تہے فریسی لوگ عالمونکی روایتونکو کلام الہی کے برابر مانتے اور خیال کرتے
تہے کہ اگر آدمیون مین سے صرف دو بہشت مین داخل ہون تو ضرور اون مین ایک
فریسی ہوگا اور صدوقی لوگ عاقبت کی خوشی کے منتظر تہے مگر جسم کے جی اوٹہنے کی
بابت شبہہ رکہتے تہے فقیہہ شریعت کی شرح کرنے والے اور معلم تہے ہیرودیی
ہیرودیس بادشاہ اور اوسکے قرابی رومیون کی رضامندی کیواسطے بت پرستی کے
کئی رسومات کو مانتے تہے جلوتی یا جلیلی یہودیون مین امور مملکت کی بابت ایک
فسادی گروہ تہی لبرتینی (اعمال ۶ باب ۹) یہہ خاص یہودی یا یہودی مرید تہے
اور رومی ہونیکا رتبہ پایا یہہ لوگ یروسلم مین اپنا عبادتخانہ جدا رکہتے تہے از مفتاح
الکتاب صفحہ ۲۲۶ — ۲۲۸

اسی اسیری کیوقت مین یا اس سے پیشتر عہد نامے کا صندوق کہ جس مین لوحین
جو جناب الہی نے حضرت موسیٰ کو لکہدی تہین اور من کا ایک مرتبان اور حضرت
ہارون کا عصا جس مین شاخین پہوٹی تہین (عبرانیونکا ۹ باب ۴ خروج ۲۵ باب
۱۶ و ۱۲ گنتی ۱۷ باب ۱۰) اور جسکی حفاظت تمام بنی اسرائیل اپنی اپنی جان کی
طرح کرتے تہے توریت کیطرح گم ہے اور کہین اوسکا پتا نہین لیکن توریت کا گم ہونا
صندوق عہد نامہ کے گم ہونے سے بہی پیشتر سے ثابت ہے اول سلاطین ۸ باب ۹
بشپ کولنسو صاحب کہ انگلستان کے فضلا اکابرین سے ہین اونہون نے پنج
کتاب توریت کی نسبت یہہ ظاہر کی کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰ کی لکہی ہوئے
نہین اور الہامی کتاب نہین بلکہ ایک تواریخ معتبر ہے ایسی رائے کے لکہنے سے
وہ اپنے عہدہ بشپ سے معطل ہوئے پر اوہنی کونسل ملکہ معظمہ مین اپیل کیا ہے
فیصلہ کیا ہوا ہے جس شخص نے اس کتاب کو دیکہا ہوگا اوسکو بہت سے شبہات

اس کتاب مین ہونگے کہ حضرت موسیٰ کی ہے الخ

لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۳۴۸ مین ۴۵۲ق م چار سو باون لکہکر لکہا ہے کہ مظنون یون ہوا ہے کہ دونون اخبار کی کتابین اس زمانہ مین عزرا نے لکہی ہین انتہےٰ

اور لطیفہ یہہ کہ اس توریت کو عزرا کی اکہٹا کئی ہوئی بعض علمار عیسائی سمجہتے ہین حالانکہ خود عزرا کی کتاب جو بیبل مین شامل ہے عزرا کی لکہی ہوئی نہین ہے بلکہ پہلی اور دوسری تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور آستر اور ملاکی یہہ چہہ کتابین قیاساً شمعون صادق سے جو سنہ عیسوی سے دو سو بانوے ۲۹۲ برس پیشتر تہا لکہی گئین (مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۹ء حسب الحکم لندن ٹرکٹ سوسائٹے باہتمام پادری میتہر صاحب صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) یعنے عزرا سے قریب ڈیڑہ سو برس بعد شمعون نے عزرا کی کتاب کو مندرج کیا دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲ سطر ۲۲ و ۲۳ مین یہہ فقرہ کہ عزرا ملاکی نحمیاہ کی کتابین شمعون الصادق سے مندرج کی گئین انتہےٰ اور عزرا کی تصنیف تو ہرگز نہین معلوم ہوتی چنانچہ عزرا ۷ باب اور ۱ وغیرہ اور خصوصاً اوسکے ۱۱ آیت سے کہ جسکی بعینہ یہہ نقل ہے (اوس پروانے کی نقل جو ارتحشتا بادشاہ نے عزرا کو جو کاہن اور فقیہ تہا اور خداوند کے حکمون کے باتون اور اسرائیل پر کے فرضونکو جانتا تہا عنایت کیا) صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب عزرا کی تصنیف نہین ہے کیونکہ حضرت عزرا اگر اس کتاب کے مصنف ہوتے تو اپنی تعریف جیسی کہ آیت مین مندرج ہے اپنے منہہ سے نکرتے پس عزرا سے قریب ڈیڑہ سو برس بعد جو یہہ کتاب شمعون نے لکہی معلوم نہین کہ کس کتاب سے عزرا کا یہہ حال دریافت کرکے لکہا اور اگر کوئی کتاب عزرا کے حال کی تہی تو شمعون کی تصنیف

جدید کی کیا حاجت تہی اس سے ظاہر ہے کہ جسطرح عزرا وغیرہ نے توریت کی
سُنی سنائی باتین قوم کی اصلاح کے لیئے جمع کین اسیطرح شمعون نے عزرا کی اور
ایساہی حال ملاکی اور نحمیاہ اور آستر کی کتابونکا بہی سمجہنا چاہئے

۴ انیتوکس ایپی فنس سُریا کے بادشاہ نے سنہ عیسوی سے ایکسو ستر برس پیشتر
یروسلم پر بار بار چڑہائی کی ہیکل کو بیحرمت کیا اور یہودیونکو بُت پرستی کے مذہب
پر چلنے کا حکم دیا اور اسنیبوس نامی ایک شخص کو مقرر کیا کہ یہودیونکو بُت پرستی کے
رسومات سکہادے اور جو کوئی انکار کرے اوسے بڑی اذیت سے مار ڈالین
اور یہودیون نے بادشاہ کے اس اشتہار کو نمانا اور ان مین سے جتنے گرفتار ہوئے
قتل کئے گئے اور پاک کتابون یعنے توریت اور صحایف انبیا کو تلاش کر کے جسقدر
پایا جلادیا ایکدفعہ مین انیتوکس نے چالیس ہزار یہودیونکو قتل کیا اور اسقدر
ہی یہودی لوگونکو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کروڑ اسی
لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ کی مالیت کا لوٹ لیگیا اور اپلونیوس اوسکے سپہ سالار نے
سبت کے دن جبکہ سب لوگ عبادت کے واسطے ہیکل مین جمع تہے قتل عام
کیا یہانتک کہ اون لوگون کے سوا جو پہاڑون پر بہاگ گئے یا غارون مین جا
چہپے تہے کوئی نہ بچا اور سپاہیون نے تمام شہر کا مال لوٹ کر کئی مقامون
مین آگ لگادی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈہاکر اونکے
مصالحہ اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک مضبوط قلعہ بنایا اور سپاہی اسپر مستعد
تہے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کیواسطے آنے کی جرات کرین اون کو جان
سے مارین
اسکے بعد بادشاہ نے ہیکل کو جوپیٹر کا مندر رکہدیا اور اوس دیوتے کی سنگین مورت
کو سوختنی قربانی کے مذبح پر کہڑا کیا از مفتاح الکتاب سرومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع

صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵
باب اول کتاب اول مقابیس مین ہے انیتوکس نے یروسلم کو فتح کرکے عہد عتیق کے کتابونکے جتنے نسخے اوسے ملے پہاڑکر جلا دئے اور حکم دیا کہ جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلیگی یا وہ شریعت کے رسم بجالائیگا مارڈالا جائیگا اور ہر مہینے مین تحقیق اسکی عمل مین آتی تہی اور جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی (یعنے زبور یا یسعیاہ یا یرمیاہ وغیرہ) یا ثابت ہوتا کہ وہ رسم شریعت کو بجالایا مارڈالا جاتا تہا اور کتاب تلف کیجاتی تہی انتہے

تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودیانہ ۱۸۷۹ع باہتمام پادری نیوٹن صاحب مین جسے پہلے ایک بزرگ وعالم ڈاکٹر جان میکڈول صاحب نے انگریزی زبان مین تصنیف کیا اور ۱۸۳۸ع مین مطبوع ہوئی تہی صفحہ ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے قولہ انتی آکس (یعنے انیتوکس) ایپی فانس نے اونیر بڑا ظلم کیا اونکی معزز مرتکی توہین انکو بند کردیا ہیکل کی تعمیر کو ساڑہے تین برس تک بند رکہا یہودی دینکی برباد کرنیکو نہایت کوشش کی بیبل کی جلدونکو تلاش کرکے جلوادیا اور اوسکے چہپانیوالونکو قتل کی دہمکی سے دہمکایا انتہے اور اسیطرح ملر کا تہولک کی کتاب مطبوعہ بلدہ ڈربلی ۱۸۴۳ع صفحہ ۱۵ مین بہی لکہا ہے

پس یہہ تیسری بربادی ہے جو کتب عہد عتیق کی نسبت واقع ہوئی بعد اوسکے جبکہ یہوداہ مقابیس نے سنہ عیسوی سے ایکسو پینسٹھ برس پیشتر ہیکل کی مرمت کی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۴۵) اوسوقت اوسنے توریت وغیرہ کی ایک نقل عزرا کیطرح الکہا کرکے ہیکل مین رکہی اور یہی نقل عیسیٰ مسیح کے زمانہ کے بعد اوسوقت تک کہ شاہ طیطس نے یروسلم کو لے لیا تہا امانت مین رہے اگرچہ یہی شاہ مذکور اوسکو ہیکل سے نکالکر دار السلطنت روم مین لیگیا انتہے انتہے مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱

۱۴ طیطس شاہزادہ روم نے سنہ ستر عیسوی مین شہر یروسلم کو غارت کیا اور حیکل بالکل ڈہا دیا اور گیارہ لاکہہ یہودی قتل ہوے اور ہزارون غلامی مین بیچے گئے اور سب یہودی آدمی جو اس آفت مین مرے اونکا شمار تیرہ لاکہہ ستاون ہزار چہہ سو ساٹہہ آدمی ٹہرا (الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۳۰) اور توریت الہی بے نام و نشان ہو گی جسکے سبب اہل کتاب کو اب تک گمان ہے کہ بادشاہ کتاب کو نکال کر دار سلطنت روم مین لے گیا (مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۱) اب میرے اس قول کی کہ صرف ایک جلد توریت کی خاص ہیکل ہی مین رہتی تہی کامل تصدیق ہوگئی اگرچہ مین نے پہلے ثابت کیا کہ حضرت موسیٰ کے حکم سے صرف ایک جلد توریت کی ہیکل مین رہتی تہی اور مہین سب یہودی جمع ہو کر توریت آکر سُنتے تہے چنانچہ بابل کی اسیری سے رہا ہونے کے بعد تک بہی اس دستور کا ثبوت توریت ہی سے ملتا ہے (دیکہو استثنا ۳۱ باب ۱۰ — ۱۳ و ۲۶ اور نحمیاہ ۸ باب) اور عیسائیونکے اس گمان سے کہ شاہزادہ طیطس نے جب یروسلم کو غارت کیا تو توریت کو نکال کر دار السلطنت روم مین لے گیا حضرت عیسیٰ کے بعد تک بہی اس دستور کا ثبوت کہ صرف ایک جلد توریت کی ہیکل مین رہتی تہی اور اوسکے سوا اور کہین توریت نہ تہی بخوبی ہو گیا کیونکہ اگر ہیکل کے سوا اور کہین بہی توریت ہوتی تو شاہزادہ طیطس جو ہیکل سے توریت کو نکال لے گیا اس سے قوم کو فکر او رغرض کیا تہی مگر مقصود یہی ہے کہ جب تمام قوم مین توریت کا پتا نہ رہا تب یہہ مشہور کیا کہ شاہزادہ توریت کو روم مین لے گیا (یہان توریت سے مراد صرف حضرت موسیٰ کی پانچون کتابین مین)

لیکن یہہ صرف گمان ہے کہ شاہزادہ طیطس توریت روم مین لے گیا اور اسکا کچہہ بہی ثبوت نہین ہے کیونکہ اوسوقت جبکہ ہیکل کا شعلہ آسمان تک سر اوٹہائے ہوئے

تہا اور لاکہون مقتولون کا خون سفینہ حواس انسانکو بہائے لئے جاتا تہا ہنگامہ حرب وضرب نے شور قیامت برپا کیا تہا اتنی فرصت کسے تہی کہ اس جلتی ہوئی آگ سے کتاب کو نکال کر بچا رکہتا فقط کتاب کشف الآثار فی قصص انبیاے بنی اسرائیل چہاپہ ایڈن برگ ۱۸۴۶ء صفحہ ۵ امین پادری مریک نے لکہا ہے کہ چہہ ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مر گئے

پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی رومن تفسیر چہاپہ آلہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۵ مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا کہ اوسکو (یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچالے اور اسلیئے اوسنے یوسف مورخ کو کئی بار یہودیون کے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑو اور شہر میرے قبضے مین کرو تو مین تمکو معاف کرونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسہ کرکے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہرپناہ ہبی نہایت مضبوط ہے اوسکی نہ سُنی اور یہان تک بہی جانفشانی اور ہمت سے اوسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب شہر اوسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہوکر رُک نسکی اور شہر مین پہیل کر مرد وعورت سبہونکو مار ڈالا گہرون مین آگ لگادی پہر یہودی لوگ جو بچا کے لئے ہیکل پر بہاگ گئے تہے جب اونہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچیگا تب آپ کئی برآمدون مین آگ لگادی اوسوقت رومی فوج حملہ کرکے ہیکل مین گہس پڑے اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد اوس مین آگ لگ اوٹہی طیطس نے اوسکے بجہانے کا حکم کیا لیکن اوس زور شور کی ہلچل مین کون کسکی سُنتا تہا سپاہیون نے ہیکل بربادکردیا اور کسیطرح نہ رُک سکے تسکلا ۵۶ برس بعد اس بربادیکے جنکہ اوریین قیصر نے یہودیونکی بغاوت دیکہی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے اور کئی ایک

رومیونکو بہی وہان بسایا اور ہیکل یعنے بیت المقدس پرہل چلوا ئے اور ایک
مندر جوپٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بت کو جسکا نام وینس تہا
(یعنے خوبصورتی کی دیوی) نصب کیا بلکہ شہر کے نام کو بدلکر ایک اور نام جو اسکے
گہرانے کا تہا یعنے ایلیا رکہا

ہ بعد سنہ چار سو عیسوی کے قریب جبکہ وحشی قومین اوتر کیطرف سے سلطنت
روم پر چڑہ کر قابض ہوئین یہہ قومین بت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین
اور جہان کہین اونکا غلبہ ہوا اونہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون
اور علم اور دین کے مکتوبون اور نوشتونکو جلا دیا اس بڑی آفت کے سبب اون
ساری ملکونکے اوپر بے علمی کی راتون رات کی تاریکی کئی زمانہ تک چہائی رہی
اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا ابتدل ہوگیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی شروع ہوا
از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۷۲ چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۴ع

ے یہودیون نے خود اپنی کتابونکو آپ ہی برباد کیا چنانچہ کریزاستم صاحب اپنی ہومیلیز
یعنے تفسیر مین لکہتے ہین کہ پیغمبرون کی بہت سی کتابین ناپید ہوگئین اسلئے کہ
یہودیون نے غفلت سے بلکہ بے دینی سے بعض کتابونکو کہو دیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا
اور بعض کو جلا دیا انتہے اسکا ذکر صاحب تبیین الکلام نے بہی جلد اصفحہ ۵۴
مین کیا ہے ڈاکٹر کنی کاٹ صاحب بیان کرتے ہین کہ عہد عتیق کے عبری تمام
قلمی نسخے جنکا موجود ہونا اب ہمکو معلوم ہے ایکہزار اور ایکہزار چار سو ساون سنہ عیسوی کے
درمیان کے لکہے ہوئے ہین اور اس سے وہ یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ تمام قلمی نسخے
جو سات سو یا آٹہہ سو برس پیشتر کے لکہے ہوئے تہے یہودیون کی سنٹ (یعنے مجلس
امرا) کے بعض حکمونکے بموجب معدوم کر دئیے گئے تہے اس سبب سے کہ
اون نسخون مین اون نسخو نسے جو اوسوقت مین خالص گنے جاتے تہے بہت اختلاف

تھا اس بات کو بشپ والٹن صاحب بھی تصدیق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسی سبب سے ہمارے پاس چھہ سو برس کے نسخے چند ہین اور اسی وجہ سے سات سو یا آٹھہ سو برس کے نسخے بہت کمیاب ہین انتہے دیکھو رس کی سائیکلوپیڈیا جلد ۴ بیان بیبل مین)

۱۳ سنہ ۶ عیسوی مین شاہ ایران خسرو نامی نے اوس شہر پر چڑہائی کرکے اوسے لے لیا اور نوے ہزار آدمیونکو قتل کیا اور تا مقدور عیسائیونکے سب گرجون اور متبرک مکانونکو ڈہا دیا فقط الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مزراپور سنہ ۱۸۶۵ صفحہ ۱۹ و ۲۰ یہہ آٹھوین بربادی ہے اور بعد اوسکے اور قبل بھی یہودی قوم اور عیسائی اون آفتون مین مبتلا رہے کہ عیاذاً باللہ دیکھو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۴ — ۲۶ و ۱۲ ۲ وغیرہ اول قرنتیونکا ۷ باب ۲۶ — ۹ ۲ چنانچہ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۶ مین لکھا ہے کانسٹن ٹین کے عہد تک کلیسیا پر دس بڑی آفتین آئین پہلے نیرو شاہنشاہ کے سبب دوسرے دومشیان تیسرے تراجن اور اوریلن چوتھے لوکی سیورا پانچوین سیپت می سسیر چھٹے دکسیان ساتوین دیکی آٹھوین بلوریان نوین اریلیان دسوین دیو کلیشیان کی دشمنی کے سبب

غرض کہ بابل کی اسیری کے وقت جب توریت ضایع ہوئی تو اسیری سے لوٹ آنے کے بعد صرف عبادت وغیرہ کے دستور جو لوگون کو کچھہ زبانی یاد تھے لکھہ رکھے گئے اور وہ تعلیمات جو آخرت کی بابت توریت مین تھی بالکل نہ جمع کرسکے اسی سبب سے صادوقی عاقبت کی سب باتون سے منکر ہوگئے اور فریسی کچھہ شنی سنائی تعلیمات پر آخرت کا عقیدہ رکھتے رہے اور یہہ توریت کی بربادیکا پورا نشان ہے کیونکہ ممکن نہ تھا کہ اوسمین آخرت کا ذکر نہ ہوتا تو کیا وہ صرف دنیا ہی کے لئے تھی اس سے ایسا معلوم ہوا کہ ان سب بربادیون کے بعد جو کچھہ توریت مین سے ہم پہنچ سکا

اوسے کچھہ گھٹا بڑہا کر یہہ ترتیب وہی جواب موجود ہے
توریت کے اوس مقام مین جہان یردن ندی کے پتہر ونکو نصیب کرنیکا حکم ہے (استثنا ۲۷ باب ۴) یہودی عیبال اور سامری جرزین پڑہتے اور آپس مین ایک دوسے پر اس لفظ کی تبدیل کرنے کا الزام لگاتے تہے
پادری رنگین صاحب کے رسالہ دافع البہتان درجواب صولۃ الضیغم مین جوکہ مشن الہ آباد کے چہاپہ خانہ مین ۱۸۴۵ء مین چہپا لکہا ہے کہ جب یہودی ہیکل کو تعمیر کرنے لگے اور سامریونکو بسبب اونکی بت پرستی کے شریک ہونے سے مانع ہوے تب سامریون نے حسد سے دوسرے پہاڑ پر ہیکل بنائی اور اپنی کمک کے لئے توریت مین ایک بات بدلی جس سے معلوم ہو کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے فرمایا تہا کہ میرے عبادت کرنی چاہیئے انتہے نعت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۱۶۵
حضرت عیسیٰ سے جب ایک سامری عورت نے پوچہا کہ ہیکل کا یہی مقام جو سامریون نے بنائی کلام الہی کے بموجب ہے یا یروسلم حضرت عیسیٰ نے دونون مقامونکے بابت کچہہ ذکر نکیا اور نہ دونون مین سے کسی ایک کو جہوٹہا یا سچا بتایا یوحنا ۴ باب ۱۹-۲۵
اس مقام سے اون لوگونکا یہہ دعوی جو توریت کے غیر محرف ہونے پر کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ نے توریت کی تحریف کا ذکر نہین کیا تہا باطل ہوجاتا ہے کیونکہ جسطرح ہیکل کا خاص مقام حضرت عیسیٰ نے اوس سامری عورت کو نہ بتایا اگرچہ خوب جانتے تہے اسیطرح توریت کی تحریف کا بہی اگر ذکر نہین کیا تو کیا عجب ہے اور ممکن ہے کہ ذکر کیا ہو مگر چہپے ہے اور تحریفات کیطرح جنکا وجود ویسا ہی عالمونکو اقرار ہے (دیکہو کلیسیا ہ سکرمنٹ ۴) یہہ آیات بہی جنمن توریت کی بربادی انکو بہو تحریف اور تبدیل کر دیئے یا نکال ڈالے گئے کیونکہ جب اناجیل اپنی اصلی حالت

یہ نہین تو یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ توریت کی بربادی

کا ذکر حضرت عیسیٰ نے نہین کیا تہا کیا حضرت عیسیٰ کو اتنا بہی نہین معلوم تہا

کہ حضرت سلیمان کے ایکہزار اور پانچ گیتون مین سے صرف ایکسو سترہ آیتین

رہگئے ہین اور کتاب جنگنامہ موسیٰ اور کتاب الیسیر اور کتاب یاہو غیب ہین

وغیرہ پندرہ بیس کتابین عہدنامہ عتیق سے غایب ہین اور کیا حضرت عیسیٰ استثنا کے

آخر باب اور یشوع کے آخر باب کے ملا دینے والے کو بہی نہین پہچانتے تہے کہ

عیسائیونکو اس ناواقفی کے خلجان اور تعلق سے آزاد نکرسکے اس سے ظاہر ہے

کہ ضرور حضرت عیسیٰ نے اسپر ملامت کی ہوگی مگر وہ آیتین اب انجیل مین مبتدل ہوگئے

ہین اسکے سوا حضرت عیسیٰ نے یہودیونکو عہدنامہ کا صندوق اور من کے

مرتبان اور دونون لوحون کے جنپر شریعت کے احکام خدا کے ہات سے لکہے

تہے اور حضرت ہارون کا عصا جس سے شاخین پہوٹتی نہین (عبرانیونکا ۹

باب ۴) کہودینے پر جو الزام دیا ہوگا وہ بہی انجیل مین مرقوم نہین ہے اور اس تحریف

کی بابت ملامت کا کچھہ پتا تو ملتا ہی ہے چنانچہ متی ۱۵ باب ۹ مین ہے کہ تعلیم

کرنے مین انسان ہی کے حکم سناتے ہین انتہے اور اسیطرح مرقس ۷ باب ۹

مین بہی ہے

یہہ بہی کہ مسیح کی سب باتین نہین لکہی گئین یوحنا ۲۰ باب ۳۰ اور ۲۱ باب ۲۵

تو ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ نے توریت کی بربادیکا ذکر کیا مگر لکہنے والون نے نہین لکہا

پیدایش ۲۰ باب ۲ سے یونانی ترجمہ مین اتنا زیادہ ہے اسلیئے وہ جورو کہنے سے

خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے کہنے سے مارین انتہے ہدایت المسلمین

صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ لاہور ۱۸۶۹ع مین ہے کہ لفظ اسلیئے آپ ہی دلالت کرتا ہے

کہ مترجم نے اپنی طرف سے توضیح یا فایدہ لکہا ہے انتہے پیدایش ۳۰ باب ۳۶ کے

بعد یہہ عبارت زاید ہے اور خدا کے فرشتے نے یعقوب کو کہا کہ اے یعقوب
وہ بولا مین حاضر ہون تب اوسنے کہا کہ اب اپنی آنکھہ اوٹھا اور دیکھہ کہ سارے
مینڈہے جو بھیڑون پر چڑہے ہین خطدار اور داغی اور چتکبرے ہین اسلیئے کہ جو
کچھہ لابان نے تجھہ سے کیا مین نے دیکھا بیت ایل کا خدا جہان تونے ستون پر
تیل ملا اور جہان تونے مجھسے نذر کا عہد کیا مین ہون اب اوٹھہ اس زمین سے
نکل چل اور اپنے کنبے کی زمین پر پھر جا (ہدایت المسلمین صفحہ ایضاً مین ہے)
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مضمون سامری مین مکرر سہواً لکھا گیا ہوگا انتہٰے گنتی ۱۰
باب ۱۱ کے بعد یہہ عبارت سامری مین زاید ہے اور یہوواہ نے موسٰی کو خطاب
کر کے فرمایا کہ تم اس پہاڑ پر بہت رہے اب پھرو اور سفر کرو اور اموریون کے
پہاڑ اور اونکے سب باشندون مین میدانون مین پہاڑون مین نشیب مین جنوب
کو اور دریا کے کنارے کو کنعانیون کی سرزمین اور لبنان مین بڑی نہر تک جو نہر
فرات ہے جاؤ دیکھو مینے یہہ زمین تمہین عنایت کی داخل ہو اور اوس زمین پر
جسکی بابت یہوواہ نے تمہارے باپ دادون ابراہیم و اسحاق و یعقوب سے
قسم کی کہ تمکو اور تمہارے بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو انتہٰے یہہ عبارت
عبرانی مین نہین ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۱ مین لکھا ہے کہ حضرت عزرا نے اس
عبارت کو کلام آلہی بنایا اسلیئے عبرانی مین داخل نکیا اگرچہ کلام آلہی کے فقرے
اوس مین کئی ایک ہین تو بھی ترکیب اونکی حدیث وغیرہ سے ہے انتہٰے اب
اس جگہہ سامری توریت مین ترتیب عزرا کا دعوی کہان گیا جبکہ لکھا ہے یہوواہ
نے موسٰی کو خطاب کر کے فرمایا الخ کیونکہ ایسے فقرے جنمین موسٰی کا نام متکلم کے
صیغہ سے نہین ہے یہود بھی توریت مین عزرا کیطرف سے ملائے ہوئے سمجھے
جاتے ہین اور سامریونکو عزرا کی توریت سے کیا کام تھا اور عزرا کب سامریون کے

توریت کو ترتیب دیئے گئے تھے اور اگر عزرا نے بقول مصنف ہدایت المسلمین
سامری توریت کو بھی ترتیب دی ہے تو عیاںکیجگہہ حرزین بھی تا کر عزرا ہی
نے سامریونکو برگشتہ کیا ہوگا نعوذ باللہ اس مقام پر مصنف ہدایت المسلمین کی
ساری قابلیت گم ہوگئی اسی لیاقت پر مسلمین کو ہدایت کرنے چلے تھے ؏ خویشتن
گم است کرا رہبری کند

سکرمنٹ ۳

حضرت موسیٰ کی توریت کیطرح باقی اور کتابون مشہورہ توریت کا بھی حال ظاہر ہے
چنانچہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرت یشوع کی کتاب کسکی تصنیف ہے ڈاکٹر لایٹ فٹ کے
نزدیک یشوع کی کتاب تصنیف فیناس کی اور کالون کے نزدیک العاذر کی اور ہنری
کے نزدیک یرمیاہ کے اور واشل کے نزدیک سموئیل کی ہے
اور کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگھ وپادری والش صاحب صفحہ ۳۱ اسوال
۷۵ کے جواب مین لکھا ہے گمان ہے کہ پہلی پانچ آیتون کے سوا باقی کل یشوع نے
لکھی ہونگی لیکن صرف گمان ہے یقین نہین ہے
لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۳۴۲ مین بھی لکھا ہے کہ یشوع کی کتاب جو
کہ گمان کی گئی ہے کہ سردار کاہن فیناس نے لکھی انتہٰے
مفتاح الکتاب رومن صفحہ ۷۷ مین لکھا ہے کہ اسکا مصنف یشوع تھا مگر کسی ایک یا تین
جو پچھلے باب مین ہین کسی اور نبی سے لکھی گئین فقط
اس جگہہ بھی وہ اپنے معمولی عقیدہ سے کو کام مین لائے کہ ہنوز اوس پچھلے باب کے
لکھنے والا کا ثبوت نہین ہے تو بھی اوسکے نبی ہونیکا ثبوت ہوگیا
اسکے سوا وہ ساری کتاب ہی حضرت یشوع کی تصنیف نہین معلوم ہوتی چنانچہ

اس کتاب کے چوبیس ۲۴ باب ہین اور اسکے ۴ باب ۹ مین ہے اور یشوع نے یردن کے بیچ بیچ اوس جگہہ جہان اون کاہنون کے قدم ثابت ہوئے جو عہد نامیکے صندوق کے حامل ہتے بارہ پتہر نصب کئے چنانچہ وہ آج کے دن تک وہان ہین اور ۵ باب ۹ مین ہے آج کے دن تک اوس جگہہ کا نام جلجال ہے اور ۷ باب ۲۶ مین ہے پہر اونہون نے اون پتہرونکا بڑا تودہ کیا جو آج تک ہے تب خداوند نے اپنے قہر کی بہڑک کو اون پرسے پہیرا اسلئے اوس جگہہ کا نام آجتک وادی اکور ہے اور اسیطرح ۸ باب ۲۸ مین ہے اور یشوع نے عی کو جلا کے ہمیشہ کے لئے راکہہ کا تودہ کر دیا سو وہ آج کے دن تک ویران ہے اور اسی باب کے ۲۹ مین ہے اور اوسنے عی کے بادشاہ کو پہانسی دیکے شام تک درخت پر لٹکا رکہا اور جونہین آفتاب غروب ہوا یشوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت سے اوتارین اور شہر کے دروازے پر پہینک دین اور اوسپر پتہرونکا بڑا تودہ کرین سو وہ آج کے دن تک ہے اور ۱۰ باب ۱۳ مین ہے تب آفتاب نے درنگ کیا اور ماہتاب کہڑا رہا یہانتک کہ اون لوگون نے اپنے دشمنون سے انتقام لیا کیا یہہ کتاب الیسیر مین نہین لکہا ہے اور اسیطرح اسی باب کے ۲۷ آیت اور ۱۳ باب ۱۳ اور ۱۴ باب ۱۴ اور ۱۵ باب ۶۳ اور ۱۶ باب ۱۰ اور ۲۳ باب ۹ ۲ وغیرہ کو دیکہو جنمین آج کے دن تک کے لفظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب حضرت یشوع کے زمانے مین نہین لکہی گئی یشوع ۱۰ باب ۱۳ مین جو کتاب ایسیر کا حوالہ دیا ہے اور اسیطرح ۲ سموئیل اول باب ۱۸ مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب یسیر کا ہمعہد یا بعد زمانہ حضرت داؤد کے ہوا ہے ظاہر ہے کہ کتاب یشوع کا لکہنے والا سیکڑون برس بعد حضرت یشوع کے ہوگا

یشوع ۱۰ باب ۱۳ کی تفسیر مین جامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لکہا ہے کہ کتاب یسیر معلوم ہوتا ہے کہ ایک مجموعہ تہا تاریخون نظم یا نثر کا بابت بڑے بڑے مقدمون لڑائیون اسرائیل کے عالم

اور یشوع ۱۵ باب ۶۳ جس مین لکھا کہ یبوسی بنی یہوداہ کے ساتھہ آجلکے دن تک یروشلم مین بستے ہین فقط اس سے ظاہر ہے کہ یشوع کی کتاب حضرت داوٗد کے زمانہ مین یا بعد اسکے لکھی گئی لیکن مصنف کا بالکل پتا نہین ہے

اسیطرح قاضیونکی کتاب کا مصنف بھی بالکل مفقود ہے بعضے سموئیل کو قاضیون اور روت کی کتاب کا مصنف خیال کرتے ہین (مفتاح الکتاب صفحہ ۸۰) لیکن یہہ تو اٹکل ہے اور اسپر کچھہ یقین نہین ہے

اور اسیطرح کتاب ایوب کا حال ہے بعضے الیہو کو اور بعضے موسیٰ کو اور بعضے ایوب کو اسکا مصنف خیال کرتے ہین (مفتاح الکتاب صفحہ ۹۱) مگر ایوب ۳۲ باب ۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ الیہو حضرت ایوب سے تقریر کرنیوالون مین تہا نہ یہہ کہ کتاب کا مصنف اور حضرت موسیٰ سے ایوب کا زمانہ بہت پیشتر تہا چنانچہ اوس مشہور کتاب مین جسکا نام مقدس کتاب کا احوال ہے اور سکے صفحہ ۲۳۸ چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع مین حضرت موسیٰ سے ایوب کا آزمایا جانا چہہ سو اسی برس پیشتر اور حضرت ابراہیم سے قریب دو سو برس پیشتر لکھا ہے اور مفتاح الکتاب ترومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۹ مین لکھا ہے کہ بہت مفسرون نے ایسا ٹہرایا ہے کہ یہہ (یعنے ایوب) ابراہیم کے وقت سے پیشتر تہا بلکہ اوس زمانہ کا نور تہا جو نوح اور ابراہیم کے وقت کے درمیان گذرا انتہے اور مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب سنہ عیسوی سے دو ہزار ایکسو اسی ۲۱۸۰ یا دو ہزار ایکسو تیس ۲۱۳۰ برس پیشتر تصنیف ہوئی

اور حضرت ایوب اس کتاب کے مصنف معلوم نہین ہوتے اس سبب سے کہ اس مین ایوب کا نام ہر جگہہ بصیغہ غایب آیا ہے جیسے کہ توریت مین حضرت موسیٰ کا نام جا... اسکاٹ صاحب مفسر انگریز یکا یہہ قول ہے کہ ایوب سنہ عوالا نین عز کا تہا اور زمین عز معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تہا جانب دکہن اور پورب کنعان کے آگے

بعضے خیال کرتے مین کہ وہ (یعنے عز) ادومیہ مین واقع تہا یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ
ایوب نسل یساؤ سے تہا اور اور لوگ سمجہتے ہین کہ ابراہیم کی نسل اور قطورہ تیسری بی بی
ابراہیم سے تہا اور یہہ بہی کمال اغلب ہے کہ وہ تہا اولاد عز کی جو کہ بیٹا ناحور کا
تہا ابتک ہے
پیدایش ۲۲ باب ۲۰ و ۲۱ سے ظاہر ہے کہ ناحور حضرت ابراہیم کے بہائی کا نام ہے
اور عز پہلوٹہا ناحور کا تہا اس سب اختلافات سے ثابت ہوا کہ نہ صرف مصنف کتاب ایوب
بلکہ حضرت ایوب کا حال بہی اہل کتاب کو تحقیق معلوم نہین ہے
پہر اگر خیال کرین کہ حضرت موسیٰ نے کتاب ایوب کو بقول طامس اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی زبان عربی سے عبرانی مین ترجمہ کیا ہے تو اسکا بہی کوئی واجبی ثبوت نہین ہے
اور بالفرض اگر ایسا ہو تو یہہ صرف ترجمہ موجود اور وہ اصل کتاب مفقود ہے مصرعہ
نکل ہے سانپ گیا اب الکیر پیٹا کر
بعض علماء اہل کتاب مثل لیکلرک اور میکالس وغیرہ خیال کرتے ہین کہ ایوب کی کتاب
کا صرف خیالی مضمون ہے مگر حزقیل نبی کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۴ و ۲۰ مین دو جگہہ
نوح اور دانیال اور ایوب کے ایک ساتہ نام لکہے ہین اسطرح پر کہ خدا فرماتا ہے کہ
جب مین گنہگار قوم پر اپنا غضب نازل کرون تو ہرچند یہہ تین شخص نوح اور دانیال
اور ایوب اوس قوم مین ہون تو بہی وے اپنی صداقت سے صرف اپنی ہی جانونکو
بچائینگے مگر میرے غضب سے اوس قوم کو نہین بچا سکتے اسلئے اس سے ظاہر ہے
کہ اگر نوح اور دانیال نبی تہے تو ایوب بہی نبی تہے
اس سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ نبوت خاندان بنی اسرائیل پر منحصر نہین ہے کیونکہ اگر حضرت
ایوب کا زمانہ حضرت ابراہیم سے پیشتر تہا یا ایوب نسل یساؤ برادر کلان حضرت یعقوب
سے تہے یا حضرت ایوب حضرت ابراہیم کی نسل اور بی بی قطورہ سے تہے یا حضرت ایوب

عوز بن ناحور برادر حضرت ابراہیم کی اولاد سے تھے بہر حال حضرت ایوبؑ خاندان بنی
اسرائیل سے جدا تھے اور اگر حضرت ایوبؑ مورد الہام نہتے تو اونکی کتاب الہامی نوشتون
مین کیون شامل ہوئے جبکہ سب کتاب الہام سے ہے (۲ طمطاؤس ۳ باب ۱۶)
اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ نبوت خاندان بنی اسرائیل پر منحصر نہین یہہ ہے
کہ روت جو حضرت داؤد کی پردادی اور مندرجہ نسب نامہ حضرت عیسیٰؑ ہے اور راحاب
فاحشہ (یشوع ۲ باب) غیر یہودی تہین اور یہہ دونون حضرت عیسیٰؑ کی دادیون
مین گذری ہین کتاب سوال جواب ترجمہ پادری لیونس سنگہ و پادری والشس
صاحب مین دلایل قدامت کتاب ایوب کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ حضرت
موسیٰؑ کے زمانہ سے نہایت قدیم ہے یہہ مندرج ہین (صفحہ ۴۳ سوال ۱۳۸)
۱ ایوب کا مذہب ایسا تہا جیسا کہ ابراہیم کے زمانہ مین مروج تہا ایوبؑ نے قربانی
گذرانی جس سے یہہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اوسکے زمانہ مین کاہن نہ تہے ۲ اس
کتاب مین یہودیونکا اور شریعت موسویکا مطلق ذکر نہین ہے ۳ اس کتاب مین
بنی اسرائیل کے مصر مین مقیم رہنے اور اونکے خروج کرنیکا اشارہ تک نہین ملتا ۴
اس کتاب مین بہت ایسے الفاظ مستعمل ہین جو بہت قدیم تھے اور آخر زمانہ کی تصنیفون
مین ملتے نہین ہین پہر صفحہ ۴۵ سوال ۱۳۹ اسکے جواب مین لکہا ہے مصنف اپنی دلیلون کے
ثبوت مین پاک کلام کے خاص خاص مقامات کو پیش نہین لاتا اور نہ یہودیون کی سوانح
سے اشارہ کرتا ہے پر عام مذہبی خیالات اور آگاہی کی بنیاد پر اپنی دلیل کو قایم کرتا ہے
اور اسی لحاظ سے جن جن جگہونکا ذکر اس کتاب مین ہوا ہے سو وہ سب زمین کنعان
کی حد سے باہر ہین اور اوسکا زمانہ یہودیون کے نظام پر مقدم ہے چنانچہ خدا کا نام
اس کتاب مین لفظ یہوواہ کے نام سے ملقب نہین ہوا ہے اس کتاب کی عبارت
اس کتاب کے مقصد سے مشابہ کی گئی ہے انتہے

یعقوب کے خط کے ۵ باب ۱۱ مین بہی ایوب کا ذکر ہے مگر یہہ کتاب ایوب کے تصنیف یا
اور مصنفونکی جنکے نام علماء اہل کتاب نے تجویز کئے کسی عیسائی نوشتہ سے ثابت نہین ہوتی
کتاب طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۹۰ع حصہ ۳ باب ۱ صفحہ ۲۰۸ مین
لکہا ہے کہ ان مین سے موسیٰ نبی پہلا مصنف سمجہا جاتا ہے لیکن بعضے گمان کرتے
ہین کہ کتاب ایوب کا مصنف شاید اس سے بہی قدیم تہا

اور بہت سے زبور ہین کہ جنکے مصنف کا پتا نہین چنانچہ یوسف اوین صاحب پادری
جو رومن مین تفسیر زبورون کی لکہی ہے تفسیر کے آغاز مین ایک زبور کا مصنف موسیٰ کو
(جو کہ قریب پانسو برس پیشتر حضرت داودؑ سے تہے) اور بہتر زبورونکا مصنف داودؑ
کو دو زبورونکا سلیمان کو بارہ زبورونکا آصف کو ایک زبور کا ایتان کو گیارہ زبورونکا
بنی قورح کو لکہا ہے اور اکیاون زبورونکا معلوم نہین کہ کون مصنف ہے
اور زبورونکی ترتیب بہی عجب طرح کی ہے چنانچہ اکیاون وغیرہ ہندسہ کے زبور داودؑ
کے اور چہیاسٹہہ وغیرہ ہندسہ کے زبور گمنام مصنف کے اور اڑسٹہہ وغیرہ ہندسہ
کے زبور بہیر داودؑ کے اور ایکہتر ہندسہ کا زبور بہیر گمنام مصنف کا اور بہتر ہندسہ کا زبور
حضرت سلیمان کا اور تہتر وغیرہ ہندسہ کے زبور آصف کے اور چوراسی وغیرہ ہندسہ کے
زبور بنی قورح کی اور چہیاسی ہندسہ کا زبور بہیر داودؑ کا اور ستاسی اور اٹہاسی ہندسہ
کے زبور بہیر بنی قورح کے اور نواسی ہندسہ کا زبور ایتان اسراخی کا اور نوے ہندسہ
کا زبور موسیٰ کا اور ایک سو ایک وغیرہ ہندسہ کا زبور بہیر داودؑ کا اور ان دونون کے
بیچ کی زبور گمنام مصنف کے ہین اور ایک سو چار وغیرہ ہندسہ کی زبور بہیر گمنام مصنف
کے ہین علی ہذا القیاس اس بے ترتیبی سے ابتری کتاب کی ہر شخص خیال کر سکتا ہے
اسیطرح حضرت سموئیل کی دو کتابون کے مصنف کا پتا معلوم نہین مفتاح الکتاب
صفحہ ۸۰ مین لکہا ہے ان دونون کتابونکا سموئیل نام اسلئے رکہا گیا کہ اُس

نبی نے پہلی کتاب کے اکثر باب تصنیف کی چنانچہ ربیون کی روایت سے معلوم ہوا کہ پہلی کتاب
کے چوبیس ۲۴ باب جنمین سموئیل کی پیدائیش اور اعمال اور احوال کا بیان ہے خود اوسی
نبی سے لکھے گئی اور اس کتاب کے باقی باب اور دوسری کتاب بالکل جاد و ناتن نبیون
سے الخ چنانچہ اول سموئیل ۲۵ باب مین حضرت سموئیل کی وفات کا بیان ہے پس
کون کہہ سکتا ہے کہ پچیسوین باب سے آخر ۳۱ باب تک اول کتاب سموئیل اور تمام
کتاب دوم سموئیل کو حضرت سموئیل نے اپنی وفات کے بعد تصنیف کیا ہے

مگر یہہ بہی صرف خیال ہے چنانچہ ان دونون کتابون کے پڑہنے سے صاف ظاہر
ہے کہ حضرت سموئیل اور حضرت جاد اور حضرت ناتن ان مین سے کوئی بہی مصنف
ان کتابون کا نہین ہے چنانچہ اول سموئیل ۱ باب ۲۰ مین لکہا ہے ووہ ایسا ہوا کہ
پیٹ سے ہوئی (یعنے حضرت سموئیل کی والدہ) اور بیٹا جنی اور اوسکا نام اوس نے
سموئیل رکہا اور ۱۰ باب مین ہے پہر سموئیل نے تیل کی ایک شیشی لی اور اوسکے
سر پر اونڈیلی اور ۲ سموئیل ۱۲ باب مین ہے کہ خداوند نے ناتن کو داؤد پاس بہیجا
اور بہی علاوہ اور بہت مقام مین کتاب کو دیکہنا چاہیے

دونون کتاب سلاطین کی بابت مفتاح الکتاب صفحہ ۳۰ مین یون لکہا ہے اکثر لوگ
سمجہتے ہین کہ داؤد سلیمان حزقیاہ بادشاہون نے اپنے اپنے عہد کا بیان کیا ہے پہر
ناتن اور جاد اور یسعیاہ اور عیدو وغیرہ نبیون نے اپنے علحدہ عہدون کا بیان کیا اگر
اور کتاب سوال وجواب ترجمہ یونس سنگہ پادری مالفس صاحب چہاپہ آلہ آباد
مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۱ سوال ۹۱ اور صفحہ ۲۲ سوال ۹۹ کے جوابون مین ان
دونون کتابون کے مصنف کی بابت یون لکہا ہے کہ یا تو عزرا یا یرمیاہ نے لکہا ہے
پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ کی فہرستین اول دوم سلاطین کے مصنف ناتن
جاد اخیاہ حینیف یسعیاہ وغیرہ لکہے ہین

مگر تعجب یہہ ہے کہ تین بادشاہون نے اپنی اپنی تواریخ لکہی اور اکٹہی کتاب مین جمع کی اور کیا ان عظیم الشان بادشاہونکے سلطنت مین مورخ نہ تہے جو انہین آپ اپنی تواریخ لکہنے پڑی اور اسیطرح ان تین چار نبیون نے اکہٹی کتاب مین اپنا اپنا حال لکہا اور اسطرح پر کہ جب عزرا نے انکو ترتیب دی برابر سلسلہ عبارتکا ملگیا یہہ عجیب بات ہے اور یہہ کسیطرح ثابت نہین ہے کہ سلیمان اور حزقیاہ وغیرہ نے اپنا اپنا حال لکہا بلکہ اون زمانہ سے مدت دراز کے بعد یہہ کتابین لکہی گئین چنانچہ ۲ سلاطین ۲ باب ۲۲ مین الیشع کے ذکر کے بعد دیکہنا چاہیے جہان لکہا ہے کہ آجکے دن تک اور اسیطرح ۱۷ باب ۴ ۳ و ۳۴ وغیرہ اور ۱۸ باب ۱ و ۲ و ۳ مین حزقیاہ کا نام بصیغہ غائب اور اوسکی تعریف ۳ آیت مین یہہ سب باتین دلیل ہین کہ حزقیاہ اسکا مصنف نہ تہا اور نہ سلیمان اور نہ داؤد اور نہ کہین بیبل مین یہہ لکہا ہے کہ اسماء مرقومہ بالا سے کوئی مصنف کتاب سلاطین ہوا

اور نحمیاہ ۱۲ باب ۱ سے ۲۶ دلالت کرتا ہے کہ وہ صحیفہ نحمیاہ کا نہین اور یہان بلا چارہ اونکے مفسر اقرار الحاق کا کرتے ہین اور الحاق کرنیوالا اونکی نزدیک معین نہین ہوسکتا ہارنصاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر مین الحاقی ہونے ان آیتونکو ترجیح دیتے ہیں اور کتاب واعظ جو کہ حضرت سلیمان کی تصنیف سمجہی جاتی ہے اوسکو رب قیمی کہ یہودیونکا بڑا عالم مشہور ہے تصنیف یسعیاہ اور تالمود ہی کے علمار تصنیف حزقیاہ کے بتلاتے ہین اور گروٹس کہتا ہے کہ بحکم زروبابل کے اوسکے بیٹے ابیہود کی تعلیم کے لئے کسی شخص نے تصنیف کی تہی اور بعضے علمار جرمن کے خیال کرتے ہین کہ بعد قید بابل کے تصنیف ہوئے یعنے حضرت سلیمان سے قریب چار سو برس کے بعد اور تحییل کہتا ہے کہ انتیوکس اپینس کے وقت مین لکہی گئے

اور ساٹ باب اخیر مثال کے ۲۵ باب سے ۳۱ باب تک تصنیف حضرت سلیمان

کے نہین ہین بلکہ سیکڑون برس بعد وفات سلیمانؑ کے ملائے گئے ہین چنانچہ امثال ۲۵ باب مین لکھا ہے اور یہہ بہی سلیمان کے امثال ہین جنہین شاہ یہوداہ خزقیاہ کے رفیقون نے قلم بند کیا یعنے اگرچہ اس آیت مین سلیمان کا نام موجود ہے لیکن حضرت سلیمانؑ سے تین سو برس بعد خزقیاہ کے رفیقون نے کیونکر انہین قلم بند کیا اور حضرت سلیمان کے زمانے مین کیون قلم بند نہین ہوئے اور امثال ۲۵ باب کی پہلی آیت خزقیاہ کے رفیقون سے بہی سیکڑون برس بعد کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس مین اونکا نام بصیغۂ غایب ہے اور معلوم نہین کہ کسنے یہہ آیت اپنی طرف سے ملادی اور گمان غالب ہے کہ اس آیت کو الحاق کرنیوالا یہی شخص مصنف اون سات بابونکا بہی ہو

اور امثال کے آخر دو باب اجور و لموئیل کی تصنیف ہین معلوم نہین کہ اجور و لموئیل کون اور کس زمانے مین تہے تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ ہوڈن نے اس خیال کو کہ لموئیل نام سلیمانؑ کا ہے رد کرکے تحقیق کیا ہے کہ یہہ کوئی اور شخص ہے اور کوئی دلیل کافی اثبات کی ملی ہوگی کہ کتاب لموئیل اور کتاب اجور الہامی ہین ورنہ کتب قانونی مین داخل نہوتین

دیکھیے آدم کلارک سے کہتے ہین کہ ان کتابونکے الہامی ہونیکی مدار کوئی دلیل کافی ملی ہوگی مگر کچھ اسکا ثبوت نہین ہے

چونکہ اجنبی عورتون کے ساتہہ شادی کرنا بنی اسرائیل کو ناجائز تہا استثناء باب ۲۲ و ۲۳ تو حضرت سلیمان کی غزل الغزلات کیونکر الہامی ہوسکتی ہین جو فرعون کی بیٹی کے ساتہہ شادی کرتے وقت کہی تہین کیا خدا نے آپہی اجنبی عورتون کے ساتہہ شادی کرنا بنی اسرائیل کو منع کیا اور آپہی فرعون کی بیٹی کے ساتہہ شادی کرنے مین حضرت سلیمان کو عاشقانہ غزلون کا الہام بہیجا اور غزل الغزلات سے زیادہ بموجب عقیدۂ اہل کتاب امثال اور واعظ کو سمجہنا چاہئے کیونکہ وہ حضرت سلیمانؑ کے بڑہاپے یعنے اونکی بت پرستی کے دنون مین

۲ سلاطین ۱ باب ۵ سے ۷ تصنیف ہے مین کیا کوئی بت پرست بھی الہام یافتہ ہو تو آپ کہان عنوان درست رہا کہ ساری کتاب الہام سے ہے ۲ طمطاوس ۳ باب ۱۶ کیونکہ اس ساری کتاب سے مراد ہے عہد عتیق کی ساری کتاب دیکھو میزان الحق چھاپہ اکبرآباد ۱۸۴۹ء دوسری چھاپے صفحہ ۳۹ پس اگر یہہ تینون کتابین یعنے امثال واعظ غزل الغزلات یا انمین سے ایک ہی غیر الہامی ٹھہرے تو طمطاوس کو دوسرا خط جس مین یہہ آیت ہے کہ ساری کتاب الہام سے ہے اپنے بیان کی بے اعتباری کے سبب یقینی غیر الہامی ہو گیا کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگھ اور پادری والش صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء مین لکھا ہے صفحہ ۴۴ سوال ۴۴ (۱) کیا جتنی مثالین سلیمان نے کہین سب اس کتاب مین مندرج ہین (یعنے امثال مین) جواب نہین اوسنے تین ہزار تمثیلین اور ایکہزار پانچ غزلین کہی تہین دیکھو اول سلاطین ۴ باب ۳۲ انتہے

پس اس سے بخوبی ثابت ہے کہ جسطرح اس کتاب امثال موجودہ مین سات باب پیچھے سے ملائے گئے اسیطرح اصل کتاب سے بہت کچھ ضائع بھی ہو چکا ہے یعنے صرف ایکہی آفت نہین بلکہ بڑہانے اور گہٹانے دونون طرح کی آفتین اس کتاب کے لاحق ہوئین ہین

اور کتاب یسعیاہ کے ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ باب اور ۲ سلاطین ۲۰ باب کے پڑہنے سے صاف ظاہر ہے کہ جو ایک کتاب کا محاورہ وہی دوسری کا ہے پس کیونکر ثابت ہوا کہ اسکا مصنف اوسکے سوا ہے کیونکہ جسطرح یسعیاہ کا نام بصیغۂ غائب اور جو بیان لفظ بلفظ ایک کتاب مین وہی دوسری مین بہی ہے

اور نکار کر نضاحب کا تلک صفحہ ۱۶۱ اپنے تیسرے رسالہ مباحثہ مین جو ۱۸۵۲ء مین آگرہ مین چہپا ہے اور وہ مباحثہ پادری وار نضاحب سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ مشہور مثالین جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب یسعیاہ مین چالیسوین باب سے چہیاسٹہوین باب تک کن

نہین کہ تصنیف یسعیاہ کی ہوا نتہئے اس سے ثابت ہوا کہ ستائیس ۲۷ باب کتاب
یسعیاہ کے الحاقی ہین اور اس کا کرنصاحب والی مباحثہ کا پادری عمادالدین
نے بہی اقرار کیا ہے دیکہو ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰۰ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۰۶
مین ہے کہ یرمیاہ کا ۵۲ باب عزرا سے لکہا گیا ہہری اور اسکاٹ کی تفسیر مین لکہا ہے
کہ اس باب کو عزرا یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئیون یرمیاہ کے جو باب گذشتہ
پر تمام ہوئین اور نوحۂ یرمیاہ کے الحاق کیا ہے اور ہارنصاحب صفحہ ۹۵ اجلد چوتہی مطبوعہ
لندن ۱۸۲۲ء مین لکہتا ہے کہ یہہ کتاب بعد یرمیاہ کے بابل سے یہودیونکی رہائی کے
پیچہے جسکا تہوڑا بیان اوس باب مین پایا جاتا ہے ملایا گیا ہے پس ان مفسرونکی تحریر سے
معلوم ہوا کہ یہہ باب قطعاً الحاقی ہے اور الحاق کرنیوالا معین نہین
اور ہارنصاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ اس پیغمبر کے سب لفوظات عبری مین ہین مگر ۱۱ باب
کہ وہ کسدیونکی زبان مین ہے فقط اور ایسا ہی اس رومن بیبل مین جو لندن مین ۱۸۶۱ء
مین چہپی ۱۱ آیت کے حاشیہ پر لکہا ہے اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ باہتمام
پادری رودولف صاحب ۱۸۶۹ء جسسے پہلے ڈاکٹر میان مکڈول صاحب نے تصنیف
کیا اور ۱۸۲۳ء مین چہپی تہی اوسکے صفحہ ۹ مین لکہا ہے توریت کے سوا پرانے وثیقے کی سب
کتابین ملاکی نبی کیوقت جو مسیح سے چارسو برس پیشتر تہا عبرانی اور کالدی زبان
مین قلمبند ہوئین انتہئے نعت کتاب مقدس مصنفہ مسس پادری ہیتہر صاحب و مرتبہ
پادری شنیرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس مرزاپور ۱۸۶۵ء صفحہ ۷۹ کالم ۱ مین ہے کہ
عزرا کی کتاب کچہہ کسدیون کے زبان مین اور کچہہ عبرانی مین لکہی گئی انتہئے یرمیاہ ۱۰ باب ۱۱
بہی کسی کسدی زبان والے کی ملائی ہوئی ہےاور رفائل وینیا بہی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے
جیسا اور جا توریت وغیرہ مین ہی مثل اس الحاق کے پایا جاتا ہے
اور یرمیاہ کا نام اس کتاب مین اکثر غائب کے صیغہ سے آیا ہے اس سے ثابت نہین ہوتا

کہ یہہ ساری کتاب یرمیاہ کی تصنیف ہے مثلاً یرمیاہ ۲۸ باب میں لکھا ہے تب حنیناہ
نبی نے یرمیاہ نبی کی گردن پر سے جوا اوتار لیا تھے اس آیت سے کوئی ثابت نہیں کر سکتا
کہ یہہ کتاب حنیناہ نبی کی تصنیف ہے یا یرمیاہ نبی کی اسیطرح کی اس کتاب میں اور مقام
بہی ہین دیکہو یرمیاہ ۱۱ باب اور ۲۴ باب اور ۱۸ باب اور ۲۰ باب ۲ و ۳ اور ۲۱
باب ۳ اور ۲۵ باب ۲ اور ۲۷ باب اور ۲۸ باب ۵ و ۶ و ۱۲ و ۱۵ وغیرہ

اور کتاب ذکریاہ کا یہہ حال ہے کہ ہارن صاحب جلد ۴ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء صفحہ ۲۲۳
مین بیان حال کتاب ذکریاہ مین لکھتے ہین کہ اس کتاب کے آخر مین بہ نسبت اول کے بیان
صاف اور مضمون عالی ہے اور اول مین پوشیدہ اور اس فرق کے سبب مسٹر میڈ اور
ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب ۹ و ۱۰ و ۱۱ اس کتاب کی
تصنیف ذکریاہ کی نہین ہے

آستر کی کتاب جو الہامی نوشتون مین شامل ہے عجب طرح کی الہامی تواریخ ہے کہ جس مین
اول سے آخر تک کہین خدا و رسول کا نام نہین ہے صرف اوس بت پرست بادشاہ
فارس کا ذکر تمام و کمال کتاب مین ہے اور اس کتاب کے بہی مصنف کا بالکل پتا نہین
عزرا کا بہی اس کتاب مین نہ کسی جگہہ نام ہے اور نہ کچہہ بہی ذکر ہے لیکن اوس بت پرست
بادشاہ کی شراب خواری کی تعریف اور عشق آستر ملکہ مین یہودی قوم کی جان بخشی
مذکور ہے دیکہو آستر اول باب ۷ و ۹ اور ۱۰ - ۱۲ بیحیائی کی بابت اور ۲ باب خصوصاً
اوسکا ۱۲ - ۱۴ حرامکاری کی بابت اور ۵ باب ۶ اور ۷ باب ۲ و ۷ اور بہت قدما
عیسائیونکو اس کتاب میں شبہہ تہا کا تلک ہرلڈ کی جلد ۲ صفحہ ۳۴۷ مین لکہا ہے کہ سنٹ
ملیٹو نے کتب واجب التسلیم کی فہرست مین اسکا نام درج نہین کیا چنانچہ یوسی بیس نے
اپنی تاریخ کلیسیا کے باب ۲۶ کتاب چہارم مین لکہا ہے اور سنٹ گریگری نازین زین
نے اپنے شعرون مین صحیح کتابونکے نام ضبط کئے ہین اور نام اس کتاب کا نہین لکہا اور

سنت ایم فی لوکیس نے اپنے شعروں مین جو سلیوکس کو لکھے تھے اسپر شبہہ کیا ہے اور سنت اتھانی شئیس نے اپنی ۹ ۳ چٹھی مین اس کتاب کو رد کیا ہے اور اسیطرح مصنف سناپ سس نے بہی

کتاب سوال وجواب پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ آلہ آباد مشن پریس ۱۸۶۹ع صفحہ ۱۳۱ سوال ۱۲۸ کے جواب مین لکہا ہے اسکا (یعنے کتاب استر کا) مصنف معلوم نہین پہر اوسی کتاب سوال وجواب کے صفحہ ایضاً سوال ۱۳۰ مین لکہا ہے اس کتاب مین کونسی خصوصیت ہے جواب خدا کا نام اسمین مذکور نہین ہے انتہےٰ

کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب صفحہ ۱۵ سوال ۹ ۶ کے جواب مین کتاب روت کی بابت یون لکہا ہے گمان ہے کہیہ داؤد کے زمانہ مین رقم ہوئی ہے اسکی پہلی آیت سے ثابت ہے کہیہ کتاب داؤد کے زمانہ سے آگے نہ لکہی گئی ہوگی انتہےٰ

واضح ہو کہ روت حضرت داؤد کی پردادی تہی یعنے روت سے عابد پیدا ہوا اور عابد سے یسّی اور یسّی سے حضرت داؤد پس چار پشت کے بعد یہہ کتاب حالات روت مین لکہی گئی دیکہو متی اول باب ۵ پہر کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ اور پادری والش صاحب صفحہ ۷۹ سوال ۲۴۳ کے جواب مین کتاب حبقوق کی بابت لکہا ہے کہ حبقوق نبی کا حال مطلق ہی معلوم نہین انتہےٰ پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۹ سوال ۲۷۳ کے جواب مین ملاکی نبی کی کتاب کی بابت لکہا ہے کہ اوسکے نام کے سوا اسکا اور کچہہ حال معلوم نہین ہے اب پادری فانڈر صاحب کا قول کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۶۳ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد مطبوعہ ۱۸۵۵ع سے نقل کرتا ہون **قولہ** توریت کے سب صحیفے (چالیس کتابین ہین) نبیونکے وسیلے سے لکہے گئے حضرت موسیٰ کے ایام سے تخمیناً پندرہ سو برس پیشتر سنہ عیسوی سے حضرت ملاکی نبی تک کہ چار سو برس قبل از سنہ عیسوی تہا مگر بعض صحیفون

کی بابت معلوم نہین کہ کس نبی کے ہات سے لکہے گئے ہین مثلاً ایوب روت سلاطین وغیرہ کے حق مین یقین ہے نہین کہہ سکتے کہ کس نبی نے اونکو لکہا ہے اور بعض کتب مین اور نبیونکی بات بہی داخل ہے مثلاً کتاب زبور مین ایسی بہی زبور ہین جو حضرت داؤد سے نہین ہین اور ویسا ہی حضرت موسیٰ کے پانچوین کتاب کا آخر فصل جس مین موسیٰ کی وفات کی خبر ہے کسی اور نبی سے اوس کتاب مین الحاق کیا گیا فقط تمت کلامہ

پادری فانڈر صاحب نے اس بیان مین سلاطین کے لفظ کے بعد جو وغیرہ کا لفظ لکہا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ایوب روت سلاطین کے سوا اور بہی کتابین ہین کہ جنکے مصنف لامعلوم ہین اور کتاب اختتام دینی مباحثہ کے مقصد چہارم صفحہ مذکور مین لکہا ہے کہ نبیونکے سب گذاب سات اور نام اور کلام اور اونکا سب لکہا ہوا بہی توریت مین شامل نہین ہوا ہے ساتہہ اور ایسا ہے میزان الحق کے صفحہ ۴۵ مین بہی ہے اس سے اور بہت صحیفون کے ضائع ہوجانیکی بخوبی گواہی ملتی ہے تو توریت کی بربادیکا بہی کیونکر تعجب ہوسکتا ہے اور یہی سبب ہے کہ فوطی فار مصری کی بی بی کا نام اور حضرت سلیمان کی بی بی یعنی سبا کی بیگم کا نام اور اوس پہل کا نام جسے کہا کر حضرت آدم بہشت سے نکالے گئے اور شیطان کی برگشتگی اور اوسکے نکالے جانیکا وقت اور سبب اور روح القدس کا مفصل بیان لکہنے مین اہل کتاب بالکل عاجز و مجبور ہین یہان تک کہ حضرت عیسیٰ کی طفولیت کا بیان بہی حضرت کی تیس ۳۰ برس کی عمر تک ان اناجیل مین پایا نہین جاتا اور اسیطرح تثلیث کا بیان کوئی عیسائی نہین کرسکتا

پادری فانڈر صاحب میزان الحق طبع ثانی چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ع باب ۲ فصل ۴ صفحہ ۱۲۳ سطر ۱۶ ۱۹ مین لکہتے ہین کہ اوس بندہ کو جو غور و فکر کرکے خدا کی ذات پاک کو دریا مین ڈوب جاتا ہے لازم ہوگا کہ سکوت کا شیوہ اختیار کرے سو ہم بہی سکوت اختیار کرکے اپنے اوس خداوند کی بندگی کرتے ہین جو تمامی اشیا کو دریافت کرتا اور آپ کسی کی دریافت مین نہین آتا اتنے میزان الحق کے صفحہ ۱۱ مین لکہا ہے کہ انسان کی ناقص عقل قیاس و گمان کے زور سے خدا ہے

کے کم و کیف کو نہین پہونچ سکتی انتہے لیکن تعجب ہے کہ پہر تثلیث کی تعداد کیسی معلوم ہو گئی

اب کتاب غزل الغزلات کا حال سُنئے طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس کتاب کے شروع تفسیر یعنے بیان شان نزول مین لکہا ہے **قوله** تحقیق معلوم ہوا کہ اس کتاب کا مصنف سلیمان ہے جیسے امثال اور وعظ کا اور ہمیشہ اسے ایسا سمجہنا چاہئے جیسے پاک کتاب پس جسطرح اور الہامی کتابونکو پڑہتے ہین اوسیطرح (یعنے عقیدے اور ادب سے) اسکو پڑہنا چاہئے کیونکہ یہہ کتاب بہی کل اور کلام الہی کے ہے فقط

اور پہر پہلی آیت کی تفسیر مین اوسی مفسر نے لکہا کہ سلیمان نے بہت سی غزلین کہین اون مین بیشک سب بہت دانشمندی کی تہین لیکن صرف یہی مقدس غزلین بچ رہین اور کتب مقدسہ مین شامل کی گئین

مفسرین نے یہہ بہی لکہا ہے کہ حضرت سلیمان نے جبکہ فرعون کی بیٹی سے اونکی شادی تہی یہہ پاک غزلین تصنیف کین انتہے تمت کلامہ اور اسیطرح مفتاح الکتاب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ صفحہ ۱۰۰ مین بہی ہے

اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ مین ہے اور اوسنے (یعنے سلیمان نے) تین ہزار مثالین کہین اور اوسکے گیت ایکہزار اور پانچ تہے انتہے مگر اب اوس ایکہزار اور پانچ مین صرف اسیقدر ہین جو غزل الغزلات مین شامل ہین اس سے بہی کتابونکی بربادی کا حال ظاہر ہے کیونکہ جب یہہ بہی مقدس کتاب ہے اور توریت و زبور وغیرہ مین شامل ہے تو اسکی بربادی اور کتابون کی بربادیکا صاف نمونہ ہے کیونکہ مین نے توریت کی بربادیکا ذکر رحبعام بن سلیمان کیوقت سے شروع کیا ہے اور حضرت سلیمان کے غزل الغزلات علمای اہل کتاب کے عقیدے کے موافق رحبعام کی سلطنت سے پیشتر تہے یعنے تصنیف غزل الغزلات کا زمانہ سنہ عیسوی سے پیشتر ایکہزار چودہ برس اور رحبعام کیوقت مین کل وغیرہ کا الٹنا

عیسوی سے پیشتر نو سو ایکہتر برس لکھا ہے اور غزل الغزلات کا اصلی شمار پر رہنا علمائے اہل کتاب کے قولون سے بالاتفاق ثابت ہے اور اب غزل الغزلات مین صرف ایکسو سترہ آیتین مین کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یولس سنگھ و پادری والش صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۶۴ سوال ۱۷ اسکے جواب مین غزل الغزلات کی بابت لکھا ہے کہ اس مین تمثیل کے طور پر مسیح اور کلیسیا کی باہم محبت کا بیان ہے انکے مطلب یہہ کہ کلیسیا مسیح کی زوجہ ہے اور وہ اپنی زوجہ سے اختلاط کرتا ہے

اس پاک کتاب کے مقدس ہونیکا عجیب سبب ہے یہہ تمام مقدس المقدسات بیان غمزہ وناز سے بہری ہے اور خدا تعالے کا نام تک کہین اس پاک کتاب مین پایا نہین جاتا یعنے کہین خدا کا نام اس مقدس المقدسات مین نہین ہے مفتاح الکتاب رومن صفحہ ۱۰۰ مین لکھا ہے جو شعر کی قدر دانی کرتے اونہون نے تعرلہا ئے مذکور کو اول اور عمدہ جانا خدا تعلے کا نام اس کتاب مین کہین نہین ملتا مگر قدیمون کی یہہ سمجھہ ہے کہ اس مین یہوواہ اور کلیسیا کی آپسکی محبت بیان ہوئی تمت کلامہ مگر یہہ صرف عیسائی اور یہودی عقیدہ کا حسن ورنہ اوسکے مضمونون سے اوسکا لطف ظاہر ہے۔ میئر بن یعقوب جو یہودیونکا قاضی ہے اوسنے مجھہ سے کہا کہ ایک جگہہ اوس مین خدا کا نام ہے یعنے ۸ باب ۶ مین اور اوسنے یہہ بھی کہا کہ تمام کتب عہد عتیق مقدس مین لیکن غزل الغزلات اقدس ترین ہے اور وہ آیت یہہ ہے خاتم کی مانند مجھے اپنے دلپر لگا رکھہ اپنے بازو کی خاتم کی مانند کیونکہ عشق موت کی مانند غالب ہے اوسکی غیرت پاتال کی مانند سخت ہے اوسکی سوزشین آتش کی سوزشین بلکہ لہب الہی ہین غزل الغزلات ۸ باب ۶ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اسطرح پر خدا کا نام کسیجگہہ پر ہونا و مثل نہونیکے برابر ہے تو بہی سارے کتاب الہام سے ہے اور تعلیم اور الزام اور سدہار نیکے اور راستبازی مین تربیت کرنیکے واسطے فایدہ مند ہے تاکہ مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام مین تیار ہو

۳ اخطاریش ۳ باب ۱۶ و ۱۷ اچنانچہ تبرکاً نمونہ ایک آئیتین اسکی ہی اسمقام مین لکہتا ہون
غزل الغزلات اول باب مین ہے وہ اپنے منہہ کے چوموسنے مجہے چومے کہ تیرا عشق مے
سے بہتر ہے اوسی باب کے ۹ آیت مین ہے اے میری جانی مین تجہے فرعون کے
رتہہ کے گہوڑیون مین سے ایک سے تشبیہ دیتا ہون اور ۴ باب ۹ میں ہے لے
میری بُوا اور میری زوجہ تو نے میرا دل چہین لیا تو نے اپنی ایک آنکہہ سے اپنے گلے
کی ایک زنجیر سے میرے دلکو غارت کیا ہے اور ۴ باب ۱۰ مین ہے میری بہن میری
زوجہ تیرا عشق کیا خوب ہے تیری محبت مے سے زیادہ لذیذ ہے الغرض کہ
یہہ تمام مقدس المقدسات کتاب ایسیہی الہامی مضمونون سے بہری ہے اگر زیادہ
شوق ثواب ہو تو اوس ساری کتاب کی تلاوت کرنا چاہیئے

سکرمنٹ ۴

نہ فقط غزل الغزلات بلکہ توریت وغیرہ مین ایسی تعلیمات اکثر پائے جاتے ہین چنانچہ
روت موابی جو حضرت عیسیٰؑ کی دادیون مین تہی (متی ۱ باب ۵) اوسی مواب
کی نسل سے تہی جو حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی نے اپنے باپ سے جنا پیدایش ۱۹
باب ۶ ۳ و ۷ ۳ روت ۱ باب ۴ اور ۴ باب ۱۳ و ۱۷ اگرچہ استثنا ۲۳ باب ۳
مین ہے کہ عمونی اور موابی کبہی خداوند کی جماعت مین داخل ہون انتہے اطاعر
اسکا نہ صاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے قولہ چونکہ روت
موابی کی شادی بوعز سے ہوئی اور اوس سے داؤد بادشاہ اور اوسکی نسل ظاہر ہوئے
یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ قانون (استثنا ۲۳ باب ۳ کا) صرف مردونکے واسطے
تہا نہ یہہ کہ عورتونکے واسطے بہی انتہے مگر آیت مین تو علی العموم سب مردون و عورتونکا
کا ذکر ہے نہ یہہ کہ صرف مرد لیکن جبکہ حضرت داؤد اور بموجب نسب نامہ مندرجہ متی
حضرت عیسیٰؑ بہی اوسی نسل سے تہے اسلیئے مفسرین عیسائی کو یہہ تاویل ضرور ہوئی

پہر یہہ کہ حضرت داؤد وغیرہ بہی جبکہ روت کی نسل سے ہتے تو اوسی نسل کے مرد ونمین
یہہ بہی شامل ہوئے ہو سیع نبی کو فاحشہ عورت سے زنا کاری کرنیکا خدا کیطرف سے
حکم ہونا ہو سیع ا باب اور ۳ باب ۱ اور واضح ہو کہ پہلے باب والی عورت سے زنا
کرنیکا کہین ذکر نہین ہے اور اوس سے اولاد بہی ہوئی اور ۳ باب مین دوسری
عورت کا ذکر ہے جس سے کوئی اولاد نہین ہوئی اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے عیب پوشی
کر کے لکہا ہے کہ یہہ عورت یا وہ ہے جسکا پہلے یعنے ا باب مین ذکر ہوا یا کوئی دوسری
جس سے قاسیم کی ہو سیع نے اپنی محبت انتہے
یہوداہ کی بہو نے اپنے سسر سے زنا کرایا اور اوسکی نسل سے مسیح کا پیدا ہونا پیدایش
۳۸ باب ۱ متی ا باب ۳ راحاب فاحشہ کا جہوٹہہ بولنے کے سبب نجات پانا اور
مسیح کی دادی ہونا یشوع ۲ باب متی ا باب ۵
اسیطرح روت ۳ باب اور اسیطرح استر ۲ باب
حضرت داؤد کا اوریاہ کی جورو سے زنا کرنا اور اوسکی نسل سے مسیح کا پیدا ہونا ۲ سموئیل
۱۱ باب متی ا باب ۶
حضرت یعقوب کا جہوٹہہ بولکر بڑے بہائی کی برکت آپ لینا پیدایش ۲۷ باب
حضرت بی بی سارہ کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۱۸ باب ۱۵
حضرت ابراہیم کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۱۲ باب ۱۹
حضرت اسحاق کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۲۶ باب ۹
بیت ایل کے ایک نبی کا جہوٹہہ بولنا اول سلاطین ۱۳ باب ۱۱-۱۸ اسمرون کے
چارسو نبیون کا خدا کی بہیجی ہوئی روح کے ورغلانے سے جہوٹہہ بولنا (۲ تواریخ ۱۸ باب)
اور بعضے عیسائی جو کہتے ہین کہ وہ جہوٹہہ کی نبی تہی تو یہہ غلط ہے کیونکہ روح کی بلوائی ہوئی
وہ بولی تہی (متی ۱۰ باب ۲۰) اور ایک نبی جو سچا نکلا وہ بہی تو اونہین مین کا تہا اور خود

یہوشفاط تہا بادشاہ یروسلم نے لیے اور وہین خداوند کے نبی کہا تہا ۲ تواریخ ۸ ا باب ۴ و ۱۸ امثال ۱۶ باب ۴ مین ہے خداوند نے ہر چیز اپنے لیے بنائی ہان شریرون کو بہی اوسنے بری کے دن کے لیے بنایا اور اسیطرح یسعیاہ ۳۰ باب ۲۸ اور ۲۹ باب ۱۰ اور ۴۵ باب ۷ مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا شرکا بہی بانی ہے اور اسیکے مطابق حزقیل ۱۱ باب ۴ اور ۹ باب ۲۱ مین بہی ہے

حضرت یوسف کا اپنے بہائیون سے جہوٹہہ بولنا پیدایش ۴۴ باب ۱—۱۷

حضرت نحمیاہ کا بت پرست بادشاہ فارس کو شراب پلانے مین نوکری کرنا نحمیاہ ۲ باب ۱ اور ۱ باب ۱۱

حضرت اسحاق کی مینوشی اپنے بیٹے حضرت یعقوب کے ہات سے پہر برکت دینا پیدایش ۲۷ باب ۲۵

حضرت افتاح نے خدا کی نذر مان کر اپنے بیٹی کو قربانی کیا قاضیون کا ۱۱ باب ۳۰—۴۰

واضح ہو کہ اگرچہ ان مروجہ کتب مقدسہ مین یہہ سب باتین لکہی ہین مگر ہم مسلمان ان باتونکو نہین مانتے ہین بلکہ ہمارے نزدیک سب انبیا علیہم السلام پاک اور معصوم ہین اسکے سوا توریت وغیرہ مین مبالغے شاعرانہ بہی بہت ہین کہ جو محاورہ انسانی سے علاقہ رکہتے ہین یہہ کہ کلام ربانی سے چنانچہ استثنا ۱ باب ۲۷ و ۲۸ مین ہے عموریون کے شہر کی دیوارین آسمان تک ہین اور قاضیون کے ۲۰ باب ۴۰ مین ہے کہ شہر سے آسمان تک شعلے اوٹہے اور یشوع ۸ باب ۲۰ مین ہے کہ دہوان شہر سے آسمان تک اوٹہہ رہا ہے اور اول سموئیل ۵ باب ۱۲ مین ہے کہ شہر کا نوحہ آسمان تک گیا تہا اور ۲ سلاطین ۹ باب ۸ مین ہے مین اخی اب کا ایک بہی اسرائیل مین باقی نہ رکہونگا جو اوسکی دیوار پہ موتے استہے اسیطرح اول سموئیل ۲۵ باب ۲۲ اور اول سلاطین ۱۴ باب ۱۰ اور ۱۶ باب ۱۱ اور ۲۱ باب ۲۱ مین بہی ہے اور حضرت شمسون کی بی بی کو جب قوم نے تنگ کیا تو

حضرت شمسون کا قوم کے لوگون سے خطاب اگر تم میری بچھیا کو ہل تلے نہ جوتتے تو میری پہیلی کبھو نہ بوجھتے (قاضیون کا ۱۴ باب ۱۸) اور خروج ۱۹ باب ۳ اور ۴ مین ہے تب موسے خدا پاس چڑھا اور خداوند نے اوسے پہاڑ سے بلایا اور کہا کہ تو یعقوب کے خاندان کو یون کہیو اور بنی اسرائیل سے یون بیان کیجو کہ تمنے دیکھا مین نے مصریون سے کیا کیا اور تمہین عقاب کے پرون پر بٹھا کر اپنے پاس لے آیا انتہے اور ا سلاطین ۱۸ باب ۲۷ مین ہے الیاس اونپر ہنسا اور بولا چلا کے پکار کیونکہ وہ تو ایک خدا ہے شاید وہ کسی سے باتین کر رہا ہے یا کسی کام مین مشغول ہے یا کہین سفر مین ہے اور شاید کہ وہ سوتا ہے سو ضرور ہے کہ وہ جگایا جاوے انتہے اور ایوب ۱۲ باب ۲ مین ہے بیشک نہین ہے کہ تم خاص لوگ ہو اور دانائی تمہارے ساتھ مر جائیگی انتہے ان پیچیدہ دونون طرز و نکو صحیح ملیح کہتے ہین از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۸۲ .

یرمیاہ ۳ باب ۱۳ مین قوم اسرائیل سے خدا فرماتا ہے صرف اپنی بدکاری کا اقرار کر اور کہہ کہ مین خداوند اپنے خدا سے پھر گئی ہون اور ہر ایک ہرے درخت کے تلے بیگانون کے ساتھ اپنی راہ روش کو خراب کر دیا ہے اور اسی باب کے ۲ آیت مین ہے ہموار ٹیلون کی طرف اپنی آنکھین اوٹھا اور دیکھ کونسی جگہ ہے جہان تو یار کے ساتھ ہمبستر نہین ہوئی اور اسی باب کے ۲۰ آیت مین ہے جس طرح سے جورو بیوفائی سے اپنے خصم کو چھوڑ دیتی ہے اوسیہی طرح تمنے اسے اسرائیل کے گھرانے مجھسے بیوفائی کی اور ۸ و ۹ آیت مین ہے اور مین نے دیکھا کہ جب اسی باعث سے کہ اوسنے زناکاری کی تہی مین نے برگشتہ اسرائیل کو نکال دیا اور اوسے طلاقنامہ لکھدیا باوجود اسکے اوسکی بیوفا بہن یہوداہ نہ ڈری بلکہ اوسنے بہی جا کے چھنالا کیا الخ اور اسیطرح خرقیل ۲۳ باب ۴ اور ہوسیع ۲ باب ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۲۰ وغیرہ اور یرمیاہ ۲ باب ۲۰ کو دیکھنا چاہئے کہ قول النزلات سے بہی بڑہکر ہے از رسالہ مین سیل چھاپہ لندن سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

اب تہوڑا بیان ناسخ ومنسوخ کا بہی کرنا چاہیے حضرت یعقوب کی شریعت مین حقیقی
بہنون کا ایک ساتہہ نکاح ایک مرد سے جائز تہا پیدایش ۲۹ باب مگر حضرت
موسیٰ کی شریعت مین منسوخ ہوا احبار ۱۸ باب ۱۸ پہر یہہ کہ پہلے شریعت مین پہوپہی سے
نکاح درست تہا خروج ۶ باب ۲۰ مگر حضرت موسیٰ کی شریعت مین منسوخ ہوا احبار
۱۸ باب ۱۲ اور ۲۰ باب ۱۹ حضرت آدم کی شریعت مین حلال تہا ہر چرندہ پرندہ
کا خون وچربی بہی حلال تہا پیدایش ۱ باب ۳۰ حضرت نوح کی شریعت مین وہ حکم
منسوخ ہوا اور خون جانورونکا حرام ہوا پیدایش ۹ باب ۴ حضرت موسیٰ کی شریعت
مین وہ حکم بہی منسوخ ہوا اور خون اور چربی اور سور اور بعض اقسام جانورونکے حرام ہوئے
استثنا ۱۴ باب ۱۶ احبار ۳ باب ۱۷ اور ۱۱ باب ۴ — ۸ حضرت موسیٰ نے اجازت دی
کہ بعد نکاح کے اگر کسی سبب سے جورو ناپسند ہو تو اوسے طلاق دے اور طلاقنامہ
لکھہ دے استثنا ۲۴ باب ۱ مگر حضرت عیسیٰ نے یہہ منسوخ کیا متی ۵ باب ۳۱ و ۳۲
حضرت ابراہیم کی شریعت مین سوتیلی بہن سے نکاح درست تہا پیدایش ۲۰ باب ۱۲
حضرت موسیٰ کی شریعت مین یہہ حکم منسوخ ہوا احبار ۱۸ باب ۹ اور ۲۰ باب ۱۷
گنتی ۲۲ باب ۲۰ مین خدا نے بلعام پاس آکر اوسے جانے کی اجازت دی مگر جب صبح
کو بلعام موابی امیرون کے ساتہہ چلا تب اس جانے پر خدا ناراض ہوا اگرچہ ابہی اجازت
دی تہی مگر اپنا پہلا حکم منسوخ کیا اور بے سبب غصہ ہوا گنتی ۲۲ باب ۲۳ — ۳۳
۲ سلاطین ۲۰ باب ۱ — ۵ مین ہے کہ پہلے یسعیاہ کی معرفت حزقیاہ کو مرنے سے آگاہ
کیا اور ابہی یسعیاہ توٹ کر صحن مکان تک نہ آئے تہے کہ خدا نے اپنا پہلا حکم منسوخ کیا

توریت وغیرہ کے وہ تحریفات جو پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہین

ایک کتاب موسومہ کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیلڈ صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف
کیا تہا اور اب اوسے پادری اشٹرن صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد مشن پریس

سنہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے قولہ شاہ آسا کی ایام سلطنت کے شمار مین قدرے غلطی معلوم ہوتی ہے چنانچہ لکہا ہے کہ اسرائیل کے بادشاہ بعاشا نے شاہ یہوداہ آسا کی سلطنت کے تیسرے برس جانشین ہو چوبیس ۲۴ برس تک سلطنت کی اور آسا کے اٹہائیسوین برس وفات پائی سو اس حساب سے کیونکر ہوسکتا ہے کہ بعاشا نے شاہ یہوداہ کی سلطنت کے چہتیسوین ۳۶ سال شہر رامہ کو حصین بنایا ہو لیکن اس مقدمے مین عالمون کی رائے متفق نہین واضح ہو کہ کتاب قدیم کی نقل مین عجب نہین کہ غلطی واقع ہوئی ہو اور یقین ہے کہ بعاشا کی وہ کیفیت جو راما سے واسطہ رکہتی ہے ایسی ہی ہو انتہے ۲ تواریخ ۱۶ باب ۱ اول سلاطین ۱۵ باب ۳۳ کو دیکہنا چاہئیے

ایضاً صفحہ ۲۲۵ یاہو کا بیٹا یہواخز شاہ یہوداہ یوآس کی سلطنت کے تیئسوین ۲۳ سال بادشاہ ہوا پہر جو یہواخز نے سترہ ۱۷ برس تک سلطنت کی تو ضرور ہے کہ اس کا جانشین یوآس شاہ یہوداہ یوآس کی سلطنت کے چالیسوین ۴۰ سال بادشاہ بنا ہو پر دریافت ہوتا ہے کہ یوآس اوس بادشاہ کے سینتیسوین ۳۷ سال بادشاہ ہو چکا تہا اب اس حساب سے یہواخز شاہ یہوداہ یوآس کی سلطنت کے تیئسوین ۲۳ سال نہین بلکہ اسکے اکیسوین ۲۱ سال جانشین ہوا اب اس حساب کے فرق کا یہ جواب ہے کہ نقل مین سہو واقع ہوئی انتہے

ایضاً صفحہ ۲۲۵ اب ایسے سہو یوسیاہ کی سلطنت کے شمار مین ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ کتاب کے حساب کے بموجب یوسیاہ شاہ اسرائیل یربعام کی سلطنت کے ستائیسوین ۲۷ سال جانشین ہوا پہر جاننا چاہئیے کہ یوسیاہ کا باپ امسیاہ شاہ اسرائیل یوآس کی سلطنت کے دوسرے سال جانشین ہوا اور انتیس ۲۹ برس تک سلطنت کر کے یربعام کی پندرہوین ۱۵ سال جان بحق ہوا اب اس حساب سے ناممکن ہے کہ یوسیاہ یربعام کی ستائیسوین برس بادشاہ ہوا ہو بلکہ اوسکی سلطنت کے پندرہوین سال اب اس مختلف بیان کا جواب یہہ ہے کہ حساب کے نقل مین بہول ہوگئی ہو انتہے

۲ سلاطین ۸ باب ۲۶ مین ہے کہ اخذیاہ بائیس ۲۲ برس کا تہا جبکہ بادشاہ ہوا اور ۲ تواریخ
۲۲ باب ۲ مین ہے کہ اخذیاہ بیالیس ۴۲ برس کا تہا جبکہ بادشاہ ہوا پس دونون مقامون مین
۲۰ برس کا تفاوت ہے اور ۲ تواریخ ۲۲ باب ۲ صریح غلط ثابت ہے جبکہ اسکا باپ یہورام
اپنی وفات کے وقت چالیس ۴۰ برس کا تہا اور اخذیاہ اپنے باپ کے مرتے ہی تخت پر بیٹہا
اگر اوسکی عمر تخت نشینی کے وقت بیالیس برس کے قرار دین تو بیٹا باپ سے دو برس
بڑا ٹہرے

درمیان چہٹی اور دسوین صدی کے یہودیون کے دو مدرسے تہے ایک بیبلن مین جو مشرق
مین ہے دوسرا ٹی بیریس مین جو مغرب مین ہے ان دونون مدرسونمین یہودیون کے علم
کا بڑا چرچا تہا اور کتب مقدسہ بہت کثرت سے نقل کیجاتی تہین اس سبب سے یہودیون
مین کتب مقدسہ کی دو قسمین پیدا ہوئین جو نسخے پہلے مدرسہ مین مروج تہے وہ اورینٹل
ریڈنگ (یعنے مشرقی نسخے) کہلاتے اور جو دوسرے مدرسہ مین تہے وہ آکسی ڈنٹل ریڈنگ
(یعنے مغربی نسخے) کہلاتے تہے اٹہوین یا نوین صدی مین ان دونون نسخون کا مقابلہ
ہوا اور جہان جہان اختلاف نکلا او سپر نشان کیا گیا اور وہ اختلافات مختلف طور سے شمار
ہوئی اور اونکی تعداد ۲۱۰ و ۲۱۶ و ۲۰۲ تک تہی مشرقی نسخے کے اختلاف ایسٹرن ریڈنگ
اور مغربی نسخے کے اختلاف ویسٹرن ریڈنگ کہلاتے ہین

ابتداے گیارہوین صدی مین ہرن بن عشر پریسیڈنٹ مدرسہ ٹی بیریس اور یعقوب
بن نفتالی پریسیڈنٹ مدرسہ بیبلن نے مشرقی اور مغربی یہودی قلمی نسخون کا مقابلہ
کیا اور جوان نامی یہودی عالمون نے اختلاف پائے وہ ۸۶۴ سی زیادہ ہوتے
مین ایک بات کو چہوڑ کر باقی اعراب سے متعلق ہین اور اس سبب سے چندان لائق
لحاظ نہین ہین مغربی نسخی اور عبری عہد عتیق کے چہپے ہوئی نسخے جو اب موجود ہین اور
ہمارے ملک مین بہی پائیجاتے ہین وہ بہت کر ہرن بن عشر کے نسخے کی پیروہ ہین

پاک نوشتہ تمام کتب دنیوی سے زیادہ تر برباد ہونیکے خطرہ مین رہا کیونکہ یہودیون پر
بڑی مصیبت اور اونکے درمیان بہت سے انقلاب درپیش رہے اکثر اوقات قریب
تمام یہود بت پرستی مین گرفتار ہوئے اور باقی جو خدا پرست تہے نہایت ستائے جاتے
تہے سو اغلب ہے کہ ایسے وقتون مین بت پرست یہودیون نے کلام الہی کی جلدونکو
برباد کیا ہو کیونکہ منسی اور آموں بت پرست بادشاہون کے عہد مین بیبل کی نقلون
کی اسقدر قلت ہوگئی کہ یوسیاہ بادشاہ نے اپنے سن جلوس کے اٹھارہوین برس تک
اوسکی ایک جلد بہی نہ دیکہی ۔ پہر کالدیون نے ملک یہود کو ایسا تباہ کیا کہ یروسلم اور ہیکل
بالکل برباد کردیا اور باقی لوگ جو اس آفت سے بچ گئے تہے بابل کی اسیری مین گرفتار ہوگئے
بابل کی اسیری سے خلاصی پانے کے بعد یہودیون نے فارسی اور یونانی بادشاہون سے
بہت سخت اذیتین اوٹہائین ۔ خاصکر کے انیٹی آکس اپی فانس نے اُن پر بڑا ظلم کیا اونکے
روز مرہ کی قربانیونکو بند کردیا ہیکل کی تعمیر کو ساڑہے تین برس تک بند رکہا یہودی
دین کے برباد کرنے کو نہایت کوشش کی بیبل کے جلدونکو تلاش کرکے جلوا دیا اور
اوسکے چہپانیوالونکو قتل کی دہمکی سے دہمکایا ۔ پہر مسیحی کے چوتہی صدی کے شروع
مین ڈیوکلیشین رومی شہنشاہ نے بیبل کے برباد کرنیکو بہت سی تدبیرین کین ۔
پہر گوتہ اور وندال وغیرہ وحشی قومون نے تقریب تمام جلدین اور مدرسے برباد کرڈالے
اور طرفہ ترماجرا یہہ ہے کہ جسوقت بیبل ایسی گمنامی کے خطرہ مین پڑی اوسوقت کوئی
مطبع نہ تہا صرف دستی نقلین ہوتی تہین سو وے بہی بہت کمیاب تہین انتہی ۔ از
تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ سنہ ۱۸۶۹ع باہتمام روڈلف صاحب جسے پہلے
ایک بزرگ وعالم ڈاکٹر جان مکنڈول صاحب نے انگریزی زبان مین تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۵۲ع
مین مطبوع ہوئی تہی صفحہ ۱۹ و ۲۰ باوجود ان بربادیون اور آفتونکے جو بعضے عیسائی علما
کہتے ہین کہ توریت وغیرہ محفوظ اور مصئون ابتک ہے اس زبردستی کا کون انصاف

کرے یہودی بارہ فرقون مین سے تو سارے ہے نو فرقے مفقود ہوگئے اور توریت کا ایک
حرف ضایع نہین ہوا صندوق عہد نامہ جسمین توریت رکہتی تہی اسیری بابل کے
وقت سے غائب ہے اور توریت محفوظ ہے خود ہیکل ہی کا جس مین توریت رکہی تہی
تہی پتا نہین ہے اور توریت باقی رہی یہہ عجیب اندہیر ہے ہان بعض پیشین گوئیان
جو اونکے ظہور کا انتظار کرتے ہوئے یہودی عالمون نے یاد رکہین تہین اور دستورات
عبادات و اخبار وغیرہ جو سینہ سے لکہہ لئے گئے اب یہی توریت ہے یہودی عالم سادہ لوح
سے یقین جانتے ہین کہ عبرانی کتب عہد عتیق مین بالکل غلطی نہین ہے اور قلمی نسخون مین
کوئی ایسا اختلاف نہین نکل سکتا جو امر اہم کی نسبت ہو مگر فادر مارن صاحب نے نہایت
دلیری سے اس بات کو رد کیا اور عبری کے قلمی نسخونکی غلطیان اون اختلافات سے
نکالین جو عبری اور سمیریا کی کتب خمسہ موسیٰ مین اور عبری اور سپتواجنٹ کے کتب
عہد عتیق مین تہین پہر لوئیس کیپل صاحب نے اون کتابونکی بہت سے غلطیان بتائین
اور یہہ بہی بیان کیا کہ کس طرح وہ صحیح ہوسکتی ہین پہر بشپ والٹن صاحب نے لوئیس
کیپل صاحب کی تائید کی اور اس بات کا اقرار کیا کہ واسطے صحت عبری عہد عتیق کے
کوئی عمدہ قاعدہ بنانا ضرور ہے پہر سترہوین صدی مین عموماً یہہ بات قرار پائی کہ عبری
عہد عتیق کے نسخون کے مقابلہ کرنیکی بہت ضرورت ہے

اگسٹائین یہودیونکو الزام تبدیلی تاریخون کا نسبت اون اشخاص
کے جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسیٰ تک ہوئی دیتا تہا اور یہہ الزام
کی یہہ کہتا تہا کہ اونہون نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہہ
امر کیا اور یہی راے قدما مسیحیین عام تہی اور یہہ کہتے ہین کہ قریب سنہ ایک سو تیس عیسوی
کے یہہ تحریف یہودیونکی فقط از تفسیر ہنری و اسکاٹ انگریزی جلد اول
ہارن صاحب جلد اول مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۳۸۰ مین توریت کی بابت یون لکہتے

لاردنے ہارن اور ڈاکٹر ہیریٹ اور ہمفرئی اور واٹیکر وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ یہودیون نے توریت کی بعض آیتونکو تحریف و تبدیل کیا انتہی

اسی سبب سے ہارنصاحب لکھتے ہین کہ اب کسی نسخہ قلمی یا چھاپہ مین مصنف کی سب عبارت نہین بلکہ سب جہان کے نسخون مین پہیل رہی ہے ہارنصاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۴ ۱۳ مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء لوسی ہیوس مورخ نے کتاب چہارم تاریخ کے ۸ باب مین لکھا ہے کہ جسٹن شہید نے بمقابلہ طریفون یہودی کے چند پیشین گوئیون کا ذکر کرکے کہا کہ یہودیون نے انہین کتب مقدسہ سے نکالڈالا ہے اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۴۸ مین ہے کہ طریفو نام ایک یہودی کے ساتھہ سوال وجواب کا رسالہ بہی اوسکی (یعنے جسٹن کی) تصنیف سے ہے انتہے اور واٹسن نے اپنی کتاب کے جلد سیوم صفحہ ۳۲ اور ڈاکٹر ہیریٹ نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ مجھے شک نہین کہ جسٹن نے وقت مباحثہ طریفون یہودی کے الزام اخراج عبارت کا یہودیونکو دیا اگرچہ بالفعل وہ عبارتین نسخہ عبری اور سپٹواجینٹ مین موجود نہین ہین مگر جسٹن کے عہد مین اور ارنیوس کے زمانہ مین دونو نسخون مین موجود تہین خاصکر وہ عبارت جو کتاب یرمیاہ مین تہی اور گریبے حاشیہ کتاب ارنیوس مین اور سلبرجیس حاشیہ کتاب جسٹن مین یہہ لکہتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو وقت تحریر نامہ اول ۴ باب ۶ کے اس پیشین گوئی کیطرف خیال تہا اور ہارنصاحب نے اپنی تفسیر مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کی جلد ۴ صفحہ ۶۲ مین لکہا ہے کہ جسٹن بمقابلہ طریفون یہودی کے دعوی کرتا تہا کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ طعام عید فسح ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے پس سمجھو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان سے (یعنے کہانے سے) اچہا سمجہو گے اور اوسپر ایمان لاوگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اور جو اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومون مین استہزا کرینگے انتہی اور واٹیکر نے لکہا ہے کہ یہہ فقرہ غالبا باب ششم عزرا

مین درمیان آیت ۲۰ و ۲۱ کے ہوگا اور ڈاکٹر ایسے کلارک صاحب نے حبشون کے قوال کی تصدیق کی ہے

پیدایش ۴ باب ۸ مین ہے اور قاین اپنے بہائی ہابیل سے بولا اور جب وے دونون کہیت مین تہے الخ ہارنصاحب اپنی ٹرو ڈکشن مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء جلد ۲ صفحہ ۱۹ مین لکہتے ہین کہ قاین نے کہا اپنے بہائی ہابیل سے آؤ چلین میدان مین اور جب وے دونون کہیت مین تہے الخ اسکے بعد وہ لکہتے ہین کہ یہہ بات جاننی پڑہنے والیکو اچھی ہوگی کہ یہہ اختلاف عبارت اون سامری اور یونانی اور سریا اور سپٹواجنٹ اور ولگٹ ترجمون مین پایا جاتا ہے جو بشپ والٹن صاحب کے پالی گلاٹ مین چہپی ہین ڈاکٹر کنگن صاحب کہتے ہین کہ ڈاکٹر کنی کاٹ صاحب نے تجویز کی کہ عبری متن کی اصلاح کیجاوے کیونکہ بلاشبہہ یہہ صحیح عبارت ہے انتہے مطلب یہہ کہ اس آیت مین اتنا فقرہ آؤ چلین میدان مین اگر داخل کرین تو یہی صحیح عبارت ہے اور بغیر اسکے اصل عبری کی غلطی ظاہر ہے دوسرے یہہ کہ بموجب تجویز کنی کاٹ صاحب کے عبری متن کی اصلاح ضرور ہے یعنے مثل اس فقرہ کے اور بہت جا اصل کتاب عبری مین غلطیان موجود ہین اسلیئے عبری متن کی اصلاح کیجاوے

اور سامریون کی توریت مین جو لفظ جرزین کا لفظ عیبال کی جگہہ مرقوم ہے یہہ مخالفت پیشتر بیان ہوچکی ہے اور اسیطرح وہ قول گرنیاشم صاحب کا بہی کہ یہودیون نے بعض کتابونکو کہودیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا اور بعض کو جلادیا اور اسیطرح بیسیون کتابین جو عہد عتیق مین سے یہودیون نے غایب کردین اونکا بیان آگے آتا ہے اور اسیطرح توریت کی بربادی جو بابابار یروسلم کی غارت کے سبب ہوگئے اوسکا بیان ہوچکا ہے وغیرہ

خدایا جب توریت کی اصلیت اور اوسکے مصنفونکا یہہ حال ہے تو توریت کے

ترجمون اور انکے پیشتر مترجمونکا کیا حال ہوا

سکرمنٹ ۵

مفتاح الکتاب صفحہ ۲۳۶ و ۲۳۷ مین لکہا ہے کہ مصر کے بادشاہ بطلمی فلدلفس ثانی نے ایک
کتب خانہ شہر اسکندریہ مین بنایا تہا کہتے ہین کہ اوسکے لیے پرانے عہدنامہ کا یونانی
ترجمہ کرانا چاہتا تہا اس لحاظ پر محافظ کتب کی صلاح سے اپنے دو عالیقدر مصاحبونکو
یروشلم مین سردار کاہن کے پاس بہیجا کہ پاک کتاب کی نقل اور بہتر عالم جو عبرانی یونانی
دونون جانتے ہون ترجمہ کرنے کے لیے اوس سے مانگین چنانچہ موافق درخواست
کے سردار کاہن نے پاک کتاب کی نقل اور بہتر مترجم بہیجے کہتے ہین کہ عالمونکا جلسہ
فاروس ٹاپو پر ایک مشہور عمارت مین ہوا جہان اونہون نے تمام پہلے عہدنامیکو
آپس مین بانٹا اور بہتر دن مین نقل تیار کر دیا لیکن اس کیفیت کی صحت کی بابت
سب کے سب متفق الراے نہین ہین بعضے عالمون نے اوسکو بے اعتبار ٹہرایا اور
بعضون نے اسکی معتبری ثابت کرنے مین بڑی سرگرمی دکہائی ختم کلام

ہارن صاحب نے اپنی تفسیر مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع کی دوسری جلد مین جو اسکی بابت
لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے بہت سی بے تحقیق باتین بابت تاریخ اس ترجمے یعنی سپٹواجنٹ
کے مشہور ہین بعضے کہتے ہین کہ اسکو مختلف آدمیون نے مختلف زمانون مین کیا ہے اور
بعضے اوسکو بمنزلہ ایک معجزہ کے جانتے ہین اور انہین کئی روایتین ہین اول یہہ کہ اوسکو
بطلیموس ثانی نے بہتر عالمونکو یروشلم سے بلوا کر جزیرہ فاروس مین یہہ ترجمہ کروایا کہ
انہون نے بہتر دنون مین سارے ترجمے سے فراغت پائی اور یہہ روایت موافق نامہ
ارسٹیس کے ہے مگر اس نامہ کے سچائی پر بڑی گفتگو ہے لیکن ہر صورت جعلی ہونے
کے بہی بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسیفس مورخ نے بہی اپنی تاریخ مین اسکا ذکر کیا
ہے اور قبل سترہوین اٹہارہوین صدی کے اوس نامہ کی سچائی پر گفتگو نہی گو شبہہ

اتہا سہویں صدی میں اوسکی سچائی پر بڑی گفتگو ہوئی اور ہمارے جمہور علماء کا
اتفاق اوسکے جعلی ہونی پر ہے

دوسری روایت عجیبی وہ ہے جو فیلو یہودی نے کی ہے کہ یہ عالم جزیرہ فاروس میں گئے
ہر ایک نے اوّل جدا جدا پورا سب کتابونکا ترجمہ کیا اور تمام ہونے کے بعد سب نے اپنے
ترجمونکو ملایا تو سب کے ترجمے لفظاً و معنی موافق نکلے اور فرق ایک لفظ اور ایک
حرف کا بھی نہ نکلا پس ان سب نے روح القدس کی تائید سے موافق الہام کے
لکھا تھا اور لکھتا ہے کہ اوس عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے یہودیوں میں
بطور شکرانہ اس ترجمے کے ایکدن مقرر ہے کہ اوس میں ہر سال جزیرہ فاروس
میں جمع ہوکر عید کرتے ہیں

تیسری روایت جسٹن شہید کی موافق فیلو کے ہے مگر اوس میں یوں ہے کہ یہود کے
ستّر عالمونکو ستّر مکانوں میں علحدہ علحدہ بند کیا تہا اور اوہوں نے علحدہ علحدہ ترجمہ
کیا اور اوسکے بعد جب سب نے ترجمونکو ملایا تو سب لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً موافق نکلے
اور کہتا ہے کہ اون ستّر مکانونکے نشان میرے عہد تک موجود ہیں

اور یہہ جسٹن کا بیان بڑی مخالفت ارس ٹیس کے بیان سے رکھتا ہے کیونکہ اوسکے
موافق ہر ایک نے سارا سارا ترجمہ اولاً علحدہ کیا پہر مقابلہ کر نیکے بعد سب ترجمونکو
موافق پایا اور ارس ٹیس کے بیان کے بموجب ہر روز سب اوّل تہنہا تہنہا اکرکے
پہر مقابلہ کرتے تہے اور بحث کرکے ایک بات صحیح ٹہرا کے ڈمی ٹریس کو لکہوا دیتے تہے
اور ایپی فانیس نے تطبیق کے لئے ایک بات نکالی کہ بہتّر عالم دو دو کر کے چھتّیس
مکانونمیں بند کیا تہا اور ایک نقل نویس ہر مکانمیں اونکے لئے متعین تہا پس ہر مکان
میں دو دو اول علحدہ علحدہ ترجمہ کرتے تہے پہر آپس میں مقابلہ اور بحث کر کے اوس
نقل نویس کو لکہوا دیتے تہے اسطرح چھتّیس ترجمے علحدہ علحدہ تیار ہوتے اور بیستیاں

ہونیکے جب اون چہتیس کو مقابلہ کیا تو لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً سب کے سب موافق
نکلے لہذا اوسکے بموجب چہتیس۳۶ ترجمے الہامی نکلے

پہر ہارنصاحب اپنی طرف سے فرماتے ہین کہ اس بنا کذب مین ایک سچ دبا ہوا ہے
جو بآسانی تحقیق نہین ہو سکتا پس ہمکو جائز ہے کہ ان روایتونسے ایک طرف ہی التفات
نکرین اور ہمارے نزدیک حق اس ترجمہ مشہور مین یہہ بات ہے کہ دوسو چپاسی یا دوسو
چہیاسی برس قبل ولادت مسیح کے یہہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیون نے بدون حکم کسی شخص کے
اس ترجمے کو کیا ہے الخ

دوسو چپاسی یا دوسو چہیاسی برس قبل ولادت مسیح کے جو اس ترجمہ کا ہونا ہارنصاحب
لکہتے ہین یہہ صرف ہارنصاحب کی تجویز ہے اور واقعی جسطرح اون روایتونکا اعتبار نہین
اس ٹہرائی ہوئی مدت کا بہی کچہ ثبوت نہین ہے

طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۲۳ مین ہے کہ دوسو ستر۲۷۰ برس پیشتر سنہ عیسوی سے یہہ
ترجمہ ہوا تہا اور رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۵۴ مین لکہا ہے
سپٹواجنٹ ایک یونانی ترجمہ پرانے وثیقہ توریت و زبور و نبیونکا ہے جو دوسو برس
مسیح کے آنیکے آگے یونانی زبان مین ترجمہ کیا گیا اور چونکہ مشہور ہے کہ یہودیون کے
بہتر۷۲ احبار یا حکیمون کے اہتمام مین لکہا گیا اسواسطے اوسکا نام سپٹواجنٹ یعنے
بہتر رکہا گیا انتہے اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۹۸ کے حاشیہ مین
بہی دوسو۲۰۰ برس پیشتر مسیح سے یہہ ترجمہ ہونا لکہا ہے

اب غور کرنا چاہئے کہ پہلی روایت کے بموجب بہتر۷۲ عالمون نے بہتر۷۲ دنمین اتنی
بڑی کتاب کے ترجمے سے فراغت پائی اس مین دو باتین مشکل ہین ایک یہہ کہ اتنا جلد
ترجمہ کرنا اور اگر ایک دو نے اپنے کام مین جلدی کی تو بہتر۷۲ ونکا اس جلدی مین برابر
رہنا اور رکیسیکا اپنے ساتہیونسے ایک ذرا بہی نہ گہٹنا اور نہ بڑہنا بلکہ بہتر۷۲ دن تک سبکا

آپس مین پورا ہی پورا رہتا اور دوسری جتنے مترجم شمار مین ہین اوتنے ہی دلون مین اوس سے فراغت پاجانا یہہ صرف روح القدس کی تائید ہے یا ان جہوٹہہ بولنے والونکو یہہ نیا الہام ہوا ہے دوسری فلو والی روایت اس سے بہی زیادہ تعجب کی ہے کہ جسکے بیان کی کچہہ حاجت نہین اور تیسری روایت اوس سے بہی بڑہکر ہے ترجمہ سپٹواجنٹ مین علاوہ اون تبدیلیون کے جو یہودیون نے ارادتاً کین بہت سی غلطیان اور بہی زمانۂ دراز کے گذرنے سے بسبب غفلت اور بے احتیاطی ناقلون کے اور حاشیہ پر کی شرح جنکو متن مین داخل کردینے سے جو واسطے سہولیت الفاظ مشکل کے لکہی گئین تہین پیدا ہوگئین اس بڑہنے والی برائی کو رفع کرنیکے واسطے اوریجن صاحب نے تیسری صدی کے شروع مین اوسوقت کی یونانی متن مستعملہ کو اصلی عبری متن اور اور ترجمونسے جو اوسوقت مین موجود تہے مقابلہ کرنیکے مشکل کام کو اختیار کرکے اون سب سے ایک نیا نسخہ حاصل کرنا چاہا انتہے

کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۸ء جو نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے چہاپی گئی اوسکے صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے کہ قدیم ترجمہ یونانی جسکو سپٹواجنٹ کہتے ہین بعض جگہہ سے غلط ہے انتہے

ایک اور ترجمہ سریانی زبان مین پیشٹو یعنے لفظی ترجمہ بہت پرانا سمجہا جاتا ہے بعضے لوگ اسکو زمانۂ حضرت سلیمانؑ اور حیرومہ صاحب کا بتاتے ہین اور بعض شخص زمانۂ آسا سے جو سامریونکا پیشوا تہا منسوب کرتے ہین اور بعض تہدیس جواری کے وقت کا اوسکو بیان کرتے ہین سریا کے گرجون مین اس آخیر روایت پر یقین کیا گیا ہے مگر زمانہ حال کے نکتہ چین اسکو زیادہ زمانہ حال کا قرار دیتے ہین بشپ والٹن صاحب اور کارپ زوف صاحب اور سیوسٹن صاحب اور بشپ لوتہہ صاحب اور ڈاکٹر کنی کٹ صاحب اس ترجمے کو اول صدی عیسوی کا قرار دیتے ہین اور باپر صاحب اور چند دیگر نے

صاحبان دوسری یا تیسری صدی کا ہو۔ ڈیز اسی صاحب بہت قدیم کہتے ہین مگر کوئی تاریخ
نہین مقرر کرتے

ڈاکٹر ڈیوڈسن صاحب اول مین اس ترجمے مین جو وجوہات مندرج ہین اونکو علانیہ ایک عیسائی نے
لکہا ہوگا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ترجمہ اصلی عبری سے ہوا جس سے وہ نسخہ بہ نسبت مقابلہ
کے جو ترجمہ سپٹواجنٹ سے زیادہ مناسبت رکہتے ہین نہایت مطابق اور بعینہ ہے
جیروم صاحب یہہ سمجہتے ہین کہ توریت کے ترجمہ کرنیکا طریقہ کتاب تاریخ کے ترجمہ کرنے
مین استعمال نہین کیا گیا اور یہہ بہی کہ کتاب پیدایش کے اول باب مین اور کتاب
وعظ اور کتاب راگ مین چند کالدی زبان کے لفظ پائے جاتے ہین جس سبب جیروم صاحب
یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہہ ترجمہ ایک شخص کا کیا ہوا نہین بلکہ کئی شخصون کا ہے ۔
اور ترجمے سریانی زبان کے سپٹواجنٹ سے ہوئے ہین جنمین سے ایک جین صاحب (بیشوا جون) کے
ہکسپلر نسخہ کا جو سریانی زبان مین نہایت پسندیدہ اور مشہور ترجمہ ہے مختصر بیان کرنا کافی
ہوگا یہہ ترجمہ ساتوین صدی کے شروع مین ہوا ہے اور مترجم اسکا نامعلوم ہے پروفیسر
راسی صاحب جنہون نے اول ہی اس نسخہ کا نمونہ چہاپا اس بات کا تعین نہین کر سکتے
ہین کہ آیا اس ترجمے کو مار آبا صاحب یا جس صاحب ساکن اوسی ہنی یا پال بشپ مقام
تیلا یا طامس صاحب ساکن ہرکلیا سے منسوب کیا جاوے اسے سی مینی صاحب
اسکو طامس صاحب سے منسوب کرتے ہین اگرچہ اور علما یہہ کہتے ہین کہ اس شخص نے
کتاب مقدس کے مقابلہ کرنیکے سوا اس نسخہ مین اور کچہہ نہین کیا
یہہ ترجمہ سپٹواجنٹ کے متن سے خاصکر اون مقامونمین بعینہ مطابقت رکہتا ہے
کہ جن مقامونمین سپٹواجنٹ عبری متن سے خلاف رکہتا ہے ہارن صاحب کا
انٹروڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ع

اس سب بیان کے پڑہنے مین ذرا غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ وہ ترجمے جو قدیم ہیکل

نہایت قدیم سمجھے جاتے ہین اونکے زمانہ تصنیف اور ثبوت حال مصنف سے کسقدر
ناواقفی ظاہر ہے کہ سوا اٹکل کے اور کچھہ کہہ نہین سکتے اور یہہ اٹکل ضعف ثبوت ماہیت
اور عجز دریافت حقیقت حال پر دلیل کامل ہے پس کوئی زمانہ انکی تصنیف کا اور
کوئی مصنف ازروے صحت و اعتبار ثابت نہین ہے یہانتک کہ نہ صرف دس بیس
برس کا اونکے زمانہ تصنیف مین فرق ہوگا ہوا بلکہ سیکڑون برسونکا تفاوت اون کے
تعیین زمانہ تصنیف مین مغالطہ دے رہا ہے چنانچہ سریانی پیشیتو ترجمہ حضرت سلیمان
کیوقت سے دوسری اور تیسری صدی عیسویکا تفاوت ظاہر کر رہا ہے اور اوس
مین نبلوس کے اول مین جو وجوہات لکھے ہین اونکو علانیہ کسی عیسائی کیطرف سے لکھا جانا
نہ صرف دو چار سو برس بلکہ بارہ سو تیرہ سو برسونکا تفاوت تعیین زمانہ تصنیف
مین بتلا رہا ہے اور ایسکے قریب قریب حال سپٹواجنٹ کا بھی سمجھنا چاہئیے باوجود
اسکے وہ کتابین خود تبدیلیون کے سبب جو یہودیون نے ارادتاً کین اور اور
بہت سی غلطیون کے سبب اپنی بے اعتباری پر گواہ ہین خاصکر اس وجہہ سے
کہ خدا کی ذکر کی کمی بیشی اور پیدائش ... سے ... تک ... نہ ملنے کا سبب یون بیان کرتے
ہین کہ یہودیون کی کونسل نے ساتوین آٹھوین صدی کے قبل کے لکھے ہوئی نسخونکو
غلطی کا الزام لگا کر جلوا دیا تھا اس حال مین یہودیون کی تحریف کا گمان قوی ہوتا ہے
اس دوسری سریانی ترجمہ کے بیان مین ہورن صاحب کے ایک سپیلر کتاب کا ہوالا لکھا ہے
کہ یہہ ترجمہ سپٹواجنٹ سے اون مقامون مین مطابقت رکھتا ہے جن مقامون مین
سپٹواجنٹ عبری متن سے اختلاف رکھتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جسطرح سپٹواجنٹ
ترجمہ اصل زبان یعنے عبری سے اختلاف رکھتا ہے اسیطرح یہہ بھی اختلاف رکھتا ہے اور
تو بھی اسے نہایت پسندیدہ اور مشہور ترجمہ لکھا ہے پس نہایت پسندیدہ ترجمونکا
جو مشہور یعنے کثرت سے لوگونمین مستعمل تھے یہہ حال ہے پھر اون استعمال کرنیوالونکا

کہان ٹہکانہ رہا اور اوس ترجمہ کرنیوالے کا تو کیا حساب ہے
مصنف کتاب مفتاح الکتاب نے باب ترجمات صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے کہ بہتر عالمون نے
عیسوی سے پیشتر قریب تین سو برس توریت کا ترجمہ یونانی زبان مین کیا تو متقدمین
کے نزدیک اس ترجمے کی ایسی قدر ہوئی کہ عبرانی کو چہوڑ سب قدیم ترجمے مثلاً عربی
گرجی ارمنی حبشے یا جوجی اور قدیم لاطینی سب اسیکے مطابق ہوئی اور جب حضرت
عیسیٰ کے زمانیکے بعد عیسائی لوگ اس ترجمے سے پیشین گوئیان نکالکر یہودیون پر
مسیح کی رسالت ثابت کرنے لگے تو وہ قوم بہت دق ہوئی اور کہنے لگی کہ یہہ ترجمہ صحیح
نہین ہے چنانچہ اسی خیال سے چند یہودیون نے نیا ترجمہ کرنے پر کمر باندہی اونمین سے
پہلا ایک آدمی اقویلہ نامی تہا جو پیدایش سے یہودی تہا مگر اوسنے عیسائیت کو اختیار
کیا اور بعد اوسکے اوس سے انکار کیا اوسنے ان بہتر عالمونکے ترجمے پر یہہ اعتراض
کیا کہ وہ لفظی ترجمہ نہین بلکہ تقریری ہے پہر ایک دوسرے شخص تہیودوشن نے اقویلہ کے
ترجمے کو اس لحاظ سے کہ وہ فقط لفظی ہے نہ محاورہ کے مطابق نامنظور کرکے آپ
اوسکا ترجمہ کیا اور دانیال نبی کی کتاب کا جو ترجمہ اوس دوسرے شخص سے ہوا
اوس زمانہ کے عیسائیونکو ایسا معقول نظر آیا کہ اونہون نے اون بہتر عالمونکے
ترجمے کے عیوض مین اسکو پسند کیا تیسرے سمکوس نامی نے پورانے عہدنامیکا ترجمہ کیا
اور وہ تہیودوشن کے ترجمہ کے مقابل مین زیادہ تقریری ہے ان تینونمین سے ایک
ایک کا کچہہ کچہہ آج تک موجود ہے ہارنصاحب کے بیان جلد ۲ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ع
اور ایک تاریخ انگریزی مطبوعہ سنہ ۱۸۵۰ع جو کہ شہر لندن مطبع چارلس گرفن مین چہپا اسکا
خلاصہ اسمقام پر یہہ ہے کہ ترجمہ یونانی یعنے سپٹواجنٹ یہود کے ہر ایک عبادتخانے
سے نکالا گیا تہا تو اوسکے عیوض مین اور تین ترجمے شروع ہوئے اول ترجمہ اقویلہ جو ۱۲۹ع
مین ہوا اور یہ شخص عیسائی ہوکر پہر یہودی ہوگیا تہا اور ازراہ حقارت کے اپنا ترجمہ

عیسائیونکو دے دیا تہا دوسرا ترجمہ تہیودوشن کا جو ۱۶۰ع مین ہوا اور یہہ شخص اوّل تو مریتی شن ملحد کا اور پہر مارسین ملحد کا تہا اور آخر مین یہودی بن گیا تہا تیسرا ترجمہ سمکوس کا جو ۲۰۰ع مین ہوا اور یہہ شخص پہلے سامری تہا پہر یہودی ہوا اور اپنے ترجمہ مین یہودیون اور عیسائیون دونونکی در پردہ اہانت کرتا ہے ان ترجمون مین سے بہت جا عبارتین ترجمہ سپٹواجنٹ مین داخل ہوگئی تہین اور نقلین بہی آپسمین اسقدر مختلف تہین کہ ایک دوسرے سے نہین ملتی تہین اوسوقت ارجن نے کتاب ہکسیپلا ۲۳۱ع مین تیار کی کہ جسمین چہہ خانے رکہے تہے پہلے خانہ مین عبری کو عبری حرفونمین دوسرے خانہ مین عبری کو یونانی حرفونمین اور تیسرے خانہ مین ترجمہ اقویلہ اور چوتہی مین ترجمہ سمکوس اور پانچوین مین ترجمہ سپٹواجنٹ اور چہٹے مین ترجمہ تہیودوشن کو لکہا اور جہان سپٹواجنٹ مین توضیح کے لئے کوئی لفظ او ترجمونسے لیکر بڑہایا گیا وہان ایسا ✳ نشان کیا اور جو لفظ اصل عبری مین نہین تہا او سپر یہہ ✝ نشان کیا اور یہہ دو نشان ‡ ✣ بہی اوسنے اپنی کتاب مین بعض بعض جا کئی تہے مگر معلوم نہین ہوا کہ انسے کیا غرض تہی اہتہے اور اسیطرح رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۲ مین ہے اور تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۷ع صفحہ ۱۶۵ مین لکہا ہے کہ اوس کتاب کے مرتب کرنے مین اوسنے اٹہائیس برس صرف کئی تہے — اوسے دو ترجمے یونانی زبان مین اور دستیاب ہوئے چنانچہ اونکو بہی شامل کرکے اوسکا نام اکٹپلا یعنے ہشت مدہ رکہدیا اسی سببون سے سب ترجمے یونانی کو مضمون کلام الہی سمجہنا محض خطا ہے کیونکہ اوس مین کثرت سے زیادتیان ارجن کی ایسے مخلوط ہین کہ بقول ہارنصاحب کے اب امتیاز پہچان لینے کی بالکل نہین ہے اور ارجن نہ صاحب الہام نہ نبی تہا نہ حواری اور لعبیہ واہمہ ایسا غالب تہا کہ اوسکے سبب سے اکثر غلطی کرتا تہا چنانچہ اوسنے توریت کی اکثر باتین ایسی ہی بیان کی ہین اور غلطی جہان کہاتا تہا ایسی کہاتا تہا کہ کہی سینی تہین

لکہا ہی اور عبری زبان مین وقوف کامل بہی نرکہتا تہا پس اوسکی زیادتیان اکثر غلط
فاحش ہوگئین رومن تاریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۹ مین اول تین کام ارجن کے
یعنے مقابلہ کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اونکا اور تفسیر کرنی اونکی الفاظ کی بیان کرکے لکہا ہے
کہ تیسرے امر مین کچہہ غلطیان کین کیونکہ اوسنے توریت کی اکثر باتین خیالی طرح سے بطور
تمثیل بیان کین ـــ ایسا دستور محل شک ہے انتہی پہر اوسی رومن تواریخ کے صفحہ ۶۲
مین لکہا ہے کہ ڈمی ٹریوس اسقوف نے اوسپر (یعنے ارجن پر) حسد کرکے یا اوسکی
تعلیم کچہہ خلاف حق سمجہہ کر اوسکو موقوف اور اسکندریہ سے خارج کیا انتہی پہر یہی
ارجن ہین جنکی رای کے بموجب عیسائیون مین بحث کے درمیان جہوٹہی دلیلین
رائج ہوئین اور اسی سبب سے وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کثرت سے لکہی
گئین دیکہو رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ اور یہہ وہی ارجن ہین جنکے نام پر بہت بہت
بہی اپنی تصنیف گرا دیتے یعنے ارجن کے نام سے مشہور کرتے تہے (دیکہو طلوع آفتاب
صداقت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۳۲۳ باہتمام پادری شیرنگ صاحب
نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے) یہہ ارجن کتاب مقدس کے لفظی معنی بیکار
بند ہو کرنیکے لیے خوجہ بنگیا تہا یہہ یوسیبیوس کے لکہے بموجب اور یہی اوسکی دشمنی کا
باعث ہوا (از اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ع حاشیہ صفحہ ۱۶۳) اس سے
ظاہر ہے کہ ارجن کو کتاب مقدس کا مطلب سمجہنے مین اتنا تو تمیز ہی نتہا کہ اوسکی تعلیم کی
خاص غرض کیا ہے اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ع صفحہ ۱۶۷ مین ہے کہ ارجن کے
باب مین اختلاف رای ہے ایک فریق تو اوسی علم دین مین بڑا عالم تصور کرتا ہے
اور دوسرا فریق اوسے ارتیل ادرا اور تمام بڑے بڑے ملحد اور بدعت والونکا اصل ٹہرا
کر لعنت دیتا ہے ـــ بہت باتون مین وہ پر خطا عالم اور خطرناک ہادی ثابت ہوا انتہی
پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۸۶ مین ہے کہ ارجن نے کم نصیبی سے مصالحہ کے طور پر

اپنے دینکی اصلی حقیقت چھوڑکر کسیقدر تثلیث اور کلیسا کی اصل حسب عقاید افلاطونی
مان لی تھی اس سے اوسکے حریف کو اسبات کے کہنے کا بہانہ ملا کہ دین عیسوی صرف
عقاید افلاطونی کی خرابی سے آ نبتہے اور لارڈ نر اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۴۸
مین تعریف ارجن مین قول جروم کا نقل کرکے پھر قول جروم کا یون نقلکرتا ہے کہ ارجن کے
علم کا لحاظ کرکے تصنیف اوسکی اسطرح پڑھی جاوے جسطرح تصنیف ترتیلین اور نوویشن
اور ارنوبیس اور اسی پولی نیریس اور اور یونانی اور لاطینی مورخون کلیسا کی اور اچھا
لیا جاوے اور برا چھوڑا جاوے اور سلپیشیس سویرس کہتا ہے مین تعجب کرتا ہون
ارجن سے کہ کسطرح وہ اپنا ہی مخالف ہے کہ جہان صواب کو پہونچتا ہے تو اوسکا
نظیر اپنے بعد حواریونکے نہین رکہتا اور جہان غلطی کہاتا ہے تو ایسی کہاتا ہے کہ کسی آدمی نے
کبہی غلطی فاحش مثل اوسکے نہین کہائی اور صفحہ ۷۰ مین اوسی جلد کے لکھتا ہے
کہ ارجن نے خلاف رسم زمانہ اور ملک کے واسطے سمجھنے اور پھیلانے علم کتب مقدسہ کے
زبان عبری کو سیکہا اور اسکے سبب یونان مین وہ تعریف کیا جاتا تھا لیکن علما متاخرین نے
دریافت کیا ہے کہ ارجن کو وقوف عبری مین کامل نہ تھا
باوجود اسکے بقول ہارن صاحب کے کتاب ارجن کے بار بار نقلوسنے دو چار ہی برس
مین وہ علامتین ارجن کی ایسی پلٹ گئین کہ فایدہ کی نرہین اور آخر کو چھوڑ دی گئین
اور اسکے چھوڑ دینے سے بڑی قباحت بڑہا ئی اور جروم کیوقت مین بھی یہہ بات کہ
کسقدر اس مین اصل ترجمہ اور کسقدر زیادتی عبارت ارجن کی ہے معلوم ہوجانا مشکل
تھا اور اب تو اوسکے معلوم ہونے سے بالکل ناامیدی ہے پس چوتھی صدی مین جبکہ
پاپاے روم نے جروم کو کتاب کی صحت کے لیے مقرر کیا تھا تو جروم سے بھی جبکہ اصل
اور الحاق کے پہچاننے کا کتاب مین امتیاز دشوار تھا ایسی حالت مین سوا اپنی تجویز کے
اور کیا ہوسکا ہوگا کیونکہ جروم کو الہام نہین ہوتا تھا پھر اوسکا صحیح کیا ہوا کیا تسلی کا سبب

ہو سکتا ہے اور یہی تسلی اوتہار ن صاحب کے اس قول سے ہو سکتی ہے کہ جرومے صاحب کیوقت مین کتاب کے اصل و غلط کا پہچاننا مشکل تہا اور ابتو بالکل اوس سے نا امید ہے
اب اسیطرح کے تبدیلات اور الحاقات کی دو تین مثالین بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھی جاتی ہین اور یہی قیاس کر لینا چاہئی کیونکہ اگر سب لکھی جائین تو ایک کتاب مختصر صرف اسی بیان کے لئے چاہئے

ملاکی ۳ باب اعبری مین یون ہے دیکھو مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ تیرے آگے میری راہ کو درست کریگا انتہے دیکھو رومن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۴۴ع اور متی مقدس اس مضمونکو یون بدلتے ہین کہ دیکھو مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا انتہے متی ۱۱ باب ۱۰ یعنے میری کیجگہہ تیرے کا لفظ بدلتے اونہین خوف خدا نہ آیا یہہ اسلیئے کہ حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی کتاب ملاکی سے ثابت کرین اور اسیطرح مرقس ا باب ۲ اور لوقا ۷ باب ۲۷ مین بہی ہے پادری عماد الدین ہدایت المسلمین صفحہ ۱۵۷ مین لکہتے ہین کہ تیرے سے بہی مراد خدا ہے اور میرے سے بہی الخ مگر واہ صاحب آجتک وہ اپنی پرائی کو بہی نہین پہچانتے اگر تیرے اور میرے مین کچھہ فرق ہی نہین ہے تو میرے کے لفظ سے یہہ پیشین گوئی مسیح کے حق مین کیون نہ متی نے ثابت کری اس ایک لفظ مین تو زمین و آسمان کا تفاوت ہو گیا جو لوگ ایسی بڑی باتونکو کچھہ نہین سمجہتے اونہین انجیل مین ہر جگہہ گہٹانے اور بڑہانے مین کب خدا کا خوف آسے اب ثابت ہوا کہ انجیل کی ایسی ہی حفاظت کی گئی ہے جسکا عیسائیونکو بڑا دعوے ہے

گنتی ۲۴ باب ۷ عبری مین یون ہے اور وہ اپنے مونہہ سے پانی بہاویگا اور اوسکا تخم بہت سے پانیو نمین ہوگا اوسکا بادشاہ اگاگ سے فایق ہوگا اور اوسکی بادشاہی بلند ہوگی انتہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور اوسکے درمیان ایک آدمی پیدا ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت قومونپر اور ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت اگاگ سے

قایم ہوگی اور اوسکی سلطنت نہ ہیگی انتہے اس جگہہ یا مترجم سے حضرت علیشعی پہ
جا نیکے لئے یا یہود اور سامریون سے عیسائی مذہب کی دشمنی کے سبب تحریف
واقع ہوئے

۱۲ زبور ۷ اجیسے اب اُردو مین ۲۲ زبور ۱۶ کرکے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے
کیونکہ کُتّے مجہے گہیرتے ہین شریرون کی گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے
ہات اور میرے پاؤن چہیدتے انتہے اور عبری مین جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون
ہات میرے مانند شیر کے ہین انتہے اور بحمد اللہ کہ اسیجا سب پروٹسٹنٹ بہی لاچار
ہوکر عبارت عبری کے خراب ہونیکا اقرار کرتے ہین اور اپنے ترجمے لاطینی کے
موافق کرتے ہین اسمین یہہ مصلحت ہے کہ اسکے موافق اونکے زعم مین مسیح پر یہہ خبر خوب
جمتی ہے۔ ۴۰ زبور ۶ ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے
اور خطیت کا تو طالب نہین اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ تو نے میرے کان کہولے
یون لکہا ہے تو نے میرے لئے ایک بدن طیار کیا اور اسیکے موافق عبری ترجمہ مین
بہی ہے مگر اوس مین ۳۹ زبور ۶۸ کرکے لکہا ہے اور اسکے رفرنس مین
عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس رسول ۴۰ زبور ۶ کو یون
تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تو نے نہ
چاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا

اب اسکو دیکہتے ہی ہر شخص فوراً سمجہہ جائیگا کہ لوگون نے یہہ بات مسیح کی مُجسّم ہوکر
دنیا مین آنا ثابت کرنیکے لئے یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے خط مین داخل کی ہے
تفسیر ہنری اور سکاٹ چہاپہ لندن ۱۸۴۸ء مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ
یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵ مین یہہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تو نے میرے لئے ایک
بدن تیار کیا سامری توریت مین دس حکمون کے سوا جو حضرت موسیٰ کو لوحون پر

لکہے ہوئے ملے ہیں گیا ہوان حکم اور زیادہ لکہا ہے جو کہ عبرانیمین نہین ہے اسکے سوا ترجمہ پر
اعتماد کرنا یہہ کمال ضعف عقیدت ہے کیونکہ ہر لفظ کے ہر زبان مین متعدد معنے ہوا کرتے
ہین اور مترجم اپنے عقیدے کے موافق اوسکے کسی ایک معنے کو اختیار کر لیتا ہے گو وہ
اصل مقصود مصنف کا ہو یا نہو اور جب اوس ترجمے کا دوسری زبان مین ترجمہ ہوا
تو یہی آفت اوسکے پیچہے بہی لگی چنانچہ ان تینون ترجمہ والون یعنے اقویلہ تہیودوشن سمکوس
نے یسعیاہ ۷ باب ۱۴ مین کنواری کے ساتہہ ترجمہ نہین کیا بلکہ جوان عورت ترجمہ کیا ہے
اول صموئیل ۱۴ باب ۱۸ مین ہے اوسوقت صموئیل نے اخیاہ کو کہا خدا کا صندوق
یہان لا کیونکہ خدا کا صندوق اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تہا انتہے اور یونانی
ترجمہ مین اسطرح ہے اوسوقت ساول نے اخیاہ کو کہا کہ افود کو لا کیونکہ اوسوقت
افود کو بنی اسرائیل کے آگے پہنے ہوئے تہا انتہے ہدایت المسلمین چہاپہ لاہور سنہ ۱۸۷۹ع
صفحہ ۱۴۳ مین لکہا ہے تمام مفسر جو کلام الہی کے سمجہنے والے اور یونانی عبرانی کے
جاننے والے ہین یون کہتے ہین کہ اسمقام پر ترجمہ یونانی مین غلطی ہوئی ہے انتہے
قاضیون کے اول باب ۱۸ مین ہے یہوداہ نے غزہ اور اوسکی نواحی کو لیا انتہے اور
یونانی مین ہے کہ نہ لیا انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۴۳ مین ہے کہ یونانی ترجمہ مین غلطی آگئی
اور عبرانی صحیح ہے کیونکہ عبرانی کے الفاظ و حروف اور آیات وغیرہ سب یہودیون نے
بڑی حفاظت سے شمار کرکے یاد کئے اور لکہہ رکہتے ہین پر ترجمہ یونانی اسطرح
حفاظت نہین کیا گیا عام ترجمون کی مانند رہا جس مین امکان خطا اور غلطی کا
ہمیشہ رہتا ہے انتہے واضح ہو کہ یہہ اوسی ترجمہ سپٹواجنٹ کی خرابی ہے جسکی قدامت
پر عیسائیونکو بڑا فخر ہے اور عبرانی سے تو گیارہ سو برس تک عیسائیونکو واقفی ہی
نہ تہی دیکہو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع سطر ۲

۱۰۵ از زبور ۸ ۲ مین ہے اونہون نے اوسکے سخن سے سرکشی نہ کی انتہے یونانی ترجمہ مین ہے سرکشی کی انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۸ مین ہے یونانی مین مترجم نے غلطی کہائی کیونکہ وہ استفہام انکاری سمجہا حالانکہ وہ خبر تہی انتہے

یرمیاہ ۴۶ باب ۱۵ مین ہے کیا سبب ہے کہ تیرے بہادر گرائے گئے وے کہڑے نرہے کیونکہ خداوند نے اونکو ہانکا انتہے یونانی مین ہے کیون ایپس تیرا پسندیدہ سانڈہ تجہہ سے بہاگا کیون وہ کہڑا نہین رہا اسلئے کہ خداوند نے اوسے کمزور کیا اور تیرا گروہ تہا کمزور اور بیروت ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۰ مین ہے کہ یہہ ترجمہ یونانی والے نے کسی ضعیف حدیث کی پابندی کی رعایت سے اور دلالت التزامی کے سبب بعض مرادات پیدا کر کے کیا ہے مگر تفسیر سکاٹ مین ہے کہ یونانی ترجمہ اس آیت کا غلط اور نادرست ہے انتہے

۵۷ زبور ۷ مین ہے سارے معبودو تم اوسے سجدہ کرو انتہے یونانی مین ہے سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۱ مین ہے جس لفظ کا ترجمہ ہم نے بلفظ معبودو کیا ہے یونانی والے کی رائے مین اوسکا ترجمہ فرشتو آیا ہے انتہے

ہنری واسکاٹ کی تفسیر مین ہے کہ ۲۲ زبور ۱۶ کے بعد عبرانی مین یہہ عبارت زاید جو یونانی مین نہین ہے اونہون نے مجہکو جو پیارا ہون مردہ لاش کرکے خارج کردیا اور اونہون نے میرے بدن کو میخون سے چہیدا انتہے یہہ عبارت عیسائیون نے زاید کی ہوگی جیسے اول یوحنا ۵ باب ۷ مین تثلیث کا مضمون ملایا ہوا ہے اور سب علماء عیسائی کو اس الحاق کا اقرار ہے دیکہو اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب چہاپہ آگرہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۵ — ۵۸ اور تحقیق الایمان پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۴ — ۱۶ اور ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰۱ — ۱۰۳ اور بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء مین یہہ ۲۲ زبور کی ۱۶ آیت

ترجمہ لاطینی کے موافق اسطرح پر ہے کتّے مجھکو گھیرتے ہین شریرونکی گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہات اور میرے پانوچھیدتے انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۱ مین ہے تفسیرون مین دیکھنے سے دریافت ہوا کہ یونانی مین اس مقام پر غلطی ہے اور سہو واقع ہوا ہے یا مترجم نے ترجمہ کیوقت سہو کیا یا ترجمہ کے بعد کاتبونکی غلطی سے اس آیت کا ترجمہ رہ گیا انتہے مگر تعجب کہ ترجمہ کرنیوالونکو جو کہ شتر عالم تھے یا کاتبون کو جو تمام ملکون مین سیکڑون ہزارون ہونگے یہہ فقرہ عبرانیمین نہ سوجہہ پڑا اور ان عیسائیون نے دیکھہ لیا استثنا ۳۲ باب ۵ مین ہے اونھون نے آپکو خراب کیا اور اونکا داغ وہ داغ نہین ہے جو اوسکے لڑکونپر ہوتا ہے وہ کجرو اور ٹیڑھی قرن ہین انتہے ترجمہ سلمہ اور یونانی اور آرامی مین یون ہے وہ خراب کیے گئے ہین وے اوسکے نہین ہین وے بیٹے غلطی یا داغ کے ہین انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۲ مین ہے ان تینون کتابونمین اچھا ترجمہ نہین ہوا انتہے خروج ۲ باب ۲۲ کے بعد عبرانی کی نسبت یونانی اور لاطینی مین یہہ عبارت زاید ہے اور اوسنے ایک دوسرا جنا جسکا نام الیعاذر رکہا کیونکہ اوسنے کہا میرے باپ کا خدا مددگار ہے اور اوسنے مجھے فرعون کی تلوار سے بچا لیا ہے انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۳ مین ہے یونانی مترجم نے یہہ بیان حدیث وغیرہ سے قصہ کے تتمہ کیطور پر خود لکھہ دیا ہے کیونکہ جو عبارت ترجمہ مین اصل سے زاید ہے وہ مترجم کی ہے انتہے گنتی ۱۰ باب ۶ مین بہ نسبت عبرانی کے ترجمہ یونانی مین اسقدر زاید ہے اور جب تم تیسری آواز پہونکو تو مغربی خیمونکا کوچ ہووے اور جب تم چوتھی آواز پہونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہووے انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۳ مین لکھا ہے توریت عبرانی مین عزرا نے اسعبارت کو داخل نہین کیا اسلیئے ہم نہین کہہ سکتے کہ یہہ کلام اللہ ہے شاید حدیث وغیرہ سے اوس کتاب مین لکھے گئے ہونگے انتہے یسعیاہ ۹ باب ۶ مین کوئی صیغہ معروف ہے اور لاطینی مین مجہول اور یرمیاہ ۲۳

باب مین کئی جگھہ عبرانی مین صیغہ مفرد ہے اور لاطینی مین جمع ہے ہدایت المسلمین
صفحہ ۳۲۱۲ مین ہے کہ لاطینی آسمان سے نازل نہین ہوئی اور کسی رسول نے نہین
لکھی اس عبرانیکا ترجمہ آدمیون نے کیا ہے پس اوس مین اون مقامون مین جہان
مفرد کا ترجمہ جمع اور معروف کا مجہول ہوا ہے مترجمون نے غلطی کہائی ہے انتہے
مگر ۲۲ زبور ۱۶ مین لاطینی عبری سے زیادہ معتبر سمجھی گئی اس سبب سے کہ اُس
مین مسیح کی مصلوبی کا کچھہ مضمون پیدا ہوتا ہے
۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۶ مین یونانی ترجمہ مین اتنی عبارت زاید ہے جب یوربعام
مذبح کے سامھنے کہڑا تہا اور اوسنے نظر پہیری اور مرد خدا کی جسنے یہہ الفاظ ارشاد کئے تہے
قبر کو دیکہا انتہے ہدایت المسلین صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ بطور قصہ محذوف کے اور بطور
فائدہ اس ترجمہ مین یہہ لکہا گیا انتہے واضح ہو کہ یہہ اتنی غلطیان ترجمہ یونانی مین
مصنف ہدایت المسلین کی اقراری ہین
بابو گوپی ناتہہ بنگالی پادری فتحپور نے چاہا کہ انگریزی انجیل کا ترجمہ زبان اُردو مین کرے
تو فادر انلا کے لفظ کا ترجمہ کہ جسکے لفظی معنے شرعی باپ ہین اوسنے سُسر کے لفظ سے
کیا یعنے یہہ کہ یوسف مسیح کا نعوذ باللہ سُسر تہا مگر اوسنے اوس کتاب کو تمام نہ
کر پایا تہا کہ مر گیا
وسیطرح اول سلاطین ۱۷ باب ۴ مین جو کوّون کو حضرت الیاس کی پرورش کرنیوالے
لکہا ہے یہہ لفظ وصل اور یم اور اوسکا ترجمہ عرب لوگ جروم نے کیا اور ۲ تواریخ ۲۱
باب ۱۶ اور نحمیاہ ۴ باب ۷ مین بہی یون ہی ہے اور ترجمہ عربی سے معلوم ہوتا ہے کہ
اوریم کے لفظ سے مراد آدمی ہین نہ یہہ کہ جانور اور جارجی مفسر مشہور یہود نے بہی یعنی
یہی ترجمہ کیا ہے اگرچہ لاطینی مطبوعہ ترجمہ مین کوّے کا لفظ لکہا ہے اور ہارنصاحب
بہی کہتے ہین کہ اوریم کا ترجمہ عرب لوگ کرنا چاہئے نہ یہہ کہ کوّے

کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ وپادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۴۳ سوال ۸ کے جواب مین درباب ترجمہ لاطینی یعنے ولگٹ کے جوابتک تمام رومن کاتہلک عیسائیون مین صرف یہہی ترجمہ رائج اور مستعمل ہے لکہا ہے کہ ایک بزرگ قسیس جروم نامی نے سنہ عیسوی چارسو کے قریب یہہ ترجمہ کیا یہہ ترجمہ بہت جلدی مین کیا گیا اور بہت سی تبدیلیونکے باعث سے بگڑگیا انتہے ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پرٹسٹنٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۱۴۲ سطر ۳ مین لکہا ہے جروم کا سب سے بڑا کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کا لاطینی زبان مین ترجمہ کیا سنہ ۴۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ تک مغربی کلیسیاؤنمین کرسٹیان خاصکر اسی ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور عبری نہین جانتے تہے انتہے پس عماد الدین وغیرہ کم علم عیسائی جو کہتے ہین (تحقیق الایمان صفحہ ۶ سطر ۸) کہ اختلاف ترجمونکا موجب تحریف اصل کتاب نہین ہوسکتا انتہے تو ولگٹ ترجمہ کو پرٹسٹنٹ عیسائی غلط بتاتے ہین اور رومی کلیسیاؤنکے لاکہون عیسائیونکا ابتک اوسپر عمل ہے تو کیا وہ اصل کتاب کو نہین دیکہہ سکتے ہین یا صرف پراٹسٹنٹ کے پاس وہ اصل کتاب ہے اور کسی دوسرے فرقہ عیسائی کے پاس نہین ہے اور بقول مصنف تواریخ کلیسیا کے جو سنہ ۴۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ تک تمام مغربی کلیسیاؤنمین سوا اس ترجمہ کے کوئی اصل زبان ان کتابونکی نہ سمجہہ سکتا تہا تو وہ سب عیسائی ایماندار مرے ہونگے یا بے ایمان اس سے ظاہر ہے کہ انہین غلط یا صحیح ترجمونپر عیسائی جماعتونکے ایمان کا مدار ہے کیونکہ انجیل پہلی اور دوسرے اور نامہ عبرانیان کے جو یونانی ابتک اصل زبان سمجہی جاتی ہے یہہ سب ہی ترجمہ ہے اور اصل زبان مین تو ان کتابونکا پتا ہی نہین ہے

یہودی جرمنی زبان مین ایک ترجمہ عہد عتیق کا جسکو یہودی عالم جی کتہل ابن اسحاق باشرا نے کیا ہے مقام امسٹرڈیم مین سنہ ۱۶۷۹ع مین چہپا کارپنٹر صاحب اسکے ترجمہ کو

خدا کا برا کہنے والا فریبی بتاتے ہین اور یہہ الزام دیتے ہین کہ اونسے اپنے مذہب کے
پیچ سے چند پیشین گوئیون متعلقہ مسیح کو چہپا دیا ہے
اخیر انگریزی ترجمہ جواب مروج ہے اوسکو بادشاہ جمس کی بیبل کہتے ہین یہہ بادشاہ ۱۶۰۳ع
مین انگلستان کا تخت نشین ہوا اور اوسکے اگلے سال مین دربار ہیمپٹن مین جو مجلس
جمع ہوئی تہی وہان بشپ کی بیبل پر بہت سے اعتراض پیش کئے گئے تہے پس بادشاہ
نے حکم دیا کہ ایک نیا ترجمہ کیا جائے دو صدیون سے زیادہ گذرے ہین کہ یہہ نیا ترجمہ
جو اب استعمال مین ہے انگریزون کی قوم کو حاصل ہوا مگر چند سال سے اس مشہور
ترجمے پر عجیب تیزی سے حملہ ہوا ہے اور اوسپر یہہ الزام لگایا گیا کہ وہ اصل سے مطابق
ہونی اور خوبی اور عمدگی عبارت مین ناقص اور مشکوک اور غلط یہان تک ہے کہ بعضی
بڑی امر اہم کے امور مین بہی صحیح نہین اس ترجمہ کے مقدم دشمن اس زمانہ مین
(علاوہ ڈاکٹر گڈس صاحب ادیا اور ونکے جنکی گستاخ اور بیہودہ تقریرونکو ہم ذکر نہین
کرتے ہین) جان بیلنی صاحب ہین جنہون نے اپنی بیبل کے نئے ترجمہ کی تجویز اور
دیباچہ اور شرحون مین اس ترجمہ پر اعتراض کئے ہین اور دوسرے سر جمس بلینڈ
پرچس صاحب ہین جنہون نے اپنے دلایل متعلقہ ضرورت نئے ترجمے کتاب مقاصہ
مین اس ترجمے مین عیب نکالے ہین ان مورخون مین سے پہلے نے اپنی تجویز
مین جسکو اونہون نے ۱۸۱۶ع مین مشتہر کیا یہہ اقرار دیا کہ ۱۲۸۰ع سے اصل عبرانی
متن سے کوئی ترجمہ نہین ہوا ہے اور یہہ کہ چوتہی صدی مین جروم صاحب نے اپنا
رومی ترجمہ یونانی ترجمہ سے کیا تہا اور اونکے ترجمے سے رومی ولگٹ ترجمہ ہوا اور
رومی ولگٹ سے تمام یورپ کے ترجمے ہوئے اور اس تقریر سے اول ترجمون
کی تمام غلطیونکے ہمیشگی ثابت کرتے ہین فقط

سکرمنٹ ۶

یہہ کتابین عہد عتیق کی جواب بیبل مین شامل ہین سب ہین ہین اسواسطے ان کتابونکو تین قسم مین تقسیم کرنا ضرور ہوا

پہلی قسم کی وہ کتابین ہین جو کتاب پیدائش سے لیکر کتاب ملاکی تک ۳۹ کتابین بیبل مین شامل ہین اور وہ یہہ ہین

پیدائش	خروج	احبار	گنتی	استثنا	یشوع
قاضیون	روت	اول صموئیل	دویم صموئیل	اول سلاطین	دویم سلاطین
اول تواریخ	دویم تواریخ	عزرا	نحمیاہ	آستر	ایوب
زبور	امثال	واعظ	غزل الغزلات	یسعیاہ	یرمیاہ
نوحہ یرمیاہ	حزقیئل	دانیئل	ہوسیع	یوئیل	عموس

عبدیاہ یوناہ میکاہ ناحوم حبقوق صفنیاہ حجی ذکریاہ ملاکی

دوسری قسم کی وہ کتابین ہین جو ایک زمانہ مین موجود تہین اور اب ناپید ہین مگر اونکا ذکر ان کتب عہد عتیق مین جو بیبل مین داخل ہین موجود ہے اور کوئی شخص اونکی صحیح اور معتبر ہونے سے اور اسبات سے کہ وہ ایک زمانہ مین موجود تہین انکار نہین کرسکتا چنانچہ اون کتابونکا نام معہ نشان اون آیتونکے جن مین انکا ذکر ہے ہم اس مقام پر لکہتے ہین

۱	کتاب عہد نامہ موسیٰ	خروج ۲۴ باب ۷
۲	کتاب جنگ نامہ موسیٰ	گنتی ۲۱ باب ۱۴
۳	کتاب الیسر	۲ صموئیل ۱ باب یشوع ۱۰ باب ۱۳
۴	کتاب یاہو پیغمبر بن حنانی	۲ تواریخ ۲۰ باب ۳۴
۵	کتاب شمعیاہ نبی	۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۵
۶	کتاب اخیاہ نبی	۲ تواریخ ۹ باب ۲۹

۷	کتاب ناتہن نبی	تواریخ ۹ باب ۲۹
۸	کتاب مشاہدات عیدو غیب بین	۲ تواریخ ۹ باب ۲۹
۹	کتاب اعمال سلیمان	اوّل سلاطین ۱۱ باب ۴۱
۱۰	کتاب شعیاہ بن عاموص جسمین حال اول و شاہ یہود کا اول سے آخر تک تہا	۲ تواریخ ۲۶ باب ۲۲
۱۱	کتاب مشاہدات یسعیاہ جسمین خزقیاہ بادشاہ کا حال تہا	۲ تواریخ ۳۲ باب ۳۲
۱۲	صموئیل نبی کی تاریخ	اوّل تواریخ ۲۹ باب ۲۹ و ۳۰
۱۳	ایکہزار اور پانچ زبور سلیمان کے	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ و ۳۳
۱۴	کتاب خواص نباتات و حیوانات سلیمان کے	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ و ۳۳
۱۵	کتاب امثال سلیمان	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲
۱۶	جاد غیب بین کی تواریخ	اوّل تواریخ ۲۹ باب ۲۹
۱۷	مرثیہ یرمیاہ	۲ تواریخ ۳۵ باب ۲۵

یہہ مرثیہ علاوہ نوحۂ یرمیاہ کے ہے جو بیبل مین داخل ہے بشپ پٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہہ مرثیہ جو کہا گیا بعد وفات یوسیاہ کے اب گم ہے اور یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو نوحۂ یرمیاہ مشہور ہے اسلیئے کہ یہہ نوحہ غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ موت یوسیاہ پر (از تفسیر ڈیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ء جلد ۱ صفحہ ۹۳۶) اور کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اوسی پادری اسٹرن صاحب نے ترجمہ کیا اور مقام الہ آباد نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کے مشن پریس مین طبع ہوا ۱۸۷۷ء مین اوسکے فصل ۲ باب ۱۷ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ سور کی طاقت مثل نینوہ کے زائل ہوگئی تہی اور اوسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو چاہے قبضہ کر لیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اوسے اپنے قبضہ مین لاوے اسلیئے کشتی پر سوار ہو اپنا لشکر ہمراہ لیکے کنعان

ملک کی سرحد مجدونامی پر خیمہ زن ہوا تاکہ وہان سے اسور کیطرف راہی ہو یوسیاہ نے
اوسے روکا اور اپنے ملک کے درمیان سے جانے نہ دیا کیونکہ اوسنے یہہ سمجھا کہ اگر فرعون
اسور کو قبضہ مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بہی جاتی رہیگی اسلیئے یوسیاہ کو
واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے یا اوس سے مزاحم ہو آخرش
یوسیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن پڑا اور مجدو کے میدان مین دونون ایک دوسرے
کے مقابل ہوئے سو یوسیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہوکر تہوڑے عرصہ مین مرگیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ نبی نے اس نیک
بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ ابتک موجود ہے انتہے یہودی قوم کے
پے در پے مصیبتونکے سبب ایسی عزیز تحریرونکا جاتا رہنا خلاف قیاس نہین ہے
علی الخصوص ایسی حالت مین کہ وہ ایک جگہہ جمع نہین بلکہ متفرق ٹکڑے لوگونکے پاس تہے
ان کتابونکے الہامی ہونے پر کوئی دلیل نہین ہے خصوصاً جبکہ خود الہامی لکہنے والون نے
اونسے استخراج کیا یا اونکی طرف اشارہ کیا ہو فرض کیا جائے کہ اونکی تمام مطالب
کتب مقدسہ مین ہون اور کتب مقدسہ کو اونکی حاجت نہ رہی ہو (لیکن یہہ ممکن نہین
بلکہ کتب مقدسہ مین اونکا ذکر اسلیئے آیا کہ اونکی حاجت ہے) مگر یہان صرف اتنا کلام ہے
کہ اور بہی معتمد اور صحیح کتابین تہین جو اب معدوم ہین اور یہہ بات ایسی طرح ثابت ہے
کہ اوس سے بڑے بڑے علماء مسیحی نے بہی اقرار کیا ہے مسفرڈ صاحب اپنی کتاب
سوالات السوال مین جو سنہ ۱۸۴۳ع مین لندن مین چہپی ہے ذیل سوال دوم کے لکہتے
ہین کہ یہہ کتابین جنمین حضرت مسیح علیہ السلام کو ناصری کہا گیا تہا (اور جسکا ذکر مقدس
متی نے ۲ باب ۲۳ مین لکہا ہے) نیست و نابود ہوگئی ہین اسلیئے کہ جو کتابین
نبیونکی اب موجود ہین کسی مین حضرت عیسی علیہ السلام کو ناصری نہین لکہا ہے کیڈم
صاحب اپنی ہودلی بیبل والی تفسیر مین لکہتے ہین کہ پیغمبرونکی بہت سی کتابین ناپید ہوگئین

اسلیئے کہ یہودیون نے شرارت سے یا بیدینی سے بعض کتابونکو کہو دیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا اور بعض کو جلادیا انتہے

یہوداہ کے خط کے ۹ آیت مین یون لکھا ہے کہ میکائیل نے شیطان سے تکرار کرکے موسیٰ کی لاش کی بابت بحث کی انتہے یہوداہ نے یہہ بات توریت سے لکھی ہوگی مگر اب توریت مین کہین یہہ مضمون نہین ہے اور اسیطرح دوسرے خط تیمتھیس ۳ باب ۸ مین لکھا ہے کہ یانس اور یمبراس نے موسیٰ کا سامہنا کیا انتہے یہہ دونون نام بہی عہد عتیق کی کسی کتاب مین نہین پائے جاتے معلوم نہین کہ پولوس نے عہد عتیق کی کس کتاب سے یہہ ذکر لکھا اور وہ کتاب اب مجموعہ عہد عتیق مین موجود نہین ہے اور اسیطرح حنوک کے پیشین گوئی جو یہوداہ ۱۴ و ۱۵ آیت مین ہے توریت مین اب پائی نہین جاتی اسیطرح ۱۰۵ زبور ۱۸ آیت مین جو حضرت یوسف کے بیڑیون اور بیڑیون کا ذکر ہے یہہ بہی توریت مین مرقوم نہین ہے

تفسیر ڈوائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ع جلد ۲ صفحہ ۹۳۱ مین ہے کہ اس بادشاہ روشن ضمیر سلیمان نے اوس دانائی کو جو اوسنے پائی انسانونکے فائدے کے لیئے استعمال مین لانا چاہا اور بہت سی کتابین اونکی تعلیم کے لیئے لکہین مگر حضرت عزرا نے اونمین سے صرف تین کو مقدس کتابونمین داخل کیا اور باقی (یعنے جنکو مقدس کتابون مین داخل نہین کیا) یا تو وہ مذہبی تربیت کے لیئے نہین لکہی گئی تہین یا ایک زمانہ کے گذر جانے کے سبب خراب اور ناقص ہوگئین تہین تفسیر ڈوائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ع جلد پہلی صفحہ ۸۰۶ مین ذیل شرح آیت ۲۵ باب ۱۴ کتاب دویم سلاطین کی لکہا ہے کہ یونس پیغمبر کا حال اس مقام پر ہے اور اوس مشہور پیغام مین جو نینوی کو لیگئی تہی ہے اور اون پیشین گوئیونکے جنمین اوسنے بادشاہ یروبعام کو سرحد کے بادشاہ سے لڑنے پر دلیری دی کسی جگہہ لکہا ہوا نہین پاتے سے غرضکہ ہرطرح یہہ بات ثابت ہے کہ اون مقدس کتابون کے سوا اور بہی مقدس کتابین تہین جو تلف ہوگئی ہین انتہے

بیان تیسری قسم کی کتابونکا

یہہ وہ کتابین ہین جو مروجہ بیبل مین داخل نہین ہین مگر ان مین سے بعضے ایسی ہین جنکو اب تک بعض فرقہ عیسائیونکے مانتے ہین اور بعض ایسی ہین جنکو ایک زمانہ مین صحیح ٹہراکر بیبل مین داخل کیا تہا اور پہر نامعتبر ٹہراکر خارج کردیا اور بعض ایسی ہین کہ اونکو جمہور عیسائی جہوٹہی اور جعلی کہتے ہین انتہے

۱ تا ۷ کتب سیدنا شیت

۸ کتاب حنوک یعنے ادریس یارنصاحب کا انٹروڈکشن اور علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۳۰۷ یہہ کتاب حنوک کے کتاب کہلائی جاتی اور اوس مین پیشینگوئی موجود ہے جسکا بیان یہوداہ نے کیا ہے جسٹن ارنیوس وغیرہ اسکا ذکر کرتے پر بہت دن تک وہ گویا گم رہی جب تک کہ ۱۷۷۳ء مین اوس مشہور مسافر بروک صاحب نے ابیسنیا مین اوسے پایا اور یوروپ کے عالمون کے لیئے وہان سے نقل لایا معلوم ہوتا ہے کہ ابیسنیا کے عیسائی سمجہتے کہ وہ الہام سے دیگئی اسلیئے وہ اوسے پاک کتاب مین ایوب کی کتاب کے پیشتر داخل کرتے ہین انتہے (لغت کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۸۳)

۹ کتاب مشاہدات ابراہیم

۱۰ کتاب مشاہدات موسی

۱۱ کتاب پیدایش صغیر کونسل ٹرنٹ نے (جو ۱۵۴۶ء مین ہوئی تہی) اس کتاب کو نامعتبر ٹہرایا اصل اوسکی عبرانی مین چوتہی صدی تک پائی جاتی تہی اور جیروم اپنی کتاب مین اسکا حوالہ دیتا ہے اور سیڈرنس اپنی تواریخ مین اکثر جا اوس سے نقل لاتا ہے اور جن کہتا ہے کہ کتیونکا ۵ باب ۱۶ اور ۱۶ باب ۵ اکولیوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۵۰ وغیرہ اور ترجمہ اوسکا سولہوین صدی تک موجود تہا

گراوس صدیمین کونسل ٹرنٹ نے اوسے جہوٹا ٹہرایا ہارنصاحب کا انٹروڈکشن مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ع جلد ۴ صفحہ ۲

۲ اکتاب قیاس موسیٰ ہارنصاحب کا انٹروڈکشن علم حمیل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ع لندن جلد ۴ صفحہ ۲

۳ اکتاب الوصیت موسیٰ ہارنصاحب کا انٹروڈکشن مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ع جلد ۴ صفحہ ۲

۴ اکتاب اسرار موسیٰ ایضاً

۵ اکتاب معراج موسیٰ لارڈنر کے ورکس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع جلد ۲ صفحہ ۵۱۲ ارجن کہتا ہے کہ نامہ یہوداہ کی ۹ آیت اسی کتاب سے نقل ہوئی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ۲ صفحہ ۵۱۲ مین اس قول ارجن کو نقل کرتا ہے (ہدایت المسلمین چہاپہ لاہور ۱۸۶۹ع صفحہ ۷۵)

۶ اکتاب عزرا نمبر ۱ یہہ کتاب سپٹواجنٹ کے بعض نسخون مین شامل تہی اور یونانی گرجے مین عموماً پڑہی جاتی تہی تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ع جلد ۲ صفحہ ۷۵۶

۷ اکتاب عزرا نمبر ۲ یہہ کتاب چند رومی ترجمون مین اور ایک عربی ترجمہ مین موجود ہے ایضاً صفحہ ۷۷۶

۸ اکتاب توبت ایضاً صفحہ ۸۰۹

۹ اکتاب جودتہہ ایضاً صفحہ ۸۲۶

۲۰ باقی حصہ بابون کتاب استہر کا یہہ کتاب یونانی اور رومی نسخون مین موجود ہے تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۷ع جلد ۱ صفحہ ۸۴۹

۲۱ وزڈم سلیمان یعنے کتاب دانائی سلیمان یونانی زبان مین یہہ کتاب موجود ہے ایضاً صفحہ ۸۵۵

۲۲ ایکلزیاسٹکس یعنے کتاب الوعظ ایضاً صفحہ ۸۷۹

۲۳ کتاب باروق قدیم مصنفون نے اس کتاب سے سندلی ہے اور کونسل ٹرنٹ نے اسکو رد نہین کیا کیونکہ اسکے حصے گرجاؤن مین پڑہی جاتی تہے ایضاً صفحہ ۹۴۲

۲۴ کتاب راگ تین پاک بچونکی بعض یونانی ترجمے مصنوعہ ہیں اور مشہور بائبل مین یہہ کتاب بشمول کتاب دانیال موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۵۵

۲۵ کتاب تاریخ سوسنیا انہین ترجمون مین یہہ کتاب بہی کتاب دانیال کے شروع مین موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۵۹

۲۶ بل اور ڈریگن کی بربادی کی تاریخ یہہ کتاب بہی اونہاین ترجمون مین کتاب دانیال کے آخر مین موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۶۳

۲۷ دعا منسیس بادشاہ یہودیہ ایضاً صفحہ ۹۶۶

۲۸ اول کتاب مقابیس یہہ کتاب اور دوسری آگے آنیوالی کتاب عبرانی مین بہی تہی اور یونانی اور سریانی زبانون مین اب بہی موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۶۷

۲۹ دویم کتاب مقابیس ایضاً صفحہ ۱۰۱۷

۳۰ کتاب معراج اشعیاہ یعنے یسعیاہ ہارنصاحب کا انٹروڈکشن اور علوم بیبل کا مطبع ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحہ ۶۳۸

۳۱ ملفوظات حبقوق

انکے سواد وکتابین اور ہین یعنے کتاب لموئیل اور کتاب اجور جنکا ایک ایک باب صرف باقی ہے جو کہ کتاب امثال کے آخر مین شامل کردیا گیا

اب یہہ قسم دویم کی سترہ کتابین جنکا ذکر بیبل مروجہ حال مین موجود ہے اور قسم سیوم کی اکتیس ۳۱ کتابین جنکا ذکر ہارنصاحب وغیرہ نے کیا اور انکے سواد ۲ اور یعنی لموئیل اور اجور کی کتابین کہ یہہ سب پچاس ۵۰ کتابین ہوئین جو بیبل مین شامل نہین ہین پس آیتون ... اشارہ ہو جنکا کتابون کی کتابین غایب ہوگئی ہین اور یہہ پہلی قسم کی

کتابین جواب باقی اور بیبل مین شامل ہین انکا اور انکے مصنفونکا کچھہ ثبوت نہین ہے اور ظاہر ہے کہ جب بیسیون کتابین غائب کردین تو جو باقی رہا ہے اوسے کب اصلی حالت پر رکھا ہوگا

یوسیفس جو بڑا موّرخ مشہور ہے حضرت حزقئیل کیطرف اور دو کتابین منسوب کرتا اور کہتا ہے کہ حزقئیل نے یروسلم کے غارت ہونے اور صدقیاہ کے بابل کو نہ دیکھنے کی بابت پیشین گوئی کرکے اوس ملفوظ کو یروسلم مین بہیجدیا انتہے پس جبکہ ان دونون کتابونکو بہی قسم دویم اور سیوم کی کتابونمین شامل کرین تو اسطرح کی سب کتابین باون ہوئین

ہارن صاحب کی جلد اول شرح انجیل کے صفحہ ۱۳۱ مین لکہا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض کتابین پیغمبرون کی جاتی رہی ہین تو کہتے ہین کہ وے کتابین الہام سے نہین لکہی گئین نہین انتہے لیکن اگر غور کرین تو ان کتابونمین جو موجود ہین اوسنے کیا زیادہ الہامی بیان ہے یعنے اگر وہ الہامی نہ تہین جو گم ہوگئین تو یہہ بہی جو موجود ہین بدرجہ اولی الہامی نہین ہین خاصکر آستر اور غزل الغزلات وغیرہ اور جب یہہ الہامی سمجہی جاتین ہین تو اونکے الہامی نہونیکا کیا سبب ہے پہر یہہ کہ اگر وہ الہامی تہین تو ان کتابون مین اونمین کے منتخبات کیون موجود ہین کیا کوئی الہامی کتاب جہوٹہی کتابون کے بہی عبارتون کو سند مین لاسکتی ہی جیسے یہوداہ کی ۹ آیت اور متی ۲ باب ۲۳ اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ نامہ یہوداہ اور انجیل متی وغیرہ بہی الہامی نہین ہین اسکے سوا توریت و انجیل مین کہان لکہا ہے کہ وہ اکیاون کتابین الہامی تہین

مرات الصدق موّلفہ پادری بیدیلی صاحب اور ترجمہ طامس انگلس صاحب جنکو الارشاد پادری مریا انجلو صاحب کاتہولک مشنری مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ع صفحہ ۱۶۹ — ۱۸۳ مین کتب عہد عتیق و جدید دونونکی نسبت لکہا ہے قولہ کاتولیک ظاہر کرتے ہین کہ کتاب مقدس جیسا کہ ہر ایک شخص اپنی فہمید سے سمجہتا ہے ایمانکا کافی قاعدہ نہین

بہ حاشیہ رفیقہ کیتہولک

اور اسلیئے انسانونکو خدا کی بادشاہت مین پہونچا نہین سکتی اور یہہ کہ کتاب مقدس
کافی قاعدہ نہین ہے عقل سلیم بآسانی دیکھلاویگی کیونکہ اگر انسان اپنا ایمان اپنی سمجھ کے
مطابق کتاب مقدس پر منحصر رکہتے تو ضرور ہے کہ وہ پانچ چیزون مین کلیہ جمعی اور
دریافت حاصل کرے اوّل یہہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتہین
رکہتا ہے دراصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوسری یہہ کہ اوسکے پاس
سالم کتاب ہے کہ نہین تیسرے یہہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے ارشاد سے
ہے چوتہے یہہ کہ کسینے کتاب مقدس مین غلطیان درج نکی ہون پانچوین یہہ کہ وہ
اوسے سمجہہ سکتا ہو حیثیت یہہ کہ سب چیزین جو نجات کیواسطے ضرور ہین اوس مین ہون پہلے
یہہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ دراصل کتاب مقدس صحیح ہے اچہا کوئی پراٹسٹنٹ
اپنی خاص تمیز سے یہہ نہین پہچان سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب ہے اور وہ حرفون
سے بہری ہوئی اور اپنے حق مین گواہی نہین دے سکتے (ہراکلیس پولٹ تاباس)
سوا اسکے عالم و فاضل اس بات پر سب مقر ہین کہ یروسلم کی ہیکل اور شہر کے ساتہہ
وہ کتاب مقدس جو موسیٰ اور قدیم پیغمبرون کے ہات کی لکہی ہوئی تہی بنوکدنذر کے عہد
مین اسیرین کی چڑہائی مین تاخت و تاراج ہو گئی (ٹریمیس ٹیزب ان ب پ
والش کالیکشن جلد ۳ صفحہ ۵) اور اگرچہ کتاب مقدس موصوف کو اوسکی نقل مطابق
اصل سے ایزرا نبی نے پہر موجود کیا تہا مگر یہہ نقل بہی انطاکیس کے آیندہ ظلمون کے
وقت لٹ گئے (ایضاً) پس ایک شخص اپنی خاص راے اور تمیز کی تقویت پر کہہ
نہین سکتا کہ کتاب مقدس جو اوسکے پاس ہے سچی اور اصلی ہے یا نہین دوسری
یہہ کہ جسوقت کسی پراٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ خواہمخواہ
یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب ممدوح پوری ہے لیکن جو کوئی حقیقت کا مالک ہے
تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے اور کلام الہی کا کل نہین اب مین پراٹسٹنٹون کو

[illegible]

دیکھا سکتا ہون کہ کتاب مقدس مین بہت حصے کہوئی ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے کہ کم
سے کم بیس ۲ کتابین جلد مقدس کی بالکل کہوئی گئی ہین (کانسترن کا دیباچہ چارون انجیلون
کے باب مین) اگر تمہین میری بات مین شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مین فصلون کے
صحیفون اور متنون کو دیکہو اور ڈہونڈہو گنتی کی کتاب ۲۱ باب ۱۴ آیت یعنے یہہ خداوند
کے جنگ کی کتاب مین لکہا ہے یہہ کتاب کہان ہے جوشوا (یعنے یشوع) کا ۱۰ باب ۱۳
آیت یعنے کیا یہہ جاشار (یعنے کتاب الیشیر) کی کتاب مین نہین لکہا ہے مین
پراٹسٹنٹون سے پوچہتا ہون کہ جاشار کی کتاب کہان ہے اول سموئیل کا ۱۰ باب ۲۵ آیت
یعنے سموئیل نے بادشاہت کا طور و قاعدہ قوم سے کہا اور ایک کتاب مین لکہہ کر اوسے خداوند کے
آگے رکہا یہہ کتاب بہی کہوئی گئی پہر پہلے سلاطین ۴ باب ۳۲ آیت یعنے سلیمان نے
تین ہزار تمثیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایکہزار تہے پس یہہ مزامیر کدہر گئے اور پہر ا-
کرانیکل یعنی وقایع (یا اول تواریخ) ۲۹ باب ۲۹ آیت یعنے داؤد کے اعمال پہلے
سے پچہلے تک سموئیل سیر کی کتاب اور ناتہن پیغمبر کی کتاب اور گید (یعنے جاد) سیر کی
کتاب مین لکہے ہین ان دونون نبیونکی کتابین کہان ہین اور پہر دوسرا کرانکل ۹ باب
۲۹ آیت یعنی کیا یہہ ناتہن پیغمبر کی کتاب اور شلونیٹ اخیا کی پیشین گوئی اور ایدو سیر
کی بشارتون کی خوابون مین نہین لکہا ہے یہہ کتابین بہی گم ہوگئین ایضاً ۱۲ باب ۱۵
آیت یعنے کیا یہہ شمعیہ (یعنے سمعیاہ) پیغمبر کی کتاب اور ایدو سیر کی کتاب مین متضمن
مشابہتون کے مندرج نہین ہے یہہ بہی مفقود ہین ۱۳ باب ۲۲ آیت یعنی اوسکی
راہین اور اوسکے کلام عیدو کی تواریخ مین لکہے گئے تہے یہہ بہی ناپید ۲۰ باب ۳۴
آیت یعنے وے جنہو کی کتاب مین لکہے گئے تہے اور ۳۳ باب ۱۹ آیت یعنے وے
سیر کے کلامون کے درمیان لکہے ہین الحاصل ولی پاولس (یعنے پلوس) نے قرنتیونکو
تین ۳ مکتوب لکہے اونمین سے پہلا کہویا گیا کیونکہ اوسمین جسے ہم پہلا کہتے ہین ولی پاولس

لکھتا ہے کہ مین نے تمہین ایک مکتوب مین لکھا ہے (اول قرنتیونکا ۵ باب ۹) پس وہ
مکتوب جو اوسنے انہین لکھا کہان ہے اور پہر ولی پاولس لادوقیہ والے مکتوب کے پڑہین
پڑہنیکا حکم دیتا ہے قلسیون کا ۴ باب ۱۶ آیت یعنے لادوقیہ کی کتاب کو تم بہی اکلیسیا مین
پڑہو پس کتاب بہی کہوئی گئی اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع مسیح نے کئی کہ اگر وے
جدا جدا قلمبند ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین سمانہ
سکتین یوحنا کا ۲۱ باب ۲۵ آیت دوئی گشتن (یعنے جیسٹس شہید) ترافن (یعنے طرافون)
[illegible] بابت اپنی تحریر مین کہتا ہے کہ یہودیون نے [illegible] بہت سے غایب
[illegible] انجیل مقدس مطابق اونکے [illegible] پروٹسٹنٹون کے پاس
[illegible] نہین ہے بلکہ [illegible] اونکے قبضے مین ہے
[illegible] معلوم ہو کہ کتاب [illegible] الہام [illegible] یہہ بات کوئی
پروٹسٹنٹ خاص اپنی دانش سے جان نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس کوئی جگہہ
خبر دیتی ہے کہ موسی نے الہام مین آنکے توریت لکہی یا کہ اپوسٹلون نے اندروہی الہام
انجیل مقدس لکہی یا وے طبیعت سے انسان تھے ہو خطا سے [illegible] کیسا ہی
کوئی پروٹسٹنٹ جان سکتا ہے کہ وے ناخطا لکھنے والے تھے جو تب ایک پروٹسٹنٹ
کلیہ صداقت ہو نہین سکتا کہ کتاب مقدس مین کسیطرح کی غلطی یا اختلاف نہین ہوا
اور کہ وہ لفظ بلفظ وہی کتاب ہے جو مولفون نے قلمبند کی تہی یہہ بہی وہ اپنی خاص
فہم کی رسائی سے تحقیق دریافت نہین کرسکتا کیونکہ کتاب مقدس عبرانی یونانی لاطینی
زبان مین لکہی گئی تہی اور اسلئے خاص اوس زبان مین نہین ہے جسمین کہ اولا تحریر ہوئے
چنانچہ کتاب مقدس جسکا تشیل کو [illegible] اور ملکہ الزبتھ کے عصر کے بشپون نے انگریزی
زبان مین ترجمہ کیا تہا ایسی حد سے زیادہ ناقص اور پر غلط کی گئی تہی کہ اکثر عالم پروٹسٹنٹون
نے بادشاہ جیمس اول کے اوسکی بابت ایک عام فریاد و فغان برپا کیا (فہرست

بعضے مقامات ریم کی انجیل) جیسا کہ لکھا ہے یعنے تنڈیل کے ترجمہ انجیل مقدس مین ٹنسٹیل بشپ نے دو ہزار نقص واختلاف ظاہر کئی (بشپ واٹسن کا کا ایکٹ جلد ۳ صفحہ ۹۸) اور مسٹر بروٹن ایک پروتسطنت فاضل نے کونسل کی لارڈ لوگون کو لکھا اور نئی ترجمہ کی درخواست کی چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلنڈ مین ہے غلطیون سے بہرا ہے اور بشپون سے یہی بروٹن مذکور کہتا ہے کہ اون کا ترجمہ انجیل جو زبان انگریزی مین ہے اٹھہ سو اڑتالیس جگہہ مین توریت کے متن ومضمون سے برعکس ہے اور بہتون کے لیے انجیل مقدس کے رد کرنے اور دوامی شعلہ مین گرنے کا سبب ہوتا ہے (تنپل گارد صفحہ ۱۴۳) اشافیلس نے مارٹن لوتہر کی نئی انجیل مین قریبا ایکہزار کے اختلاف پائی اور بادشاہ جیمس اول کے حضور ایک عرضی جو اوس مقدمہ مین گذری اوس مین درج تہا کہ ترجمہ زبور جو عام نماز کی کتاب مین مندرج ہے میزان وبہامی وتغیر مین عبرانی زبان کے راستی سے کم سے کم دو سو مقامون مین مختلف ہے (پیسٹ صفحہ ۷۵-۷۶) فقط چودہوین مزمور کو جو کتاب عام نماز مین موجود ہے اور جس پر پروتسطنت پادری بجلف اپنی پذیرائی ورضامندی اقرار کرتے ہین دیکہو اور پہر اسی چودہوین مزمور کو پروتسطنتون کی کتاب مقدس مین مطالعہ کرو تو دیکہو گے کہ چار آیتین نماز کی کتاب مین بہ نسبت کتاب مقدس کے کم ہین مگر جو یہہ چارون آیتین کلام الہی سے ہین تو کتاب مقدس سے کیون چہوڑدین ہین اور جو کلام الہی سے نہین ہین تو پروتسطنت عام نماز کی کتاب مین اون آیتون کی عدم صداقت کیون نہین ظاہر کرتے حقیقت صریح یہہ ہے کہ پروتسطنتون نے یا کچہہ بڑہانے سے یا گہٹانے سے اس مین گویا کی آیتون اور خدا کے کلام کو بگاڑا ہے پانچوین یہہ کہ ادسے اپنی خاص دانش سے کچہہ نسلتا ہو مگر یہہ امر کسی پروتسطنت کیواسطے ممکن نہین چہٹے یہہ کہ پروتسطنت جانتا ہو کہ کتاب مقدس مین سب چیزین جو نجات کیواسطے ضرور ہین موجود ہین یہہ بہی

کوئی انسان اپنی فہمید بالذات سے جان نہین سکتا۔ ایک پراٹسٹنٹ بشپ پاٹیسک نامی شہادت کرتا ہے کہ دین کے باب مین چہہ شوام مین جنہین خدا نے مقرر کیا اور جو کلیسیا سے فرمائے جاتے ہین اور جنکی بابت ہم قبول کرتے ہین کہ کتاب مقدس اون امرونکو نہ کسی جگہہ مین بیان کرتی نہ سکہلاتی ہے۔ اب مین کبھی پراٹسٹنٹ سے پوچہتا ہون کہ بہلا کیا وہ اپنی نجات کی دلجمعی صرف ایک ایسی کتاب کے بہروسہ پر رکہہ سکتا ہے جسے وہ کلام الہی ثابت نہین کرسکتا ایک کتاب جسے وہ سمجہہ نہین سکتا ایک کتاب جسے جہلا و ضعفا[۵۱] اپنی ہلاکت کے لئے پڑہتے ہین ایک کتاب جسکے حصّے اکثر کہوئے گئے ہین ایک کتاب جو از بس غلطیون سے بہری گئی اور ناقص کی گئی ہے اور جسمین نجات پانیکی سب چیزین ضرور نہین ہین ایسی کتاب کیا ایمان کا قاعدہ کل و مکفل نجات ہوسکتی ہے نہین خدا قادر مطلق کا ہرگز یہہ ارادہ نہین ہوا کہ ہر ایک انسان اپنا اپنا ایمان بطور خود کتاب مقدس سے بناوے مت کلامیس توریت و انجیل کی تحریف تو توریت و انجیل سے ہی ثابت ہے اب جو عماد الدین وغیرہ قران مجید کی نسبت تحریف پکار رہے ہین چاہئے کہ وہ بہی اسیطرح قران مجید سے ثابت کردین اب کتاب صموئیل جسکا ۱ول صموئیل ۱۰ باب ۲۵ مین ذکر ہے اور کتاب ہوسیاہ جسکا ۲ تواریخ ۳۳ باب ۱۹ مین ذکر ہے اور وہ کتاب جسکا ۲ تواریخ ۳۴ باب ۲۲ مین ذکر ہے یہہ تینون کتابین اون باون[۵۶] کتابون پر زیادہ کرین اوچپن[۵۵] کتابین ہوئین کہ جو توریت مین سے غائب ہین

۵۱ ضعفا یعنی ضعیف اعتقاد والی جنکا ایمان ضعیف ہے ۱۲

منادی

اختلافات عہد عتیق کی پہلی قسم کی کتابون مین سے بعضے مقامات

پیدائش ۶ باب ۶ مین ہے کہ خدا انسان کو پیدا کرکے پچتایا اور ۱ صموئیل ۱۵ باب ۲۹ مین ہے خدا بدی کرنے سے پچتایا اگنتی ۲۳ باب ۱۹ مین ہے کہ خدا آدم زاد نہین جو پچتاوے اور اول صموئیل ۱۵ باب ۲۹ مین ہے کیونکہ وہ انسان نہین ہے کہ پچتاوے

استثناء ۵ باب ۹ مین ہے کہ باپ دادے کی بدکاری کا بدلہ اونکی اولاد سے تیسری اور چوتھی پشت تک لیتا ہون انتہے

مگر استثناء ۲۴ باب ۱۶ مین ہے کہ اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نجائیں نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کیجاوے

استثناء ۲۱ باب ۱۶ مین ہے تو محبوبہ کی بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹا ہے فوقیت نہ دی

مگر پیدایش ۲۵ باب ۲۳ مین ہے کہ بڑا چہوٹی کی خدمت کریگا

ہوسیع ۱۴ باب ۹ مین ہے خداوند کی راہین سیدہی ہین اور نیک لوگ اونمین چلین گے مگر

حزقیل ۲۰ باب ۲۵ مین ہے اور مین نے اونہین وہ سنتین دین جو بہلی نہین اور وہ قانون جنسے وہ جیتے نرہین

۲ تواریخ ۱۶ باب ۹ مین ہے خداوند کی آنکہین ساری زمین پر دوڑتی ہین مگر پیدایش ۱۸ باب ۲۱ مین ہے مین اوترکے دیکہونگا کہ اونہون نے اوس شور کے مطابق جو مجہہ تک پہونچا بالکل کیا ہے یا نہین ہین دریافت کرونگا انتہے یہان خدا کا عالم الغیب ہونا بالکل جاتا رہا

خروج ۲۰ باب ۲۶ مین ہے تو میری قربانگاہ پر سیڑہی سے ہرگز مت چڑہیو تا کہ تیری برہنگی اوسپر ظاہر نہو

مگر یسعیاہ ۳ باب ۱۷ مین ہے خداوند صیحون کی بیٹیون کی چاندیون کو گنجی کرڈالیگا اور خداوند اونکے اندام نہانی کو اوگہاڑیگا انتہے وہان مرد کا ننگا ہونا گناہ تہا اور یہان عورتون کے برہنگی جائز ہوی اور اسیطرح اگر سب اختلافات لکہی جائین تو ایک کتاب اسی بیان مین ہو فقط

کلیسیا ۴

جسمین ۷ سکرمنٹ ہین اور ایک ہناوی

سکرمنٹ ۱

قال اللہ تعالیٰ جلشانہ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ (سورہ مایدہ آیت ۱۵) اور وہ جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین اونسے ہمنے عہد لیا پہر بہول گئے ایکحصہ اوس نصیحت کا جو اونکو کی تہی (از شہادت قرانی فصل ۲ ۱۲ صفحہ ۱۸)

کتب عہد جدید یعنے اناجیل وغیرہ کا حال لکہنے سے پیشتر ان وہ چار بیانون پر غور کرلینا چاہئے

لوقا ۱ باب ۱ مین ہے بہتون نے کمر باندہی کہ اون کامون کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کرین ۔ انتہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اوسیوقت مین لوقا کیطرح اور بہی بہتون نے انجیلین لکہی تہین مگر وہ جہوٹی یا سچی کچہہ معلوم نہوئین

گلتیونکا ۱ باب ۶ پہر گئے دوسری انجیل کیطرف مائل ہوئے انتہے یہہ دوسری انجیل جو ان چار انجیلونکے سواہے پلوس کے وقت مین مشہور ہوچکی تہی

۲ تسلنیقیونکو ۲ باب ۲ مین ہے نہ گہبراو نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہہ سمجکر کہ وہ ہماری طرف سے ہے انتہے یعنے پلوس کے وقتہی مین جعلی خط لکہے جاتے تہے

۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳ سے بہی ظاہر ہے کہ پلوس کے وقت مین جہوٹہے رسول اور معلم پیدا ہوگئے تہے بلکہ خود پلوس ہی تے دین کے واسطے جہوٹ بولنا پسند کیا تہا رومیونکا ۳ باب ۷ موشیم صاحب اپنی تاریخ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ء حصہ ۲ باب ۲ صفحہ ۶۳ مین اول صدی عیسویکا یون بیان فرماتے ہین کہ بہت سے ایسے باعث تہے جنکے سبب ابتدا زمانہ مین انجیلونکے ایک نسخہ مین جمع کرنیکی ضرورت ہوئی خصوصاً اس باعث سے کہ بعد جانے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اونکی زندگی اور تعلیمات کی تواریخ پر فریب اور کہانی آمیز ایسے

لوگونسے جنکے ارادے بد نہ تہے مگر جو جہوٹے مذہب والے اور سادہ لوح اور خدا پرست
فریبونسے رغبت رکہتے تہے تصنیف ہوئی تہین اور اونکے بعد بہت سے جہوٹی بنیاد کی تحریرین
جنپر پاک پیغمبرون کے نام بطور مصنفونکے درج کئے گئے تہے دنیا پر فریب سے رکہی گئی تہین انتہی
اور بہر موشیم صاحب اپنی تواریخ باب ۳ صفحہ ۷۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۰ع مین دوسری صدی
عیسوی کا بیان یون فرماتے ہین کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیرون نے اسبات کو
صرف جائز ہی خیال نہین کیا بلکہ قابل تحسین و آفرین کے سمجہتے تہے کہ راستی اور خداپرستی
کی ترقی کے لئے فریب دین اور جہوٹہ بولین اس راے کو اون یہودیون نے جو مصر مین
رہتے تہے سنہ مسیحی سے پیشتر جیسا کہ بہت دلیلون سے معلوم ہوتا ہے اونسے سیکہا تہا اور
اُن دونون سے عیسائیون مین یہہ برائی ابتدا سے پہیلی تہی اس بات مین کوئی شخص شک
نہین کریگا جب اون کتابونکو جو بہت سے جہوٹہ سے بہرے ہین اور مشہور آدمیونکے نام سے بنائے
گئین ہین بغور دیکہیگا اور سبل لین کے اشعار اور اسیطرح کی بیقدر کتابونپر توجہ کریگا جو
بہت سی دوسری صدی اور اوسکی اگلی صدیونمین نکلی ہین مین یہہ نہین کہتا کہ جو عیسائی
اپنی مذہب پر پکے تہے اونہون نے اس قسم کی جہوٹی کتابین بنائی تہین بلکہ غالباً وہ
کتابین بہت سی گناشک کے فرقے سے نکلین تہین تاہم اسبات سے انکار نہین کیا جاسکتا
کہ جو عیسائی اپنے مذہب کے پابند تہے وہ اس خطا سے بالکل آزاد نہ تہے انتہی
طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع کے حصہ تین صفحہ ۲۲۳ مین اور مطبوعہ لندن
سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۴۰ مین لکہا ہے کہ سنہ ۲۳۰ع مین ایک شخص ارجن نامی مدرسہ سکندریہ کا مدرس
تہا اور تیز عقلی اور علم اور خوش اخلاقی اور دانشمندی کے سبب اوس کی
ایسی شہرت ہوئی کہ مخالف اور بت پرست مصنف بہی اوس کی تعریف کرتے اور اوس
کے نام پر اپنی تصنیف کرواتے تہے اسلئے اور نہ صرف جعلی مصنف بلکہ مسیح ہونیکا بہتون
نے دعوے کیا تہا چنانچہ یوسف مورخ کتنونکا ذکر کرتا ہے وہ یون لکہتا ہے کہ ملک جادوگرون

اور دغاباز دوسنے بہر گیا تہا جنہون نے بہتونکو ورغلانا اور بیابان مین لیئے گئے تاکہ اپنی کرامتیں دکہائیں انمین سے دوسیتہیوس سامریکا ذکر ہے جسنے آپکو مسیح کہا اور شمعون مجوسی جو آپکو خدا کا بیٹا کہتا تہا اور تھودس جسنے بہت لوگونکو دہوکا دیکر کہا کہ مین یردن ندیکو دو حصہ کرکے بیچ مین رستہ بناونگا القصہ چوبیس شخصونکا ذکر ہے کہ جنہون نے اورین قیصر کے وقت سے بیکرسنہ ایکہزار چہہ سو بیاسی عیسوی تک مسیح ہونیکا دعوی کیا از روم تفسیر ہنگٹن صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۸۶ .

اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۸ع صفحہ ۸۴ اور ۸۵ مین لکہا ہے کہ دوسری صدیمین اسبات پر عیسائیونکے درمیان اختلاف تہا کہ بت پرستون سے بحث کے درمیان فلسفی کا طریقہ کام مین لانا درست ہے یا نہین اور یہہ اختلاف آخر الامر کلیمنس اور اریجن کی لیاقت کے باعث اور فلسفی کے جانب دارونکی غالب زیادہ گوئی کے سبب اسکندریہ مین رفع ہوگیا اسکے تسلیم کرنیسے دین کے جانب دارونکو دلیلون کے لانمین تحقیقات کی موشگافی مین عقل کا استعمال یا سچ پوچہو تو تصرف بیجا کرنیمین بڑا فایدہ حاصل ہوا لیکن بحث مین اونکی وہ مردانہ اور سادی راستبازی جو گو کبہی کبہی بہونڈی اور ناتراشیدہ بہی ہوتی تہی اور اون حامیان حقکو زیبا تہی اونکے ہات سے جاتی رہی اون دینی دغا اور فریب کے اصل جو اوسکے بعد تواریخ کلیسیا کے صفحونکو داغ لگاتے ہین بعض آدمی اسہی فلسفی کا تعلق تصور کرتے ہین ۔ قدیم فیلسوفونکے درمیان یہہ رسم ایک عرصے سے جاری تہی کہ اپنی تصنیف کسی دوسرے ایسے شخص کے نام سے مشہور کردین جسکو سب مانتے ہون تاکہ لوگ اونکے مضامین کو دل دیکر پڑہین ۔ لیکن جب اوسنے دین عیسوی مین راہ پائی تو اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا تہا کہ عموما بدگمانی اور تکرار پیدا ہوا اوسکی اوسوقت کی صفائی مین مراتع لگے اور آیندہ کے لئے بڑی بڑی خرابیونکا سامان پیدا ہوگیا اون جعلی انجیلون کی اور اعمالونکی اور مکاشفاتونکی جڑ یہی ہے جو لوگون نے کسی نہ کسی حواریکے نام سے مشہور کردی

ہین جو کتابین کہ بہت دن بعد لکھی گئین لوگون نے حواریون کے تو العین کی تصنیف بتلا دین اسطرح کی دغا اور فریب اکثر کسی نئے مسئلے کو قدیم ثابت کرنے کے لئے خواہ تاویب مین کوئی تازہ بات ایجاد کرنیکے لیے خواہ کسی دست اندازی کا اختیار حاصل کرنیکے لئے کام مین آتے تھے اور اس مکروہ مگر عام پسند قاعدہ کو کہ سچ کی تائید جھوٹ سے جایز ہو سکتی ہے لوگ واجب ٹھہراتے تھے چھہ سو برس سے زیادہ یہہ موجب رسوائی کلیسیا سے روم مین جاری رہا استہنے روم میں تواریخ کلیسیا ۳ باب کے دوسرے حصے کے ۳۰ شمار مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۹۰ مین لکھتے ہین کہ دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست فیلسوف اور حکیمون کے ساتھہ دین کا مباحثہ کیا جاوے تو اونہین کے بحث کا طور اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے یا نہین اور آخر کار اُریجن وغیرہ کی راے کے بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ مسیحی بجا لاؤن کی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی لیکن راستی اور صفائی مین کچھہ خلل پڑا پھر اسی سبب سے بعضے لوگ یہہ ہی جانتے ہین کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کہ اس زمانیکے بعد کثرت سے لکھی گئین اسطرح سے کہ جب فیلسوف لوگ کسی طریقہ کی پیروی کرتے تھے تو کبھی کبھی اوسکے حقمین کتاب لکھہ کر کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے تھے کہ اس حیلے سے لوگ اوسپر متوجہ ہو کر اوسکی باتین زیادہ مانینگے اگرچہ اوسکی باتین برخلاف مصنف کی ہوتین سو اسیطرح مسیحی جو فیلسوفون کیطرح بحث کرتے تھے کتاب لکھہ کر کسی حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج دیتے تھے ایسا دستور تیسری صدی مین شروع ہوا اور کئی سو برس تک رومی کلیسیا مین جاری رہا یہہ بات بہت ہی خلاف حق اور قابل الزام شدید تہی انتہے

اوڈنصاحب اقرار کرتے ہین کہ دسوین صدی مین جو دریا جعل اور جہوٹ کا مسیحیون مین موج زن تہا نام انتہائی سیس کا جعل سے بنا لیا گیا انتہے

ہارنصاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء صفحہ ۱۳۲ مین لکھتے ہین

کہ بلاشبہہ بعضی خرابیاں (یعنے تحریفین) جان بوجھکر اون لوگون نے کی ہین جو کہ دیندار مشہور تھے اور اوسکے بعد اونہین خرابیونکو ترجیح دیجاتی تھی تاکہ اپنے مطلب کو قوت دین یا اعتراض اونپر آنے نہ دین انتہے لب التواریخ جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۹ع صفحہ ۹۳ باب ۹ فصل ا سطر ۳ مین مرقوم ہے کہ الیسوڈورس کے مکتوب کا جعل سولہوین قرن تک ہنوز آشکار نہوا تھا انتہے

ایسے ہی لوگون کے حق مین قران مجید کی یہ آیت ہے سورہ بقر آیت ۷۹

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ

از شہادت قرانی فصل ۳ صفحہ ۱۰۰ مصنفہ ولیم میور صاحب چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۱ع یعنے خرابی ہے اونکو جو لکھتے ہین کتاب اپنے ہات سے پھر کہتے ہین یہہ اللہ کے پاس سے ہے کہ لیوین اوسپر مول تہوڑا سو خرابی ہے اونکو اپنے ہات کے لکھے ہوئے سے اور خرابی ہے اونکو اپنی کمائی سے

بیان کتابون عہد جدید کا

یہہ کتابین دو قسم کی ہین پہلی قسم وہ جو مجموعہ مروجہ حال مین شامل ہین یہہ کل ۲۷ کتابین ہین

انجیل متی انجیل مرقس انجیل لوقا انجیل یوحنا اعمال رومیونکو خط پہلا قرنتیونکو خط دوسرا قرنتیونکو خط پہلا گلتیونکو خط دوسرا گلتیونکو خط افسیونکو خط فلپیونکو خط کلسیونکو خط پہلا تسلنیقیونکو خط دوسرا تسلنیقیونکو خط پہلا طمطاوس کو خط دوسرا طمطاوس کو خط طیطس کو خط فلیمونکو خط عبرانیونکو خط یعقوب کا خط پطرس کا پہلا خط پطرس کا دوسرا خط یوحنا کا پہلا خط یوحنا کا دوسرا خط یوحنا کا تیسرا خط یہوداہ کا خط مشاہدات یوحنا

قسم دوم کی کتابین جو مجموعہ مروجہ حال مین شامل نہین ہین

(ماسے ۱۳۳ کتاب)

ازانشو دکشن ہارنصاحب اور پیر علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ ۶

۱ انجیل طفولیت جو متی نے لکھی
۲ انجیل ولادت مریم
۳ انجیل یعقوب

۴ انجیل نیقودیما ۵ انجیل پیٹر ۶ انجیل قدیم یوحنا ۷ انجیل اندریاہ حواری ۸ انجیل فلپ

۹ انجیل بارتھالومی ۱۰ انجیل توما حواری ۱۱ انجیل اول طفولیت عیسیٰ توما نے لکھی ۱۲ انجیل دوم طفولیت یعقوب نے لکھی

۱۳ انجیل تھی آز ۱۴ انجیل مرقس جو مصریون کی کہلاتی ہے

(از ترجمہ انگریزی سیل صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۴) ۱۵ انجیل برنباس

۱۶ انجیل تھی ڈیس ۱۷ انجیل پال ۱۸ انجیل ایلس ۱۹ انجیل بسیلی ڈس ۲۰ انجیل سرنتھیس

۲۱ انجیل لبی اونیٹر ۲۲ انجیل انکارتیس ۲۳ انجیل حوا ۲۴ انجیل ہیوویا ۲۵ انجیل جوڈ

۲۶ انجیل جوڈس اسکریوطا ۲۷ انجیل مارشین ۲۸ انجیل امرن تھس ۲۹ انجیل ناصریان

۳۰ انجیل کاملیت ۳۱ انجیل سی تھینس ۳۲ انجیل تی ٹی شن ۳۳ انجیل حقیقت جو ولین ٹی نین ٹس تھی

۳۴ انجیل وینیس ۳۵ نامہ مریم بنام اگناشس ۳۶ نامہ مریم بنام سلیمان ۳۷ کتاب پیدایش مریم

۳۸ کتاب مریم ۳۹ تاریخ اور حدیث مریم ۴۰ کتاب مریم کی معجزات مسیح ۴۱ کتاب سوالات صغیر و کبیر مریم

۴۲ کتاب نسل مریم ۴۳ کتاب مریم انگشتری سلیمانی ۴۴ کتاب عقاید حواریاں انٹروڈکشن ہارن صاحب

اور پر علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ ۶ ۴۵ کتاب تعلیم حواریان از وڈکس

لارڈنر صاحب مطبوعہ ۱۸۲۹ء لندن جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ ۴۶ کتاب اعمال پطرس ۴۷ کتاب

اول مشاہدات پطرس ۴۸ کتاب قدیم مشاہدات پطرس ۴۹ نامہ پطرس بنام کلیمنٹس

۵۰ کتاب مباحثہ پطرس ۵۱ کتاب تعلیم پطرس ۵۲ کتاب وعظ پطرس ۵۳ کتاب آفتاب سمارپطرس

۵۴ کتاب خانہ بدوشی پطرس ۵۵ کتاب قیاس پطرس ۵۶ کتاب اعمال یوحنا ۵۷ کتاب خانہ بدوشی یوحنا

کتاب حدیث یوحنا — نامہ یوحنا بنام ہیدروپک — مریم کا وفات نامہ جو یوحنا نے لکھا

تذکرہ مسیح اور ان کے نزول کا صلیب سے جو یوحنا نے لکھا تھا — کتاب مشاہدات دویم یوحنا

کتاب آداب نماز یوحنا — کتاب اعمال اندریاہ — کتاب آداب نماز متی — کتاب اعمال فلپ

کتاب اعمال توما از اشٹوکسن ہارنصاحب اور علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۱ صفحہ ۶۴۲

کتاب مشاہدات توما — کتاب خانہ بدوشی توما — کتاب آداب نماز یعقوب

وفات نامہ مریم جو یعقوب نے لکھا — کتاب حدیث تھی آز — کتاب اعمال تھی آز

کتاب آداب نماز مرقس — مرقس کی کتاب پی شین — نامہ بارنا باس لارڈنر صاحب کے

ورکس مطبوعہ ۱۸۲۹ء لندن جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ — کتاب اعمال پال یا شہادت تھکلا

اوّل ہارنصاحب کا اشٹووکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۱ صفحہ ۶۴۲ — کتاب اعمال پال

یا شہادت تھکلا دویم — کتاب اعمال پال — نامہ پال بنام لاوڈکیان نامہ کلیسیاں ہیں باب ۱۹

تین نامے پال کے بنام تھسلنیکیاں — نامہ پال بنام یہودیان یہ خط سریانی زبان کے ترجمہ

پلیسکیٹو میں شامل ہے — تین نامے پال کے بنام کرنتھیان اوّل کا تین میں ۵ باب ۹

دویم ایضاً ۱۰ باب ۹ — نامہ پال بجواب نامہ کرنتھیان — چھ نامے پال کے بنام سنیکا

ہارنصاحب کا اشٹووکشن اور علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۶۴۲

کتاب مشاہدات اوّل پال — کتاب مشاہدات دویم پال — کتاب وزن پال — کتاب خطبہ پال

پال کی کتاب منتر سانپ — کتاب ہی سپت پال — مکاشفات سرنتھس

اعمال حواریان جو ابی اونیٹر کے پاس تھے — کتاب پال کی سیٹس — کتاب جیمس

کتاب اعمال حوارین سیٹس کے — اعمال حواریان لن تی شیس — اعمال حواریان لیاشیس

اعمال حواریان لیوتھان — اعمال حواریان جو منکی چینز پاس تھے — حواریان سلیوکس

مکاشفہ سٹیفن — نامہ تھی آس نامی انسٹ — نامہ اوّل کلیمنٹ بنام کارنتھینز

نامہ دویم کلیمنٹ بنام کارنتھینز — نامہ گنی تھی اسن بنام فی سینر — نامہ گنی تیس بنام میگنی شینس

نامہ اگنی شیس بنام ٹرلینیر ۱۱۸ نامہ اگنی شیس بنام رومیان ۱۱۹ نامہ اگنی شیس بنام فلی پکل فینس ۱۲۰ نامہ اگنی شیس بنام سمرنتیر ۱۲۱ نامہ اگنی شیس بنام پولی کارپ ۱۲۲ نامہ پولی کارپ بنام فلی پینیر ۱۲۳ گڈریہ ہرمس کا ۱۲۴ احکام ہرمس ۱۲۵ تماثیل ہرمس

ان کتابونکے سوا چند کتابین ایسی تہین جنکو کہتے تہے کہ خود حضرت مسیح علیہ السلام نے لکہی ہین اونکی تفصیل یہہ ہے از انشو ڈکشن ہارن صاحب مشتمل بر علوم بیبل مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ا صفحہ ۶۴۲

۹۷ ۱۲۶ نامہ بنام آبیگارس ۱۲۷ نامہ بنام پیٹر و پال ۱۲۸ کتاب تمثیلون اور وعظکی ۱۲۹ کتاب مناجات مسیح کی ۱۳۰ کتاب سحر کی ۱۳۱ کتاب پیدائش مسیح اور مریم ۱۳۲ نامی جو آسمان پر سے گرے ایضاً ہارن صاحب صفحہ ۶۴۲ ۱۳۳ نامہ حضرت مسیح جو منی کیس نے پیدا کیا

جن کتابون پر کسی کتاب کا حوالہ نہین ہے اونکا نشان ملیگا اکسہو مو اور ایہو کریفل نیو ٹسٹمنٹ مین جو ۱۸۲۰ء لندن مین چہپی ہے

یہہ تفصیل کتابونکی جو لکہی گی وہ ہے جو ہمنے اگلی کتابونمین پائی ہے اور کچہہ تعجب نہین کہ اونکے سوا اور بہی کچہہ تحریرین معتبر یا نامعتبر ہون جنکے اطلاع ہم تک نہ پہنچی ہو پادری ویری صاحب فرماتے ہین کہ جعلی انجیلون کے موجود ہونیسے ہم ناواقف نہین ہین بلکہ جن جعلی انجیلون کا ہارن صاحب نے اپنی تصنیف مین حوالہ دیا ہے وہ ہمارے پاس بہی موجود ہین انکو بعض بد عقیدون نے مروج کرنا چاہا تہا مگر وے اپنے فاسد ارادہ مین کامیاب نہو سکے انتہے از اخبار نور افشان مطبوعہ مطبع امریکن مشن لدیانہ نہم جولائی ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۲۳ کالم ۳ نمبر ۲۸ جلد ۲

سکرمنٹ ۲

قسم اول کی کتابونمین سے منجملہ کل ۲۷ کتابکے رو سے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲ و ۲۲ مین جو اس ملک کے سب عیسائیون کی تعلیم کی بنیاد ہے اسطرح تقسیم لکہی ہے کہ صاحب تواریخ یوسی بیوس تین طرح کی کتابونکا ذکر کرتا ہے پہلے وہ جنکے اصل و معتبر ہونے پر سبکے سب متفق الراے

ہین دوسری وہ جنکی نسبت بعضونکو شک تہا تیسری وہ جنکی نامعتبری پر سب ایکہی طرحکا منشار اور یقین رکہتے تہے پہلے مین چار انجیل رسولون کے اعمال مقدس پلوس کے چودہ خط مقدس پطرس کا پہلا خط مقدس یوحنا کا پہلا خط مندرج کرتا اور اسکے ساتہہ یہہ کہتا کہ شاید موقع ہے کہ مکاشفات کی کتاب اسمین شامل کیجاے دوسرے مین یعقوب کا خط یہوداہ کا خط مقدس پطرس کا دوسرا اور تیسرا خط شامل کرتا اور تیسرے مین کوئی کتاب جو انجیل مین شامل ہے مندرج نہین کرتا لیکن اونکا ایسا ذکر ہے کہ بعضون نے اوس خط کی جو عبرانیونکے نام ہے اور مکاشفات کی کتاب کی بابت شک کیا تہا کہ آیا قانون مجموعہ مین شامل کرنا بجا ہے یا نہین فقط تمت کلامہ اور طلوع آفتاب صداقت نارتہہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کیطرف سے چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۱۸ مین ان ساتون کتب مشکوکہ کی بابت یوسیبیوس کا یہہ قول منقول ہے کہ چاہیے وسے ہیچ اس رسول کے ہون چاہیے وسے اوسی نام کے دوسرے شخص کے لکہے ہوئے ہوں وین استثنے اور سریانی ترجمہ مین ہی جو بزعم عیسائیان ایک سو پچاس اور ایکسو ستر کے درمیان مین لکہا گیا وہ خطوط جنکو یوسیبیوس نے مشکوک بتایا نہین ہین اور یہہ امر اسے عیسائیونمین عام ہے اسلئے اسکی بابت بہت سی سند مین لانا ضرور نہین ہے چنانچہ پادری فنڈر صاحب نے بہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۳۸ مین بہی لکہا ہے

پس وہ نین جو مشکوک ہین اونکی فہرست یہہ ہے　سبعہ کتاب

یعقوب کا خط　یہوداہ کا خط　پطرس کا دوسرا خط　یوحنا کا دوسرا خط　یوحنا کا تیسرا خط

عبرانیونکو خط　مکاشفات یوحنا

اب انمین جو معتبر سمجہی جاتی ہین اونکا حال سنئے تب ان نامعتبر کتابون پر بہی قیاس کرلینا چاہیے پہلے مین مقدم چار انجیلین ہین دو انجیلین متی اور یوحنا کے نام سے جو حضرت عیسیٰ کے شاگرد تہے کہلاتی ہین اور دو انجیلون کے مصنف مرقس اور لوقا جو حضرت عیسیٰ کے شاگرد نہین مگر صرف حواریون کیطرف سے انجیل شائع کرنے والے تہے مشہور ہین

انجیل متی

اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۳ اور مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۴۹ مین لکہا ہے کہ متی حواریکی انجیل قدیم ہے اگرچہ یقین سے نہین کہہ سکتے کہ انا جیل اور نامجات جو اوسمین مشتمل ہین کس تاریخ اور سال مین لکہے گئے اکثرون نے ایسا ٹھہرایا ہے کہ متی حواریکی عبرانی انجیل سنہ ۳۷ عیسوی مین لکہی گئی اور یونانی انجیل سنہ ۶۱ عیسوی مین انتہے پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۰۲ مین لکہا ہے بعضے گمان کرتے کہ متی کی انجیل عبرانی مین بہی ہوئی اور اوس عبرانی انجیل کی تصنیف کے سنہ ۳۸ع لکہے ہین اور مقام تصنیف یہودیہ اور سبب تصنیف یہہ کہ عبرانی عیسائیون کیواسطے لکہی گئی لارڈنر نے اپنے کتاب مطبوعہ سنہ ۱۸۲۷ع مقام لندن کے صفحہ ۴۷۵ جلد ۲ مین تین قول اوسکے لکہے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی اور صفحہ ۹۵ جلد ۴ مین یوسیبیس کا قول لکہا ہے کہ انجیل متی عبرانی مین تہی اور پہر صفحہ ۱۶۵ مین اتہناسیس کا اور صفحہ ۱۷۴ مین سرل کا قول لکہتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی اور صفحہ ۴۳۹ مین جرودم کا اور صفحہ ۵۰۱ مین اگسٹائن کا قول لکہتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی الی فینیس کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکہا تہا نہ یونانی مین جیسے کہ بعضے قائل ہین کہ متی نے دونون زبانون مین انجیل کو لکہا ہے اور ریورنڈ صاحب اپنی تاریخ انجیل مین لکہتے ہین کہ یہہ بات غلط ہے جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی مین لکہی تہی اسلئے یوسی بیوس اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدین عیسائی نے لکہا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکہی ہے نہ یونانی مین تمت کلام ریو صاحب

ہارن صاحب نے جلد ۴ اپنی تفسیر مین اون علماء کے نام جو انجیل متی کو عبرانی مین جانتے ہین لکہے ہین بلرمن گروٹیس کسابن بشپ والٹن بشپ ٹاملائن ڈاکٹر کیو ہمنفرڈ مل ہارووڈ اوون کیمبل اسی کلارک سائمن ٹلی منٹ پریٹیلیس ڈوپن کالمٹ میکائلس آدری نیس اہرمین مسز لرگ

ایلی فانیس　　گریزاستم　　جیروم

اسکاٹ صاحب تفسیر رومن مین اس انجیل کی بابت یون لکھا ہے قول متقدمین کی گواہی سے
معلوم ہوتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل سب سے پیشتر قریب ۶۳ سنہ ع مین خاصکر یہودیون کیواسطے
لکہی بعضے قدیم مصنف کہتے ہین کہ اوسنے پہلے عبرانی زبان مین لکہی کہ وہ اوس ملک کا محاورہ
تہا اور آخرکو یا تو اوسنے آپ یا کسی ہم عہد نے اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا چنانچہ پاپیس
جو پالی کارپ کا رفیق تہا اور جسنے خود یوحنا کو دیکہا کہتا ہے کہ متی نے عبرانی زبان مین لکہا
اور ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اوسکا ترجمہ کرتا تہا اور اتہناسیس لکہتا ہے کہ یعقوب نے
جو خداوند کا بہائی تہا اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا فقط از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب
چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۷ و ۱۸　اور پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ صفحہ
۷۳ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد سنہ ۱۸۵۵ع مین لکہا ہے کہ یا حواریون کی کسی مرید نے اوسکا ترجمہ
یونانی مین کیا ہے انتہے لیکن اس سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ یہہ یونانی ترجمہ صحیح اوسی عبرانی انجیل کا
ہے یہہ گمان تبہی درست ہوتا کہ جب وہ عبرانی انجیل بہی کہین دنیا مین باقی ہوتی
جسطرح اب بیسیون ترجمہ اس یونانی انجیل کے ہوتے ہین مگر اصل یونانی بہی موجود ہے
ضایع نہین کی گئی اب اگر کوئی کہے کہ وہ قران بہی سب جلائے گئے جو اس قران مروج سے
پیشتر تہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ قران غیر مرتب اور ناتمام ہونیکے سبب جلائے گئے
اور انجیل عبرانی صحت کیحالت مین گم کی گئی یہہ قران مروج اوسی زبان عربی مین موجود ہے
اور انجیل عبرانی کا صرف یونانی ترجمہ ہے وہ معتبر صحابہ کے ہات سے مرتب ہوا اور یہہ
حواریون کے کسی لا معلوم الاسم شاگرد کے ہات سے ترجمہ ہوئی پہر یہہ کہ مرتب ہونے اور
ترجمہ ہونے مین بہی بڑا تفاوت ہے یعنے قران صرف مرتب ہوا اور انجیل تو ترجمہ کی گئی اور
خدا جانے کہ کیسا ترجمہ ہوا اور بڑا مطلب اس بیان سے یہہ ہے کہ ثابت نہین ہوتا
کہ یہہ ترجمہ اوسی عبرانی انجیل کا ہے نہ انجیل کی عبارت سے اور نہ عیسائی علما کے قول سے

کیونکہ جب ترجمہ کرنیوالے ہی کا تحقیق حال معلوم نہین تو ترجمہ کی صحت اور نسخہ آغاز او سکے
کون بتلا سکتا ہے بلکہ یہہ بھی کون کہہ سکتا ہے کہ یہہ انجیل یونانی ترجمہ اوسی عبرانی انجیل کا ہے
یا کوئی دوسری تصنیف کی گئی ہے اور اسکا ثبوت کیا ہے
سائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے جلد ۱۹ مین لکھا ہے کہ عہد جدید کی سب کتابین یونانی مین لکھی گئین
الا انجیل متی اور نامہ عبرانیان کہ جنکا عبرانی زبان مین لکھا جانا بدلایل متیقن ہے انتہٰے
پانتینس حکیم جو قریب ۱۸۰ء کے بت پرستی کا اسطویقی مذہب چہوڑ کر عیسائی ہوگیا تہا
کئی سال تک مدرسہ سکندریہ کا مدرس رہا یہانتک کہ کچہہ لوگ ہند سے وہان سکندریہ مین
اوسکے پاس آئے اور عرض کی کہ مذہب مسیحی کے معلم وہان روانہ فرمائی — جروم لکھتا ہے
کہ جب پانتینس اون ملکونمین پہونچا اوسنے دیکہا کہ وہان بارتہولما حواری نے پیشتر ہی سے
عیسی مسیح کی آمد کا فردہ متی کی انجیل مقدس کے بموجب پہونچا رکہا ہے اور اوس انجیل کو
جو عبرانیمین لکہی تہی اسکندریہ مین واپس لایا انتہٰے از رجوع تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء
صفحہ ۱۰ او ۲۰ ا طامس ہنکاٹ مفسر انگریزی کا یہہ قول ہے کم معلوم ہے بابت لکہنے
اس انجیل (یعنے انجیل متی) کے سوا اسکے جتنا کہ اوسنے آپ لکہا ہے (یعنے وہی انجیل
مین) اپنی بابت (یعنے اپنے شاگرد ہونیکی بابت اور وہ بہی بصیغہ غایب گویا کوئی دوسرا
بیان کرتا ہے متی کا حال اور نہ یہہ کہ اوسمین کچہہ تصنیف انجیل کا ذکر ہو) یہہ اکثر خیال کیا جاتا
ہے کہ وہ لکہی گئی قریب آٹہہ برس بعد صعود مسیح کے فقط تست کلام یعنے عبرانی انجیل
قریب اٹھہ برس بعد صعود حضرت عیسٰی کے لکہی گئے
ہارن صاحب کی کتاب کی چوتہی جلد مین لکہا ہے کہ بعضے قدیم علمار کا قول ہے کہ متی اور
مرقس اور لوقا کے پاس عبرانیمین ایک ایسا صحیفہ تہا جسمین حضرت عیسٰی کے گذارشات
لکہے تہے اور اونہون نے اوس سے نقل کیا متی نے بہت اور لوقا اور مرقس نے تہوڑا
انتہٰے اگرچہ پادری فانڈر صاحب نے ختام دینی مباحثہ چہاپہ سکندریہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۲۳ ؟

ے سوا مین لکھا ہے کہ ہارنصاحب یہہ بات تسلیم نہین کرتا تہے فاضل نورٹن صاحبنے اپنی
کتاب علم اسناد مطبوعہ شہر بوسٹن ۱۸۳۷ع دیباچہ جلد اوّل مین اکہارن کے قول سے لکہا ہے
کہ ابتداے ملت مسیحی مین دربیان احوال مسیح ایک مختصر رسالہ تہا جایز ہے کہ کہا جاوے کہ وہی
اصلی انجیل تہی اور غالب یہہ ہے کہ یہہ انجیل اون مریدونکے واسطے بنائی گئی تہی جنہون نے اقوال
مسیح اپنے کان سے نہ سنے تہے اور نہ اونکے حالات اپنی آنکہون سے دیکہے تہے چنانچہ یہہ
انجیل منزلہ قالب کے تہی اور اوسمین حالات مسیح ترتیب سے نہ لکہے تہے اور یہہ انجیل جمیع
اناجیل مروجہ صدی اوّل و دوم و نیز انجیل متی لوقا و مرقس کا ماخذ تہی پہر یہہ تینون انجیلین
یعنے متی لوقا و مرقس دوسری اور انجیلون پر فوقیت لے گئین اسواسطے کہ ان تینون مین
اگرچہ کچہہ اصل سے کمی ہوئی تہی لیکن اون لوگون کے ہات پڑین جنہون نے اوسکا خرنقصان
کردیا اور دوسرے اور انجیلون سے جو حالات مسیح موقوف بعد نبوت پر مشتمل تہین جیسے انجیل
فرقہ مارسیون یا انجیل ڈی ٹیشن (اتی شن) وغیرہ سے بیزار ہوگئے تہے پس دوسرے اور
حالات بہی جیسے کہ نسبت نام مسیح اور حال ولادت و بلوغ وغیرہ اوسکے ساتہہ شامل ہوئی
چنانچہ یہہ حال اوس انجیل سے جو تذکرہ کرکے مشہور ہے اور جس سے جسٹن نے نقل کیا
تہا اور انجیل سرنتہس سے بخوبی ظاہر ہے اور اگر ہم اون انجیلون کے باقی ماندہ اجزا سے
مقابلہ کرین تو معلوم ہوجاتا ہے کہ زیادتی اصل انجیل مین بتدریج واقع ہوئی ہے پہر لکہا ہے
کہ یہہ کمی زیادتی اگر انجیل مین نہ واقع ہوئی ہوتی تو سلوس معترض معتبر و مشہور کیون یہہ اعتراض
کرتا کہ عیسائیون نے اپنی انجیلین تین بار یا چار بار بلکہ اس سے زیادہ بدلی ہین پہر فاضل نورٹن
لکہتا ہے کہ کوئی یہہ خیال نکرے کہ یہہ صرف اکہارن کے راے ہے اسواسطے کہ اکہارن
کی کتاب سے بڑہ کر کوئی کتاب ملک جرمن مین ابتک مقبول نہین ٹہری ہے بلکہ بہت علماے
متاخرین جرمن نے درباب اناجیل کے ونیز ان امور کے بارہ مین جن سے انجیل کی صحت
پہ الزام آتا ہے اکہارن کے ساتہہ اتفاق راے کیا ہے اتفاقاً موشیم صاحب نے اپنی تاریخ

کے جلد اول مین جو ۱۸۳۲ع مین چہپی ذیل بیان فرقہ ناصریان اور فرقہ ابیونی کے لکہا ہے
کہ دونون کے پاس ایک انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس انجیل کی بابت
ہمارے علما مین اختلاف ہے اور سکلین نے اسےجا بطور حاشیہ کے لکہا ہے کہ انجیل ناصریون
والی یا عبرانی یقیناً وہی ہے جو فرقہ ابیونی کے پاس تہی اور انجیل بارہ حواریون کی کرکے
مشہور ہے انتہے رومن تواریخ کلیسیا حصہ دوسرا ۳ باب شمار ۶ ۳ صفحہ ۷ ۹ چہاپہ مرزاپور
۱۸۵۶ع مین لکہا ہے کہ ابیونی فرقہ کے لوگ جانتے تہے کہ مسیح محض آدمی ہے اور وہ صرف
متی کی انجیل کو قبول کرتے تہے اور اوسیکو مانتے فقط یعنے متی کے عبرانی انجیل کو اور نسب نامہ
اوس انجیل مین نہ تہا مفتاح الکتاب صفحہ ۲۹ ۳ سے ظاہر ہے کہ ابیونی فرقہ پہلی صدی مین
اور یوحنا حواری کے زمانہ مین موجود تہا انتہے

انجیل متی کے عبرانی زبان مین ہونے کی ایک دلیل یہہ بہی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی زبان عبرانی
تہی چنانچہ متی ۲۷ باب ۴۶ آ مین ایلی ایلی لما سبقتانی اور مرقس ۵ باب ۴۱ مین
تالیتا قومی اور ۷ باب ۳۴ مین افتتا اور متی ۲۸ باب ۹ اور لوقا ۲۴ باب ۳۶ اور یوحنا
۲۰ باب ۱۹ و ۲۱ و ۲۶ مین سلام بطرز سلام یہہ سب حضرت عیسیٰ کا قول لکہا ہے
اور اعمال ۲۶ باب ۱۴ مین مسیح کے عروج کے تیس برس بعد کا واقعہ لکہا ہے کہ
پلوس نے اگرپا بادشاہ سے کہا مین نے ایک آواز (یعنے مسیح کی) سنی کہ عبرانی زبان
مین کہتے تہے انتہے

یہہ بات نہایت بعید از قیاس ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کوئی کتاب اپنے شاگردون کو
دی ہو اور اگر مسیح نے شاگردونکی ہدایت کے لئے کوئی کتاب دینے کی ضرورت نہین
سمجہی تو بعد اوسکے کیا ضرورت تہی جو بغیر حکم مسیح کی نہ صرف ایک بلکہ چار انجیلین لکہی
گئین مگر اس بات کا کہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین کوئی انجیل موجود تہی مرقس ۱ باب ۱۵ سے
کچہہ پتا ملتا ہے یعنے مسیح نے فرمایا کہ توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ انتہے لیونا سیطرح مرقس

۱۰ باب ۲۹ مین ہے اور اسیطرح متی ۲۶ باب ۳۱ مین بہی ہے غرض انجیل متی عبرانی
مین تہی وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے اور یہہ یونانی انجیل کہ جسکا مصنف بقول جروم
نامعلوم موجود ہے اور ڈاکٹر ولیمس اور چہاپنے والے انجیل فرقہ یونی ٹیرین کے باب
اول اور دویم اس انجیل کو الحاقی بتلاتے ہین اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین نسب نامہ
اس انجیل سے الگ کردیا ہے

اعتراضات نسب نامہ مندرجہ اول باب متی پر

اول یہہ کہ متی ۱ باب ۱۷ مین ہے کہ سب پشتین ابراہام سے داود تک چودہ پشتین ہین اور
داود سے اوسوقت تک کہ بابل کو اوٹہہ کر چلے گئے چودہ پشتین ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے
سے مسیح تک چودہ پشتین ہین انتہے حال آنکہ یہہ تین قسمین چودہ چودہ پشتون کی سراسر
غلط ہین کیونکہ اگر حضرت ابراہام اور حضرت داود کو بہی شامل کرلین تب پہلی قسمت
مین چودہ ہوتے ہین اور دوسری قسمت مین یہکنیا کو شامل کرلین تب چودہ پورے
ہوسکتے ہین لیکن تیسری قسمت مین سب نام حضرت عیسیٰ ملاکر صرف تیرہ ہین پس متی
نے سہو سے یہہ غلطی کی اور کاتب کے سہو کا گمان مطلق غلط ہے کیونکہ پورفری نے بہی
جو تیسری صدی مین تہا یہہ اعتراض کیا تہا

دوسرا یہہ کہ قسمت دویم مین جو حضرت سلیمان سے شروع اور یہکنیا پر ختم ہوتی ہے متی
چودہ پشتین بتلاتا ہے حال آنکہ اول تواریخ ۳ باب سے ظاہر ہے کہ حضرت سلیمان سے یہکنیا
تک اٹہارہ پشتین ہوتی ہین اور اسی باب مین نیومن صاحب تاسف کی راہ سے کہتا ہے
کہ دین عیسوی مین ایک اور تین کو ایک ماننا پڑا تہا اب اٹہارہ اور چودہ کو بہی ایک ہی
کہنا پڑا کیونکہ کتب مقدسہ مین تو غلطی کا احتمال ہو ہی نہین سکتا انتہے

تیسرا یہہ کہ متی ۱ باب ۸ مین عوزیا کو یورام کا بیٹا لکھتا ہے حال آنکہ وہ اوسکے پوتے
کا بیٹا ہے اور متی نے غلطی سے تین بادشاہون کے نام یہان چہوڑ دئیے مین دیکہو اول

توارِیخ ۳ باب ۱۷ اور ۱۲ چوتھے یہہ کہ متی ۱ باب ۱۱ مین یہکنیا کو یوسیاہ کا بیٹا لکہا ہے حالانکہ وہ اوسکا پوتا تہا اور یہان بہی متی سے ایک نام چہوٹ گیا پانچوین متی نے یہکنیاہ کے بہائی لکہے ہین حالانکہ عہد عتیق کی کتابون سے اوسکا کوئی بہائی ثابت نہین ہوتا وہ اپنے باپ کا صرف ایکلوتا بیٹا تہا اول توارِیخ ۳ باب ۱۵ و ۱۶ چھٹے متی نے زروبابل کو شلتائیل کا بیٹا لکہا ہے حالانکہ وہ اوسکا بہتیجا اور فدایا کا بیٹا ہے ساتوین متی نے ابیوہ کو زروبابل کا بیٹا لکہا ہے حالانکہ اوسکے بیٹون مین یہہ کسیکا بہی نام نہ تہا سوا اسکے نسب نامہ پراور بہی اعتراض ہین کہ طول ہوجانیکے ڈر سے مین نے نہین لکہے پس جب ایک نسب نامہ مین متی نے اتنی غلطیان کی ہون تو اونکے سب کتاب مین خدا جانے کتنی غلطیان ہونگین اسواسطے کہہ سکتے ہین کہ جب یہہ ثابت ہوا کہ مورخ کی تحقیق مین فتور ہے تو اوسکا کلام قابل اعتبار نہین پہر یہہ کہ متی مین (۱ باب ۱) مسیح کو داؤد کی نسل سے لکہا ہے لیکن لوقا ۱ باب ۳۶ مین مریم کو الیسبات کے رشتہ دار لکہا ہے جوکہ ذکریا کاہن کی بی بی اور ہارون کی بیٹیون تہی (لوقا باب ۵) جس سے ظاہر ہے کہ مریم اور یوسف لیوے کے فرقہ سے تہے جوکہ کہانت کے لئے مخصوص تہا گنتی ۱۸ باب ۲۰ - ۲۳ یشوع ۱۳ باب ۱۴ اور ۳۳ باب ۳ و ۴ اور داؤد یہوداہ کے فرقے سے تہے نہ یہہ کہ لیوی کے فرقہ اور ہر فرقہ کی لڑکی اپنی ہی باپ کی فرقہ مین بیاہی جاتی تہی گنتی ۳۶ باب ۸ و ۹ پس مسیح یا داؤد کی نسل سے نہ تہے تو متی نے غلط لکہا یا الیسبات مریم کی رشتہ دار نہ تہی تو لوقا نے غلط لکہا ایک بات صریح مغالطہ کی یہہ ہے کہ متی اور لوقا نے جو مسیح کو یوسف کا بیٹا لکہہ داؤد کے خاندان مین شامل کیا اور بار بار مسیح کو ابن داؤد لکہا ہے اور بڑی دلیری خدا کے وعدہ کا ذکر کیا کہ مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا اعمال ۲ باب ۳۰ لیکن جبکہ مسیح کی پیدایش کنواری مریم سے صرف روح القدس کے وسیلے سے ہوئے تو یوسف سے مسیح کو پیدایش کے باب مین علاقہ کیا تہا پس یہہ نہین زبردستی ہے کہ خواہی نخواہی یوسف کا

صرف زبانی بیٹا بنا کر داؤد کی نسل مین داخل کیا اگر حضرت عیسیٰؑ یوسف نجار سے پیدا
ہوئے ہوتی تو روح القدس سے پیدا ہونیکی فضیلت کیا تہے (متی ۱ باب ۱۸) اور دوسرا
تعجب یہہ ہے کہ علماء عیسائی روح القدس کی پیدایش باپ اور بیٹے یعنے مسیح سے
سمجھتے ہین دیکہو اعتقاد نامہ کلیسیا وغیرہ اور اس جگہہ بیٹا روح القدس سے پیدا ہوا یعنے
کبہی روح القدس بیٹے سے اور کبہی بیٹا روح القدس سے پیدا ہوتا ہے الغرض خدا کا وہ
وعدہ تو (اعمال ۲ باب ۳۰) تب پورا ہوتا کہ جب حضرت مریم حضرت داؤدؑ کی نسل سے
ہوتین اور یوسف کے حضرت داؤد کی نسل مین ہونے سے خدا کا وہ وعدہ کہان پورا ہوا
کیونکہ وعدہ تو یہی تہا کہ داؤد کی نسل سے مسیح کو پیدا کرونگا اور اگر زبانی بیٹا کہنے سے حضرت
عیسیٰؑ یوسف کے وسیلے حضرت داؤد کی نسل مین ہوگئے تو وہ لوگ جو حضرت داؤد کی نسل
مین حقیقتاً پیدا ہوکر اسرائیلی بادشاہت یا نبوت کے لئے مسیح کئی گئی اونکا مسیح سے
کہین زیادہ رتبہ ہوگا اور وہ خدا کا وعدہ خاصکر اونہین کے لئے سمجہا جاتا ہوگا
اسکاٹ صاحب و من مفسر نے متی ا باب کی تفسیر مین یون لکہا ہے کہ یہہ نسب نامہ پہلی
آیت سے سولہوین آیت تک مندرج ہے اور اوس سے یہہ ثابت ہے کہ یسوع مسیح
نبیون کی پیشین گوئی کے بموجب ابراہام اور داؤد کا بیٹا یعنے اونکی اولاد مین تہا اور اسکا
ثبوت یہودیون کے واسطے بہت ضرور تہا انتہے لیکن جب مسیح کو یوسف سے کچہہ بہی علاقہ
نہ تہا تو یہہ ثبوت عجیب زبردستی کا تہا کیونکہ مریم تو یوسف کی بیوہ بہی نہ تہی جو یوسف کے نام
اولاد جاری کرتی اور اولاد تو اوس شوہر کے نام سے جاری ہوتی تہی جو بے اولاد مرا
(استثنا ۲۵ باب ۵ و ۶) اگرچہ یہوداہ کی اولاد اوسکے بیٹون کے نام سے بہی نہ کہلائی
(پیدایش ۳۸ باب ۱-۲۶) اور اسکے سوا یہہ ثابت نہین کہ مسیح کے اور بہائی یوسف
نہ پیدا ہوئے ہون اس حالت مین یوسف کا بے اولاد ہونا بہی ثابت نہین ہے
رومن تفسیر متی ۱ باب ۲۵ کی تفسیر مین لکہا ہے صفحہ (۲۵) اغلب یہہ ہے کہ اوسکے بیٹے

حضرت مریم کے) اور یہی لڑکے یوسف اوسکی شوہر سے پیدا ہوئے ہون کہ جسکی کچہہ خبر تحقیق نہین پہنچی ہے پہر کیا ضرور تہا جو مسیح کو یوسف کا بیٹا اور داؤد کی نسل لکہا دیکہو روم من تفسیر سکاٹ صاحب متی ۱۲ باب ۴۶ پر صفحہ ۲۰۱ چہاپہ الہ آباد ۱۸۴۶ء جلد اول حضرت عیسٰی نے تو آپ ہی نسل داؤد ہونے سے انکار کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اوسکو خداوند کہتا ہے تو وہ اوسکا بیٹا کیونکر ٹہیرا فقط اور کبہی حضرت عیسٰی نے ایکدفعہ بہی اپنے کو ابن یوسف نہین کہا پہر اور کون حضرت عیسٰی کو یوسف کا بیٹا بنا سکتا ہے

پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ کے آخر کتاب یعنی صفحہ ۴۸ و ۴۹ چہاپہ سکندرہ اکبر آباد ۱۸۵۵ء مین لکہا ہے سلمون کے بعد کتنے نام اوس نسب نامہ مین چہوڑ دئے گئے ہین اور تواریخ کی کتاب مین بہی وہی نام چہوڑ دئے گئے ہین ا ہ سنئے اسکا تقصاحب مفسر رومن نے اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ اور بعضے مفسرون نے اسطرح بیان کیا ہے کہ متی نے یوسف کے خاندان کا نسب نامہ لکہا اور لوقا نے مریم کے خاندان کا اسلئے کہ مریم ہیلی کی بیٹی تہی اور چونکہ عورتونکا نام لکہا جانا دستور سے باہر تہا اسواسطے اوسکے شوہر یعنے یوسف کا نام لکہا گیا پہر ان باتونکا ثبوت اب نہین ہوسکتا کیونکہ جو کتابین نسب نامے کی یہودیون کے پاس موجود تہین وہ سب پراگندہ اور ضایع ہو گئی ہین انتہے (از رومن تفسیر سکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۴۶ء صفحہ ۲۳) اس تفسیر سے بہی جو بیان ہوئی یہودی کتابونکا ضایع ہو جانا ثابت ہے لیکن یہہ جو تفسیر مین لکہا ہے کہ مریم ہیلی کی بیٹی تہی الخ یہہ سب بناوٹ ہے اور ہر ایک عیسائی جو ذرا بہی خدا سے ڈرتا ہو کبہی نکہیگا کہ یہہ سچ ہے اور انجیل سے کہین ان بناوٹونکا ثبوت نہین ہے چنانچہ متی ۱۵ باب ۳۹ مین ایک گانو کا نام مگدلا لکہا ہے کہ مسیح وہان گئے اور مرقس ۸ باب ۱۰ مین لکہا ہے کہ دلمنوتا مین مسیح گئے اور اسی رومن تفسیر صفحہ ۱۲۳ مین لکہا ہے کہ دو گانونکی سرحد ملی ہوئی تہی اسلئے جب ایک گانو مین گئے تو دوسرے مین بہی جانا ثابت ہو گیا یہہ بناوٹ

وہ آپ بھی نہیں جانتے تھے مگر بیوقوفونکو سمجھا سکتے ہیں کیونکہ راہ چلنے والا جریب ڈالکر نہیں لیتا
ہوا نہیں پہنچتا ہے تاکہ دونو گانونکی حد پہچانکر اونپر چلے اور جبکہ ایسے مشہور مقامونکا نام
جیسے وہ پہاڑ جسپر مسیح نے وعظ کیا تہا اور وہ پہاڑ جسپر مسیح کا چہرہ بدل گیا تہا (الکتاب کے
مقالات المعروف صفحہ ۲۴) معلوم نہیں تو ان چہوٹے گانونکا حال کیونکر معلوم ہوا
اسیطرح انجیل مین مریم کو کہین عیلی کی بیٹی نہین لکہا ہے اور یہودیونکے پاس والی نسبنامونکی
کتابین بقول اسکاٹ صاحب مفسر رومیون کے ضایع ہوگئی ہین پہر کیونکر اس بناوٹ کا اعتبار ہو سکے
پہر یہہ کہتے ہین کہ اور سب حال جو کچہ اونسنے اپنی زندگی مین کیا کسیکو بہی معلوم نہین تو یہہ ذرا
سی بات کہ جسکا کچہہ ثبوت موجود نہین ہے کیونکر معلوم ہوئی کہ متی اس انجیل کا مصنف ہے
کیونکہ انجیل میں کہیں نہین لکہا ہے دیکہو ہسٹری تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس
کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۱۵

میری دانست مین متی اور لوقا کو یہہ نسبنامہ لکہنا ہی بیضرورت تہا کیونکہ نسب نامے تو
صرف یوسف نجار تک منتہی ہوتے ہین اور حضرت عیسیٰ کو کہ جنکی پیدایش روح القدس
کی تائید سے ہوئی ان نسب نامونسے کچہہ علاقہ نہین ہے بلکہ انسے حضرت عیسیٰ کی الوہیت
کا عقیدہ جو عیسائی کہتے ہین باطل ٹہرتا ہے کیونکہ الوہیت کے لیے نسب نامہ کمال تعجب
کی بات ہے چونکہ حضرت عیسیٰ کو عبرانیونکے خط مین (۵ و ۷ باب) ملک صدق سے
مشابہت دی گئی ہے تو ملک صدق کا (پیدایش ۱۴ باب ۱۸ و ۱۹ و ۲۰) باوجود
انسانیت محض کوئی نسب نامہ نہین ہے پس باوجود کامل الوہیت کے حضرت عیسیٰ کا
نسب نامہ کیونکر جایز ہوا متی ۳ باب ۱۳ - ۱۶ مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو حضرت
یحیی نے خوب پہچانکر اور باتین کرکے بپتسما دیا تہا اور یوحنا ۱ باب ۲۹ - ۳۵ مین
دوبارہ پہچاننے کا ذکر ہے اور بعد اوسکے جب حضرت یحیی کو ہیرودیس بادشاہ نے قید کیا تب
متی ۱۱ باب ۲ و ۳ مین لکہا ہے کہ یحیی نے قید خانہ سے اپنے شاگردونمین سے دو کو

مسیح نے پاس بہیجا تاکہ پوچہین کہ جو آنیوالا تہا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکہین تعجب ہے
جبکہ حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ کو بپتسما دیتے وقت خوب پہچان لیا تہا اور انجیل یوحنا کے
بموجب خدا نے آپ پہچنوا دیا تہا اور دوبار بلکہ تین بار پہچانا تہا یعنے ایکبار اپنی ماں کے پیٹ
مین پہچانا تہا لوقا باب ۱ ــ ۴۴ اور دوبار وہ کہ جسکا ذکر یوحنا باب ۱ ۲۹-۳۵ ہے
پس اسقدر پہچاننے پہر دریافت کرنیکے لئے شاگردونکو بہیجنا کیا ضرور تہا بعضے عیسائی اسکا یہ
جواب دیتے ہین کہ اورونپر حضرت عیسیٰ کا حال ظاہر ہوجانیکے لئے اسطرح پوچہوایا تہا مگر متی
۱۱ باب ۲ مین صاف لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی خبر سنکر حضرت یحییٰ نے اپنے شاگردونکو بہیجا
تہا اگر پیشتر سے جانتے تہے تو پہر کیون لکہا کہ خبر سنکر الخ اور لوقا ۷ باب ۱۸ مین ہے کہ
حضرت یحییٰ کے شاگردون نے حضرت یحییٰ کو خبر دی تہی

پہر یہہ کہ متی ۲۷ باب ۹ مین ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہوا اسلئے
اسکا ذکر کہین یرمیاہ مین نہین ہے بلکہ ذکریاہ مین (۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) کچہہ ایسا ہی ذکر ہے اور
کمال تعجب یہہ ہے کہ تمام علماء عیسائی اس غلطی کے قایل ہین تو بہی سیکڑون برسون سے
اس غلطی ہی کی پیروی کرتے چلے آئے اور اوسکے صحیح کرنے سے دستکش رہے اور متی ۲۳
باب ۳۵ مین جو ذکریاہ بن باراخیاہ لکہا ہے یہہ بہی غلط ہے ذکریاہ بن یہویدہ چاہئے تہا
دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ اور اسکا مفصل بیان کتاب دولت فاروقی کے محراب
اول رکن چہارم مین مندرج ہے اور متی ۲ باب ۲۳ مین ہے کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا
ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا اسلئے یہہ بات بہی کسی نبی کی کتاب مین موجود نہین ہے اور اسکے
وجوہ ہی سبب یہ ہین یا نبیونکی کتابین دنیا سے گم ہین یا متی نے باوجود الہام اور تائید روح القدس
کے غلط لکہا

وارڈ صاحب کی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہا ہے کہ جان کالون عقیدہ حواریون
مین شک رکہتا تہا کہ یہہ عقیدہ یعنے اعتقاد نامہ حواریون کا بنایا ہے یا نہین اور اس جملہ کو

کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر چنے ہوئے تہوڑے ہین متی ۲۰ باب ۱۶ اسے رد کر کے
خارج کرتا تہا اور ہدایت المسلمین صفحہ ۲۴۴ مین بہی اسکا اقرار ثابت ہے کلمیشس
کہتا ہے کہ متی اور مرقس آپس مین تحریر حالات مین مخالفت کرتے ہین اور جب
دونون متفق ہوجائین تو اونکے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیجاویگی فقط اس سے
ظاہر ہے کہ یہہ انجیلین الہامی نہین ہین ورنہ ترجیح دینا کیا معنے اور یہہ کہ الہامی کتاب
مین انسان کا اتنا اختیار کہ اوسکی مختلف باتونکو سیکڑون برسون بعد متفق کرنا اور تیئین
عزت دینا یعنے لوقا کے قول پر ترجیح بخشنا یہہ مرتبہ حضرت خدا کے فرزند معین ہی کو ہے کوئی بندہ
خدا یہہ جرات نہین کرسکتا اور متی ۶ باب ۹ وغیرہ مین جو دعا مرقوم ہے اوسکا آخیر جملہ لوقا
۱۱ باب وغیرہ مین کہ وہان بہی دعا مرقوم ہے نہین ہے پس متی مین یہہ جملہ زیادہ کیا گیا یا لوقا
مین سہوا یا ارادتا چہوڑ گیا ان دونون کتابونمین سے ایک کی غلطی کے اقرار سے کسی عیسائی
کو چارہ نہین ہے اور وہ جملہ یہہ ہے کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی
ہین آمین پس یہہ وہ باتین ہین جنکو سب عیسائی غلط جانتے ہین اب اتنی باتین ہمارے
بیان سے غور کر کے دیکہنا چاہئی

اول یہہ کہ متی کی انجیل عبرانی جو مقدم ہے ضایع ہوگئی دوسرے یہہ کہ اس انجیل یونانی کا
مصنف لامعلوم ہے تیسرے یہہ کہ اوسکی تصنیف کی تاریخ اور سال لامعلوم چوتہے یہہ کہ انجیل
عبرانی جو بارہ حواریون کی کہلاتی ابیونی فرقہ کے پاس تہے اوس فرقہ کا عقیدہ یہہ تہا کہ
مسیح کو صرف انسان جانتے تہے پانچوین اس انجیل یونانی کے نسب نامہ کو سب غلط جانتے
ہین چنانچہ وہ آنکہونکے سامنے موجود ہے چہٹے اس انجیل یونانی مین بہی غلطیان موجود ہین
ساتوین متی اسکا مصنف نہین کہ متی کا نام اس انجیل مین اسطرح ہے گویا دوسرا شخص
متی کا ذکر کررہا ہے چنانچہ متی ۹ باب ۹ مین ہے پہر جب یسوع وہانسے آگے بڑہا تو متی نامے ایک
شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹہے دیکہا الخ اور اسیطرح متی ۱۰ باب ۳ کو دیکہو

خدایا جب معتبر کتابونکا یہہ حال ہے تو نامعتبر اور مشکوک کتابون کی اہل کتاب کے نزدیک کیا پہچان ہے اور مین نے مختصر کرنے کے سبب تہوڑی باتین یہان لکہی ہین اگر زیادہ لکہتا تو بہت طول ہوجاتا

حال کے علماء عیسائی بار بار یہہ دعوی کرتے ہین کہ انجیل جو زمانہ حضرت نبی آخر الزمان صلعم مین رایج تہی اور جسکا ذکر قران مجید مین ہے وہ یہی ہے جو اس زمانہ مین عیسائیون کے پاس موجود ہے دیکہو شہادت قرانی بر کتب ربانی تصنیف ولیم میور صاحب مطبوعہ لکہنو مطبع نول کشور سنہ ۱۸۶۱ع

لیکن ولیم میور صاحب کی اس کتاب سے صرف قران مجید کی صداقت ثابت ہوتی ہے نہ یہہ کہ توریت و انجیل کی جبکہ ولیم میور صاحب نے اوسکا نام شہادت قرانی رکہا ہے کیونکہ زمانہ کے دستور کے موافق کوئی اپنے گواہ کو جہوٹا نہین سمجہتا اور اگر گواہ جہوٹہا ہو تو وہ دعوی جسکی بابت اوسنے گواہی دی آپ ہی جہوٹا ہوجایگا پس گواہ تو فی الحقیقت سچا ہے مگر تاریخ کی کتابون سے ثابت ہے کہ حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے زمانہ مین فرقہ مانیکینہ اور فرقہ ابیونیہ و کولیریڈین وغیرہ فرقے تہے نہ فرقہ پراٹسٹنٹ کہ جسکی ترقی سولہوین صدی مین ہوئی ان ہوینوالے کے پاس صرف عبرانی انجیل تہی اور اوسمین نسب نامہ تک نتہا فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۳۴۳ مین لکہتے ہین کہ نہ صرف مانیکیون اور ابیونیون کی انجیل کہ بدعتی تہے بلکہ سریانی اور مصر اور ارمنی عیسائیونکی انجیل شام و عربستان وغیرہ مین مستعمل تہی انتہے اس سے ہر ذی فہم دریافت کرسکتا ہے کہ ابیونیون وغیرہ کی انجیل یہی تہی جو پراٹسٹنٹ کے پاس ہے پس فانڈر صاحب کے قول سے مانیکیون وغیرہ کی انجیل کا عرب مین شایع ہونا یقینی اور مصریون وغیرہ کی انجیل کا قیاسی ہے اور یہہ مانیکی وہ فرقہ ہے کہ بشپ مانی بانی اوس فرقہ کا کہتا تہا کہ قول مسیح کا جو یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے یعنی یہہ کہ جو مجہہ سے آگے آئے چور و بٹ مار تہے خصوصاً حضرت موسی کے حق مین ہے انتہے (از تفسیر اردو ہنری جلد ۳ صفحہ ۶)

اور شاید انجیل برنباس کا قرآن مجید مین وہ ذکر ہے جیسے عیسائی علمار انجیل مرقس و لوقا وغیرہ کی طرف اشارہ سمجھتے ہین کیونکہ قرآن مین صرف لفظ انجیل مرقوم ہے نہ یہہ کہ متی یا مرقس یا لوقا وغیرہ

انجیل مرقس

اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر مین دیباچۂ انجیل مرقس مین لکھا ہے قولہ مرقس کا حال جسنے یہہ کتاب لکھی بہت معلوم نہین ہے اکثر سمجھتے ہین کہ وہ مسیح کے ستر شاگردونمین سے تہا لیکن اسمین ایک شبہہ یہہ ہے کہ پطرس وے اپنا بیٹا کہتا ہے اول پطرس ۵ باب ۱۳ جس سے گمان پیدا ہوتا ہے کہ وہ پطرس کے وسیلے سے ایماندار ہوا (یعنے عیسائی ہوا) یہہ ٹہیک معلوم نہین کہ کسوقت یہہ صحیفہ لکہا گیا مگر گمان غالب ہے کہ اوسکی تصنیف سنہ ۵۶ اور ۱۳ کے درمیان مین ہوئی سب متفق کہتے ہین کہ روم شہر مین اسکی تصنیف ہوئی مع دیباچہ مین تفسیر مرقس صفحہ ۹ ۳ ۲ و ۳۰ ۲ پہر اوسی صفحہ مین لکھا ہے کہ مرقس بہت دنون تک پطرس کا ہم سفر رہا اور اگرچہ مسیح کے منہہ سے اوسنے کلام نہ سنا ہو مگر پطرس کی صحبت مین کہ اچھی طرح خداوند کے سب حالات سے واقف ہوگیا انتہے

کتاب طلوع آفتاب صداقت چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۳۵۹ جو باہتمام پادری ایچ آسے نیرنگ صاحب چھپی لکہا ہے مرقس اور لوقا نے خود دیکھنے والون سے سب حال شروع سے آخر تک دریافت کر کے اور رسولونکی نظر سے گذرانکر بیان کیا ہے انتہے

میزان الحق چھاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۴۵ مین پادری فانڈر نے لکھا ہے مرقس و لوقا اور اعمال کی کتاب جو مرقس و لوقا حواریون کے شاگردونکی معرفت بموجب حکم و امداد پطرس و پولس حواریونکے مرقوم ہوئے ہین انتہے اور اسیطرح میزان الحق چھاپہ لدہیانہ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۹۲ مین بہی ہے

وہ من مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۴۱ مین لکھا ہے ایسا گمان کیا جاتا

ہی کہ مرقس پطرس کی مناؤسیی مرید ہوا چنانچہ پطرس نے اُسے بیٹے کا خطاب دیا (اوّل پطرس ۵ باب ۱۳) اور پہر مفتاح الکتاب کے صفحہ ۴۸ امین لکہا ہے کہ مرقس نے تخمیناً ۶۳ء کو اپنی انجیل یونانی زبان مین لکہی فقط

انجیل مرقس موافق قول کاسوٹلس ہمونیس ملر ملاین کے گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی موجود کیونکہ انجیل مرقس ور اصل رومی یعنے لاٹین زبان مین تہی اور کچہ تہوڑسی سے اُس اصل سے شہر وینس کے کتب خانہ مین موجود ہے اور وہانکے لوگ اوسے اصل بتاتے ہین اور جیروم نے اپنے نامی مین لکہا ہے کہ بعض علما متقدمین کو اس انجیل کے آخر باب پے شبہہ تہا انتہے از کتاب اعلاطنامہ وارڈ صاحب ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۵ امین لکہا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل رومی کرسٹیانون کے واسطے اور لوقا نے خاص کر تہیوفلس نامے کسی عزت دار شخص کے واسطے لکہی انتہے چونکہ مرقس نے روم مین اپنی انجیل کو تصنیف کیا تہا جیسا کہ مفتاح الکتاب صفحہ ۴۱ مین لکہا ہے تو ضرور ہے کہ وہ کتاب رومی زبان مین لکہی گئی اور اسمین کسیطرح کے شک کو دخل کیا ہے کیونکہ اوسی زبان مین کتاب لکہی گئی ہوگی جو روم مین رایج تہی اور روم مین پہلی دفعہ مرقس کا جانا کلسیون کے ۴ باب ۱ اور دوسری دفعہ جانا ۲ پطرس ۴ باب ۱۱ سے ظاہر اور اُسکے سوا مرقس کا نام بہی لاطینی ہے مفتاح الکتاب صفحہ ۴۱ سطر ۳ اور سریانی نسخہ کے حاشیہ مین لکہا تہا کہ مرقس نے لاٹین یعنے لاطینے مین اپنی انجیل لکہی تہی انتہے اور پادری عماد الدین نے بہی اسے غلط نہین بتلایا دیکہو ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۴ ۵ اور یہہ بہی ثابت نہین کہ پطرس نے اس انجیل کو کبہی دیکہا ہو کیونکہ سنٹ ارنیوس ۱۷۸ء مین یون لکہتا ہے کہ پطرس کے مرید اور مترجم مرقس نے بعد موت پطرس اور پلوس کے وہ چیزین جو پطرس نے وعظ کی تہین لکہہ کر دین انتہے اور ارنیوس کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بعد موت پطرس اور پلوس کے لکہی ہے اور بنائج ارنیوس کی موافقت کرکے کہتا ہے

کہ مرقس کی انجیل سنہ ۶۶ع مین بعد موت پطرس اور پلوس کے لکھی گئی ہارنصاحب اپنی
تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ع کی چوتھی جلد کے دویم حصّہ کے دویم باب مین لکھتے ہین کہ احوال
جو ہمکو قدما مورخون کلیسیا سے درباب وقتون تالیف انجیلون کے ملے ہین ایسے غیر معین
اور ابتر ہین کہ کسی ایک امر معین کیطرف نہین پہونچاتے اور پرانے سے پرانے قدمانے اپنے
وقت کی کچھ کچھ سچ سمجھکر لکھہ دیا اور اون لوگون نے جو بعد اونکے ہوئے ادب کرکے اونکے لکھے
ہوئے کو قبول کر لیا اور یہہ روایتین جھوٹی سچی ایک لکھنے والے سے دوسرے لکھنے والے
تک پہنچین اور بعد گذرنے مدت دراز کے تنقید اونکی متعذر ہوئی

پھر اوسی جلد مین ہارنصاحب لکھتے ہین پہلی انجیل سنہ ۳۷ یا سنہ ۳۸ یا سنہ ۴۱ یا سنہ ۴۳ یا
سنہ ۴۸ یا سنہ ۶۱ یا سنہ ۶۲ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ عیسوی مین اور دوسرے انجیل سنہ ۵۶ سے
سنہ ۶۵ تک اور غالباً سنہ ۶۰ یا سنہ ۶۳ مین اور تیسری انجیل سنہ ۵۳ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴
مین اور چوتھی انجیل سنہ ۶۸ یا سنہ ۶۹ یا سنہ ۷۰ یا سنہ ۹۷ یا سنہ ۹۸ عیسوی مین تالیف ہوئے
مرقس ۲ باب ۲۶ مین جو ابیاتر کا نام لکھا ہے وارڈ صاحب نے اپنی کتاب اغلاطنامہ
مطبوعہ سنہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۳۷ مین لکھا ہے کہ مستر جویل اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مرقس نے
غلطی سے اخیملک کی جگہہ ابیاتر لکھا ہے اور متی نے غلطی سے زکریا کی جگہہ یرمیاہ لکھا ہے انتہی

انجیل لوقا

مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۴۱ اور ۱۴۲ مین لکھا ہے کہ لوقا کا وطن انطاکیہ
تہا اور وہ پیشہ طبابت کا کام کرتا تہا بعضون نے ایسا گمان کیا ہے کہ وہ عیسیٰ مسیح کے ستر شاگردون
مین سے تہا لیکن اوسکی انجیل کے دیباچہ سے اونکا یہہ گمان نادرست معلوم ہوتا ہے
اوسنے اپنی انجیل سنہ ۶۳ع کے قریب ملک اخایہ مین لکھی اور سنہ ۶۴ع کے قریب اعمال کی
کتاب لکھی اور پھر مفتاح الکتاب کے صفحہ ۱۵۰ مین لکھا ہے کہ قدیم روایتون سے ثابت ہوتا ہے
کہ لوقا غیر قومون مین سے تہا اسلئے اور یہی قول سب عیسائیونکا تہا اور ہے اسلئے اب زیادہ

ثبوت کی حاجت نہین ہے

اسکاٹ صاحب مفسر رومن نے مرقس کو مسیح کے ستر شاگردونمین ہونا بعضون کے قول سے گمان کیاتہا اور مصنف مفتاح الکتاب . . . . نے لوقا کو

گویا جبکا کہین پتا اور ٹہکانا نہین اوسکی ان ستر شاگردونمین گنجایش ہے لیکن اسکاٹ صاحب اور مصنف مفتاح الکتاب ان دونونکو آپ ہی اپنے اس عقیدے سے انکار کرنے پڑا مقصود بعضونکا یہی رہا کہ مرقس اور لوقا کو جنہون نے کبہی مسیح کو نہین دیکہا تہا مسیح کے دیکہنے والون یا شاگردونمین شامل کرین تاکہ ان دونون کی انجیلونکا اعتبار ہو لیکن نہو سکا کیونکہ انجیل سے ان دونونکا مسیح کو نہ دیکہنا ثابت ہے اول پطرس ۵ باب ۱۳ جس سے ظاہر ہے کہ مرقس مسیح کے وقت مین عیسائی بہی نہوا تہا اور لوقا اول باب ۳ جس سے ثابت ہے کہ لوقا نے اورون سے دریافت کر کے کسی مصری شخص تہیوفلس کو لکہا اور خوبی یہہ کہ اون ستر شاگردونکا ذکر سوا سے انجیل لوقا کے (۱۰ باب ۱) اور کسی انجیل مین نہین ہے اگر یہہ بات سچ ہوتی تو اتنی بڑی روایت اور انجیلون مین بہی ضرور لکہی جاتی جبکہ بارہ شاگردون کے منادی کرنیکو بہیجنے اور اور بیانون سے سب انجیلین بہری ہین اور نہ کسی عیسائی کو معلوم ہے کہ اون ستر شاگردونمین سے کسی ایک کا بہی نام کیا ہے اور شاید ایسے ہی سببون سے مارٹین لوتہر پیشواے فرقہ پراٹسٹنٹ کو ان تینون انجیلون پر شبہہ تہا اور اونکے نزدیک صرف انجیل یوحنا صحیح تہی اور بس وہ لکہتے ہین کہ یہہ جہوٹی راے واجب الرد ہے کہ انجیلین چار ہین اسلیئے انجیل یوحنا کی درست ہے پہر لکہتے ہین کہ پولس اور پطرس کے نامے ان تینون انجیلون سے بہت اچہے ہین پہر لکہتے ہین کہ اونکے کلام مین کوئی چیز ایسی نہین جو اون دونون نے نہین لکہی اور جن لوگون نے اس مسئلہ کو (یعنے صرف ایمان الوہیت مسیح پر نجات کا سبب ہے) خوب بیان کیا ہے وہی اچہی انجیل نویس ہین اسلیئے ہم درستی سے کہتے ہین کہ نامے پولس کے انجیل ہین بنسبت اون چیزونکے کہ مرقس اور متی اور لوقا نے لکہا ہے

پھر لکھتے ہین کہ پطرس کا خط سب سے بہتر اور عمدہ رسائل عہد جدید کا ہے اور یہی سچی اور پاک انجیل ہے فقط یہہ سب اقوال لوتھر کی کتاب والسنگھام موسومہ تذکرۃ الدین مین منقول ہین اور بعض متقدمین کو بعض بعض جا باب بائیسوین اس انجیل پر شبہہ تھا اور بعض کو دو باب اول مین شبہہ تہا اور فرقہ مارسیونی کے نسخہ مین بہی یہہ دونون باب نہے لوقا ۳ باب مین جو نسب نامہ لکہا ہے اوسکے ۳۶ آیت مین لکہا ہے کہ صلہ قینان کا قینان ارفخسد کا ارفخسد سام کا الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلہ ارفخسد کا پوتا تہا حالانکہ وہ بیٹا ہے دیکہو پیدایش ۱۱ باب ۱۲ پہر یہہ کہ حضرت داؤد سے مسیح تک متی کے بموجب ۲۶ پشتین اور لوقا کے بموجب ۴۱ پشتین ہوتی ہین اسکے سوا اور بہی کئی غلطیان ہین سب کا بیان طول ہوگا

جان کالون صاحب اپنی تفسیر مین مریم علیہا السلام کو اولاد ناثان سے نہین مانتا تہا اور اون بناوٹون کو جو بعضے علماء عیسائی متی اور لوقا کے مندرجہ نسب نامون کو اتفاق دینے مین بیان کرتے ہین رد کرتا ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۰ مین کالون کا یہہ قول تسلیم کرکے لکہا ہے کہ اوسکی یہی راے ہوئی ہم اوسکی رای کو جو برخلاف قیاس کے ہے نہین مان سکتے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۰ سطر ۳ و ۴

تعجب یہہ ہے کہ مرقس اور لوقا نے تو مسیح کی صورت بہی نہ دیکہی تہی چنانچہ مرقس کو پطرس نے عیسائی کیا اور لوقا نے پلوس سے سنکر مسیح کا حال تہیوفلس کو لکہا اگرچہ پلوس خود مسیح کے شاگردون مین نہین ہے اور تو بہی لوقا نے اپنی انجیل کے شروع مین لکہا کہ جنہون نے مسیح کو دیکہا تہا اور خدمت کی تہی اونسے پوچہہ کر مین لکہتا ہون پس یقین نہین ہین کہ پلوس نے مسیح کو دیکہا ہی ہو اور خدمت کرنا اور شاگرد ہونا تو دوسری بات ہے پس مشکل ہے کہ اندہا اندہے کو راہ بتاوے (اعمال ۹ باب) (متی ۱۵ باب ۱۴) چنانچہ اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۴۸ع صفحہ ۴۳ مین ہے کہ جب پلوس شہر ترسا اس مین گیا جہہ برس کے

شاحل پر واقع ہے یہان اوس سے لوقا سے ملاقات ہوئی - اور اوسوقت سے برابر
پلوس کے ساتھہ رہا انتہے اور اوسی صفحہ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ یہہ اوسکی عبارت سے
ظاہر ہے کیونکہ وہ اوسکے بعد اعمال الرسل کے آخر تک بجز ے اور ۲ باب کے صیغہ جمع استعمال
مین لاتا ہے لوقا کی انجیل اور اعمال الرسل دونون اسکی تصنیف سے انتہے اور غوبی یہہ کہ
پلوس کی کوئی انجیل اس مجموعہ مین شامل نہین ہے اور نہ پطرس کی کوئی انجیل موجود ہے
غرض کہ مرقس اور لوقا کی تصنیف کیونکر الہامی ہوسکتی ہے کیونکہ وہ حواریون مین سے نہ تہے
اور اگر حواریون کے شاگردونکو بہی الہام ہوتا تہا تو اب کیون نہین ہوتا اور یہہ کیسا الہام ہے
کہ وہ صرف ایک شخص تہیوفلس کیواسطے کہ جو غیر قوم تہا آیا اور شروع سے کوئی کتاب
الہامی ایسی نہین ہے جو صرف ایکہی شخص کے نام پر ہو اور اگر ایسا ہو تو اورون پر حجت
الہی کیونکر تمام ہوسکتی ہے کیونکہ الہام ہمیشہ تمام قومونکی تعلیم کے لئے عام خطاب اور حکم کے
طور پر ہوتا ہے اور تکلف یہہ کہ جسطرح تہیوفلس غیر قوم اوسیطرح لوقا بہی غیر قوم تہا یعنے
کاتب اور مکتوب الیہ دونون غیر قوم اسیطرح اعمال کے کتاب کا جو کہ تہیوفلس کے نام ہے اور
پلوس کے خطوط مثل سومہ رومیون وغیرہ کا حال سمجہنا چاہئے کہ یہہ سب تعلیمی تحریرین
ہین مگر الہامی نہین ہوسکتین مثلاً گلتیونکے ۳ باب مین ہے اسے نادان گلتیو کسکی
جادو بہری آنکہون نے تمہین مارا الخ یہہ الہام نہین صرف شاعرانہ کلام ہے اور اسیطرح
یوحنا کے تینون خطوط خاص مکتوب الیہم کے نام مین اور اگر لوقا کو الہام ہوا تہا تو اونے
یہہ کیون کہا کہ جن لوگون نے مسیح کو دیکہا تہا اونسے دریافت کرکے مین نے لکہا ہے
کیونکہ الہام کے بعد لوگونسے پوچہنے کی کیا حاجت تہی

واٹسن کی چوتہی جلد رسالہ الہام مین جو ڈاکٹر نبین کے پارفریزیتے تفسیر سے لیا گیا یون لکہا
ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے انتہے
ریس کی سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکہا ہے کہ لوگون نے کتب مقدسہ کے تمام ہا

الہامی ہونیکی نسبت گفتگو کی ہے اور وے کہتے ہین کہ اون لوگون یعنے موتفین کے
افعال اور ملفوظات مین غلطیان اور اختلاف ہین متی کے ۰ ا باب ۹ او ۲۰ اور مرقس
۱۳ باب ۱۱ اور اعمال ۲۳ باب ۱-۶ کو باہم مقابلہ کر کے دیکہو اور یہہ بہی کہا گیا ہے
کہ حواری لوگ ایک دوسرے کو صاحب وحی نہین سمجہتے تہے جیسا کہ یروسلم کی کونسل کی آپس
کی بحث اور پلوس کے پطرس کو الزام دینے سے ظاہر ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ قدیم
عیسائی لوگ اون لوگونکو خطا سے خالی نہین سمجہتے تہے کیونکہ بعض اوقات اونکے افعال
پر روک ٹوک کی گئی ہے (اعمال ۱۱ باب ۲و۳ اور ۲۱ باب ۲۰-۲۴) اور یہہ بہی
کہا گیا ہے کہ پلوس مقدس جو اور حواریونسے اپنی تئین کمتر نہین سمجہتا (۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵
۱۲ باب ۱۱) خود اپنے حال مین ایسا بیان کرتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے
تئین ہمیشہ اور ہر وقت الہامی نہین سمجہتا تہا (اوّل قرنتیونکا ۷ باب ۱۰ و ۱۲ و ۲۵ و ۴۰ اور
۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۷) اور ہم نہین پاتے ہین کہ حواری لوگ ایسے طور پر گفتگو شروع کرتے
ہین جیسے پیغمبر لوگ شروع کرتے تہے گویا وہ خدا کیطرف سے بولتے ہین پہر لکہا ہے کہ میکانسر
اوس ہوشیاری اور خیال سے جو ایسے بڑے مطلب کیواسطے ضرور تہا طرفین کی دلایل
کو تولکر اس اعتراض کا یون فیصلہ کرنا مناسب جانا کہ ناموں کے لئے تو الہام البتہ مفید ہے
لیکن تاریخی کتابون کے واسطے مثلاً انجیلین اور اعمال اگر الہام سے بالکل قطع نظر کیجاوے
تو کچہہ نقصان نہین بلکہ کچہہ فایدہ ہی ہوگا اگر تاریخی معاملوں مین حواریونکی گواہی صرف اور
انسانونکی سی گواہی مانی جاوے جیسا کہ مسیح نے یوحنا ۱۵ باب ۲۷ مین کہا ہے الخ
اب دیکہو کہ اس کتاب یعنے ٹریس کی سائیکلوپیڈیا کے موجب چارون انجیلون کا
الہامی ہونا ثابت ہے اور ان چارون انجیلون مین جبکہ متی اور یوحنا کی انجیلین جو کہ حواری
تہے غیر الہامی سمجہی گئین تو مرقس اور لوقا کی انجیلین جو کہ حواری بہی نتہے زیادہ تر غیر الہامی
سمجہنا چاہئے لیکن نہیہ کہ ان چارون انجیلونمین کوئی بات بہی الہامی نہین ہے ایسا

ہرگز نہیں اور نہ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات اور پیشین گوئیاں وغیرہ جو واقعی مسیح نے
فرمائیں انمین اکثر الہامی ہیں پس مسیح پر الہام اور وحی کا نزول کمال صحت کے ساتھہ
ثابت ہے مگر مصنفین اناجیل وغیرہ نے جو مورخانہ لکھا یہہ سب اپنا دیکھا ہوا لکھا ہے
اوسمین الہام کو کیا دخل ہے اور جو باتین کہ اناجیل مین اونکے مصنفین کی بہی نہین ہین
بلکہ صریح الحاقی سمجھی جاتی ہین چنانچہ اس کتاب مین اونکا بیان فانڈر صاحب کے قول سے
موجود ہے اون سب باتونکو بہی الہامی سمجہنا اور اناجیل مین شامل رکہنا کمال عقیدت ہے
یا[۲] دری والش صاحب فرماتے ہین قولہ جبکہ ہم اوسوقت پر لحاظ کرتے ہین جبکہ اسقوف[۵]
بٹلر صاحب نے کہا کہ انگلستان مین ایک بہی فاضل ایسا نہین ہے جو پاک نوشتون کے
الہام کا قایل ہو (یعنے جو واقعی مین فاضل ہین وہ ان کتابونکو الہامی نہین جانتے اور جو
انہین الہامی جانتے وہ در اصل فاضل نہین ہین بلکہ صرف تہوڑا سا پڑہکر بڑا سے نام فاضل
کہلاتے ہین یا یہہ کہ کامل اور ناقص دونون طرحکے فاضل توریت و انجیل کو الہامی جانتے
ہین) یا اوسوقت پر کہ جب خود ایک خادم دین نے بت پرست قومون کے درمیان انجیلون
کے بہیجنے کی تدبیر کی تحقیر کی اور اون لوگون کو جو ابتدا مین نجات کی خوشخبری لیکر ملک ہندوستان
مین آئے مخصوص گفتن مرو یعنے چمار کا خطاب دیا انتہے از قربت آلہی یا تقدیس مومنین تمام
پادری والش صاحب صفحہ ۵۹ سنہ ۱۸۶۸ء رومن چہاپہ الہ آباد مشن پریس مشمولہ مخزن مسیحی
ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء رومن مطبوعہ الہ آباد مشن پریس جو حسب ہدایت مشن شکلندہ کے یہہ دونون
یعنے قربت الٰہی اور مخزن مسیحی چہاپے گئے اور کتاب قسطا کا مصنف بہی جو کہ احکام آتش
پرستی مین سے ہے لوقا نام حکیم اور عمر قوم تہا[۵۲] یعنے کہ نہ یہہ مسیح کا شاگرد تہا اور نہ وہ[۵۳] اسکا بہی نام
لوقا ہے اور اوسکا بہی نام لوقا ہے وہ بہی طبیب تہا اور یہہ بہی طبیب وہ[۵۴] بہی صاحب
تصنیف تہا اور یہہ بہی اوسکے بہی صرف دینی تصنیفات ہین جو صلح ہوا اور اسے بہی وہ بہی غیر
یہودی تہا اور یہہ بہی وہ بہی شہرۂ آفاق ہوا اور یہہ بہی اور بعد عروج مسیح کے جو عیسائی ہوگ

کسی معروف حلیم کے نام سے کتاب لکھ کر مشہور کرتے تہے اوسکا بیان آپی کلیسا کے شروع

مین ہو چکا ہے

واضح ہو کہ لوقا کے طبیب اور غیر قوم یعنے غیر یہودی ہونیکا سب عیسائی عالمون نے

اقرار کیا ہے دیکھو تفاسیر ہنری واسکاٹ وغیرہ اور مفتاح الکتاب اور رومن تفسیر سکاٹ

صاحب مین دیباچہ تفسیر انجیل لوقا کو اور کلسیونکے ۴ باب ۱۰ و ۱۱ مین مختونکا سلام لکہا ہے

اور ۱۲ و ۱۴ مین نامختونونکا کہ جو غیر قوم تہے سلام ہے اور لوقا انہین مین ہے اور لوقا کی

طبابت کے ثبوت مین دیکہو کلسیونکا ۴ باب ۱۴ پہر یہہ کہ الہام یافتہ شخص کی لوگونکے

نزدیک یہی پہچان ہے کہ پیشین گوئی بہی اوس سے ظہور مین آئین اور معجزہ دیکہلائے

دیکہو میزان الحق اور مفتاح الکتاب وغیرہ پس مرقس اور لوقا ان دونون صفتون سے خالی

تہے اونکا کلام الہامی کیونکر ہو سکتا ہے پادری ٹیوڈ صاحب نے الہ آباد مین مباحثہ کے

وقت سر عام یہہ مجہہ سے اقرار کیا کہ ہان یہہ انجیلین الہامی نہین مگر انکے مصنف سچے تہے

اسلیئے لیکن اگر وہ سچے تہے تو پلوس نے جو اول قرنتیونکے ۷ باب ۱۲ مین فرمایا کہ خداوند نہین

مین کہتا ہون اسلیئے اگر پلوس رسول سچے تہے تو وہ آپ اقرار کرتے ہین اپنے غیر الہامی

کلام کا اسیطرح اول قرنتیونکے ۷ باب ۲۵ اور ۲ قرنتیون کے ۱۱ باب ۱۷ مین لکہا ہے

انجیل یوحنا

یوحنا کی انجیل اور انجیلون سے بقول صاحب مفتاح الکتاب (صفحہ ۱۴۳ و ۱۵۲)

وغیرہ زیادہ معتبر ہے اگرچہ یہہ انجیل چارون انجیلونمین بلحاظ زمانہ تصنیف اور قید ترتیب

پچہلی انجیل ہے یعنے قریب سنہ ۹۸ع کے کہ بعد عروج حضرت عیسیٰ کے قریب ستر برس

تصنیف ہوئی اور سب اناجیل کے پیچہے کتاب مین شامل ہے اور مکاشفات تصنیف

یوحنا سنہ ۹۵ع کے بعد انجیل یوحنا سے بیشتر تصنیف ہوئی اور طلوع آفتاب صداقت چہاپہ

مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع نارتہہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کیطرف سے باہتمام پادری ایم لسے شیرنگ

صاحب صفحہ ۲۱۲ مین لکھا ہے کہ یہہ کتاب مکاشفات سنہ ۹۶ء مین تصنیف ہوئی اور
مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۳ مین لکھا ہے کہ انجیل یوحنا سنہ ۹۸ء مین تصنیف ہوئی اور مکاشفات
کی کتاب سنہ ۹۷ء مین اور اوسکے طرز بیان سے ثابت نہین ہوتا کہ مکاشفات اور اس انجیل کا
مصنف ایکہی ہو چنانچہ مکاشفات مین بار بار یوحنا نے اپنا نام بیان کیا ہے جیسا کہ مکاشفات
کے ۱ باب ۲ مین لکھا ہے اور مجھہ یوحنا نے الخ اور ۲۲ باب ۸ اور ۱ باب ۹ وغیرہ مین
بہی اسیطرح لکھا ہے اور بیسیوں جگہہ اسطرح پر کہ مین نے الخ چنانچہ مکاشفات کے صرف
انیسوین باب مین ۱ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۷ و ۱۹ آیتوں مین یہہ لفظ لکھا ہے لیکن یوحنا
کی انجیل مین اسطرح لکھا ہے کہ گویا یہہ کتاب یوحنا کی تصنیف ہرگز نہین ہے چنانچہ یوحنا ۱۹
باب ۲۶ مین لکھا ہے کہ عیسیٰ نے اپنی ماکو اور اوس شاگرد کو جسے وہ پیار کرتا تھا (یعنے یوحنا کو
اور اوسی طرح یوحنا ۲۰ باب ۲ مین لکھا ہے تب وہ شمعون پطرس اور اوس دوسرے
شاگرد (یعنے یوحنا) کے پاس اور اسی باب کے ۳ آیت مین ہے پہر پطرس اور وہ دوسرا
شاگرد (یعنے یوحنا) اور اوسی انجیل کے ۲۱ باب ۲۰ و ۲۳ آیت مین لکھا ہے کہ وہ شاگرد
(یعنے یوحنا) لیکن ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ وہ شاگرد اور دوسرا شاگرد یوحنا ہو اور اگر ثابت بہی
ہوتا تو بہی مصنف کا نام بصیغہ غایب پایا جاتا حالانکہ ہنوز صیغہ غایب کے ساتہہ بہی کتاب
مین مصنف کا پتا نہین ہے اور یوحنا ۹ باب ۳۵ مین لکھا ہے اور جسنے یہہ دیکھا گواہی دی
اور اوسکی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تم ایمان لاؤ فقط اب ان سب
لفظونپر غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہے یا کسی دوسرے کی
اور یوحنا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے یہہ وہ شاگرد ہے جسنے ان کامونکی گواہی دی اور ان باتونکو
لکھا اور ہمکو یقین ہے کہ اوسکی گواہی سچ ہے اسلئے ہمکو یقین ہے کہ اوسکی گواہی سچ ہے یہہ بات
کبہی مصنف اپنے حق مین نہ کہیگا سو یہہ کہ جسنے ان باتونکو لکہا اور ہمکو یقین ہے کہ اوسکی
گواہی الخ اس سے بہی ظاہر ہے کہ کتاب لکہنے والا اور شخص اور یقین کرنیوالا اور شخص ہے

یعنے یہہ کہ کاتب بصیغہ غایب اور وہ بہی آیت سے ثابت نہین کہ یوحنا ہی گواہ اور کاتب ہے اور یقین کرنیوالا بصیغہ حاضر گروہ بہی لامعلوم غرض یہہ کہ نہ کاتب کا پتا اور نہ یقین کرنیوالے کا پتا ہے صرف انجیل جیسی کچہہ ہے موجود ہے

اب سنئے کہ وہ شاگرد اور دوسرے شاگرد سے یوحنا مراد نہین ہے اسی انجیل یوحنا ۱۸ باب ۱۵ مین ہے تب وہ دوسرا شاگرد جو سردار کاہن سے کچہہ جان پہچان رکہتا تہا باہر نکلا اور دربان سے کہکر پطرس کو اندر لی آیا انتہے

اسجگہہ غور کرنا چاہئے کہ یوحنا کو اسقدر دنیاوی رتبہ کہان تہا جو سردار کاہن سے اوسکی موافقت بلکہ روشناسی بہی ہوتی اور خاصکر اوسوقت کہ مسیح کو گرفتار کر لیے گئے تہے اور سب شاگرد بہاگ گئے اور پطرس نے ڈر کر تین بار دین مسیح سے انکار کیا تو یوحنا کو اتنی جرات کیونکر ہوئی کہ نہ صرف آپ سردار کاہن کے محل مین گیا بلکہ پطرس کو بہی اندر لیگیا اور جب سردار کاہن کی لونڈی نے پطرس کو پہچانا تو یوحنا سے کیون اوس نے چشم پوشی کی اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس دوسرے شاگرد سے مراد یوحنا نہین ہے اسکاٹ صاحب مفسر رومن نے متی ۲۶ باب ۵۸ کی تفسیر صفحہ ۱۲۲ مین یون لکہا ہے قولہ یوحنا لکہتا ہے کہ پطرس اور ایک دوسرا شاگرد ملکے گہر گئے اوسکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سردار کاہن اس دوسرے شاگرد کو پہچانتا تہا اور اس سبب سے وہ گہر کے اندر جانے پایا اور پہر باہر جاکر پطرس کو بہی اندر لایا صاف معلوم نہین ہوتا کہ یہہ شخص کون تہا بہترے گمان کرتے ہین کہ یوحنا اس محاورہ مین اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ دوسرا شاگرد مین ہی تہا مگر اسکے برخلاف گمان ہوتا ہے کہ یوحنا بہی گلیلی اور عام لوگون مین تہا اور یقین نہین کہ سردار کاہن آسے پہچانتا ہو اور اگر پہچانتا بہی تو اتنا نہیں کہ اندر جانے پاتا اور ایک یہہ بہی قوی دلیل ہے کہ کیسے اوس سے کچہہ نہین کہا اور نہ اوسکو کچہہ خطرہ ہوا تو باوجود اوسے جاننے کے یہہ تعجب کا مقام ہے اس سے بہتر یہہ گمان پہلے ہی

کہ یہہ کوئی عزت دار شخص یروسلم کا رہنیوالا ہوگا کہ جسے سردار کاہن پہچانتا تہا مگر نہین جانتا
کہ یہہ مسیح کا شاگرد ہے اس سبب سے پینے اوس سے کچہہ نہین کہا صرف پطرس سے
کہا جو کچہہ کہ کہا اور اگر اوسے ٹہیک پہچانتے تو بیشک اپنے خداوند کے ساتہہ وہ مجرم
ٹہرایا جاتا تمت کلامہ اور یہہ ہی قول طامس اسکاٹ مفسر انگریزی کا بہی ہے
چونکہ انجیل یوحنا مین مصنف کا نام نہین ہے اور جہان وہ شاگرد یا دوسرا شاگرد لکہا ہے
اسکو اکثر علماء عیسائی یوحنا سے مراد سمجہتے ہین اوسکا حال یہہ ہے کہ جو بیان ہوا یعنے یہہ
لفظین یوحنا سے کچہہ علاقہ نہین رکہتین اور نہین معلوم کہ یہہ دوسرا شاگرد کون ہے اور
اگر یہہ دوسرا شاگرد یوحنا ہی ہوتا تو بہی یہہ کسطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ دوسرا شاگرد ہی مصنف
انجیل یوحنا ہو دیکہو یوحنا ۲۱ باب ۲۴ اور دوسری پہچان جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ
انجیل یوحنا کی تصنیف نہین ہے کہ یہودی مصنف کی یہہ کتاب نہین کیونکہ اس مین عبرانی
لفظونکا ترجمہ اور یہودی رسمونکا بیان ہے اور یوحنا یہودی تہا اوسے کیا حاجت تہی جو
عبرانی لفظ کا ترجمہ اور یہودی رسم کا بیان کرے چنانچہ کسی انگریزی تواریخ مین یہہ
لکہا نہین دیکہا کہ جب بادشاہ رچرڈ یا الفرڈ یا کسی اور یورپ کے بادشاہ کا نام لکہا ہو
تو اوسکے ساتہہ نام کے معنی بہی لکہدئی ہون مگر انجیل یوحنا مین دیکہئے ا باب ۳۸ مین ہے
اسے ربی جسکا ترجمہ یہہ ہے اسے اوستاد الخ اور اسی باب کے ۴۱ مین ہے ہمنے مسیح
کو جسکا ترجمہ کرسٹس ہے پایا اور ۴ باب ۹ مین ہے کیونکہ یہودی سامریون سے
صحبت نہین رکہتے تہے انتہے اگر کوئی یہودی اس کتاب کا مصنف ہوتا تو ان باتونکا
بیان نہ کرتا اور ۵ باب ۱ مین ہے بعد اوسکے یہودیون کی ایک عید تہی الخ
ایک عید تہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ ایک عید کا لفظ کبہی یہودی محاورہ نہین
ہو سکتا اگر کوئی یہودی ہوتا تو یون لکہتا کہ عید فصح تہی یا عید خیمہ وغیرہ یعنے عید کا نام لکہدیتا
اور ایک کا لفظ نہ لکہتا اور یہہ کہ یہودیونکی ایک عید تہی جس سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کے

مصنف کی عید تہی اگر یوحنا کی یہہ تصنیف ہوتی تو یون لکہتا کہ ہماری ایک عید تہی یا یہہ کہ یہودیونکی عید تہی اور اسی باب کے ۲ آیت مین ہے اور یروسلم مین بہیڑ دروازے کی پاس ایک حوض ہے جو عبرانی مین بیت حسدا کہلاتا ہے الخ اس حوض کے لیئے یروسلم کا پتا اور پہر یہہ کہ عبرانی مین بیت حسدا کہلاتا ہے یہودی کے سامنے یہہ بات کیا تعجب کی تہی جو عبرانی کا لفظ بہی حوض کے نام کے ساتہہ لگا دیا اور اسیطرح یوحنا ۲۰ باب ۳۰ مین ہے ہے قوله اور بہت سے اور معجزے جو اس کتاب مین لکہے نہین گیئے یسوع نے اپنے شاگردونکے سامنے دکہائے انتہی چونکہ یوحنا مسیح کا شاگرد تہا اگر یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہوتی تو اپنے شاگردون کیجگہہ ہم شاگردونکا لفظ لکہا ہوتا جیسے کہ اعمال باب ۱۰ ۴۱ مین ہے ساری قوم پر نہین بلکہ اون گواہون پر کہ آگے سے خدا کے چنے ہوئے تہے یعنے ہم پر الخ اور اعمال ۳ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ ہم اوسکے گواہ ہین انتہی اور اسیطرح ۲ باب ۳۲ اور ۱۱ باب ۱۸ مین ہے وغیرہ اور اسیطرح ۹ باب ۷ مین سلوم کا حوض جسکا ترجمہ بہیجا ہوا لکہا ہے برشنیڈر کہ جسکو عیسائی بڑا عالم محقق گنتے ہین وہ کہتا ہے کہ یہہ انجیل اور رسالے یوحنا کی تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ کسی عیسائی نے شروع دوسری صدی مین اوسکے نام سے لکہہ دیئے ہین اور یہی قول فرقہ الوجین کا تہا اور اسٹاؤلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ بلاشک کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے جیسا کہ کاتلک ہیرلڈ کے جلد ۷ منطبعہ ۱۸۴۴ع صفحہ ۲۰۵ مین مصرح ہے اور جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تہا تو اونکے جواب مین کہین ارنیوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ سے مجہے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ ارنیوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری کا مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ ارنیوس کو بتلا دیتا کیونکہ مقام تعجب ہے کہ ارنیوس قصہ قصہ سی بات پولی کارپ سے بار بار سنتی اور اس امر مین ایک قصہ بہی مذکور نہ ہو جس سے پس ظاہر ہوا کہ اسکا سے

امریکن مشن کے پرٹسٹنٹ پادری صاحبون کا توریت و انجیل کے الہام کی بابت جو عقیدہ ہی اور جسے اونہون نے چہپوا کر تمام ہندوستان مین مشتہر کیا بعینہ درج ذیل ہے وہو ہذا ۔
مشہور مقولہ یہہ ہے کہ بائبل مین خدا کا کلام ہے لیکن بائبل ساری خدا کا کلام نہین جو لوگ اس خیال کو قبول کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ پاک نوشتون مین الٰہی الہام کا بیان ہے اور اونکی مصنف روح القدس سے ملہم ہوئی لیکن اونکا الہام صرف تعلیم تہذیب خصوصاً ایمان کی باتون کے درج کرنے مین تہا وہ ضرور نہین سمجہتے کہ بائبل کا ہر ایک بیان ہر ایک عبارت اور الفاظ کو الہامی سمجہا جاوی وہ یقین نہین کرتے کہ ہمپر فرض ہے کہ ہم بائبل کے ہر ایک علمی بیان کو سچا اور صحیح تصور کرین اونکی خیال کے مطابق یہہ ہو سکتا ہی کہ موسیٰ نے علم ہیئت کے بیان مین غلطی کی ہی استیفان شہید نے اپنی یادداشت کی کمزوری ظاہر کی یا پولس رسول نے علمی غلطی پر اپنی تمثیل کے بنا ڈالی ۔ یہہ خیال الہام کا عیسائی دین کی بڑے اور مشہور معلمون کے درمیان مروج رہا اور روز بروز کلیسیا مین زیادہ ترقی کر رہا ہی مثلاً ای راس مس ۔ آرسامیس ۔ گروشس ۔ لیکلرک اور لفایف صاحب اسکو مسلم کرتے تہے رومی کلیسیا کے مشہور معلمون نے بہی اسکو پسند کیا مثلاً پرون اور ڈاکٹر صاحب ملک جرمنی کے عالم فاضل معلمون نے اسکو اختیار کیا اور انگلستان کے مشہور دینی معلمون نے جیسا کہ بشپ لوتہہ ۔ بشپ واربرٹن ۔ آرچڈیکن ۔ پیلی ۔ کلارک ڈاڈرج ۔ بیکسٹر ۔ آرچ بشپ سمنر ۔ اور طامس اسکاٹ صاحب وغیرہم (از نور افشان لدہیانہ مطبوعہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۲ء امریکن مشن پریس باہتمام پادری کیلسو صاحب نمبر ۳۰ جلد ۹ صفحہ ۲۳۰) ہمپر فرض نہین معلوم دیتا کہ ہم پاک نوشتون کے ہر ایک علیحدہ بیان کو ہر ایک کتاب کو آیت اور لفظ کو الٰہی تاثیر سے لکہا ہوا سمجہین بڑے نامور فاضل لوتہر صاحب پیدائش کی کتاب کے تفسیر مین یون فرماتے ہین کہ الفاظ (خدا نے کہا) سے یہہ ضرور نہ سمجہنا چاہیئے کہ خدا کیطرف سے کوئی بیان معجزہ کے طور پر آیا یا آسمان سے کوئی

آواز سنائی دی بائیبل مین بیان ہوا داؤد اور شمسون کی نسبت کہ خدا کی روح اونپر اوتری اور وقت بوقت اونکو اوبہارنے لگی اول صموئیل کے ۱۰ باب کے ۱۰ قاضیون کی کتاب کے ۱۳ باب کی ۲۵ لیکن اس بیان سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ یہہ تاثیر روح القدس کی اونکی کلام اور فعل تک پہونچی تہی یا اونکو بڑے بڑے اور خوفناک گناہون سے بچاتی تہی خداوند یسوع مسیح کے رسول پنتیکوست کے دن مین جُدی جُدی آگ کیسی زبانون سے ممتاز ہوئے اور روح القدس سے بہر گئے لیکن اس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ غلطی سے بالکل پاک ہو گئے بلکہ ہم صاف جانتے ہین کہ وہ کبہی کبہی بے راہ ہو سکتے تہے اور کبہی کبہی ہو بہی گئے اور وہ بے راہی ایسی معاملون مین تہی جو کہ روزمرہ کے فرائض کے ساتہہ تعلق رکہتے ہین ۔ وے آخر تک ہماری مانند انسان رہے حواس کے بس مین اور رائی اور عمل مین خطا کرتے مین دیکہو اعمال کے ۱۴ باب کی ۱۵ پہر اعمال کے ۱۵ باب کی ۳۷ سے ۳۹ تک گلاتیون کے خط کے دوسرے باب کی ۱۱ ۔ جبکہ اونہون نے اپنی زندگی مین غلطی کی تب ناممکن نہین ہے کہ اپنی تصنیف مین بہی غلطی کرتے روح القدس کی تاثیر نے اونکو زندگی کے خیال و کار مین غلطی سے مستثنا نہین کیا تب ہم کیون سمجہین کہ اوس تاثیر نے اونکو پاک نوشتون کے لکہنے مین بالکل غلطی سے مستثنا کیا بائیبل مین ایسی کوئی آیت نہین ہے جس سے بلا تاویل یہہ سمجہہ سکین کہ ہم اونکی ساری تصنیف کو ادنیٰ ادنیٰ امر کی نسبت بہی بالکل آلہی اور غلطی سے پاک خیال کرین بائیبل کے مصنفون نے بیشک الہام کا دعوے کیا لیکن اگر ہم اونکے دعوے پر غور کرین اور زبان کے عام قاعدے اور علم معانی اور نکتہ گیری اور نکتہ سنجی کے قاعدے سے اونکو دیکہین ہمکو بخوبی ثابت ہوگا کہ اونکا دعوے اس قسم کا نہین ہوا کہ وہ اپنے آپکو انسانی کمزوری سے بالکل خالی جانتے تہے انتہی تمت کلامہ (از نور افشان لدہیانہ مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۹ اگست ۱۸۸۴ع نمبر ۳۱ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴ باہتمام پادری کیلسو صاحب)

نصرانی علما کلیمنس و اگناشوس و یوسطینوس یعنی جسٹن شہید وغیرہ کے تصنیفات کو یہہ سمجھکر کہ اونمین انجیلی آیتین منقول ہین بدعوے صحت اناجیل پیش کرتے ہین لیکن اس سے پیشتر اونہین یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ انجیلون کیطرح اون تصنیفات کلیمنس وغیرہ مین تحریف نہین ہوئی ہے حالانکہ محققین علما نصاری نے اقرار کیا ہی کہ متقدمین کی تصنیفات مین بہت سے فقرے الحاق کئے گئے ہین (چیمبرس کی انسایکلوپیڈیا جلد ۵) اور اگناشوس کے خطوط کا جعلی اور محرف ہونا معتبر علما نصاری کے اقرار سے ثابت ہے (دیکھو تفسیر لارڈنر جلد ۲ و ڈاکٹر بیلی کی کتاب اسناد مطبوعہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۱۵ مع حاشیہ فاضل کسر واڑد و تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ ۱۸۸۸ع صفحہ ۱۴۴) اور جسٹن شہید جو دوسری صدی کے وسط مین تہا چنانچہ نور افشان مطبوعہ ۲۲ اگست ۱۸۷۳ع صفحہ ۲۷۰ مین باہتمام پادری کیلسو صاحب لکھا ہی کہ جسٹن یونانی نسل سے ہی۔ سال اوسکی تولد کا پہلی صدی کا آخر ہے الخ اسکی تصنیفات مین بعض قول حضرت عیسی کے ایسے ہی منقول ہین جو اناجیل مروجہ مین نہین پائے جاتے چنانچہ اون مین سے ایک قول یہہ ہے کہ ہمارے خداوند عیسی مسیح نے فرمایا ہے کہ مین تمکو جس باب مین پاؤنگا اوسی مین تمہارا انصاف کرونگا انتہے اور دوسرا فقرہ یہہ ہے کہ جب مسیح بپتسمہ پانے کے واسطے یردن مین آیا تو ایک آگ روشن ہوگئی انتہے یہہ باتین کہین ان چارون انجیلون مین نہین ہین پس اسیطرح اوسکی تصنیفات کے اور فقرے بہی جو انجیلی آیتین سمجہی جاتے ہین یہہ ضرور نہین ہے کہ انہین انجیلون سے لکہی گئی ہون اور بشپ مارش نے بہت صراحت سے لکہدیا ہے کہ جسٹن نے ان انجیلون سے نقل نہین کیا ہے اور کلیمنس اسکندریہ اور ترطولیانوس تو تیسری صدی مین ہوئے ہین (نور افشان مطبوعہ ۲۲ اگست ۱۸۷۳ع صفحہ ۲۷۰) ان سے پیشتر ایرینوس نے جسکا اقرار پادری فانڈر دوسری صدی مین تہا (میزان الحق مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۲۴۳) برنباس کی انجیل کا ذکر لکہا ہی اور مصریون کی انجیل کا ذکر کلیمنس نے

لکھا ہے شبیہ بنانیکا معجزہ طامس کی انجیل اور طفولیت کی انجیل مین ہے اور مریم پر تہمت ڈالنے کا قصہ انجیل مریم مین اور مریم کے پاس میوہ آنے کا قصہ اور کھجور کے درخت کا قصہ اور تکلم فی المہد انجیل طفولیت مین ہے اور کلیمنس اسقف روم کا خط بھی کلیمنس کا لکھا ہوا نہین ہے (دیکھو تواریخ کلیسیا بحروف رومن مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۷ء حصہ ۲ صفحہ ۴۰) نور افشان مطبوعہ ۲۲ اگست ۱۸۸۰ء صفحہ ۲۷۰ مین پادری صاحب فرماتے ہین کہ اس کے سن و سال تحریر کی بابت سب علما متفق الرائے ہین کہ ضرور یہہ ۹۰ عیسوی کے پیشتر رقم پذیر ہوا انتہی اس خط مین یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کا حوالہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ اوس وقت تک انجیل یوحنا تصنیف بھی نہ ہوئی تھی کیونکہ اوسکا سال تصنیف ۹۸ء ہے —

اریوی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تہا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ اوسنے ارنیوس کو اوسکی خبر
دی ورنہ ارنیوس منکرین کے مقابلہ مین یہہ سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہین کیا ان سب
عیسائی دلیلون سے یوحنا کی تصنیف یہہ انجیل نہین ثابت ہوتی لیکن ہمارا یہہ عقیدہ نہین
کہ یہہ انجیل اول سے آخر تک مصنوع سمجہی جائے جبکہ پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام صلعم کی بابت
اسمین مرقوم ہین اور قرآن مجید مین جو مسیح کو روح اللہ اور کلمتہ القاہا الی مریم (سورہ نساء رکوع
۲۳) لکہا ہے یہہ کلمہ اسی انجیل کے اول آیت ہے اور گروٹیس جو عیسائیون مین بڑا عالم محقق
مشہور ہے اکیسوین باب اس انجیل کو الحاقی بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ یوحنا کی موت کی بعد افسس کے
کلیسیا نے اپنی طرف سے ملا دیا ہے

اور موافق اقرار ہارنصاحب کے ان انجیلونکا وقت تالیف روایت معتبر سے ثابت نہین ہوتا
ہارنصاحب اپنی تفسیر مطبوعہ ۱۸۲۲ء مقام لندن کی ہین لکہتے ہین کہ الوجین فرقہ نے جو دوسرے
صدی مین تہا اس انجیل سے اور اسیطرح سب تصنیفات یوحنا سے انکار کیا ہے انتہے

سکرمنٹ ۳

انجیل رومن کاتلک جو کہ اردو رومن چہاپہ ہیشہ ۱۸۹۴ء ہے اوسمین لکہا ہے کہ مسیح کے
سب کام نہین لکہے گئے یوحنا ۲۱ باب ۲۵ اور مسیح (یعنے مسیح نے) آپ کچہہ نہین لکہا اور
رسولون کو حکم نہین دیا کہ انجیل لکہین مگر کہ اوسے سنائین رومیونکا ۱۰ باب ۱۷ ارسولون نے
مسیح اور اوسکی تعلیم کی ساری باتین نہ لکہین یوحنا ۲ باب ۳۰ اول قرنتیونکا ۱۱ باب ۳۴
انتہے لیکن مسیح نے کسی انجیل کے لکہنے کا حکم نہین دیا باوجود اسکے چار انجیلین لکہی
گئین چونکہ ہر مذہب مین ایک کتاب اقوام مختلف کے لئے کافی ہوتی ہے مگر یہان متی
نے یہودیون اور مرقس نے رومیون اور لوقا نے تہیوفلس (مقدس کتابکا احوال حصہ ۲
باب ۴ ص) اور یوحنا نے دہریون کے لئے (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۲) اپنی اپنی انجیل
لکہی اور صرف متی نے لکہنے پر الہام سمجہے وا یکی خاطر جمع نہوئی تب چار یا پانچ کے پاس

اوسے وہی الہام بہیجنے پڑا لیکن اگر یہی درست ہے تو توریت جو پہلی کتاب ہے اوسکی تصدیق
کے لیئے زیادہ تو نہین بہیجنے کی حاجت تہی اور زبور اور امثال وغیرہ بہی چار چار ہونا چاہیے
پہر یہہ کہ شریعت مین دو تین گواہ کافی ہین اور یہان تین تک بہی الہام بہیجنے والے نزدیک اعتبار
مین کافی نہوئی تب چار یا ہزارون تک نوبت پہنچی اور یہہ تو چار ہی ہین چار سو نبیون نے
جس بات پر گواہی دی وہہ جہوٹہہ تہا ۲ تواریخ ۱۸ باب ۵ — ۱۱ اور ایک پچہلے نبی نے
جو گواہی دی وہی سچ تہا ۲ تواریخ ۱۸ باب ۲۴ سچ کے لیئے صرف ایک ہی کافی ہے اور
جہوٹہہ کے لیئے چار سو ہون تو بہی بیکار ہین یوحنا ۲۱ باب ۲۵ مین لکہا ہے کہ کتابین
جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین اسمین پس یہہ پہلے درجے کا مبالغہ ہے کیونکہ حضرت عیسی تو
باوجود بار بار سفر کرنیکے ملک یہودیہ سے باہر نہین ہوئے اور اونکے حالات کی کتابین دنیا
مین نہ سماتین پس جبکہ انجیل کا یہہ حال ہے تو اونا سجات کو کوئی کہان تک بیان کرے لیکن
سمجہہ لینا چاہیئے کہ اعمال کی کتاب شمولہ مجموعہ مروجہ حال تصنیف لوقا سمجہی جاتی ہے جسکی
انجیل بہی اس مجموعہ عہد جدید مین شامل ہے اور اوسکا حال لکہہ چکا ہون کہ جب اوسکی
انجیل کا یہہ حال ہے تو اوسکے اعمال مین کیا کچہہ نادرستی نہوگی اور وہہ صرف پلوس اور پطرس کے
حال کی تواریخ ہے اوسے الہام سے کیا علاقہ اور فرقہ والن تی نشن اور مار سینونی اور سویریر
اور بعضے اور فرقہ منی کی نسبت اوس کتاب کا انکار کیا ہے یعنے معتبر نہین جانا اور بعد اسکے
پلوس کے خطوط مین جنمین سے ایک خط یعنے عبرانیونکا مشکوک ٹہرایا گیا ہے کتاب سوال و
جواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء
صفحہ ۵۳ سوال ۲۵۱ کے جواب مین عبرانیونکے خط کی بابت یون لکہا ہے اسکی نسبت
لوگون مین بڑا اختلاف ہے بہتیرے اوسے پلوس سے نسبت دیتے ہین اور بہت سے
عالی سند نکتہ دان اس بات کو اعتماد کے ساتہہ رد کرتے ہین پہر اوسکے راقم کا تصفیہ نہین کر سکتے
پہر صفحہ ۵۴ سوال ۲۵۵ اسی کتاب سوال و جواب مین لکہا ہے وہہ یہہ کہتے ہین کہ

اسکا طرز پلوس کے طرز کی مانند نہین ہے پر اکثر مقامات مین اوسکے طرز سے اختلاف پڑتا ہے جو لوگ کہ یونانی کا بخوبی علم رکھتے ہین وے کہتے ہین کہ اس خط کی یونانی پلوس کی یونانی سے مشابہ نہین ہے انتہٰے واضح ہو کہ عبرانیون کے خط مین راقم کا نام کہین نہین ہے اور تاریخ یوسی بیوس کے چہٹی کتاب کے باب ۲۵ مین اُرجن کا قول یون نقل کیا ہے کہ جو احوال قبل ہمارے زبان زد رہا ہے وہ یہہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کلیمنٹ نے جو بشپ روم کا تہا نامہ عبرانیونکو تصنیف کیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوقا کا ترجمہ کیا ہوا ہے انتہٰے ارینیس بشپ لینس نے جو تخمینًا ۱۷۸ء مین تہا اور ہپ پولی ٹس نے جو ۲۲۰ء مین تہا اور نوویٹیس یا نوی شین پرسبٹر روم نے جو تخمینًا ۲۵۱ء مین تہا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ٹرٹیلین پرسبٹر کارتہج جو تخمینًا ۲۰۰ء مین تہا عبرانیونکے نامہ کو برنباس کا بتلاتا تہا اور کیس نے جو پرسبٹر کلیسیای روم کا تہا اور تخمینًا ۲۱۲ء مین تہا نامے پلوس کے تیرہ گنے ہین اور اس نامے کو نہین گنا اور سایپرین بشپ کارتہج جو تخمینًا ۲۴۸ء مین تہا اس نامہ کا حوالہ نہین دیتا

اور رومن بیبل معہ رفرنس مطبوعہ ۱۸۶۶ء جسے پادری اولمن صاحب لندن سے طبع کروا کر ہندوستان مین لائے اور جسکے جلدین ہندوستان کے کیتہولک گرجا گہرونمین پادریون سے لیکر عیسائیون تک کے ہات مین عبادت کے وقت نظر آتی ہین اوسمین برخلاف اور سب خطون اور کتابون مشمولہ انجیل کے عبرانیونکے نام کے خط کے شروع مین کسی مصنف کا نام نہین لکہا ہے اگرچہ اور سب خطون وغیرہ کے شروع مین مصنف کا نام موجود ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اوس بیبل کے شروع مین جو فہرست کتابون کی ہے اوس مین بہی خلاف اور سب خطون وغیرہ کے عبرانیونکے نام کا خط بغیر مصنف کے نام کے لکہا ہے اور یہی حال اوس بیبل کا ہے جو اردو زبان اور فارسی حرفونمین رفرنس کیساتہ ۱۸۶۹ء کو مرزا پور مین مشہور پادری ڈاکٹر میتہر صاحب کے اہتمام سے چہاپی گئی اور جسکی ایک ایک

بات پر سب پادریون نے پیشتر آپسمین مدت تک خوب مباحثہ کرکے فیصلہ کر لیا تھا اور جو تمام
ہندوستان مین رایج اور مشہور ہو رہی ہے اوس مین بھی برخلاف اور سب خطون وغیرہ کے
عبرانیونکے نامہ کے خط کے شروع مین مصنف کا نام لکھنا مناسب نجانا اور نہ اوسکے فہرست
کتب مین بھی عبرانیونکے خط کے نام کیساتھہ مصنف کا نام لکھا گیا اگرچہ اور سب خطون
وغیرہ کے شروعمین اور فہرست کتب مین بھی ہر تصنیف کیساتھہ مصنف کا نام موجود ہے
اور اسیطرح عربی ترجمۂ انجیل برٹش بیبل سوسائٹی کیطرف سے مطبوعہ بیروت ۱۸۶۴ء مین
ہر نامہ کے شروع مین لکھا ہے کہ رسالہ بولس الرسول الی اہل افسس یا یہہ کہ رسالہ بولس
الرسول الی اهل غلاطیه مگر نامہ عبرانیان کے شروعمین کسی مصنف کا نام نہین
لکھا صرف یہی لکھا ہے کہ الرسالة الی العبرانیین اور اسیطرح بعینہٖ عربی ترجمۂ انجیل
مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء مطبع ولیم واٹس مین بھی ہے اگرچہ وہ ترجمہ اور ہے اور یہہ دونون
ترجمے آپس مین مطابق نہین ہین اور یوسی بیوس اپنی تاریخ کی چھٹی کتاب کے پچیسوین ۲۵ باب
مین نقل کرتا ہے کہ ارجن نے پانچوین جلد شرح انجیل یوحنا مین لکھا ہے کہ پولس نے تمام گرجاؤن
کو کچھہ لکھکر نہین بھیجا مگر بعض کو جو لکھا تو بھی دو چار سطر عبارت فقط اس سے معلوم ہوا کہ
مثل نامہ عبرانیونکے پولس کے اور نامے بھی بے سند ہین اور کسی اور نے لکھے ہین

بعد اسکے پطرس وغیرہ کے خطوط اور انکا بھی بیان اناجیل کے ساتھہ کرنا صرف کتاب کو
طول دینا ہے کیونکہ انمین سے بعضے خطوط ایسے ہین جنکے مکتوب الیہ کا پتا نہین اور نہ
کاتب کا چنانچہ یوحنا کے پہلے خط کی بابت مفتاح الکتاب صفحہ ۲۰۰ مین یون لکھا ہے
اگرچہ اس خط کے شروع یا آخر مین یوحنا کا نام نہین ہے مگر ہر زمانے کے لوگ اوسی رسول کو اس
خط کا راقم کہتے آئے ہین بلکہ اسکے خاص عبارت اور مضمون کے انداز سے بھی گمان غالب
ہوتا ہے کہ وہ یوحنا موصوف کی تصنیف کیا ہے اور یوحنا کے دوسرے خط کی بابت مفتاح الکتاب
مین یون لکھا ہے جس برگزیدہ بی بی کو یہہ لکھا گیا وہ ظاہرا ایک عزت دار عیسائی بیوہ

تہی جو کلیسیو مین مشہور لیکن اوسکی تحقیق خبر نہین کہ وہ کہان کے رہنیوالی تہی شاید اوسکا ٹہکانا شہر افسس کے قرب وجوار مین تہا اگرچہ اس خط مین راقم کا نام نہین پایا جاتا توبہی صریح ہے کہ یوحنا ہی نے یہہ سنہ ۹۹ع کے قریب لکہا اسلئے اب دیکہو کہ خط مین تو راقم تک کا نام نہین ہے مگر اوسکے تصنیف کے سنہ کیونکر معلوم ہو گئی پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۰۴ مین لکہا ہے ہر چند کہ ہم بی بی معظمہ کے مسکن اور احوال سے واقف نہین توبہی خوش ہین کہ اوسکے فرزند صاحب صداقت الخ کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۹۵ع صفحہ ۱۶۳ سوال ۲۹۱ کے جواب مین یوحنا کے دوسرے خط کی بابت یون لکہا ہے بعضے گمان کرتے ہین کہ یہہ برگزیدہ بی بی و سلیم کی کلیسیا کا لقب تہا پر لوگ بالاتفاق اس بات پر قوی نہین ہین پر اسکی نسبت عام خیال یہہ ہے کہ وہ ایک عورت تہی جو اپنی دینداری کے باعث سے مشہور تہی فقط

اور نامۂ فلیمون کو بعض عالم عیسائی زمانہ جروم مین کہتے تہے کہ یہہ تو ایک خانگی چٹہی عہد جدید سے نکالڈالنے کے قابل ہے اور اونہون نے ارادہ نکالڈالنے کا بہی کیا تہا اور صفحہ ۲۰۶ کا تتمہ البحر ذیل مین لکہا ہے کہ یوزصاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۹۰ مین لکہتا ہے کہ اول نامۂ طمطاوس پر شلی میچر نے اور دونون نامون طمطاوس اور نامۂ پطرس پر لکہارن نے حملہ کیا ہے (یعنے برا کہا اور واجب التسلیم نہین مانا) اور اسیطرح پطرس وغیرہ کے خطوط کا حال ہے کہ بعضے زمانہ مین وہ معتبر ٹہرائے گئے اور بعضے زمانہ مین نامعتبر اور بعضی کتابین کہ اس مجموعہ عہد جدید مین جنکا ذکر ہے اب گم ہین مثلاً دو قرنتیونکو خط جسکا ذکر کلسیونکے ۴ باب ۱۶ مین ہے اب موجود نہین ہے یعنے عیسائی اوسے گم کر بیٹہے اور اول قرنتیونکے ۵ باب ۹ و ۱۱ مین ہے کہ مین نے خط مین تمکو یہہ لکہا کہ تم حرامکارون مین مت ملے رہو پہر مین نے اب تمہین یہ لکہا ہے کہ اگر کوئی بہائی کہلا کر حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اوس سے صحبت نرکہنا بلکہ ایسے کے

ساتھہ کہانا تک نہ کہانا فقط پس وہ خط جسکا حوالہ آیت لوین بین ہے اب وہ گم ہے
اور بتون کے چڑہاوون اور لہو اور گلا گہونٹے وغیرہ سے اجتناب کی بابت جو خط انطاکیہ
وغیرہ کے عیسائیونکو لکہا گیا تہا (اعمال ۱۵ باب ۲۳ و ۲۴) اور جسکا ذکر اعمال ۱۵ باب
۱۹ — ۲۹ اور جسکی ایک خاص تعلیم کے سبب سے نہایت ضرورت ہے مگر وہ بہی
عیسائی جماعت مین غائب اور اس مجموعہ اناجیل مین موجود نہین ہے

پلوس کا تمام حال کتاب اعمال مین ہے مگر پلوس کے خطوط بہیجنکا کہین ذکر مندرج نہین ہے
چنانچہ تفسیر اعمال مصنفہ پادری فلکس صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۸ء مقدمہ کتاب صفحہ ۲ مین لکہا ہے
کہ اعمال ۱۳ باب سے ۲۸ تک پلوس رسول کے سب احوال و اعمال کی خبر ہے لیکن پلوس
کا وہ سب حال جو پلوس کے خطوط مین مندرج ہے (بلکہ اون خطون کے لکہنے ہی کا ذکر تک
معلوم ہو کہ وہ سب خطوط پلوس ہی کے لکہے ہین) کتاب اعمال سے ثابت نہین ہے
مثلاً انطاکیہ مین اوسکا پطرس سے مباحثہ اوسکی مناد ہی الرقوم مین اور اوسکا اندیشہ اور
فکر قرنت کی کلیسیا کی پہوٹ کی نسبت اور نامناسبت اور گلیتون کی برگشتگی کے لئے اور
اوسکی جانفشانی جہوٹی تعلیم دینے والون کے رفع کرنے مین اسلئے پس تعجب کہ پلوس کے
جو خطوط انجیل مین شامل ہین اونکا تو کچہہ ثبوت نہین ہے اور جنکا ثبوت انجیل مین موجود ہے
اون خطونکا پتہ نہین ہے اور افسیونکے نام پہلا خط جسکا ذکر افسیونکے ۳ باب ۳ و
۴ مین ہے اس مجموعہ مین شامل نہین ہے

سکرمنٹ ۴
تحریف کے بیان مین

یوسی بیوس نے جو لکہا ہے کہ یوحنا حواری نے اونہین یعنی اناجیل ثلاثہ کو دیکہا اور پسند کیا اور
اپنی گواہی سے اونکے تصدیق کی ظاہر ہے کہ یوسی بیوس چوتہی صدی عیسوی مین تہا اور
اوسنے اس روایت کی کوئی سند نہین لکہی اسلیئے یہہ صرف یوسی بیوس کا گمان ہے کیونکہ

اوسنے نامہ اب گرس کو بھی سچا سمجھا تھا حالانکہ وہ کافہ علما خواہ رومن کاتھلک خواہ پروٹسٹنٹ
سب کے نزدیک جھوٹا اور جعلی ہے اور یوسی بیوس کو اکثر لوگ بدعتی سمجھتے اور کہتے ہین کہ یہہ شخص
ایریس کے معتقدون مین تھا اور حضرت عیسیٰ کو صرف بشر جانتا تھا اور کونسل نائیس مین فقط
بادشاہ کے ڈر سے الوہیت مسیح پر دستخط کیے تھے اور جروم نے اسکے لکھے کو دیکھہ کر نقل کیا
ہوگا کیونکہ یہہ اسکے بعد ہوا ہے اسکے سوا یوحنا کی تصنیف سے کہین اسکا ثبوت نہین ہے
کہ یوحنا نے اناجیل ثلاثہ کو دیکھا بھی ہو چہ جاے آنکہ پسند کیا ایک اور دلیل اسکے لیے یہہ ہے
کہ اگر یوحنا نے اناجیل ثلاثہ کو دیکھا ہوتا تو پھر آپ کوئی انجیل تصنیف کرنیکی کیا حاجت تھی
فیلڈ صاحب نے ۱۶۵۳ع مین ایک بیبل چھاپی جسکا اوسنے نام موتی بیبل رکھا جو کہ ابتک
برٹش موزیم مین رکھی ہے اوسمین سے بعض مقام یہہ ہین رومیونکے ۶ باب ۱۳ مین
ناراستی کی جگہہ راستی لکھہ گیا ہے اور اقرنتیونکے ۶ باب ۹ مین اس کی جگہہ کہ وارث نہونگے
اوسنے لکھا کہ وارث ہونگے اور ان غلطیون سے بڑی خطرناک تعلیم پڑگئی اور لوگ اس سے
دلیلین لانے لگے کہتے ہین کہ اس فیلڈ صاحب نے ڈھائی ہزار پونڈ (یعنے پچیس ہزار روپیہ
از سکول ڈکشنری مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۳ع) اینڈی پنڈنس فرقہ سے اس کام کے لئے پائے
کہ اعمال ۶ باب ۳ کا یہہ مضمون بدل دے تاکہ اس بات کی سند پیدا ہو کہ اپنے ہی ایز
پادری مقرر کرنیکا لوگونکو اختیار ہو جائے اور یہہ مضمون بدلنا سب سے آسان اور
ممکن بات تھی یعنی ہم کیعوض مین تم بنا دینا
اور ایک اور صاحب بل نامے کی بیبل ہے اوسمین اس کثرت سے غلطیان ہین کہ بعضے
جگہہ بالکل مطلب خبط ہوگیا اور بعضے جگہہ کفر پایا جاتا ہے یہان تک کہ اون دونون مصنفون
کی بیبل مین سے ایک بیبل مین چھہ ہزار نقص پائے گئے اور ایک جگہہ یعنی جی کرادس کا خط
امیر استرف فرد جلد ۱ صفحہ ۲۰۸ سے معلوم ہوا کہ دشرن صاحب ایک بڑے عالم نے
سب سے پہلے اون بیبلون مین جو لندن مین چھپین تین ہزار چھہ سو نقص نکالے ہیں

جس کتاب مین قریب چار ہزار نقص نکلین تو تھوڑی محنت سے چھ ہزار غلطیان نکل سکتی مین
اور شاید ایسی غلطیان کسی تواریخ مین نہین نکل سکتی ہین اور یہہ دونو بیبلین فیلڈ اور پل صاحب کی
ایسی تہین کہ جنکے آگے ولگیٹ والی بیبل جو پوپ سکٹس پنجم نے لکھی جو کہ غلطیون مین یادگار زمانہ
تہی کچھہ نسبت نہین رکھتی اور ہوئیٹ لاک صاحب لکھتے ہین کہ جبکہ سیلڈن صاحب یا اور کوئی
مباحثہ کرتے اور وہ انجیل مین سے کوئی آیت ثبوت مطلب کے لئے پڑھتے تو سیلڈن صاحب
یہہ جواب دیتے کہ شاید تمہاری جیب کی چہوٹی سنہرے ورقون کی بیبل مین یون ترجمہ ہو
لیکن یونانی یا عبرانی کا تو یہی مطلب ہے (جو مین کہتا ہون) اور یہہ حال سنہ ۱۶۶۰ء تک
رہا اور جس فرسٹ کی انجیل (جو اندنون رائج ہے) اون کتابون کے سامنے کوئی
نہین پوچہتا تہا تمت کلامہ ازکیو پاشنیر آف لٹریچر اسحاق ڈزیلی چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۹ء
جلد ۳ صفحہ ۴۳۱ — ۴۳۲
اب غور کرنا چاہئے کہ جب تمام و کمال کتابون کی اصلیت اور صحت کا کچھہ پتا نہین ہے
تو آیتون اور لفظون کی غلطی کا ساری کتاب مین کیونکر شمار ہو سکتا ہے چنانچہ ڈاکٹر مل نے
جو عہد جدید کے نسخے ملائے تو تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دئی اور ڈاکٹر گریسباخ
نے جو اس سے زیادہ نسخون عہد جدید یعنے تین سو پچپن ۳۵۵ کا مقابلہ کیا تو ڈیڑہ لاکہہ
ویسیہی اختلاف عبارت بتلا دئی فقط (از کتاب اغلاطنامہ وارڈ صاحب) پس
خیال کرنا چاہئے کہ اگر جہان کے سب نسخے ملائے جائین تو خدا جانے کتنے اختلاف نکلین
اور یہہ اختلافات وہ نہین ہین کہ ہر جلد مین سے تہوڑے تہوڑے ملا کر اسقدر ہوئی بلکہ
ایکہی مجموعہ عہد جدید مین یہہ ڈیڑہ لاکہہ غلطیان پائی گئین پیش ازین نیست کہ ہر جلد مین
کسیقدر غلطیان نکلین گر وہ سب غلطیان ایکہی مجموعہ اناجیل کی تہین مثلاً ایک جلد مین ایک
لفظ یا فقرہ یا جملہ الحاقی پایا گیا اور دوسری جلد مین وہی لفظ یا فقرہ وغیرہ برخلاف پہلی جلد کے
نکلا اور تیسری جلد مین بہی فقرہ یا لفظ بخلاف ان دونو کے پایا گیا اور اسیطرح چوتہی اور پانچوین

جلد وغیرہ مین ایک دوسرے سے مخالف الفاظ اور فقرات نکلتے گئے یہانتک کہ ڈیڑھ لاکھ کی نوبت پہونچی یعنی اختلاف در اختلاف اور غلطی کے درمیان غلطی اب یہہ سارے اختلافات دراصل ایکہی جلد مین سمجہنا چاہئے اسلیئے فادر صاحب اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۳۰ مین لکہتے ہین کہ یہ بات سچ ہے کہ ویرئیس ریڈنگ بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام یقین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون سے ہے انتہے بعینہ قول فادر صاحب اور لطف یہہ کہ تین سو نسخون مین بہی عہد جدید کے پورے نسخے نہ تہے بلکہ کسی مین تو چند آیت اور کسی مین چند جزو اور کسی مین ایک انجیل اور کسی مین صرف چارون انجیلین اور کسی مین صرف پولوس کے نامے تہے چنانچہ فادر صاحب ہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۲۴۲ اور ۲۴۳ مین لکہتے ہین کہ ان نسخون مین بعض اوراق کہو گئے اور بعض بوسیدہ ہین اور کہ کاتبونکی غلطی بہی ان نسخون مین پائے گئے اور کہ کوڈکس الکسندرینوس کی جلدین اور کتاب بہی اوسکے ساتہہ مجلد ہین یہہ سب ہمارے صاحب کے دوسری جلد مین تفصیلاً بیان ہوا ہے اور ہمنے بہی آگے سے معلوم تہا انتہے

اب نمونہ کیطور چند ان نسخون کا حال یہان لکہا جاتا ہے

۱ کوڈکس کاٹونی انیس سمین چار جزو ہین اول جزو مین انجیل متی ۲۷ باب ۲۶ - ۳۴ یعنے کل نو آیت دوسرے جزو مین انجیل متی ۲۶ باب ۷۵ - ۵ ا یعنے نو آیت تیسرے جزو مین انجیل یوحنا ۱۴ باب ۲ - ۱۰ یعنے نو آیت چوتہے جزو مین انجیل یوحنا ۱۵ باب ۱۵ - ۲۲ یعنے ۸ آیت پس سب آیتین ملاکر جو اس پرانے نسخے مین موجود ہین ۳۴ ہوئے حالانکہ کل آیتین عہد جدید مین سات ہزار نو سو اونسٹھہ ہین اب خیال کیا چاہئے کہ ۳۴ آیتون کو ایک کتاب مشہور کیا ہے

۲ کوڈکس بزیری اس مین چار انجیلین اور اعمال کی کتاب ہے اس مین چہا ستہہ ورق بہت پہٹے اور خراب کئی ہوئے ہین جنمین سے دس ورق کسی نے پیچہے سے لکہہ کر ملحق کئے ہین متی کے پہلے باب کے ۲۰ آیتین غائب ہین

۳ کوڈکس سی ساراییس جو رومہلے حرفون سے ارغوانی چمڑے پر لکہا ہوا ہے اس
مین صرف چہبیس ۲۶ ورق ہین جنمین سے اول کے چوبیس ۲۴ ورق کتاب پیدایش کا ایک ٹکڑا ہے
اور باقی دو ورق لوقا کی انجیل کا ایک ٹکڑا ہے جس مین لوقا ۱۴ باب ۱۲ – ۲۹ ہے یعنے
صرف ۲۹ آیتونکو کتاب قرار دیا ہے

۴ کوڈکس رسکرپٹس اس نسخے مین عہد جدید کی کتابون مین سے صرف متی کی انجیل ہے اور
اسمین صرف چونتیس ورق پورا نے لکھے ہوئے ہین

۵ کوڈکس افرنجی اینس نامہ عبرانیونکا ایک ٹکڑا ہے اور صرف دو ورق ہین اور عبرانیون
۲ باب کی پہلی آیت اس قدیم کتاب مین نہین ہے

۶ کوڈکس لاوی اینس اعمال حواریونکا یہہ نسخہ ہے مگر ۲۶ باب ۲۹ سے ۲۸ باب ۲۶
تک نہین ہے

اب اس کتاب مین زیادہ نسخونکا حال لکھنے کی گنجایش نہین ہے اگر حاجت ہو تو گریسباخ
اور ہیکاس کی کتابون مین دیکہنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ یہہ غلطیان وہ نہین ہین جیسے اس
زمانے کے مطبوعہ نسخون مین اختلاف ترجمات و محاورات وغیرہ سے واقع ہین بلکہ یہہ غلطیان ان
اون قدیم معتبر نسخون مین ہین کہ جنپر اناجیل کی صحت کا مدار ہے اور جو خاص اسباب اور وسیلے
انجیلونکو صحیح کرنیکے ٹہرائے گئے ہین پس جب اونکا یہہ خراب حال ہے کہ تیس ہزار اور ڈیڑھ
لاکہ بلکہ دس لاکہ سے زیادہ (انسائی کلوپیڈیا برٹنیکا جلد ۹ بیان اسکرپچر) اختلاف
عبارت پائے گئے تو وائے بر حال ان انجیلونکے کہ جو ان نسخون کے وسیلے سے صحیح
کی گئی ہین ہارن صاحب جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ع صفحہ ۲۵۹ مین لکھتے ہین کہ عہد جدید کے کل
نسخے جو کلاً یا بعضاً یقیناً مقابلہ کئے گئے اونکی تعداد چار سو سے تجاوز نہین ہے اور یہہ حاشیہ
مین لکھتے ہین کہ پروفیسر ہیک نے مقابلہ کئے ہوئے نسخون کی تعداد اپنی کتاب کے حصہ اول کے
صفحہ ۴۳ سے ۰۰ تک لکہی ۴۹۴ ہے اور جن نسخونکا مقابلہ گریسباخ نے اپنی انجیل کی طبع

کیواسطے کیا اونکی تعداد اونے ۳۵۵ لکہی ہے بشپ مارش نے جو اپنے اور میکا ئیلس کے نسخونکو ملاکر شمار کیا ہے اونکی تعداد ۴۶۹ ہے پہر ہارنس صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۴۵ مین لکہتے ہین کہ عہد جدید کے کل نسخونکی تعداد جو ہم تک پہونچی ہے خواہ کامل ہون خواہ ناقص اور جنکا مقابلہ خواہ کلاً خواہ بعضاً ہوا ہے قریب پانچ سو کے ہوتے ہین اور پادری فانڈر صاحب نے بہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۲۵ سطر ۱۲ مین اسیطرح لکہا ہے پادری جے مس میچل ال ال ڈی اپنے خطوط مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۳۸ مین فرماتے ہین یورپ کے عالمون نے چہہ سو سے زیادہ انجیل کے قلمی نسخونکو ملاحظہ کیا ہے جو یونانی زبان مین ہین ان مین سے بعضے بہت قدیم مین انتہے مگر یہہ تعداد اون نسخونکی تعداد کی ایک جزو قلیل ہے جو کتب خانونمین (غیر مقابلہ کیے ہوئے) موجود ہین مثلی صاحب نے یون کہا ہے کہ چونکہ مصنفون کے اصلی نوشتے ابتک موجود نہین ہین اسلیئے انکے تمام الفاظ اصلی کسی ایک نقل مین شاید نہین ملتی لیکن سب نقلونکے مقابلہ سے دریافت ہونے مین انتہے از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۴۵ اب دیکہی کہ سب نقلونمین اگر وہ اصلی الفاظ ہوتے بہی تو بغیر کسی اصلی صحیح نقل کے یا بغیر الہام یافتہ شخص کے اونہین پہچان کون سکتا ہے مگر صرف اٹکل سے جہانتک صحیح کیا اونہین اصلی الفاظ سمجہہ لیا دوسرے یہہ کہ سب نقلونمین سے شاید ہزارون ابہی باقی ہین کہ جنمین وہ اصلی الفاظ پہیلے ہوئے ہین اور اون نقلون کا مقابلہ ابتک نہین ہوا ہے پہر کہان ثابت ہوا کہ سب اصلی الفاظ دریافت ہو گئے اور جب حال یہہ ہے تو اصلی مطلب اور مضمون دریافت کر لینے کا کون دعوے کر سکتا ہے

پہر ہارنصاحب جلد اول کے صفحہ ۱۲۶ مین اور دوسری جلد کے صفحہ ۳۵۵ مین لکہتے ہین کہ گریسباچ نے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت نکالے ہین جیسا کہ پادری فانڈر صاحب نے بہی اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبر آباد ۱۸۵۵ء صفحہ ۳۵ و ۴۵ مین لکہا ہے اور اسباتکو بہی یاد رکہنا چاہیے کہ ڈیس ٹین نے ایسے اختلافات عبارت دس لاکہہ سے زیادہ جمع

گئی ہین جیسا کہ انسائی کلوپیڈیا برٹینیکا کے جلد ۱۹ مین اسکرپچر کے بیان مین مرقوم ہے
پادری فانڈر نے کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵ چھاپہ اکبرآباد سکندرہ ۱۸۵۶ع مین لکھا ہے
قولہ اگرچہ ہم لوگ قایل ہین کہ بعض حروف و الفاظ مین تحریف وقوع مین آئی اور بعض آیات
کی بابت مقدم و موخر اور الحاق کا شبہہ ہے تو بھی انجیل کو بے تحریف اور بے تبدیل کہتے
ہین اس لحاظ سے کہ اوسکا مضمون اور مطلب نہین بدل گیا میکیلس صاحب ڈاکٹر
فنٹلی صاحب کا قول اپنے عہد جدید کے دیباجہ جلد اول صفحہ ۳۶۳ مین نقل کرتے ہین
کہ جن لوگون کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا تھا جیسے رومی اور یونانی اونمین یہودی عالمون کے
ایسے مغفور پاے گئے ہین اور انکی اصلاح مین ایسے عیب ملے ہین کہ باوجود وہ پوری صدیون کے
نہایت عالم اور تیز فہم محققون کے تحقیقون سے وہ کتابین ابتک غلطیون کے انبار ہین اور
اسیطرح رہینگی برخلاف اسکے دیوان یعنی کسی مصنف کے بہت نسخے ہوتے ہین اگرچہ بسبب
تعداد نسخون کے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہنرمند
اور عقیل لوگون کے ہاتون سے ہوا ہمیشہ بہت صحیح ہوتا ہے اور مصنف کے اصلی الفاظون کے
قریب تر پہنچتا ہے انتہےٰ پھر فانڈر صاحب اوسی کتاب کے صفحہ ۱۵ اور کتاب دینی مباحثہ
چھاپہ سکندرہ ۱۸۵۵ع کے صفحہ ۳۲ مین لکھتے ہین تو یہ جاننا چاہیے کہ اون سب عالمون
پر جو مصحیین اور نسخہ شناسی مین ماہر ہین خوب واضح و روشن ہے کہ نقل نویس لکھتے وقت ہمیشہ کچھہ نہ
کچھہ سہو کرتے ہین اور کوئی بڑی کتاب نہین شاید ایک بہی نہین جو دست و قلم سے لکھی
ہے جس مین کچھہ بہی غلطی نپائی جاوے مثلاً اگر گلستان یا دیوان حافظ وغیرہ کتاب کی
سو پچاس نقلین دقت سے مقابلہ کیجایئن تو شک نہین کہ اون سب نقلون مین کچھہ نہ کچھہ غلطیان
پائیجاینگین ایسے سہو و غلطیان اکثر اوقات نقل نویسون کی غفلت یا کم علمی سے ہوتی ہین اور
اور اس سبب سے اعراب اور حروف اور املا وغیرہ مین غلطی کرتے یا لفظ چھوڑ دیتے ہین
اور بعض اوقات مالک کتاب یا نقل نویس نے تفسیر کی راہ سے کوئی بات حاشیہ مین لکھی اور

کاتب دیگر نے اوسکو یا تو سہواً یا قصداً متن مین داخل کیا ہے پہر لکہتے وقت کوئی لفظ رہگیا یا
مقدم موخر ہوا اور دوسرے نقل نویس نے تصحیح کرنیکا قصد کیا مگر کم علمی یا کم سمجہی کے سبب
خلاف واقع تصحیح کیا ہے اب درحالیکہ اصل نسخہ موجود نرہا اور قدیم کتابونکا شاید ایک ہی اصل
نسخہ اب تک باقی نرہا ہو پس ان غلطیونکے تصحیح کرنیکی کوئی اور راہ اور تدبیر نہین ہے مگر یہ
کہ اوسکی سب نقلین نزدیک و دور سے جمع کرین اور عالم اور فاضل زبان دان اون سب
کو مقابلہ کرکے اس راہ سے تصحیح کرین اور جتنے نسخے زیادہ ہون تصحیح بہی اوتنا ہی آسان تر ہے
رہتا ہے لیکن کاتبون کی غلطی یعنے ویریوس ریڈنگ کو تحریف کی جگہہ سمجہنا یہہ محض تحریف
کو چہپانا اور اوسکا عیب مٹانا ہے کیونکہ اناجیل کے ان سارے الحاقون اور تحریفون کے
مقابل مین ویریوس ریڈنگ نہایت چہوٹی بات ہے اور کاتبون کے سہو سے کوئی کتاب
محرف نہین کہلاتی ہے دیکہو قرآن مجید بہی ہمیشہ ہاتہ سے لکہا جاتا ہے اور ابتک روم وایران
وغیرہ مین اوسکا چہاپنا ممنوع ہے اور یہہ بہی ممکن نہین کہ کاتبونکا سہو اوسمین نہوتا ہو جو کبہی
صحیح کردیا جاتا ہے تو بہی کوئی اوس مین تحریف کا نام تک نہین لے سکتا لیکن اناجیل
مین جو تحریف ہوئی جیسا کہ پادری فانڈر صاحب وغیرہ کے قولون سے ثابت ہے یہہ
جان بوجہہ کر عیسائیون نے آپ گہٹایا اور بڑہایا ہے سہو کاتبان اسکو نہین کہتے مین ہارن صاحب
لکہتے ہین کہ اکثر اصلی یا خالص عبارتکو دروغ آمیز عبارت سے تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے بہر
حال مختلف الفاظ یا عبارت مین سے جب ایک کا غلط ہونا علانیہ اور یقینی معلوم ہوجائے
تو اوسکا نام غلط لفظ یا غلط عبارت ہے جسکو انگریزی مین ارٹا کہتے ہین اور جب اون مختلف
لفظون یا مختلف عبارتون مین سے کسی پر غلط ہونیکا یقین نہو بلکہ شبہہ ہے کہ کون انمین سے
صحیح ہے اور کون غلط تو اوسکو اختلاف عبارت کہتے ہین جسکا نام انگریزی مین ویریئس ریڈنگ
ہے ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء صفحہ ۳۱ پس اون ڈیڑہ لاکہہ
اور دس لاکہہ غلطیونکو صرف ویریئس ریڈنگ نسمجہنا چاہیے اور جب اون غلطیون کا

پہچاننا مشکل ہے تو وہ پریوس ربانک کو بھی اترا تا خیال کرنا چاہیے پھر پادری فانڈر صاحب
کی کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵۵ — ۵۸ تک چھاپہ سکندرہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء
مین تھوڑا سا یون لکھا ہے **قولہ** ڈاکٹر گوشن کی کتاب کی چوتھی باب کی تیسری فصل مین
لکھا ہے کہ گریباخ اور شولز نے اپنی سب محنت اور دقت سے انجیل مین صرف تیرہ بیہودہ
ایسی غلطیان پائین کہ آیت کے مضمون سے علاقہ رکھتین اور اوسے کچھ اور کر دیتی مین
اور وے یہہ مین پہلے اعمال کے ۲۰ باب ۲۸ آیتہ کہ خدا کی مجلس کو جسے اوسنے اپنی ہی لہو
مول لیا چرا گریباخ کہتا ہے لفظ خدا غلط ہے اوسکی جگہہ لفظ خداوند کہنا چاہیے
مگر شولز نے لفظ خدا صحیح ٹھہرایا ہے۔ دوسرا پہلا طیماتاوس ۳ باب ۱۶ آیتہ مین لکھا ہے
کہ بالاتفاق دینداری کا بڑا بھید ہے خدا جسم مین ظاہر ہوا روح سے راستباز ٹھہرا گریباخ
کہتا ہے کہ صحیح یون ہے کہ بالاتفاق دینداری کا بڑا بھید ہے وہ کہ جسم مین ظاہر ہوا الخ یعنے
لفظ خدا کی جگہہ لفظ وہ کہتا ہے شولز لفظ خدا صحیح جانتا ہے تیسرا یہودا کا پہلا باب ۴
آیتہ کہ وے خدا کا جو اکیلا مالک ہے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا انکار کرتے ہین گریباخ
اور شولز دونون کہتے ہین کہ صحیح یون ہے کہ وے ہمارے اکیلا مالک اور خداوند کا انکار ... چوتھی
پہلے یوحنا کا ۵ باب ۷ و ۸ آیتہ کیونکہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور
روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین اور تین ہین) جو زمین پر گواہی دیتے ہین الخ گریباخ
اور شولز اون باتون کو جو حلقہ مین ہین الحاقی جانتے ہین پانچوین مکاشفات ۸ باب ۱۳
ایک فرشتے کو آسمان کے بیچون بیچ اوڑتے دیکھا الخ گریباخ اور شولز دونو کہتے ہین کہ فرشتے کی جگہہ لفظ
عقاب چاہیے چھٹوین یعقوب کے دوسرے باب مین ۱۸ آیتہ تو اپنا ایمان بے عمل کے مجھے
ظاہر کر گریباخ اور شولز اسکو صحیح جانتے ہین مگر بہت نسخون مین ہے کہ تو اپنا ایمان عمل کے ساتھ
مجھے ظاہر کر ساتوین اعمال کا ۱۶ باب ۷ آیتہ روح نے اونہین جانے نہ دیا گریباخ اور
شولز کہتے ہین کہ صحیح یون ہے پر روح عیسی نے اونہین جانے نہ دیا آٹھوین افسیون کا ۵

باب ۱ ۲۱ آیتہ خدا کے خوف سے ایک دوسرے کی فرمان برداری کرو گریسباخ اور شولز کہتے ہین کہ
نہین کیجگہ یہ لفظ مسیح چاہئے نوین مکاشفات کا پہلا باب ۱۱ آیتہ مین الفا اور اومیگا اوّل و آخر
ہون گریسباخ اور شولز الفاظ اوّل و آخر الحاق بتاتے ہین دسوین متی ۱۹ باب ۷ اوسنے
اوسے کہا تو کیون مجھے اچھا کہتا ہے اچھا تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا گریسباخ کہتا ہے
کہ یون چاہئے تو کیون مجھسے نیکی کی بابت پوچھتا ہے الخ مگر شولز الفاظ اوّل صحیح جانتا ہے
گیارہوین فلپیونکا ۴ باب ۱۳ آیتہ مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہے مین سب کچھہ کر سکتا
ہون گریسباخ اور شولز کہتے ہین کہ لفظ مسیح الحاق کیا گیا ہے بارہوین اعمال کا ۸ باب
۳۷ آیتہ (فلپ نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ہے تو روا ہے اوسنے جواب
مین کہا مین ایمان لاتا ہون کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے) پھر ۹ باب ۵ و ۶ آیتہ اوسنے پوچھا
کہ اے خداوند تو کون ہے خداوند نے کہا مین یسوع ہون جسے تو ستاتا ہے (پینے کی کیل پر لات
مارنا تیرے لئے برا ہے اوسنے کانپ کر اور حیران ہوکر کہا اے خداوند تو کیا چاہتا ہے
کہ مین کرون) خداوند نے اوسے کہا الخ اور ۱۰ باب ۶ آیتہ مین لکھا ہے کہ وہ ایک شمعون
دباغ کے یہان جسکا گھر سمندر کے کنارے ہے مہمان ہے (جو کچھہ تجھے کرنا چاہئے وہ تجھکو بتاویگا)
اب یہ الفاظ جو آیات کے بیچ حلقہ مین ہین گریسباخ اور شولز کے قول کے مطابق الحاق ہین
انتہا قول گوشن صاحب
پھر فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ ان الفاظ اور آیات مذکورہ کے سوا بعض اور آیات اور
جملے ہین جو بعض محققین کے قول کے مطابق الحاق ہین مثلاً یوحنا کا ۸ باب ۱ سے ۱۱ تک پھر
یوحنا کا ۵ باب ۴ آیتہ پھر متی کا ۶ باب ۱۳ آیتہ کے ان الفاظ پر کہ بادشاہت اور قدرت اور
جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاق کا گمان ہے پھر متی کے ۲۷ باب ۳۵ آیتہ مین یہہ الفاظ کہ نبی
کی معرفت جو کہا گیا پورا ہووے الی آخرہٖ یوحنا کے ۱۹ باب ۲۴ آیتہ سے متی مین داخل ہوئے
ہین اور بعض آیات اور الفاظ مقدم و موخر بھی ہوئے ہین مثلاً رومیونکے ۸ باب پہلی آیتہ کے

یہہ الفاظ کہ جسم کے طور پر نہین بلکہ روح کے طور پر چلتے اسی باب کے چوتھی آیت سے مقدم ہوئے
ہین اور پہر پہلے قرنتیونکا ۱۰ باب ۲۸ آیتہ مین یہہ جملہ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوندکی ہے
اسی باب کی ۲۶ آیت سے متاخر اور مکرر ہوا ہے اور رومیونکے ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷
آیتونکے حقمین گریساخ کہتا ہے کہ پندرہ باب کے شروع مین تہین اور متاخر ہو کر سولہوین
باب مین داخل ہوئیمین مگر شولز کہتا ہے کہ اونکا اصل موقع وہی ۱۶ باب کے آخر مین ہے اسکے
سوا اور بہی الفاظ اور جملے ہین جنپر تبدیل یا الحاق کا شبہہ آتا ہے تمت کلامہ ان سب باتونکو
مین نے کتاب اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب چہاپہ سکندرہ اکبر آباد ۱۸۶۲ع
نقل کیا ہے اور ان دونون ایک اور کتاب مین بہی یہہ بیان دیکہا یعنے پادری عماد الدین عیسائی
مذہب نے بہی ان سب آیات محرفہ مرقومہ بالا کو کتاب اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب
سے نقل [illegible] اپنی کتاب تحقیق الایمان چہاپہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۰ ۱۶
[illegible] عیب پوشی کے ساتہہ چنانچہ اول یوحنا ۵ باب ۷ و ۸ کو سب کے نیچے
[illegible] تاکہ پہر چہاپا ہے اور اسیطرح ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور
۱۸۶۸ع صفحہ ۱۰۱ سے ۱۰۴ مین بہی یہہ سب آیات محرفہ مرقوم ہین پہر فانڈر صاحب اختتام
دینی مباحثہ کے صفحہ ۱۲۰ مین فرماتے ہین کہ یہہ بات سچ ہے کہ ویریوس ریڈنگ (یعنے غلطی کاتبان)
بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام یقین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے پہر صفحہ ۱۲۱
مین فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ پہلے یوحنا کے ۵ باب کی ۷ و ۸ آیتین اور یوحنا کے ۸ باب
کی پہلی سے ۱۱ آیت تک اکثر محققین مشتبہہ جانتے ہین - انکے سوا صرف دو آیات اور ہین
جنکی صحت پر شبہہ ہے یعنے یوحنا کے ۵ باب کی ۴ آیت اور اعمال کے ۸ باب کی ۳۷ آیت
اور پہر دو مقام ہین جنکی بابت نہ صحت کا بلکہ صرف مقدم و موخر کا شبہہ ہے یعنے رومیون
کے ۸ باب کی پہلی آیت اور ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیتین مگر یاد رکہنا چاہئیے کہ ان چار
آیتونکا غیر صحیح ہونا یقین نہین صرف شبہہ ہے اسلیئے کہ وے آیات سب قدیم نسخونمین

نہین پائی گئی ہین اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہون تو اونکے مضمون سے ظاہر
ہے کہ اونکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی کوئی تعلیم نہ کوئی حکم اور نہ کوئی گذارش بدل
گئی ہے انتہی از اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ اور انکے سوا یوحنا ۷ باب ۵۳ سے ۸
باب ۱۱ آیت تک الحاقی ہین اور ارزمس اور کالون اور بیضا اور گروٹیس اور
لیکلرک اور وٹسٹین اور سملر اور شولز اور موص اور ہین لین اور پاس اور
رشمنڈ اور اور علما جنکا ذکر ولفی نس اور کوچ نے کیا ہے سچائی ان آیتونکی نہین مانتے تھے اور بہت
پرانے ترجمون مین جو مختلف زبانونکے ہین یہہ آیت نہین پائی جاتی اور گریزاستم اور تہیوفلکٹ
اور نونس نے جو تفسیرین انجیل یوحنا پر لکھی ہین اونمین ان آیتونکے شرح نہین کی اور نہ
اور جا حوالہ ان آیتونکا لیا ہے اور ترشل ین اور سائی پرن نے جو رسالے زنا اور عفت کے
باب مین لکھے ہین ان آیتون سے تمسک کہین نہین پکڑا اور یہہ آیت اگر اونکے نسخون مین ہوتے
تو یقیناً انکو سند مین ذکر کرتے

یوحنا ۵ باب ۱ سے ۹ اور ۵ باب ۲ سے ۱۲ الحاقی ہین اسکا ذکر اور انجیل نویسون نے نہین کیا
اور نہ اوس مشہور ترجمے مین جو قدیم سریانی یا انکا پیسکیٹو یعنے صحیح اور بعینہ کہلاتا ہے یہہ دونون مقام
انجیل یوحنا مین ہین فقط اور ریوبیس اور اور قدیم علما عیسائی اس مقام مین اور ایسیہی بعضے مقام
کی صحت مین شک ظاہر کرتے ہین از تفسیر انگریزی جامس اسکاٹ اب دیکھئے کہ
الحاق آیہ نامہ اول یوحنا باب پنجم سے مسئلہ تثلیث مشکوک ہوگیا یہہ سمجھکر کہ اور مقامات جہان جہان
تثلیث کا ذکر ہے اگر صحیح ہوتے تو اونہین کو کافی سمجھکر اس جعلی بناوٹ کی ضرورت نہوتی اور
لاودقیونکے خط مین جو کچھہ تعلیمات لکھے تھے وہ سب باقی نہ رہے کیونکہ اگر وہی تعلیمات پلوس کے
اور خطون مین بہی مرقوم ہوتے تو کلیسونکو (۴ باب ۱۶) تاکید نہوتی کہ لاودقیونکے نام والا خط بہی
تم پڑہو اور اسیطرح اون تعلیمون کے ضایع ہونیکا حال بہی سمجھنا چاہئے جو قرنتیونکے نام تہا اور
اب موجود نہین ہے دیکھو اول قرنتیونکا ۵ باب ۹ اور یوحنا ۸ باب ۱ سے ۱۱ الحاقی ہونے سے

ایک مسئلہ باطل ہوگیا اور یوحنا ۵ باب ۴ سے ایک خبر غلط ہوگئی اور اعمال ۸ باب ۷ ۳ سے اور اول طمطاؤس ۳ باب ۱۶ سے الوہیت مشکوک ہوگئی اور علے ہذا القیاس ہر غلطی کے بموجب کسیقدر تبدیل ضرور ہے پھر فانڈر صاحب کے اس قول سے کہ ویریوس ریڈنگ بہت ہیں ہر بہرحال تمام یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے (اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰) خدا جانے کسقدر تعلیمات انجیل سے ضایع ہوئی اور جو مرقوم ہین انمین کسقدر غلط ہین پہر یہہ کہ کتنے تعلیمات انجیل مین موجود نہیں ہین مثلاً اصطباغ قایم مقام ختنہ اور عشا ربانی قایم مقام عید فصح اور اتوار قایم مقام ہفتہ وغیرہ اگر یہہ تعلیمات صحیح ہین تو الہامی ہونگے مگر اناجیل مین نہین لکہے ہین اب اگر ہم اناجیل کو کافی سمجہین تو یہہ سب تعلیمات باطل ہوجاینگے اور اگر نہین صحیح جائین تو اناجیل ناتمام ہجاینگے انکے سوا پراٹسٹنٹ بشپ مائیک صاحب جو فرماتے ہین کہ دین کے معاملے مین چہہ سوامر ہین جنہین خدا نے مقرر کیا اور کتاب مقدس مین انکا کہین ذکر نہین ہے انتہے (مریت الصدیق صفحہ ۱۸) الپس کہہ سکتے ہین کہ یہی مطالب کتاب کے بدل گئے جبکہ انجیل مین اب وہ لکہے نہیں ہین اور نہ صرف ایک دو بلکہ چہہ سو اور اسیطرح پلوس کے وہ سب تعلیمات ضایع ہوئے جو قرنتیوں کو پہلے خط مین لکہے تہے جسکا ذکر اول قرنتیوں کے ۵ باب ۹ مین ہے زونگلس ورا ورپراٹسٹنٹ کہتے ہین کہ تمامون پلوس ہین سب کلام پاک نہیں اور چند چیزون مین اوسنے غلطی کی ہے انتہے

لارڈنر اپنی تفسیر مطبوعہ ۱۸۲۷ع کی چہٹی جلد کے صفحہ ۳۸۳ مین قول ارجن کا یون نقل کرتا ہے کہ فرقہ ابیونی کے دونون گروہون نے پلوس کے نامجات کو رد کیا تہا اور پلوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تہے اور پہر اوسی صفحہ مین قول یوسی بیوس کا نقلکرتا ہے کہ یہہ فرقہ پلوس کے نامجات کو رد کرتا اور اوس کو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا اور جلد ۲ صفحہ ۷۳۰ مین لکہتا ہے کہ قدیمی باپ یہی ہے کہ یہہ فرقہ پلوس اور نامجات پلوس کو رد کرتا تہا اور موشیم صاحب کی تاریخ جلد ۱ صفحہ ۷۰ سے معلوم ہوا کہ فرقہ ابیونی اقل صدی

عیسوی مین تہا

چونکہ اس آخر انیسوین صدی عیسوی مین کتب - الہامی سابقہ کی انگلستان مین نظر ثانی ہو رہی ہے اسکی کیفیت **انڈین آمنی بس** مطبوعہ ماہ جون ۱۸۸۱ء مین جو عبارت ذیل مرقوم ہے کہ لندن مین جو علمار نصاری عہد جدید کے ترمیم کر رہے ہین انہون نے آخر سات آیتین مرقس کے آخیر باب کے جعلی سمجھکر نکالڈالے ہین یہہ وہ آیتین ہین جن پر خاص لوگ اپنی مذہب کے بنیاد سمجھتے تہی - انہین علمانے خطوط مین سے وہ آیت الحاقی نکالی ہے جو یوحنا کے خط مین تثلیث کے ثبوت مین درج ہے انتہے

مسٹر فلک پطرس پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تہا برعکس کہ جسکو جویل صاحب نے فاضل اور مرشد سنجیدہ کہا ہے کہتا ہے کہ پطرس سردار حواریون اور برنباہ نے بہی بعد نزول روح القدس کے معہ کلیسا یروسلم کے غلطی کہائی جان کالون کہتا ہے کہ پطرس نے کلیسا مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسویکو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسویکو دور پہینکا اور پطرس اور برنباہ اور اورونکو ملامت کرتا ہے میکڈمی برعکس حواریون خصوصاً پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے ہین وائی ٹیکر کہ بڑا عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے سب کلیسا نے غلطی کی ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلیون کی دعوت طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اور بہی غلطی رسوم مین کی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد تنعل روح القدس کے ہوئی ہین انتہے اور گلتیونکے ۲ باب ۱۱ - ۱۴ مین پولوس رسول فرماتے ہین جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مین نے روبرو اوس سے مقابلہ کیا اسلئے کہ وہ ملامت کے لایق تہا کیونکہ وہ پیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کیطرف سے آئے غیر قوم والونکے ساتہہ کہایا کرتا تہا پر جب وے آئے تو مختونونسے ڈر کر پیچہے ہٹا اور الگ ہوگیا اور باقی یہودیون نے بہی اوسکی طرح دورنگی کی یہانتک کہ برنباس بہی دب کر اونکی ریا مین شریک ہوا انتہے بائبل

کہ پطرس اور کلیسیا کے لوگون اور برنباس تک کی ریاکاری کی پلوس آپ گواہی دیتے
ہین تو بہی پطرس کے دو خط الہامی نوشتون مین شامل ہین

سکرمنٹ ۵

دیندار عیسائیونکا بہی عہدنامہ جدید یعنے اناجیل
اور نامجات مین تحریف کرنا ثابت ہے

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۔ یعنے پس کیا طمع رکہتے ہو تم کہ ایمان لاوین واسطے تمہارے اور تحقیق تہا ایک فرقہ اونمین سے سنتا کلام اللہ کا پہر اوسکو بدل ڈالتے ہین بوجہہ کر اور اونکو معلوم ہے سورہ بقر رکوع ۹ تفسیر جلالین مین ہے ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ یغیرونه مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ فهموه وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ انهم مفترون یعنے اونکو معلوم تہا کہ تم یہہ جہوٹہی عبارت ملاتے ہین از ہدایت المسلمین صفحہ ۳۰۶ اختلاف عبارتون کے سببونمین سے بموجب قول گلیس صاحب کے نہیت بڑا سبب جس سے عہد جدید مین مروج تغیر مقامات نہایت کثرت سے پیدا ہوئے ہین یہہ ہے کہ یکسان مقامات کو اسطرح تبدیل کیا گیا ہے جس سے ہمین ایک دوسرے سے زیادہ کامل مطابقت کیجاسے اور خاصکر انجیلون کو اس طریقہ سے نقصان پہونچا اور سینٹ پال کے نامونکو اکثر مقامات مین سے اسلئے اولٹ پلٹ کیا گیا ہے کہ اوسکے عہد جدید کے حوالونکو اون مقامات مین جہان وہ سیپٹواجنٹ ترجمے سے بلحاظ الفاظ کے تفاوت رکہتے ہین سیپٹواجنٹ ترجمہ سے مطابق کرین بعض نکتہ چینون نے عہد جدید کے نسخون مین اسطرح اختلاف عبارت ڈالدی کہ اونکو ترجمہ ولگٹ کے مطابق تبدیل کر دیا بعض نکتہ چین ناقلون نے نا درست کلامونکو صرف صحیح ہی نہین کیا بلکہ عمدہ طرز کلام کو بجائے غیر عمدہ طرز کلامونکے بدل دیا اور اسیطرح اونہون نے ان الفاظ کو چہوڑ دیا جو اونکو فضول معلوم ہوئے یا جنکے فرق کو وہ نہ سمجہے لکہنے سے چہوڑدیا خصوصاً عبری نسخون مین اختلاف عبارت

کا بڑا سبب یہہ ہے کہ سطرونکا اندازہ برابر رکہنے کے لئے سطرونکے اخیر مین زیادہ لفظ بڑہائے جاتے تہے پہر ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیان یا تبدیلیان ہین جو کسی فریق کے مطلب نکالنے کے لئے دانستہ کی گئی خواہ وہ فریق درست مذہب رکہتا ہو یا بدعتی ہو یہہ بات تحقیق ہے کہ اون لوگون نے جو دیندار کہلاتے ہین قصداً بعض خرابیان کین جو خرابیان یا تبدیلیان اس دوراندیشی سے کی گئی تہین کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اوسکی تقویت ہو یا جو اعتراض اس مسئلہ پر ہوتا ہو وہ نہو سکے انتہےٰ بعینہٖ نقل قول ہارن صاحب جلد دوم صفحہ ۳۱۰ و ۳۳۱ وغیرہ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء اور جلد ۲ صفحہ ۳۱ مطبوعہ ۱۸۲۵ء پہر ہارن صاحب اوسی صفحہ مین عہد جدید کے الحاقات کا بیان کرنیکے بعد یہہ لکہتے ہین کہ سب سے الحاق عشائے ربانی کے اعمال مین ہے جو ہوئی جو صحیح کرنیکے خیال سے وقوع مین آئی انتہے۔

ہارن صاحب کے انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ مین لکہا ہے کہ مرقس ۱۳ باب ۳۲ مین سے بعض الفاظ نکالڈالے ہین کیونکہ وہ آرین کے مذہب کی تائید کرتے تہے لوقا ۲۲ باب ۴۳ مین کچہہ لفظ بڑہائے گئے ہین واسطے رد کرنے مذہب یوتی شنین کے لوقا ۲۲ باب ۴۳ و ۴۴ بعض نسخون مین سے نکالڈالا ہے تاکہ مسیح کی الوہیت مین شبہہ نرہے متی ۱ باب ۱۸ مین سے لفظ ہم بستر ہون اور ۲۵ مین سے اوسکا پہلوٹہا نکالڈالا ہے تاکہ حضرت مریم کے کنواری رہنے پر شبہہ نرہے

ڈاکٹر فریڈرکس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۹۴ مین فرماتے ہین کہ اول یوحناہ باب ۵ مین روم کے بعض پادریون نے غالباً یہہ خیال کیا ہوگا کہ لوتہر نے اپنی شرح کی بہوئی انجیل مین اسکو چہوڑدیا اور کہتے ہین کہ بوقت نزع اوسنے اپنے پیروونسے نہایت التجا درخواست کی کہ یہہ ہے تاہم اسکو سند نکرین مگر اسپر التفات نکیا گیا۔ یہہ منجملہ تیس ہزار اختلاف قرات کے صرف ایک ہے جسکو پادری تسلیم کرتے ہین کہ صحیفون بلوہ انجیلونمین موجود مین کتاب کوڈکس ہانٹ فورتی انیس مین جو ابڈبلن کے عام کتبخانہ مین موجود ہے

عمداً متن کتاب کی تائید کے لیے جعل کیا گیا تہا (مارش کا رسالہ دیکہو) حاشیہ الاسلام صفحہ ۹۸ و صفحہ ۱۹۴ مطبوعہ دہلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

ہارن صاحب کی چوتہی جلد مطبوعہ ۱۸۲۲ء صفحہ ۲۷۸ مین لکہا ہے ایک پورا جملہ مابین انجیل لوقا ۱۲ باب ۳۲ و ۳۳ آیت مین گر گیا ہے اوسکو متی ۲۴ باب ۳۶ یا مرقس ۱۳ باب ۳۲ آیت سے بڑہانا چاہیے تاکہ لوقا اور انجیل نویسون کے موافق ہو جاوے پہر حاشیہ مین لکہا ہے کہ اس بڑے نقصان مین لوقا سے تمام محققون اور مفسرون نے چشم پوشی کی تہی یہانتک کہ ڈاکٹر ہیلز نے اوسپر توجہ کی انتہے

گریسباخ نے متی ۲۷ باب ۳۵ مین سے اس عبارت کو کہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ اونہون نے میرے کپڑے آپس مین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکہتے ہین کہ یہہ عبارت ۱۶ یونانی نسخون مین اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک اور سہی ڈک اور اتہیوپک اور روسی کے تمام قلمی نسخون مین نہین پائی جاتی اور بعض نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربیہ کے سب نسخون خطی اور روس نسخہ مطبوعہ مین جو بشپ والٹن کی پالی گلاٹ مین چہپا ہے اور ترجمہ فارسی پالی گلاٹ مین متروک ہے اور گریزاسٹم اور تہیتوس لیشرا اور یوتہمیس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن اور ارنیوس کے پرانے مترجم اور اگستائین اور یجون کوس کے حوالون مین بہی یہہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اوسکو بلاشبہہ ساختہ (یعنے جہوٹہا) سمجہکر چہوڑا خوب کیا اور اول قرنتیون ۱۰ باب ۲۸ مین یہہ عبارت کہ زمین اور جو کچہہ اوسمین ہے خداوند کی ہے الحاقی قرار دیکر خارج بہی ہے چنانچہ ان دونون الحاقون کا حال ہارن صاحب نے اپنی دوسری جلد کی صفحہ ۳۲۷ اور صفحہ ۳۳۱ مین لکہا لوقا کا ۳۳ باب ۱۷ کوڈکس الکسندریانوس اور کریوس اور استفنے اور ترجمہ کاپٹک اور سہی ڈک اور اٹپسانے اٹبالک کے نسخہ ارسلنیس مین نہین ہے اور مرقس ۹ باب ۲۶ کا کوڈکس ویٹیکانوس نمبر ۹ ۱۲۰ اور کوڈکس افیشی اور ویٹیکانوس نمبر ۳۵۴ مین اور ساشت اور نسخون مین اور ترجمہ کاپٹک

اور ایک نسخہ اِشا الک میں نہیں ہے اور اوسے تہیو فلکٹ نے چہوڑ دیا ہے اور متی ۵ باب ۱۳ کو ڈولس
بینیز میں نہیں ہے اور بعض نسخون میں اور کلیمنس اسکندریانوس اور اوریجن اور یوسی بیس کے حوالون
مین متی ۶ باب ۳۳ کے بعد یہہ عبارت زاید ہے بڑی چیزین ڈہونڈہو اور چہوٹی چیزین بہی
تمہین دیجائینگی آسمانی چیزین ڈہونڈہو اور زمینی چیزین بہی تمکو عطا ہونگی چنانچہ ہارن صاحب نے
اپنی دوسری جلد مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۳۲۷ اور ۳۲۸ اور ۳۳۲ مین
اس کا ذکر کیا ہے

یوحنا ۸ باب ۵۹ مین یہہ عبارت کہ اونکے بیچ ہوکر اور یون چلا گیا الحاقی مانی گئی ہے
(اغلاط نامہ وارڈ صاحب صفحہ ۱۸) اور بیضا نے لکہا ہے کہ یہہ لفظ بہت پرانے نسخون مین
پائے جاتے ہین مگر مین موافق رائے ارازمس کے جانتا ہون کہ یہہ الفاظ اونکے بیچ مین
ہوکے لوقا ۴ باب ۳۰ سے لئے گئے ہین اور کاتب نے حاشیہ پر لکہے ہوئے دیکہہ کر اونکو غلطی سے
متن مین داخل کردیا ہے اور یہہ الفاظ اور یون چلا گیا کسینے واسطے ربط دینے اس باب کے
باب دوسرے سے ملا دئے ہین اور مین اس خیال مین فقط اس جہت سے نہین پڑا کہ
کریزاسٹم اور اگستائین نے اس جملہ کا ذکر نہین کیا بلکہ اسواسطے بہی کہ وہ غالباً بے ربط ہے
کیونکہ جب وہ پوشیدہ ہوگیا تہا تو پہر اونکے بیچ مین سے ہوکے کیسا نکل گیا اسطرح بیضا جہگڑا
کرتا ہے اور اوسکے معتقدین نے جو سنہ ۱۵۶۱ اور سنہ ۱۵۶۲ اور سنہ ۱۵۷۷ اور سنہ ۱۵۷۹ مین ترجمہ انگریزی
چہاپا موافق اوسکے قول کے ان لفظونکو گرا دیا تہا مگر بعد اوسکے سنہ ۱۵۸۰ اور سنہ ۱۵۸۳ مین پہر
ان لفظونکو داخل کردیا تہا

غرضکہ الہامی کتابون مین انسانونکی طرف سے جان بوجہہ کر ایسا گہٹانا یا بڑہانا شاید تعجب کا مقام
ہوگا چنانچہ اول طمطاوس ۵ باب ۲۳ مین ہے اور اب سے تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے
معدے اور کمزوری کے سبب تہوڑی شراب پی لیتا تہا یہہ عجیب الہام ہے کہ شراب پینے
کی اجازت دیتا ہے اگر معدے کی کمزوری کے سبب شراب پینا ضرور ہوا تو کیا مصری کا چانٹو

یا شہر کا پانی بازار سے نہیں لے سکتے تھے اور ۲ طماؤس ۴ باب ۱۳ مین ہے وہ لبادہ جسے مین نے ترواس مین قرپوس کے یہان چھوڑا اور کتابین خاصکر چمڑے کے ورق لیتے آئیو انتہے اور ۲ طمطاوس ۴ باب ۲۰ مین ہے ارسطس قرنتس مین رہا ترفیمس کو مین نے ملیتس مین بیمار چھوڑا انتہے اور ۲ قرنتیونکا ۸ باب ۸ مین ہے مین کچھ حکم کے طور پر نہین بلکہ اونکی سرگرمی کے سبب اور تمہاری محبت کی حقیقت آزمانیکے لیئے یہ کہتا ہون انتہے اس سے ثابت ہے کہ یہ شاید الہام نہین امتحان ہے کیونکہ الہام مین اسکی گنجایش کہان کہ حکم کیطور پر نہین الخ اور اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۲ مین ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون الخ یہہ بہی صرف پولس کیطرف سے ہے اگر الہام ہوتا تو خداوند کیطرف سے ہوتا فقط او مثل اسکے اول قرنتیونکے ۷ باب ۵ ۲ مین بہی ہے وغیرہ

یعقوب ۵ باب ۱۴ مین ہے اگر کوئی تم مین بیمار ہے تو کلیسا کے قسیسونکو بلاسکے اور وے اوسپر خداوند کے نام سے تیل ملکر اوسکے لئے دعا مانگین انتہے اس حکم کے حق مین جناب مارٹین لوتہر اپنی کتاب کی جلد دوم مین لکہتے ہین کہ گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو مگر مین جواب دیتا ہون کہ حواریکو نہین پہونچتا کہ اپنی طرف سے سکرمنٹ (یعنے حکم شرعی) بنا دے یہہ منصب صرف حضرت عیسی کا تہا فقط دیکہو اگر یعقوب حواری کا کلام موافق الہام اور وحی کے ہوتا تو یہہ گروہ پروٹسٹنٹ یعنے مارٹین لوتہر صاحب اوس سے ایسا انکار نکرتے اور جبکہ یعقوب کا یہہ حال ہے تو پطرس کا حال مرقس و لوقا کیجو کہ حواری نہ تھے بہی حال الہام مقدس کا یہی ہے کہ انہین نہین یعقوب نے خادم دین بنایا تہا کیونکہ شاگرد ان پطرس سے بڑا نہین نہ نوکر اپنے خاوند سے متی ۱۰ باب ۲۴ (اول قرنتیونکا ۵ باب ۹ اعمال حواریون ۱ باب ۱۳) پہر یہہ بہی غور کرنا چاہیئے کہ پولس جن بارہ تخت نشینون مین بہی نہین مین کہ جن کے لیئے مسیح نے متی ۱۹ باب ۲۸ مین وعدہ کیا تہا بلکہ یہودا اسکریوطی از ان بارہ مین شامل تہا جنکی طرف مسیح نے مخاطب ہوکر کہا کہ تم بہی بارہ تختون پر بیٹہوگے الخ

جناب مارٹین لوتھر پیشواے فرقہ پراٹسٹنٹ کے نامہ یعقوب کو کہتے تھے کہ یہ نرا گھاس
پھوس ہے (یعنے بہت ہی بے اعتبار اور بیقدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامۂ
یہوداہ کے منکر تھے اور تاریخ بیل مطبوعہ ۱۸۵۰ع میں ہے کہ گروتیس کہتا ہے کہ یہ نامہ
ادیس یہوداہ کا ہے جو پندرہوان اسقف یروسلم کا سلطنت آدرین میں تھا اور مصنف
اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحے ۳۰ میں لکھتا ہے کہ پومرن شاگرد رشید لوتھر کا جو علماء کبار
فرقہ پراٹسٹنٹ سے ہے لکھتا ہے کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات میں تمام کرتا ہے اور
حوالہ کتابونکا ایسا مختلف دیتا ہے کہ جسمین روح القدس نہیں رہ سکتا اسلئے وہ نامہ
الہامی کتابونمین نہ گنا جائے اور وہی تس تھیوڈورس پراٹسٹنٹ ولغظ نرم برگ کا لکھتا ہے
کہ مشاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب کو ہمنے قصداً چھوڑ دیا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعض
ہی جامین جہان اوسنے کامونکو ایمان پر بڑھایا ہے قابل ملامت کے نہیں بلکہ اوسمین مسئلے
اور مطالب ایک دوسرے کے ضد پائی جاتی ہین نتیجہ چوتھی صدی مین کونسل لوڈیسیا نے جو
سنہ ۳۶۴ع مین ہوئی تھی کتاب مشاہدات کو معتبر نہین مانا اور یہی تسیس لو سرل اور تمام
کلیسیا یروسلم کی سرل کیوقت مین اور اوسکے سوا دوسرون نے اس کتاب کو رد کیا اور
جروم کے عہد مین بھی بعضے کلیسیاؤن نے مطلق نہین مانا اور اسیطرح جو نیشیس کہتا ہے
کہ بعض نے ہمسے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کر دیا اور اوسکے رد مین کوشش
کی ہے اور کہا ہے کہ یہ سب بیمعنے اور بڑا بھاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اوسکی
طرف یوحنا حواری کے جھوٹھہ ہے اور مصنف اوسکا نکوئی حواری نکوئی پاک آدمی نہ کوئی
شخص مسیحی بلکہ سرنتھس ملحد نے نام یوحنا کا لگا دیا ہے تاریخ یوسی بیس کتاب ۷ باب ۲۵
لارڈنر اپنی کتاب کے جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ لندن ۱۸۲۷ع مین لکھتا ہے کہ مشاہدات
یوحنا پہلے سریانی ترجمہ مین نہین ہے اور نہ اوسپر بارہیبرس اور یعقوب نے شرح
لکھی ہے اور راسے بدجسو نے بھی اپنی فہرست مین نامہ دوم پطرس اور یوحنا دوم و سوم

یوحنا اور نامہ یہوداہ اور مکاشفات یوحنا کو چہوڑ دیا ہے اور یہی راے اور سریانیون کی
ہے اور ڈاکٹر بلسن کہتا ہے کہ سریا کی کلیسیا نامہ دویم پطرس اور نامہ دویم وسیوم یوحنا اور
نامہ یہوداہ اور مکاشفات یوحنا کو تسلیم نہین کرتے تہے اور عرب کی کلیسیا ونکا بہی یہی
حال تہا اور پروفیسر لوالڈ نے بڑی تحقیق سے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ ہرگز تصنیف
یوحنا حواری کی نہین لیکن سنہ ۳۹۷ء مین کونسل کارتیج نے اسے اور کتاب وزڈم اور کتاب
ٹوبیاس اور کتاب باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابون مقابیس کو واجب
التسلیم مان لیا تہا حالانکہ فرقہ پروٹسٹنٹ سواے مکاشفات کے ان سب کو نہین مانتے
اور لارڈنر جلد ۴ صفحہ ۳۲۵ مین لکہتا ہے کہ نامہ فلیمان کو بعض اشخاص واجب التسلیم
نجانتے تہے انتہے اور عجیب یہہ ہے کہ یہہ کتابین عہد جدید کے عہد تصنیف سے ایک
زمانہ دراز تک مجلد اور جمع نہین ہوئین اور بعد گذرنے اسقدر مدت دراز یعنے صدہا
سال کے جو کہ زیادہ تر نامعتبری کتاب مشکوکہ کا سبب ہوتا ہے کونسا ثبوت کامل صحت
کتب کا ہات آیا جبکہ مجلد اور جمع کرے گئین چونکہ جو زمانہ انکے ثبوت اعتبار کا تہا تب
تک نامعتبر رہین اور جب اونکی تحقیقات صحت کا وقت گذر گیا تب معتبر ٹہرائی گئین بلکہ یہی
صاحبون کے اخبار نورافشان لدیانہ مطبوعہ ۲ مارچ سنہ ۱۸۷۶ء مطبع امریکن مشن صفحہ
۶۷ کالم ۲ مین پادری ویہ صاحب لکہتے مین کہ فرض کرو کہ اگر کوئی شخص ثابت کرے کہ
انجیل بالکل بدل گئی یا وہ کتاب الہام سے نہین لکہی گئی اور بالکل ماننے کے لائق نہین ہے
توبہی عیسائی مذہب قایم رہیگا اس بات سے تعجب نکرو کیونکہ عیسائی دین کا قیام صرف
انجیل پر موقوف نہین ہے جب ایک چیز ایک چیز سے پیشتر ہے تو پہلی چیز پچہلی چیز کی محتاج
نہین اسیطرح عیسائی دین انجیل سے پیشتر ہے وہ بہی اوسکا محتاج نہین ۔ دین عیسوی
انجیل کے لکہے جانیکے پیشتر تہا اور اوسپر موقوف نہین اور اگر ہمارے پاس یہہ کتاب بہی نہو
توبہی ہمارا دین بچا رہے انتہے (نقل بعینہ قول پادری ویہ صاحب)

چونکہ پیشتر اس کتاب مین ایک فہرست ۱۳۲ کتب جعلی عہد جدید درج ہو چکی ہے (دیکھو کلیسیا ۴ سکرمنٹ ۱) علاوہ اوسکے مشنری اخبار نور افشان لدیانہ مطبوعہ ۲۷ مہر جولائی ۱۸۷۶ء صفحہ ۲۳۶ مین پادری ویری صاحب نے لکھا ہے کہ جعلی تصانیف مذکورہ کے سوا واضح ہو کہ تیسری اور چوتھی اور پانچوین وغیرہ صدیون مین چند اور ایسے قسم کی کتابین بھی تھین پر چونکہ وہ سب پیچھے انجیل مروجہ کے شایع ہوئین اُنکا بیان اس مقدمہ مین کرنا فضول ہے چنانچہ یہان صرف چند نام قلم بند کئے جاتے ہین

(۱) تواریخ یوسف نجار (۲) خطبا پنطوس پلاطس (۳) گرفتگی پلاطس (۴) وفات پلاطس (۵) قصہ یوسف (۶) انتقام نجات دہندہ (۷) اعمال برنباس (۸) اعمال خلب یونان مین (۹) اعمال اندریاس و متی (۱۰) اعمال متی (۱۱) انجام تہوما (۱۲) اعمال تہدی (۱۳) مکاشفات موسی (۱۴) مکاشفات اسدارس (۱۵) مکاشفات برطلمی (۱۶) مکاشفات مریم (۱۷) مکاشفات دانیل (۱۸) گرنیہ مریم (۱۹) انجیل باسلد (۲۰) انجیل لوکیاس (۲۱) انجیل ہیسیخوس (۲۲) قرعہ رسولان (۲۳) قانون رسولان * چند ایک اون مین سے جاری ہین اور بعضے گم ہوئی اور جسکو شوق دیکھنے کا ہو پادری صاحبان لاہور سے درخواست کرے اور وے البتہ خوشی سے دکھلاوینگے انتہے اسکے سوا پارن صاحب نامہ دویم و سیوم برنباس کا ذکر کر کے لکھتے ہین کہ یہہ نامے بھی اب تک موجود ہین پس ۱۳۲ مین یہہ ۲۳ کتابین اور دو نامہ برنباس بھی شامل کرین تو سب جعلی کتابین عہد جدید کی ۱۵۷ ہوئیتین

سکرمنٹ ۶

اختلاف آیات اناجیل

۱
متی ۴ باب ۱۸ و ۱۹ مین ہے کہ مسیح نے دریا پر سے جال ڈالتے ہوئے پطرس اور اندریاس کو دیکھ کر بلایا اور یوحنا ۱ باب ۳۵ — ۴۲ مین ہے کہ اندریاس تو یوحنا بپتسما دینے والے کا

شاگرد تہا اور وہی اپنے بہائی پطرس کو مسیح کے پاس لایا متی ۸ باب ۵ مین ہے ایک
صوبہ دار اپنی چہوکرہ کو چنگا ہونیکے لئے بذات خود مسیح کے پاس کہنے آیا اور لوقا ۷ باب ۱۔
۱۰ مین ہے کہ صوبہ دار نے پیشتر چند یہودیون اور بعد اوسکے اپنے دوستون کو مسیح کے
پاس بہیجا اور خود نہین آیا متی ۱۱ باب ۱۴ مین ہے کہ حضرت یحیٰی نے کہا کہ مین ایلیاس
نہین ہون اور یوحنا ۱ باب ۲۱ مین ہے کہ الیاس جو آنیوالا تہا یہی ہے یعنے حضرت یحیٰی
اور تعجب یہہ ہے کہ اگر حضرت یحیٰی الیاس تہے تو پہاڑ پر جو الیاسؑ اور موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ
کو نظر آئے یہہ دوسری الیاس کون تہے مرقس ۹ باب ۴ لوقا ۹ باب ۳۰ متی ۲۱ باب
۱۶ مین ہے کہ بچے اور شیر خوارون کے منہہ سے تو نے تعریف کروائی اور لوقا ۹ ۱ باب ۴۰
مین ہے کہ پتہر چلائینگے یعنے شیر خوارونکے بدلے مین پتہر لکہا ہے متی ۲۷ باب ۴۴ مین ہے
کہ دونون چور جو مصلوب ہوئے مسیح کو برا کہتے تہے اور مرقس ۱۵ باب ۳۲ مین یہی ہے
مگر لوقا ۲۳ باب ۳۹ ۔ ۴۳ مین ہے کہ ایک چور نے برا کہا اور دوسرے نے اچہا
تب مسیح نے اوس سے کہا آج تو میرے ساتہ بہشت مین ہوگا انتہٰی اور اسمین بہی
اختلاف ہے کیونکہ یوحنا ۲۰ باب ۱۷ مین ہے کہ مصلوب ہوکر تین دن قبر مین رہکر
جب مسیح پہر جی اوٹہے تو مریم سے کہا کہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا ہون
انتہٰی پس کہان سچ ہوا کہ مین تجہہ سے سچ کہتا ہون آج تو میرے ساتہ بہشت مین
ہوگا لوقا ۲۳ باب ۴۳ جبکہ مسیح مصلوب ہونیکے بعد تین دن زمین کے تلے رہے
اول پطرس ۳ باب ۱۹ و ۲۰ اور ۴ باب ۶ فلپیونکا ۲ باب ۔ اپس وہ چور اسفل السافلین
مین گیا تہا یا بہشت مین کیونکہ مسیح مصلوبیکی بعد ۴۰ دن تک بہشت مین نہین گئے
تہے اور بہشت کا اوپر یعنے آسمان پر ہونیکی ۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۲۔۴ دلیل ہے اور
منکرین قصہ معراج رسول اللہ صلعم کے لئے یہی آیت جواب ہے رومیونکے ۱۴
باب ۵ و ۶ مین پلوس رسول نے دنونکا ماننا جائز فرمایا اور گلتیونکے ۴ باب ۱۰ مین

دونون کے ملنے کو منع کیا یہہ کیسا ابہام ہے کہ کبہی یون اور کبہی ؤون خدا تو انسان نہین ہے جو جہوٹہہ بولے گنتی ۲۳ باب ۱۹ کبہی تو پلوس فرماتے ہین کہ مین اپنے تئین سب سے بڑے رسولون سے کچہہ کم نہین سمجہتا ہون انتہے ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵ اور کبہی فرماتے ہین کہ مین رسولون مین سب سے چہوٹا ہون اور اس لایق نہین کہ رسول کہلاؤن اول قرنتیونکا ۱۵ باب ۹ پلوس مقدس نے آپ ہی فرمایا کہ ناپاک کو مست چہو ۲ قرنتیونکا ۶ باب ۱۷ اور پہر آپہی فرماتے ہین کہ پاک آدمی کے لیے سب کچہہ پاک ہے الی طیطس ۱ باب ۱۵ اسیطرح ۲ قرنتیونکے ۱۰ باب ۵ کو گلتیونکے ٤ باب ۹ سے اور گلتیونکے ۳ باب ۱۰ کو اعمال ۱۲ باب ۲٦ سے اور گلتیونکے ۵ باب ۲ کو اعمال ۱٦ باب ۱-۳ اور لوقا ۱۰ باب ٤ کو لوقا ۲۲ باب ۳۵-۳۸ سے اور یوحنا ۵ باب ۳۱ کو یوحنا ۸ باب ۱٤ سے ملانا چاہیے اور یوحنا ۷ باب ۳٤ مین مسیح نے فرمایا کہ تم مجہے ڈہونڈہوگے اور نہ پاوگے اور جہان مین ہون تم نہ آسکوگے انتہے اور مکاشفات ۳ باب ۲۰ مین ہے دیکہہ مین دروازہ پر کہڑا کہٹکہٹاتا ہون اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کہولے مین اوس پاس اندر آؤنگا اور اوسکے ساتہہ کہاونگا اور وہ میرے ساتہہ کہایگا انتہے اب دونو آیتونکو متی ۲۸ باب ۲۰ اور متی ۱٦ باب ۲۸ مین مقابلہ کرنا چاہیے اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین ہے کہ مسیح ۔ ہمارے بدلے مین لعنت ہوا انتہے اور یہی پلوس مقدس اول قرنتیونکے ۱۲ باب ۳ مین فرماتے ہین کہ کوئی نہین جو خدا کے روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہوا انتہے اس سے ثابت ہے کہ نامہ موسومہ گلیتان پلوس نے روح القدس کے ہدایت سے نہین لکہا ہے اور یوحنا ٤ باب ۲٤ مین ہے کہ خدا روح ہے اور لوقا ۲٤ باب ۳۹ مین حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ روح کو جسم اور ہڈی نہین جیسا کہ مجہہ مین دیکہتے ہو انتہے یہان سے حضرت عیسیٰ کے خدائی ثابت نہین ہوتے اور مرقس ۱۳ باب ۳۲ مین جو حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اوس دن اور اوسگہڑی کے بابت سوا باپ کے نہ فرشتے

جو آسمانپر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے انتہےٰ چونکہ علم صفت روح کے ہے نہ جسم کے
پس باعتبار روح کے بہی اس لاعلمی کے اقرار سے خدائی کا دعویٰ غلط ہوتا ہے اور
اسی طرح متی ۲۶ باب ۷ ــ ۱۳ مین شمعون کوڑہی کے گہر مین مسیح کے پاس ایک عورت
سنگ مرمر کے عطردان مین عطر لائی اور لوقاے باب ۳۶ و ۳۷ مین ہے کہ فریسی کے
گہر مین لائے تہی مرقس ۴ باب ۱۱ و ۱۲ مین ہے اونے (یعنی مسیح نے) اونہین (یعنے
حواریونکو) کہا کہ خدا کی بادشاہت کے بہید کو جاننا تمہین دیا گیا ہے پر اونکے لیئے جو
باہر ہین سب باتین تمثیلو نمین ہوتی ہین تاکہ وے دیکہنے مین دیکہین مگر بوجہین نہین اور
کان سے سُنین پر سمجہین نہین نہووے کہ وے کبہی پہرین اور اونکے گناہ بخشے جائین اور
متی ۱۸ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ ابن آدم (یعنے مسیح) ایلیے ہے کہ کہوئے ہوونکو ڈہونڈہ کے
بچاوے اور اسیطرح لوقا ۹ باب ۵۶ مین بہی ہے متی ۱۰ باب ۵ و ۶ مین ہے کہ مسیح نے
جب شاگردون یعنے حواریون کو منادی کرنیکے لیئے بہیجا تو اونے فرمایا کہ سامریون کے
کسی شہر مین داخل نہونا انتہےٰ اور یوحنا ۴ باب ۳ ــ ۴۲ مین ہے کہ مسیح آپ ہی سامریون کے
شہر مین گئے اور دو روز وہان رہے ہے متی ۹ باب ۱۸ مین لکہا ہے ایک حاکم نے مسیح سے
آکر کہا کہ میری بیٹی ابہی مرگئی تو آکر اپنا ہات اوسپر رکہہ کہ وہ جی اوٹہیگی انتہےٰ اور مرقس
۵ باب ۲۲ ــ ۲۳ اور لوقا ۸ باب ۴۱ ــ ۵۱ مین لکہا ہے کہ مری نہین بلکہ مرنے پر تہی
اور مرقس ۵ باب مین صاف لکہا ہے کہ اوسکے باپ نے مسیح سے یہی کہا کہ میری بیٹی مرنے
پر ہے اور لوقا ۸ باب ۴۹ مین ہے کہ جب مسیح اوسکے ساتہ ہولئے راہ مین کسینے خبر دی
کہ تیری بیٹی مرگئی اوستاد کو تکلیف نہ دے انتہےٰ اور متاخرین محققین نے اختلاف کو ان تحریرون
کے مان لیا ہے پہر بعضے اونمین تحریر مرقس کو اور بعضے تحریر متی کو ترجیح دیتے ہین اور بعضے
اس تحریر سے دلیل پکڑتے ہین کہ پہلی انجیل کا لکہنے والا متی حواری نہین ورنہ ایسا مجمل نہ
لکہتا اور پالس اور شلی میچر اور اولشاسن کہتے ہین کہ وہ لڑکی مری نہین تہی بلکہ اوسکو غنید

کیسی غشی تہی اور دلیل اونکی مسیح کا یہہ قول ہے کہ وہ مر نہین گئی بلکہ سوتی ہے (مرقس ۵ باب ۳۹) پس ان شخصون کے قول کے بموجب یہان مسیح نے مُردہ نہین جلایا اور نیند سے اوس لڑکی کی موت کا یقیناً اعتقاد نہین رکہتا بلکہ گمان غالب اوسکا یہہ ہے کہ صرف دیکہنے مین وہ مردہ تہی اور اسیطرح متی ۱۰ باب ۹ اسکے ساتھہ لوقا ۲۲ باب ۲۵-۳۰ کو اور متی ۱۱ باب ۱۱ کے ساتھہ لوقا ۱۸ باب ۸ کو دیکہنا چاہئے وغیرہ اب اسکے ساتھہ مشتہہ بے ترتیبی کتاب کا حال بہی بطور مشتے نمونہ از خروارے معلوم کرنا چاہئے لوقا ۶ باب مین مسیح کا پہاڑی وعظ لکہا ہے اوسمین کی یہہ پینتالیسوین آیت کہ اچہا آدمی اپنے دل کے اچہے خزانے سے الخ متی ۵ و ۶ و ۷ باب مین جو پہاڑی وعظ لکہا اوسمین نہین ہے بلکہ متی ۱۲ باب ۳۵ مین ہے اور اسیطرح لوقا ۶ باب ۲۴-۲۶ بہی متی کے پہاڑی وعظ مین نہین ہے اور متی ۵ باب سے لیکر ۷ باب تک بیسیون آیتین لوقا ۶ باب کے پہاڑی وعظ مین نہین ہین جو چاہئے دیکہ لے پس ایکہی بات کا دو کو الہام ہوا مگر ایک کو کچہہ اور دوسرے کو کچہہ اور

سکرمنت ۷

انجیلی تعلمات کے بیان مین

لوتہر کہتا ہے یہہ ایک بڑے تعجب کی اور پُر زبون بات ہے کہ وقت تشریح پاک تعلیم سے دنیا روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے (لوتہران سرن کا ن) کالون کہتا ہے اتنے ہزارون مین سے جو انجیل سے بغلگیری کرنیکو مشتاق نظر آئے ہین کتنے تہوڑے ہین جنہون نے اپنی زندگی کو ترمیم دی ہو نہین بلکہ اور کس چیز کا دعوی کرتے ہین سوا اسکے کہ وہم کا جوا پہینک کر زیادہ بیخوف و بے خطر ہر ایک قسم کی شرارت اور خیانت مین گرے ایراسمس (یعنے اذرمس) کہتا ہے ان انجیلی آدمیون پر غور کرو اور اونمین سے ایک تو مجہے دکہاؤ جو بدکار سے نیک کر دار بنا ہے یا میخوار سے صوفی ہوا ہے مین تو تمہین برخلاف اسکے بیشمار ونکو دکہا سکتا ہون

جو اس انقلاب سے بدتر ہوگئے ہین از مرات الصدق مولفہ پادری بیدیلی صاحب
وترجمہ جامسر انگلس حسب الارشاد پادری مریا آنجلو صاحب مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ
۷۷ اب انجیلی تعلیمات کا حال سنئے سب سے زیادہ معتبر انجیل یوحنا مین سب سے پہلا
معجزہ مسیح کا یون لکہا ہے وہ یہی ہے کہ شرابیونکی مجلس مین چار طہارت کے مٹکون مین پانی جو
بہرا تہا اوسے شراب کر دیا یعنے طہارت مین نجاست کر دے (یوحنا ۲ باب ۱-۱۱) یہہ پہلا
معجزہ یسوع نے کانا جلیل مین دیکہایا اور اپنا جلال ظاہر کیا اور اوسکے شاگرد اوسپر ایمان لائے
تہے غور کیجیئے کہ حضرت عیسیٰ کے جلال ظاہر ہونیکا پہلا سبب جو ہمارے سمجہتے ہین وہ یہی کہ
پانی کو معجزہ سے شراب بنایا اور اسی سبب سے عیسائی دین کی ابتدا اور انتہا شراب کے
ساتہہ قایم ہوئی چنانچہ پلوس نے طیطاوس کو صاف حکم کیا کہ شراب پیا کر (اول طیطاوس
۵ باب ۲۳) اور مرتے وقت عیسائی لوگ سکرمنٹ مین نان پاو اور شراب کہا کر مرتے
ہین کہ یہی مسیح کی آخری وصیت اور انکی یادگاری کا نشان ہے اور اسے عشاء ربانی کہتے
ہین پس بموجب اقوال اناجیل حضرت عیسیٰ نے پہلا معجزہ شراب بنا کر دیکہایا اور بعد اسکے
تمثیلاً اپنا ذکر کیا کہ سچی انگور کا درخت مین ہون (یوحنا ۱۵ باب ۵) اور تعلیم مین نئے مے پرانے
مشک مین رکہنے سے منع کیا (مرقس ۲ باب ۲۲) اور اپنے کو کہاؤ اور شرابی بتایا (متی
۱۱ باب ۱۹) اور پچہلے وقت جب آسمانپر جانیکو تہے روٹی اور شراب عیسائیون کے لئے
دستور العمل مقرر کیا متی ۲۶ باب ۲۶ و ۲۷ مین ہے پہر پیالہ لیکر شکر کیا اور اونہین دیکر
کہا تم سب اسمین سے پیو اسلئے اور بہشت مین بہی وعدہ انگور کے شیرہ کا فرمایا (متی
۲۶ باب ۲۹) شعر یک میکدہ مین عمر دو روزہ تمام ہے ابتدائے آغاز گر سبو ہے تو انجام جام ہے
اگر کوئی سمجہے کہ اوس شراب مین نشہ تہا تو یوحنا ۲ باب ۱۰ کو دیکہنا چاہئے جہان لکہا ہے
کہ جب پیکر چہک گئے اصل زبان یعنے یونانی مین یہہ لفظ مثہوس تہوشی اور اوسکے خاص
معنے متوالا ہو جانا ہے مگر عیسائیون نے پلوس کی طرف سے سب چیز پاک ہونیکا اشارہ

پاکر اس شراب کی رعایت کے لئے سؤر کا گوشت اپنی طرف سے زیادہ کیا تب شراب و کباب کا مضمون ٹھیک ہو گیا اگرچہ متی ۲۴ باب ۹ ۴ و ۵۰ سے ثابت ہے کہ متوالون کے ساتھ کھانا مسیح کی نظر مین گناہ تھا اور کاہن نشہ پیکر ہیکل مین جا نہین سکتا تھا (احبار ۱۰ باب ۹) اور ماد حضرت سموئیل کو علی سردار کاہن نے ہیکل مین دعا مانگتے وقت الزام دیا کہ کب تک تو متوالی رہیگی (اول سموئیل ۱ باب ۱۴) یہان سے ظاہر ہے کہ کاہن کیسوا اور کوئی بہی نشہ پیکر ہیکل مین جانا روا نہ تہا مصر کے قدیم لوگ خمر کو بہت بری چیز اور نہایت مکروہ شے جانتے تہے اور یہہ کہتے تہے کہ وہ مصر کے دشمنونکا خون ہے مصر سے کہ ولایت علوم اور حکمت اور دین کی تہی اور ملکونمین بہی اس اعتقاد نے شیوع پایا۔ قوم مسیحی ایمان کی خمر کو شیاطین کا خون اور زہر جانتے تہے ۔ اور جو اونمین سے عیسائی ہو گئے اب تک اوس سے احتراز کرتے ہین. تواریخ سابقہ عربستان سے دریافت ہوتا ہے کہ پہلے وہان شراب پینا منع تہا۔ اور یہہ یرمیا (یعنے یرمیاہ) جو بارہ سو برس سے پہلی محمد سے تہا کہتا ہے کہ ایک گروہ ریکسون عرب کیسے ہمراہ قوم یہود کے عربستان سے آئے اور آٹھ سو برس پلسٹائین مین سکونت پذیر تہے طریق اور رسومات اپنے بزرگون نے چہوڑے یعنے تعمیر کرنے مکان سے اور بونے زمین کے سے اور پیدا کرنے انگور اور پینے شراب کے سے باز رہے اہتے از سیر الاسلام مطبوعہ دہلی از روے اخبار ۱۸۳۵ء باب ۵ ترجمہ کیا ہوا ٹیمپر کا صفحہ ۲۱۵ طیطس ۱ باب ۱۵ مین ہے کہ پاک آدمیکے لئے سب کچھہ پاک ہے اور ناپاکون اور بے ایمانونکے لئے کچھہ بہی پاک نہین بلکہ اونکا دل اور انکی عقل ناپاک ہے استنے ہیچ الزام ملامت کے ساتھہ ہے اگرچہ پہلی شریعت جو حضرت آدم کو ملی یہی تہی کہ منع کی ہوئے درخت سے پہل نکہانا پیدائش ۲ باب ۱۶ و ۱۷ اور حضرت آدم کو اگرچہ پہلا گناہ تہا دوہری سزا ملی یعنے جیلا وطن ہونا اور موت اور متی ۱۵ باب ۱۱ مین جو لکہا ہے کہ جو چیز منہہ مین جلتے آدمیکو ناپاک نہین کرتی استنے اس سے مراد کوئی حرام چیز ہرگز نہین بلکہ صرف بے دہوے ہات کہانا

کہانیکا الزام جو یہودیون نے شاگردونکو دیا تہا (متی ۱۵ باب اور ۲) وہی رفع کیا گیا ہے دیکہو متی ۱۵ باب ۲۰ کہ بن دہوئے ہات کہانا کہانا آدمیکو ناپاک نہین کرتا انتہے اور خدانے حضرت نوح کو جب کشتی مین جانیکا حکم کیا تو فرمایا کہ پاک جانورونمین سے سات سات اور ناپاک جانورنمین سے دو دو جوڑے ساتہہ رکہہ لئے جائیین پیدائش ۷ باب ۲ و ۳ اور حزقیل ۴۴ باب ۲۳ احبار ۱۱ باب ۷ استثنا ۱۴ باب ۸ یسعیاہ ۶۶ باب ۷ ان سب مقامونکو دیکہنا چاہئے مرد اپنے ماباپ کو چہوڑیگا مگر اپنی جورو سے ملا رہیگا متی ۱۹ باب ۵ مرقس ۱۰ باب ۷ افسیونکا ۵ باب ۳۱ اگرچہ طالمود مین لکہا ہے کہ عورتسے بہت باتین نکرنا چاہئے انتہے اور یہہ کہ کسی عورت بلکہ اپنی ہی عورت سے بہی کوئی راہ مین باتین نکرے اور توریت مین لکہا ہے کہ اپنے ماباپ کی عزت کر خروج ۲۰ باب ۱۲ احبار ۱۹ باب ۳ مگر مسیح نے اپنی ماسے قانا کے گلیل مین فرمایا اے مستورہ مجہے تجہسے کیا کام انتہے یوحنا ۲ باب ۴

اول طمطاؤس ۴ باب ۴ مین ہے کہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہر چیز اچہی ہے اور انکار کے لایق نہین اگر شکر کرکے کہاوین انتہے ایک ذراسی شکر گذاری کرنے مین کوئی چیز بری اور انکار کے لایق نہین رہتی خواہ وہ حرام ہو یا ناپاک

رومیونکے خط کے ۳ و ۴ و ۵ و ۶ باب وغیرہ اور گلتیونکے خط وغیرہ اور خاصکر اوسکے ۲ باب ۲ و ۳ مین لکہا ہے کہ صرف مسیح پر ایمان لانا نجات کے لئے کافی ہے اور اعمال نیک پر بہروسہ محض بیوقوفی ہے یعنے نیک اعمال کرنا بیوقوفی ہے کیونکہ جسپر بہروسہ کرنا نچاہئے وہ کام بہی کرنا کب روا ہوسکتا ہے اسیلئے نامۂ یعقوب کہاس پہوس گنا گیا کہ اوسمین اعمال کی تاکید ہے

متی ۴ باب ۱ مین ہے کہ حضرت عیسیٰ چالیس دن شیطان سے آزمائے گئے فقط اب اس تعلیم کے بعد اوس دعا کو جو مسیح نے شاگردونکو خدا سے عرض کرنیکے لئے فرمایا کہ ہمین آزمایش مین نہ ڈال (متی ۶ باب ۱۳) کون یاد رکہیگا یہہ سمجہہ کر کہ مسیح نے انسانونکو

آزمایش سے بچنے کے لیئے دعا مانگنے سکہاہی تو آپ خدا ہو کر کیونکر آزمایش مین پڑا اور جبکہ خدا آپ آزمایش مین پڑا تو اورونکو آزمایش مین پڑنے سے کون بچا سکتا ہے پہر یہہ کہ اورون کو خدا کی آزمایش سے بچنے کے لیئے دعا مانگنا سکہایا اور آپ خدا ہو کر شیطان کی آزمایش مین پڑے یہہ نہایت تعجب کی بات ہے کیونکہ خدا بدیون سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسیکو آزماتا ہے یعقوب ۱ باب ۱۳

یوحنا ۷ باب ۳-۱۰ مین حضرت عیسیٰ کا عید خیمہ مین جانیکی بابت اپنے بہائیون سے انکار یوحنا ۷ باب ۲-۱۰ اور پہر چہپ کے جانا یوحنا ۷ باب ۱۰

پطرس سردار حواریونکا جہوٹہہ متی ۲۶ باب ۶۹-۷۴

حضرت عیسیٰ کی نسبت الفاظ سخت گلتیونکا ۳ باب ۱۳ مرقس ۱۵ باب ۲۸ لوقا ۲۲ باب ۳۷ پلوس کا دہوکا کہانا اعمال ۲۳ باب ۳ و ۵ پلوس کی چالاکی اعمال ۲۳ باب ۶ وے مین آپکو فریسی بتانا اور اعمال ۲۲ باب ۲۵-۲۸ مین آپکو رومی بتانا

متی ۲ باب ۱۹-۲۲ مین ہے کہ ہیرودیس کے مرنیکے بعد فرشتے نے یوسف کو یہودیہ مین جانیکے لیئے کہا مگر جب یوسف نے سنا کہ اوسکا بیٹا قایم مقام باپ کا ہوا ہے تب فرشتے سے جلیل کیطرف جانیکا حکم سنا ایسی غلطی فرشتے کی شاید صحیح ہو

متی ۱۱ باب ۱۴ اور ۱۷ باب ۱۲ مین ہے الیاس جو آنیوالا تہا یہی ہے (یعنے یوحنا بپتسما دینے والا) ہندو لوگ انجیل سے دو باتین اپنے دینکے مطابق سمجہ کر سند لاتے ہین ایک حضرت عیسیٰ کا خدا ہو کر حضرت مریم علیہا کے پیٹ مین اوتار لینا کہ یہہ بت پرستون کے نو دس اوتارون کے حال سے مطابق ہے اور دوسرے حضرت الیاس علیہ السلام کی روح کا حضرت یحییٰ مین ہونا کہ یہہ بت پرستون کے اواگون سے مطابق ہے چنانچہ ایک بہت فرقہ عیسائی فلگدمہ کی کلیسیا کا اسی عقیدہ کے بموجب عیسائی دین سے برگشتہ ہوگیا تہا جسکا ذکر پسر سکات صاحب نے بہی اپنی رومن تفسیر مین کیا ہے دیکہو رومن تفسیر متی ۱۷ باب ۱۲ صفحہ ۱۳۴

لیکن یہہ عقیدہ صرف بت پرستونکا ہے ورنہ مفسرین انجیل اور سب علما ملکتاب نے تناسخ سے انکار کیا اور اسطرح کے عقیدہ رکھنے والونکا رد کیا ہے دیکھو وہی مقام تفسیر متی ۲۲ باب ۱۳ اور دو باتین عیسائیون کے حال سے بت پرست مطابق سمجھتے ہین ایک ختنہ نکرنا دوسرے نکاح بے مہر اور دو باتون مین ہندو لوگ اپنے کو عیسائیون سے بہتر جانتے ہین ایک اونکی کتب مذہبیہ مین باوجود مبالغون وغیرہ کے مصنفونکا نام بلا اختلاف موجود ہے اور دوسرے اگرچہ وہ آپ بگڑے ہین مگر کسی دوسریکو بگڑنیکے لئے اپنے مین شامل نہین کرتے اور عیسائی اسکے برعکس ہین

چونکہ انکا اور ہندونکا ایک جدی ہونا انکے قول سے ثابت ہے چنانچہ ولسن صاحب نے جو زبانونکا محاورہ پہچاننے مین کمال رکھتے ہین اور اور صاحبون نے بہی دریافت کرکے ثابت کیا کہ انگریز اور ہندو ایک باپ کی اولاد ہین یعنے دو ہزار برس سے زیادہ گذرے کہ تاتار سے جب نکلے تو ایک غول یورپ کو گیا جو کہ انگریز ہین اور دوسرا غول ہندوستان مین آیا کہ یہہ سب ہند وہین فقط تاریخ سلطنت انگلیشیہ مؤلفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری ۱۸۷۱ء صفحہ ۴ مین ہے کہ اب سلٹ اور گوتہہ دو قوم کے آدمی برطانیہ یعنے گریٹ برٹین مین آباد ہین اور وہ اور ہندو ایک ہی نسل سے ہین انتہے اور پادری ونشر صاحب درباب علم زبان لکہتے ہین کہ ایک مدت سے انگریزون کے اور ہندونکے باپ دادا ایک جگہہ ہین رہتے تہے اور اب پچہلے زمانہ مین پروردگار کے انتظام و محبت سے یون ہوا کہ اونکی اولاد پہر اسی ملک ہندوستان مین (پہر کر) ملتی ہے بہائی پہر بہائی کو دیکہتا ہے اور ساتہ ملکر ایک ہی بادشاہ ایک قادر مطلق کے حضور کہڑے ہوتے ہین اور یقین ہے کہ اللہ تعالے کے انتظام مین یہہ مقرر ہوا تہا تاکہ ایک دوسریکو فایدہ بخشے (از رسالہ دہلی سوسائٹی مطبوعہ ۳ فروری نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۴۲) پہر اوسی رسالہ کے صفحہ ۱۴۱ مین پادری ونشر صاحب زبان ہندی یعنے سنسکرت کا اور انگریزی کا اتفاق یون بیان فرماتے ہین کہ

سنسکرت	انگریزی	سنسکرت	انگریزی
پتا یعنے باپ	فادر	ماتا	مادر
بھراتر	برادر	دہوتر یعنے لڑکی	ڈاٹر
گو	کو	اسپہ یعنے گھوڑا	ہارس
دووہامی یعنے دنیا	دونیوشن	تشتہامی یعنے کہڑا ہونا	سٹنڈ

پہر اوسی رسالہ کے صفحہ ۱۰ مین لکہاہے کہ پادری صاحب کا یہہ مضمون سنکر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ درحقیقت بعضے الفاظ ہندوستانی اور انگریزی اسقدر ملتے ہین کہ اس سے یہہ ضرور ثابت ہوتاہے کہ ہندون اور انگریزون کی زبان کی ایک اصل ہے چنانچہ ہندی مین موسا چوہے کو کہتے ہین اور انگریزی مین ماؤس کہتے ہین انتہےٰ

اور بعض ہندون کے قول سے یون معلوم ہوتاہے کہ لنکا مین جب راچھس مارے گئے تب اونکی رانڈون نے سیتاجی سے کہا کہ اب ہم بے شوہر ہوکر کہان جائیین تب سیتا نے بردان دیا کہ تم رام چندر کی فوج والون کے پاس رہو اور تمہاری نسل ہماری راج دہام یعنے اجودہیا مین راج کریگی چنانچہ یہہ انگریز وہی ہین

ہندو لوگ جو تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کے معتقد ہین (دیکہو ذخیرہ بالگوبند مطبوعہ ماہ مئی ۱۸۷۶ء نمبر ۵ جلد ۴ صفحہ ۹ کالم اوّل اور صفحہ ۱۳۱ کالم ۲) پس اونہون نے اونسے الگ ہوکر تینتیس ۳۳ کروڑ مین اختصار کیا تو تینتیس ۳۳ مین سے کم سے کم کوئی عدد تین کے سوا انکے ہات نہ آیا کیونکہ تینتیس ۳۳ کا سب سے زیادہ ادنی عدد تین ۳ ہے اور دو اور ایک عدد کی اوسمین شکل موجود نہین ہے پس تینتیس ۳۳ مین سے حد کے درجہ تک اختصار کرکے انہون نے تین ۳ پر قناعت کی اور بموجب عقیدہ انہین ہنود کے کہ برہما اور وشنو اور مہیش ان تینون دیوتاؤن کو ذات واحد حقیقی کا ظہور جانتے ہین انہون نے عقیدۂ تثلیث کو قایم کیا اور باپ اور بیٹے اور روح القدس کے معتقد ہوئے پس یہہ لوگ نہ بت پرست رہے نہ خدا پرست ہوئے شعر

شعر ۔ خدا کے ہوئے نہ صنم کے ہوئے نہ توگہر کے ہوئے نہ سفر کے ہوئے ۔ کوئی انسے ہو بیچ چیپے اُدہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے ۔ اور اس مولف نے جو غور کیا تو اتنی باتوں میں انمین اور ہندوؤن مین مشابہت پائی جاتی ہے ۔ بے ختنہ بائین طرف سے لکہنا ۔ نہانا ۔ بیا ہنا طرز مثلاً ناکیجا آبولنا چنانچہ ہندی گیان یعنی دانش اور اگیان یعنی نادانی اسیطرح انگریزی مین سٹیبل اور انسٹیبل یعنی مذکورہ بہر ہندی مین جس لفظ کے شروع مین یا کا حرف ہوا وسے جا پڑہتے ہین چنانچہ یوڈا کو جوڈا اور سیمین تگنت کو سنکت (ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۳ سطر ۵ و ۱۰) اور یدپ کو جدپ (ایضاً صفحہ ۹ سطر ۶) اور اسیطرح انگریزی مین یعقوب کو جیکب اور یوسف کو جوزف اور یونس کو جونس اور یروسلم کو جروسلم کہتے ہین وغیرہ اور علی ہذا القیاس انگریزی جیسے یہہ واسکٹ کہتے ہین ہندوؤن کے عقیدہ کے بموجب خدا کی ذات کا ظہور برہما وشنو مہیش مین یعنے ترمورتیا تثلیث اوتار جیسے ابتک نو ہو چکے یعنے خدا کا کسی خاکی جسم مین پیدا ہونا جیسے رام اوتار یا کرشنا اوتار وغیرہ یا یہہ کہ دسوان اوتار جو سنبہل مرادآباد مین ایک برہمن کے کنواری کنیا یعنے لڑکی سے ہوگا کہ وہ ایک بیٹا جنیگی اور وہ نہکلنکی کہلائیگا (تاریخ نادر العصر مولفہ منشی نولکشور مطبوعہ ۱۸۹۲ء آخر صفحہ ۵) اسیطرح کنواری حضرت مریم سے خدا نے اوتار لیا اول طمطاوس ۳ باب ۱۶ ڈاڑہی منڈانا سور کہانا رسالہ تیت پرکاش سیہالدیانہ باہتمام منشی کنہیا لال نمبر ۸ مطبوعہ ۲۳ فروری ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۲۶ مین لکہا ہے کہ سور کا گوشت ہنود کے مذہب سے کہانا درست نہین ہے اور نہ شراب پینا اسلئے شراب پینا ننگے سر کہانا اور عبادت کرنا اتوار کو ماننا کہ ہنود مین یہہ دن مقدس ہے گاے کیطرف عبادت کرنا دستور قرابت وتزویج غیر ہا اور یہ مین سو کہانا استنجا نکرنا مردہ بے کفن جہیز لینے مہر اگرچہ توریت مین کئی جگہہ مہر کا ذکر ہے خروج ۲۲ باب ۱۶ پیدایش ۳۴ باب ۱۲ استثنا ۲۲ باب ۲۹ اول سموئیل ۱۸ باب ۲۵ اور یہودی لوگ اس دستور کے ہمیشہ پابند ہین لڑکی جسے پسند کرے اوسے بیاہ دے جیسا کہ سیتا نے اپنے بیاہ مین کیا تہا ہندو

لوگ اِس رسم کو سوینبر کہتے ہین سب سے پردہ گی ہے لب لی ہوئین موجہین فرنچ ہے نام
خدا قوم فیچ جو کہ برہما کے لڑکے کا نام تہا قوم سکلیٹے کہ کا تہہ ہوئین یہہ فرقہ ہے تلفظ مثل
ہندی ہے حروف حلقی اور مطبقہ یعنے بغیر ع ص ق وغیرہ کے ترسول کا نشان یعنے صلیب
گرجا گہر مندر صورت مو ہے بغل اور زیر ناف وغیرہ رکہنا کہ ہندو نین یہہ بات گناہ نہین ہے
مارٹن شمن سنلے رانا سے اور بیوپر کو عیسائی عورت کی نسل سے لکہا ہے ہفتہ کے دِلون کے نام
موافق عقیدہ ہنود چنانچہ سن ڈے یعنے اتوار سورج کا دن منڈے یعنے پیر چندرما کا دن
ٹیوسڈے یعنے منگل ٹیو اسکو دیوتا کا دن وینڈنسڈے یعنے بدھ وودن دیوتا کا دن تہرسڈے
یعنے جمعرات تہار دیوتا بادل گرجانیوالا جیسے اندر یہہ سب دیوتاؤن سے بڑا ہے فرائیڈے
یعنے جمعہ فریا دیوی کا دن سٹرڈے یعنے سنیچر یا زحل سٹرن یونانیون اور رومیون مین سب دیوتاؤن
کا باپ جیسے برہما گر سیکسن والے بہی اوسکی پرستش کرتے تہے (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۴)
اور انتخاب تاریخ کلیسیا مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۳ صفحہ ۹۲ مین بہی یہہ وجہہ تسمیہ ایام لکہی ہے عباد
کیوقت گہنٹا بجانا اقانیم ثلاثہ یعنے وجود و حیات و علم اور بموجب عقیدہ ہنود خدا سے واحد تین
نرگن سے سرگن ہوا تو تین باتون سے پہچانا گیا یعنے ست رج تم بمعنے صداقت و غضب و
تاریکی دین پہیلانیکے لیئے لڑنا ناجائز مگر ملک کے لیئے لڑنا جائز اسیطرح ہندو لوگ سیکو
اپنے دین مین نہین ملاتے مگر ملک کے لیئے لڑتے ہین سوئر کی تعظیم تعصب سے زیادہ تکلف سور
کے گوشت مین کرتے اور اوسکی ہڈی کے برش دانتون کے لیئے اور اوسکے بالون کے
برش کپڑے یا ٹانگی وغیرہ صاف کرنیکو بناتے اوسکی کہال کے زین اور اوسکے بچونکی پلاک
پوتین بناتے اور اوسکے دو دانتو نکو نیم حلقہ کیطرح چاندی مین جوڑکر عورتونکے چوڑے وغیرہ مین
سر مین لگاتے اور اوسکی چربی گہی کی جگہہ اور اپنے نام بیکن صاحب رکہتے اور ہندو نین جو چار
اوتار خدا کے خاص کہلاتے یعنے مچہ کچہ باراہ نرسنگ اون مین سے ایک اوتار سور کا ہوا
تہا یعنے باراہ بس نصرانیون مین اوسکی تعظیم کا سبب یہی ہے جنازہ سے نماز دعا مرد پہولو

اور پہلون سے آراستہ کرنا کہ یہہ سروگیون وغیرہ مین دستور ہے عبادت سے تحویل قبلہ ایک
جورو کی زندگی تک دوسری شادی نکرنا منشی نولکشور نے تاریخ نادر العصر چہاپہ لکہنو ۱۸۶۳ع شروع
صفحہ ۵ مین بیان رسم مذہب ہنود مین جو لکہنو کے کمشنر ایس اے ریبٹ صاحب کرنیل کے
واسطے تصنیف ہوئے یونہی لکہا ہے مگر اس دستور مین انگریزونکو اہل ہند کے اوسط درجہ
کے قومونسے مشابہت ہے نہ یہہ کہ اونکے اعلے درجہ کے قوم یعنے برہمنون سے کیونکہ پادری
اسمتہہ صاحب کے قول اور منو کے شاستر کے بموجب برہمن چاہے تو چار جوروان کرلے
(دیکہو دین حق کی تحقیق مطبوعہ لدیانہ سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۵۳) روزہ مین تہوڑا سا کہانا کہ
جیسے ہندو پہلا سا پہرا رکہتے ہین زنار یعنے جنیو گلے مین ڈالنا کہ جس سے ازاربند کا کام لیتے
ہین کیونکہ تمام ملکونمین کوئی ازاربند گلے مین نہین باندہتا پس اس ازاربند کی بنیاد یہی جنیو ہے
اور دوسری طرف اوسکی رعایت یا ضرورت کے سبب زیادہ کیا گیا اور انگلستان مین
ایک شہر کا نام بہی جنیوا ہے جہان کی گہڑی مشہور ہے آٹہوین ہنری کی ملکہ کا نام کہترائین ایر
اور مارٹن لوتہر کی جورو کا نام کہترائین اور انگلستان مین اکثر یہہ نام عورتون کے ہوتے ہین
اور ہندوون مین کہتری کی عورت کو کہترائین کہتے ہین انگلستان مین قوم کویکر کہ سلام کیواسطے
ٹوپی نہین اوتارتے جیسے ہندوستان مین قوم سادہ راونا کی مورت بنانا کتاب گلدستہ
طفلان تصنیف میم صاحبہ پادری والش صاحب صفحہ ۷ چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع
مین لکہا ہے انگلستان کی یہہ حالت (جیسے اب ہے) ہمیشہ سے نتہی کسی زمانہ مین وہان کے
لوگ بت پرستی کرتے تہے جب اونکو یہہ خیال گذرتا تہا کہ ہمارے معبود ہم سے ناراض
ہین تو وہ اونکا غصہ دبانیکے لیئے تیلیونکی ایک بڑی سی مورت بنا کر آدمیونکو اوسمین بہر
کر جیتا جلا دیتے تہے اسیطرح ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ
۱۸۴۳ع صفحہ ۳۸ مین فرانس کے گال لوگونکا حال لکہا ہے قول بہت سے مقامونمین
وہ لکڑیان یا پوال سے بڑی بڑی مورتونکو بناتے اور زندہ آدمیونکو بہر کر جلا دیتے تہے

عشاء ربانی مین شراب اور روٹی کو مسیح کے خون و جسم کا نشان سمجھ کر کہانا یہہ صریح بت پرستی کا طور ہے جیسے ہندو بہی پتہرون پر دیوتاؤنکا تصور کر کے انکی پرستش کرتے ہین جس جگہہ مسیح نے بپتسما پایا تہا وہان ہزارون مسیحی سال سال حج کرنے کو جاتے اور دریا مین غسل کرتے اور وہانکا پانی اپنے ظروفون مین بطور تبرک کے لاتے ہین از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب صاحب چہاپہ آگرہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۳ جسطرح ہندو لوگ گنگا مین اشنان کرتے اور شیشیونمین گنگا جل لیجاتے ہین ہندؤن مین شہر سے باہر جا کر جمع ہوتے اسی کو گوٹ کہتے ہین اور وہان گیہون کے آٹے مین بہت سا گہی ملا کر گلگلے کی صورت کہ جسے باٹی کہتے ہین پکا کر کہاتے جسطرح انگریزونمین جنگلی کہانیکا دستور ہے جسے انگریزی مین پکنک کہتے ہین ۲ قرنتیونکے ۳ باب ۱۳ اور ۱۴ مین پلوس رسول فرماتے ہین اور ہم موسی کیطرح نہین جسنے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا الخ پلوس مقدس کمال کے درجہ مین حضرت موسی سے زیادہ تہے دیکہو توریت تو ایسی ٹہری کہ اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل تہا اور پلوس مقدس نے سب کچہہ پاک بتا کر بالکل حق کو ظاہر کر دیا پہر عبرانیونکے ۷ باب ۱۸ مین ہے پس اگلا حکم اسلئے کہ کمزور اور بیفایدہ تہا ادٹہہ گیا انتہے دیکہو یہان صاف توریت کو کمزور اور بیفایدہ بتلاتے ہین کیا اللہ تعالے نے صدہا سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بیفایدہ حکم دیئے تہے اور صدہا نبی اونہین پوچ حکمونکے برتنے کے لیئے مامور تہے اور عبرانیونکے ۸ باب ۷ مین ہے اگر وہ پہلا عہد بے عیب ہوتا الخ یہان صاف توریت کو عیب دار بتلاتے ہین اور اسیطرح عبرانیونکے ۱۱ باب ۷ مین ہے جسکے ان لفظونپر غور کرنا چاہئے یعنے (نوح نے) خوف سے کشتی اپنے گہرانیکے بچاؤ کے لیئے بنائی جس سے اوسنے دنیا کو گنہگار ٹہرایا انتہے یعنے حضرت نوح نے کشتی بنا کر اپنے گہرانیکو تو بچایا مگر دنیا کو گنہگار ٹہرایا اور اس سے پیشتر حضرت آدم نے تو نافرمانی کر کے سب بنی آدم کو گنہگار ٹہرایا ہی تہا (رومیونکا ۵ باب ۱۲ و ۱۴) اور حضرت نوح کے بعد حضرت موسی نے شریعت لا کر اور بہی زیادہ دنیا کو گنہگار ٹہرایا (رومیونکا ۵ باب ۱۳ و ۲۰)

اور ہر انسان بذاتہ تو گناہ کیطرف مایل رہتا ہی ہے رومیونکا ۵ باب ۱۲ پس کسی انسان کا بہار
ٹہکانا تہا کہ ایک تو اپنا ذاتی گناہ دوسرے حضرت آدم کا گناہ تیسرے حضرت نوح کی کشتی
بنانیکے سبب کا گناہ چوتہے حضرت موسیٰ کے شریعت لانے سے اور بہی زیادہ دنیا کا گنہ گار
ہونا غرض یہہ کہ بموجب عقیدۂ عیسائی یہہ سب انبیا جو حضرت عیسیٰ سے پیشتر گذرے دنیا
کا صرف گناہ بڑہاتے ہوئے آئے کوئی نجات کی تدبیر کیلئے نہین بتائی پہر گلتیونکے ۵ باب ۴
مین پلوس رسول وہہ کہتے ہین قولہ تم جو شریعت کی رو سے راستباز بننا چاہتے ہو تو مسیح سے
جدا ہوئے تم فضل کی نظر سے گر گئے انتہی یہہ بڑا سخت حکم ہے یعنے جو شریعت پر عمل کرے
وہ عیسائی ہی نہین ہے اور خدا کی رحمت سے ناامید ہے پہر رومیونکے ۴ باب ۱۵ مین ہے
کہ شریعت قہر کا سبب ہے پہر دس حکمونکو عیسائی دینکا مخالف ہونا اور اس سبب سے اُن
حکمونکا نیست و نابود ہونا بلکہ سزا پاکر نیست ہونا اور اون حکمونکے سکہانیوالے یعنے فقیہ
اور فریسی لوگونکا برملا رسوا اور ذلیل ہونا اور انکی رسوائی پر عیسائیونکا شادیانے بجانا پلوس رسول
قلسیونکے ۲ باب ۱۴ اور ۱۵ امین یون ارشاد فرماتے ہین قولہ اور حکمونکا دستخط جو ہمارا مخالف تہا
(یعنے دستخط سے مراد یہہ کہ دس حکم خدا نے اپنے خاص دستخط سے لکہہ دئی تہے (خروج ۲۴
باب ۱) وہ پلوس رسول کے مخالف سمجہے گئے) ہماری بابت مٹا ڈالا (یعنے کالعدم کردیا)
اور اسکو بیچ مین سے اوٹہا کے صلیب پر کیلین جڑین (یعنے نہ صرف اونہین نیست کیا بلکہ سخت
سزا دیکر نیست کیا مطلب یہہ کہ ان دس حکمونکا عیسائیونکے سامہنے نام لینے والا تک سخت سزا
کے قابل ہے) اور سرداریون اور اختیار والون کا اقتدار چہین لیا اور اونہین برملا رسوا کرکے
اونپر شادیانے بجاے انتہی یعنے شریعت سکہانیوالون پر جو کہ فقیہ اور فریسی تہے ان
دس حکمونکے سکہانیکے سبب بیقدر اور رسوا کرکے شادیانے بجاے غرض یہہ کہ ان دس
حکمونسے زیادہ عیسائیونکے نزدیک اور کوئی ہنسی کی بات نہین ہے آور ان حواری صاحب نے
تو کچہہ اسیقدر لکہا ہے مگر پہر پادریونکے زیادہ اس سے کلمات تعظیم کے نسبت توریت اور

موسیٰ کے کہتے ہین ہوارڈ صاحب اپنی کتاب اعلاحلنامہ مطبوعہ سنہ ۱۸۴۲ء کے صفحہ ۱۳۱ مین
قول جناب مارٹین لوتہر مصلح دین عیسوی اور پیشوائے فرقہ پراٹسٹنٹ کا اون کی کتابون سے
یون نقل کرتے ہین کہ جناب ممدوح اپنی ایک کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ مین
لکہتے ہین ہم نہ سنینگے اور نہ دیکہینگے موسیٰ کو اسلئے کہ وہ صرف یہودیون کے لئے تہا اور اوسکو
ہمسے کسی چیز مین علاقہ نہین اور ایک دوسرے اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگے
موسیٰ کو اور نہ اوسکی توریت کو اسلئے کہ وہ تو دشمن عیسیٰ کا ہے پہر لکہتے ہین کہ موسیٰ تو جلادونکا
اوستاد ہے پہر لکہتے ہین کہ دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین پہر لکہتے ہین کہ ان دس
حکمونکو خارج کرنا چاہئے کہ تمام بدعت ابہی موقوف ہو جاویگی کیونکہ یہہ احکام چشمے سب
بدعتون کے ہین انتہے سبحان اللہ مصلح دین مسیحی کسقدر حد سے بڑہا کہ موسیٰ کو دشمن عیسیٰ او
اوستاد جلادونکا بتلاتا ہے اور اس تعلیم سے لوگ کیا سمجہینگے کہ جب دس حکمونکو عیسائیون
سے کچہہ علاقہ نہین اور وہ چشمے سب بدعتون کے اور واجب الاخراج ٹہرے تو اونکے نزدیک
مذہب عیسویین اون سرچشمے بدعتون کے مخالف اعتقاد اور عمل چاہئے اور اس صورت مین
شرک اور بت پرستی اور ماباپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو ستانا اور خون کرنا اور زنا کرنا اور
جہوٹی گواہی دینا رکن ملت مسیحی کے بنتے ہین اسلئے کہ اس چشمہ بدعتون مین تاکید سے حکم توحید
اور تعلیم الوہیت و تعظیم یوم السبت اور امتناع بت پرستی و قتل و زنا اور چوری اور آزار ہمسایہ کا ہے
دیکہو خروج ۲۰ باب ۲ سے ۱۵ اور عیاذاً باللہ اگر یہی دین عیسوی ہے جیسا کہ ارشاد مارٹین
لوتہر صاحب سے واضح ہوتا ہے تو اوس دین کے پیرو اونکو ہم دور سے بصد ہزاران ادب
اوسکے باعث سلام اور بعد تسلیم و کورنش کے التماس کرتے ہین کہ جناب عالی اس سے
تو یہودیت بہت افضل ہے

ایک عیسائی کہتا تہا کہ ہمارے مذہب کے موافق موسیٰ تو ایک چور اور ڈکیت تہا جب اوسکی
دلیل پوچہی تو یوحنا ۱۰ باب ۸ کو اپنی دلیل لایا شاید جناب لوتہر نے بہی اوس سے دلیل پکڑ کر

ایسے کلمات

گستاخی کے شان موسیٰ مین کہے ہونگے اور یوحنا ۱۰ باب ۸ کا مضمون یہہ ہے (رومن چہاپہ
لندن سنہ ۱۸۶۰ع) سب جتنے مجھہ سے آگے آئے چور اور بٹمار ہین پر بہیڑون نے اونکی
نہ سنی انتہے حاصل اسکا تہا صاحب مفسر نے اسی آیت کی تفسیر مین لکہا ہے قولہ وہ جو عیسے سے
پہلے آئے ہمین دنکو وفادار ہادی اور نبی نہین سمجہنا چاہئے کیونکہ اونہون نے اوسکے تحت
حکومت کام کیا اور اوسکے پیشرو تہے انتہے دیکہو تفسیر انگریزی اسکاٹ مطبوعہ نیو یارک
سنہ ۱۸۱۲ع اور لارڈنر اپنی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۷ع کے جلد ۳ چہوتے حصہ مین عقیدہ فرقہ
مینکینز کے بیان مین لکہتا ہے کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ بشپ مانی بانی اوس فرقہ کا
کہتا تہا کہ قول جناب مسیح جو یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے خصوصاً موسیٰ کے حقمین ہے اور
فاسٹس کہتا ہے کہ ہمارے خدا نے اس قول سے اشارہ طرف موسیٰ کے کیا ہے
انتہے شاید جناب مارٹین لوتہر نے انہین معلمی پیروی کی ہوگی اور یہی ہوس شاگرد رشید
جناب مارٹین لوتہر کے پوری پیروی اپنے استاد کی کرکے یون کہتے تہے جیسا اوسی صفحہ
کتاب اغلاط طناسیون مین منقول ہے یہہ دس حکم کلیسیا مین نہ سکہائے جائین اور اسی
شخص سے فرقہ انتی نومنس کا نکلا ہے اور انکا یہہ عقیدہ تہا کہ توریت اس قابل نہین
کہ اوسکو کلام خدا سمجہا جائے اور قول اونکا یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا حرامکار یا اور کسیطرح کا گنہگار
تو یقیناً رستہ نجات مین ہے اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ اوسکے قعر مین پہنچا ہوا اور یقین کرتا ہے
تو خوشی مین ہے اور جو اپنے تئین دس احکام مین مصروف رکہتے ہین وے علاقہ شیطان
سے رکہتے ہین وے سولی پائینگے موسیٰ کے ساتہہ انتہے بہجان الدس حکم ایسے ہونگی کہ جو اونسے
علاقہ رکہے وہ شیطان سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکے حقمین کیا ہے اچہی دعا مصدوقی کی
ہوئی اور معتقد اس فرقے کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکہکر چین سے زنا اور چوری
اور قتل اور بت پرستی اور جہان کی برائیان سب کرتے ہین کہ ہر صورت مین رستہ نجات دیا

خوشی مین ہین فقط گلیتونکا ۲ باب ۵ و ۱۶ و ۲۱ مرات الصدق جسے پادری بیڈیلی صاحب
نے انگریزی مین تالیف کیا اور طامس انگلس صاحب نے حسب ارشاد پادری مریا انجلو
صاحب کے ترجمہ کیا مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ع صفحہ ۳۳ مین لکھا ہے کہ پراٹسٹنٹ
کے پہلے نصیحت کرانیوالون نے وے بد اور مکروہ باتین سکہلائین یعنے خدا گناہ کا موجد
ہے (انسٹ ایل ۳ باب ۲) اور کہ انسان گناہ سے بچنے پر مختار نہین ہے (کتاب
عام نماز ۱۱) اور کہ دس حکمونپر عمل کرنا غیر ممکن ہے (لوتھر اپ پاپیم) کہ بڑے سے بڑے
قصور خدا کی نظر مین انسا نکو نقصان نہین پہونچاتے (کالون تعلیم ۱۲) کہ ایمان فقط
انسان کو بچاویگا کہ یہہ فقط ایمان سے انصاف کی کئی مین یہہ بہت مفید اور تسلی کی بہری
ہوئی تعلیم ہے (انسٹ ایل ۲۲) اور اصلاح دینکا باپ یعنے لوتھر کہتا ہے کہ فقط ایمان
رکھو اور بغیر روزے کے سخت کشی اور پرہیز کے بار کی بغیر اعتراف کی تکلیف اور نیک کامونکی
سختی کے یقین ہی جانو تم بچائے جاوگے تمہارے واسطے نجات ایسی تحقیق اور بیشک ہے
جیسے مسیح کیواسطے ہان گناہ کرو اور خوب دلیری سے گناہ کرو فقط ایمان رکھو اور اگرچہ تم ایکدن مین
ہزار دفعہ حرامکاری یا خون کرو صرف ایمان رکھو اور مین کہتا ہون کہ تمہارا ایمان تمکو بچاویگا (دی کاپیبر الی) مفتاح الکتاب کے صفحہ ۱۶۹ مین پلوس کے دوسرے خط کے بیان مین
جو قرنتیونکو لکہا گیا یہہ بیان ہے انجیل کی یہہ صفت یعنے کہ وہ روح اور راستی حاصل
ہونیکا وسیلہ ٹہرتی اور برعکس اسکے شریعت (یعنے توریت) الزام دہندہ اور موت تک
پہونچانیوالی ہے قرنتیونکا ۳ باب اور اوسی کتاب کے صفحہ ۱۷۱ مین پلوس کے اوس
خط کی بابت جو گلتیونکو لکہا گیا یہہ بیان ہے دین عیسوی کے اصلی عقیدے پر یعنے کہ
گنہگار صرف عیسیٰ مسیح کے صداقت اور کفارہ پر ایمان لانے سے خدا کے نزدیک
مفت مین صادق گنے جاتے ہین استثنائے یعنے یہہ کہ انجیل کا اصلی عقیدہ یہی ہے کہ گنہگار
صرف مسیح پر ایمان لانے سے مفت مین نجات پاجائینگے اب کسطرح کی نجاست اور

بد اشی سے کیا خطرہ ہے اور عبادت اور ریاضت کی کیا حاجت بلکہ شریعت تو جہنم
مین لیجانیوالی ہے اور جناب پلوس رسول نے تو نہ صرف حضرت موسیٰ کے حق مین یہہ سب
کچھہ کہا بلکہ حضرت عیسیٰ سے بہی اپنے کو بڑا اور کامل ٹہرایا ہے چنانچہ کلسیونکا ا باب ۲۴ مین
پلوس رسول فرماتے ہین قولہ مین اپنی اون مصیبتون سے جو تمہارے واسطے کہینچتا
ہون اب خوش ہون اور مسیح کی مصیبتون کی کمتیان اوسکے بدن کے یعنے کلیسیا کے لئے
اپنے جسم سے بہرے دیتا ہون انتہیٰ اس جگہہ پلوس مقدس حضرت عیسیٰ کی مصیبتون
کو ناقص اور اپنی مصیبتونکو کامل بتلاتے ہین اور مخزن مسیحی صفحہ ۴۲ نمبر ۳ جلد ۴ مطبوعہ
مارچ ۱۸۵۲ء مین پادری ولیش صاحب برہمن اور شید کو چمارون اور خاکروبون کے
ساتہہ باوجود شغل جاجم وغیرہ اور ظاہر نجاست صاف کرنیکے نو ویلون سے کہا تا کہا نیکی تاکید
اور ضرورت بیان اور ثابت کر کے فرماتے ہین کہ خداوند کا ایک حکم ہم مسیحیون کے نام پر
یہہ بہی ہے کہ جب دعوت کرین تو اندہون اور لنگڑون اور لولون اور مفلسون کو بلا کر انکی
دعوت کرین بلکہ اوسنے آپ ہی ایسے میلے کچیلے ہمونکی پاؤن دہوئے اور بڑا تون اور عیبون
کے ساتہہ کہایا باوصف اسکے کہ اکثر آدمی اوسکے یون کرنیسے اسکی پیروی سے الگ ہو رہے
انتہیٰ سبحان اللہ یہہ میلے کچیلے ہمونکا خطاب پادری صاحب نے حضرات حواریین کی نسبت
فرمایا اس سے عیسائیونکا ادب اور عقیدہ و بزرگون ظاہر ہین اور جبکہ حضرات حواریون کا
مرتبہ عیسائی لوگ انبیاء سلف سے زیادہ جانتے ہین تو دیگر انبیاء علیہم السلام کا ادب اسی پر
قیاس کر لینا چاہیے پہر ۲ قرنتیونکے ۱۱ باب ۵ مین پلوس مقدس فرماتے ہین مین اپنے تئین سب
بڑے رسولون سے کچہہ کم نہین سمجہتا ہون انتہیٰ پہر ۲ قرنتیونکے ۱۲ باب ۱۱ مین پلوس
رسول آپکو خدا سے بہی کچہہ نسبت دیتے ہین چنانچہ قولہ مجہے تمہاری بابت خدا کی سی غیرت
آتی ہے انتہیٰ بعض جگہہ پلوس مقدس نے انتہی پہنچایا ہے کہ دن کو رات کو یا
چنانچہ گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین کہتے ہین کہ ابراہام و موسیٰ کی نسل سے ہے موسے ہی گئے

سو وہ اوسے نہیں کہتا کہ تیری نسلون کو جیسا بہتون کے واسطے بلکہ جیسا ایک کے واسطے
کہتا ہے کہ تیری نسل کو سو وہ مسیح ہے اسکے تعجب یہہ ہے کہ خدا نے ہمیشہ اپنی ذات واحد
صاف صاف جتا دی وہان تو یہہ لوگ تثلیث کو قایم کرتے ہین اور یہان ساری نسل کو
جسے تمام عالم جانتا ہے کہ بیٹا اور بیٹے اور پوتے پڑپوتے ہزارون لاکہون انسان مراد ہین
بلکہ سارا جہان نسل آدم کہلاتا ہے اسے صرف ایک آدمی یعنے حضرت عیسیٰ بتاتے ہین
چنانچہ پلوس آپ ہی رومیونکے ۴ باب ۱۶ مین فرماتے ہین نہ صرف اوس نسل کے لیے جو شریعت
والی ہے بلکہ اوسکے لیے بہی جو ابراہام کا سا ایمان رکہتے وہ ہم سبہونکا باپ ہے اسکے اور
غلطی یہہ کہ قوم یہود اوسی وعدہ کے مطابق ملک کنعان کی وارث ہوئی تہے اور اب
نسل اسمعیل اوسی ملک کی وارث ہے یہان حضرت عیسیٰ کو اوس وعدے سے کیا علاقہ ہے یہہ
نئی زبردستی ہے تو بہی خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بلوائے بولتے تہے ۲ پطرس
۱ باب ۲۱ پہر پلوس نے فرمایا کہ پہر اگر میرے جہوٹہہ کے سبب خدا کی سچائی اسکے جلال کے
لیئے زیادہ ظاہر ہوئی تو مجہپر کیون گنہگار کیطرح حکم ہوتا ہے (رومیونکا ۳ باب ۷) یہہ ایک مقام
ہے جہان پلوس نے جہوٹہہ جایز رکہا اور دوسرا مقام وہ ہے جہان پلوس رسول نے
فرمایا کہ مین شریعت والون مین شریعت والا و بے شریعت والون مین بے شریعت والا
رہا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰ ـ ۲۲) اور تیسرا جہوٹہہ پلوس رسول نے یہہ جایز رکہا کہ
کبہی فرمایا مین یہودی ہی ہا مین کے فریقیکا ہون (اعمال ۲۳ باب ۹ ۳ رومیونکا ۱۱
باب اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۸ صفحہ ۲۵) اور کبہی فرمایا کہ مین رومی ہی پیدا ہوا
ہون اعمال ۲۲ باب ۲۵ ـ ۲۸ اردو تواریخ ایضاً صفحہ ۲۵ مین نے الہ آباد مین
پادری واش صاحب کو اتوار کے دن گرجے مین یہہ وعظ کرتے دیکہا کہ یسعیاہ کا اگرچہ
دلچسپ بیان ہے لیکن جو کچہہ ہم جانتے ہین یسعیاہ کو بہی اتنا معلوم تہا اور داؤد کا
اگرچہ خوب کلام ہے لیکن جتنا ہم جانتے ہین داؤد بہی اتنا نہ جانتا تہا اور اوسکے ثبوت مین

(متی ۱۱ باب) اکو دلیل بنایا جہان لکھا ہے کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اونمین سے جو عورتون سے
ہوئے یوحنا بپتسما دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہین ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت
(یعنے عیسوی دین) مین چھوٹا ہے اوس سے بڑا ہے اتنے ہی سبب ہے کہ قحط
سالیو مین جو چند کوئی چمارون کے بچے پالکر پادری صاحبون نے ہندوستان مین کلیسیائین
... نہین اور ہندی اردو وغیرہ پڑھا کر اونہین انجیل پکڑا دی کہ بازارون مین جاکر منادی کرو
اب وہ اپنے سامنے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے کسی عالم کا سوا پادری صاحبون کے
کچھہ رتبہ ہی نہین سمجھتے کیونکہ اونہین یقین ہے کہ اب ہم یوحنا بپتسما دینے والے سے جو تمام
مخلوقات سے بڑا تھا بزرگ تر ہین اگرچہ سابق مین چمار تھے یا خاکروب وغیرہ پس جبکہ جو
آسمان کی بادشاہت مین چھوٹا ہے وہ یوحنا بپتسما دینے والے سے جو تمام مخلوقات سے
بڑا تھا بزرگ ہے پھر جو آسمان کی بادشاہت مین بڑا ہے اوسے کہہ سکتے ہین کہ وہ خدا سے
بھی بڑا ہے نعوذ باللہ لیکن ہم پادری والش صاحب کو حضرت داؤد سے بڑھ کر کیونکر سمجھین
کیونکہ داؤد کو الہام ہوتا تھا اور پادری والش صاحب کو بائبل ہی کی عبارت سمجھنا تک مشکل ہے
داؤد یہودی دستور کے بموجب پاک وظاہر ہوتے تھے اور پادری والش صاحب بدست
تک نہین پہنچے ہین داؤد کا زبور کتب مقدسہ یہود ونصاریٰ مین شامل ہے اور پادری والش
صاحب کا طبع زاد کوئی نثر کے موافق بھی نہین سمجھتا اگر مین جھوٹ کہتا ہون تو تب جانین
کہ پادری والش صاحب زبور کو صرف اپنی ہی بائبل سے نکال دین اور لگا دیے طفلان وغیرہ کو اوس
مین شامل کرین ان باتون مین البتہ پادری والش صاحب حضرت داؤد سے بڑھ کر
ہین کہ حضرت داؤد خدا کو ایک ہی جانتے تھے اور یہہ اوسمین تین تک کا شمار پڑھاتے ہین حضرت
داؤد نے فرمایا کہ میرے دل سے کجروی جاتی رہی گی مین شریر سے آشنائی نکرونگا جو چھپکے
اپنے ہمسایہ کی غیبت کرتا ہے مین اوسے جان سے ماردونگا جو بلند نگاہ اور مغرور ہے مین
اوسکی برداشت نکرونگا دیکھو ۱۰۱ زبور ۳ و ۵ اور یہہ حضرت داؤد فرماتے ہین کہ خداوند سے وہ

زبان جس سے بڑا بول نکلتا ہے کاٹ ڈالیگا ۱۲ از زبور ۳) اور پادری والش صاحب فرماتے ہین کہ داؤد بہی اتنا نجانتا تہا جتنا ہم جانتے ہین دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۲۰۰ مین پادری اگسٹس براؤ ہیڈ صاحب جو پادری والش کے آلہ اباد مین قایم مقام ہوئے تہے فرماتے ہین کہ داؤد ہماری مانند خطاکار اور گنہگار تہا اور وہ جو ہوا سو خدا کے فضل سے ہوا اور اوسکے احوال سے ہم یہہ بہی سیکہتے ہین کہ جیسا اوسنے رحمت پائی ویسا ہی ہم بہی رحم کو حاصل کر سکتے ہین انتہے حالانکہ یہی پادری صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۲۱۶ مین فرماتے ہین کہ داؤد کو نبوت کے روح بخشے گئی انتہے اس سے ظاہر ہے کہ چند روز مین عیسائی علما حضرت داؤد کے ماننے نبوت کا دعوے کرینگے مصلح دین عیسوی یعنے جناب مارٹین لوتہر نے اپنی کتاب مسمی بہ تیبل ٹوک مین یون بیان کیا ہے کہ ایک آدہی رات کو مین جاگ اوٹہا تب شیطان نے مجہسے یہہ گفتگو شروع کی کہ سن اے فاضل شخص تو نے پندرہ برس جو خلوت مین ماس کو ادا کیا ہے شاید یہہ بت پرستی ہو اور مسیح کا خون اور بدن اسمین نہو اور صرف روٹی اور شراب ہی کی عبادت خود تو نے کی ہو اور اور ونسے کروائی ہو اسپر مین نے جواب دیا کہ مین کہا مسیح کا پادری ہون اور مجہکو بشپ نے مقرر کیا ہے اور مین جو کچہہ کرتا ہون اپنے بزرگون کی اطاعت اور حکم سے کرتا ہون شیطان نے جواب دیا ہیچ ہے مگر ترک اور غیر قوم بہی جو کچہہ کرتے ہین اپنے بزرگون کی اطاعت سے کیا کرتے ہین اور اسیطرح یوربعام کے کاہن بہی گرم جوشی سے اپنے کام کیا کرتے تہے کیا اگر تیری تقریر ایسی جہوٹہی ہو جیسے ترک اور سامریون کے کاہن اور انکی عبادت جہوٹہی ہے لوتہر کہتا ہے کہ یہہ باتین سنکر مجہکو پسینا آگیا اور دل کانپنے لگا اور شیطان میری رد مین بہت معقول دلیلین اپنے موقع سے لاتا تہا الحق اس مباحثہ مین اوسنے مجہکو مغلوب کیا سو مین چپکا ٹہیر ا ہوکر اوسکی اون دلیلون کو جو اوسنے میری تقریر اور پادری گری کے بطلان مین پیش کین سنا کیا چنانچہ اوسنے پانچ دلیلین بیان کین بعد اوسکے لوتہر کہتا ہے کہ اہین ضرورت اور تنگی مین شیطان کو اپنی پرانی مہارت ایک ہتہیار حاصل تہا کہ ایمان اور ارادہ

کلیسیا کا نیکی پر ہے لیکن شیطان نے کہا کہ بتلاؤ تو سہی کہ یہہ کہان لکہا ہے کہ بے ایمان اور
شریر آدمی دوسرے شخص کو مسیح کر سکتا ہے لوتہر کہتا ہے کہ شیطان کی دلیلون اور اعتراضون
کا مین کچہہ جواب نہ دیسکا الا سکرمنٹ مین مسیح کی حضوری کا قایل رہا تہے مرات الصدق صفحہ
۹۱ — ۹۸ مین لکہا ہے فاکس کہتا ہے کہ مارٹین لوتہر الیاس ہے اور قطب اور منزل بنی
اسرائیل اور اسی نظر سے بعد مسیح اور ولی پلوس کے اسکی تعظیم کرنا واجب ہے — لیکن
لوتہر کا تو حال یہہ ہے دیکہو مرات الصدق صفحہ ۹۴ وغیرہ جسنے ایک متروک سواین کیتہرین
نا کے ساتہہ تمام عمر حرامکاری اور زنا مین بسر کی اور فلپ نامے ایک رئیس کو دو جوروان
رکہنے کی اجازت دی اور بعضے جگہہ مین وہ کہتا ہے کہ انسان دس یا زیادہ جوروان ایک
ساتہہ رکہہ سکتا ہے (سرمن دی میت) دوسری جلد مین اپنی تصنیفات کے وہ خدا
کے نسبت ایک کفر بیحد بکتا ہے ایسا کفر کہ جسکے پڑہنے سے ہر ایک عیسائی کے رونگٹے کہڑے
لگین پہر توریت و انجیل کو جو خدا کا پاک کلام ہے تمامتر بے شرمی اور بیحیائی سے بگاڑتا ہے
اور تین پہلے صحیفون یعنے ولی متی ولی مرقس اور ولی لوقا کی انجیلونکو کہتا ہے کہ جہوٹہی ہین
اور ولی یعقوب کے مکتوبونکو کہتا ہے کہ گہاس کے پولے سے بہتر نہین اسکے ترجمہ شیقہ جدید
مین جو اوسنے جرمن زبان مین کیا ہے اشافیلس نامے نے زیادہ ایکہزار چار سو سے اختلاف
عمد (یعنے دیدہ دانستہ) پائے ہین (ریدہ وپ صفحہ ۸۴) علاوہ اس تو یہہ کہ وہ ایک بڑا بہے
ٹہکانہ شرابی تہا یہانتک کہ اسکی بکثرت شراب خواری پر الیمان کے ملک مین ضرب المثل
مین ایک مثل بنی تہی جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنے آؤ ہم لوتہر کی مانند پیوین — لوتہر اپنے خط مین سکسن کے
شہزادہ کے نام لکہتا ہے کہ شیطان میرے سر مین اکثر اوقات ایسا ناچتا کاتا پہرتا ہے کہ
مین نہ لکہہ سکتا ہون نہ پڑہہ سکتا ہون (ایپسل ولی کی سیکسن وغیرہ صفحہ ۸۵) پہر لوتہر کہتا ہے
اکثر میرے خوابگاہ کے کمرے مین شیطان میرے ساتہہ آتا ہے اور سایہ مین اور وہ باہم ہانا
کہاتے ہین کہ ایسے اتفاق مین مین ایک پیمانہ سے زیادہ نمک کہا گیا ہون (کلان معنی یہم

صفحہ ۱۹) لوتہر کہتا ہے کہ ان شیطانون مین سے بعضے بد اندیش و شریر تہے۔ اور
جبکہ مین نیند مین غافل سوتا ہوتا تھا میرے اخروٹ وغیرہ توڑ توڑ کہڑ کا کرتے تہے
اور خالی تنگ کو ہی پر سے نیچے ڈہلکاتے تہے اور بعض اچھی طبیعت کی اور خوشمزاج
شیطان تہے جو دن مین میرے ساتہہ چلتے پہرتے تہے اور رات کو ساتہہ سو رہتے تہے
مگر دو شیطان ایسے تہے جنہین لوتہر اونکی قابلیت اور علمیت کے سبب زیادہ پسند کرتا تہا
۔چنانچہ وہ کہتا ہے کہ مین ایک جوڑی ایسی عجیب شیطانونکی اپنے پاس رکہتا ہون گویا وے
انتخاب ہین روے زمین کے علمار ربّانیونکے اور یہہ دونون ہر دم میرے پاس رہتے ہین
(کال نیس جرم صفحہ ۲۸۳) اور اکثر میری کپتر اُن سے زیادہ مجہہ سے لپٹ کر سوتے ہین
(ایضاً ۲۷۵) علاوہ اسکے لوتہر کہتا ہے کہ آدہی رات کیوقت شیطان نے مجھے جگایا اور
حسب معمول ایسی عمیق اور زبردست آواز سے میرے ساتہہ مباحثہ کیا کہ میرے ہر ایک مسام سے
ٹہنڈا عرق جو (یعنی ٹپک) نکلا اور میرا دل دہڑکنے لگا اور بعد شاگا کلام کے وہ یعنے
شیطان مجہہ پر غالب ہوا (دی ہشا پر دتیا ایدوتن تام ۲ صفحہ ۲۲۸) شیطان اُسپر متقاضی ہوا
کہ میں یعنے نماز کو موقوف کرے وغیرہ اور اُسکی دلیلین ایسی مضبوط تہین کہ لوتہر کہتا ہے
مجہہ پر طاعت کرنا لازم آیا اس طرح لوتہر نے شیطان کو اپنا رہنما اور ہادی بنا کر فوراً تعمیل
حکم پر کمر باندہی اور کاتہولک دین کو مسمار کرنا اور پروٹسٹنٹ مذہب تعمیر کرنا شروع کیا
اور اس مہم کو انجام تک پہنچانے کے قصد سے اُسنے وہی دلیلین اور حجتین جو شیطان نے
اوسکے مغز مین بہری تہین پیش کین۔ پہر مرات الصدق صفحہ ۹ مین لکہا ہے کہ ایسا
شخص مست شہوت پرست زناکار جسنے اونکو زنا مین پہنسوایا جسنے نہایت ہولناک کفر لکہے
اور توریت و انجیل کو بگاڑا عالم بغرض شرابی شیطان کا یار جو ہمیشہ ابلیس سے متکبر و مغرور تر مغفور تہا
اور مقالون کی تلقین و منادی کرینوالا کیونکر حضرت عیسی مسیح اور ولی یا ولس سے تشبیہ دیا
جاوے معاذاللہ معاذاللہ اگر ایسا شخص پروٹسٹنٹون کا ولی او ریفرمر ہو تو بہلا اون مین سے

گنہگار کیسی ہونگے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۷۰ مین لکھا ہے کہ اوس زمانہ سے لوگون کی طبیعتون مین جادو اور نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سما رہی تہے ۔ جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا کہ علوم و فنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اوس مین شیطان کی مدد کو بڑا دخل ہے ۔ افسونگری کے نعوتہمت غریب بڑہیون پر اکثر دہرے جاتے تہے اور جسقدر کوئی عورت زیادہ بڈہی اور ضعیف اور مُرجہائی ہوئی ہوتی تہی اوسیقدر اوسپر افسونگری کا شک زیادہ گزرتا تہا چنانچہ سیکڑون بڑہیان اسی علت مین ہلاک کی گئین انتہے

سیرۃ الصدق صفحہ ۳۹ ـ ۴۱ مین ہے بادشاہ ہنری آٹہوین نے جو انگلستان کے پراٹسٹنٹون کا مربی تہا اپنی نکاحی بی بی شہزادی کترائین کی ساتہہ اُنیس برس رہنے کے بعد کہ اسی عرصہ مین دو اور عورتین الیزبیتہ ٹیا ئیس نامے سر گلبرٹ ٹیائیس کے بیوہ اور مریا بولین انابولین کے بہن بہی رکہتا تہا (دیکہو لنگارڈ کی تواریخ انگلنڈ جلد ۴) چاہا کہ اپنی منکوحہ ملکہ کو نکالدے اور بسبب اسکے کہ پوپ نے یہہ بات قبول نکی اوسنی شرم و حیا کو اوٹہا کے انابولین کی ساتہہ شادی کرلی جو بموجب بعضے لکہنیوالون کے اظہار کی اوسکی حرام کی بیٹی تہی (سانڈرس کی کتاب دینی انگریز تفرقہ پروازون کے صفحہ ۱۵) باوجودیکہ اسکی شرعی ملکہ کترائین زندہ تہی اور بادشاہ نے نہ پوپ سے نہ پارلیمنٹ سے طلاق کی اجازت پائی تہی ۔ چند روز بعد اس شادی کے اس بادشاہ نے ایک اور عورت جلین سیمور نامے سے رغبت کی اور قضیہ فساد کرکے ۱۹ مئی ۱۵۳۶ء کو انابولین کا سر کاٹ ڈالا اور دوسرے دن جین سیمور سے شادی کی وہ بہی جیتی نبچی اور بعضے روایت کرتے ہین کہ وائیون نے درد زہ کیوقت بادشاہ کے حکم کے بموجب چہریون سے جیتی کا پیٹ چاک ڈالا (اسپلین وسی نان تہیا کلیسیا صفحہ ۴۳) اسکے بعد کلیوس کے آنا رسکی جو ہوئی جسکے ساتہہ اسنے پوپ کے جلانیکو شادی کی مگر اول روز نکاح سے اس سے بہی تلخ نفرت کی گہر سے نکال دیا اور لیڈی کترائن ہاورڈ کے ساتہہ فوراً نکاح کیا یہہ اوسکی پانچوین جورو تہی لیکن چند وقت

نہ گذرے تہے کہ ۱۰ فروری ۱۵۶۷ع کو تادہیل پر اسکا بہی سر کٹوا ڈالا اور بس جلد کتر نیا پاسی شادی کی یہہ اوسکی چہٹی اور پچہلی جورو تہی اگرچہ اسکی بہی قتل کا فرمان تیار ہو بہی گیا تہا مگر بچگئے ان سب خونون اور مکروہ زناکاریون مین آرچ بشپ کریمر نامے نے جو پروٹسٹنٹ مذہب کی بنیاد ڈالنے والونمین تہا بادشاہ کے مدد اور دلاوری کے اٹہائے اور ایسا ہی تاریخ سلطنت انگلیشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ع صفحہ ۳۶۶ - ۱۸ - ۴۰ مفصل مرقوم ہے اور انگریزی تواریخ گولڈ اسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۹۱ - ۱۰۴ تک بہی ایسا ہی لکہا ہے پہر مرات الصدق صفحہ ۴۱ - ۴۵ مین لکہا ہے کہ پروٹسٹنٹ کی ابتدا مین چہہ سو پینتالیس خانقاہین نوتے مدرسہ دو ہزار تین سو چہہ معبادتخانہ اور مرفوع القلم گہر اور ایکسو دس شفاخانہ مالکان جایداد (رومن کاتہلک) سے چہین لیے گئے اور یا تو کم قیمت سے فروخت کر دیے گئے اور یا مصاحبون نے آپس مین تقسیم کر لیے اور ہزارون غریب کمبخت خانمان سے محروم ہو کے ننگی برہنہ دروازون کے باہر نکال دیے گئے علاوہ اسکے اونکا دست طمع یہانتک دراز ہوا کہ اونہون نے مُردون کو بہی باقی نچہوڑا اونکی لاشون کو خواب عدم مین ستایا اور کفن تک اوتار لیئے صندوقون کی پوشش پہاڑ لین اور ایک اتفاق مین بادشاہ نے اس بے امتیازی سے اتنا کچہہ کہا کیا کہ صندوق جو بہرے تہے سولہ آدمی اوٹہا سکے پہر تاریخ سلطنت انگلیشیہ صفحہ ۳۸۹ اور مرات الصدق صفحہ ۴۶ سے ۴۹ مین ہے کہ سمرسٹ کے ڈیوک نے جو ایکورصہ پر اسلطنت مذہبکا سرگروہ تہا سنٹ میری بکا گرجا سٹرینڈ شہر مین اور تین بشپون کے مکان مسمار کروا ڈالے تا کہ اونکے سامان سے اپنے لیے ایک کوٹہی بنا دے (گولڈ اسمتہ تواریخ انگلنڈ صفحہ ۱۰۴) مگر معمارون نے دریافت کر لیے کہ نوازمہ اور درکار ہوگا اور سامان چاہیے ٹوک یعنے نواب مذکور نے حکم دیا کہ سنٹ مرزیت کا گرجا ویسٹ منسٹر مین گرادو لیکن جبکہ قریب دوسو لنے میشہسیان لگائین محلہ والون نے مسلح ہو کر جلدآ کر روک دیا اس نواب نے پہر ایک

ایک بہت عمدہ خانقاہ پر جو توبہ کا گرجا کہلاتا تھا اور متعلق اوسکے ایک قطعہ زمین کا جسکی
وسط مین ایک گرجا بنا ہوا تھا اور ایک عبادتخانہ بہت خوبصورت اسی احاطہ مین تھا
دسوئین اپریل کو معمارونکو واسطے مسمار کرنے عمارات مذکورہ بالا کے تعین کیا اور سامان
ان مکانونکا قسم پتھر اور شہتیر اور لوہا وغیرہ سے اپنی کوٹھی کے تعمیر مین لگایا اور ہڈیان مُردون
کی جو ان مکانون مین سے نکلی تھین ایک ناتیار کھیت مین جو فقیری کا کھیت کہلاتا تھا
دفن کرا دین مگر یہہ سب سامان بھی جبکہ ڈیوک مذکور کی کوٹھی کے لئے کافی نہوا تو اوسنے
منیار اور اکثر حصے ولی جان اورشلیمی کے گرجا کے بارہ سے اور ڈاوٹی اور لوازمہ اس
گرجا کا بھی اپنی کوٹھی کی تعمیر مین صرف کیا علاوہ اسکے بارکنگ کا گرجا اور ولی پورس کا
گرجا علیٰ ہذا القیاس ولی نکولاس کا گرجا مسمار کیا گیا اور ڈیوک مذکور کے نئے کوٹھی مین جو
سمرسٹ ہوس کا گھر کہلاتا ہے مصالحہ ان سب گرجونکا خرچ مین آیا اسی عرصہ مین سر شطلنو
نے ولی مارٹین کے مدرسہ کا گرجا گرادیا اور اوسکے گھنٹے شیشہ پتھر لکڑی آئینہ اور لوہا بیچ ڈالا
اور مشرق سو یہ ایک مکان شراب خانہ بنوایا (ڈاکٹر ہیلین کی تواریخ ریفارم) واہ کیا
اچھا بدلا ہے کہ گرجا مسمار کرکے شرابخانہ بنوایا جائے — بادشاہ ہنری ہشتم نے مائلس
مارٹیج نامے کے ساتھ قماربازی مین عیسیٰ مسیح کے گرجا کے گھنٹون کی شرط بدی چنانچہ مائلس
مذکور نے وہ گھنٹے بازی مین جیت لئے اور اونکی دھات کو گلا کر مفید مطلب اپنے فروخت
کر ڈالا — اور اہل پر اشطلتون نے گرجون کی معاشون پر چڑھائیان کین اور محاصل
ان گرجونکا فضولیات مین خرچ کیا اور اپنے نوکرونکو واسطے پرورش شکاری کتون اور بازنیز
شکرون گھوڑون اور باغون کی تعمیرون کے لئے دیا — ان سب غارتون اور لوٹون
کے درمیان مین وے سب کتب خانے جنکا ذکر جی بیل سوروکر ان لفظون سے کرتا ہے
بیچے اونہون کے کتابین تلف کین اور اونکے ورق کتاب کے جلدون کے صرف مین لائے
اور انہون نے شمعدان اور جوتے صاف کئے اور بعضی کتابین پنساریون اور صابونیون بیچے

کے ہات بیچین اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازون کے ہات فروخت کین کچھہ سو پچاس نہین بلکہ جہاز بہرے ہوئے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہین دیکھہ کر غیر قومون کو تعجب آیا اور کہتا ہے کہ ایک سوداگر نے جس سے مین واقف تہا دو کتب خانہ کی کتب جا نہیں پیسہ کو خرید کین اسیطے پہر مرات الصدق صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۹ مین لکہا ہے ۵۲۳ ؁ء مین لوتہر نے سوسیت منسٹر مین سینا کی ایک لڑکی پر سے شیطان اوتارنا چاہا لیکن جیسا یہودی شیطان اوتارنیوالون پر ماجرا گذرا جنکا اعمال ۹ اباب ۱۶ امین ذکر ہے شیطان نے کود کر لوتہر پر حملہ کیا اور اوسے معہ اوسکے ہمراہیونکے زخمی کیا استافیلس نامے ایک شخص نے جو دیکہا کہ شیطان نے اوسکے اوستاد لوتہر کی گردن پکڑ رکہی ہے اور گلا گہونٹے ڈالتا ہے مکان سے کا خورجانے کا ارادہ کیا مگر بے حواسی سے قفل ور کہول سکا آخر ایک کلاڑہی جو خادم نے کہڑکی سے اندر پہینک دی تہی اوٹہائی اور دروازہ کو توڑ کر چنپت ہو گیا (استافیلس کی معذرت تام صفحہ ۴۰۴) دوسری جگہہ بلسیک نامے مولف کالون کی زندگی کے بیان مین کہتا کالون بہی لوتہر کی مانند پر اٹسٹنٹ مذہب کا مخترع اور پیشوا تہا علےٰ ہذالقیاس ایل سوریس نامے مورخ ذکر کرتا ہے کہ کالون نے ایک شخص کو جسکا نام برومیس تہا رشوت دیکر اسبات پر راضی کیا کہ تو جم سادہ کے بیٹھ جانا اور مردہ کے مانند بیحس و حرکت پڑا رہنا اور جسوقت مین تجہے پکارون کہ اسے برومیس مردہ جی اوٹہہ تو بس وہین حرکت کر کے اوٹہہ بیٹہنا گویا مر گیا تہا اور اوسکے جورو سے بہی یہہ بات ٹہرائی کہ جسوقت تو خاوند جعلی مردہ بنے تو گریہ و زاری کرنا جبکہ حسب طمع زر یہہ سب کچہہ ہو لیا تب کالون آموجود ہوا اور با آواز بلند پکارا کہ مرد ہوت مین اس مردہ کو جلاونگا اور کچہہ دعائین پڑہنے کے بعد کالون نے اوسکا ہات پکڑ کے پکارا اور خداوند کے نام سے حکم کیا کہ اوٹہہ مگر برومیس کی حقیقت مین جان نکل گئی تہی اسکی جورو زار زار نوحہ جانگداز کرنے لگی اور چلائی کہ جسوقت تو ارہدار ہوا میرا خاوند جیتا تہا اور اب سچ مچ کے مانند مردہ اوٹہر سا سرد ہے پہر مرات الصدق

صفحہ ۷۰ میں ہے شاہزادی مریم کی حین سلطنت آرامی پر اٹسٹنٹون بہت شبہ ہو
کیا کہ الڈیر معروف ایک دروازے کی پرانی سنگین دیوار مین ایک روح بولتے سنا ہے بہت
عجائبات ظاہر کرتی ہے اور یہہ روح بھید کی سے ذرلتے ہے کہ آسمان سے پراٹسٹنٹون
کو پوپ کی معتقد شاہزادی مریم کے ٹکڑے کرنے اور کاتہولک نیکو اپنے نام ونشان کرنیکو
اوتری ہون اس بات پر چند روز لوگون نے یقین کیا مگر آخرکار دیوار مذکور کو توڑ دیا تو اسکے
اندر سے ایک الیزبیتہ کرافتس پراٹسٹنٹ ٹھگنے نکلے جسے عوام کے بہکانے اور اندہا بنانے
کے قصد سے جوف دیوار مین بیٹہا دیا تہا ہنوز یہہ عیاری ہو ہی چکی تہی کہ پراٹسٹنٹون نے
ایک جوان ہم عمر اور ہم شکل بادشاہ اور ویہہ پیٹے کا ڈہونڈہ نکالا اور ظاہر کیا کہ بادشاہ موت
سے جی اوٹہا ہے اور اب مریم کو تخت وتاج سے محروم کرکے بادشاہ کو اورنگ نشین کرنا
چاہیے یہہ بادشاہ مصنوعی ایکجوان فیند رسٹن نامے تہا (دار ٹوس انکل ریفارمیشن صفحہ ۱۰۷ اور
۱۰۸) بیکر کا وقایع ڈاکٹر ہیلین کی تواریخ ترمیم دین اور اور پروٹسٹنٹ مورخونکے تالیفات
کے پڑہنے سے ہم ایک تواتر عجائبات کا پاتے ہین جو کہ روز ترمیم دین سے واقع ہوئے
اور جیسے علانیہ آشکار ہے کہ خدائے قادر مطلق پراٹسٹنٹ مذہب سے بیزار و ناراض
ہوا نسبت کلام یہہ مرآت الصدق صفحہ ۷۹ مین لکہا ہے کہ حرامکاریان زناکاریان اور
فحش کی ترقی (اسٹراست کی کتاب) اور یہہ مکروہ عیب فی زمانہ ایسے پہیلے ہین کہ
فقط لندن مین کم سے کم پچاس ہزار کسبی ہے اور اسی شمار سے بیرونجات مین (اسلئے
ان کا میٹوتی ع مخلوق روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے اسلئے یوحنا ۶ باب ۷۰ مین مسیح نے یہوداہ
اسکریوطی کو شیطان فرمایا اور متی ۱۶ باب ۲۳ مین پطرس کو شیطان کہا اور حضرت مصلح دین
عیسوی یعنی مارٹین لوتہر کا صلاحکار بہی شیطان ہوا پس عیسائیون کے گناہونکے کفارہ
یعنی مسیح کی مصلوبی کا باعث شیطان اور عیسائی عشائے ربانی کا باعث شیطان اور عیسائی دین کے
اصلاح کا باعث شیطان ہے اور حضرت عیسی کا آزمانیوالا شیطان ہے تو ہم بابل اور حضرت عیسی کی پاک

پیشین گوئی ہوئی اور سکا باعث شیطان ہے پیدایش ۳ باب ۵ ایہان تک کہ پولوس رسول کے بدن کا کانٹا بہی شیطان تہا (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۷) پس ایک شیطان حضرت آدم کے بہشت سے نکالے جانیکا باعث ہوا۔ اور دوسرا شیطان مصلوبی مسیح کے وسیلہ اولاد آدم کے بہشت مین جانیکا باعث ہوا لیکن خزینہ بیت المال لقمہ مساکینست نہ طعمہ اخوان الشیاطین۔

اب فاکس کا حال سنیے جسنے حضرت لوتہر کو الیاس و قطب وغیرہ ٹہرایا کہ فاکس کی کتاب شہیدون اور شہیدون کی سراسر دروغ ہے اور اُس بڑی جلد مین ایک روایت بہی ایسی نہین جو مکذب مختلف نہو (ریل آف ٹرائل وغیرہ صفحہ ۶۹) جیسا کہ لکہا ہے کہ فاکس کی کتاب کے دو صفحہ پر ایکسو بیس جہوٹ پائے گئے اور ایف پارسنس جسنے بغور فاکس کی کتاب کا امتحان کیا ہے کہتا ہے کہ اگر سچ پوچہو تو اُسمین کم سے کم دس ہزار جہوٹ ہین (انگلس کان فیلیکس کمینی ۱۱۰) اتو فی وڈ ایک پراٹسٹنٹ لکہنے والا لکہتا ہے کہ فاکس نے اکثر ایسی غلطیان کی ہین کہ زندونکو شہید قرار دیا ہے۔ از مرات الصدق صفحہ ۸۵ - پہر رسکا کو تعیسر (جسکا ذکر فاکس صفحہ ۵۱۱ وغیرہ مین ہے) یہہ شخص ایک مشہور بے شرع باغی اور خونی بوہیمیا مین تہا اور اسنے تئین قاتل درویشان خطاب دیا تہا بعد بیشمار قزاقیون اور خونون کے وبا مین مرگیا اور مرتے وقت وصیت کی کہ میری کہال کا ایک طنبور بنا ئیو کہ تمہارے دشمن اوسکی آواز سے ڈرتے ہین اور مرات الصدق صفحہ ۸۵ - کتاب مقدس کا ترجمہ جو مارٹین لوتہر نے جرمن زبان مین کیا تہا اوسکے بابت زونگلس بڑے عالم فرقہ پراٹسٹنٹ نے مارٹین لوتہر کو یون لکہا تہا اے لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بڑا بگاڑنیوالا اور پلٹ دینے والا پاک کتابونکا ہے تجہسے ہمین کتنی شرم آتی ہے کہ ہم ابتک تیری بیحد قدر کرتے تہے اور اب ایسا ثابت کرین کہ تو ایسا ہے لتہے اور اوسکے عوض مین مارٹین لوتہر نے ترجمہ زونگلس کو خارج کیا تہا اور دین سکے مقدمہ مین زونگلس کو احمق اور گدہا اور دجال اور فریبی کہتے تہے اور رگر مین صاحب اس ترجمہ کے حق مین لکہتا ہے کہ یہ ترجمہ عہد عتیق کی کتابونکا خصوصاً

کتاب ایوب اور اور پیغمبرونکی کتابونکا داغی (یعنے عیب دار) ہے اور کچھ تہوڑا نہیں اور ترجمہ عہد جدید کا بہی داغی ہے اور کچھ تہوڑا نہین اور نیسرا ور اوسیاندرین جناب مارٹین لوتہر کو کہتے تہے کہ تونی ترجمہ غلط کیا ہے اور سٹافیلس اور امیسرس نے اس ترجمے سے ترجمہ عہد جدید مین چودہ سو خرابیان نکالی ہین کہ وسے بدعتی ہین اور عمداً کی گئین (از مرآت الصدق صفحہ ۹۴) بیزا کا ترجمہ جسکے اہل انگلستان پیرو ہین اوسکا یہہ حال ہے کہ ریکو لسپیدیس اور علما ربیزل کے کہتے ہین کہ یہہ ترجمہ بہت جگہہ مین بد ہے اور بالکل روح القدس کے منحرف اور فاضل موی لس کہتا ہے کہ بیزا حقیقت مین عبارت متن انجیل کی تبدیل کرتا ہے اور کاستیلیو کہ کاتہولی مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیاندر کے واقف اور زبان دان ہے اپنی کتاب مین جو در باب اثبات خرابیون ترجمہ بیزا کے لکہی ہے ملامت کرکے کہتا ہے کہ اوسکی مین سب غلطیان نہ لکہونگا اسلیئے کہ اوسکے واسطے ایک بڑی کتاب چاہئے موی لس کہتا ہے کہ کالون نے اپنی کتاب ہارمنی مین انجیل کی عبارت تونکو تہ و بالا کردیا اور انجیل کی لفظونکو اندہیر کیا اور متن مین عبارت بڑہادی اور مسٹر کارلایل کہتے ہین کہ انگریزی مترجمون نے مطلب کو فاسد کیا سچ کو چہپایا اور جاہلونکو فریب دیا اور انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور ان لوگونکو نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹہ زیادہ پسند ہی اتہے اور اسکے بابت اگر کچھہ اور بہی تحقیقات منظور ہو تو اس کتاب کے کلیسیا سوسکرمنٹ ۵ کے آخر مین دیکہنا چاہیے فقط اسکے سوا انجیل مین بہی شاعرانہ مبالغے ہین کہ جو الہامی طرز کلام کے خلاف معلوم ہوتے ہین چنانچہ یوحنا ۲۱ باب ۲۵ مین ہے پر اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کیے اور اگر وے جدا جدا لکہے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سماتین اتہے اور متی ۸ باب ۲۰ مین ہے ابن آدم کے لئے جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے اتہے اور لوقا ۱۹ باب ۴۰ مین ہے کہ اگر یہہ (لوگ) چپ رہین تو تہر چلاوینگے اتہے بہلا کہین آجتک پتہر بہی آدمی کیطرح چلاتے ہین اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلعم کے ہات مین سنگریزون نے

کیسی گواہی دی تھی تو مین کہتا ہون کہ پہلے وہ اون سنگریزون کی گواہی کا اقرار کرنے تب تہمت
جلانیکا الزام جاتا رہیگا پہر لوقا ۱۳ باب ۳۲ مین ہے کہ مسیح نے ہیرودویس بادشاہ کی نسبت
کہا جاکے اوس لومڑی سے کہو الخ اگر کوئی کہے کہ قران مجید مین یہودیون کو بندرے سے
نسبت دی گئی ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہان ایک مثل بیان ہوئی اور یہان اوسکو
لومڑی کہا ہے پس کیا وہ انسان لومڑی تہا اور یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے سب جو مجہسے
آگے آئے چور اور بٹ مار ہین الخ پس اسے کون الہامی کہہ سکتا ہے الہامی کلام یہہ ہے

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى

یعنے کہہ (اے محمد) ہم ایمان لائے اللہ پر اور اوس پر جو اوترا ہمپر اور جو اوترا ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب اور اونکے اولاد پر الخ اور جو آگے آئے وہ تو سب حضرت عیسیٰ کے بزرگ اور اجداد تھے اونہین کو چور اور بٹ مار فرمایا اسلئے
یہہ قول حضرت عیسیٰ کا ہرگز نہین ہے کیونکہ پانچوان حکم تو یہی ہے کہ تو اپنے ماباپ کے
عزت کر استثنا ۵ باب ۱۶

سکرمنٹ ۸

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اور چہوڑدے اون لوگونکو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کہیل تماشا اور فریب دیا ہے اونکو زندگانی دنیا نے (انعام ۶۹) از رومن ترجمہ قران مطبوعہ مشن پریس الہ اباد
۱۸۴۴ء جسپر علماء عیسائی نے اپنے طور کا الٹا حاشیہ لکہا ہے
اب اگر کوئی کہے کہ کیا سب عیسائی باوجود علم و لیاقت کے ایسے نادان ہوگئے کہ
کوئی بہی اونمین ایسا انصاف ولی نہین رکہتا کہ اپنے دینکے نقصون اور اپنی کتاب کی
غلطیون اور کسی سچے دینکی باتونکو دریافت کرے تو اوسکے جواب مین ہر شخص یہہ کہہ سکتا ہے
کہ یونانی فیلسوفون اور اس زمانہ کے بہی بت پرست علماء کے حالپر نظر کرنا چاہئے جو دنیا
مین زیادہ عالم ہین زیادہ بت پرست ہین اور اسیطرح یہودیونکا حضرت عیسیٰ کی بابت الزام دینا

اور پادری گرجے مین سوانگ بہرتے (یعنے بہروپی بنتے) تہے اور اسے مرئیکل پلے یعنے
اعجازی کرتب یا مسٹریز یعنے اسرار کہتے تہے اگرچہ اس ڈہب سے جہال کو توریت وانجیل
سے واقف کرنا تہا مگر اسمین بیہودگی ہی بہت ہوتی تہی دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۱۸
عیسائی دینمین جو کوئی ایکبار اسطباغ لیکر پہر دوسری بار ہی اسطباغ لے تو اوسنے گویا دوبار
مسیح کو صلیب پر کہینچا اور اسے سخت بیدینی جانتے ہین رومن تواریخ کلیسیا کی جلد ثانی صفحہ
۱۷۴ مین لکہا ہے کہ جب والی ڈین مارک ہیرولڈ نے ۸۲۶ع مین انگل ہیم شہر مین
جہان لوئیس قیصر مقیم تہا بپتسما پایا او سوقت قیصر نے بادشاہ اور اوسکے رفیقونکو بہت سے
خلعت عطا کئے تب سے دستور ہوگیا کہ ملک ڈین مارک کے باشندے خلعت کے لالچ سے
ہر سال قیصر کے محل مین حاضر ہوا کرتے اور بپتسما لیتے تہے چنانچہ ایکسال اوس ملک کے
لوگ اسقدر اکٹہے آئے کہ سفید جامے جو بپتسما کے امیدوارونکو ملتے تہے بقدر کافی
تیار نہوئے قیصر نے حکم دیا کہ پادری لوگونکے گرجے والی پوشاک لیکر اوس سے بناوین ایک
اہل ڈین مارک نے جو عالی خاندان تہا وہ پیراہن پاکر بپتسما لیا اور پانیسے نکلکر بہت غصہ مین
کہا کہ اب تک مین نے بیس ۲۰ بار اسجگہہ مین بپتسما لیا ہے اور ہر وقت اچہا جامہ پایا ہے مگر اسکی
دفعہ مجہے ایسا چیتہڑا ملا جو ہرگز سپاہی کے لایق نہین بلکہ سور کے پالنے والے کے لایق ہے
انتہے پس عالی خاندان لوگون مین اوس زمانہ کے اسقدر جہالت اور بیوقوفی تہی کمینون
مین کسقدر زیادہ سمجہنا چاہئے اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ سور پالنے والے فرنگستان مین بہی
قدیم زمانہ مین کمینہ گنے جاتے تہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ سطر ۶ و ۷ و ۸ مین لکہا ہے کہ کرسٹیان
کی عقل ایسی بگڑگئی اور بہت بگڑتی جاتی تہی کہ اونکو کرسٹیان نام کے بت پرست کہنا
چاہئے اور صفحہ ۲۴۳ سطر ۵ و ۶ مین لکہا ہے کلیسیا جیسے روز روز بڑہتی گئی ویسی نئی نئی
باتونکو جو حواریون کے وقت مین نہین تہین جاری کرنیکا موقع ملا پہر صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے
حواریونکے زمانہ کے بعد جیسے کلیسیا کی اقبالمندی بڑہتی گئی ویسی ظاہر ہے کہ پاکیزگی اور

روحانی طاقت اوسکی بہت گہٹتی گئی انتہے گاڈ فرے ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۳۳۱ مین لکہتے ہین کہ پادری اور اعلی پادری مسیح کے نتہنون تلے کی بدبو ہوگئے تہے اب محمد نے اونکے دور کرنے سے اپنے آپکو ایسا عمدہ انجیل کا معتقد عیسائی بنایا کہ ہمنے اوسوقت سے آجتک کوئی نہین دیکہا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۷ دفعہ ۳۳۱ مطبوعہ ۱۲۹۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ مین ہے کہ نوین صدی عیسوی مین از راہ ہیبت کے ایک عورت پوپ ہوئی — اور بڑے ہی حسن تدبیر سے تین برس تک کلیسیا کا انتظام کرتے رہے یعنے اوسوقت تک جبکہ اوسکی عورت ہونیکا حال لڑکے کے جننے سے کہلگیا توہر کے نظم ونسق تک اس حادثہ کو کاتہولکٹ غیر قابل الاعتماد جانتے تہے اور نہ یہہ کہ اس بات سے کلیسیا کی کچہہ اہانت تہی انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۴۲ مین لکہا ہے کہ علمائے دین کے ان حسدون اور جہگڑون کے سبب جو کہ اقتدار کے لئے اونمین برپا تہے دین مسیحی کو اوسکے معلمون کے اعمال و تعلیم سے بہت ہی ضرر پہونچا دنیوی ہوا و ہوس اور بے قید استیعاب لذات اور از بس جہالت علمائے دینکے گویا کہ شعار رہتے اور دینی عہدونکا علانیہ بکنا اسکا سبب پڑا کہ ویسے عہدے نالایقون اور لچّونکے ہات لگین انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۲۰ مین ہے کہ چوتہی صدی عیسوی مین پہلے پہل ملک مصر مین عیسائیون مین رہبانیت شروع ہوئی اور وہان سے سارے مشرق اور افریقہ کے اکثر ملکونمین اور یورپ مین پہیل گئی انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۴۳ مین ہے کہ پانچوین صدی مین ایک دیوانہ فرقہ اسٹائیلٹس یعنے اسطوانہ نشاہ نکلا اور اوسکا یہہ رتبہ تہا کہ مختلف ارتفاع کے اساطین پر ساری عمر کاٹتین اور سریا والے سیمیون نے ساتہہ ہات کے بیل پایہ پہ پینتیس ۳۵ برس کاٹے اور اوسی پہ مرگیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۶ مین لکہا ہے کہ ولایت اوس مین آٹہوین صدی مین دین مسیحی مروّج ہوا

مسیحی ہونے کے بعد سالہا ئی سوئیڈن جسنے نوین صدی عیسوی مین پہر بت پرستی اختیار کی الغرض رومن تواریخ کلیسیا کے جلد ثانی صفحہ ۳۵ ا مین لکھا ہے کہ زنگاہ بان اون یعنے پادریون مین ایسے جہالت پہیل گئی تہی کہ اوس بڑی مجلس مین جو ۱۱۴۵ ع کو شہر افسس مین جمع ہوئی ایک اسقوف اور ایک بزرگ اپنا اپنا نام تک نہ لکہہ سکے اسلئے یعنے بالکل لکہنا پڑہنا نجانتے تہے کیونکہ تواریخ کلیسیا کے اسی مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ دولتمند ہونا عہدونکے پانیکا عین وسیلہ ٹہرا تہا یعنے دولتمند ہونیسے پادریکا عہدہ ملتا تہا نہ یہہ کہ عالم ہونیسے اور گرجونمین دن بہر موم کی بتّیان جلاتے تہے (رومن تواریخ کلیسیا جلد ثانی صفحہ ۳۵ ا) اور مُردے کی نجات کے لیئے معفونامے اس مضمون کے کہ ہمنے اسکے گناہ بخشدئے اب بہشت مین اسکو جگہہ دی جائے کلیسیا سے لکہے جانیکا دستور سیکڑون برس تک جاری رہا پہر اوسی تواریخ کلیسیا کے جلد ثانی صفحہ ۳۷ مین لکہا ہے کہ دینداری گہٹنے کے جو احوال اوپر مرقوم ہوئے کم تعجب کا باعث ہونگے جسوقت خیال کرین کہ اون ممالک کے باشندے پہلے بت پرست تہے پر بڑا تعجب ہوتا ہے جسوقت قدیم کلیسیا پر نگاہ کرین اور اوسکے درمیان دینداریکا بہی زوال پاوین جو اون نومریدونمین ہوا اونکے درمیان بیدینی شل ریا کے ہوگئی تہی اور جہانتک صدیان گذرتی تہین اوسکی نہاد اور بہی گہری ہوئی پہر صفحہ ۱۷۵ مین لکہا ہے روم کی کلیسیا کی (جو تمام کلیسیاؤنکی مالکہ ملکہ ہے) کیسی خوفناک صورت ہوئی جب دارالسلطنت کی مالک فاحشہ عورتین تہین اور اسقوفونکا درجہ اونہین کی مرضی کے مطابق اونکے عاشقونکو ملا بلکہ پاپا صاحب خود اونہین کے کہنے سے مقرر کیا گیا پہر اوسی تواریخ کلیسیا کی جلد ثانی صفحہ ۱۷۶ مین لکہا ہے قولہ ایک لاطینی مثل ہے جسکے یہہ معنے ہین جیسے بادشاہ ویسی رعیت جس حال کہ کلیسیا کے منتظمونکے درمیان اسطرح بے انتظامی اور بیدینی موجود تہی تو کیونکر چہوٹے عہدونکے پادریونکے بہتر حالکی اُمّید رکہین بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ اسقوفون وغیرہ کلیسیا کے درجے دارونکے عہدے آشکارا فروخت ہوتے

تہے اور لوگ فقط اس لحاظ سے مول لیتے تہے کہ اونکے وسیلے سے اپنی دولت بڑہاوین
چہوتے درجے کے پادری اکثر ایسے بےعلم تہے کہ کتابونکو مشکل سے پڑہ سکتے بلکہ عبادت کے
وقت نماز یاد سے پڑہتے اور بعضے تہے جنسے اتنا کام بہی مشکل سے ہوا اسقفوں مین سے
بعضے تہے جو ہتیار باندہ کر سپاہگری کرتے انتہٰی فورموسس کے وفات کے بعد اوسکے مدعی پوپ
استیفان ہفتم نے اوسکی لاش کو قبر سے کہدوا منگوایا اور اوسے اسقف کی پوشاک
پہنا اوسکے جرایم کی تجویز کر اور مجرم ٹہرا اوسکا سر کاٹ کر دریا سے تبر مین لاش کو پہینک دیا
فورموسس کے دوستون نے اوسکی لاش کو جال سے اوٹہایا۔ ایک دوسرے پوپ سرجیس
ثالث نے اوس کمبخت کی لاش کو پہر اوکہڑوا منگوایا اور دوسری بار اوسے دریا مین پہینک
دیا دو بدذات عورتین ماروزیا اور تہیودورا کئی سال تک دربار پوپ کا کاروبار کرتے
رہین اور مقدس پطرس کے تخت پر اپنے دو آشناؤن (یا اونکی اولاد السفاح) کو مقرر
کیا انتہیٰ (از لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲۷۴) اون ایام مین کہ جب علماء دین ایسے فاسق تہے
کہ اوس زمانہ کی تاریخ بغیر ہیبت و کراہیت کے نہین پڑہی جاسکتی ہے پوپ کا عہدہ اکثر نیلام
پر چڑہایا جاتا تہا بینیڈکٹ ہشتم اور یوحنا نوزدہم دو نون بہائیون نے ایک کے بعد
ایک نے مقدس پطرس کے تخت کو نیلام مین مول لیا اور تا اکہ تخت مقدس اونہین کے
خاندان مین رہے اونکے دوستون نے بینیڈکٹ نہم کے لئے خریدا کہ جسکی عمر اوندنون
بارہ برس کی تہی (ایضاً صفحہ ۲۹۴) جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب جسکا ترجمہ
مؤید الاسلام ہے مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۶۰۳ء مین بادشاہ
انگلنڈ جیمس اول نے اپنی کتاب جنی کو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نے
جنّون کے رسمون اور چڑیلون وغیرہ کے سازشون اور پہچان کی ترکیب لکہی ہے اور
یہہ بہی لکہا ہے کہ اونہین سزا دینا ضرور ہے — پارلیمنٹ نے اوس زمانہ مین ایک
قانون جاری کیا جسمین جادوگرون کیواسطے وہی سزائین لکہی تہین جو بادشاہ نے

اپنی کتاب جنمیں تجویز کی ہین اور اس قانون کی تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسیطرح
اس بادشاہ کے تخت نشینی کے زمانہ سے سترہوین صدی کے آخر تک تین ہزار ایکسو نوے
آدمی گریٹ برٹین مین جادوگری کے الزام کے سبب قتل ہوئے اگرچہ اس تعداد کا کسیکو
یقین نہ آئے مگر یہہ بالکل سچ ہے ان لوگون مین جو اسطرح مارے گئے وہ دو بڑہیان
بہی شامل تہین جنمین میل صاحب جج کلان نے اونکی دشمنونکی اس بیان پر پہانسی لوادی
کہ اونہون نے تین بچون پر جادو کیا ہے اور وہ بچے ایسے بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر
کئے جاسکتے مگر جب تک وہ دو بڑہیائین پہانسی پاچکین اوسکی دوسرے دن تینون بچے
جج صاحب کے سامہنے صحیح و تندرست حاضر ہوئے اور الزام لگانیوالون نے بیان کیا کہ
جونہین اون دونون عورتون کو پہانسی ملی اوسی دم یہہ بچے اچھے ہوگئے ۱۶۲۵ء مین
جیمس اول نے اونتیس ۲۹ برس کی عمر مین انتقال کیا ۔ اور تاہم اس نحوی بادشاہ کو جسے
مورخون نے عیسائی ملکون کا نہایت عقلمند الو لکہا ہے اور جسے مکولے صاحب کے قول کے
موافق خداتعالے نے تخت پر اسواسطے بٹہایا تہا کہ دنیا کو یہہ معلوم ہوجائے کہ ایسے آدمی
کو بادشاہ نکرنا چاہئے اسوقت کے کینٹربری شہر کی آرچ بشپ نے یہہ کہا کہ بے شبہہ جو کچہہ
حضور اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہین روح اللہ کی خاص مدد بغیر نکلنا ناممکن ہے ۔
موافق بیکلش صاحب کی تاریخ ترقی علم جلد دوم صفحہ ۱۳۱ ۔ اس مصنف کا قول ہے کہ
اس زمانہ مین بڑے جادو کے الزام لگانیوالے اشخاص مندرجہ ذیل تہے ہنکاٹ لنڈ
کا جیمس و پوپ الوسنٹ و تہمناسپر نکر بوڑہی نس و ہوس فیس اسی زمانہ مین یعنے ۱۹۲۰ء
پرتگال کے محکمہ تحقیقات مذہب نے ایک انگریز کے گہوڑے کو یہہ کر اس الزام پر جلوا
دیا کہ یہہ جو اوچہلتا اور کودتا ہے یہہ بغیر شیطان کی مدد کے نہین ۔ اسلئے پادری اسکا تعجب
معنسر سومن تفسیر انجیل نے مجہسے بیان کیا کہ امریکہ کے ایک شہر مین کسی عیسائی دیندار صاحب نے
مشہور کیا کہ چند روز کے بعد مسیح کا آسمان سے نزول ہوگا اور اوسکے لئے دن اور تاریخ

مقرر کرکے بتلادیا لوگونکو اسکا اسقدر یقین ہوا کہ اپنے مال و اسباب سے دل برداشتہ ہوگئے خوب خرچ کرنا اور خیرات دینا شروع کردیا یہہ سمجھکر کہ اب دنیا مین رہنے سے کیا کام ہے بہشت مین چلکر رہینگے اور ایک صاحب نے اپنا سارا گھر لٹا دیا اور آسمان پر پہنکر جانیکے جامے بیچنے کی دوکانین بازار مین قایم ہوگئین کثرت سے وہ جامے بکنے لگے جاموں کے خرید و فروخت کا خوب بازار گرم رہا اور اوس دن کہ جسمین مسیح کا آنا ٹہر گیا تہا سب نے آسمانپر جانیکے لئے ہر طرح سے آپ اپنکو طیار کیا اور شام سے اپنے اپنے مکانونکی چہتونپر وہ جامے پہنکر جا بیٹھے کہ یہین سے آسمانکو روانہ ہونگے اتفاقاً اوس رات کچہہ ابر آگیا اور بادل گرجا (اول تسلونیقیونکا ۴ باب ۱۶ و ۱۷) اور بہی زیادہ سبکو یقین ہوا کہ خداوندکا طیش جیسا آیا اور خدا کا نرسنگا پہونکا گیا اب مسیح کا آنا جلد ہوا چاہتا ہے سبنے پکارنا شروع کیا کہ اے خداوند جلد آ اے خداوند جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) غرضکہ اسی طرح اوس ابر کیطرف پکارتے پکارتے خلق سوکہہ گیا اور صبح ہوگئی تب تو چہرے فق ہوگئے اور آنکہونمین اندہیرا چہا گیا اور آسمان بہی صاف ہوگیا تہا تب کہل گیا کہ سراسر بیوقوفی کے دریا مین ڈوبے تہے گہربار لٹا دینے کی شرم سے پانی پانی ہونے لگے آسمانپر جانیکے جامے زمین مین سماجانیکے لئے کفن ہوگئے پسہم کا انتظار اشد من الموت ہوگیا اونہون نے تو دنیا مین مردے زندہ کئے تہے اور یہہ جیتے جی مرگئے ؎ وہ رات صبح ہوئی تا بہ ہزار لیلا ۞ قیامت آگئی عیسیٰ کے انتظار کیساتہہ ۞ مرات الصدق مولفہ پادری ہیڈیلی صاحب اور ترجمہ طامس انگلس صاحب حسب ارشاد پادری مریار بخلو صاحب چہاپہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۵ – ۲۹ مین لکہا ہے کہ شروع سلطنت بادشاہ ہینری ہشتم مین انگلنڈ کے باشندے کل کاتہولک تہے مگر جبکہ پوپ نے اسکی شہزادی سے طلاق دینے اور دوسرے سے جیسا کہ بعضے روایت کرتے ہین یعنی اوسکی بیٹی سی شادی کرنے کی اجازت نہ دی بعد اسکے یہہ بادشاہ دین و سلطنت

بنانے والا ٹھہرا اور نیا ایمان بنانا شروع کر کے عبادت کی نئی طرز ڈالی اوسنے طرز عبادت کو اتنے متفاوت نقشون مین بدلا اور ایسا متواتر اور جلد جلد بدلا کہ مخلوق اوسکی پیروی مین قاصر رہے اور ان کمی بیشیون سے جو ہنیری نے خاص اپنی ذات سے قوم کے طرز ایمان مین کین تھوڑے تھے جو جانتے تھے کہ کیا خیال کرین اور کس چیز کا اقرار کرین یہہ لوگ اگرچہ اوسکی تعلیمونکی پیروی کرنیکو تیار رہتے تھے گو وہ تعلیمین کیسی ہی اوپل اور باہم مختلف تہین مگر بسبب اسکے کہ وہ ہمیشہ اونہین بدلتا تہا وے بمشکل اوسکا تعاقب کر سکتے تہے ایسا جلد کہ جیسا وہ اونکے آگے بڑہا جاتا تہا (ڈاکٹر گولڈاسمتہہ کی تاریخ انگلستان صفحہ ۱۶۱ و ۱۶۳) اسکے مرنیسے پیشتر اوسنے اور اوسکے نئی پیروٹسٹنٹون نے ایمان اور عبادت کا نقشہ بنایا اور جو کوئی اوس نقشہ پر عمل نکرے تو اوسکے لئے زندہ جلایا جانا سزا تہی۔ (ریوس کی تاریخ گرزیر جلد ۳ صفحہ ۲ ــ ۱۳) یہہ نقشہ عبادت کا پارلیمنٹ کے احکام سے سنہ ۱۵۴۷ء مین بدلا گیا سال آیندہ سنہ ۱۵۴۸ء مین اڈورڈ ششم نے بارہ بشپ اور چہہ پادریون کی کمیٹی کو حکم دیا کہ عبادت کا دوسرا نقشہ بناوین اور سنہ ۱۵۵۰ء مین اونہون نے اپنی عبادتکا طور بدلا اس اتفاق مین اکثرون نے خیال کیا کہ یہہ پہلی ترمیم نے عبادت کے طرز کو کامل کیا ہو گا مگر افسوس کہ سنہ ۱۵۵۹ء مین بلکہ الیزبتہہ عبادت کے طریق بنانے مین دست انداز ہوئے اور اوسنے ایک عجیب کم و بیشی کی ــ بادشاہ جیمس اول نے سنہ ۱۶۰۳ء مین پہر نماز کا دستور بدل ڈالا اور بعد اوسکے سنہ ۱۶۶۲ء مین بادشاہ چارلس دویم نے پہر اوسے تبدیل کیا اور آخر کار سنہ ۱۶۸۹ء مین پراٹسٹنٹون نے پہر اپنی عبادت کی راہ و رسم کو بدلنے کا ارادہ کیا مگر پیشتر اوس سے کہ کام انجام کو پہونچے تہک گئے اور عاری آگئے (دیکہو ڈوڈ کی تواریخ گرزیر جلد ۱ صفحہ ۲۵۵ و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتہہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۰۰) جب ڈاکٹر ہیووسٹن نے کہا کہ یہہ اصلاح اور لوٹ پلٹ مانند ایک لنگور کے تہی جو نہین جانتا کہ اپنی دم کو کسطرح

پہیرسے انتہے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ٢٨٠ مین ہے کہ اس بادشاہ ہنری ہشتم
کے تلون سے جو رنگ انکا جون کے معاملہ مین دیکہا یا وہی گل امور مذہب مین کہلایا
انتہے اب اگر کوئی عیسائی کہے کہ مسلمانون مین بہی شیعہ اور حنفی اور شافعی وغیرہ کچہہ
کچہہ بظاہر عبادت کے طریق مین اختلاف رکہتے ہین اگرچہ یہہ اختلاف وہ نہین ہے
جیساکہ پروٹسٹنٹون مین لیکن اوس اختلاف کو بہی ثابت کرناچاہئے کہ کس بادشاہ
اسلام نے مسلمانون کے دستور عبادات مین تبدل کیاتہا جیساکہ عیسائیون مین کیاگیا
فلپ ملانکتہن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہاہے کہ لڑکپن مین مینے سناکہ
واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیونکا وعظ کرتے تہے اور مین نے استط گارڈ
شہر کے ایک عبادتخانہ مین ایک واعظ (یعنے پادری) سے یہہ بہی سنا کہ اگر انجیل کبہی
کہو جاے تو ارسطو کی دانائیونکو یاد رکہنے سے کلیسیا کو وہی فایدہ ہوگا جو انجیل سے ہوتا
از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ١٨٣٩ء صفحہ ٣ ٢ ١ پہر اوسی تواریخ
کلیسیا کے صفحہ ٥ ٧ ١ مین لکہا ہے کہ پاپا صاحب نے آپ ہی عفونامہ کا مطلق اختیار
اپنے ہات مین لیا اور وہ ایسے عفونامونکو روپئے لیکر بالستی قیمت پر بیچا کرتا تہا —
روم کے حاکمون نے جو عفونامے اسطرح بیچنے کا دستور جاری کیا اوسکا ایک پہل یہہ
تہا کہ محتاج لوگ جنہین مول لینے کا مقدور نتہا اونہین کچہہ تسلی نہین ہوتی تہی یہہ جہوکہا
وہری یہان تک بڑہ گئی کہ لوگ جانتے تہے کہ جو لوگ راہبونکا لباس پہنتے سواونکا سا
ثواب بہی پاتے ہین اسلئے اکثر بادشاہ اپنے مرنے کے وقت وصیت کرتے کہ ہمین راہبونکا
لباس پہناکر دفن کیجیو انتہے انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ٣ ٢ ١ شمولہ مخزن مسیحی نمبرہ جلد ١
مطبوعہ مئی ١٨٤١ء مشن پریس آگرہ او مرتبہ پادری جے ب والش صاحب مین لکہا ہے
کہ لوگ مسیح خادم دینوں اور درویشون کے محض نادان اور باطل پسند ہوگئے تہے اونہون نے
صورتون اور تصویرون اور تبرکات کی چیزونکا پوجنا شروع کردیا — اسکے سوا اسوقت

کے خادم وینوں کا بہی یہہ مقولہ تہا کہ اگر لوگ ہمین زر نقد دین تو اس سے بہی اونکے گناہ معاف ہو سکتے ہین ایسی ایسی وجہون سے لوگ یہہ باطل خیال کرنے لگے کہ ہم کیسے ہی گناہ کبیرہ کیون نکرین اگر ہم خادم دینکو زر کافی دیسے دین تو خدا ہمین اوسکی سزا نہ دیگا کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین ایک دولتمند تہا جسنے اپنے گناہونکی معافی کے لیے کثرت سے زر دیا تہا یہانتک کہ وہ ایکدن یہہ کہنے لگا کہ اگر مین تین سو برس تک جیتا رہون (اور گناہ کیئے جاؤن) تو بہی وہ زر جو مین نے دیا ہے میرے گناہونکی معافی کے لئے کفایت کریگا انتہے

پہر انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۱ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۳ جلد ۴ مطبوعہ مارچ سنہ ۱۸۷۱ء مین لکہاہے کہ اونکے پیشواے دین اور درویش — لوگونکو اور بہی بُرا بنانے مین اعانت کی مدد اور تائید کرتے تہے وہ خود تصویرون کے آگے جہکتے اور مقدسون اور فرشتون سے دعا مانگتے تہے علاوہ اسکے اونہون نے مقدسون کی ہڈیان جمع کرکے اونکا نام تبرک رکہا اور اونکو لیکر عبادتگاہونکے اندر سونے اور چاندی سے منڈہے ہوسے صندوقون مین ایک بڑے تکلف کے ساتہہ بند کیا اور ریا آمیز دعوے کرکے اس بات کو مشہور کیا کہ ان ہڈیون مین اب بہی معجزہ دیکہلانیکی قدرت ہے انتہے پہر انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۹ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۷ جلد ۴ مطبوعہ جولائی سنہ ۱۸۷۱ء مین ہے کہ شلاق بازیعنے اپنے اوپر کوڑے سے مارنے والے لوگ پہلے سنہ ۱۲۶۰ء مین ملک اطالیہ مین نمودہوئے اور چند عرصہ کے اندر یورپ کے قریب تمام ملکون مین پہیل گئے ان لوگونکا یہہ قاعدہ تہا کہ زن ومرد امیر وفقیر سب کے سب ایک ساتہہ ملکر اور ایک بڑا غول ہوکر سڑکون اور میدانون مین عنقریب برہنہ اپنے کو چابک سے پیٹتے اور چیخ مارتے ہوئے دوڑے چلے جاتے تہے لیکن شاید تم پوچہو کہ کیا وہ سب کے سب پاگل تہے نہین بلکہ اس بات کے کرنیمین اونکا یہہ مقولہ تہا کہ ایسا کرنے سے خدا اپنے اوپر سختی اوٹہاتے

سے ہم خدا کے منظورِ نظر ہونگے اور ہمارے سب گناہ معاف ہو جائینگے انتہیٰ

پہر انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۴۳۱ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۷۱ء مین ہے کہ ۱۰۷۴ء مین ہلڈبرنڈ نے جو گرگوری ہفتم بہی کہلاتا تہا تمام خادم دینونکو مجرد رہنے کا حکم دیا تہا اور اونکو جو عیالدار تہے اپنی جورؤنکو چہوڑ دینے اور اونسے کچہ سروکار نہ رکہنے کا حکم ناطق دیا انتہیٰ — حال مین ایک ٹکٹ اون ٹکٹوں مین سے بڑی قیمت پر بکنی آیا جسے بیان کرتے مین کہ ٹکوس نے قرنتیون کے نام والے خطوں مین لگایا تہا (انڈین آمنی بس مطبوعہ ماہ جون ۱۸۷۶ء نمبر ۱۴۱)

پائنیر مطبوعہ ۴ نومبر ۱۸۷۶ء مین لکہا ہے کہ مسٹر پریس صاحب جو ایک بیرسٹر انگلستان کے تہے وہ کوہ ارارات پر گئے تہے یہہ وہ پہاڑ ہے جہان حضرت نوحؑ کی کشتی جا کر ٹہری تہی یہہ کشتی اب بہی وہان موجود ہے اور اوسمین سے ایک پرزہ اپنے ہمراہ لائے تہے اب ایک کمپنی انگلستان مین قایم ہوئی ہے کہ اوس کشتی کو جسطرح ہوسکے وہان سے لاوے — (از اودہ اخبار نول کشور مقام لکہنؤ مطبوعہ ہشتم نومبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۹۸۴ کالم ۳ نمبر ۱۳۵ جلد ۱۸ مطابق ہشتم شوال ۱۲۹۳ ہجری) (پائنیر کے اڈیٹر پادری صاحب ہیں جو لارڈ بشپ ہوگئے ہین)

اندلجنس گناہون کی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا اسے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کرے مین حواریونکی نہایت کے اقتدار سے جو مجہکو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اوس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اون تمام زیادتیون اور تقصیرون اور گناہونسے جو تجہسے سرزد ہوئے ہین کیسے ہی کیون نہ شبہے ہون اور کسی سبب سے وقوع مین آئے ہون اگرچہ وہ ساری خطائین پوپ ہماری مرشد کی معافی کے لئے رکہے گئے ہون مین ساتہ نالیاقتی کے نشان اور بدنامی کے داغ جو تجہپر اسوقت تک ہوئے ہون مٹاتا ہون اور

اون تکلیفات کو جو تو اعراف مین پاوے مین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ
مین تیرا حصہ نیا قایم کرتا ہون اور پایون کی گروہ مین تجہکو شامل کرتا ہون اور اوس پاکی
اور نیکنامی مین جو اصطباغ پانے کے وقت تجہکو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنیکے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے بند ہو جائین
اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہو تیرے واسطے کہولا جائے
اور اگر تو بہت برسون کے بعد مرے تو یہہ معافی تیری زندگی کے آخر ساعت تک
قایم رہیگی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے آمین دستخط فرایر جان تیتزل
اور شہر ناصرہ مین اوس خانقاہ کے گرجے کے اندر جو حضرت مریم کا مکان مشہور ہے پادری
لوگ ایک سوراخ دیکہلاتے اور کہتے ہین کہ عیسیٰ لڑکپن مین اپنے دشمنون سے بہاگ کر
اسی مین چہپا تہا جو حاجی کہ اس گرجے کی زیارت کرتے وہان سے کچہہ ریزہ توڑ کر لاتے
ہین اس دستور سے وہ مقام کچہہ بڑہ گیا ہے — اور ایک بڑا پتہر ہے جسے وہ کہتے ہین
کہ اسپر عیسیٰ اور بارہ حواریون نے کہانا کہایا تہا اوس پتہر کے ارد گرد بہی ایک گرجا اونہون
نے تعمیر کیا ہے اور اوس گرجے کی دیوار پر پاپا صاحب کا ایک سارٹیفکٹ ہے جسکا
مضمون یہہ ہے کہ یہہ دوامی روایت ہے جو سب پوربی اطراف مین جاری چلی آتے
یہہ ہی میز ہے جسپر خداوند مسیح اور اوسکے شاگرد کہانا کہاتے تہے اور پاک روم والی
کلیسیا اون لوگون کو جو اسکی زیارت کرین سات برس تک گناہون کی معافی دیتی ہے
بشرطیکہ وہان جاکر خداوند کی دعا پڑہے اور کہے کہ اے مریم پسندیدہ سلام تجہپر اسکے
ساتہہ یہہ شرط ہے کہ وہ شخص دیندار ہو انتہٰے از الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع ترجمہ پادری شیرنگ صاحب صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲ یہہ عجیب بات ہے
کہ ہنوز اوسکی صحت کامل طور پہ ثابت نہین اور صرف پوربی روایت پہ سات برس
کے گناہونکی معافی دے دی اس مقام پر حضرت عیسیٰ کا وہ قول جو لوقا ۱۸ باب ۸

مین لکھا ہے کیا ہی صادق آتا ہے کہ کیا ابن آدم زمین پر آکر ایمان پاویگا انتہے
اور کتابکے قلت کا حال تہا کہ اُس زمانہ مین کاغذ وچھاپنیکے ایجاد نہونیکے سبب کتاب لکڑی کی
تختیون پر یا میشی یعنے چمڑے پر ہات سے لکھتے تہے (یسعیاہ ۳۰ باب ۸) اور نہ
صرف توریت بلکہ انجیل کا بہی یہی حال تہا ہندی تواریخ کلیسا مین لکھا ہے کہ جب عیسائے
سفر کرتے اور کتاب کو لیجاتے تو ان سب تختیونکو جنپر کتاب لکھی ہوتی بوجہہ باندہکر بیلونپر
لادہ لیتے تہے اور جب کاغذ ایجاد ہو چکا تہا بعد اوسکی یہی ۱۲۷۴ سنہ علیسوی مین کاغذ پر ہات
سے لکھی صرف انجیل کے ایک کتاب یعنے متی یا مرقس یا لوقا وغیرہ کے تین سو روپیہ
قیمت پر فروخت ہوتی تہی ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۱۶۱ اور کل مجموعہ عہد جدید یعنے
انجیل کے پوری ایک جلد پانسو روپئے کو ہمن ہوتی تہی انتہے تاریخ سلطنت انگلشیہ
صفحہ ۳۷۵ کے آخر مین ہے کہ چونکہ اُسوقت بہی (یعنے چہاپہ جاری ہونیکے بعد سولہوین
صدی مین) ان کتابون کی قیمت گران ہی تہی اسواسطے کئی گہرون کے آدمی ملکر ایک
نسخہ خرید لیتے تہے انتہے مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۲ مطبوعہ مئی ۱۸۶۸ء صفحہ ۷۲ مین پادری
والش صاحب فرماتے ہین کہ چودہوین صدی سے پیشتر ہزار ہزار روپیہ بیبل کی قیمت
تہی انتہے ایک تاریخ مین جو ۱۸۵۰ء مین بلدہ لندن مین مطبع چارلس ڈالین صاحب مین
چہپی مذکور ہے کہ اگلی زمانہ مین لوہی یا پیتل یا ہڈی کے سلائے سے سیسی یا لکڑی یا موم
وغیرہ کے تختیونپر نقطونکے نقش کہودا کرتے تہے اور پہر سب سے پہلے مصر والی
درخت پیپرس کے پتی ان تختیونکے بدلے کام مین لائے پہر شہر پرگمس مین خس کے
وصلی ایجاد ہوئی اور اٹہوین صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ ایجاد ہوا اور تیرہوین
صدی مین کپڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین صدی مین معلوم ہوتا ہے اور اگلی زمانہ مین
کتاب ایک ہی طرف لکھی جاتی تہی اور لپیٹ کر رکھتے تہے اور کہولنے کے وقت بہی جگہہ
درکار ہوتی تہی بعد اوسکی مربع ورقونپر دو طرفہ لکھنا شروع ہوا پس اس بات سے معلوم

کہ نسبت اس زمانہ کے اگلے زمانہ مین لکہنا اور ترجمہ کرنا اور پڑہنا اور کتاب کو حفاظت سے
رکہنا بہت ہی مشکل تہا اور جعل اور تحریف کا ہو سکنا خواہ ارادہ جسے ہو یا اور سبب سے
اور سوقت کی کتابو نمین بہت ہی آسان تہا اور خرابیون مذکور کے سبب سے سب سے
زیادہ توریت اور انجیل مین اسکی قابلیت بلحاظ ملحدو نکے تہے انتہے پس دیکہو کہ بلحاظ
خرابیون مذکورہ کے خود یہہ مورخ عیسائے اقرار کرتا ہے کہ ملحدونکو بڑی گنجایش تحریف
اور جعل کے توریت اور انجیل مین تہی اور کچہہ اس مورخ پر موقوف نہین رہمون مذکورہ
کا اور مورخ انگریزی بہی اقرار کرتے مین اور جو پانچون کتابین موسیٰ علیہ السلام کی چودہ سو
برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام سے لکہے گئین تہین اور ساتوین صدی تک کاغذ
ایجاد نہوا تہا پس زیادہ ہزار برس سے نسخے توریت کے اور اسیطرح مدتون دراز
تک نسخے اور کتب عہد عتیق کے اور قریب سات سو برس تک نسخے انجیل کے کس قلت
سے پائی جاتی ہونگے اور کسقدر ان مین ملحدونکو گنجایش جعل اور تحریف کے ہوگے
سیر الاسلام کے صفحہ ۷ مین لکہا ہے کہ وہ ملک جو علم اور عقل سے بہرہ رکہتے تہے کاغذ
روہی کا جب تک عرب والون نے سمرقند کے لوگون سے یہہ فن سیکہا تہا نہین جانتے
تہے انتہے اس سے ظاہر ہے کہ اور ملکون والون نے اہل عرب سے بہی مدت کے بعد
کاغذ کا بنانا سیکہا

اسکی سوا پاپا صاحب کے حکم سے ہر شخص انجیل اپنے پاس رکہہ نہین سکتا تہا صرف
بعض پادریونکے سوا ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے لوگونکو دینی کتاب کا
بہم پہونچانا نہایت مشکل تہا تو بہی دینی کتاب کا پڑہنا جو کتنی ہی بار منع ہوا تہا اس سبب سے
اور بہی مشکل تہا ۱۵۱۷ء سے مارٹین لوتہر کیوقت مین انجیل مشہور ہونے لگی اور
جب سے چہاپہ کا ہنر ایجاد ہوا تب سے کتاب ارزان بکنے لگے یعنے ۱۴۵۰ء عیسوی
مگر یورپ انجیل کے پہلی چہاپ یونانی زبان مین ۱۵۱۶ء مین ہوئے پہر ہندی تواریخ

کلیسیا صفحہ ۲۳۲ مین لکھا ہے فرانس مین جو انجیلین پانسو روپیے کو بکتی تہین جب چھاپ کر وہان
بھیجے گئے تو چھپی ہوئی انجیل بھی وہان ایکسو بیس ۱۲۰ روپیے مین بکتی تہی ہرلڈ صاحب کے
مسلنجی نمبر ۷۱۸ جلد ۲۸ مطبوعہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۹۹ کالم وسط مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۵۲۴ع
مین کتب فروش ہرگاٹ شہر لیپزگ مین مارا گیا اس قصور پر کہ اوسنے ایک بیبل بیچی تہی اوسے
ڈیوک یعنے نواب جارج سکسنی نے قتل کروایا اور دوسرے کتب فروش کے اسی قصور
پر آنکھین نکالی گئین بالفعل پانچ ہزار سوسائیٹیان بت پرستون اور عیسائیونکے درمیان
بیبل پھیلانیکے کام مین مشہور ہین رایج بیبلین آجکل ۳ کروڑ بیس لاکھ شمار کی گئی ہین جو
کروڑ ۲ سو متفرق زبانون مین ہین مگر اب سے پانچ برس پہلے کا ذکر ہے کہ صرف چالیس لاکھ
بیبلین متفرق پچاس زبانون مین چھپین انتہے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۷۵ مین ہے
کہ سنہ ۱۵۳۵ع مین ولیم ٹنڈیل جسنے توریت و انجیل کا ترجمہ کیا تہا ملک فلنڈرز مین جلایا گیا
انتہے اس سے ظاہر ہے کہ سنہ چار سو عیسویکے قریب سے جبکہ عیسائیون پر وحشی قومونکے
چڑھائی کے سبب علم کتاب کیطرف سے تاریکی چھائی تہی جیسا کہ ذکر ہو چکا سنہ ۱۵۱۷ع تک
جبتک کہ مارٹن لوتہر کا وقت نہ آیا یعنے گیارہ سو برس تک علم کتاب کیطرف سے یہی
تاریکی عیسائیونپر چھائی رہی اور سنہ چار سو عیسوی پیشتر جعلی کتابین جو تصنیف کی گئی تہین
اس گیارہ بارہ سو برس تک اونکے مصنفونکی مراد اور یہی بر لائے کہ ایام جاہلیت مین
کسیکو ان تصنیفات کے جعل یا اصلیت پہچاننے کی لیاقت موجود نہوئی پس ان جعلسازونکے
خواہشون کے موافق اونکی تصنیفات الہامی مشہور ہوگئین کیونکہ اگلے زمانہ مین نہ
صرف جعلسازونکی کثرت بلکہ عیسائیونپر خود قومونکی طرف سے ایسی ایسی سخت مصیبتین اور
سختیان رہتی تہین کہ اونکی آپ ہی حواس درست نہ تہے بال بچون تک کو بچانا کمال
مشکل تہا پہر کتاب کا اوسوقت کسکو ہوش تہا دیکھو ہسٹری تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن
پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع مین صفحہ ۶۴ ـ ۹۴ اور اول قرنتیونکی ۷ باب ۲۶ ـ ۲۹ وغیرہ

رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۰۱ مین لکہا ہے کہ ظلم اور تصدیع دینا فقط شاہنشاہون اور حاکمون پر موقوف نہا بلکہ اکثر عوام لوگ بہی مسیحیون سے عداوت رکہتے تہے اور جب کوئی کال یاوبا یا حادثہ پڑتا تہا تو سب لوگ غل مچاتی تہی کہ یہہ بات مسیحیون کی شامت سی ہوئی پہر صفحہ ۱۰۶ مین لکہا ہے کہ چند جگہونمین بُت پرست غصہ کیے مارے چڑہ گئی (یعنے حملہ آور ہوے) خصوصاً روم مین بسبب سیلاب آنے دریا کی اور ایشیا ر کوچک مین بسبب بہونچال کے اور انطاکیہ اور کرتاگو مین بسبب آتش زدگی کے کیونکہ وے یقین کرتے تہے کہ یہہ آفتین مسیحیونکی سببسے نازل ہوئین انتہے اور اسیطرح اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۲۱ مین بہی ہے ۳۰۳ء مین یقومیدیہ کے درمیان گلیریوس نے دیوکلیسیان قیصر سے اس باتکا اصرار کیا کہ دین عیسوی کے نیست و نابود کرنے کے لئے کوئی زیادہ سخت تدبیر ہونی چاہئی وہ مُسن اور ضعیف قیصر اوسکے کہنے مین آگیا اور مورخ گبّون لکہتا ہے کہ علے الصباح وہان کے حاکم کے جنرل اور عہدہ دار اور عمال مال کو ساتہہ لئے ہوئے وہان کے بڑے گرجا گہر مین آیا۔ اور بیفایدہ لوہین کے محسوس معبود کی تلاش کرنے لگے اور بمجبوری صرف کتاب مقدس کی جلدونکو جلانے پر قانع ہوئے۔ اور جبکہ اونکواسبات سے خوب واقفیت تہی کہ دین عیسوی کے عقاید رسول اور حواریون کے کتابونمین مندرج مین ظن غالب ہے کہ اونہون نے اس حکم کی صلاح دی کہ اسقوف اور خادمان دین تمام اپنی کتب مقدس حاکمون کے حوالہ کرین اور حاکمونکو نہایت تخویف کے ساتہہ تاکید تہی کہ اونکو برملا عبرت انگیز طور پر جلوادین انتہے از اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۲۵ و ۵۸ (۲) افریقہ کے ایک اسقف فیلکس نے اپنی کتب مقدس کے دینے سے انکار کیا اوسکی اطالیہ کو چالان ہوئی اور وہان وہ قتل کیا گیا یہہ ایک ایسی نظیر ہوئی کہ تمام حاکم اور صوبہ دارون نے ایسے انکار کی سزا مین قتل کرنا جایز سمجہ لیا اکثرون نے اسطرح پر شہادت پائی لیکن ایسے بہی بہت تہے

جنہون نے کتب مقدس تلاش کرکے اور بیت پرستون کے حوالہ کرکے رسوای کیسا تہا اپنی جان بچای اور اس گناہ کے باعث ترادیٹر یعنے حوالہ کرنیوالے کے خراب نام سے مشہور ہوئے انتہے ایضاً تواریخ صفحہ ۲۶۰ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۱۱ سطر ۲ وغیرہ مین لکھا ہے کہ جروم کا سب سے بڑا کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کو لاطینی زبان مین ترجمہ کیا سنہ سے سنہ ۱۵۰۰ تک مغربی کلیسیاؤن مین کرسٹیان خاصکر اسی ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور عبرانی نہین جانتے تہے انتہے اور لاطینی کی بابت اوسی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۶ سطر ۱۹ وغیرہ مین لکہا ہے کہ سب مناجات اور بیان لاطینی زبان مین ہوتی تہی جسے عام یا متوسط درجے کے لوگ بلکہ اکثر پادری بہی نہین سمجہہ سکتے تہے انتہے

پہر پراٹسٹنٹ عیسائیون نے بعداوت مذہب رومن کاتہولک کے وے کتب خانے جنکا ذکر جی ہل روبرو کرتا ہے غارت کیے یعنے اوہنون کی کتابین غرق کین اور اونکے ورق کتاب کی سینچونکے صرف مین للئے اور اونسے اپنے شمعدان اور جوتے صاف کیے اور بعضے کتابین پنساریون اور صابون بیچنے والون کے ہات بیچین اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازونکے ہات فروخت کین کچہہ سو پچاس نہین بلکہ جہاز بہرے ہوئے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہین دیکہہ کر غیر قومونکو تعجب آیا انتہے از مرأت الصدق صفحہ ۴۸ و ۴۹

سکرمنٹ ۹

یہہ بات بہی جاننی چاہیے کہ جسطرح عہد عتیق کی کتابین عبرانی زبان مین تہین اسیطرح متی کی لکہی ہوئے انجیل بہی اصل عبرانی زبان مین تہی مگر بارہ سو برس کے قریب سے وہ انجیل معدوم ہو گئے ہے اور اب عہد جدید کی یونانی زبان کی کتابین اصلی گنی جاتی ہین اسواسطے مناسب ہے کہ یونانی قلمی نسخونکا بہی جو اب صاحب کے کتاب سے کچہہ

یونانی نسخے بہت کم ہین جنمین عہد عتیق اور عہد جدید دونونکی کتابین موجود ہون اکثرونمین صرف
چارون انجیل پائی جاتی ہین اور بعض نسخونمین صرف اعمال حوارئین اور کتہلک
نامی اور بعض مین اعمال اور سنیٹ پال کی نامی اور چند نسخونمین اپوکلیپس (یعنے مشاہدات
یوحنا) موجود ہین سب نسخے خصوصاً زیادہ قدیم نسخے زمانہ کی ضرر سے یا غفلت سے
ناقص ہوگئی ہین تمام نسخونمین پہلی لکہی ہوئی کو مٹایا ہے اور اوسکو صحیح کیا ہے بعض جگہہ
خوب نہین مٹایا ہے اسلئے اصلی لکہا ہوا ہی معلوم ہوتا ہے جس مقام پر نقل کرنیوالی
نے صحیح کیا ہے وہ تصحیح بہ نسبت اوس تصحیح کے جو بعد کو کی گئی ہے معتبر سمجہے جاتی ہے
محو کرنا پہلی لکہی ہوسے کا کہین تو اسطرح پر کیا ہے کہ نقطونپر لکیر کہنچ دی ہے اور کہین
جا قوسی چہیلا ہے اور اکثر جگہہ لکہنی والی نے اسفنج سے مٹا دیا ہے اور اوسکے جگہہ اور
لفظ لکہدی ہین اور اسطرح کا مٹانا ایک حرف یا لفظ ہے پر موقوف نہین ہے جیسے کہ کوڈکس
بیزی کی دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کتابونمین معتبر مثالین اسبات کی ہین جنسے معلوم ہوتا ہے
کہ اسطرح پر ساری کتابین کے کتابین مٹائی جاتی تہین اور اور کتاب بجلے اوس
قلمی کتاب کے جو مٹائی گئی تہی لکہی جاتی تہی مگر جہان کہین تحریر بسبب زمانہ دراز کے اوڑ
گئی تہی تو اونکو بغیر زیادہ مٹانیکے بدستور قدیم رکہتے تہے اور اوسی پر لکہہ دیتے تہے یہہ
نسخے کہلاتے تہے (کوڈ ای سز پالمپسسٹی یا ری سکرپٹی) یعنے ایک ٹکرہ جسمین سے ایک
تحریر مٹائی گئی اور اوسکی جگہہ دوسری لکہی گئی بسبب قلت پارچہ منٹ (یعنے بنے ہوئے
چمڑے یا کپڑے کتاب لکہنے کے) بہت سے لوگ اگلے مورخونکی لکہی ہوئی کتابین
مٹانے لگے اس مطلب سے کہ اپنی یا کسی دوسرے مورخ کی کتاب جسکو وہ چاہتے ہین اوسپر
نقل کرلین اس سبب سے بہت سی کتابین مشہور مورخونکی معدوم ہوگئین خصوصاً
بہت قدیم کتابین کیونکہ زمانہ حال کی کتابین اوسوقت کی حاجت روائی کو اون قدیم

کتابونپر جو بسبب گذرنے زمانہ کے دہندہ لے ہوگئی تہین اور مٹائی گئی تہین نقل کی گئین تہین مدت تک یہہ خیال کیا گیا تہا کہ انکا استعمال گیارہوین بارہوین تیرہوین چودہوین صدی تک رہا اور بالتخصیص یونان مین جاری تہا مگر حقیقت مین یہہ ایک نتیجہ وحشت کا تہا جو اون جہالت کے زمانون مین پہیلا ہوا تہا چنانچہ یہی بد استعمال رومیون مین بہی رائج تہا اور جیسا عموماً خیال کیا گیا تہا اوس سے زیادہ اخیر زمانہ تک اون لوگون مین یہہ استعمال جاری رہا (اور یہہ دستور اصل انجیل کی بربادیکی پوری دلیل ہے)

پادری ہیچل صاحب اپنے خطوط کے صفحہ ۳۸ مین فرماتے ہین کہ بیشتر کتابون کی نقل قلم سے کیجاتی تہی اس سبب سے اونکا کثرت سے ہونا غیر ممکن تہا انتہے

گاڈفری ہیگنس صاحب کا قول ہے کہ روم کے عیسائی بادشاہون کے متواتر احکام مخالفون اور حکما کی کتابونکی غارتگری کی نسبت اور کونسل اور روم کے پوپون کے قوانین اور گرجاونکے متولیون کی تہدید جنکے بموجب مخالفونکے کتابونکا مطالعہ عیب تہا میرے دانست مین بلاشبہہ زیادہ موثر ہوئے کہ تمام دنیا مین منتشر ہوگئے اگر پادریون اور راہبون کی ہزار سالہ برس کے اس دستور عام کو اوسپر اضافہ کرو کہ وہ دستی تحریرون کو اپنی خانقاہون مین باین ارادہ جمع کرتے تہے کہ اونسے بڑی مخالفون کی تصنیفات کو خارج کرکے اپنی حقیر اور او روایات کو لکہدین تو قلت تحریر دستی کی اور کوئی وجہہ تلاش کرنے کی ضرورت نہوگی کئی صدیون تک بہت سے ملکون مین وصلی یا دفتی یا جہلی کے بنانیکا کارخانہ جاتا رہا تہا اور اسلیئے اوسکی قیمت بہت گران ہوگئی تہی (حمایۃ الاسلام صفحہ ۳۶ دفعہ ۱۱۷ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفرے ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

علماء محققین عیسائی خصوصاً گریسباخ صاحب نے عہد جدید کے اون فقرات کو جو سکندریہ والے کلیمنٹ اور اوریجن کی تحریرونمین ہین اون فقرات سے جو تمثیلین

صاحب اور سائی بیرین صاحب نے لیئے ہین نہایت کوشش سے مقابلہ کر کے
دریافت کیا ہے کہ بہت ابتداء زمانہ مین یعنے تیسری صدی تک قلمی نسخونکے دو سلسلے
موجود تھے یا اسطرح پر تعبیر کیا جاوے کہ وہ پورے مختلف نسخے عہد جدید کے وجود مین
تھے میکلس صاحب نے یہہ دریافت کیا کہ مختلف ملکونمین بموجب اونکی خاص بانونکے
مختلف ترجمے عہد جدید کے تھے (یعنے ایک دوسرے سے عبارت اور مطلب مین مختلف)
اور اونکے قلمی نسخے بالذات اپنے مخصوص ترجمونکے مطابق تھے اور یہہ ترجمے
ایسے قلمی نسخونسے بنائے گئے تھے جو عام استعمال مین تھے غرضکہ مختلف طور سے
پانچ طرح پر عہد جدید کی کتابونکی ڈاکٹر گریسباخ صاحب میکیلس نے اور ہیتھے اور شُو
نولن نے اور پرافسر ہگ اور پرافسر سکالز نے قسمین نکالی ہین ڈاکٹر گریسباخ صاحب
کے قاعدہ کے بموجب عہد جدید کے یونانی نسخے تین قسمونمین منقسم ہوتے ہین اور ہر
قسم مین جسقدر نسخے کہ رایج ہوئے دوسری قسم کے نسخونسے اپنی اپنی مختلف عبارتون
مین بطور ایک علحدہ گواہ کے سمجھے جاتے ہین انمین سے پہلی قسم الکذنڈرین نسخہ ہے اسکو
مصری نسخہ بہی کہتے ہین اس قسم مین وہ قلمی نسخے داخل ہین جنکی مشہور عبارتین الکذنڈریہ کے
مورخونکی اون عبارتون سے جو اونہون نے اپنی کتابونمین نقل کی ہین مطابقت رکہتے ہے
ہین خصوصاً اوریجن اور کلیمنٹ الکذنڈریہ والے کی نقل کردہ عبارتون سے اور اونکے
بعد اسی نسخہ کو مصری یونانیون نے اختیار کیا تہا دوسری قسم آکسی ڈنٹل یا ویسٹرلن
(یعنے مغربی نسخہ) یہہ وہ نسخے ہین جو افریقہ اور اٹلی اور گال اور مغربی یورپ مین مروج
تہے تیسری قسم بائیزن ٹاین یا اورینٹل (یعنے مشرقی نسخہ) چوتھی صدی کے
اخیر اور پانچوین اور چہٹی صدی کے درمیان مین محققین نے ایک ایسا نسخہ تلاش کیا جو
اگلے دو نسخونسے مختلف ہے اور اونہون نے اوس نسخے کا یہہ نام رکہا ہے جو اوپر مذکور
ہوا اسلیئے کہ اوسکا قسطنطنیہ مین جسکا نام بائیزن ٹاین ہے عموماً استعمال تہا اوس زمانہ

مین جبکہ یہہ شہر مشرقی شاہنشاہی پوپ کا دارالخلافت ہوگیا تہا اس نسخے سے اس شہر
کے قریب کے صوبونکے سب نسخے مطابق ہین جہان کے باشندے قسطنطنیہ کے
پوپ کے روحانی تسلط کے مطیع تہے عبارتین بائیزنٹائین نسخہ کی وہ عبارتین ہین جو چہپی
ہوئے ولگٹ یونانی نسخے مین اور موجودہ نسخونمین جو اوسکے مطابق ہین نہایت
کثرت سے پائے جاتے ہین گریسباخ صاحب نے ایک سو سے زیادہ اس قسم کے نسخے شمار
کئیے ہین کہ جو آپسمین بخوبی متفق ہین بسبب بہت سے اختلافات کے جو عرصہ دراز مین
ابتدا ے چوتہی صدی سے پندرہوین تک بغیر ہوئے نہین رہ سکتے تہے (یعنے
ممکن نتہا کہ گیارہ سو برس کے عرصہ مین اونمین کامل اختلاف نہو جائے) میکیلس
صاحب نے بائیزنٹائین نسخے کو قدیم نسخہ اور جدید نسخہ مین تقسیم کیا ہے مگر کوئی قاعدہ
مقرر نہین کیا جس سے ہم اون دونون قسمونکو تمیز کرسکین الکزنڈرین نسخے مین جو چارون
انجیلین ہین انمین بائیزنٹائین نسخے کی مطابقت پائی جاتی ہے پرانے روسی ترجمہ
کی اصل بہی یہی نسخہ معلوم ہوتا ہے گریزاسٹم اور تہوفلیکٹ صاحب بشپ بلگریا نے
اس نسخے کی عبارتون کو بطور سند کے لیا ہے علاوہ اسکے میکیلس صاحب نے ایک
اور قسم کا نسخہ ان تینون قسمون پر زیادہ کیا ہے جو چوتہی قسم شمار کیجاتی ہے .

چوتہی قسم اڈسین نسخہ پشیکیٹو یا پرانا سریا زبان کا ترجمہ عہد جدید کا ان اگلے تین نسخون سے
اختلاف رکہتا ہے اسلیے میکیلس صاحب نے گریسباخ صاحب کے بعد ایک اور
قسم قرار دی ہے جسکا یہہ نام مذکورہ بالا ہے اگرچہ مغربی اور سکندریہ اور اڈسین نسخونکی
عبارتین بعض اوقات آپسمین اختلاف رکہتی ہین مگر پہر بہی اکثر ونمین مطابقت پائی جاتی ہے
کوئی عبارت جو ان تینون کے سند سے استحکام پاوے وہ عبارت نہایت مستند مانی جاتی ہے
اسپر بہی صحیح عبارت بعضے دفعہ صرف چوتہی نسخہ ہی مین ملتی ہے (مگر یہہ صرف زبردستی ہی
خاطر جمع کرلینا ہے ورنہ اوس صحیح عبارت کا ثبوت کیا ہے)

پروفسر ہگ صاحب رومن کیتہلک فی تمام ترتیبونکی برخلاف نسخونکی ترتیب تجویز کی ہے اور تین نسخونکے وجود کا اقرار کرتے ہین (یعنے وہی جو ایک ایک ملک مین ایک ایک مختلف مضامین کے نسخے کی نقلین رایج تہین) اور نیو ٹسٹمنٹ کے متن کی تاریخ کو تین زمانونپر تقسیم کرتے ہین ہارن صاحب کا انٹروڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۲ صفحہ ۶۳ اوّل وہ جو ابتدائی تیسری صدی تک کی لکہی ہوئی ہین مگر کلیمنٹ صاحب اسکندریہ والے اور اوریجن صاحب اور ارنی آس صاحب اور اور قدما بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین وہ نسخے بے تمیزی کے ساتہہ تبدیلیونکے جلد سے نظر تہے اگرچہ اونکے بیانات بہت مبالغہ سے بہرے ہوئے ہین تاہم یہہ بات تحقیق ہے کہ اونمین تبدلات کیئے گئے تہے ہگ صاحب کے قول بموجب یہہ تبدیل شدہ نسخہ وہی جو کامن یعنے عام نسخہ پکارا جاتا تہا اگرچہ عموماً یہہ نسخے آپسمین ایک سے ہین مگر پہر بہی دو طرح کے اور کچہہ ایک آپسمین مختلف ہین اونمین سے ایک قسم گریسباخ صاحب کے مغربی نسخہ کی مطابق ہے اور دوسرے اوس سے جسکو اوڈسٹین نام دیا گیا ہے

دوییم وہ زمانہ جب اون نسخونکی تصحیح ہوئی جبکہ اوس عام نسخہ کی جو کامن کہلاتا تہا تیسری صدیمین خرابیان معلوم ہوئین تو تین شخص جو بڑی عالم تہی اس نسخہ کی صحیح کرنے پر مصروف ہوئی تاکہ قلمی نسخونکی مدد سی اوسکو اصلی صورت پر بحال کرین چنانچہ ارجن صاحب نے بمقام فلسطین اور ہسی چیس صاحب نے مصر مین جہان کے وہ بشپ تہے اور لوشین صاحب نے سُریا مین یہہ کام شروع کیا ہسی چیس صاحب نے جو نسخہ صحیح کیا تہا وہ مصر مین عموماً تسلیم ہوا اور الکذندرین نسخے اوسی سے نکلے ہین اور لوشین صاحب نے جو یہہ نسخہ صحیح کیا تہا وہ زیادہ مشہور ہوا اور سُریا اور ایشیا مائینر اور تہریس اور کانسٹنٹ ان اوپل مین پہیل گیا اور بعض اوقات اوسکو عام نسخہ کہتے تہے اور اریجن صاحب نے جو نسخہ صحیح کیا تہا وہ اونکے بعد اونکے شاگردون نے مروج کیا مگر صرف فلسطین مین اوسکا رواج ہوا اور پہر بسبب مروج

ہونے نوشتین صاحب کے نسخہ کی بالکل معدوم ہوگیا
سیوم وہ زمانہ ہے جسمین تیسری صدی کے دوچند وسہ چند نسخونسے ہمارے زمانہ تک اختلافات ہوگئے ہین جاننا چاہئے کہ کتاب ہائے اقدس کے قلمی نسخونکی مذکورہ بالا خاندانونمین تقسیم کرنیسے عالمونکا مطلب یہہ تہا کہ اس تحقیقات سے ایک صحیح اصلی قلمی نسخہ کو ایک غیر اصلی نسخہ سے اور ایک صحیح عبارت کو غلط عبارت سے تمیز کرسکین ضرورت ان نکتہ چینی تلاشونکی خواہ تو حواریون کی اصلی تحریرونکی جاتے رہنے سے پیدا ہوتے یا اون نسخون کے جاتے رہنے سے جو نسخے خود حواریون نے امتحان کرلئے تہے اور جنکی اصلیت پر اوتہون نے اپنی تحقیق رسے ظاہر کی تہی اسی سبب سے ہارنصاحب نے لکہا ہے کہ اب کسی نسخے مین مصنف کی سب عبارت نہین بلکہ سب جہان کے نسخونمین پہیل رہی ہے (ہارنصاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱ ۲ مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء) بیتلی صاحب نے یون کہا ہے کہ چونکہ مصنفونکے اصلی نوشتے ابتک موجود نہین ہین اسلئے اونکے تمام الفاظ اصلی کسی نقل مین شاید نہین ملتے لیکن سب نقلونکے مقابلہ سے دریافت ہوتے ہین انتہے (از طلوع آفتاب صداقت یعنے دین مسیحی کی تواریخی ثبوت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء باہتمام پادری شیرنگ صاحب نارتہ انڈیا ٹرکٹ سوسایٹی کیطرف سے صفحہ ۲۴۵) اور پادری فانڈرصاحب فرماتے ہین کہ اب درحالیکہ اصل نسخہ موجود نہ رہا اور قدیم کتابونکا شاید ایک ہی اصل نسخہ ابتک باقی نرہا ہو پس ان غلطیونکی تصحیح کرنیکی کوئی اور راہ اور تدبیر نہین ہے مگر یہہ کہ اسکی سب نقل نزدیک و دور سے جمع کرین اور عالم و فاضل زباندانان اون سبکو مقابلہ کرکے اس راہ سے تصحیح کرین اور جتنی نسخے زیادہ ہون تصحیح بہی اوتنا ہی آسان تر ہے (از اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۱ و ۵۲) پہر فانڈرصاحب فرماتے ہین کہ یہہ بات سچ ہے کہ وریوس ریڈنگ بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام تعین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۲ و ۱۳

اب مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ اون کوڈکسونکا تھوڑا سا بیان کروں جنکی نسبت علماء عیسائی
انجیل کی صحت اور اصلیت کا ثبوت کیا کرتے ہین اور اونپر زور دیتے ہین چنانچہ جو بیان
آگے لکھا جاتا ہے ہارن صاحب کی تفسیر کی جلد ۲ سے ترجمہ کیا گیا ہے

کوڈکس الکزنڈرینس (یعنے اسکندریہ کا یونانی قلمی نسخہ) اسمین عہد عتیق
کی چھوٹی بڑی کتابین اور عہد جدید کے کتابین ہین علماء عیسائی اوسکو سب نسخون مین
قدامت کے درجہ مین اوسکا نمبر اول کہا ہے یہ نسخہ چار جلد مین ہے تین جلد مین عہد
عتیق کے کتابین ہین اور چوتھی جلد مین عہد جدید کے معہ نامہ اول کلیمنٹ بنام کارنتھین
اور زبور سلیمان جنکو اب عیسائی جھوٹی جانتے ہین اور عہد جدید کے کتابون مین سے
متی کی انجیل ابتدا سے ۲۵ باب ۶ تک نہین ہے اور یوحنا کی انجیل ۶ باب ۵۰ سے ۸ باب
۵۲ تک نہین ہے اور نامہ دوم قرنتیونکو ۴ باب ۱۳ سے ۱۲ باب ۷ تک غایب ہے
زبور سے پہلے ایک نامہ اتہانی سیش کا بنام مارسی لنس اور اوسکے بعد ایک فہرست
ایسی زبورونکی جو دن رات کے ہر گہنٹہ کی نماز مین استعمال کی جائین اور چودہ
چند بلیز (یعنے دہرم گیت) بہی اوس فہرست مین تہے اور اونمین گیارہوان گیت حضرت
مریم کے تعریف مین تہا اور دلایل یوسیبیس زبور مین تفسیر اور اوسکے قواعد انجیل مین لکہی ہین
بعض عیسائی عالمون نے اس نسخہ کی بہت تعریف کی ہے اور بعضون نے بڑی مذمت
کی ہے چنانچہ وٹسٹین صاحب اس نسخہ کی مذمت کرنے والونکی سردار ہین اس بات مین
بہی اختلاف ہے کہ یہ نسخہ کہان کا لکہا ہوا اور کسکا لکہا ہوا اور کب کا لکہا ہوا ہے گریب صاحب
اور سکانیز صاحب اوسکو اخیر چوتہی صدی سے پہلے کا لکہا ہوا بتاتی ہین اور میکائلس صاحب
پانچوین صدیکا اور ڈاکٹر سیملر صاحب ساتوین صدیکا اور سیکیلس صاحب اٹھوین صدی
کا بتاتی ہین اور کہتے ہین کہ اوسمین اتہانی سیش کا نامہ موجود ہے اور اوڈن صاحب دسوین
صدیکا لکہا ہوا بتاتی ہین اور کہتے ہین کہ نامہ اتہانی سیش کا جہوٹا ہے اور اوسکے زندگی مین

بن نہین سکتا اور جو دسعین صدیین چھوٹھہ کا بڑا زور تہا تو اوسی صدیمین یہہ نامہ جعلی بہی بنا یا گیا ہوگا اور مونٹ فاکن صاحب کہتے ہین کہ غالب یہہ ہے کہ لوئی یونانی نسخہ چھٹی صدیسے قبل کا لکہا ہوا نہین ہے مشیم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہہ بات قرار پائی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تہا انتہے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۹۲

۲ کوڈکس واٹیکینس (یعنے وہ نسخہ جو واٹیکن محل مین تہا) علما عیسائی نے اسکا دوسرا نمبر رکہا ہے رومی ترجمہ سپٹواجنٹ کا جو ۱۵۹۰ع مین چہپا اوسمین اس نسخہ کا متن ہے اور اوس رومی نسخہ کی دیباچہ مین لکہا ہے کہ یہہ نسخہ پیشتر ۳۸۷ع یعنے چوتہی صدیکے اخیر کا لکہا ہوا ہے پروفسر ہگ صاحب اسکو چوتہی صدیکی ابتدا کا لکہا ہوا کہتے ہین اور بشپ مارش صاحب پانچوین صدیکی اخیر کا اور مونٹ فاکن صاحب اور بلین کاین صاحب پانچوین یا چہٹی صدیکا اور دیوپن صاحب ساتوین صدیکا بتاتے ہین با اینہمہ تعجب یہہ ہے کہ باوجود قدیمی ہونیکے اور باوجود برابر تعداد کتابونکے کوڈکس الکزنڈرینا اور یہہ نسخے اپسمین اسقدر مختلف ہین کہ کسی دونسخون مین ایسا اختلاف نہوگا ہارن صاحبنے اپنی جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ع کے صفحہ ۷۸ مین لکہا ہے کہ جہان مین کسی کتاب کے دو نسخے ایسی مختلف نہین ہین جیسے کوڈکس اسکندریہ نوس اور واٹی کانوس اور قانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۴۴ مین بہی اقرار کرتے ہین کہ ہارن صاحب نے دوسری جلد (مطبوعہ لندن ۱۸۲۸ع) کے ۱۲۲ صفحہ مین اسبات کو یون لکہا ہے کہ اون دونسخونکے بیچ مین زیادہ اختلاف قرءت اور نقل کے ہین انجیل کے دوسی اور قدیمی نسخون کی نسبت انتہے اور ان دونون نسخون مین تو عہد عتیق کے کتابین اصل عبرانی بہی نہین ہین بلکہ صرف یونانی ترجمہ ہے اور کوڈکس افریمی مین تو اسکا نشان اور گمان بہی نہین ہے نہ اصل زبان مین اور نہ ترجمہ بلکہ اوسمین صرف عہد جدید کے ناتمام کتابین ہین

اس نسخہ کوڈکس واٹیکانوس مین عہد عتیق مین سے پیدایش ۲ باب اول سے پیدایش کے کتاب کے تہین ہین اور ۳۲ زبور یعنے ایکسو پانچ زبور سے ایکسو سینتیس تک نہین ہین عہد جدید مین عبرانیونکے ۹ باب ۱۴ سے آخرنامہ تک اور دونامے بنام طمطاوس اور نامہ بنام طیطس اور نامہ بنام فلیمان اور تمام کتاب شاہدات غایب ہے مگر پندرہوین صدی مین کتاب شاہدات یوحنا اور آخرنامہ عبرانیونکا لکھہ کر شامل کردیا ہے اور بہت جگہہ سے لفظ مٹی ہوئے اور بہت درست کئی ہوئے ہین اور جو اس نسخہ مین اور اسیطرح نسخہ الکزندرین مین بہی جانشان نشانون مقررہ اُرجن سے تہین تو اس سے ڈاکٹر کی کاٹ نے دلیل پکڑی ہے کہ یہہ دونون نسخے نہ اصل نسخہ ارجن سے نہ اوسکی اون نقلون سے جو قریب اوسکے زمانہ کے ہوئی تہین لکہی گئی ہین بلکہ بعد مدت کے اون نقلون نسخے جنمین وے نشان نہ تہی اور وے نشان نقلونمین لکہنے موقوف ہو گئے تہے لکہے گئے ہین اور چونکہ یہہ نسخہ کوڈکس واٹیکنس ترجمہ سپٹواجنٹ کی ایک نقل ہے ترجمہ سپٹواجنٹ کے بابت وارڈصاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ منطبعہ سنہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۱۸ مین لکہتے ہین کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہی اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا اگرچہ ظاہر مین اوسکا ادب کرتا ہے لیکن اونکو بعض جا لاچار ہو کر ترجمہ لاطینی اختیار کرنے پڑتا ہے انتہٰے اور ترجمہ لاطینی کی بابت ہارنصاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ع جلد ۴ صفحہ ۴۶۳ مین لکہتے کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سی خرابیان اور الحاق اوسمین ہوئے اور صفحہ ۴۶۷ مین ہارنصاحب لکہتے ہین کہ یہہ بات ضرور یاد رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکے نقلکرنیوالون نے بہت ہی ناجایز طورسے عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج کردیا انتہٰے اس سے ظاہر ہے کہ انمین سے کوئی نسخہ ظہور اسلام سے پیشتر کا نہین ہے صرف اونکے بوسیدہ اوراق دیکہہ کر چوتہی صدی سے دسوین صدی تک اونکی تحریر کا زمانہ قیاس کرتے ہین اور

معونت غاکن صاحب اقرار کرتے ہین کہ چہٹی صدی سے قبل کا لکہا ہوا ان دونون مین سے کوئی نسخہ نہین ہے اور باوجود اسکے ان نسخون مین آپسکے پوری اختلاف اور لفظون کے چہوٹنے اور بنا نے وغیرہ اور اصل یونانی نسخہ مین مشرق کے ملحدون کے تحریف ہونے سے اور بہی کسی طرح کے اعتبار کے قابل نہین رہی اور جب ان نسخون کی قدامت کو انجیل کے صحت کا وسیلہ ٹہراوین تو بقول شخصے چور کی ڈاڑہی مین تنکا اور بہی زیادہ ثبوت اناجیل کے برباد کا ظاہر ہے ورنہ تمام دنیا مین جسقدر مذاہب ہین کون اپنی پرانی کتابین اظہار صداقت کی لئے پہرتا ہے اور تو بہی کوئی مخالف اونپر تحریف کا الزام نہین لگاتا اور جس مذاہب کے کتابون مین تحریف ہوجانیکا عالم مین شور مچ رہا ہے اوس مذہب والے اگر پرانی سی پرانی کتاب پیش کرین تو بہی صادق نہین ٹہر سکتے کیونکہ تحریف اٹہارہ سو برس سے چلی آتی ہے یہانتک کہ ہر ملک کے لوگ اپنی انجیل مختلف رکہتے تہے جیسا کہ ڈاکٹر ہارن صاحب کے قول اور ڈاکٹر گریسباخ وغیرہ کی تحقیقات سے ظاہر ہے اور یہہ کہ یہہ پرانی کتابین بہی تو اسی اختلاف پر گواہی دی رہی ہین کہ اونمین ایک دوسرے سے مطابقت نہین رکہتے اگرچہ حاجت نہین کہ اب ان دو نسخون کے بعد کہ جو سب نسخون مین نمبر اول رکہتے ہین اور نسخونکا بہی حال لکہا جائے لیکن پڑہنے والونکی خاطر جمع کے لئے اور بہی دو ایک کوڈکسونکا حال لکہنا مناسب ہوا تاکہ کوئی یہہ نہ سمجہے کہ شاید ان دو کے سوا اور نسخے اعتبار مین کافی ہونگے

کوڈکس کاٹونئنس اسکے چند ورق رہ گئے ہین باقی سب اوس آگ مین جلگئے جو مقام ویسٹ مینسٹر کاٹن صاحب کے گہر مین جہان وہ رکہا تہا لگی تہی یہہ نسخہ کسی قلمی نسخے یا چہپے ہوئی نسخہ سے بجز کوڈکس الکزنڈرینس کے مطابقت نہین رکہتا اسمین صرف کتب عہد عتیق ہین اور وہ بہی جو جلنے سے بچ رہین باقی سب جلگئین

کوڈکس امبروسینیس اس نسخہ کا یہہ نام کتب خانہ امبروسین واقع مقام ملن سے نکلا ہے جہان وہ رکہا ہوا ہے غالباً وہ ساتوین صدیکا ہے اس نسخہ مین لہجہ اور دیگر علامات سے

علاوہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ حال کے کسی شخص سے ... زیادہ کیا ...
کوڈکس افریمی یا کوڈکس ریجی آس یہہ نسخہ مصر کا لکھا ہوا ہے اس نسخہ کی عبارت بہت ...
سی جگہہ سی عبارتین گھٹ گئی ہین جنکا حال گریسباخ نے بیان کیا ہے ایک صاحب نے اپنی
کتاب مین بیان کیا ہے اس نسخہ مین یوحنا کی انجیل کی پانچوین باب کی چوتہی آیت ہے
نہایت بحث ہے حاشیہ پر بیچ بشپ مارش صاحب اسکو ساتوین صدیکا لکہا ہوا کہتے ہین
اور اس نسخے مین کسی محقق نے تبدیل کی ہے اور گریسباخ صاحب سمجھتے ہین کہ یہہ تبدیل اوس
نسخے کے لکھے جانیکے بہت عرصے پیچھے ہوئی ہے اور اوسمین بہت سی عبا[رتین] ...
اور مارش صاحب جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۳ع کے صفحہ ۹۴ و ۹۵ مین لکھتے ہین کہ عہد نامہ جدید
کے اندر اس نسخے مین بہت سے نقصان جنکو وتستین نے اولاً ظاہر کیا اور بیکا اس اور
گریسباخ نے ثانیاً وتستین کے اظہار سے نقل کیا ہے پائے جاتے ہین اور علاوہ ان نقصانون
کے بہت جا سے پڑہا ہی نہین جاتا ہے
کوڈکس بیزی یا کوڈکس کین تبریجی اینسس اسمین چارون انجیلین اور اعمال حواریین ہین
مگر انجیل متی کی ابتدا سے کچہہ گئی ہوئی ہے اس نسخہ کے زمانہ تحریر مین اختلاف ہے بعضے دوسری
صدیکا اور بعضی پانچوین صدیکا اور بعضی چہٹی صدی کا اور بعضی ساتوین صدیکا لکہا ہوا
خیال کرتے ہین اور اس نسخہ مین بہت سی اصلاحین کی گئی ہین جنمین سی چند کا ڈاکٹر گریسباخ
صاحب نے بیان کیا ہے اور چند صفحہ جنمین متی ۳ باب ۸ سے لغایت ۱۶ اور یوحنا
۱۸ باب ۱۲ سے لغایت ۲۰ باب ۱۳ تک اور مرقس ۱۵ باب سے انجام تک ہین اون
سبہون کو زمانہ حال کے کسی شخص نے لکھا ہے کہ جسکی تاریخ لکھی جانی کی وتستین
صاحب دسوین صدی قرار دیتے ہین مگر گریسباخ صاحب بارہوین صدی اس نسخہ کی
بہت سی علامتون سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے شخصون نے مختلف وقتون مین
اس نسخہ مین اصلاحین کی ہین اب وہ مقام کیمبرج کی مدرسہ ... کتب خانہ سرکار

مین رکھا ہوا ہے

کاڈکس کارس ہوانسس کل عہد جدید سوائی مشاہدات یوحنا کی ہی اور یارھوین صدی
کا ہے جس نسخہ سے نقل کیا ہے اوسکی حاشیہ پر جو عبارت بطور شرح کی لکھی تہی نقل کرنے
والی نے متن مین ملا دی ہے

مکیلس صاحب ڈاکٹر بینٹلی صاحب کا قول اپنی عہد جدید کے دیباچہ جلد اول صفحہ ۲۶۲
مین نقل کرتے ہین کہ جن لوگون کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا تہا جیسے رومی اور یونانی
اونمین بیہودہ معلومون کے ایسی قصور پائی گئی ہین اور اونکی اصلاح مین ایسے بیٹے ہین
کہ باوجود دو پوری صدیون کے نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ چینون کی محنتون کی وہ کتابین ابتک غلطیون
کا انبار ہین اور اسیطرح رہین گی برخلاف اسکی جہان کہین کسی مصنف کے بہت نسخے ہوتے
ہین اگرچہ بموجب مقدار نسخون کے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ
فہمند اور عقیل لوگون کے ہاتون سے ہوا ہمیشہ بہت صحیح ہوتا اور مصنف کی اصلی الفاظون کے
قریب تر ہوتا ہے پارنہ تہی جبکہ یہہ سب کتابین قلمی تہین اور فن چہاپہ کا نہ معلوم تہا
علاوہ انکے اور بہت سے نسخے قلمی موجود تہے تو کسیطرح ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان واقع
ہوتین ہارن صاحب انٹروڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ مین لکہتے ہین کہ عہد عتیق
اور عہد جدید کی کتابین اور دیگر تمام قدیمی تحریرین عموماً بذریعہ نقل کے ہر ایک پاس ہین اور
مروج ہوئی ہین اسلئے ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان داخل ہوتین اور جسقدر کثرت سے
کتابین بڑہین اوسیقدر غلطیان اونمین بڑہین اور اختلاف عبارت اونمین پیدا ہوتے آگئے

سکرمنٹ ۱۰

اب ایک اور بات کا ذکر کرنا مناسب ہے وہ یہہ ہے کہ علمائی عیسائی اکثر دعوی کرتے ہین کہ
قدیم مصنفون نے بہی جیسی کہ کلیمنس نامے اسقف اور یگناتیوس وغیرہ نے اپنی اپنی تصنیفات
مین اناجیل کے فقرات کو داخل کیا ہے جنسے اناجیل مروجہ کی صحت ظاہر ہوتی ہے اسکا

مختصر جواب لکھا جاتا ہے کلیمنس جو روم کا اسقوف سمجھا جاتا ہے اوسکا صرف ایک خط قرنتیونکے نام ہے اوسکی سال تحریر مین اختلاف ہے رومن تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۴۷ مین سنہ ۹۵ع کا لکھا ہوا مرقوم ہے ارچ بشپ آف کنٹربری اوسی سنہ ۶۴ اور سنہ ۷۰ کی درمیان سمجھتا ہے اور ڈیوپن اور ٹلی منٹ سمجھتے ہین کہ سنہ ۹۱ یا ۹۳ تک کلیمنس بشپ ہی نہوا تہا اور ریکلارک کے نزدیک سنہ ۶۹ع اور ڈاڈول کے نزدیک سنہ ۶۴ مین وہ خط لکھا گیا ہے اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۱۴۶ مین ہے کہ قریب سنہ ۹۶ع مین وہ لکھا گیا تہا اور لارڈنر سنہ ۹۶ کا لکھا ہوا سمجھتے ہین اسکے سوا اوسکے سارے خط سے کسی جا صاف نہین دریافت ہوتا کہ کسی انجیل کا حوالہ لیتا ہو بلکہ جو چند فقرے اوسکے کسی جا اتفاقاً کسی انجیل کی عبارت سے ملگئے ہین اونکی بابت علماء عیسائی نے شور مچایا ہے کہ یہہ فقرے انجیل سے لئے ہونگے چنانچہ نمونہ کے طور پر ایک مقام اوسکا نقل کیا جاتا ہے تاکہ زبردستی ان عیسائیونکی ظاہر ہوجاوے اور بعد اوسکے دو اور مقام ہین جنکو علماء عیسائی بہی سند جانتے ہین اور اونسی بڑھ کر کوئی مقام سند کی لایق نہین ہے مسٹر جونس کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کلیمنس نے اس فقرہ مین جو عیسیٰ کو پیار کرتا ہے اوسکو چاہئے کہ اوسکے حکم پر عمل کرے یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کا حوالہ لیا ہے اسنتئے اگرچہ اسمین بخوبی مطابقت نہین تو بہی مطلب کچھہ ملتا ہے انجیل مین دیکھنا چاہئے مگر یہہ صرف ایک غلط گمان ہے کلیمنس کے خط کا سال تحریر سنہ ۹۶ع سے اتجاوز نہین کرتا اور یہی مسٹر جونس کہتا ہے کہ یوحنا نے اپنی انجیل سنہ ۹۸ع مین لکھی (از تفسیر ہارنصاحب جلد ۴ صفحہ ۳۰۷) کلیمنس کے خط لکھنے کے وقت انجیل یوحنا کا وجود کہان تہا اسلیئے بشپ پیٹرس نے صاف اقرار کیا کہ کلیمنس نے انجیل سے نہین لکھا ہے (دیکھو لارڈنر کی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۷ع جلد ۲) اور ایسی موافقت کس ملک کی زبان مین ایک دوسرے سے نہین ہوتی صاحب کیہو سو لکھتا ہے کہ وہ عمدہ اخلاق مندرجہ عہد جدید جنپر عیسائی بڑا فخر کرتے ہین لفظاً لفظاً کنفیوشس نے

کتاب اخلاق سے جو قریب چھہ سو برس پیشتر حضرت عیسیٰ سے تصنیف ہوئی ہے منقول ہین مثلاً ذیل اخلاق ۲۴ کی یون مرقوم ہے دوسرے سے وہ کرو جو تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھہ کرے اور ویسا کرو جو تم نہین چاہتے کہ وہ تمسے کرے اور تمکو صرف اسی خلق کی حاجت ہے اور یہہ سب خلقون کی اصل ہے متی ۲ ۲ باب ۹ ۳ و ۴۰ یہہ مضمون عیسائیون نہایت عالی سمجھا جاتا ہے گولڈن رول یعنے سنہری قانون کہتے ہین لیکن جب حضرت عیسیٰ سے چھہ سو برس پیشتر کنفیوشس نے یہہ مضمون لکھا تو کون کہہ سکتا ہے کہ کسی انجیل سے یہہ لکھا گیا ہو بلکہ گمان ہے کہ ان انجیل لکھنیوالون نے ایسی سنجیدہ قول اپنی کتاب کی عظمت کے لئے درج کرلیے اور ذیل خلق ۱۵ کی مرقوم ہے اپنے دشمن کی موت نچاہ کہ وہ خواہش بیفایدہ ہے اور اوسکی زندگی خدا کے اختیار مین ہے فقط یہہ مضمون بھی ۵ باب ۴۴ مین ہے اور ذیل خلق ۵۳ کی ہے نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھہ کرو اور کبھی بدی کے بدلہین بدی نکرو فقط دیکھو رومیونکا ۱۲ باب ۱۷ ایضاً ۱ تسلونیقی ۵ باب ۱۵ ایضاً ۱ پطرس ۳ باب ۹ مین یہی مضمون ہے جسے انگریزی مین گولڈن رول کہتے ہین یعنے سنہری قانون العالیجناب مقدس پادری ایکسیس صاحب جسے پادری یورنو صاحب نے فارسی مین ترجمہ [illegible] نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۹۵ مین در بیان مذہب حکما لکھا ہے کہ اہل چین تفصیل ورکتا بہا ے خود بیان یک اینحکم را کہ ہر چیزیکہ نسبت بخود نمیخواہی کہ بکنند بدیگران مکن است اتے از تواریخ چین مصنفہ پادری ایکسیس صاحب جسے پادری یورنو صاحب پیشوای پادریان مقیم الہ آباد نے ترجمہ کیا نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ ۱۸۶۲ء فصل دہم صفحہ ۹ ۔

اجمال اون دو بڑی سندی عبارتونکا جنمین اول یہہ کہ ۱۲ باب اوس نامہ مین یون واقع ہوا ہے کہ ہم کرین جیسا کہ لکھا ہوا ہے اسلئے روح القدس نے اصطرح کہا ہے کہ دانا آدمی اپنی دانائی پر فخر نکرے خصوصاً یاد رہین خداوند یسوع کی الفاظ جو بردباری اور مجاہدہ کی تعلیم کیوقت یون فرمائے تھے رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے بخشو تاکہ تم بخشے جاؤ جیسا

تم کروگے ویسا ہی تمہارے ساتھہ کیا جائیگا جیسا تم دوگی ویسا ہی تمہین دیا جائیگا جیسے
تم عیب گیری کروگے ویسی ہی تمہارے عیب گیری کیجائیگی جیسی تم مہربانی دکھاؤگی ویسی ہی
تمکو مہربانی دکھائی جائیگی اور جس پیمانہ سے تم ناپوگی اوسی پیمانہ سے تمہارے لیئے ناپا جائیگا انتہےٰ
علماء عیسائی ایسا کہتے ہین کہ کلیمنس نے یہہ الفاظ لوقا ۶ باب ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و متی ۷
باب ا و ۲ و ۱۲ اسے نقل کئے ہین مگر اسمین بہی صرف کچہہ مطلب کا میل ہو گیا ہے نہ یہہ کہ
سب عبارتیں ان انجیلوں مین دیکہہ لیا چاہیئے اور دوسری عبارت یہہ ہے جو کلیمنس نے ۴۶ باب
اوس نامہ مین لکہی ہے یاد رکہو خداوند یسوع مسیح کی الفاظ اسلیئے اوسنے کہا ہے کہ اوس
آدمی پر افسوس (جسکی طرف سے جرم آوے) اوسکے لیئے یہہ بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا اس سے کہ
وہ میرے کسی پسندیدہ کو دکہہ دیوے اوسکے لیئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین
باندہکر سمندر مین ڈبویا جاتا اس سے کہ وہ میرے کسی ایک کو چہوٹے بچہ لینے دکہہ دیوے انتہےٰ
کہتے ہین کہ یہہ فقرے متی ۲۶ باب ۲۴ اور متی ۱۸ باب ۶ مرقس ۹ باب ۴۲ لوقا ۱۷ باب ۲
سے منقول ہوئے ہین اب ان دونون مقامونکو اناجیل سے ملا کر پڑہنا چاہیئے تو معلوم
ہوگا کہ کسقدر تفاوت ہے ان سب باتونکا مفصل بیان بہت طول ہو جائیگا اسلیئے
اتنی تکلیف اس کتاب کے پڑہنے والے پہی منحصر رکہی دوسرے یہہ کہ اگر کلیمنس نے
اناجیل کے حوالہ کا ارادہ کر کے لکہا ہوتا تو متکلمین کے دستور کے موافق اوس انجیل کا نام
لکہہ دیتا اور جبکہ ایسا نہین کیا تو ظاہر ہے کہ اوسکا ارادہ انتخاب عبارت انجیل کا نہتہا
تیسرے یہہ کہ اگر وہ انتخاب کرتا تو ایک مضمون کو ایکہی انجیل سے لکہتا جیسا کہ سبکا دستور
ہے اور یہہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ آدہا فقرہ ایک انجیل سے اور آدہا دوسری انجیل سے
بلکہ اوسکا پچہلا حصہ تیسری انجیل سے اپنی عبارت کے جملے مین شامل کرے ایسا کوئی نہین
کر سکتا ہے اگر یہی دستور اختیار کرین تو کوئی عبارت ایسی نہ نکلے جسکے الفاظ اناجیل سے نہ
انتخاب ہو سکین اور میرے اس اعتراض کی بہی حاجت نہتی ہے جب یہہ ثابت ہو کہ کلیمنس

کی عبارت کسی چالاک کے ملائی ہوئی نہین ہے اسلیے سوا تواریخ کلیسیا چھاپہ روم منزل پور سنہ ۱۸۵۶ء حصہ ۲ صفحہ ۴۰ دفعہ ۲۰ مین لکھا ہے کہ خط مذکور (یعنے کلیمنس کا خط) اوس جماعت کیطرف سے جو شہر روم مین مقیم تہی لکھا گیا تہا خاص روم کے اسقوف (یعنے کلیمنس) کیطرف سے تحریر نہین ہوا تہا (اور اسیطرح اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۴۸ مین بہی ہے) یہان سے ثابت ہے کہ کلیمنس اوسکا راقم نہین ہے خدا جانے کسنے لکھا ہوگا چنانچہ اوسی صفحہ کے حاشیہ مین اسکی پہچان کہ کلیمس نے یہہ خط نہین لکھا مرقوم ہے کہ عبارت خط کی ایسی ہی ہے انتہے جس سے کلیمنس کا لکھا ہوا وہ خط نہین ثابت ہوتا اب اگناشیوس کی تحریر کا حال سُنئے جو سنہ ۱۰۷ء سے پیشتر انطاکیہ کا اسقوف تہا ایکہو سومن تواریخ کلیسیا حصہ ۲ صفحہ ۳۵ سطر ۱۷ الارڈنر اپنی تفسیر کے دوسری جلد مین لکہتا ہے قولہ یوسی بیس اور جروم نے اوسکے سات خطونکا ذکر کیا ہے اور اسکے سوا اور خطوط بہی اوسکی طرف منسوب ہین کہ جنکو جمہور علماء عیسائی جعلی سمجہتے ہین اور میرے نزدیک بہی ظاہر یہی ہے اور ان سات خطونکی دو نسخے ہین ایک بڑا دوسرا چہوٹا اور سوا مسٹر وسٹن اور دو چار اوسکے تابعین کے سب کی یہی رای ہے کہ بڑی نسخے مین الحاق ہوا ہے اور چہوٹا نسخہ اسکی قابلیت رکہتا ہے کہ اسکی طرف منسوب ہو اور مین نے جو غور سے دونون نسخونکا مقابلہ کیا تو یہہ بات معلوم ہوئی کہ چہوٹی نسخے مین الحاق کر کے بڑا بنا لیا ہے اور یون نہین کہ چہوٹا نسخہ بڑے نسخہ سے مختصر کر لیا ہو اور جو لوئے قدما کی ہی چہوٹے نسخے سے مناسبت بہ نسبت بڑے نسخے کی زاید رکہتے ہین باقی رہا یہہ سوال کہ آیا خطوط مندرجہ چہوتے نسخے کی بہی حقیقت مین اگناتیوس کے ہین یا نہین اسمین بڑا جہگڑا ہے اور بہت بڑی بڑی محققون کے قلم اس امر مین کام آ ئے ہین اور مین جانبین کی تحریر کو دیکہہ کر اس سوال کو مشکل سمجہتا ہون اور میرے نزدیک اتنی بات ثابت ہے کہ یہہ خطوط وہی ہین جنکو یوسی بیوس نے پڑہا اور اریجن کیوقت مین موجود تہے اور بعض فقرے

صفحہ ۵ سطر ۱ ... [illegible]

تہارے نزدیک اگناتیوس کی مناسب نہین تو یہہ بات ... معلوم ہوتی ہے کہ
الحاقی مانین نہ یہہ کہ اونکا لحاظ کرکے اون سب خطوط کو رد کرین خصوصاً ...
سخونمین جسمین ہم اب مبتلا ہین اور جو شر سے خطوط مین کسی ایرین نے الحاق کیا ہے ...
ہو سکتا ہے کہ چھوٹے خطوط مین بھی کسی ایرین یا کسی دیندار یا دونون نے دست ...
کی ہوگی گو ہمارے نزدیک اس دست اندازی سے بڑی خرابی نہین آئی ...
اور کتاب ببلی کا محشی اوسکے حاشیہ مین لکہتا ہے کہ پچھلے ...
خطوط کا ترجمہ سریانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیورٹن نے طبع کیا ہے اور اوسکے ...
نے قریب تحقیق کی اس امر کو کر دیا ہے کہ چھوٹے خطوط یونانی مین جنکو آشر ...
کیا ہے الحاق ہوا ہے اور بعد اسکے چار دلیلیون اسکی ذکر کیا ہے جسکو ...
دیکھے اور جب حال اس کے خطوط کا یہہ ہو تو ہم کو اسکے فقرہ ... نقل کرکے
جواب دینا ضروری نہین ہے

اب دیکھیے کہ بڑی کتاب مجموعہ خطوط اگناتیوس کے جمہور علما اور محققین عیسائی
کے نزدیک جعلی اور محرف ہے اور لارڈنر اوسمین فرقہ ایرین کی تحریف کا قایل ہے
اور چھوٹی کتاب مجموعہ خطوط اگناتیوس بھی بعض محققین کے نزدیک جعلی ہے
اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہین لیکن موافق تحریر لارڈنر اوسمین بھی الحاق
ہوا ہے اور گمان دست اندازی کا فرقہ ایرین یا دیندار عیسائیون یا دونون یعنے
ایرین اور دیندار عیسائی دونون کی طرف ہے اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء
صفحہ ۴۴ مین ہے کہ اگناشس جب انطاکیہ سے روم کو جاتا تھا اوس سفر مین
کہ جسکا انجام جیسا اوپر لکھا گیا اوسکی شہادت مین ہوا اوسنے ازمرنہ (یعنے سمرنہ) سے
مگنیشیہ فلدلفیہ ترالس اور روم کی کلیسیاؤنکو اور ازمرنہ کے پاولیکرپ کو سات
خط لکھے تھے سنہ ۱۶۴۶ء تک ان کی نقلین صرف تحریف اور تصنیف کے ساتھ

ملتی ہین منہ کو رہین شہر فلورنس کے درمیان ایک قلمی نسخہ ایسا برآمد ہوا کہ بعضین سے
یہ مسئلہ درہ خطوط اصلی چہاپے گئے لیکن انکی اصلی خطوط کا ثبوت صرف حسن ظن ہے
قطع نظر اسکے دیونی سئیس بشپ آف کارنتہ جو دوسری صدی عیسوی مین باواز بلند چلاتا
تہا کہ مین نے بہائیونکی درخواست سے خط لکہے تہے لیکن ان شیطان کی خلیفون نے میری
خطونکو گندہ کر دیا [illegible] بعض باتین بدل دین اور کچہہ داخل کین جنکے لئے دوہرا
[illegible] کچہہ تعجب کی بات نہین کہ اگر بعض نے خداوند کی پاک کتابونمین بہی ملاوٹ کا
ارادہ کیا ہے کیونکہ اونہون نے اور کتابونمین جو اون کتابونکی مقابل
تہین وہی قصد کیا انتہے از تاریخ یوسیبیوس جلد ۴ باب ۲۳
پہر جیسے عیسائیون نے [illegible] کے مضمون حیات ہی مین اوسکے خطونکا یہہ حال
کیا تو اوسکے موت کی بعد کیا کچہہ نہ خاک اوڑائی ہوگی اور اسیطرح یوسیفس کی تاریخ
مین بہی الحاق ہوا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح ہارن صاحب کی کتاب
کے بہی جبکہ وہ دوسری اور تیسری دفعہ چہاپی گئی ہر دفعہ مین صورت اور کیفیت بدلتی
گئی دیکہو کتاب ہارن صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۸ء چہٹا چہاپا اور مطبوعہ لندن
۱۸۲۲ء تیسری چہاپے لب التواریخ جلد ۲ باب ۹ فصل ۱ صفحہ ۹۳ مین ہے
کہ ایسیڈورس کے مکتوب کا جعل سولہوین قرن تک کامل آشکار نہوا تہا انتہے نقل بعضہ

منادی

متی ۲۷ باب ۸ مین اوس کہیت کی بابت جو مسیح کی مصلوبی کے وقت یہودا اسکریوطے
کی رشوتی روپیونسے مول لیا لکہا ہے آج تک وہ کہیت خونکا کہیت کہلاتا ہے
یعنے اگر یہہ انجیل مسیح کی مصلوبی کے وقت لکہی گئی تو آجتک کی لفظکی کیا حاجت
تہی اور اگر اوسوقت کوئی انجیل موجود نہ تہی تو الہام الہی سے صرف زبانی تعلیمات اور

مسیح کے مرنے اور جی اوٹھنے کی خبر سنانی پر کیونکر حصر کیا گیا اور اگر صرف یہی کافی تہا تو اوس سے پیشتر انبیاء علیہم السلام نے توریت اور صحیفونکو کس واسطے لکہا یرمیاہ ۳۰ باب ۲ استثنا ۳۱ باب ۹ اور انجیل کے بہی لکہنے کی عرصۂ دراز کی بعد کیا حاجت تہی اور کسی ضرورت کے وقت جسطرح آگے زبانی تعلیم اور نصیحت کیجاتی تہی اسیطرح پہر بہی اور ہمیشہ تک کر سکتے تہے کیونکہ بولنے والے تم نہین بلکہ تمہارے باپ (یعنے خدا) کی روح جو تم مین بولیگی متی ۱۰ باب ۲۰ اور یوحنا سے رویا مین کیون کہا گیا کہ لکہہ کیونکہ یہہ باتین سچ اور برحق ہین مکاشفات ۲۱ باب ۵ پہر حضرت عیسیٰ نے جب طرح طرح کی نصیحت کی خصوصاً جب قیامت کا ذکر کیا تب کیون نہ کہا کہ لکہہ انتہی متی ۲۵ باب مکاشفات ۲۲ باب ۸ و ۹ امین جو کتاب کے گہٹانے اور بڑہانے والے پر لعنت لکہی ہے عیسائی اسی کتاب کے محفوظ رہنے کا ایک سبب سمجہتے ہین لیکن اگر مصنف کتاب مشاہدات کا یہہ باتین نہ لکہتا تو بہی کتب الہامی کے گہٹانے اور بڑہانیوالے کا یہی نتیجہ سب جانتے ہین اور جبکہ باوجود جاننے کے توریت وغیرہ کتب الہامی مین دخل و تصرف علانیہ موجود ہے خصوصاً سامری اور یہودی ہیکل کی بابت تو مشاہدات مین کہ جسکا نہ صرف الہامی بلکہ معتبر ہونا بہی سیکڑون برس تک ثابت نہو اگہٹانے اور بڑہانے والیکو تامل کا کیا سبب تہا دوسرے یہہ کہ خلاف سب الہامی کتابونکے جو مشاہدات مین سخت لعنت گہٹانے اور بڑہانیوالے پر لکہی ہے تو یقیناً مصنف مشاہدات اگلی کتابونکے تحریف سے خوب واقف ہوچکا تہا اور دستور کے بموجب اپنی کتاب مین بہی لوگونکے دخل و تصرف کا یقین تہا وہ جانتا تہا کہ جب لوگ اگلی کتابونمین گہٹانے اور بڑہانے سے نہ چوکے تو مشاہدات کو کب سلامت رہنے دینگے (متی ۱۰ باب ۲۴) کیونکہ جب ہرے درخت کے ساتہہ ایسا کرتے ہین تو سوکہے کے ساتہہ کیا نہ کیا جائیگا (لوقا ۲۳ باب ۳۱) تیسرے مکاشفات ۲۲ باب کے

۸ اباب ۱۹ آیت صرف کتاب مکاشفات ہی کی بابت معلوم ہوتی ہے نہ یہہ کہ اور کتب مشمولہ عہد جدید کی بابت ہی کیونکہ اوسوقت تک انجیل یوحنا تو موجود ہی نتھی پہر بعض علماء عیسائی جو انجیل کے غیر محرف ہونے کے لئے متی ۲۴ باب ۳۵ کو دلیل لاتے ہین کہ آسمان و زمین ٹلجائینگے پر میری باتین کبہی نہ ٹلینگین انتہے اگر یہہ آیت صحیح ہو تو انہین پہلے اسکا دریافت کرنا چاہیے کہ مسیح نے جسوقت یہہ بات فرمائی اس وقت یہہ انجیل بقول علماء عیسائی موجود کہان تہی بلکہ حضرت عیسیٰ نے بقول علماء عیسائی کسی انجیل لکہنے کا حکم ہی نہین دیا ہے پہر کیونکر ثابت ہوا کہ یہہ آیت ساری انجیل کی صحت پر دلیل ہے اور یہی جواب اون سب آیتون کے لئے ہے جو عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کا قول انجیل کے صحت پر دلیل لائین کیونکہ اناجیل سے ہرگز ثابت نہین کہ مسیح نے کبہی ان انجیلونکو دیکہا ہو پہر کیونکر اونکی صحت پر گواہی دے سکے

پس ایسے ایسے انقلابون اور شدت مصائب عیسائیان اور کمال قلت کتاب اور طوالت زمانہ جہالت و تاریکی عیسائیان اور کثرت جعلسازان مصنف کتاب جعلی اور نامعلومی حال مصنفان اناجیل وغیرہ اور گواہی علماء عیسائی درباب تحریف اور خود دیندار عیسائیونکی طرف سے ہی تحریف ہونا اور غیر الہامی ہونا بدلائل نوشتہ اول باب او ۲ و ۳ و حالات مرقس اور بیضرورت و خلاف دستور کتب الہامی ان انجیلونکا شمار چار تک پہونچنا اور گم ہونے اصل انجیل عبرانی اور بے ترتیبی فقرات اناجیل اور اختلاف اقوال روح القدس ان سب باتون سے پادری فانڈر صاحبکا قول یاد آتا ہے کہ ہر حال مین تمام تعین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے از اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۲ و ۱۳

کلیسا

اس مین دس سکرمنٹ ہین

سکرمنٹ ا

متی ۵ باب ۱۸ مین لکہا ہے جب تک آسمان و زمین ٹل نجائین ایک نقطہ یا ایک شوشہ
توریت کا ہرگز نہ مٹیگا اسلیے علماء عیسائی اس آیت کو توریت کی صحت پر بڑی
دلیل سمجہتے ہین لیکن اسکے بعد ۱۹ آیت سے صاف ظاہر ہے کہ یہان توریت کے
احکام شریعت مراد ہین چنانچہ دس احکم جو لوحون پر لکہے تھے اور دستور قربانی و ختنہ
وغیرہ پس جو کوئی ان حکمون مین سے سب سے چہوٹے کو ٹال دے اور ویسا ہی
لوگونکو سکہاوے آسمان کی بادشاہت مین سب سے چہوٹا کہلائیگا (متی ۵
باب ۱۹) اگرچہ اناجیل مین کثرت الحاق با شمول کتب جعلی کے سبب ہم یقین
نہین کہہ سکتے کہ جو آیات اناجیل وغیرہ کے کسی ضرورت مین پیش کیجاتی ہین
وہ ضرور صحیح ہونگے تو بہی بپاس خاطر الملتفات اتنی تکلیف مین گوارا کر سکتا ہون
عیسائیون نے ختنہ کا دستور بالکل موقوف کر دیا اور اصطباغ کو قایم مقام اوسکا جانتے
ہین لیکن یہہ عقیدہ کئی سبب سے بے بنیاد ہے اول یہہ کہ انجیل مین کہین اسکا حکم نہین
پایا جاتا جس سے ثابت ہو کہ اصطباغ قایم مقام ختنہ ہے دوسرے یہہ کہ اگر اصطباغ قایم
مقام ختنہ ہے تو مختونونکو اصطباغ دینے کی کچہہ حاجت نہین یعنے اگر کوئی یہودی یا
مسلمان عیسائی ہو جاسے تو باوجود اوسکی مختونیکے پہر اصطباغ جو کہ ختنہ کے بدلے مین ہے
دینا کیا ضرور اور جبکہ ایسا نہین کرتے تو اصطباغ قایم مقام ختنہ کیونکر ہوا تیسرے یہہ
کہ پیدایش ۱۷ باب مین خدا نے اس دستور ختنہ کو اپنے اور اپنے لوگونکے یعنے حضرت
ابراہیم اور اونکی اولاد کے درمیان پشت در پشت اور نسلاً بعد نسلٍ اور عہد ابدی فرمایا ہے

پس اسطباغ کے ساتھہ اوسکے بدل جانیکا کیا سبب ہے کیونکہ عیسائی عقیدے کے بموجب قربانی تو مسیح کی مصلوبی سے بیکار ہوگئی مگر ختنہ تو یہودیوں میں اسطباغ کے ساتھہ ہمیشہ سے جاری تہا اگر کوئی سمجھے کہ وہ توبہ کا اسطباغ تہا اور پچھلے گناہونکی معافی کا تو اگرچہ یہہ صرف بے اصل بات ہے کیونکہ مسیح نے (یوحنا ۳ باب ۳) فرمایا کہ دل کی تبدیل یعنے سر نو پیدا ہونا نجات کے لئے ضرور ہے نہ کہ اسطباغ لیکن اسکے ساتھہ یہہ بہی سمجہنا چاہئے کہ جب تک توبہ نہو گناہونکی معافی کیونکر ہو سکتی ہے پس اگر یہہ گناہونکی معافی کا بپتسما ہے تو توبہ کا بپتسما اس سے پیشتر کیا جاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہہ وہی اسطباغ ہے جو یہودیونمین ختنہ کے ساتھہ دیا جاتا تہا

پس متی ۵ باب ۱۸ و ۱۹ کے بموجب شریعت کے احکام کبہی منسوخ نہونگے نہ یہہ کہ توریت میں سے کوئی حرف ضایع نہوگا کیونکہ سب کتابیں جب بہت پرانے ہوجاتے ضایع ہوجاتے ہیں اور اگر اونکی دوسری نقل نکیجاے تو بیشک ہمیشہ کے لئے ضایع ہوجائیں یہہ فضیلت تمام جہان میں صرف قران مجید کے لئے ہے کہ اگر اوسکی ایک نقل بہی دنیا میں نرہے تو بہی ہمیشہ ہزاروں حافظ ہوتے رہتے ہیں پہر متی ۲۳ باب ۲ و ۳ میں لکہا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدّی پر بیٹہے ہیں اسلئے وہ جو کچہہ تمہیں (احکام شریعت) ملنے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ اتنے اسکے بعد مسیح نے زیادہ تاکید کیطور پر فرمایا کہ لیکن اونکے سے کام نکرو کیونکہ وہ کہتے ہیں پر کرتے نہیں اتنے یہان مسیح نے نہایت تاکید کیواسطے یہہ فرمایا کہ اگر فریسی وغیرہ بہی شریعت کی بات پر عمل نکرتے ہون تو بہی تم ضرور عمل کرو اس مقام پر علماء عیسائی کیطرف سے بڑا تعجب آتا ہے کہ یہہ توریت کے حرف حرف کی صحت کے دعوے پر تو جان لڑا رہے ہیں مگر توریت کے کسی ایک حکم کی تعمیل سے کچہہ غرض نہیں رکہتے لازم تہا کہ تم اونہیں اختیار کرتے اور انہیں بہی نچہوڑتے (

(متی ۲۳ باب ۲۳) یعنے شریعت کی ایک بات ماننا اور دوسری نماننا کیطرح جایز نہین پس شریعت مین ختنہ کی بابت اسطرح لکھا ہے کہ وہ جسکا ختنہ نہین ہوا ہی شخص اپنے لوگون سے کٹ جاے کہ اوسنے میرا عہد توڑا ہے اور لوقا ۲ باب ۲۱ مین مسیح کے ختنہ کا مذکور ہے اور لوقا ۱ باب ۵۹ مین یوحنا بپتسما دینے والے کے ختنہ کا ذکر ہے اور پلوس نے مسیح کے عروج کے بیس برس بعد یعنے تخمیناً باون ۵۲ یا ترپین ۵۳ سنہ عیسوی مین دربہ و لسطرہ مین طماوتس کا ختنہ کیا اعمال ۱۶ باب ۱-۳ اور روم تواریخ کلیسیا حصہ ۲ صفحہ ۳۲ سے ثابت ہوتا ہے کہ یروسلم کی کلیسیا مین سنہ ڈیڑہ سو عیسوی کے قریب تک ختنے کا دستور جاری رہا اور اسی سبب سے اوس کلیسیا کے پادری ملقب بہ اسقوف ختنہ ہین جب اوس ہین قیصر نے یہہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مارڈالا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیون مین گنے جائین جان و مال کے خوف سے رسومات موسویکو بالکل ترک کردیا اور ایک غیر یہودی مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر اوسنے الگ ہوگئے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۹۶) مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم رسومات مذہبی کو نچہوڑا اور رسومات موسوی کو ادا کرتے رہے اور ہر یا ملک فلسطین مین اپنی جماعتین قایم کین یہی فرقہ ابیونی کہلایا

سکرمنٹ ۲

عیسائی لوگ سمجھتے ہین کہ صرف ایمان سے نجات ہے نہ یہہ کہ اعمال سے اور اسی تعلیم کے سبب گناہ بعضونکی نظر مین ثواب ہے اور ثواب گناہ کیونکہ مسیح کا کمایا ہوا ثواب وہ اپنے لئے کافی سمجھتے ہین وہ حرام سے پرہیز نہین کرتے نیکوکاری وصفائی اور پاکیزگی کو بیوقوفی جانتے ہین دیکھو میزان الحق تصنیف پادری فانڈر صاحب چہاپہ آگرہ ۱ باب ۲ فصل صفحہ ۱۷ دوسری چہاپ ۱۸۵۰ء سطر ۲۰-۲۴

چونکہ انجیل مین مثل توریت کے احکام شریعت مندرج نہین مین اسلیئے عیسائیون نے جانا کہ ہم شریعت کے بند سے آزاد ہین لیکن یہہ صریح بات ہے کہ سوا توریت کے اور کسی نبی کے صحیفے مین بہی احکام شریعت نہین ہین وہ سب یعنے حضرت داؤد و ارمیاہ اور یسعیاہ اور عزرا اور دانیال اور حزقیل اور خاصکر یشوع و سموئیل وغیرہ علیہم السلام کیون نہ شریعت کے بند سے آزاد رہے اور خود حضرت عیسیٰ بہی شریعت کی باتونکی حفاظت کرتے تہے اسکا سبب یہہ ہے کہ سب کے لیئے وہی ایک شریعت تہی جو توریت مین مندرج تہی پس انجیل مین احکام شریعت نہونا ناسخ شریعت بہی نہین ہے جبکہ مسیح نے خود اوسپر عمل کرنے کے لیئے بار بار تاکید فرمائی دیکہو متی ۲۳ باب ۲ و ۳ و ۲۳
اس ملک کے عیسائی بعضی عورتین اگر وہ اپنی قوم مین رہتین تو وات برادری کے ڈر سے شاید اسقدر بے باک نہو جاتین مگر کلیسیا مین آکر جبکہ اونہین مطلق آزادی حاصل ہوئے بلا مبالغہ رنڈیونکو بہی شرما دیتی ہین اور اس کام کے سوا اوس مسئلہ کو دلیل لاتی ہین جو انجیل یوحنا ۸ باب ۱ ـ ۱۱ مین لکہا ہے کہ مسیح نے ایک زانیہ عورتکو بے سزا دیئے چہوڑ دیا تہا اور یاد جوان بدا عمالیونکے وہ آپکو خدا کے فرزند جانتی ہین پس ایسی عورتونکو لعنت ہند مین رام جنی کہین تو مناسب ہے کیونکہ ہندو لوگ رام کو پرمیشر یعنے خدا جانتے ہین اور رام جنی یعنے خدا کی بیٹیان ہندوستانی رنڈیونکی ایک قسم ہے چنانچہ مخزن مسیحی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۶۸ء امریکن مشن پریس الہ آباد صفحہ ۳۵ مین پادری والش صاحب فرماتے ہین قولہ بعض وقت یہہ شکایت سننے مین آتی ہے کہ ہندوستانی عیسائی عورتین اکثر بہت شوخ و آزاد ہوتی ہین یعنے یہہ کہ حیا و حلم و اطاعت کو جو نیکو عورتونکی خاص خوبیان ہین بہول جاتی ہین یا اونپر توجہ نہین کرتی ہین انتہےٰ
مین تمسے سچ کہتا ہون کہ محصول لینے والے اور کسبیان تمسے پہلے خدا کی بادشاہت مین داخل ہوتے ہین (متی ۲۱ باب ۳۱) کیونکہ کسبیونکا توبہ کرکے خدا پر ایمان لانا

اوس سے بہتر ہے کہ کوئی پارسا بپتسما پا کر کسبیونکا کام کرے اخبار بنگالہ سے بحوالہ پائنیر
لکھتا ہے کہ کلکتہ مین دس ہزار چھہ سو اڑسٹھ کرسچین رہتے ہین اونمین سے بہت سے
آدمی نہایت مجہول ہین اور اونکی عورتین اس قسم کی ہین کہ اگر اونکو بازاری کسبی کہا جائے
تو بجا ہے چنانچہ ایک پادری نے صاحب اخبار موصوف کو لکھا ہے کہ جو لوگ ان کرسچنون
مین سے مفصلات کی عدالتون مین نوکر ہین اونکی بہو بیٹیان علی الاعلان کسبیانی
ہین اور اونکی اس بے افعالی پر ہنود و مسلمان دونون قوم کے آدمی نفرین کرتے ہین انتہی
(از طلسم حیرت مدراس مطبوعہ بست و پنجم شوال ۱۲۹۱ ہجری مطابق پنجم دسمبر ۱۸۷۴ع
جلد ۷ نمبر ۴۹ صفحہ ۳ بحوالہ سید الاخبار

گرجا گہر کو کیسے بنگلی اندر سے جہاڑتا ہے اگرچہ اجنبی آگے تا ہیکل مین جاتے نہین پاتے
تہے چہ جائے آنکہ اجنبی انسان احبار ۱ باب ۱–۴–۱۳ اعمال ۲۱ باب ۲۸ و ۲۹
نمازیون مین سے بعضے شراب پئے ہوئے عبادت مین مصروف ہوتے ہین اگرچہ
ہیکل مین کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا احبار ۱۰ باب ۹ و ۱۰ نمازیون کے
گوزون سے عبادتخانہ گونج اوٹھتا ہے گویا جسطرح ہیکل یروسلم مین بخور کی خوشبوئون
کے ساتہہ دعائین آسمانکیطرف بہیجتے تہے (لوقا ۱ باب ۱۰ مکاشفات [illegible] باب ۴)
اسیطرح یہہ لوگ گوزونکی بو کے ساتہہ اپنی دعائین آسمان کیطرف بہیجتے ہین اور
کسبی بندگی کیوقت عبادتخانہ مین گہستے پہرا کرتے ہین اگرچہ فاحشہ کی خرچی اور کتے کی
قیمت تک خدا کے حضور مین ناپاک ہے استثنا ۲۳ باب ۱۸ اور کتے اور جادوگر
وغیرہ کوئی بہشت مین نجائینگے مکاشفات ۲۲ باب ۲۵ اے گنہگارو تم اپنے ہاتہ
دہو ڈالو اے دو دلو اپنے دلونکو پاک کرو یعقوب ۴ باب ۸ اپنے تئین دہو و آپکو پاک
کرو اپنے برے کامونکو میری آنکہونکے سامہنے سے دور کرو یسیاہ ۱ باب ۱۶
عبرانیونکا ۱۰ باب ۲۲ لطیفہ یہہ ہے کہ پلوس نے رومیون وغیرہ کے خطون

مین ختنہ وغیرہ احکام شریعت کو بیفایدہ بتایا اور آپ ہی پہر طمطاوس کا ختنہ کیا اعمال ۱۶ باب ۱-۳ اور جسمانی طہارت وغیرہ تکلیفونکو بیوقوفی ٹہرایا (گلتیونکا ۴ باب ۱۰ و ۱۱ و ۱۳) اور آپ ہی ہیکل مین جانے کے لئے اپنے جسم کو طاہر کیا اعمال ۲۱ باب ۲۶ — اور پلوس رسول نے آپہی فرمایا کہ آپکو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نجاست سے پاک کرین ۲ قرنتیونکا ۷ باب ۱ — اور آپہی قواعد رسوم کو ضعیف اور ادنی بنایا گلتیونکا ۴ باب ۹ — اور یعقوب کے تمام خط اور خاصکر اوسکے ۲ باب ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے کہ تو ایمان لاتا ہے کہ خدا ایک ہے اچہا کرتا ہے شیاطین بہی یہی مانتے اور تہرتہراتے ہین پر اسے واہی آدمی کب تجہے معلوم ہوگا کہ ایمان بے عمل مردہ ہے اسلئے پس عمل سے مراد اگر ساری نیکیان اور خوبیان ہین تو طہارت اور ریاضت کو بہی کوئی بداعمالی نہین کہہ سکتا ہان صرف ظاہری صفائی اور غسل اور طہارت ایمان کی بنیاد تو نہین ہے مثلاً جب بت پرست خوب نہا دہو کر صاف ہوتے ہین تو ہم اونہین ایماندار نہین کہہ سکتے اور جب کوئی مسلمان کسی نجاست سے ناپاک ہوگیا ہو تو اوسکے پاک ہونے تک چاہئیے کہ اوسے بے ایمان کہین ایسا ہرگز نہین ہے ہہ کہ اگر کوئی شخص خوب نہا دہو کر بلکہ وضو اور نماز بہی کرکے آئے اور کسی مسافر کا اسباب لوٹ کر اوسے کنوئین مین ڈہکیل دے اور دوسرا شخص میلا کچیلا ملکہ گو مین لتہڑا ہوا آئے اور اوس کنوئین مین گرے ہوئے کو نکالے اور اپنے مال سے اوسکی مدد کرے تو تم کسی بہتر سمجہوگے ہان وہی نہین جسنے نیکی کی اور کیا وہ ظاہر کی صفائی والا خدا اور انسان کے نزدیک ناپاک اور گندہ سے بہی بدتر نہ ٹہریگا بلکہ ایسا پرہیزگار شکل دوہری سزا کے لایق ہوگا یُضٰعَفُ لَہُمُ الْعَذَابُ (سورۂ ہود رکوع ۲ جز ۱۲) یعنے بے ایمانی اور ریاکاری کی سزا پائیگا پس ایسی ظاہر کی صفائی سے وہ ظاہر کی ناپاکی کہین بہتر ہے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمہ نیک باشی و بدت گوید خلق ✱ بہ کہ بد باشی و نیکت گوید پس ظاہری صفائی کے ساتہ باطن کی صفائی بہی ضرور ہے ✱ کہ ہر چاپاک است ہمیشہ و سعد رخش را شاید کلید قوزندہ کہ خیر شن

بر آید ز دست + بہ از صایم الدہر دنیا پرست . صفائیست در آب و آئینہ نیز + ولیکن صفا ریبا باید تمیز +
خیالات نادان خلوت نشین + بہم برکند عاقبت کفر و دین + با جسمانی آسودہ کردن دلے + بہ از الف
رکعت بہر منزلے + لیکن یہہ بہی کسیطرح جائز نہین ہے کہ کوئی سچا پرہیزگار جسمانی طہارت سے
بالکل قطع نظر کر جاسے اور مین اسوقت مطلق نیک اعمالی کی ضرورت بیان کیا چاہتا
ہون خواہ وہ طہارت ہو یا عبادت یا اور کسی طرح کا نیک عمل چنانچہ اول طمطاوس ۵ باب
۸ مین ہے اگر کوئی اپنون اور خاصکر اپنے گہر کی خبرگیری نکرے تو ایمان سے منکر اور
بے ایمان سے بدتر ہے انتہے اب دیکہئے کہ اس سے زیادہ اعمال کی ضرورت اور کیا
ہوگی اور پہر ۲ طمطاوس ۱ باب ۱۹ مین کہا ہے کہ ہر ایک جو مسیح کا نام لیتا ہے بدی سے
باز رہے انتہے یعنے جو نیک عمل نکرے وہ آپکو عیسائی ہی نسمجہے اور لوقا ۱۹ باب ۸ و ۹ مین
لکہا ہے کہ زکی نے کہڑا ہو کر خداوند سے (یعنے مسیح سے) کہا دیکہہ اے خداوند مین اپنا
آدہا مال غریبونکو دیتا ہون اور اگر کسیکا مال دغابازی سے لیا ہے اوسکا چوگنا دیتا ہون
تب یسوع نے اوسکے حق مین کہا کہ آج اس گہر مین نجات آئی انتہے اس سے ثابت ہے
کہ زکی کی نجات کا سبب وہی نیک اعمالی تہی جو اوسنے لوقا ۱۹ باب ۸ مین غریبونکو اپنا آدہا
مال اور جنسے دغا کی تہی اونہین چوگنا دینا کہا اور اوسکے بعد مسیح نے بہی اوسے نجات کی خبر دی
اور اسیطرح متی ۲۵ باب ۳۱ - ۴۶ صرف اعمال نیک و بد اور قیامت کے دن اوسکی
جزا اور سزا کا بیان ہے پہر مکاشفات ۲۰ باب ۱۲ - اور ۲۲ باب ۱۲ - اور متی ۱۶
باب ۲۷ - امثال ۲۴ باب ۱۱ و ۱۲ - ایوب ۳۴ باب ۱۱ و ۲ ۶ نمبر ۱۲ طیطس ۱ باب
۱۶ متی ۷ باب ۲۱ - اور ۱۶ ا باب ۳۲ و ۳۳ - یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کو دیکہو اور لوقا
۱۰ باب ۲۵ - ۲۸ لکہا ہے کہ ایک شریعت سکہلانیوالے نے حضرت مسیح سے
پوچہا کہ مین کیا کرون جو نجات پاؤن تب حضرت عیسیٰ نے اوس سے فرمایا کہ شریعت
مین کیا لکہا ہے یعنے شریعت کے احکام بجالانیسے نجات ہوگی اور جب اوسنے شریعت کا

خلاصہ بیان کیا تب حضرت عیسٰیؑ نے اوس سے فرمایا کہ جا یہی کر تو جئیگا یعنے نجات پائیگا اس سے ظاہر ہے کہ شریعت کے احکام بجالانے سے نجات ہے کیونکہ خدا کے نزدیک شریعت کی سُننیوالی راستباز نہ ٹہرینگی بلکہ شریعت پر عمل کرنیوالے (رومیونکا ۲ باب ۱۳) مبارک وے جو خدا کے کلام سنتے اور پاستے ہین (لوقا ۱۱ باب ۲۸) تم کلام پر عمل کرنیوالے ہو نہ آپکو فریب دیکر صرف سننے والے رہو (یعقوب ۱ باب ۲۲) اور اسیطرح متی ۷ باب ۱۲ مین بہی ہے اور گلتیونکے ۴ باب ۴ مین ہے کہ جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بہیجا جو عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا تہے اب سمجہنا چاہئے کہ شریعت توریت مین مندرج ہے اور ختنہ شریعت مین داخل ہے احبار ۱۲ باب ۳ ۱ شو ۵ ختنہ لینا شریعت مین داخل ہے خروج ۲۲ باب ۲۵ - احبار ۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ - امثال ۸ ۲ باب ۸ حزقیل ۱۸ باب ۸ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ - اور ۱۵ زبور ۵

سور کا گوشت نکہانا شریعت مین داخل ہے احبار ۱۱ باب استثنا ۱۴ باب ۸ یسیعاہ ۶۵ باب ۳ و ۴ و ۶۶ باب ۱۷ آپ کو پاک اور طاہر رکہنا شریعت مین داخل ہے احبار ۱۵ باب ۱۶ - ۱۹ استثنا ۲۳ باب ۱۰ و ۱۱ - عورتونکو مہر دینا شریعت مین داخل ہے خروج ۲۲ باب ۱۶ پیدایش ۳۴ باب ۱۲ استثنا ۲۲ باب ۲۹ اول سموئیل ۱۸ باب ۲۵ اور اسیطرح کی بہت سی باتین شریعت کی ہین کہ یہہ سب مسلمانون مین رایج ہین مگر عیسائی لوگ ایک بہی اونمین سے بجا نہین لاتے بلکہ اوسکی برخلاف سراسر عمل کرتے ہین چنانچہ شرابی کو انجیل مین جنتی بہی لکہا ہے اول قرنتیونکا ۶ باب ۹ و ۱۰ - احبار ۱۰ باب ۹ اور عیسائیون مین سکرمنٹ کے دن شراب بڑی عبادت سمجہکر پیتے ہین جوتی اوتارنیکا حکم ہے خروج ۳ باب ۵ یشوع ۵ باب ۵ - اعمال ۷ باب ۳۳ اور یہہ ٹوپی اوتارتے ہین

ختنہ کا حکم ہے پیدائش ۱۷ باب اور یہہ موے زیر ناف تک نہین دور کرتے

طاہر ہونیکا حکم ہے احبار ۱۵ باب ۱۶ – ۱۹ – استثنا ۲۳ باب ۱۰ و ۱۱ – اول سموئیل ۲۱ باب ۴ – ۲ – سموئیل ۱۱ باب ۴ – ۲ قرنتیونکا ۷ باب ۱ – اور یہہ آبدست تک نہین لیتے

کتے کی قیمت تک خدا کے حضور مین ناپاک ہے استثنا ۲۳ باب ۸ ۱۸ اور یہہ کتے کو بہی ناپاک نہین سمجہتے

سور کا گوشت چہونا تک منع ہے استثنا ۱۴ باب ۸ – احبار ۱۱ باب ۲۶ – اور یہہ بیسیون سور ہضم کرجاتے ہین

کتاب مقدس کو نہایت تکریم کے ساتہہ رکہنے کا حکم ہے احبار ۲۶ باب ۱۵ – استثنا ۲ باب ۳ یہہ اوسے جوتون کے تلے اور پانؤ کے پاس رکہتے ہین اور لکہے ہوئے ورقون سے جوتونکا کو پونچہتے ہین

خدا کے نام کی قربانی گذرانے کا حکم ہے احبار ۷ باب اور یہہ خدا کا نام بہی لیکر جانور ذبح نہین کرتے

عورتون کو حیض و نفاس تک ناپاک رہنے کا حکم ہے احبار ۱۲ باب ۲ – ۵ – اور یہہ خون حیض و نفاس تک ناپاک نہین سمجہتے

خدا کو ایک جاننے کا حکم ہے خروج ۲۰ باب ۳ – اور یہہ اوسمین نہ صرف ایک بلکہ تین تک کا شمار بڑہاتے ہین

نہ ناچ دیکہنے اور نہ گانا سننے کی اجازت ہے دیکہو رومن تفسیر متی ۱۴ باب ۶ صفحہ ۱۱۳ اور یہہ آپ ہی ناچا کرتے ہین بلکہ ہاتہی پر صاحب لوگ بجے دروازہ پر گانے پہرتے تہے اور کوئی پادری ایسا ہوگا جسے گرجے مین گیت گانا نہ آتا ہو (ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ بپٹسٹ مشن صفحہ ۲۲۶) اگر کوئی کہے کہ حضرت داؤد صندوق عہد کے آگے ناچے تہے اور اسیطرح حضرت مریم بہن حضرت ہارونؑ کی وغیرہ تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ناچنا خدا کو راضی کرنیکی لئے تہا اور یہہ شیطان کو خوش کرنے کے لئے ہے

حضرت عیسیٰؑ نے آپکو خدا کا بندہ اور رسول کہا ہے مرقس ۶ باب ۴ یوحنا ۱۲ باب ۴۹
اور یہہ نہ صرف حضرت عیسیٰ کو بلکہ آپکو بہی خدا کے فرزند جانتے ہین
سنیچر کو سبت سمجہکر عبادت کرنیکا دستور تہا خروج ۲۰ باب ۸ و ۹ - اور یہہ اتوار کو سبت
مناتے ہین
سود نہ لینے کا حکم ہے احبار ۲۵ باب ۳۵-۳۷ - اور یہہ اوسکے لئے مہاجنے کوٹہیان
جاری کرتے ہین اور عدالت سے سود دلانے کو فتوے یعنے ڈگری تمام ملک مین جاری
ہوتی ہے یعنے یہہ کہ نہ صرف آپ سود لیتے بلکہ اورونکو بہی سود دلواتی ہین
عورت کو مرد کے تابعدار رہنے کا حکم ہے افسیونکو ۵ باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ - اول
پطرس ۳ باب ۶ - اول طمطاوس ۲ باب ۳ ۱ - اور انہین مرو عورت کی تابعدار کرتے ہیں
باوجود اسکی عیسائی آپکو توریت و انجیل کا پیرو کہتے ہین اب کون اس بات کا انصاف کرے
کہ عیسائی لوگ توریت و انجیل کی پیروی کرتے ہین یا مسلمان
ان سب باتون پر غور کرنے سے معلوم ہوجائیگا کہ ان عیسائیونکا کہانا ہرگز مسلمانون کو
حلال نہین کیونکہ یہہ وہ عیسائی نہین ہین جو پیشتر حواریونکے ساتہ تہے اور انجیل ہی
کے حکم کے بموجب ان عیسائیونکے ساتہہ کہانا ہرگز جایز نہین ہے کہ اگر کوئی بہائی
کہلاکر حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینیوالا یا شرابی یا ظالم ہو تو اوس سے
صحبت نہ کہنا بلکہ ایسے کے ساتہہ کہانا تک نہ کہانا اول قرنتیونکا ۵ باب ۱۱ گلتیونکا
۲ باب ۱۲ یوحنا ۴ باب ۹ - اور عجیب یہہ ہے کہ عیسائی عقیدہ کی کوئی بات انجیل
وغیرہ سے ثابت نہین ہوتی مثلاً تثلیث کا لفظ کسی انجیل مین موجود نہین صرف زبانی
یہہ محاورہ ٹہرالیا گیا ہے اصطباغ و ختنہ کا قایم مقام کسی انجیل سے ثابت نہین ہوتا
اور کہین مسیح کا حکم نہین ہے کہ عشاء ربانی عید فصح کی جگہہ کیا کرو اور عید فصح کو
نہ مانو اور اتوار سنیچر کے بدلے سبت سمجہا جاوے بلکہ حواریون سنیچر ہی کو سبت مانتے تہے

متی ۲۴ باب ۲۰ اور غرض یہہ کہ جمعہ کا دن جو عیسائیونمین گذرائی ڈسے پیدایش مسیح کا دن ہے اور جمعہ کا دن کہ جسمین قصہ صلیب واقع ہوا اور بموجب عقیدہ عیسائی اوسی دن نجات کا کام پورا ہوا یوحنا ۹ اباب ۳۰ اوسی اتوار اور سنیچر دونونسے زیادہ فضیلت ہے

سکرمنٹ ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی احل النکاح وحرم السفاح وخلق الانسان من نطفۃ امشاج ثم جعلہ سمیعا بصیرا ۔ وخلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء وقدرہ تقدیرا والصلوۃ علی من ارسل الی الخلق کافۃ وبعث ھادیا الی الناس بشیرا ونذیرا وعلی الہ واصحابہ الذین طھروا عن رجس الشرک والطغیان تطہیرا قال اللہ تعالی جل شانہ فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلث وربٰع ؕ

پس نکاح کرو جو خوش لگے تمکو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار عیسائی لوگ مسلمانو اس بات پر الزام دیتے ہین کہ انکے یہان چار جوروان کرنیکا حکم ہے لیکن مسلمانونمین یہہ حکم اسلئے ہے کہ چار سے زیادہ جوروان کرنا جایز نہین ہے نہ یہہ کہ ہر شخص چار سے کم جوروان نکرے چنانچہ ہزارون لاکھون مسلمان انکہو نکے سامنے موجود ہین کہ اونکی طرف اکیلی بی بی ہے چونکہ دنیا عالم امتحان ہے اسمین تعلقات سے فارغ رہکر تو ہر شخص خدا کی طرف دل لگا سکتا ہے مگر وہ جو باعیال ہوکر خدا کو نہ بھولے اوسیکا اعتبار ہے کیونکہ خدا سے عالم غیب ہر شخص سکے دلکو جانچتا ہے اور کسی بندگی کا وہ محتاج نہین حضرت ابراہیم کے بیٹے کی قربانیکا خدا حاجت مند نہ تہا اگر حاجت مند ہوتا تو کیون منع کرکے اوسکے عوض مین برہ ابراہیم کو بہیجتا مگر حضرت ابراہیم کے لئے یہہ امتحان تہا

پس اول طمطاؤس ۳ باب ۲- اور طیطس ۱ باب ۶ مین جو ایک ایک جورو کرنیکا
حکم ہے یہہ صرف نگہبانون یعنے پادریون کے لئے ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ
عیسائیونمین اون دنون کئی جوروان کرنیکا دستور تہا تب اس قانون کے مقرر
کرنے کی حاجت ہوئی ورنہ ضرور کیا تہا جو اسکا بندوبست کیا جاتا اور یہہ قانون ہی
صرف پادریونکے لئے مقرر ہوا چنانچہ اون دونون آیتون سے ظاہر ہے اور اس حکم
سے اور عیسائیونکو کئی جوروان کرنیکی ممانعت نہین ہے اور پادریونکو بہی اس حکم
کے مطابق ایک جورو سے زیادہ کرنا غیر مناسب ہے مگر گناہ ہرگز نہین ہے جیسے
کہ اول قرنتیونکے ۷ باب ۱ مین لکہا ہے کہ
مرد کے لئے یہہ اچہا ہے کہ عورت کو نچہوئی اور اسی باب کے ۸ مین مردون اور
بیواؤن کو شادی نکرنیکی صلاح دی گئی ہے مگر اس صلاح کے برخلاف کرنیوالونکو کچہہ
گنہگار نہین ٹہرایا چنانچہ آج تک ایسا ہی ہوتا ہے اور اوسکے لئے ایک اور دلیل یہ ہے
کہ علماء رومن کاتہولک آپ بے جورو رہتے اور عیسائیونکو جو اونکے معتقد ہین جورو
کرنے سے منع نہین کرتے اسیطرح اول طمطاوس ۳ باب ۲ کی مطابق جو پادری
کہ ایک جورو کرین تو اونکے پیرون کو کئی جورو کرنا ناجایز نہین ہے
اور لطیفہ یہہ ہے کہ پادریان رومن کاتہولک پادریان پراٹسٹنٹ کو ایک عورت کرنیکی بابت
ویسا ہی ملزم ٹہراتے ہین جیسا کہ علماء پراٹسٹنٹ مسلمانونکو چار عورتین کرنیکی بابت
ہندی تواریخ کلیسیا سے معلوم ہوا کہ حواریونکے زمانہ مین اور اوسکے بعد عیسائیونپر یہود
وغیرہ بت پرستون کے ہاتہہ سے بڑی بڑی مصیبتین رہتی تہین اکثر بہاگتے اور وطن
چہوڑتے اور پہاڑون وغیرہ مین چہپے رہنے کے سالہا سال حاجت ہوتی تہی بیشتر طرح طرح
کی اذیتون کے ساتہہ قتل کئے جاتے بیٹے کو باپ کے اور باپ کو بیٹے کے کی حالت
دیکہنی پڑتی تہی اور جب مار ڈالی جاتی تو عورتین اور بچے تباہ پہرتے تہے اور جب بہاگتے تو سب

گہر کو ساتہہ لیکر بہاگنا اور جنگلون اور پہاڑون مین عورتون اور بچون سمیت رہنا مشکل پڑتا تہا مخزن مسیحی صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ فروری ۱۸۹۹ء مین پادری والش صاحب مصر کے اندر دنی قبرونکی بیان مین لکہتے ہین کہ دس بار کی خوفناک تکلیفات مین جو روم کے شاہون نے عیسائیونکو پہونچائی وہ انہین تاریک غارون مین پناہ لیتے اور اپنے مُردونکو دفن کرتے تہے اسلیے اون دنونمین بہت جوروان کرنا اور عیال دار ہونا بڑے دکہونکا سبب تہا چنانچہ اول قرنتیون کے ۷ باب ۲۶ - ۲۹ مین یہی اسکا مذکور ہے

اب سنو استثنا ۲۱ باب ۱۵ مین لکہا ہے اگر کسی کی دو جوروان ہون انتہیان آیت کے مضمون سے صاف دو جورو ان ایک ساتہہ ہونا ظاہر ہے دیکہو تفسیر اسکاٹ انگریزی مطبوعہ نیو یارک ۱۸۱۱ء و ۱۸۱۲ء وغیرہ یہان دو حقیقی بہنونکا ایک ساتہہ جورو بنانا احبار ۱۸ باب کے مطابق منع ہے اور یہی شارع اسلام کا بہی حکم ہے اور پیدایش ۱۸ باب ۱۹ اور ۱۶ باب ۳ و ۳ و ۲۵ باب کے بموجب حضرت ابراہیم نے تین عورتین کین حضرت بی بی سارہ اور حضرت بی بی حاجرہ اور حضرت بی بی قطورہ اور اگر بی بی قطورہ وفات بی بی سارہ کے بعد عقد حضرت ابراہیم مین آئی ہون تو بہی بی بی سارہ اور بی بی حاجرہ کا اتفاق بالاتفاق ہے حضرت موسیٰ کے دو جوروان تہین ایک حضرت بی بی صفورہ اور دوسرے ایک کوشی شاہزادی یوسیفس نے بیان کیا کہ جسوقت موسیٰ فرعون کے بیٹی کا لڑکا کہلایا گیا اوسوقت مصری فوج کا سپہ سالار ہوکر اوسنے کوشیون کو شکست دی اور ایک کوشی شاہزادی سے شادی کی کوئی سبب نہین ہے کہ یہہ بات سچ ہو اگرچہ وہ پاک کتاب مین لکہی نہین گئی (بعینہ نقل از لغت کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ء صفحہ ۲۵۸) اور پیدایش ۳۵ باب ۲۳ - ۲۶ مین لکہا ہے کہ حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین لیاہ اور راحیل جو دونون حقیقی بہنین تہین اور ان دونونکی دو لونڈیان ان چارون سے بارہ بیٹے اور ایک بیٹی حضرت یعقوب کی تہی اور حضرت سموئیل نبی جنہون نے حضرت داؤد

کو بہی مسح کیا (اوّل سموئیل ۱۶ باب ۱۳) اور جو شفاعت کے اقتدار مین موسیٰ سے مشابہ کئی گئے ہین (یرمیاہ ۱۵ باب ۱ و ۹۹ زبور ۶) اونکے باپ کی دو عورتین تہین (اوّل سموئیل ۱ باب) پس جب ایسے مقبول نبی کی باپ کی دو بیبیان تہین اور اونمین سے ایک سے حضرت سموئیل پیدا ہوئے اگر ایک سے زیادہ جورو ان کرنا حرام ہوتا تو خدا ایسے انبیاء علیہم السلام کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور تمام بنی اسرائیل کا بہی ہے جو اپنے باپ کی دوسری بی بی سے پیدا ہوئے اب دو چار جورو ان کرنے کی جواز مین اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہیے اور ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲ و ۳ مین لکہا ہے اور جو خداوند کی نظر مین درست ہے سو یواس یہویدہ کاہن کے جیتے جی کیا کرتا تہا اور یہویدہ نے اوسکے لیئے دو جورو ان کر دین اور اوسکے اونسے بیٹے اور بیٹیان ہوئین انتہے چونکہ یواس بادشاہ یہویدہ سردار کاہن کے جیتے جی وہی کام کرتا رہا جو خدا کی مرضی کے موافق تہی تو دو جورو ان کرنا مرضی الہی کے برخلاف نہوگا اور نیز واس سردار کاہن نے جو توریت مین بہت دیندار لکہا ہے جیسا کہ ۲ تواریخ ۲۴ باب کے اگلے پچہلے بابو نکے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے یواس بادشاہ یروسلم کو دو جورو ان کر دین تہین تو اور کون اوسپر اسبات مین الزام لگا سکتا ہے اور حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے سو جورو ان کین دیکہو ۲ سموئیل ۳ باب ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۱۶ و ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب ۲۷ و ۱۵ باب ۱۶ و اوّل تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴ باب ۳ و اوّل سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳- اوّل سلاطین ۱ باب ۱-۴- اگر کوئی کہے کہ داؤد کی سو جورو ان نہ تہین تو وہ آپ ہی گن کر ثابت کر دے کہ کئی جورو ان تہین

متی اوّل باب مین مسیح کو داؤد اور ابراہام کی نسل لکہا ہے اس سے ظاہر ہے کہ داؤد کا رتبہ اور بنیوں سے بڑا اور ابراہام کی برابر ہے ورنہ اگر صرف داؤد کی باد شاہت سے

مراد ہوتی تو مسیح ابن سلیمان ابن ابرہام لکھا ہوتا
بیبل میں حضرت داؤد کی بڑی عظمت کے ساتھہ تعریف ہے وہ معتبر نبی مورد الہام تہا جب تک کہ زندہ رہا اور سوا اوریاہ کی جورو کی اور کثرت ازواجی میں حضرت داؤد پر الزام نہیں لگایا گیا ہے اور حضرت داؤد کی زبور کتب مقدسہ عیسائی اور یہود یوں میں کمال عظمت کے ساتھہ موجود ہیں اور اول سلاطین ۵ باب ۵ مین ہے اسلئے کہ داؤد نے خداوند کی نگاہ میں نیکو کاری کی اور جب تک جیتا رہا خداوند کی کسی حکم سے روگردان نہیں ہوا سوا اوریاہ حتی کے جورو کی بات کی انتہے مفتاح الکتاب رومن صفحہ ۱۲ پہلی فصل میں داؤد کو نبی لکھا ہے اور تواریخ کلیسیا رومن جلد اول مقدمہ ۲ دفعہ ۱۲ صفحہ ۶۷ میں لکھا ہے کہ داؤد آپ فضل الہی سے ایک نبی تہا اور اعمال ۲ باب ۳۰ میں حضرت داؤد کی بابت یوں لکھا ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا اور جانتا تہا کہ خدا نے اوس سے قسم کہائی ہے کہ میں تیری نسل سے جسم کی رو سے مسیح کو ظاہر کرونگا انتہے دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۰۱ و ۲۰۶ میں پادری اگسٹس براڈہیڈ صاحب فرماتے ہیں کہ داؤد نہ صرف مسیح کا باپ دادا تہا بلکہ مسیح کی جو علامتیں پرانے عہدنامہ میں پیش کی گئیں اون سبہوں میں بڑی علامت وہی ہے گویا داؤد ہی میں مسیح مخصوص اور ممسوح کیا گیا چنانچہ پاک نوشتوں میں دونوں کے ممسوح ہونیکا ایسا ذکر ہے کہ گویا وہ ایک ہی ہیں انتہے پس سب سے زیادہ مشہور صفت جو حضرت داؤد سے علاقہ رکہتی وہ یہی کہ حضرت داؤد کثیر الازواج تہے اور اس حالت میں بقول پادری اگسٹس براڈہیڈ صاحب یہی صفت حضرت عیسیٰ میں قرار دینا چاہئے اور یہہ صرف پادری صاحب کا عقیدہ ہے حالانکہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۰ میں یہی پادری صاحب فرماتے ہیں کہ داؤد ہمارے مانند خطاکار اور گنہگار تہا انتہے
اور حضرت سلیمان کی سات سے جورواں اور تین سو حرم تہیں اول سلاطین ۱۱ باب ۳

اور حضرت سلیمان پر بہی کثرت ازدواجی کا کہین الزام نہین ہے سوائے اسکے بت پرستون مین شادی کر نیکی کہ جنبی عورتونکے ساتہہ شادی کرنا بنی اسرائیل کے لیئے ناجایز تہا (استثناء باب ۲۳ و ۱۳)

اور حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی ۱۸ جوروان اور ۶۰ حرمین تہین ۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱

اور حضرت سلیمانؑ کے پوتے ابیاہ کی ۱۴ جوروان تہین ۲ تواریخ ۱۳ باب ۲۱ - اور حضرت جدعون کی بہت سی جوروان تہین (قاضیونکا ۸ باب ۳۰) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۲ مین ہے کہ لمک کے ایکہی وقت مین دو جوروان تہین انتہی

اور عیسو برادر یعقوبؑ کی دو جوروان تہین (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اسٹیشن اوپینہ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۵۷ء صفحہ ۸۲ اور اسیطرح اور بہت بادشاہون بنی اسرائیل اور یہود مین کثرت ازدواج کا ذکر ہے سبکا لکہنا طول ہوجائیگا اور عیسائیونمین ایک فرقہ مورمن نامی ہے اونمین ہر عیسائی کو بارہ عورتین رکہنے کی اجازت ہے اور اندلون اونکا پیشوا جسکا نام برگم ینگ بکسر اول و سکون ثانی و فتح ثالث کہ کاف فارسی است و فتح خامس و سکون نون و کاف فارسی اوسکے پاس پچاس ۵۰ جوروان ہین اور عیسائی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ دو جورونکے شوہر ٹہہرتے ہین پرانی کلیسیا یعنے یہودی جماعت کی اور دوسری نئی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت کے (غزل الغزلات ۴ باب ۵ و ۱۲ - ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۲ مکاشفات ۴ باب ۱۲ و ۱۱ باب ۱ و ۹ باب ۷ و ۲۱ باب ۹ و ۲۲ باب ۱۷ - مفتاح الکتاب صفحہ ۸۴ و ۸۶ و ۲) اور مارٹین لوتہر نے فلیپ نامی ایک رئیس کو دو جوروان رکہنے کی اجازت دی اور بعضے جگہہ مین مارٹین لوتہر صاحب فرماتے ہین کہ انسان دس یا زیادہ جوروان ایک ساتہہ رکہہ سکتا ہے (مسٹر من دہی میت) ازمرات الصدق جسے پادری ہیڈیلی صاحب نے انگریزی مین تالیف کیا اور طامس انگلس صاحب نے بارشاہ مریا انخلو صاحب ترجمہ کیا مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۴۹ - اور آٹہوین ہنری بادشاہ نے جو انگلستان کے پراٹسٹنٹو نکا مربی تہا اپنی نکاحی بی بی کہترائن کے ساتہہ

انیس ۱۹ برس رہنے کے بعد کہ اسی عرصہ مین دو اور عورتین ایتہ تہہ شالیٹس نامی سر گلبرٹ تبالبیر کی بیوہ اور مریالویلین اناابولین کی بہن بہی رکہتا تہا بے اجازت پوپ اور پارلیمنٹ کے اپنے ملکہ کہترائین کے جیتے جی انابولین کے ساتہہ شادی کرلی جو موجب بعضے لکہنے والون کے اوسکی حرام بیٹی تہی (دیکہو لنگارڈ کی تواریخ انگلانڈ جلد ۴۔ اور سانڈرس کی کتاب دینی انگریزی تفرقہ پروانعون ہکے صفحہ ۱۵)۔ ازمرات الصدق مطبوعہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۳۹ و ۴۰۔ اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۱۸ و ۱۹ وغیرہ مین بہی یہی درج ہے اور ہندو مین منو کے شاستر کی ۹ آدہیاسے ۴۹ اسکے اشلوک سے ظاہر ہوتا ہے کہ برہمن چاہے تو چار جورو کرے (دین ہندو کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتہہ صاحب پادری ایولوٹ صاحب مطبوعہ امریکن مشن لودیانہ مطبوعہ ٹرکٹ سوسایٹی کے باہتمام پادری ویری صاحب ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۸) اس سے ظاہر ہے کہ ہندؤن کی نہایت شریف قوم یعنے برہمنون مین ازروے حکم شاستر ہنود چار جوروان تک کرنا جایز ہے اگرچہ اور قومون اہل ہنود مین اسکا چوتہا ہو اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۲ ۱۷ ۔ ۸ ۱۷ ۔ لکہتے ہین قولہ سی زر یعنے قیصر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ مین ہمارے باپ دادا کے ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی ۔ پلوٹارک صاحب لکہتے ہین کہ قدیم اہل یونان کے یہان بہت سے نکاح کرنے جایز تہے مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان ہون اور انکے بچے کہین اور بہیجے جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یوروپے پاہی ڈینز (یعنے یورپدوس) حکیمون نے بہی ایک سے زیادہ نکاح کرنیکے جواز مین کتابین لکہین ۔ قدیم اہل روم حد سے زیادہ مہذب تہے اگرچہ انکو ایک سے زیادہ شادی کرنیکی ممانعت تہی لیکن اونہون نے کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتے ہین کہ اول مارک آیں ٹونے اس رسم کو ترک کیا اور بیبیان کین تہین اور زمانہ سے اکثر اہل روم تہے اوڈوسی ایشن اور ایونیس اور اور ارگدیس (یعنے ارقدوس) بادشاہون کے زمانہ تک ایک سے زیادہ شادیان کرتے

ہے لیکن آرگیلیشن نے پہلے ہی پوپ [illegible] میں اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعد ازان ارکیدی اس [illegible] بادشاہ نے منادی کرائی تہی کہ رعیت مین سے جسکا جی چاہے جتنی بیبیان کرے کچہہ ممانعت نہین ہے اور اس زمانہ کی تمدنی تواریخ سے بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے اس حکم پر اعتراض کیا ہو ویلین تینی انیس کانسٹن شیس ابن قسطنطین اعظم کی بہت سی بیبیان تہین کلوتیر بادشاہ فرانس اور ہنری برتس اور ہی پرکیس اوسکے دو بیٹے ان سب کے یہان ایک سے زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہون کے علاوہ سنیٹ ارس حین سس (یعنے ارس تمسس) نے لکہا ہے کہ پی پن اور شارلی مین کے یہان بہی بہت سی بیبیان تہین — لوتہیر اور اوسکا بیٹا ارنوتفس ہفتم شاہنشاہ جرمن ۸۸ء فریڈرک باربروسا اور شارلی من کا ایک بیٹا اور فلپ تہے اور ڈی ٹس بادشاہ فرانس اور فرنگ کے متقدمین بادشاہ ہوئے ہین جنہون نے کئی کئی جوروان ایک ہی زمانہ مین کین یہہ ہین گون ٹران گار ہی برٹ سیجی برٹ چل پرک گون ٹرین کی حرم سرا مین تین بیبیان تہین وفی انیدا مرکتروڈ اوسٹری جلڈ بر جلدی اور کہتا تہا کہ یہہ میری شرعی بیبیان ہین اور کیری برٹ کے یہان مرفلی ڈا مارکوسنا تہیودو جلڈ ا بیبیان تہیں ڈمی نیل صاحب پادری خود مقر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سی بیبیان کیا کرتے تہے اور اونکو اس بات کا بہی انکار نہین ہے کہ بگوبرٹ اول نے تین بیبیان کین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہے کہ تہیودوبرٹ نے ڈیٹری سے اوس حالمین شادی کی کہ جب اوسکا شوہر موجود تہا اور اوسکے پاس رجلڈ ہی اوسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی لکہتے ہین کہ تہیودوبرٹ نے اپنے چچا کلوتیر کی نقل کی جسنے کر بوڈوم بیوہ سے تین جورون کے ہوتے نکاح کیا تہا اب انجیل کے مندرجہ ذیل فقرون سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک سے زیادہ نکاحون کو خدا تعالے نے صرف پسند نہین کرتا بلکہ برکت دینے کا وعدہ کرتا ہے پیدائش ۰ ۱۶ باب ۲۲

ایکزوڈس ۲۱ باب ۱۱ ڈیوٹرونومی ۲۱ باب ۱۷ اوّل سموئیل ۱ باب ۱ و ۲ و ۱۱ و ۲ ایضاً ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳ دویم سموئیل ۲ باب ۸ ایضاً ۵ باب ۱۳ و ۱ باتیلون ۱ باب ۴ تجم ۲ باب ۹ و ۱۴ ۱۵۳۹ ع مین یونی شس صاحب جرمنی پادری نے پوپ گرگری سے مسئلہ پوچھا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنی جائز ہین تو اوس نے یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر کہ بیمار جورو کی ہر طرح خبرگیری کرتا رہے — عیسائیون نے خود بہت سے کتابین بہت سی بی بیان جمع کرنیکی جواز مین لکھی ہین برنارڈ و — اوکنیس نے جو فرقہ کپچین کے جنرل تھے سولہوین صدی کے وسط مین اس رسم کے اچھا ہونے مین ایک کتاب لکھی ہے اور اسی زمانہ مین ایک در شخص نے بھی اسی مضمون پر جواب مضمون لکھا ہے اس جواب مضمون کے لکھنیوالے کا اصلی نام لائی سیرس تھا مگر اوس نے اپنی جواب مضمون کا تخلص تھی افیلس الیتھنیس اختیار کر لیا تھا — سیڈنصاحب اپنی کتاب موسوم پوکز سرایکہ مین ثابت کرتے ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہود یون ہی مین جائز نہ تھین بلکہ تمام قومون مین بھی ناجائز نہین مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سے زیادہ عورتین جمع کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہے جان ملٹن تھا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بجواب مضمون درباب مذہب عیسائی مین اس رسم کے ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کئے ہین صاحب موصوف لکھتے ہین — کہ علاوہ اسکے خدا تعالی نے اپنے تئین ایک استعارہ کی حکایت (ازکیل باب ۲۳) مین ایک مرد بنایا ہے جس نے اهولا اور اهولیا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل مین بری ہوتی تو خدا تعالے اپنی نسبت استعارہ مین بھی اس رسم کو کبھی نہ اختیار کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سے پہلے رائج تھا برا نہین کہا انجیل مین صرف

یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن پادری وہ لوگ بنائی جائین جو صرف ایک جورو رکہتے ہون
اول طمطاوس ۳ باب ۲ اور طیطس ۱ باب ۶ اسکے یہہ معنے نہین ہین کہ ایک سے زیادہ
نکاح کرنا گناہ ہے کیونکہ اگر گناہ ہے تو یہہ حکم سب کے واسطے عام ہوتا صرف پادریون
ہی کیواسطے نہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہے کہ ایک جورو والے دنیا کے کاروبار مین
اسقدر گرفتار نہونگے جتنا کہ زیادہ جورون والے اس لئے یہہ لوگ گرجے کا کام بخوبی
کرسکینگے اور چونکہ اس فقرے کیموافق کئے بیبیان مجتمع کرنیکی صرف پادریونکو ممانعت ہے
اور اور لوگون کو نہین ہے اور یہہ ممانعت بہی کچہہ گناہ ہونیکی سبب سے نہین ہے
اسلئے جیسا منے اوپر بیان کیا اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سب کو ایک سے زیادہ
بیبیان جمع کرنیکی اجازت ہے اور اکثر لوگون نے اس رسم کو اختیار کیا ہے آخر الامر
مین عبرانیون کی ۱۳ باب ۴ کیموافق اسطرح دلیل کرتا ہون ــ ایک سے زیادہ بیبیان جمع
کرنا یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہوسکتا ہے حضرت موسیٰ نے کوئی جہوٹی صورت
بیان نہین کی اکثر ہمارے نبیون نے ایک سے زیادہ بیبیان مجتمع کی ہین لہذا مجہے
یقین ہے کہ کوئی ایسی بے ادبی نکرے گا کہ اس رسم کو حرام یا زنا ٹہرائے کیونکہ انجیل
مین لکہا ہے کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ تعلی سزا دیگا اور خدا تعالے فرماتا ہے
کہ نبی لوگونکا مین خود محافظ ہون پس ایک سے زیادہ بیبیان جمع کرنے نکاح ٹہرا اور
نکاح ہرطرح حلال اور درست ہے اور حضرت موسیٰ ہی فرماتے ہین کہ نکاح کرنا بہت
اچہا ہے اور گناہ نہین ہے ــ لہذا آنحضرت صلعم نے اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم
صرف عمدہ ہے نہ تہی بلکہ جس کو خدا نے اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور یہہ
اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا کہ جائز ہے اور عمدہ ــ لہذا ہم آنحضرت صلعم پر ہرگز یہہ
الزام نہین لگاسکتے انتہے پادری فاکس صاحب مشنری لکہنو اپنی کتاب موسوم بہ
اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنو باہتمام پادری مسمور صاحب ۱۸۷۸ع صفحہ ۲۶

۲۷ مین فرماتے ہین کہ تعداد ازدواج کے مقدمہ مین ہم بے تردد تسلیم کرتے ہین کہ بنی اسرائیل
مین بہی اوس دستور نے رواج پایا تہا اور خدا نے بہی اوسکو منع نہین کیا بلکہ اکثر اونکو برکت
کا وعدہ کیا جو اوسپر چلتے تہے (یعنے کثرت ازواجیکے دستور پر) انتہے اور پہر اپنے کتاب کے
صفحہ ۷۴ مین یہان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ اور یہہ جو عیسائی الزام لگاتے
ہین کہ آنحضرت صلعم شہوت پرست تہے یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ جب آنحضرت
نے ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بے انتہا نکاحونکا رواج تہا پس یہہ امر
ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ بدکاری اور بدمستی
گی کو خود معدوم کر دے ۔ علاوہ اوسکے جو ہم پہلی اس بات مین بیان کر چکے ہین ہم یہہ بات
بہی آنحضرت صلعم کیطرف سے کہہ سکتے ہین کہ آپ بہی اپنے ہم وطنون کی مانند عورتون سے
بہت رغبت رکہتے تہے اور آپنے یہہ کبہی دعوے نہین کیا کہ مین اون انسانی خواہشون
سے بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتی ہین بلکہ برعکس یہہ فرمایا ہے کہ مین بہی تمہین
جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کے جو نبی اور بادشاہ تہے اور جنکی تعریف انجیل
مین لکہی ہے کہ وہ ایسے آدمی تہے کہ جو خدا کا سا دل رکہتے تہے آنحضرت صلعم ایسے
صاف تہے جیسے ایک برف کا ٹکڑا دانیل کے (پاکدامنی اور عفت کی دیوی) مندر
پر گرا ہوا ہو ساؤل کی دوسری دختر لیشیبست حضرت داؤد کی پہلی زوجہ تہی اس زوجہ کو
اوسکے باپ نے آپکی جلاوطنی کے زمانہ مین آپ سے لیلیا اور بعد ازان آپنی برابر
کتنے ہی نکاح کئے مگر با اینہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بہی دعوے کئے گئے حضرت داؤد نے ایک
غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سے بہی بے تکلف نکاح کر لیا اور اگرچہ آپکے یہان اکثر بیبیون
سے اولاد تہی لیکن پہر بہی یروشلم مین حرمین کین اور آخر کار بت سبع کے مقدمہ مین اپنے
حرام اور خون ناحق بہی کیا جب حضرت داؤد ایسے ضعیف ہو گئے کہ آپ پر ہرچند کپڑے
ڈالے مگر آپ کو گرمی نہ پہنچی اور سردی نہ موقوف ہوئی تو یہہ تجویز ٹہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ

عورت بہم پہونچانا چاہیے جو آپکی خدمت کرے اور آپکے ساتھہ سوے جواب ہوا آپ نے لوگون کو حکم دیا کہ تم ایک نہایت حسین اور نوعمر عورت لاؤ اب ہم پوچھتے ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت کرسکتا ہے یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت صلعم پر عیاشی کا اعتراض کرتے ہین اونہین اس انگریزی مثل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہیے کہ جو لوگ شیش محل مین رہتے ہین اونہین تہر پہینکنے مین پیش قدمی نکرنی چاہیے انتہے

گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۷ ۵ مین فرماتے ہین کہ بادشاہ روم اور دوسرے بادشاہون نے بہت سی بیبیان کی ہین جو بہ حرمون سے جدا تہین حالانکہ یہہ بادشاہ اور باتون مین نہایت پابند مذہب (عیسائی) کے تہے علاوہ اسکے یہہ بیبیان مشروع تصور کی گئین ہین کیونکہ اگر ہمارا فرزند بادشاہ کا چوتہی یا پانچین یا دسوین بیبی سے ہو تو وہی وارث تخت کا ہونے ... ہوگا اور اوسکی مان کی ہی عزت ہوتی ہے جو کہ بادشاہ آئندہ کی والدہ کے ہو ... (حمایتہ الاسلام صفحہ ۳۹ دفعہ ۷ ۵ مطبوعہ دہلی ۱۸۸۷ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع) پس ان سب باتون پر لحاظ کرکے خدا ... کو ملزم نہ ٹہرانا چاہیے مگر بعض مسلمانون نے جو کچھہ احکام الہی سے تجاوز کیا اسمین ... اونہین کا ہے کیونکہ مسلمانونکو صرف چار نکاح تک حکم ہے اور واقعی اکثر سلاطین اسلام نے اس حکم سے یہانتک تجاوز کیا کہ جس سے زیادہ شاید ممکن ہی نہوا اور یہی سبب خصوصاً زوال اقبال کا ہوا کیونکہ سلطنت رعایا پروری کے لیئے ہے نہ یہہ کہ صرف دن رات عیش کرنیکے لیئے ہندستان مین عیش محمد شاہی مشہور ہے جسکے وقت مین خود اوس بادشاہ اور اوسکے شہر دہلی پر نادر شاہ کے ہات سے آفت آئی اور ایران مین فتح علیشاہ بادشاہ کی اسقدر جورو ان تہین جنسے تین سو بیٹے یعنے فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور محمود کابلی کی تین سو عورتون سے گیارہ سو فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور واجد علی شاہ نے جنکے ہات سے لکہنو کی سلطنت لیلی گئی ایک وقت مین

متفرق فرقون کی نو ہزار عورتین جمع کین تہین اور شجاع الدولہ کی جنہون نے بکسر مین شکست
کہائی اور اپنے ساتہہ قاسم علیخان اور شاہ عالم کو بہی مورد زوال کیا تیرہ سو عورتین تہین
اور پہلی عورت اونکی حافظ رحمت خان کی دختر تہی جسکے ہات سے نشتر کا زخم ناف پر
کہا کر انہون نے جان دی اور غیاث الدین بادشاہ ابن محمود بادشاہ مالوہ کی حرم سرا مین
پندرہ ہزار عورتین موجود تہین از ترجمہ مارشمن ہسٹری مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۲۲۹

فصل ۱۴ اب خیال کرنا چاہئے کہ اتنی عورتونکا خدا اور رسول نے کب مسلمانونکو حکم دیا
تہا لیکن عیسائی بادشاہون مین سے جنہون نے ایک سے زیادہ عورتین کین وہ اوسی
قدیم دستور بنی اسرائیل اور اپنے اپنے وقت کے علما کے حکم یا دینی طور پر خود جایز سمجہ کر
کین اور اسی سبب سے بعض کے سوا اکثرون نے چار تک کی حد کا لحاظ رکہا اور اُس
سے بہت کم تجاوز کیا برخلاف اہل اسلام کے کہ جسطرح عیسائیون نے شراب کی کثرت
کو اسقدر رواج دیا کہ اپنے طور پر اوسے بے عیب کر دیا اسیطرح مسلمانون نے کثرت ازدواج
کو اسقدر رواج دیا کہ اوسے اپنے طور پر بے عیب کر دیا لیکن خدا کے نزدیک وہ ون
بے الزام نہ ٹہر سکین گے

یہودیون مین چار جورون تک کرنیکا دستور جاری ہے اور اونمین جو مسیح ہوتا اوسکے
لئے چہہ چہہ اور چہہ یعنے اٹہارہ جوروان کرنیکے واسطے ۲ سموئیل ۱۲ باب ۸ کے بموجب اونکی
شریعت مین فتوے ہے یعنے یہودی لوگ حضرت داؤدؑ کی علاوہ پلگشیم یعنے لونڈیون کے
چہہ ازواج خاص شمار کرتے ہین اور ۲ سموئیل ۱۲ باب ۸ مین جو دو بار یہ ہے یعنے اتنی
اور اتنی زیادہ دینے کا خدا نے حضرت داؤد سے وعدہ فرمایا اسکے بموجب مسیح
کو چہہ اور چہہ اور چہہ یعنے اٹہارہ جوروان کرنا جایز ہوا اور عیسائیونمین جو شادی کے
وقت چوتہی انگلی مین انگشتری پہنائی جاتی ہے اور سوا چوتہی انگلی کے کسی اور انگلی مین
یعنے پہلی یا دوسری وغیرہ مین انگشتری نہین پہناتے (پادری صاحبونکا اخبار کوکب عیسوی

رومن کرکٹر مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۸۴۲ء نمبر ۲ جلد ۸ صفحہ ٥٧١ کالم ۱ باہتمام پادری مسمور صاحب) اسکا سبب فقط یہی ہے کہ عیسائیون کو چار جوروان تک جائز ہین اور پانچ تک کی اجازت نہین ہے افلاطون کی رای مین بہت سی بیبیوں سے نکاح کرنا درست تہا قوانین محمد صلعم مین ہے ہر ایک شخص کو چار بیبیون تک سے نکاح کرنیکی اجازت ہے سوای حرم کے یہہ قید چار بیبیونکے موافق رواج قدیم یہودیونکے تہے اور یورپ کے مصنفون سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ اونکے پادریون کی اجازت چار بیبیون تک تہی انتہے بعینہ قول صاحب سیر الاسلام ترجمہ ہشیم باب ٥ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ ۱۸۴۵ء

اب رہے وہ بات جو متی ۲۲ باب ۳۰ مین لکہی ہے کہ بہشت مین نہ کوئی بیاہ کرتا نہ بیاہا جاتا ہے انتہے اسکا مطلب یہہ صاف ہے کہ بہشت مین یہہ نکاح اور بیاہ نہوگا ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ صرف مرد بہشت مین جاوینگے اور عورتین سب فنا ہوجاینگی اور جب عورتین بہشت مین گئین تو وہان وہ کیسی ہوکر رہینگی اور یہہ کیونکر ممکن ہو کہ فرشتونکی طرح مرد بے سبب اپنے مرتبے سے گہٹ کر نسانیت کے درجے مین بہی شامل ہون اور عورتین بے سبب اپنے مرتبے سے بڑہ کر تذکیر کا منصب بہی حاصل کرین یعنے مرد وعورت دونون نہ مذکر رہین نہ مونث بلکہ مخنث ہوجائین یہہ بات انصاف الہی کے صاف خلاف ہے اور نکاح اسلئے وہان نہوگا کہ بہشت مین گناہ نہین ہے جو طلاق کا باعث ہو اور جب طلاق نہین تو نکاح اور بیاہ کی کیا حاجت ہے اور اسیطرح جانورونمین بہی ایک قسم کی چڑیا سات سہیلی کا لال نام جسکا نر کچہہ رنگین اور مادہ سب مثل طوطی ہندوستانی کے قد اور رنگ مین ہوتی ہین اونمین ایک نر اور چہہ مادہ نہین اوسکے گرد رہتے ہین اور اسیطرح چہچوندر کا بہی ایک نر اور اوسکے ستر مادہ ہوتی ہین اور اسیطرح شہد کی مکہی کہ اوسکی ایک مادہ کے ساتہہ ہزارون نر رہتے ہین اور یہہ سب انتظام الہی سے مقرر ہے (دیکہو نی ہاٹ اینیل آن سکٹش جلد پنجم صفحہ ۱ م

صفحہ ۴) اور فورتہہ بک چہاپہ لندن ۱۸۵۹ء صفحہ ۳۰

سکرمنت ۴

عیسای لوگ توریت وانجیل کی کچہہ بہی تعظیم نہین کرتے بلکہ مسلمانونکو اس معاملہ مین کتاب پرست بتلاتے ہین اور سچ یہہ ہے کہ علت اوتہانے کیوقت وہی کتاب توریت وانجیل جو عیسائیونکے پاونکے پاس رکہی رہتی سراسر عزت کے لائق ہوجاتی ہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۷۵ مین چہٹوین اڈورڈ بادشاہ کا حال لکہا ہے کہ جب بادشاہ کا اورلڑکو نمین کہیلتا تہا کسی چیز کو اونچے پرسے اوتارنا چاہا اور اوسکا ہات وہانتک نہہ پہونچا تب اوسکے ساتہیون مین سے کسینے ایک بڑی جلد بیبل کی اوسے دی کہ اوسپر کہڑا ہو کر اوتارے لیکن بادشاہ نے ایسا نہین کیا بلکہ ناراض ہو کر اوسنے اوس ساتہی کو دانٹ کر کہا کہ یہہ کتاب پاؤن تلے رکہنے کے لئے نہین بلکہ تعظیم کرنے اور دلمین رکہنے کے لئے ہے انتہے پس مسلمان جو دینی کتاب کی تعظیم کرتے اوس دیندار بادشاہ کیطرح ہین اور یہہ عیسائی لوگ بادشاہ کے اوس ساتہی کیطرح جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱ کے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ یہودی بہی اپنی کتاب کی اسیقدر عظمت کرتے تہے اور وضو بغیر اوسے کبہی نہین چہوتے تہے انتہے

سکرمنت ۵

قرآن مجید کے سورہ احقاف رکوع ۴ مین لکہا ہے وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ إِلَى الْحَقِّ وَإِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

یعنے اور جب متوجہ کردی ہمنے تیری طرف ایک جماعت جنون سے وے سُننے لگے قران پس جب وہان حاضر ہوئے بولے کان دہر کے سُن اور جب تمام ہوا پہر گئے اپنے قوم کیطرف متنبہ کرنیکو بولے اے ہماری قوم ہمنے سُنی ایک کتاب جو نازل ہوئی ہے موسے کے بعد تصدیق کرتی ہے اوسکو جو اوس سے پہلے ہے ہدایت کرتی ہے طرف حق کے اور طرف سیدہی راہ کے انتہے از شہادت قرانی صفحہ ۲۶

علماء عیسائی اسپر یہہ اعتراض کرتے ہین کہ جنونکو انسانی شریعت سے کیا کام ہے اور بنی آدم مین سے کیسے جنونپر نبوت کا دعوے کیا ہے وغیرہ دیکھو رسالہ ابطال اسکا جواب یہہ ہے کہ اگرچہ پطرس وغیرہ مین ہوا جن وغیرہ کو حضرت سلیمانؑ کا تابع لکھا ہے لیکن قطع نظر اسکے اول پطرس ۳ باب ۱۹ مین لکھا ہے اور اوسنی (یعنے مسیح نے) اون روحون کے پاس جو قید تہین جا کر منادی کی انتہے یہان انگریزی ترجمہ بادشاہ جمیس والی بیبل چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع مین پریزن لکھا ہے یعنے قید یعنے ہیل دیکھو ورس ۲۹ کالم ۳ صفحہ ۲۵ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۳ع اور اور انگریزی انجیلون مین پرزن کیجگہہ صرف ہیل ہی لکھا ہے اور مراد اس سے دوزخ یا عالم برزخ یا عالم ارواح عبرانی مین شئول اور یونانی مین ہاڈیز بدال ہملہ اور پہر اول پطرس ۴ باب ۶ مین لکھا ہے

کہ مُردونکو بہی انجیل سُنائی گئی کہ وے آدمیونکے آگے جسم کی راہ سے گنہگار ٹہرین لیکن
خدا کے آگے روح سے جیوین انتہے اور اسیطرح فلپیونکے ۲ باب ۱۰ مین بہی ہے اب
خیال کرنا چاہیئے کہ بندگی اور توبہ صرف اسی دنیا کی زندگی مین انسان کرسکتا ہے اور
مرنیکے بعد انجیل سُنکر وہ کیا کریگا اور جن تو اسلامی عقیدے کے بموجب اس دنیا
مین قران کے معتقد ہوئے اور ہر ذی عقل کو خدا کی فرمان برداری سے چارہ نہین
ہے کچہہ انسان پر منحصر نہین کیونکہ شیطان جو راندہ درگاہ الہی ہوا وہ بہی خاکی جسم سے جدا تہا
مگر طاعت الہی مین قاصر ہوکر سزا سے بچ نسکا پس جب شیطان آدم خاکی کے سبب
گنہ گاری مین مبتلا ہوا تو جنونکو بنی آدم مین کسی پیغمبر کے وسیلے خدا کی مرضی پہچاننا کیا تعجب
ہے کیونکہ اول قرنتیونکے ۶ باب ۲ و ۳ کے مطابق انسانکا مرتبہ راستبازی کی حالت
مین جبکہ فرشتون سے زیادہ ہے تو جنون سے کتنا زیادہ سمجہنا چاہیئے اور بد روح
اور دیو جنکا ذکر متی ۱۷ باب ۱۸ اور اعمال ۱۶ باب ۱۶ وغیرہ مقامون مین ہے یہہ
بہی تو خاکی جسم سے آزاد ہین پہر کیونکر حضرت عیسیٰ اور اونکے شاگردون کے فرمان
پذیر ہوئے کیونکہ اونہین تو جسم انسان سے کچہہ علاقہ نہین ہے پہر انسانکا حکم
ماننا اونہین کیا ضرور تہا اور میزان الحق باب ۲ فصل ۷ صفحہ ۱۴۲ سطر ۴ چہاپہ آگرہ
سنہ ۱۸۵۰ع دوسری چہپائی مین پادری فانڈر نے انہین بد روحونکو جن لکہا ہے

سکرمنت ۶

بعضے عیسائی سود کہانیکو مثل نفع تجارت کے جانتے ہین اور اوسکے جائز ہونیکے
لئے اوس توڑون والے تمثیل کو پیش لاتے ہین جو متی ۲۵ باب ۱۴ سے ۳۰
مین ہے اور کہتے ہین کہ اوسوقت ایک توڑے والے سے اوسکے مالک نے جو کہا
تہا کہ تو نے میرا توڑا صرافونکو کیون نہ دیا کہ مین سود سمیت پاتا یہہ سود جائز ہونیکا
اشارہ ہے فقط لیکن یہہ تو دینداری مین ترقی کرنیکی تعلیم ہے کچہہ توڑوں کی جمع کرنے

سے انسان کی نجات نہین ہو سکتی اور اسی تمثیل کے ماقبل دس کنواریون کی تمثیل ہے کہ
اونمین سے پانچ کو جنکی مشعلین روشن تہین دولہ نے قبول کر لیا اگر اس تمثیل کو لفظی معنے
کے ساتھ سمجہین تو پانچ عورتین ہر عیسائی کو کرنا جایز ہو سکتا ہے اور پہر اوسی تمثیل جیسا
کہ متی ۲۵ باب ۱۴ مین لفظ مانند اور ۲۳ باب ۱۰ مین لفظ تمثیل کہنا بی معنی ہو جاتا
ہے بلکہ اوسی تلقین کہنا چاہیے تہا
یوحنا ۱۵ باب ۱ مین حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ مین سچے انگور کا درخت ہون رنج
پس کہا کوئی سمجہیگا کہ مسیح واقعی انگور کا پیڑ ہے اور متی ۱۳ باب ۳۷ مین لکہا ہے
اچہا بیج کا بونیوالا ابن آدم ہی فقط کیا اس سے کوئی مسیح کو کاشتکار سمجہیگا اسکے سوا
انجیل مین اور کہین سود کا نام تک نہین ہے اور اوسکی ممانعت مین دیکہو ۱۵ زبور
۵ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب اخروج ۲۲ باب
۲۵ احبار ۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸
اول سموئیل ۸ باب ۳ اسکے سوا اول پطرس ۵ باب ۲ اور اول طیطاؤس ۳
باب ۳ مین جو ناروا نفع کی ممانعت ہے سود کو بہی اسمین شامل سمجہنا چاہیے
اب اگر کوئی کہے کہ بعضے مسلمان بہی توبطمع نفسانی سود لیتے ہین اسکا جواب یہہ ہے
کہ اسلام کا مدار اونہین کے چال چلن پر نہین ہے بلکہ اعتبار اس بات پر ہے کہ
حضرت آدمؑ سے حضرت نوحؑ تک اور حضرت ابراہیمؑ سے حضرت موسیٰ اور حضرت
عیسیٰ اور حضرت نبی اسلام علیہم الصلواۃ والسلام تک بلکہ ابتک جتنے مخصوصین بارگاہ الہی
گذرے ہین کسی کتاب سے ثابت نہین کہ اونمین سے ایک نے بہی کبہی ایکدفعہ
اپنی زندگی مین خواہ اپنے ملک والون خواہ غیر ملک والون سے سود لیا ہو اور
قران مجید مین جو کچہہ اسکی بابت سخت ممانعت ہے اسے تو سب جانتے ہین کہ
علماء اسلام نے سود کو زنا سے اشد لکہا ہے اس لئے کہ سود لینے والے کے

حقمین اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے خبردار ہو جاؤ لڑنیکو اللہ سے اور اوسکے رسول سے پارہ تلک الرسول اول ربع رکوع ۵

سکرمنٹ ۷

قال اللہ تعالیٰ وَاِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ وَاِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ○ اَوَلَمْ یَکُنْ لَّہُمْ اٰیَۃً اَنْ یَّعْلَمَہٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

سورہ شعرا آیت ۱۹۱ ترجمہ اور بالتحقیق یہہ اوتارا ہے رب العالمین سے اوتارا روح الامین نے اوسے تیرے دلپر تاکہ تو بہی ایک ڈرانیوالا ہو صاف زبان عربی مین اور بالتحقیق یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اور کیا اونکے واسطے یہہ نشانی نہین ہوئی کہ بنی اسرائیل کے علما اوسے جانتے ہین اسلئے از شہادت قرانی بر کتب ربانی مطبوعہ لکہنو مطبع منشی نول کشور سنہ ۱۸۹۱ع فصل ۱۳ ولیم میور صاحب فرماتے ہین کہ الہامات مندرجہ قرآن کا بہی وہی مطلب ہے جو کتب انبیا سابق مین لکہا ہے انتہے (دیکہو شہادت قرانی صفحہ ۱۹) اور صفحہ ۳ مین وہ لکہتے ہین قولہ قران کی آیات کثیر مین ایسے قصص و روایات بہی لکہے جو یہود و نصارے کے کتب ربانی مین درج ہین اور بہت مقامات پر ان قصص اور روایتون کا وہی نقل اور وہی طریقہ ہے جو توریت و انجیل مین ہے بلکہ بعض جگہہ تو الفاظ طابق النعل بالنعل ملجاتے ہین چنانچہ ہبوط آدم اور حوا کا بیان اور نوح اور طوفان اور ابراہیم اور سارا اور اسحاق اور لوط کے قصص الخ لیکن عیسائی لوگ ناواقفی سے اسبات پر مسلمانون کو الزام دیتے ہین کہ یہہ بہشت مین دنیاوی سامان بیان کرتے ہین جیسے حور قصور نہر کوثر و سلسبیل و شراب طہور درخت سدرہ خرمی انار وغیرہ دیکہو رومن تفسیر انجیل مطبوعہ

الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۴۷ کالم اول واضح ہو کہ قران مجید توریت سے بالکل مطابق
ہے جیسا کہ بابو رام چند صاحب بہی اعجاز قران مطبوعہ دہلی ۱۸۵۷ء صفحہ ۳۱ مین
صریح اقرار کرتے ہین کہ حال دین ابراہیم کا اور اونکا اور اونکی اولاد کا جو قران مین مذکور
ہے وہ توریت اور تفاسیر یہود و نصاریٰ سے مین پایا جاتا ہے انتہے پہر اعجاز قران صفحہ
۴۳۲ مین لکھا ہے کہ انبیاء سلف کے حالات اور معجزات اور اونکی تعلیمات توحید
خدا اور آخرت وغیرہ جو قرآن مین مندرج ہین یقیناً توریت و انجیل سے ہین اور اس
واسطے خدا کیطرف سے ہین نہ یہہ کہ بناوٹ انسانی انتہے پہر اعجاز قران صفحہ ۱۱ مین
مرقوم ہے کہ حال حضرت ابراہیم اور اونکی اولاد و اسحاق اور یعقوب اور یوسف وغیرہ
یعنے کل بنی اسرائیل کا توریت اور انجیل اور تفاسیر یہود و نصاریٰ سے مین قدیم سے مفصل
مذکور تہا چنانچہ قران مین بہی یہی حالات پائے جاتے ہین انتہے اور بعض جگہہ کچہہ تفاوت
بہی ہے مگر وہ تفاوت صریح غلطی ترجمہ انجیل کے سبب ہے مثلاً قران مین ہے حرمت
علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل بہ لغیر اللہ اعمال ۱۵ باب ۲۸ و ۲۹ مین ہے کہ روح القدس
نے اور ہمنے بہتر جانا کہ تم بتون کے چڑہاوون اور لہو اور گلا گہونٹے اور حرامکاری
سے پرہیز کرو انتہے یعنے سور کیجگہہ حرامکاری لکہا ہے لیکن یہہ تو صرف ظاہر ہے کہ اس مقام
پر ذکر احکام حلت و حرمت کا تہا یہان محللات سے علاقہ کیا ہے حرامکاری کو تو ہر حال
مین لوگ برا جانتے ہین بتون کے چڑہاوے اور لہو اور گلا گہونٹی کیساتہہ حرامکاری کے
لفظ کا کیا موقع تہا وہان لفظ سور کا ہونا یقینی مناسب حال ہے کیونکہ حرامکاری
کون شخص دلیری سے کر سکتا ہے جسطرح سے لہو اور گلا گہونٹی وغیرہ کو بت پرست
جائز جانتے تہے حرامکاری کس قوم مین جائز ہے جسے احکام شریعت کیساتہہ شامل کرنا ضرور
ہوا اور اگر یہی کہین کہ سوا ان چار باتون کے اب کچہہ اور ضرور نہین تو چوری اور دغابازی اور
راہزنی اور جہوٹہہ وغیرہ ان سب کو جائز سمجہنا چاہئے

پس یہہ مقام حرامکاری کے لفظ کے شمول کا ہرگز نہین ہے اوسطرح کے نصیحت کے اور سیکڑون مقام انجیل مین موجود مین جیسے اول قرنتیونکا ۶ باب ۹ و ۱۰ امین ہے کیا تم نہین جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے فریب نکہاؤ کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زنا کرنیوالے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے انتہے یہہ تو سور کا حرام ہونا چھپانے کے لئے حرامکاری کا لفظ بجاے سور کے شامل کیا گیا اور تعجب کہ روح القدس کی تعلیم مین بہی تبدیل کرنیسے نہ ڈری دیکہو اعمال ۱۵ باب ۲۸ اصل یہہ ہے کہ انجیل مین کوئر پاس تہا جسکے معنے لحم خنزیر ہے اور حال کے نسخون انجیل مین اوسکیجگہ لفظ پورنیاس لکہا گیا جسکے معنے زنا چنانچہ ڈاکٹر بنٹلی و مسٹر ریوس جو بڑی مصححین انجیل ہین اسی لفظ کوئر پاس کو ترجیح دیتے ہین اس مقام پر کہنے کو جی چاہتا ہے کہ اہل کتاب واقعی توریت و انجیل کو دل لگا کر نہین پڑہتے دیکہو تعلیم الایمان چھاپہ لدہیانہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۱۴۲ سطر ا - ۸ مین ہے اس قول پر گواہی جہان لکہا ہے کہ بہت آدمی جنہون نے نئے پیدائش نہین پائی پاک نوشتے کے ظاہری علم سے بہی جاہل ہین الخ اگرچہ توریت مین قیامت اور بہشت کی بابت صاف بیان کم ہے چنانچہ یہودیون مین صادوقی فرقے کے لوگ مُردونکی قیامت اور فرشتون کی ہستی اور آخرت مین جزا و سزا پانیکا عقیدہ نہین رکہتے تہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۶) مگر فریسی فرقے کے لوگ اپنے اس عقیدہ کے سبب کہ وہ خیال کرتے تہے کہ اگر آدمیون مین سے صرف دو بہشت مین جائینگے تو ضرور اونمین ایک فریسی ہوگا انتہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۷) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ آخرت اور بہشت وغیرہ کے قایل تہے چنانچہ اعمال ۲۳ باب ۸ مین بہی اسکا ذکر ہے اور یہیکی فرقہ کے لوگ اگرچہ آخرت

کی خوشی کے منتظر تہے مگر جسم کے جی اوٹہنے کی بابت شبہہ رکہتے تہے اور انجیل مین
توریت کی نسبت آخرت کا زیادہ بیان ہے توریت مین لکہا ہے کہ خدا نے
بیابان مین بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تہا کہ مین تمہین اوس زمین مین لاؤنگا جہان
دودہ اور شہد بہتا ہے خروج ۳ باب ۵۔ اور جب بنی اسرائیل نے نافرمانی کی تب
خدا نے فرمایا کہ وے اس زمین کنعان مین داخل نہونگے جہان دودہ اور شہد
بہتا ہے حزقیل (۲۰ باب ۱۵) اگرچہ ان آیتون سے مراد ظاہری وہی ملک ہے
جسکا خدا نے حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب و موسیٰ سے وعدہ فرمایا تہا پیدایش
۱۵ باب ۷ و ۱۷ باب ۸ مگر علماء عیسائی یہہ وعدہ اپنے حقمین بہی سمجہتے ہین اور
کہتے ہین کہ وہ کنعان ایک حقیقی کنعان کا اشارہ تہا جو بہشت سے مراد ہے دیکہو
عبرانیونکا ۳ باب ۸ ۔ ۱۸ ۔ و ۴ باب ۶ و ۸ پس اگر حقیقی کنعان بہشت کو کہین
تو دودہ اور شہد کوثر و تسنیم مین بہتا ہے اگرچہ ان نہرونکا نام بالفعل توریت و انجیل
مین نظر نہین آتا پہر مکاشفات ۲۲ باب ۱ مین آبحیات کی صاف ندی اور ۲
آیت مین سڑک کے بیچ اور اس ندی کے وار پار زندگی کا درخت جو لکہا ہے
یہہ درخت طوبیٰ سے مراد سمجہنا چاہئے اور سونیکی سڑک اور موتی کے دراو لعل
و زمرد و یشم و نیلم و عقیق و شبچراغ اور سنہرے پتہر اور فیروزہ اور زبرجد اور مینی
اور یاقوت اور سنگ سنبلی کی نیوین اور یشم کی دیوار جو مکاشفات ۲۱ باب ۱۰۔
۲۵ مین مندرج ہے یہہ قصر جنت کا صاف بیان ہے اور مکاشفات ۷ باب ۹
مین لکہا ہے کہ ایک ایسی بڑی جماعت جسے کوئی شمار نہین کرسکتا سفید جامے پہنے
اور خرمیکی ڈالیان ہاتہون مین لئے اوس تخت اور برہ کے آگے کہڑی ہے
اسمین تخت سے مراد خدا کا تخت اور برہ سے بموجب عقیدہ عیسائی مسیح مصلوب
اور پیدایش ۳ باب ۷ مین حضرت آدم کا حال لکہا ہے کہ انجیر کے پتونکو سیکر لنگیان

بنائین انتہے اب دیکھی کہ خرمی اور انجیر اور سونا اور جواہرات سب کچہہ بہشت مین
بموجب کتب اہل کتاب موجود ہے بعضے عیسائی بہشت کے آسمان پر ہونیکا یقین
نہین کرتے (ہدایت المسلمین باب ۹ فصل ۳) اور کہتے ہین کہ زمین ہی پر حضرت آدم
کو خدا نے بنایا تہا (نیاز نامہ صفحہ ۶۲) اسکے جواب مین ایک عیسائی عالم نے پانیر
مین جو الہ آباد کا مشہور اور نامور انگریزی اخبار ہے یون چہپوایا ہے قولہ وہ بیان عدن
ہی اوسوقت کی زمین اور اوسوقت کے انسان کا نہین ہے جو بہشت کی حالت
مین ہو اس نام کا ایک ضلع واقعہ مسوپوتامیہ (یعنے عراق عرب) کا تو بیان ہے
اور انسان کی اوس گری ہوئی حالت کا بیان ہے جبکہ اوس زمین اور وہانکے دریاؤن
کا علم اوسے حاصل ہو گیا ہو - علاوہ اسکے یہہ بیان ہی کسی الہامی مصنف کا
معلوم نہین ہوتا بلکہ محض بیہودہ اور کارخانہ خلقت کے خلاف ہے یہہ جو لکہا ہے
کہ اوس باغ سے ایک دریا نکلا جسکے چار سر یعنے منبع ہو گئے کسی دریا کے سر یا منبع نہین
ہو سکتے اگرچہ شاخین ہو جاتین یہہ ہی لکہا ہے کہ یہہ چارون دریا ایکہی دریا
سے نکلے جبکہ باغ سے خارج ہوئے اور لکہا گیا ہے کہ وہ چارون موجود ہی ہین
مگر نقشہ پر اس ملک کے ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک سے نہین نکلے
علاوہ اسکے یہہ ہی بیان ہے کہ یہہ چارون جہان موجود ہین وہین وہ باغ تہا اور
پہلے کہہ چکے کہ چار حصہ ہونے سے پیشتر یہہ دریا باغ سے خارج ہو چکے تہے اس طفلانہ
بیان مختلف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب مصنوعی ہے سچ یہہ ہے کہ ایکہی دریا
ہو گا جس سے باغ عدن سیراب ہوگا اور معلوم ہوتا ہے کہ کسینے ستر برس کی اسیری کے
بعد توریت مین یہہ شامل کر دیا اسطرح پر کہ کسی مفسر کو نام عدنکا خیال آیا اور اوسنے
حاشیہ پر عدن لکہدیا اپنی یادداشت کیواسطے اور رفتہ رفتہ عمداً یا سہواً وہ بطن عبارت
مین پہونچگیا اور متن مین راہ پائی اور الہامی عبارت توریت کو بدل ڈالا - اوسمین کیے

ملنے کا وعدہ محض ایماندار ونسے ہے اور او نہیں بعد مرنے اور قیامت کے بعد حالانکہ وہ زمین آباد ہے اور آباد ہی رہیگی ایمانداروں سے پیشتر اس سے کہ کوئی کفارہ دیا گیا ہو اسلئے وہ ارث ویران نہیں کہے جا سکتے جیسے یسعیاہ نبی علیہ السلام کے کفارہ سے پہل سکنے والے بتاتے ہیں انتہٰے یعنے جس بہشت کا وعدہ عیسائیونسے اونکے مرنے اور قیامت کے بعد بطفیل کفارہ و مصلوبی مسیح ہے وہ بہشت اونکو جو عیسائی نہیں ہیں اونکی زندگی ہی مین یعنے قیامت آئے کفارہ و مصلوبی مسیح سے پیشتر ہے ملچکی ہے (از پائینیر) اس سے مطلب یہہ کہ حضرت آدم کی پیدائش کی جگہہ اور بہشت جسکا ایمانداروں سے وعدہ ہوا وہی ہے جو آسمان پر ہے نہ یہہ جو زمین پر اور یہ ایمان اوسمین بستے ہین ۵ انلیور ۱۹۶ مین ہے عرش اور سارے آسمان خداوند کے ہین انتہٰے (از رومن بیبل مطبوعہ لندن

مخزن مسیحی صفحہ ۸۰ و ۸۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۶۷ء لم مین پادری والش صاحب فرماتے ہین قولہ کرچف نامے ایک صاحب نے ایک ایسی کل ایجاد کی کہ جسکے وسیلے سے جو کوئی چیز جلتی ہو اور اوس سے روشنی پیدا ہوا وسے روشنی کی خاصیت سے وہ چیز آپ ہی جانی جاتی ہے پس جب معلوم ہوا کہ ہندوستان مین سب گرہن ہونے والا ہے تو کتنے ہیئت والون نے (انگلستان سے) ارادہ کیا کہ ایسی کل لیکر ہم ہندوستان کو جائیں اور جب سورج چھپ جاوے اور وہ ہالہ نظر آوے تب اس کل کی معرفت اوس ہالہ کا سبب دریافت کرین ۔

پس آکر دریافت کیا کہ جیسی اس زمین کے گرد خدا نے ہوا بنائی ہی ویسی ہی سورج کے گرد بھی ایکطرح کی ہوا ہے اور جو جوہرات جیسے لوہا وغیرہ زمین مین ملتے ہین سو سورج مین پگھلتے اور اوبلتے ہوئے پائے جاتے ہین انتہٰے نیز مخزن مسیحی مطبوعہ دسمبر ۱۸۶۸ء صفحہ ۹۴ ۔ ۹۷ مین لکھا ہے ولایت کے ہیئت والون نے ستارے

شہابون کی حقیقت دریافت کرنے مین نہایت کوشش کی ہے رات رات بہر بہت علمار اپنی اپنی مان منڈلونمین ستارونکو دیکہا کرتے سو کہتے ہین کہ بشرطیکہ چاندنی نہو اور دیکہنے والے اتنے ہون کہ تمام فلک پر نگاہ لڑائی رہین تو بحساب اوسط ایک ایک گہنٹے مین ۴۲ نظر آتے پہر جو ہم ملاحظہ کرین تو معلوم ہوگا کہ ایسے ستارے دنکو بہی موجود ہین مگر بسبب سورجکی روشنی کی دکہائی نہین دیتے ایسا حساب کرکے جانا جاتا ہے کہ اوسط مین آٹھہ پہر مین قریب ایکہزار ستارونکے ہر جگہہ گرتے ہین علمار مذکورنے یہہ بہی دریافت کیا ہے کہ جو شہاب کسی شہر کے اوپر ہی نظر آوے سو پینتالیس ۴۵ کوس تک دکہائی دیا کرتا ہے مثلاً ایک ایسا دائرہ ہو کہ جسکا قطر نوّہ کوس ہو تو اوسکی بیچ جو شخص ہون سو وہی شہاب دیکہینگے اور اوسکے باہر جو ہون سو او نہ دیکہین گے غرض تمام دنیا مین اتنی جگہہ ہے کہ جس مین آٹھہ ہزار ایسے دایرے بن سکتے ہین اور ایک ایک دایرہ کے بیچ ہی مین جو ایک ایک دیکہنے والا ہوتا تو ہر ایک کو جدا جدا شہاب نظر آتے پس یہہ عجیب نتیجہ نکلتا ہے کہ جس صورت مین کہ ایکہی ایسے دایرہ کے اندر آٹھہ پہر مین روز روز ایکہزار ستارہ ٹوٹتے تو آٹھہ ہزار ایسے دایرونمین یعنے تمام دنیا مین چار کروڑ گرا کرتے ہہ تو ایسا شمار ہی کہ انسانکے سمجہہ مین بہی نہین آتا لیکن حقیقت مین اس سے بہی بہت ہین کیونکہ ہزارون تیر شہاب ایسے چہوٹے ہین کہ بغیر دوربین کے دیکہے نہین جاتے پر چہوٹے بہی دوربین جو ہو تو ہیئت والون نے گمان کیا کہ چالیس گنا زیادہ دکہائی دین یعنی کم سے کم بحساب اوسط آٹھہ پہر مین بیس ۲۰ کروڑ گرا کرتے ہین سب لوگون کو معلوم ہے کہ علم ریاضی سے سورج اور ستارونکی پیمایش ہوسکتی ہے اور اونکا حال ایسا معلوم ہو جاتا کہ ایک ایک کا مقدار اور فاصلہ اور گردش کتنی ہی غرض اسیطرح اہل علم ہیئت نے شہابونکا بہی حال دریافت کر لیا اور اونکو اتنا معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہہ سب چہوٹے چہوٹے سیارے ہین کہ جو اس زمین کی مانند سورج

نئے گرد اپنے اپنے دورے پر گردش کر رہے ہین جسوقت کہ ایسے ستارے ہمارے
دیکھنے مین آتے تو اوسط مین زمین سے تینتیس ۳۳ کوس دور ہین اور ایک لمحہ مین جب
تک ہم اوسکو دیکھنے پاتے ساٹھہ کوس چلے جاتے اس سے معلوم ہوتا کہ جیسے اور ستارے
ویسے یہہ بہی ایک نہایت تیز روے سے سورج کی گردش کرتے ہین اسکی بہی پیمایش
ہوئی اور اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک منٹ ہر مین نوسو کوس چلا کرتے اونکا مقدار
اور روشن بہی دریافت ہوا اونین سے تہوڑے ایسے ہین کہ نہایت بڑے کہ جنکی
موٹائی پاؤ کوس سے کم نہین ہوگی اور روزن اونکا ایک پہاڑ کے برابر ہے لیکن
اکثر اونکا وزن ایک ماشہ سے بہی کم ہے پہر اگر پوچہا جائے کہ یہہ تیر شہاب جو سورج کی
گردش کرتے سو کتنے عرصہ مین ایک دور طے کرتے جواب اسکا یہہ ہے کہ سبہونکا
دور ہنوز ناپا نہین گیا لیکن اتنا معلوم ہے کہ ۱۸۶۶ع مین نومبر مہینے کے تیرہوین ۱۳
تاریخ جو گرے سو تینتیس ۳۳ برس مین ایک دور طے کرتے ایسا حساب کرکے ہیئت دانون
نے آگے سے کہا تہا کہ ۱۸۶۶ع نومبر کی ۱۳ یا ۱۴ تک بہت سے گرنیوالے ستارے
نظر آوینگے اور ایسا ہی ہوا اسیطرح ہم کہہ سکتے ہین کہ ۱۸۹۹ع نومبر کی ۱۴ یا ۱۵ تاریخ
کو پہر شہابونکی وہی جماعت زمین کے نزدیک آکے دکہائی دیگی اور جتنے مین جو
گرا کرتے اونکا دور اور گردش اور ہے مثلاً جو بہادو تکے شروع مین نظر آیا کرتے اونکی
گردش ایکسو برس سے کچہہ زیادہ مین تمام ہوتے لیکن البتہ اسلئے کہ یہہ ایک جماعت
مین ہوکر نہین چلتے مگر الگ الگ وہ کم نظر آتے اور ہر برس برس برابر دکہائی دیتے
کوئی پوچہے کہ اگر یہہ ستارے ہون تو کس سبب سے فقط دم بہر نظر آتے اور پہر
غایب ہو جاتے ہین جواب کے حال تو یہہ ہے کہ ہر وقت نہین چمکتے رہتے ہین مگر جب
آسمان سے اگر ہوا مین لگ جاتے تو اوسکی رگڑ سے یہانتک گرم ہو جاتے کہ پگہل جاتے
مین اور مانند آگ مین ڈالے ہوئے لوہے کے روشنی دیتے لیکن جب سورج کے

گرد گردش کرکے اپنے اپنے دور پر چلتے چلتے ہیر ہوا سے نکل جاتے ہین تو کچھ رگڑ نہین رہتے اور وہ ہیر ٹھنڈے اور کالے ہو جاتے وہ پتھر اور دہات ہین کسلئے کہ عالمون نے روشنی کا بہید ایسا کہولا ہے کہ جس چیز کے جلنے سے جو روشنی پیدا ہو کتنی ہی دور وہ ہے کیون نہو اوسی روشنی کی خاصیت سے وہ جلتی ہوئی چیز اچھی پہچانی جاتی ہے کہ کون چیز ہے سو چاہے لوہا ہو یا پارہ ہو جو کچھ ہو سو جلتے ہی اپنی روشنی ہی سے گویا اپنا نام ظاہر کرتا ہے اسیطرح جب اہل علم کسی ستارہ یا شہاب کو دیکھین تو اپنی کلون سے اوسکی روشنی کو جانچ کی بتلا سکتے ہین سو ثابت ہوا کہ شہابون اور ستارون مین وہی دہات ملتی جو زمین مین بہی ملتے ہین یہہ تو ثابت ہو چکا لیکن اسکا ایک اور بہی ثبوت ہے بارہا ایسا ہوا کہ یہہ ستارے زمین ہی پر گرے لوگون نے اونکو گرتے دیکہا ہے پاس جاکر کیا دیکہا کہ یہہ جو شہاب آسمان سے گرا سو پتھر ہے یا لوہا ہے مثلاً امریکہ کے ملک مین ۱۸۴۷ع مین دن کو ایک ایسا ستارہ ٹوٹا کہ جسکی روشنی باوجود سورج کے موجود ہونے کے ظاہر ہوئی اور اوسکا ایسا سنناٹا کان مین پڑا کہ گویا بہونچال آیا لوگون نے دیکہا کہ ایک کہیت مین گرا وہان دوڑکے کیا دیکہا کہ وہ شہاب زمین پر ایسے زور سے گرا کہ ایک گز اندر زمین کے گڑ گیا اور اوسے آزما کے اونکو معلوم ہوا کہ یہہ جو آسمان سے گرا لوہا ہے وزن اوسکا بیس ۲۰ سیر سے زیادہ تہا اور یہان تک گرم معلوم ہوا کہ دو ایک گہنٹے تک کوئی اوسپر ہات نہین رکہہ سکتا تہا اور ایسے شہاب گرے کہ جو اس سے بہی کہین بڑے ہین مثلاً آسٹریلیہ ملک مین ایک ایسا ملا کہ جسکا وزن چار ہزار من کے اوپر تہا بلکہ امریکہ جنوبی مین ایک ایسا شہاب آج ہی تک پڑا رہا ہے کہ جسکا وزن ساڑہے پندرہ ہزار من سے کم نہین ہے حاصل کلام شہابونکا حال یہہ ہے کہ بڑے بڑے ستارون اور سیارونکے بیچ جو فاصلہ ہے اوسمین کروڑون ایسے ستارے چہوٹے بڑے سورج کے گردش کر رہے ہین یہہ ایسے چہوٹے ہین کہ اکثر اوقات وہ دیکہا ہی

نہین دیتے مگر نہایت تیزروی سے جو چلتے ہین جسوقت ہوا مین اوڑنے لگتے اوسوقت
ہوا کی رگڑ سے پگہلتے بلکہ جلجاتے ہیں اور جب تک ہوا مین چلتے رہین یا زمین پر گرین
اسیطرح جلتے ہوے نظر آتے پہر اس سے معلوم ہوتا کہ جن جن عناصر سے خدا نے
اس زمین کو بنایا ہے سو ہے تمام عالم مین بہی موجود ہین اسلئے یعنے جسقدر اور عالم سوا اس
عالم کے ہین سب کی ترکیب انہین عناصر سے ہے اب ایک اور بہی دلیل اسکے لئے
یہہ ہے کہ اگر اور سب عالم انہین عناصر سے نہ بنے ہوتے تو ہم اونہین ان آنکہون سے
دیکہہ نپاتے کیونکہ ہم اونہین چیزونکو ان آنکہون سے دیکہہ سکتے ہین جو انہین عناصر
سے بنی ہین پہر اگر کوئی کہے کہ بہشت مین اگر یہی دنیا کے چیزین موجود ہین تو ہم اوسے
کیون ان آنکہون سے دیکہہ نہین سکتے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ زحل ستارہ اتنا بڑا ہے
اوسکے ساتہہ آٹہہ چاند گردش کر رہے ہین اور تو بہی زحل ستارہ بسبب دور ہونیکے اسقدر
چہوٹا نظر آتا ہے پس ممکن ہے کہ بہشت اس سے بہی بلند تر ہو اور بسبب دور بہت
ہونیکے ہم اوسے دیکہہ نہین سکتے پہر یہہ کہ چاند اور اور سیارہ زمین بہی ہیئت دان لوگون کو
یہی دکہاتین نظر آتی ہین جو زمین مین چنانچہ فورتہ بک چہاپہ لندن ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۹۱ اور
۲۴۶ اور واتدرس اف دی ہیونس مطبوعہ لندن مین لکہا ہے کہ چاند کا قطر دو ہزار
ایکسو ساٹہہ میل اوسکا فاصلہ زمین سے دو لاکہہ چالیس ہزار میل چاند کو دوربین سے
دیکہا تو اوسکے سطح مین پہاڑ اور میدان نظر آئے جیسے زمین مین ہین اور بعضے پہاڑونکو
اونکے سایہ سے ناپا تو دو میل اونچے پائے گئے اور بلا زمین چٹانین اور بڑے بڑے
پتہر پڑے ہین اور سورج کا گہیر یعنے محیطہ [illegible] میل (اور مرآت الساعات صفحہ ۹ کے
بموجب قطر آفتاب ۸۸۲۰۳۰ یعنے بہ نسبت زمین کے چودہ لاکہہ گنا بڑا ہے)
اور فاصلہ زمین سے پچانوے ملین میل (یعنے نو کروڑ پچاس لاکہہ میل) اور یورینس
(یعنے زحل یا کیوان) آٹہہ سو پچاس گنا زمین سے بڑا ہے اسکا فاصلہ سورج سے نو سو ملین میل

(صرف مین دس لاکہہ کا) اسکے ساتہہ تو آتہہ چاند ہین استے ہین از منویل جاگرفی چہاپہ مدراس سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۳ – اور مرآف پاعویسر تالج صفحہ ۳ مین لکہا ہے چاند مین بیسیے وہات پائے جاتے ہین جو زمین پر پائے جاتے ہین اور ایک اور انگریزی کتاب علم ہیئت صفحہ ۴۵ مین لکہا ہے کہ مشتری کے بعضے حصون مین پہاڑ افراط سے نظر آتے ہین اور بعضے حصون مین کم

ایک نہایت مشہور عالم گاڈفری ہیگنس صاحب کا قول ہے کہ

مورخون نے بیان کیا ہے کہ محمد کے زمانہ سے پیشتر اہل عرب مئےخواری اور قماربازی کی نہایت عادی تہے مگر آپ کے دو حکمون کی وجہہ سے شراب اور قماربازی کا رواج قطعی موقوف ہوگیا — درماندہ حاجی کے لئے کوئی مقام آرام کا مقرر نہین نہ یہہ کہ آدہی دور جاکر ٹہیر رہے بلکہ کل سفر طی کرنا چاہئے ورنہ کوچ کرنیکی ضرورت نہین گبن صاحب درست کہتے ہین کہ جس عیش و عشرت سے دل لگایا ہے اوسکی قیدون تکلیف دہندہ کو بلاشبہہ رندون اور منافقون نے اوٹہا دیا ہے مگر اوس واضع قانون پر جسنے کہ انکو بنایا یقیناً انصاف کی رو سے اسبات کی تہمت نہین ہوسکتی کہ اوسنے اپنے مریدون کو اونکی شہوات نفسانی کی اجازت دینے سے فریب دیا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۴۰ دفعہ ۶) پہر اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ جو لوگ محمد کے خلاف ہین شاید آپ پر بوجہہ بہشت حسی کے طعن کرین مگر درحقیقت کوئی بہشت خیال مین نہین آسکتی جس سے حواس متمتع نہون کیونکہ جیسا لاک صاحب نے ثابت کیا ہے انسان کے دلمین کوئی خیال بلاوساطت حواس کے نہین آسکتا پس ضرور ہوا کہ اگر آدمی کو خیال بہشت کا آوے تو وہ حسی ہی ہو — سب سے بڑا اجر اور حظ اہل اسلام کا دیدار الہی مین ہے جس سے کہتے ہین کہ ایسی بڑی خوشی حاصل ہوگی کہ اوسکے مقابل مین بہشت کے اور خوشیان ہیچ اور نسیاً منسیاً ہوجائینگی تاہم مین خیال کرتا ہون کہ کوئی منصف جو رو رعایت نکرے یہہ نہین کہیگا کہ اسکی تحریر جتنے

ہوتنیا سبب سے زیادہ کیجاسے بہ نسبت اوس بیانکے جسمین اون لوگون کی مسکنون کا ذکر ہے جنپر خدا کی مُہر ہے کہ بڑا عظیم الشان شہر سونے اور قیمتی پتہرونکا بارہ دروازونکا ہے جسکے کوچونمین دریاے آب حیات روان درخت ایسے جنمین بارہ قسم کے پہل اور پتے اکسیر کے خاصہ کے اونیز بہ نسبت اوس بیان کے کہ دوسرے مقام پر ذکر ہے کہ اشخاص متنعم علیہم اپنے مسیح کیساتہہ منبر پر کہاتے اور پیتے ہین — اگر ناظرین یہہ جاننا چاہین کہ گرجا کے پہلے اکابر نے ان کیفیتونکو کیا خیال کیا ہے تو وہ ارینیوس کے بیان کیطرف رجوع کرین جو لکہتا ہے کہ ملینیم کیوقت مین انگورونکے خوشی ایماندارون کو بلاوینگے اور کہینگے کہ آو اور ہمین کہاو — ویسٹ منسٹر ریویو مطبوعہ سنہ ۱۸۲۶ء نمبر ۹ صفحہ ۲۱۶ — سے بدون انتخاب کئی ہوئے مین باز نہین رہ سکتا — فردوس کی مستورات کے باب مین محمد کے بیانمین کوئی چیز ایسی نہین ہے جس سے عیاشی کے خیالات اوبہرین اونکو کہا ہے کہ ایسے باکرہ ہونگی جیسے باکرہ عورتین بنی اسرائیل ساکن بیت اللحم کی اور مثل اور میوونکے اونکا حسن عالم شباب گذشتہ کا سا ہوجائیگا جسمین کہ آدمی صانع کے ہاتہون سے ابہی آیا ہوا متصور ہوسکتا ہے مگر نہ تو اونکے گردنین مثل ہاتہی دانت کے برجون کے ہین اور نہ مونہہ ہے کہ سوتے آدمیونکے لبون کو گویا کردین نہ سینے مثل خوشہ انگورونکے اور نہ پستان مثل دو توام ہرن کے بچونکے سوسن مین چرتے ہوئے نہ اونکی سانسون کے جوڑ مثل جواہر کے ہوشیار کاریگر کی صنعت کے نہ وہ اپنی بہشتی خاوند کو بلاتے ہین کہ اونکا مونہہ چومے اور نہ مثل گوندکے ڈبلی کے تمام شب اونکی چہاتیون پر چمٹا رہے (غزل الغزلات) — اہل عرب کی بیبیان اپنی سیاہ پتلیان نیچے ڈالے ہوئے اپنے خاوندونکے روبرو حیاسے بیٹہے ہین جیسے موتی سیپ کے اندر چہپا رہتا ہے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا — حمایۃ الاسلام صفحہ ۴۱ — ۵۴ دفعہ ۳۶ و ۵۶ و ۶۷ مطبوعہ دہلی

سنہ ۱۸۲۹ع ترجمہ اپاکرِفی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع)
اور متی ۲۶ باب ۲۹ مین جو مسیحؑ نے بہشت مین انگور کے شیرہ کا وعدہ کیا یہہ شراب
طہور سے مراد ہوگی اور حزقیل ۴۷ باب خصوصاً اوسکی ۵ و ۶ و ۷ آیت مین بہی
بہشت کی نہر اور درختونکا بیان ہے اور عبرانیونکے ۱ باب ۶ مین لکہا ہے پہر جب
پہلوٹہے کو دنیا مین (یعنے خاکی جسم مین) لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اوسکو
سجدہ کرین فقط علماء عیسائی پہلوٹہے سے مراد مسیح کو سمجہتے ہین مگر یہہ سمجہہ اوسوقت
درست ہوتی کہ جب کتاب مقدس کے کسی اور جگہہ پیدایش یا تواریخ وغیرہ مین اسکا ذکر
ہوتا پس بموجب عقیدہ اسلام حضرت آدمؑ کا جسم خاکمین پیدا ہونا اور فرشتونکا اونکو
سجدہ کرنا یہان سے ثابت ہوتا ہے اور اول طمطاوس ۳ باب ۶ مین بہی اسکی بابت
اشارہ ہے کہ کہین وہ غرور کرکے شیطان کیطرح عذاب مین پڑے اسلئے یعنے
شیطان نے غرور کرکے حضرت آدم کو سجدہ نکیا تہا اسکے سوا اور کسیوقت مین شیطان
کا غرور کرنا مذکور نہین ہے اس سے ظاہر ہے کہ جو اب مسلمانونکا عقیدہ ہے قدیم
عیسائیون کا بہی عقیدہ تہا مگر اوسکے بعد پہر عیسائیونمین بالکل تبدیل ہو گئی
اور اصحاب کہف کا حال ایک شخص افرائیم نامے کی کتاب اور ریومن تواریخ
کلیسیا جلد ثانی صفحہ ۱۱۶ مین موجود ہے کہ سنہ ۲۵۰ع مین واقع ہوا تہا اور
اعجاز قرآن مصنفہ ابو ریم چند عیسائی فاضل مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۵۷ مین بہی اسکا
ذکر ہے اور یہہ بہی کہ وہ عیسائی تہے فقط اور جبکہ قدیم زمانہ مین یہہ سب باتین
عیسائیونمین معتبر اور مشہور تہین تو اس زمانہ مین اس سے غفلت کمال تبدیل
عیسائی عقیدہ ہی کی دلیل ہے

میزان الحق چہاپہ لدہیانہ باہتمام پادری رودالف صاحب مطبع امریکن مشن لدہیانہ
مین امریکن ٹراکٹ سوسایٹی کیواسطے مطبوعہ سنہ ۱۸۴۹ع باب ۳ فصل ۳ صفحہ

صفحہ ۱۲۱ مین لکہا ہے قولہ اور یہودیون کے حدیثون سے ہی محمدؐ نے کئی ایک
حکایتین قران مین لکہہ دی ہین چنانچہ آدم کا پیدا ہونا اور فرشتونکا اوسے سجدہ
کرنا اور شیطان کا خدا سے برگشتہ ہونا اور آدم کا بہشت سے نکالا جانا جو سورہ بقر
مین اور سورہ اعراف کے اوایل مین مرقوم ہے انہین حکایتون مین سے ہے اور
اسیطرح ابراہام اور داؤد و سلیمان کے حالات کہ سورہ انبیا اور سورہ نمل مین ذکر ہوے ہے
ہین کہ ابراہام نے اپنے باپ کے بتونکو توڑ ڈالا اور اوسکی قوم نے اوسے آگ
مین ڈال دینے کا قصد کیا اور پہاڑون اور پرند جانورون نے داؤد کے ساتھہ
حمد ثنا بیان کی اور ہوا اور جن وغیرہ سلیمان کے حکم مین تھے اور بہشت کی کیفیت
اور فرشتونکا ذکر اور سوال قبر اور جہنم کا سات حصون پر تقسیم ہونا اور اعراف کی خبر اور
یہہ نقل کہ قیامت کے دن زبان اور پانون اور ہات وغیرہ گنہگارون کے گناہ
پر گواہی دینگے چنانچہ سورہ یسین کے آخر مین بیان ہوا ہے پہر غسل طہارت اور
تیمم کا حکم کہ اگر پانی نملے تو خاک سے تیمم کرین اور روزہ کہولتے وقت خیط ابیض
اور خیط اسود کے درمیان امتیاز ہونا اور نماز وغیرہ کے قاعدے یہہ سب یہودیون
کی حدیثون اور تواریخ سے لیا گیا ہے چنانچہ اب اس زمانہ مین ہی اس قسم کی حدیثین
طالموت وگمرا و ضحار و مید راس نامے کتابون اور یہودیون کی اور اور کتابون
مین ہی منضبط ہین اور یہہ بات کہ یسوع نے ہنڈولے مین باتین کین اور لڑکپن
مین اوس سے معجزے ظاہر ہوئے جیسا کہ سورہ آل عمران کے اوایل اور سورہ مریم
مین مذکور ہے اور اصحاب کہف اور رقیم کا قصہ جو سورہ کہف مین ہے محمدؐ نے اوس
زمانہ کے مسیحیون کے احادیث سے لیکر قران مین ذکر کیا ہے چنانچہ پہلی بات
تو احادیث کی کتاب مین جسکا نام نقل یا انجیل طفولیت یسوع مسیح ہے مرقوم ہے
اور اصحاب کہف کا قصہ اقراہیم نامے ایک شخص کی تصنیف کی ہوئی کتاب مین پایا جاتا ہے

استثنےٰ اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے حاشیہ صفحہ ۲۴۶ مین ہے کہ افسس کے رہنے والے سات جوان ڈیشس کے ظلم کی سختی سے شہر چہوڑ کر پاس ہی کسی غار مین جا چہپے تہے اور وہان وہ دو سو برس تک برابر سوتے رہے اور پہر جب جاگے اور اونمین سے ایک شہر مین گیا تو وہ وہان تمام حاکم و محکوم کو پورا عیسائی دیکہکر نہایت تعجب مین آیا نقل اصحاب کہف کے قران مین ہی بہت سے خیالی باتون کے ساتہہ ملکر مذکور ہوئی ہے اور مین اس خواب کے ایام بجاے دو سو برس کے ۳۰۹ برس لکہے ہین پس اسکو جسطرح سمجہیے مبالغہ صاف ہے گبن کی کتاب کا ۳۳ باب کا آخر دیکہو انتہٰے اس مورخ کلیسیا کو اصحاب کہف کی بابت تو اقرار ہے صرف تعین مدت مین تکرار ہے پس اسکا ثبوت رومن تواریخ کلیسیا سے جو مین ابہی لکہہ چکا ہون دیکہنا چاہئے

پس توریت سے زیادہ انجیل مین اور انجیل سے زیادہ قران مین آخرت کا بیان ہے اور یہی گویا خدا کا تیسرا حکم ہے کہ کبہی نہ ٹلیگا

اور اسکی مثال یہہ ہے کہ اول خداپرست یہودی ہوئے پہر عیسائی پہر مسلمان پس یہہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا

اور اوسکی دوسری مثال یہہ ہے کہ اول ہیکل یروسلم حضرت سلیمانؑ نے بنائی جو کہ عیسائی محاورہ کے بموجب یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتے تہے (دیکہو دیباچہ تفسیر ۲ زبور چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء صفحہ ۷۰ جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۲۰ ۷ زبور ۲ — اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸ سطر ۱۴ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ ۱۸۶۹ء باہتمام پادری ریوڈلف صاحب جسے پہلے ڈاکٹر جان نیوٹن صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۶ء مین مطبوع ہوئی اور صفحہ ۱۱۷ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے

لگی اوسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری صورت عطا کی اوسکا نام کوہ بت پرستون کی زمین اور اوسکے گھرانے سے بلاکے جدا کیا استثنا) وہ ہیکل بخت نصر بادشاہ بابل کے ہات سے غارت ہوئے پہر دوسری ہیکل اوسی جگھہ پہنی اور پہر وہ ۴۶ برس کے عرصہ مین اوسے پہر سنوارا (یوحنا ۲ باب ۲۰) یہہ زمانہ مسیح کا تہا یہہ دوسری ہیکل عیسائی کلیسیا سے نسبت رکہتے تہے وہ طیطس شاہزادہ روم کے ہاتہ سے غارت ہوئے اب اوسی جگہہ حضرت عمر کے وقت مین اسلامی مسجد تیار ہوئی پس یہہ خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا اور عجیب یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر پہلی ہیکل بالکل غارت و برباد ہوئی اور دوسری ہیکل بہی حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے چہہ ہی سو برس پیشتر رومیونکے ہات سے اوسی تاریخ اور اوسی مہینے مین کہ جس مین پہلی ہیکل برباد ہوئی تہی یعنے ماہ ایلول کی نوین ۹ تاریخ (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹) برباد ہوئی یہہ بندوبست اللہ جلشانہ کی عین ٹہرائی ہوئے ارادے سے ہوا کیا

اور اسکی تیسری مثال یہہ ہے کہ حضرت موسےٰ سے پندرہ سو برس بعد حضرت عیسیٰ نے دستورات مذہبی کی اصلاح کی اور اوسکے پندرہ سو برس بعد مارٹن لوتہر نے دستورات مذہبی کی اصلاح کی اب کی پندرہ صدیین جو اصلاح اس مذہب کی ہوئی تو خالص دین حق کا سراج ہوگا اور یہی گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا چنانچہ یونی ٹیرین فرقہ کے لوگ جنکی کلیسیائین ہندوستان مین بہی موجود مین تثلیث سے انکار کرتے اور صرف خدا کیطرف الوہیت کو منسوب کرتے مین اور اسمین وہ فرقے مین سا سینین اور ایرین سا سینین پیرو تہے سا سینیس کے جو باشندہ سینا واقع ملک ٹسکنی کا سولہوین صدی عیسوی مین تہا یعنے لوتہر سے قریب سو برس بعد اوسکی یہہ تعلیم تہی کہ لوگ سکے پیرو عیسیٰ کو صرف انسان اور الہام

یافتہ کہتے تہے اور مسیح کی الوہیت اور کفارہ اور اصلی ورثہ پرشٹی یعنے حضرت آدم کے گناہ مین ہم سب کے شریک ہونے سے انکار کرتا تہا اور اسیطرح ایرین فرقے کا یہی عقیدہ ہے اسلئے دیکہو ولسٹر چہاپہ اسپرنگ فیلڈ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۰۴۹ کالم ۲ اور صفحہ ۱۲۰۶ کالم ۳ چونکہ یہہ سب تیسری پندرہ صدی کے آثار مین اسلئے امید ہے کہ اب حق ظاہر ہو جاوے

اسلئے عیسائیون کو چاہئے کہ جسطرح اگلے سب کتابون اور سب نبیون کو مانتے ہین سب سے پچہلی کتاب یعنے قران مجید اور حضرت نبی آخر الزمان صلعم پر بہی ایمان لائین اور اگر ایسا نکرین تو اگلی کتابونپر بہی خدا کے حضور اونکا ایمان بیکار ہے جسطرح کوئی خادم اپنی آقا کی مدت دراز خدمت کرے اور آخر کو نافرمانی پر کمر باندہے تو اوسکی ساری خدمت بیکار ہو جائیگی اور جسطرح تمام برسات خوب برسے اور پچہلی بارش نہو تو پیداوار محال ہے اور گذری بارش بیفایدہ ہو جائیگی استثنا ۱۱ باب ۱۴ یعقوب ۵ باب ۷ ہوسیاہ ۶ باب ۳ یرمیاہ ۵ باب ۲۴ ذکریاہ ۱۰ باب ۱ یوئیل ۲ باب ۲۳ امثال ۱۶ باب ۱۵ انجام نجیر اسمین ہے کہ آخر تک فرمان بردار رہے اور جو آخر تک سہیگا سو ہی نجات پاویگا دیکہو متی ۱۰ باب ۱۲

سکرمنٹ ۸

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور کہا اونہون نے ہرگز نہ داخل ہو گا بہشت مین مگر جو کوئی یہودی یا عیسائی ہو یہہ ہین آرزوئین اونکی کہہ لاؤ دلیل اپنی اگر تم سچے ہو سورہ بقر رکوع ۱۳ احبار ۱۷ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ وہ جو جان ہے کے لئے کفارہ دیتا ہے سو لہو ہے

استہے یعنے قربانیکا لہو گناہونکا کفارہ ہے اور عبرانیونکے ۹ باب ۲۶ مین ہے کہ
وہ (یعنے مسیح) ایکبار ظاہر ہوا کہ اپنے تئین قربانی کرنے سے گناہ کو نیست کرے
استہے اور اسی باب کے ۲۲ آیت مین ہے کہ بغیر لہو بہانے معافی نہین ہوتی
استہے احبار ۱۷ باب ۱۱ پیدایش ۹ باب ۴ - اور قربانی کی شرح مین اوس معتبر
کتاب مین جسکا نام بڑی باتونکا مجموعہ ہے لکھا ہے کہ لہو اسقدر بہایا جاوے جس سے
موت آوے استہے مطلب یہہ ہے کہ مسیح کا مصلوب ہونا عیسائی عقیدہ مین
ایماندارونکی نجات کا باعث ہے اور اسکے سوا اور کوئی نجات کی تدبیر نہین ہے
اگر مسیح مصلوب نہوتے تو جہان مین کوئی نجات نپاتا کیونکہ خدا کا عدل اور رحم
اسمین پورا ہوا ہے یوحنا ۱۹ باب ۳۰ دیکہو رومن تفسیر اسکا تصاحب متی ۲۷
باب ۵۰ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ساری قربانیون اور شریعت کے دستورونکا
مطلب پورا ہوا اور انسانکی نجات کے لئے جو کچھ کرنا تہا یہہ سب پورا ہوا استہے
اب اسکے برخلاف دیکہو متی ۹ باب ۲ - ۶ مین لکھا ہے کہ مسیح نے مصلوب ہونے
سے بہت دن پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدئے تہے اور کہا کہ ابن آدم کو
(یعنے مسیح کو) زمین پر گناہ بخش دینے کا اختیار ہے حالانکہ ہنوز قصہ صلیب
واقع نہوا تہا

اور لوقا ۷ باب ۴۸ مین لکھا ہے کہ مسیح نے ایک عورت کے بہی گناہ بخشدیے
تہے اور ہنوز قصہ صلیب واقع نہوا تہا

اور متی ۲۰ باب ۵ تمثیل مزدوران انگورستان مین لکھا ہے کہ کیا روا نہین
کہ مین اپنے مال مین سے جو چاہون سو کرون استہے اس تمثیل سے ظاہر ہے کہ
مصلوب ہونے سے پیشتر مسیح کو گناہ بخشدینے کا اختیار تہا پہر مصلوبی اور کفارہ کی حاجت
کیا ہی اور اس سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ خدا قادر مطلق ہے کچھ کفارہ و مصلوبی

مسیح کے قانون کا وہ پابند نہین بلکہ بغیر اسکے بہی وہ گناہگارونکو بخشدیتا ہے
اور صلیب پر ایک چور کے گناہ مسیح نے بخشدئی تہے لوقا ۲۳ باب ۴۳
اور ایک زانیہ عورتکو بہی معاف کیا تہا اور اوس سے فرمایا کہ جا اور پہر گناہ نہ کرا
یوحنا ۸ باب ۱۱ اور زکی کو اوسکی نجات کی خبر دی لوقا ۱۹ باب ۹
یوحنا ۲۰ باب ۲۳ مین لکہا ہے کہ حضرت عیسٰی نے اپنے شاگردون سے فرمایا کہ
جنکے گناہ تم بخشو گے اونکے گناہ بخشے جاینگے اور یہہ اجازت انجیل یوحنا کے
مطابق بعد مصلوبی پہر جی اوٹہہ کر حضرت عیسٰی نے حواریونکو دی تہی اور متی ۱۶
باب ۹ اسے معلوم ہوتا ہے کہ مصلوبی سے بہت دن پیشتر یہہ اختیار حواریونکو
دے دیا تہا پس نہ صرف مسیح کو مصلوبیسے پیشتر گناہ بخشدینے کا اختیار تہا بلکہ حواریونکو
بہی یہہ اختیار دیا تہا بلکہ بہشت کی کنجی بہی حواریونکے پاس تہی متی ۱۶ باب ۱۹
و ۱۸ باب ۱۸ دوسرے قرنتیونکا ۲ باب ۱۰ اور اب تک رومی پاپا صاحب
اسیکی بموجب بہشت کی کنجی اپنے پاس رکہتے ہین

پس جبکہ کہ انمین سے کوئی بہی مصلوب نہین ہوا تو بہی گناہونکے بخشنے کا اختیار
ملگیا اور یہی سبب تہا کہ پاپاے روم کی طرف سے گناہونکی معافی کی چٹہیان
یروسلم پر لڑنیوالون عیسائیونکو اور سیکڑون برسون تک بانٹی گئین

اور نہ صرف حواریون اور اونکے جانشینون بلکہ ہر عیسائی مرد اور عورتکو بہی اپنے
گناہگار شوہر یا جورو کو جہنم سے بچالینے کا مرتبہ حاصل ہے اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۶
اور نہ صرف مرد عورتکو بچاتا اور عورت مرد کو بلکہ ہر ایک شخص اپنی نجات کی آپ
ہی تدبیر کر سکتا ہے لوقا ۱۰ باب ۲۵ – ۲۸ اور دیکہو متی ۱۰ باب ۲۲
اور کتاب سوال و جواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ و پادری والش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۷ سوال ۵۷ کے جواب مین حضرت سموئیل

کی بابت لکھا ہے کہ یرمیاہ نبی کا ۱۵ باب اور ۹۹ زبور ۶ کو دیکھو کہ وہ شفاعت
کے اقتدار کی نسبت موسیٰ کے ساتھہ مشابہ کیا گیا ہے انتہے پس حضرت موسیٰ
اور حضرت سموئیل کا شفیع ہونا تو ہی مقام سے ثابت ہے اسکے سوا مصلوبی سے
پیشتر حضرت عیسیٰ نے کتنون ہی کے گناہ بخشے اور اپنے شاگردونکو بہی یہہ اختیار
دیا اور ہر مرد اور عورت کو بہی اپنے شوہر یا جورو کے لئے یہہ اختیار حاصل ہے
پہر ہر شخص آپ ہی اپنی نجات حاصل کر سکتا ہے با وجود ان سب باتونکے
اب حضرت عیسیٰ کی مصلوبی اور کفارہ کی حاجت کیا ہی فقط

سکرمنٹ ۹

قال اللہ تعالیٰ جلشانہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

یعنے اوتار ڈال دونون جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اوسکا
طوی ہے سورہ طہ رکوع ۱ جزو ۱۶ عیسائی لوگ عبادت خانونمین جوتی
پہنے رہتے اور اوسکے لئے اول قرنتیونکے ۱۱ باب ۳ — ۱۶
جو پولوس نے صلاحاً عورتون کے سر ڈہانپنے اور مرد کے سر نہ ڈہانپنے
کی بابت فرمایا جوتی پہنے رہنے کی عوض جلنتے ہین لیکن وہ پولوس کا قول تو صرف
صلاح کے طور پر اور خاصکر عورتونکے لئے ہے اور مردونکا نام اوس جگہہ مثال
کے لئے آیا ہے مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱۷ مین قرنتیونکے نام اول خط کے بیان
مین یون لکھا ہے گیارہوین باب سے چودہوین تک اس مضمون کی نصیحت
مندرج ہے کہ عورتونکو خدا کے گہر مین کسطور سے بندگی کرنا چاہئے بعد اسکے
عشاء ربانی کا ذکر ہے انتہا اس سے ثابت ہے کہ وہان صرف عورتون ہی کے
لئے نصیحت ہے نہ مردونکے لئے اور چوتہے ایت مین جو مرد کا سر ڈہانپنا بیحرمتی
لکھا ہے اس سے مراد عورتونکی طرح سر و گردن ڈہانپنا ہے کہ ٹوپی یا پگڑی ہی

کوئی اوتار در رکھتے کیونکہ جو لفظ ڈھانپنے کا مردونکے لئے وہی ڈھانپنے کا لفظ عورتون
کے لئے بھی ہے اور چھٹی آیت مین عورتونکے لئے صاف اوڑھنی کا نام موجود ہے
اگر پلوس کا مقصد یہہ ہوتا کہ مرد عبادت کیوقت پگڑی اور عمامہ سر سے اوتارین تو ضرور
تہا کہ عورتین پگڑی اور عمامہ سر پر باندہین کیونکہ مردونکا عورتونکے مقابل مین بیان
مذکور ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جسطرح عورتین اوڑھنی سے سر ڈھانپتی ہین اس
طرح مردونکو ڈھانپنا نچاہئے یعنے یہہ جو لکھا ہے کہ مرد کا سر ڈھانپنا بیحرمتی اور عورتنکو
سر ڈھانپنا مناسب ہے تو کنعانی خواہ مصری وشامی عورتونکو سوا اوڑھنی کے پگڑے
اور عمامہ سے سر ڈھانپتے نہین دیکھا اسلئے چاہئے کہ مرد عورت کیطرح اوڑھنے یعنے چادر
سے سر نہ ڈھانپے اور عورتنکو جایز نہین کہ ٹوپی سر پر رکھکر گرجا گھر مین بیٹھے بیہ اوسکے
سر کہلے رہنے کے برابر ہے جسکے واسطے انجیل حکم کرتی ہے کہ یہہ اوسکے سر منڈنیکے
برابر ہے کیونکہ اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو اوسکی چوٹی بہی کاٹی جاوے پر اگر عورت
چوٹی کاٹنے یا سر منڈنے سے بیحرمت ہوتی ہے تو اوڑھنی اوڑھے (اقرنتیونکا
۱۱ باب ۵ و ۶) پس انگلستانی عورتین اگر اپنے ملک کے دستور سے ٹوپی سر پر
رکہین تو ہندوستانی عیسائیونکی عورتین چاہئے کہ عمامہ سر پر باندہین لیکن انجیل مین نہ
عمامہ نہ ٹوپی بلکہ اوڑھنی اوڑھنے کی تاکید کیا انگلستانی اور کیا ہندستانی مسیحیا تون
کے لئے ہے اور نہ انجیل مین کہین اسکا ذکر ہے کہ مسیح یا حواریون نے عبادت
کے وقت اپنا سر ننگا کیا ہو چونکہ سر انسان کے سب اعضا مین عضو شریف ہے پس
جنکہ اور اعضا کی لباس نفیس سے آرایش کیجاتی تو سر کی آرایش اور اعضا کی نسبت زیادہ
ضرور ہے اب اگر کوئی کہے کہ عبادت کیوقت سر ننگا کرنا کمال انکسار ہے کہ خدا کے
حضور وہی عضو جو زیادہ آراستہ اور شریف تہا ننگا کرنے سے ذلیل اور حقیر کیا گیا تو
اسکا یہی جواب ہے جو تیسرے آیت مین پلوس مقدس نے فرمایا کہ ہر ایک مرد کا

سر مسیح ہے پس اوسکے ننگا کرنیوالے وہی لوگ تہے جنہوں نے عیسائی عقیدے کے
بموجب اوسکے کپڑے اوتار کر اوسے صلیب پر کہینچا پس کون ایماندار چاہیگا کہ حضرت
مسیح کی شرافت نسمجہے اور اوسکی زیادہ زیب وزینت نکرے مگر وہی ایسا نکریگا جو
حضرت عیسے کا مخالف ہو
بادشاہون اور امیرونکو جو ایک نشان جیسے جیغہ یا کلغی وغیرہ سر پر رکہنا لازم ہوتا ہے
اگر سر کہلا رکہنا کہڑی کہڑی عزت کے مقامونمین ضرور ہوتا تو یہہ سب نشان جوتے
مین لگانے کے لئے تجویز کئے جاتے اور ہرگز سر پر نہ لگاتے چونکہ جوتی صرف راہ
مین پاونکے حفاظت کے لئے ہے اسلئے ضرور نہین کہ فرش پر بہی اوسے
پہنین اور پگڑی سر کی زینت کے لئے ہے اسلئے مناسب نہین کہ جماعت کے
آگے اوسے اوتار رکہین اسکے سوا یہہ بہی ظاہر ہے کہ کسی پاک جگہہ مین جاتے وقت
وہی چیز اپنے پاس سے دور کیجاتی ہے جو ناپاک ہو پس اگر تمیز کرین تو تمام لباس
مین صرف جوتیکو ناپاک کہہ سکتے ہین اس سبب سے کہ صرف یہی گندہ اور ناپاک
راہونمین جاتی ہے اور جب اسکا گرجا گہر بلکہ پلپٹ یعنے ممبر تک پاونمین جانا جائز
ہوا تو پگڑی یا ٹوپی مین کیا ناپاکی بہری ہے کہ دروازہ کے اندر تک سر پر نجائے
اور خدا نے حضرت ہارونکے لباس بنانے کے لئے جب عمامہ اور جیغہ وغیرہ
سب بتایا تب جوتی کا حکم نہین دیا تہا چنانچہ کاہن بے عمامے کے کبہی ہیکل مین
اپنے کام پر جا نہین سکتا تہا اور جب خدا نے حضرت موسی سے (خروج
۳ باب ۵) اور فرشتے نے حضرت یشوع سے (یشوع ۵ باب ۱۵ اعمال ۷
باب ۳۳) جوتی اوتارنیکو حکم کیا تب یہہ نہین کہا کہ سر بہی ننگا کرو اور اسکے سوا
پلوس نے یہہ نہین کہا کہ سر ننگا کرو اور جوتی پہنے رہو اور جو کچہہ پلوس نے کہا ہے
اوسکا ماننا دو سبب سے ضرور نہین اول یہہ کہ وہ فرض صلاح کے طور پر ہے نہ

یہہ کہ حکم کے طور پر وہ ہے یہہ کہ یعقوب ۵ باب ۱۴ مین بیمار پر تیل ڈھالنی دعا مانگنے کے لئے جو لکھا ہے اوسکی بابت مارٹین لوتہر اپنے کتاب کی جلد دوم مین لکھتے ہین کہ گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن مین جواب دیتا ہون کہ حواریکو نہین پہنچتا کہ اپنی طرف سے حکم شرعی بنادے یہہ منصب مسیح کا تہا اِنتہے

پس جبکہ یعقوب کا حکم ماننا عیسائیونکو جائز نہین تو پلوس کے یہہ صلاح ماننا جو کہ حکم کیطور پر بہی نہین ہے کیونکر جائز ہوا کیونکہ پلوس تو حواری بہی نہ تہے اور یعقوب ہی نے پلوس کو خادم دین بنایا تہا گلتیونکا ۲ باب ۹ اور دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۴ واٹسن صاحب کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بنس کے پارا فریز یعنے تفسیر سے لکہا ہے یہہ بات لکہی ہے کہ حواری لوگ جب وے دینکی بات بولتے یا لکہتے تہے تو وہ خزانہ الہام سے جو اونکو حاصل تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول تہے اور اونہین الہام بہی ہوتا تہا اور جسطرح اور آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی وے بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے اِنتہے ہارنصاحب اپنے انٹروڈکشن مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء جلد اصفحہ ۱۲۵ مین سینٹ اگسٹین صاحب کا قول نقل فرماتے ہین کہ جن شخصونپر روح القدس مذہب کی باتین الہام سے پہونچاتے تہے وہی شخص بعض اوقات مثل دیانت دار مورخونکے (یعنے بغیر الہام) بہی لکہا کرتے تہے اور بعض اوقات الہام کی تاثیر مین ہو کر پیغمبرونکی مانند لکہتے تہے اور وہ تحریرین ایک دوسرے سے اسقدر اختلاف رکہتے ہین کہ اونمین سے ایک قسم اون لوگون کیطرف اسطرح منسوب کیجاتی ہے کہ گویا اونہون نے اسکو بطور مصنف کے تصنیف کیا ہے اور دوسری قسم خدا پر منسوب کیجاتی ہے کہ گویا خدا اونکے ذریعہ سے کلام کرتا ہے اونمین سے اول قسم کی تحریرین ہمارے علم کے بڑہانے کے

کام آسکتے ہین اور دوسری قسم کے تحریرین مذہب کی سدکیواسطے اشنتلے اور تفسیر ہنری واسکاٹ کی اخیر جلد مین ہے کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا پیغمبر کا الہامی ہو یا قانونی اشنتلے اب سمجہنا چاہیے کہ یہہ پلوس کی صلاح ہے اور جوتی اوتارنا خدا کا حکم ہے یہہ کلیسیا کیطرف اشارہ ہے اور وہ موسیٰ اور یشوع کو حکم ہے پس جبکہ نبیونکو پاک جگہہ مین داخل ہوتے وقت جوتی اوتارنا فرض ہوا تو اور لوگ اس فرض سے کیونکر معاف رہ سکتے ہین مگر وہی کہ جو اپنا رتبہ حضرت موسیٰ اور حضرت یشوع بلکہ تمام مقدسونسے زیادہ سمجہین پہر پلوس کے اس سب مصلحت کی بموجب مرد کا چوٹی رکہنا یا سر ڈہانپنا انسان کے نزدیک صرف بیحرمتی ہے کچہہ گناہ نہین ہے حکم الٰہی کے بموجب جوتی پہنے رہنا خدا اور انسان کے نزدیک خلاف ادب اور خدا کا حکم ٹالنا سراسر گناہ ہے کیونکہ جوتی اوتارنی اور عمامہ باندہنے کا دستور ہمیشہ کے لئے خدا ہی کا مقرر کیا ہوا ہے خروج ۲۸ باب ۳۴ چونکہ عورت کو پاؤن کی جوتی سے اکثر مناسبت ہے اور عیسائی لوگ عورت کو سر کا تاج سمجہتے ہین اس سبب سے جوتی اتارنی کی عادت نہین رکہتے

تجربہ سے ظاہر ہے کہ خواب مین نئے جوتی پہننا عورت ملنے کا نشان ہے اور خواب مین جوتی اوتارنا اسکے برخلاف ہے اور توریت مین بہی جورو کو جوتی سے مناسبت دی گئی ہے دیکہو استثنا ۲۵ باب ۹ روت ۴ باب ۷ و ۸

چونکہ جوتی کے ہر طرح گندگی اور نجاست سے راہ وغیرہ مین آلودہ ہوتی ہے جسطرح عورت ہر ایک مرد کے لئے ناپاکی اور گندگی کا سبب ہے اور پگڑی یا ٹوپی جو کہ سر کے زینت اور شرف ہے اسلئے ماں باپ کو بسبب کمال بزرگی کے سر کا تاج یا تاج شرف سمجہتے ہین (امثال ۱ باب ۹) مگر عیسائی لوگ جو ٹوپی اوتارڈالتے اور جوتی پہنے رہتے ہین یہہ انجیلی تعلیم پر عمل کرتے ہین کہ مرد اپنے ماں باپ کو

چہوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا (متی ۱۹ باب ۵ مرقس ۱۰ باب ۷) اور جسطرح جوتی کو راہ کی گندگی سمیت گرجا گہر مین پہنے رہتے اسیطرح عورت کی ناپاکی اور گندگی سمیت یعنے جنب اور حایض گرجا گہر مین بیٹہتے ہین کاش کہ یہہ لوگ پگڑی اور ٹوپی کی جوتی سے کے برابر عزت سمجہتے کہ اوتار ہی تو بجائی افسوس کہ ہر پہنی اور کہہ ہی جوتی تو گرجا گہر مین جائے اور سفید دہوئے پگڑیکا وہان گزر نہو یہہ زمانہ کا انقلاب ہے اس اولٹی سمجہہ کا کون انصاف کرے

لطیفہ

چونکہ عابد لوگ از روے عقیدت گرجا گہر مین سکے بل جاتے ہین اسلئے گمان ہے کہ پگڑی اور ٹوپی راہ کی گندگی مین آلودہ ہو اور جوتی بمنزلہ پگڑی کے پاک ہے اس سبب سے پگڑی اوتارتے اور جوتی پہنے رہتے ہین اور جب بازار مین پادری صاحب کتاب سناتے ہین تو کبہی اونہین سر کہولے ہوئے نہین دیکہا اگرچہ انجیل کہلی ہوئی اونکے ہات مین ہوتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اون اینٹ پتہر ونکی بنے گرجا گہر بنا انجیل سے زیادہ عزت ہے کہ وہان اگر ادب کیواسطے سر کہولنا ضرور ہوتا ہے لیکن اصل حال یہہ ہے کہ اہل انگلستان مین برف کی شدت کے سبب جوتی پہنے رہتے اور ادب کے مقامونمین سر کہولنے کا دستور ہے گویا پانوںکی خدمت سر سے لی گئی چونکہ اہل انگلستان مین کنت کا بادشاہ اتہل برٹ اپنی ملکہ برتا کی سعی سے عیسائی ہوگیا تہا اور بادشاہون مین سب سے پہلے یہہ دین اسنے اختیار کیا تہا اسلئے دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ موقہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۳۱ غالباً اسیوجہہ سے انہین عورتیکو دنیا ودینکا حاصل جانتے اور جوتی کو جس سے عورت مشابہ کی گئی ہے عزیز رکہتے ہین اور یہہ دستور ان مین اسقدر قدیم ہے کہ پلوس کا

خط ہی قرنتیونکو نہ لکہا گیا ہو گا یعنی اہل یورپ نے یہہ دستور اول قرنتیونکا ۱۱ باب ۳ - ۱۶ اپڑہ کر نہین سیکہا ہی بلکہ جسوقت یہہ خط قرنتیونکو لکہا گیا ہو اوس سے پیشتر یہہ دستور اہل یورپ مین جاری تہا اور عیسائی دین اختیار کرکے انجیل اور اس خط کو پڑہنا تو ایک مدت دراز کے بعد انمین رایج ہوا ہے پس کون کہہ سکتا ہے کہ یہہ عبارت سرکہولنے کی بابت اون عیسائیون نے جنمین سرکہولنے کا قدیم دستور ہے قرنتیونکے اس خط مین نہین داخل کی کیونکہ اسکے دونو ہی سبب ہو سکتے ہین یا قرنتیونکے خط کی تعلیم نے اہل یورپ مین سرایت کی ہے اور جبکہ یہہ ثابت نہین ہے کیونکہ اوس خط کے آغاز تحریر سے پیشتر وہ اس دستور کے پابند تہے تو ثابت ہوا کہ خود اونہین کے عادات نے قرنتیونکے خط مین تصرف کیا ہے کما لا یخفے اور دوسری دلیل اس بات کے لئے کہ اہل انگلستان مین سرکہولنے اور جوتی پہنے رہنے کا قدیم دستور ہے یہہ ہی کہ اب ہی بعض اہل یورپ جو کہ عیسائی نہین ہین تو ہی اس دستور کے پابند ہین پس اگر انجیلی تعلیم سے یہہ دستور اونمین رایج ہوا ہوتا تو سوا عیسائیونکے اون لوگونکو جو عیسائی دین اور انجیل سے بیگانہ ہین اس دستور پر چلنے کا کیا سبب ہے پس ظاہر ہے کہ انجیلی تعلیم کے سبب نہین بلکہ قدیم سے اونمین یہہ دستور جاری ہے

اب اگر کوئی کہے کہ جوتی اوتارنیکا دستور ہی تمام ملکون مین نہایت قدیم زمانہ سے رایج ہے پس توریت مین یہہ تعلیم از قبیل تصرفات عادات خلایق ہو گی تو اسکا جواب یہہ ہے کہ کوئی عیسائی او یہودی اور مسلمان تو ایسی لایعنی بحث نہین کر سکتا کیونکہ ان تینون خداپرست قومونکا یہہ خاص دینی ادب ہے لیکن بیگانونمین ہی جو یہہ دستور قدیم سے جاری ہے پس کہہ سکتے ہین کہ خداپرستونکا

بھی یہہ نہایت قدیم دستور ہے کچھہ یگانوں نکے لئے اسمین خصوصیت نہین ہے یعنے ثابت نہین ہے کہ حضرت ابراہیم اور اوسنے پیشتر کے زمانہ مین یہہ دستور جاری تھا پس اوسکے مطابق خدانے حضرت موسیٰ کو آگاہ کیا کہ اپنی جوتی اوتار اور اسمین اعتراض کی گنجایش کیا ہے لیکن سر کہولنا تو صرف اہل یورپ کا قدیم دستور ہے نہ یہہ کہ دنیا کے تمام ملکون اور انبیاء سلف کا پس اوسکا شمول انجیلی تعلیم مین باوجودیکہ جوتی اوتارنیکا دستور خدا سے تو نہین موجود ہے سر کہولنے کا دستور جاری کرنیکے لئے صرف انگلستانی عیسائیونکا تصرف ثابت کرتا ہے کیونکہ جسطرح اہل دنیا کے قدیم دستور ادب کے موجب خدانے حضرت موسےٰ سے جوتی اوتارنیکو فرمایا یہہ ہرگز ثابت نہین ہے کہ اسیطرح پلوس رسول نے صرف انگلستان کے قدیم دستور کے بموجب تمام اہل دنیا کو سر کہولنے کی اجازت دی ہو یہہ تو نہایت محال عقل اور خلاف نقل ہے اور جب ثابت ہوا کہ یہہ پلوس کی عبارت نہین ہے تو یقینا اسکے الحاق کی یہہ کامل دلیل ہے ناظرین ذرا غور فرمائین تو ساری کیفیت کہل سکتی ہے

اور یوسی بیوس اپنی تاریخ کی چھٹی کتاب کے پچیسوین باب مین نقل کرتا ہے کہ ارجن نے پانچوین جلد شرح انجیل یوحنا مین لکھا ہے کہ پلوس نے تمام گرجونکو کچھہ لکھہ کر نہین بھیجا مگر بعض کو جو لکہا تو یہی دو چار سطر عبارت انتہے

تفسیر اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ء مقدمہ کتاب صفحہ ۷ مین لکھا ہے کہ اعمال ۱۳ باب سے ۲۸ باب تک پلوس رسول کے سب احوال و اعمال کی خبر ہے لیکن وہ سب حال جو پلوس کے خطوط مین مندرج ہے (بلکہ ان خطوط کے لکھنے ہی کا ذکر) کتاب اعمال سے ثابت نہین ہے انتہے ان سب دلیلون سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس مضمونکا جو اول قرنتیونکے ا[illegible]

۳-۱۶ مین مرد کے سر کہولنے اور عورت کے سر ڈہانپنے کی بابت لکہا ہے کچہہ اعتبار نہین فقط

سکرمنٹ ۱۰

عیسائی یہہ بہی مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ پیغمبر اسلام نے بتون کی تعریف کی تہی یعنے سورہ نجم مین اَفَرَأَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی الخ کے بعد تلک الغرانیق العلی الخ فرمایا دیکہو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۶ء صفحہ ۸۰ و ۸۱ کتاب مظہر العجائب تفسیر سورہ فاتحہ مطبوعہ ۱۲۸۲ ہجری صفحہ ۲۶ و ۲۷ مین ہے یہہ جو مشہور ہے کہ استعاذے کا حکم اوس وقت آیا کہ جب حضرت صلعم نے سورہ نجم کو تلاوت فرمایا اور آیہ اَفَرَأَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی تک پہونچے القائے شیطانی سے تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی زبان ہدایت ترجمان سے نکل پڑا — کبیر اور دیگر تفاسیر اور کتب معتبرہ تذکیر سے بخوبی معلوم ہے کہ یہہ قصہ سراسر باطل اور موضوع ہے اور اہل وضع کا مصنوع پیغمبر کی شان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ہے — اکبر مین بہانگ بلند پکار رہا ہے کہ پیغمبر ونکی طرف ان باتونکی نسبت عین کفر ہے اور صاحب اصر از نجملہ کبار قاضی عیاض نے اس قصے کو ایسا مہمل اور بے اصل ٹہرایا کہ من بعد کسیکو تصحیح کی مجال باقی نہین خلاصہ اوسکا منحصر ہے دو امر مین ایک یہہ کہ یہہ قصہ من اصلہ غلط ہے نہ طریق نقل سے ثابت نہ جہت عقل سے متحقق اول اسواسطے کہ بعض مورخین اور متلقفین کے سوا کسی اہل صحت نے اسکو اخراج نہین کیا بلکہ ابوبکر بزاز نے فرمایا کہ

هٰذَا الْحَدِیْثُ لَا نَعْرِفُهُ یُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صلعم بِاِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ وَاِنَّمَا یُعْرَفُ عَنِ الْکَلْبِیِّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَالْکَلْبِیُّ مِمَّنْ لَا یَجُوْزُ الرِّوَایَةُ عَنْهُ وَلَا ذِکْرُهٗ لِقُوَّةِ ضُعْفِهٖ وَشِدَّةِ کِذْبِهٖ

یعنے مین نہین جانتا کہ یہہ حدیث پیغمبر خدا سے باسناد متصل روایت کی گئی ہان

مشہور ہے کہ اس حدیث کو لوگون نے کلبی سے روایت کی اور کلبی نے ابی صالح سے اور کلبی اون سبے اعتبار ون مین داخل ہے کہ جنسے روایت کرنی جایز نہین اور نہ اوسکا ذکر کرنا درست ہے کیونکہ اوسکا ضعف اور دروغ نہایت قوی اور شدید ہے اور ثانی اسواسطے کہ یہہ مسئلہ مجمع علیہا ہے کہ پیغمبر معلوم ہے اور معصوم ان اقسام کے رذایل سے نشان سے محفوظ اور برکران ہوتا ہے — شفا سے قاضی عیاض مین کلبی کا ضعف اور عدم وثوق مجملاً معلوم ہوا اگر مفصلاً دریافت کرنا چاہیے گوش فرمایئے قاضی ابن خلکان اوسکے حال بد آل مین فرماتے ہین کہ كَانَ مِنَ اَصْحَابِ ابْنِ سَبَا الَّذِيْ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَمُتْ وَاِنَّهٗ يَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا یعنے کلبی عبد اللہ ابن سبا یہودی صنعانی کے یارون مین سے تہا اور یہہ ابن سبا یہودی وہ ہے کہ کہتا تہا کہ حضرت علیؑ نے وفات نہین پائی پہر دنیا مین تشریف لاوینگے انتہے تہذیب الاخلاق جلد ۳ نمبر ۱۲ مطبوعہ ۱۵ ذالحجہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری صفحہ ۲۰۱ — ۲۰۳ مین لکہا ہے مضمون نمبر ۲۰۱ مصنفہ مہدیعلیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر روایت تلک الغرانیق العلے یہہ روایت منقول ہے ابن جریر مفسر اور قتادہ اور مقاتل اور زہری اور کلبی سے اور منجملہ ان روایتون کے ایک حدیث مرفوع ہے جو سعید ابن جبیر نے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے اور باقی روایت کلبی کی بن صالح سے اور روایت ابن شہاب کی ابوبکر بن عبدالرحمن سے غیر مرفوع ہین اور جسطرح پر یہہ قصہ بیان کیا جاتا ہے اوسکا حاصل یہہ ہے کہ ایکمرتبہ پیغمبر خدا صلعم کافران قریش کے سامنے سورۃ والنجم پڑہ رہے تہے جب اس آیت پر پہونچے کہ اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى تو آپ نے یہہ پڑہا کہ تلک الغرانیق العلے وان شفاعتہن لترتجے یہہ سنکر کافران قریش خوش ہوسے اور سمجہے کہ پیغمبر خدا بہی ان بتون کی شفاعت کے

قایل ہوگئے اور بعد ختم ہونے سورہ کے جب آنحضرت نے سجدہ کیا تو کافران
مکہ بہی سجدہ مین شریک ہوئے

یہہ قصہ اور یہہ روایت محض بے اصل اور غلط اور یہہ حدیث بالکل موضوع ہے
اور جنہون نے اسے نقل کیا ہے اونکو دہوکا ہوگیا اور بطلان اسکا عقلاً و نقلاً و
اعتقاداً ثابت ہے

عقلاً بطلان اسکا ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا صلعم بتونکی برائیان اور اونکی عبادت کرنی
اور شفاعت پر اعتقاد رکہنے کو کفر و شرک فرماتے رہے اور ابتدا سے بعثت
سے آخر تک اس وعظ پر ثابت قدم رہے کفار مکہ نے اسیوجہہ سے طرح طرح
کی تکلیف دی تو کیونکر قیاس مین آسکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی زبان سے ایسا
کلمہ نکلا ہو پہر یہہ کلمات ایسے بے ربط و بے ضبط ہین کہ اول کو آخر سے کچہہ
نسبت نہین اور پیغمبر خدا صلعم کی فصاحت و بلاغت مسلم تہی تو کیونکر خیال مین
آسکتا ہے کہ ایک فقرہ بیچ مین ایسے کلام کے حضرت نے فرمایا ہو جسکو کچہہ
بہی مقام اور موقع سے مناسبت نہو

نقلاً اسکی موضوعیت ظاہر ہے دو طرح سے اول نفس روایت مین اسقدر
اختلاف ہے کہ وہ اختلاف ہی اوسکی موضوعیت پر شاید ہے کوئی کہتا ہے
کہ آنحضرت نے ان شفاعتہا لترتجی فرمایا کوئی بکتا ہے کہ لترتضی ارشاد کیا
کوئی کہتا ہے کہ انالغرانقۃ العلی تلک الشفاعۃ ترتجی فرمایا کوئی لکہتا ہے کہ انہا
لمع الغرانیق العلی زبان مبارک سے نکلا پہر کوئی نادان کہتا ہے کہ شیطان
نے آنحضرت کی زبان سے یہہ لفظ پڑہ دئے کوئی کہتا ہے کہ شیطان نے
لوگون کے کانون مین آواز ایسی کہدی کہ اونہون نے جانا کہ حضرت فرماتے
مین اور حضرت کو خبر نہوئی جب تک کہ جبرئیل امین آئے اور اونہون نے اس

واقعہ کی خبر دی دوسرے اس روایت کا سلسلہ منقطع ہے اور رواۃ مشتبہ
اور جہوٹے تہے مین کلبی ایک جہوٹا سارے دنیا کا ہے گو وہ مفسر ہوا ور گو چند جہلانے
اسکی تفسیر کو عمدہ تفاسیر سمجہا ہو مگر محققین نے اسکو کذاب اور ضعیف لکہا ہے جیسا کہ
ابو بکر بزار نے کہا ہے کہ اما حدیث الکلبی فمالا یجوز الروایۃ عنہ بقوۃ ضعفہ وکذبہ
اور باقی روایتون کے سلسلے منقطع ہین کوئی متصل نہین اور وہ حدیث جسمین
روایت شعبہ سے ہے وہ معنعن ہے کما روی شعبۃ عن ابی بشر
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس اور اوسکی نسبت قاضی عیاض
نے لکہا ہے کہ ولم یسندہ عن شعبۃ الا امیۃ بن خالد وغیرہ یرسلہ عن
سعید بن جبیر اور یہہ واقعہ عبد اللہ بن عباس کی پیدایش یا ہوش سے پہلے کا ہے
اور اونہون نے راوی کا نام نہین بتایا مگر حقیقت مین یہہ تہمت ہے عبد اللہ بن
عباس پر اور یہہ امر تحقیقات سے ظاہر ہے کہ سلسلے روایت عبد اللہ بن عباس کے
اکثر جہوٹے ہین اور غلط اور موضوع ہین کیونکہ لوگون نے اونپر بہت سی تہمتین کی ہین اکثر
تفسیرون کی غلط روایتونکو اونسے منسوب کیا ہے کہ اسے ہم تفسیر کے مضمون
مین بخوبی ثابت کر چکے ہین الخ

تفسیر مظہر العجائب صفحہ ۲۶ مین ہے سیدی صاحب رفایع القران مین جو بطور طارق
بیان فرماتے اور تیز زبانیون سے اپنی اصالت جتاتی ہین کہ اہلسنت پیغمبر کی
نسبت شیطانکا تسلط اور اونکی مدح جایز رکہتے ہین تا مثالب بکر یہ و عمر یہ پنہان
ہون اسیطے اور اوسی تفسیر کے صفحہ ۲۷ مین ہے کہ غرانیق کے قصے کے مصحح شیعہ
ہین رسالہ المکاتیب فی سوءۃ المثالب کیا نظر فتنہ منظر سے نہین گذرا کہ جب کنہونے
نور الدین سے اسبارہ مین استشارہ چاہا اوسنے بتاکید اکید وصیت و تہدید کی
کہ اس مقدمہ مین جہہ چہار تیجے سر و دہیا و ستان نہیجے کہ فضل ابن شاذان

جو سرمایہ افتخار شیعان ہے خود اس قصے کی تصحیح کر گیا ہے اور مجمع البحرین مین لفظ
غرانیق کے بیان مین بہی اس حکایت کی نسبت طرف اہل تشیع کے ثابت ہوتی ہے
اب مین کہتا ہون کہ اگر حضرت صلعم نے ایسا فرمایا بہی ہوتا تو یہہ بات اوس سے
زیادہ نہین ہے جو پلوس رسول نے باوجود اس دعوے کے کہ مین اپنے تئین
سب سے بڑے رسولون سے کچہہ کم نہین سمجہتا (۲ قرنتیو نکا ۱۱ باب ۵) فرمایا
کہ مین سب بے شریعت والون مین بے شریعت سا بنا (اول قرنتیو نکا ۹ باب ۲۱)
اور حضرت ہارون نے بچہڑا بنایا (خروج ۳۲ باب ۴) اور حضرت موسیٰ نے
دو کروبی بنائے (خروج ۲۵ باب ۲۰) اور حضرت سلیمان نے بتونکے آگے
قربانی گذرانی (اول سلاطین ۱۱ باب ۷ و ۸) اور حضرت نحمیاہ بت پرست بادشاہ
کے ساقی ہوئے (نحمیاہ ۲ باب ۱) اور حضرت یعقوب نے پتہر کہڑا کرکے
اوسپر تیل ڈالا (پیدایش ۲۸ باب ۱۸) دوسرے اگر حضرت نے ایسا فرمایا ہوتا
تو اور مسلمان جو سچے تہے جیسے حضرت عمر (اعجاز قران صفحہ ۲۰۲) اور جو صلح نامہ
حدیبیہ مین سے لفظ رسول اللہ کاٹ ڈالا جانے پر کمال برہم ہوئے ہے
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۷۷) بتونکی تعریف حضرت صلعم کی زبان سے سنکر
کبہی چپ نرہتے تیسرے عرب کے بت پرستون نے کبہی یہہ الزام حضرت
کو نہین دیا اگر حضرت نے ایسا فرمایا ہوتا تو کفار مکہ ہمیشہ یہ طعنہ دیتے رہتے چوتہے
ولیم میور صاحب فرماتے ہین کہ اسمین شک لانا ضرور نہین کہ محمد صاحب کو
اپنی نبوت کی پیشین گوئی کا کتب سابق مین ہونا دل سے متیقن تہا (شہادت
قرانی صفحہ ۲۰) پس باوجود یقین نبوت حضرت بتون کی تعریف کبہی نہین کرسکتے
تہے پانچوین صلعم اسپرنگر صاحب کا قول ہے کہ اہل یہود اور عیسائیونکے افراط سے
واجبی رائے بابت خدا کے ملک عرب مین پہیل گئے (ہندوستانی جو انکو خط

صفحہ ۲۰۷) مطلب یہہ کہ یہود و نصارے کے افراط و تفریط عقاید مین اسلام
کے سبب واجبی راے خدا کی بابت ملک عرب مین شایع ہوئی پس اگر حضرت
نے بتونکی تعریف کی ہوتی تو واجبی راے خدا کی بابت کہان ہوئی چہٹی یہہ
روایت تلک الغرانیق العلی کی ایسی ہے کہ شیعون نے سنیونکو اور سنیون نے
شیعون کو اس بہتانکا الزام دیا ہے اور کسی ایک مذہب والے نے اپنی طرف
سے منسوب نہین کیا ہے جیسا کہ مظہر العجائب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ مین جمع القران
اور رسالۃ المکاتیب فی سرقۃ الثعالیب والغرائیب کے حوالہ سے مرقوم ہے
اس سے ثابت ہے کہ کسی مذہب مین یہہ روایت معتبر نہین سمجہی گئی ہے ساتوین
اگر حضرت صلعم نے لات و عزے و منات بتونکی تعریف کی ہوتی تو بہی نصارے
کو اس الزام کے ثابت کرنیکا منصب نہ تہا کیونکہ ہمین کچہہ عقیدہ تثلیث سے
تجاوز نہین ہوا اگرچہ تعیین اشخاص مین اختلاف ہے مگر نفس تعداد تثلیث
مین کچہہ کلام نہین ہے اور یہہ صرف ایک لطیفہ ہے اور اصل یہہ ہے کہ اگر کوئی
مسلمان اس مقام پر اعتراض نصارے کی رعایت بہی کرے تو بہی کہیگا کہ حضرت صلعم
نے کفار سے بطریق استعجاب یا معارضہ فرمایا ہوگا کہ یہہ نادان قریش ان بتون
سے توقع شفاعت رکہتے ہین یعنی یہہ امر نہایت عجیب ہے اور شیطان کا نبی
کی بات مین بات ملا دینا اس مقام سے کچہہ علاقہ نہین رکہتا ہے اور اگر علاقہ ہو تو بہی
ہوگا کہ اس آیت کو نبی کی طرف منسوب کرتا یا اسکا مطلب بطور اثبات سمجہانا بطریق
معارضہ یا استعجاب خیال نکرنا ہی نبی کی بات مین شیطان کی بات کو ملانا ہے
یعنے اوسکے اصل مطلب کو بدلکر شیطانی خیالات اوسمین داخل کرنا فقط

کلیسا ۶

کہ جسمین چار سکرمنٹ ہین اور ایک منادی

سکرمنٹ ۱

یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰىهَا اِلٰى مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا سورہ نسا آیت ۱۶۹

یعنے اسے کتاب والو زیادتی نکرو اپنے دین مین اور مت کہو اللہ کے باب مین مگر حق عیسیٰ مسیح مریم کا بیٹا اور اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا کلمہ جیسے ڈالا مریم کیطرف اور روح اوسکی یہان سے پس خدا پر اور اوسکے رسولون پر ایمان لاؤ اور مت کہو تین (یعنی تثلیث) باز رہو بہتر ہوگا تمہارے واسطے کیونکہ اللہ ایک ہی خدا ہے اور اس سے برتر ہے کہ اوسکے اولاد ہو۔ اوسیکا ہے جو کچھ آسمان و زمین پر ہے اور اللہ کافی ہے حافظ انتہیٰ از شہادت قرآنی فصل ۱۴ صفحہ ۱۰۳۔

قطعہ

دسے حیات ابدی لاکھون کو گویائی میری | اہل تثلیث سمجھ جائین یہ یکتائی میری
سیر سے ہونٹہون سے اُٹھے موج یم آبحیات | خضر ہو جائے نصارا کو مسیحائی میری

عیسائی علمای اسیات کے معتقد ہین کہ خدا کی ذات واحد تین ۳ اقنوم کے ساتھ مشتمل ہے یعنے وجود اور حیات اور علم کہ باپ اور بیٹا اور روح القدس جیسے طرح ہین۔ اگرچہ توریت اور انجیل مین کسی جگہہ لفظ تثلیث موجود نہین ہے اور نہ حضرت عیسیٰ نے یا کسی حواری نے کسی ایک عیسائی کو بھی یہہ تعلیم دی کہ تثلیث کا عقیدہ رکھو۔

چنانچہ میزان الحق چھاپہ مرزاپور ۱۸۴۳ء باب ۲ فصل ۴ صفحہ ۱۴۶ مین لکھا ہے کہ
مسیحیونکے اعتقاد مین اس عمدہ مطلب کو تثلیث یا ثلاث واحد کہتے ہین اور اگرچہ یہ
لفظ بعینہ انجیل مین نہین پائے جاتے مگر انجیل کی اس عمدہ تعلیم کا عادت کیموافق
ایسا نام ہوا ہے انتہی - لیکن عہد نامہ جدید مین تین مقام ہین کہجہان لفظ
تثلیث تو نہین مگر باپ اور بیٹا اور روح القدس مذکور ہے یعنی متی ۲۸ باب ۱۹-
اور ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱۴ مین دعا کے طور پر اور اول یوحنا ۵ باب ۷ مین صاف صاف
مگر اس صاف صاف کے الحاق ہونے کی معتبر اور مقبول علماء عیسائی مقر ہین جیساکہ
پادری فانڈر صاحب کا قول کلیسا ۴ سکرمنٹ ۴ مین بیان کر چکا ہون -
اور ایک تاریخ مین جو لائبریری یوسفل تاریخ کرکے موسوم ہے - اور علماء کمیٹی کیطرف
سے تالیف - اور لندن مین ۱۸۳۳ء کو بحکم کمیٹی چھپی مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن نے ایک
رسالہ بچا شش نحو کا لکھا اور اسمین دو فقرون نامہ یوحنا اور پاوس سے در باب مسئلہ تثلیث
کے بحث تحقیق کی ہے - اور نیوٹن صاحب خیال کرتے ہین کہ کاتبون نے انہین بنا ڈالی
کی ہے انتہی - اس سے ان دونون آیتون تثلیث کر یعنی یوحنا ۵ باب ۸ اور ۲ قرنتیونکے
۱۳ باب ۱۴ کا الحاق ثابت ہے - اب مکر اسبات کی ہے کہ عیسائی عقیدے کے موافق
اگر حضرت عیسیٰ خدا کا بیٹا اور دوسرا اقنوم اقانیم ثلاثہ مین سے ہے تو تیسرے اقنوم کا
بھی جو کہ روح القدس انجیل مین مندرج ہے ہونا محال عقل ہوگا وگر دوسرا ہی اقنوم
ثابت نہوا تو تیسرے تک کیونکر نوبت پہونچے گی - اسکے لئے ایک عقلی دلیل یہ ہے
کہ اگر ہر واحد کو اقانیم ثلاثہ مین سے ہر طرح کے کامونکی قدرت ہے تو تعین تعداد
ثلاثہ اور تخصیص، تثلیث کی ضرورت نہین رہی اور اگر ہر اقنوم کو اقانیم ثلاثہ سے بطرز
خاص جدا جدا کام کی قدرت ہے تو نقص عظیم اقانیم ثلاثہ کے ہر واحد کی شان و
قدرت مین لازم آتا ہے کہ ایک کا کام دوسرا نہین کر سکتا تھا تب ذات واحد

خدا مین تثلیث کا تعین لازم ہوا اور یہہ بات قادر مطلق کی شان کے برخلاف ہے۔
اور عیسائی اگرچہ اپنے کو خدائے واحد کا پرستار کہتے ہین تو بھی یہہ ہنین سمجھتے کہ یہہ
کیونکر ہو سکتا ہے کہ ذات کی وحدانیت باوجود تین اقنوم کے معدوم نہو۔ اسکے
جواب مین عیسائی علما کہتے ہین کہ خدا تعالے نے اسلئے اس بھید کو ہم سے چہپا رکھا کہ
انسان کی عقل اُسکے سمجھنے سے قاصر ہے (مفتاح الاسرار چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی صفحہ ۲۵)
لیکن یہہ اونکی دوسری نادانی ہے کیونکہ خدا جب اوس بھید کو انسان پر ظاہر کرتا تو کیا
وہ اوسکے سمجھنے کے لائق عقل ہی نہین عنایت کر سکتا تہا اپنی وحدانیت کو جس طرح
اوس نے تمام عالم کے ذہن نشین کر دیا۔ اسیطرح تثلیث سے بھی حضرت ابراہیم اور
حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ اور سب انبیاء علیہم السلام کو آگاہ کر سکتا تہا۔ پھر عیسائی
کہتے ہین کہ بے روح القدس کی تائید کوئی اس عقیدہ کو تسلیم ہنین کر سکتا۔ (اول
قرنتیون ۱۲ باب ۳) اور یہہ تیسری نادانی وہ اپنی ظاہر کرتے ہین۔ کیونکہ تمام عیسائیون
سے جو کہ ہمیشہ روح القدس پانیکا دعویٰ کرتے ہین کسی نے بھی کب تثلیث کا مفصل
بیان کر پایا ہے۔ دیکھو میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۰۹ –
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۱ مین ہے کہ دُنیا کے شروع ہی مین قربانی گزراننا
ظہور مین آیا اور چار ہزار برس تک یہہ رسم خدا کی عبادت مین نہایت بڑی بات
تھی مگر ایک راز کے طور پر تہی۔ اور جبتک کہ کلوری پہاڑ پر وہ صاف و روشن ظاہر
نہوئی تب تک اُسکا مطلب بخوبی سمجھہ مین ہنین آیا انتہی۔ اس سے ظاہر ہے کہ دنیا
کے شروع سے حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ تک کوئی بھی عرفان مین کامل نتہا۔ حالانکہ
آپ ہی پادری صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۰ مین فرماتے ہین کہ خدا نے
موسیٰؑ کے وسیلہ سے اپنے ارادہ کو انجام تک پہنچایا انتہی۔ پس جب تثلیث اور کفارہ کا
راز مخفی رہا تو خدا کا ارادہ انجام تک کیونکر پہونچا –

یہودیونمین تو کوئی فرقہ باوجود اختلاف عقائد ہمہ گر حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت تو کیا بلکہ رسالت کا بھی قائل ہنین ہے اور نہ توریت اور انبیار کے صحیفون مین کہین تثلیث کی تعلیم ہے۔ اب عیسائیونکی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہہ کن سببونسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل ہین۔

اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰؑ روح القدس کے وسیلے سے پیدا ہوئے تھے (متی آباب ۱۸) تو پیدائیش ۱۸ باب ۱۱۔ اور ۲۵ باب ۲۱ مین لکھا ہے کہ حضرت سارہ اور حضرت ربقہ دونون بانجھ تھین قوائی انسانی نسے توالد تناسل کی اُمید اِن دونون مین باقی نہی تھی صرف خدا کے حکم سے حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ پیدا ہوئے۔ اور حضرت یحییٰؑ کے پیدا ہونے کا بھی یہی حال ہے۔ لوقا آباب اور خروج ۳۱ باب ۲ و ۳ مین بزلیئیل بن اوری کو خدانے روح اللہ فرمایا ہے دیکھو بیبل رومن مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء اور عہدنامۂ عتیق فارسی مطبوعہ لندن ۱۸۵۶ء اور عہدنامۂ عتیق اُردو مطبوعہ لدھیانہ ۱۸۶۸ء پس اس بات مین حضرت عیسیٰؑ کے لئے کچھ خصوصیت نہین ہے۔

اگر اس سبب سے کہ مسیحؑ بے باپ پیدا ہوئے تھے تو الوہیت کی صرف یہی دلیل ہنین ہے کہ بے باپ پیدا ہو جبکہ باوجود الوہیت انسان ماکے پیٹ سے پیدا ہو سکتا ہے تو ما باپ دونون سے پیدا ہونا کب مانع الوہیت ہوگا اور چونکہ حضرت عیسیٰؑ کو عیسائی علماء پورا خدا اور پورا انسان کہتے ہین تو از روئے عقل انسانی وہ پورا انسان تبھی ہوتے جبکہ ما اور باپ دونون سے پیدا ہوتے (کیونکہ اگر مسیحؑ کو پورا انسان کہین تو سب انسانون کیطرح مسیحؑ کی گنہ گاری کا بھی انجیل کے موجب اقرار کرنے پڑے رومیونکا ۳ باب ۹-۱۲) اور جبکہ مسیحؑ پورے انسان نہ تھے جو کہ نہایت چھوٹی بات ہے تو پورے خدا کیونکر ہو سکتے ہین جو کہ نہایت بڑی بات ہے۔ اِسکے سوا پیدائیش آباب ۲۷ مین ہے کہ خدانے آدم کو اپنی صورت پر بنایا تھی

اب دیکھو کہ حضرت عیسیٰ کے تو صرف باپ کا ذکر نہین ہے مگر حضرت آدم کے ماں باپ دونون نہ تھے اور ملک صدق کا حال اس سے بھی عجیب غریب ہے کہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ جسکے نہ دنون کا شروع نہ زندگی کا آخر مگر خدا کے بیٹے کی مانند ہمیشہ کاہن رہتا ہے عبرانیوں نکا ے باب اور ۲ و ۳ ملک صدق کے حال مین علمار اہل کتاب نے بہت مختلف بیان کیا ہے بعضے سمجھتے ہین کہ وہ ایک فرشتہ تھا اور بعض کہتے ہین کہ وہ خود مسیح تھے کہ اُسوقت بھی ظاہر ہوئے تھے مگر یہ دونون گمان غلط ہین کیونکہ فرشتہ کو کہانت سے کیا کام ہے - اور عبرانیونکے ے باب مین ملک صدق کو خدا کے بیٹے (یعنے مسیح) سے مشابہ یا مانند لکھا ہے اگر وہ مسیح آپ ہوتے تو مسیح سے مشابہ یا مسیح کی مانند جو لکھا ہے غلط ہو گیا اس سے ظاہر ہے کہ وہ ظرف النسان اور کنعانی یا دشاد ہونین سے تہا - اور علما یہود کہتے ہین کہ ملک صدق تو سام حضرت نوح کا دو بیٹا تھا مگر عبرانیونکے خط کے موجب یہ بھی غلط ہے کیونکہ اُسمین ملک صدق کو بے ماں بے باپ بے نسب نامہ لکھا ہے اور سام کے باپ کا نام نوح اور اُسکا نسب نامہ توریت مین مندرج ہے اور ملک صدق کا ذکر توریت مین دو جگہ ہے یعنے پیدائش ۱۴ باب ۱۸-۲۰+ اور ۱۱۰ زبور ۴ (از خیرخواہ ہند مو من مرزاپور مطبوعہ اکتوبر ۱۸۶۳ء جلد ۴ نمبر ۱۰ اہتمام پادری جے آف براینٹ) - مسلمانون مین ملک صدق کا نام کتاب چار درویش کے آخر مین اگرچہ وہ کتاب خیالی ہے اسطرح ہے کہ وہ ایک پاشا سے اجنہ ہے ماتحت ایک بادشاہ اعظم قوم جن کے واللہ اعلم - لیکن اتنا ظاہر ہے کہ مصنف کتاب چار درویش نے ملک صدق کا نام توریت و انجیل سے نہین معلوم کیا ہے کیونکہ اوسوقت مین توریت وغیرہ ہندوستان مین رائج ہوئی تہی اور اگر رائج بھی ہوتی تو کتاب چار درویش مین یہ نام درج کرنیکے لیے توریت و انجیل سے اوسکے

معلوم کرنے کا کوئی سبب نتھا
اور تاریخ چین مصنفہ مسٹر جمیس کا کرن صاحب بہادر مطبوعہ ۱۸۶۵ء جلد ۲ دفتر آ باب ۱
صفحہ ۴۶۵ مین لکھا ہے کہ ایک عورت النقوا کے جو بیوہ تھی آفتاب کے وسیلہ سے تین
لڑکے پیدا ہوئے جنکا نام بوکم کتاگن ۔ اور باسکن سالجی ۔ اور بوزنجر تہا ۔ ان سبکا
لقب نورانیون ہوا جسکے معنی ترکی زبان مین اطفال نور ۔ اور بوزنجر کی نسل سے
چنگیز خان ہوا ۔ انتہی ۔ اور اُسی تواریخ چین مطبوعہ ۱۸۶۵ء کے جلد آ دفتر ۲ باب ۱
صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ مین کاکر ان صاحب فرماتے ہین کہ سنہ عیسوی سے چھہ سو برس پیشتر ایک
عورت پر آفتاب کی شعاع نازل ہوئی اور اُسی دن سے حمل کے نشان ظاہر ہوئے
کتنی برسکے بعد اوسکے شوہر نے (چونکہ ستر برس سے زیادہ کا تہا) اُسے طلاق دی ۔
بیشتالیس برس حمل رہا اوسکے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام لاؤزی یعنے پیر نابالغ
رکہا کیونکہ اوسکے سر کے بال اور بدن کے رونگٹے سب سفید تھے ۔ اسی حکیم لاؤزی کے
شاگردون نے اپنے اُستاد کے نام سے اکسیر بقا کا نسخہ ایجاد کیا جسے اکثر
فغفور اور ہزارون اُمرا وغیرہ کھاکر ہلاک ہوئے اور اسی حکیم لاؤزی کی پرستش
چین کے بادشاہون اور رئیسون وغیرہ مین رائج ہے ۔ حکیم لاؤزی کا لقب
اور تی اترہی یعنے بہشتی حکیم چینی زبان مین ہے انتہی ۔ اور حضرت بی بی حوّا بھی بے ماں
باپ کے پیدا ہوئی تھین ۔ اور تاریخ چین مصنفہ پادری ایکشوس صاحب جسے
پادری بورنو صاحب نے فارسی مین ترجمہ کرایا نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ
۱۸۶۳ء صفحہ ۹۳ فصل ۴ مین لکھا ہے کہ حکیم لاؤزی ہشتاد سال در شکم مادر بود ۱۲
اور ایک عورت باکرہ مسماۃ ری سیریا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا نے بیان کیا کہ مجکو دیوتا
مارس سے حمل رہا ہے اور اُس سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام رمس
اور دوسرے کا روملس ۔ یہہ روملس وہی ہے جس نے شہر روم قدیم کی ۷۵۳

پیشتر مسیح سے بنا ڈالی ۔ از کتاب تذکرۃ الکاملین مطبوعہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲ مصنفہ بابو رامچندر صاحب عیسائی مصنف کتاب اعجاز قرآن ٭

اگر یہہ سبب ہے کہ وہ خدائے مجسم عیسائیون مین سمجہا جاتا ہے اوّل طمطاؤس ۳ باب ۱۶ ۔ اگرچہ گریسباخ کہتا ہے کہ اس آیت مین لفظ خدا کی جگہہ وہ کا لفظ چاہیئے یعنے وہ کہ جسم مین ظاہر کیا گیا روح سے راست ٹہرایا گیا انتہیٰ ۔ دیکہو رومن بیبل مطبوعۂ لندن ۱۸۴۹ء اس سے ظاہر ہے کہ خدا کا لفظ یہان کسی الوہیت گر کا الحاق کیا ہوا ہے تو بہی ایسے موقع پر الحاق کیا ہے کہ جسکا سر دست پہچان لینا بالکل ناممکن تہا اور اگر اُنہین یعنی عیسائی علماء نے یہہ جعل نہ پہچانا ہوتا تو اُسپر الحاق کا گمان تک کرنا نہایت مشکل تہا ۔

تو بہی غور کرنا چاہیئے کہ ۸۲ زبور ۶ اور یوحنا ۱۰ باب ۳۴ مین لکہا ہے مین نے تو کہا تم سب خدا ہو الخ انگریزی تفسیر اسکاٹ مین ہے کہ مجسٹریٹ کلام الٰہی مین خدا کہلاتے ہین یہہ لقب اکثر اختیار کے سبب ظاہر کیا گیا جس سے وہ لوگ محض خدا کے نائب تہے لیکن یہہ لقب اسرائیلی حاکمون کے سوا اور کسیکو صاف صاف نہین دیا ہے انتہیٰ ۔ پس جبکہ خدا نے اُنہین جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا تو حضرت عیسیٰ کو کہ جنہون نے خدا کا کلام پہونچایا خدا کہلاتا ۔ یوحنا ۱۰ باب ۳۴ کے مطابق کیا تعجب ہے کیونکہ عبرانی محاورہ مین قاضی اور مفتی سب الٰہ کہلاتے ہین جیسا کہ ۸۲ زبور ۱ مین لکہا ہے خدا الٰہی جماعت مین کہڑا ہے الہون کے درمیان وہ عدالت کرتا ہے انتہیٰ ۔ اور خروج ۷ باب ۱ مین لکہا ہے پہر خدا نے موسیٰ سے کہا دیکہہ مین نے تجہے فرعون کے لیئے خدا سا بنایا اور تیرا بہائی ہارون تیرا پیغامبر ہوگا انتہیٰ اور خروج ۴ باب ۱۶ مین لکہا ہے اور تو (موسیٰ) اوسکے (یعنی ہارون کے) لیئے اون لوگون پاس خدا کی جگہہ ہوا انتہیٰ پس

یہ بات بھی حضرت عیسیٰ کے لئے مخصوص نہین معلوم ہوتی۔
اگر کوئی کہے کہ یسوع کے لفظ کے معنی یہی ہین یعنے نجات دہندہ تو حضرت یشوع
جو حضرت موسیٰ کے جانشین تھے اس نام کے معنی بھی یہی ہین نجات دہندہ۔ اور
حضرت یسعیاہ کے نام کے معنی خدا کی نجات۔
اگر اس سبب سے کہ اونکا شفیع ہونا دلیل لوہیت نصارا مین سمجھی جاتی ہے تو ۹۹ زبور
۶۔ اور یرمیاہ ۱۵ باب ۱ مین حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیل کو اور حزقییل
۱۴ باب ۱۴ و ۲۰ مین حضرت نوح اور حضرت دانیال اور حضرت ایوب کو شفیع لکھا
ہے۔ اور پیدائش ۱۸ باب ۲۳۔ ۳۲ مین حضرت ابراہیم کے شفاعت کرنے کا
ذکر ہے۔
پھر اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے کہلاتے ہین جیسا کہ یوحنا ۱۰ باب ۳۶
مین لکھا ہے کہ مین خدا کا بیٹا ہون انتہی۔ اور اسیطرح متی ۳ باب ۱۷ مین بھی۔
چونکہ یوحنا ۱۰ باب ۳۵ مین لکھا ہے کہ خدا نے سب بنی آدم کو خدا کہا ہے تو ابن
آدم یعنے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہنا چاہیئے کیونکہ جب ہر آدمی خدا ہے تو ابن
آدم خدا کا بیٹا ہوا اور یہہ لفظ یعنے ابن آدم انجیل مین ستاسٹھ جگہہ ہے۔ اگرچہ
ابن آدم سب انسان ہین مگر حضرت عیسیٰ نے شاید یہہ سمجھکر کہ لوگ مجھے الوہیت
کے رتبے مین نہ شامل کرین اسلئے خاص دفع شک کے سلئے بار بار آپکو ابن آدم کہا
پھر ایوب ۱ باب اور ۲ باب ۱ کی تفسیر مین طامس سکاٹ مفسر انگریزی نے
لکھا ہے کہ بنی اللہ یعنے خدا کے بیٹے جو اسمین لکھی ہین اونسے مراد پاک فرشتے اور
دوسری جگہہ ایوب ۳۸ باب ۷ مین جو بنی اللہ یعنے خدا کے بیٹے لکھے ہین اونسے
مراد انبیا مفسرین سمجھتے ہین انتہی۔ پھر حضرت آدم خدا کے پہلوٹھے عبرانیو نکا ۱
باب ۶ اور لوقا ۳ باب مین جو نسب نامہ لکھا ہے اسمین جسطرح یوسف کو ہیلی کا

اور پہیلی کو متہات کا اسیطرح آخر مین آدم کو خدا کا بیٹا لکہا ہے - پہر حضرت شیث خدا کے بیٹے پیدائش ۶ باب ۲ - پہر حضرت اسحاق وعدیکے فرزند گلتیو نکا ۵ باب ۲۸ پیدائش ۲۱ باب اور ۲ وغیرہ - پہر اسرائیل خدا کے پہلوٹھے بیٹے خروج ۴ باب ۲۲ پہر افرائیم خدا کا پہلوٹہا اور پیارا بیٹا یرمیاہ ۳۱ باب ۹ و ۲۰ - اگرچہ یہان بہی تمام بنی اسرائیل و تمام قوم افرائیم سے مراد ہے پہر حضرت داؤد خدا کے بڑے بیٹے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ - پہر سلیمان خدا کے بیٹے اول تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ اور ۲۸ باب ۶ اور ۲ سموئیل ۷ باب ۱۴ تمام اسرائیلی خدا کے فرزند استثنا ۱۴ باب ۱ رومیونکا ۹ باب ۴ سب عیسائی خدا کے فرزند رومیونکا ۸ باب ۱۶ سب خاص و عام خدا کے فرزند متی ۶ باب ۶ و ۱۸ اور ۷ باب ۱۱ - گمراہ بہی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب ۱ اسمین بہی حضرت عیسیٰؑ کے لئے کچہہ تخصیص نہین ہے -

اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰؑ نے مُردے زندہ کئے تہے مرقس ۵ باب ۴۱ یوحنا ۱۱ باب ۴۴ - لیکن اول سلاطین ۱۷ باب ۲۲ مین لکہا ہے کہ حضرت الیاسؑ نے ایک مردہ لڑکے کو زندہ کیا تہا اور ۲ سلاطین ۴ باب ۸ - ۳۷ مین لکہا ہے کہ ایک عورت سے (جسکا شوہر بوڑھا تہا) حضرت الیشعؑ نبی نے فرمایا کہ اس ہی وقت سے حساب کر کہ پورے معین وقت پر ایک بیٹا تو گود مین لیگی اور ایسا ہی ہوا یہان حضرت الیشعؑ کی ایک عظیم قدرت کا بیان ہے کہ ہنوز وہ عورت اپنے بوڑہے شوہر کے پاس نہین گئی تہی کہ اوسکے حمل کی مدت شمار کی گئی پس یہ لڑکا بہی اُنہین مین سے شمار کیا جا سکتا ہے جو بے باپ پیدا ہوئے ہین اور جب وہ لڑکا بڑا ہوکر مر گیا تب حضرت الیشعؑ نے آکر اُسے زندہ کیا بعد اسکے اُسی کتاب کے ۴ و ۵ و ۶ باب وغیرہ مین حضرت الیشعؑ کے اور بہت معجزونکا بیان ہے کہ بیس روٹی اور ایک ٹوکری اناج کی بالیونسے سو انبیا زادونکو کہلایا اور کچہہ بچ رہا اور ایک برص کے بیمار کو چنگا کیا

اور ایک تندرست کو برصی کردیا اور لوہے کو پانی پر تیرا دیا وغیرہ۔ مگر عجیب یہ ہے
کہ حضرت عیسیٰؑ نے تو اپنی زندگی مین مردے زندہ کیئے تھے اور حضرت الیشعؑ کی مدفون
لاش سنے مردے کو زندہ کردیا تھا ۲ سلاطین ۱۳ باب ۲۱ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۴۳
اور اعمال ۹ باب ۳۶-۴۳ مین لکھا ہے کہ پطرس نے ایک مردہ عورت کو جسکا نام
تابیتا تھا زندہ کیا۔ پھر اعمال ۲۰ باب ۹-۱۲ مین لکھا ہے کہ پلوس نے ایک جوان کو
جو کوٹھے پر سے گر کے مرگیا تھا زندہ کیا اسبات مین بھی حضرت عیسیٰؑ کے لئے کچھ
تخصیص نہین پائی جاتی ۔
اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰؑ کو مسیح کہتے ہین تو توریت کے تمام مقامونسے ثابت ہے کہ
ہر نبی اور ہر بادشاہ بنی اسرائیل اور سردار کاہن ممسوح ہوتا اور مسیح کیا جاتا تھا چنانچہ ۲
سموئیل ۱ باب ۱۴ مین ساؤل کو مسیح اور اول سموئیل ۱۶ باب ۱۳ اور ۲ سموئیل ۲۳ باب ۱
مین حضرت داؤدؑ کو مسیح لکھا ہے اور یسعیاہ ۴۵ باب ۱ مین کیخسرو بادشاہ فارس کو بھی
خدا کا مسیح لکھا ہے اور حضرت یسعیاہ نبی نے اپنے کتاب کے ۶۱ باب ۱ مین لکھا ہے
کہ خداوند نے مجھے مسیح کیا اور ۲ سلاطین ۹ باب ۱-۶ مین یاہو کو اور ۲ تواریخ ۲۳ باب ۳۰ مین
یہوآخذ کو مسیح لکھا ہے اور ۲ قرنتیونکا ۱ باب ۲۱ مین پلوس فرماتے ہین کہ جس نے
ہمکو ممسوح کیا سو خدا ہے پس یہہ مرتبہ بھی حضرت عیسیٰؑ کے لیے خاص نہین ہے
اگر اس سبب سے کہ وہ آسمانپر زندہ اُٹھائے گئے ہین تو پیدائش ۵ باب ۲۴ مین
حنوخ کا اور ۲ سلاطین ۲ باب ۱۱ مین الیاس کا آسمان پر اُٹھایا جانا لکھا ہے
اور رومن انجیل رومن کاتھلک چھاپہ ۱۸۶۴ء کے آخر مین جہان عیدونکا بیان
ہے حضرت مریم کے آسمانپر اُٹھائے جانے کی بھی ایک عید لکھی ہے اور اوسکے
ثبوت مین یہ نشان لکھے تھے XXIV
یعنے سر ۲ باب ۱۱-۲۰ ورس تک اور یتیؔ کے گرجا گھر مین ایک سیڑھی

مسیح کی اور دوسری مریم کی ہے یعنے یہہ کہ جسطرح حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے اسیطرح حضرت مریم بہی آسمان پر گئی ہین اور رومن کاتہلک عیسائی حضرت مریم سے بہی دعا مانگتے اور اُنہین بہشت کی ملکہ کہتے ہین اور ۲ قرنتیونکے ۱۲ باب ۲-۴ مین پلوس سول فرماتے ہین کہ مین تیسرے آسمان تک اور فردوس تک پہنچایا گیا تہا - پس اسمین بہی حضرت عیسیٰ کے لئے کوئی کافی دلیل الوہیت نہین ہے ❊

اگر اس سببسے کہ زبدی کی بیٹونکی مان نے جب حضرت عیسیٰ کو سجدہ کیا متی ۲۰ باب ۲۰ تو حضرت عیسیٰ کا اپنے آگے سجدہ کرنے سے نہ منع کرنا یہہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا سبب تہا - مکاشفات ۳ باب ۹ مین لکہا ہے کہ یہودی اگر فرشتہ (یعنی پادری) کلیسیائے فلدلفیہ کے پاؤنپر سجدہ کرینگے انتہی - اِس سے معلوم ہوا کہ انجیلی محاورہ مین اکثر سجدہ سے مراد خوشامد یا فرمانبرداری ہے کیونکہ یہودے جو کہ توحید کی تعلیم اور عقیدہ مین تمام عالم سے مخصوص کی گئی خروج ۲۰ باب ۳۰ استثناء ۵ باب ۲ یسعیاہ ۴۵ باب ۵ - وہ انسان یعنی پادری کے پاونپر سجدہ کرین یہ سراسر خدا پرستی کے خلاف ہے کیونکہ خداوند نے یہہ عہد ہمارے باپ دادون سے نہین کیا بلکہ خود ہم سے یعنے ہم سبسے جو آجکے دن جیتے ہین (استثناہ باب ۳) اورجبکہ پادری کے پاؤنپر یہودیونکا سجدہ کرنا انجیلی محاورہ مین جائز ہوا تو حضرت عیسیٰ کے آگے زبدی کی بیٹونکی ماکا سجدہ کرنا مسیح کی الوہیت کی دلیل نہین ہوسکتا ہے اور ۲ سلاطین ۹ باب ۶ و ۸ مین ہے کہ ناتان کے بیٹے مفیبوست نے داؤد کو سجدہ کیا - اور یسعیاہ ۴۵ باب ۱۴ مین لکہا ہے کہ مصر اور کوش اور سبا وغیرہ کے لوگ کورس یعنے کخسرو کے آگے سجدہ کرینگے - اور یہان بہی سجدہ سے مراد منت اور خوشامد ہے - چنانچہ اُسی آیت مین لکہا ہے کہ تیرے آگے سجدہ کرینگے وہ تیرے آگے منت کرینگے اور کہینگے خداوند یقیناً تجہہ مین ہے

اور کوئی دوسرا نہین اور اُسکے سوا کوئی خدا نہین انتہی عبرانی محاورہ مین اکثر ایک
مضمونکو دو طور پر بیان کرتے اور مطلب ایک ہی ہوتا تہا جیسے اِس آیت مین ہے کہ
تیرے آگے سجدہ کرینگے وہ تیرے آگے منت کرینگے انتہی - کورس بادشاہ بت پرست
اور خدا سے ناواقف تہا چنانچہ یسعیاہ ۴۵ باب ۴ مین خدا فرماتا ہے کہ تو مجکو نہین جانتا
انتہی - اور اسیطرح ۴۵ باب ۵ مین بہی ہے کہ مین نے تیری کمر باندہی اگرچہ تو نے
مجہے نہ پہچانا انتہی - اور کوشی نے یواب کو (جو حضرت داؤد کا سپہ سالار تہا) سجدہ کیا
۲ سموئیل ۱۸ باب ۲۱ - اور اخی معاز بادشاہ کے آگے اوندہا ہوکر گرا اور سجدہ کیا -
۲ سموئیل ۱۸ باب ۲۸ - اور ارونہ نکلا اور بادشاہ کے آگے جہک کے زمین پر سجدہ کیا
۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰ - اور شاہ نبوکدنضر (یعنے بخت نصر) اوندہے منہ گرا - اور
دانیال کو سجدہ کیا - دانیال ۲ باب ۴۶ - اور روت نے جو مسیح کی پردادی ہوتی تہی
بوعاز کے آگے منہ کے بل جہکی اور زمین پر سجدہ کیا - روت ۲ باب ۱۰ - اسمین
بہی مسیح کی الوہیت کا کچہہ ثبوت نہین ہے ۞

عیسائی لوگ بڑا یقین کرتے ہین کہ مسیح نے جو معجزے دکہائے وہ اپنی قدرت سے دکہائے
اور اور نبیون نے جو معجزے دکہائے وہ مسیح کیطرف سے یعنے اسکی بخشی ہوئے اختیار
سے دکہائے اور یہہ مسیح کی الوہیت کی دلیل ہے ۞
لیکن اسکے لئے کوئی دلیل نہین ہے کہ مسیح کے بخشے ہوئے اختیار سے اور نبیون نے
معجزے دکہائے تہے صرف خیالی بات ہے پہر یہ کہ خدا کی قدرت ہر وقت یکسان
رہتی ہے اگر الوہیت کی قدرت سے مسیح نے لاذر کو جلایا تہا تو اب عیسائی کیون
مرجاتے ہین اب بہی وہ کسی عیسائی کو مرنے ندین یعنے اگر مسیح مین خدائی
قدرت تہی تو چاہیئے کہ اب بہی ویسی ہی قدرت ہو کیونکہ بیہودہ قادر مطلق کی
قدرت جیسی تہی ویسی ہی ہے اور ہمیشہ تک رہے گی ۞

متی ۲۲ باب ۴۴ مین داؤد کا قول ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ میری
داہنے بیٹھہ الخ اسجگہہ ایک خداوند سے مراد خدا اور دوسرے سے مراد مسیح اور یہہ بھی مسیح کی
مرتبہ الوہیت کی دلیل سمجھی جاتی ہے یہ آیت ایکسو دس زبور کے شروع مین ہی ہے۔
اگرچہ ممکن نہین کہ علماء یہود اسکا مطلب مسیح کیطرف لگاتے ہون اور نہ اسکا ثبوت
ہے کہ حضرت داؤد نے حضرت عیسیٰ کی بابت یہہ کہا ہو کیونکہ گانے والے جب حضرت
داؤد کے سامنے بیٹھہ کر گاتے تھے تو اُنکے مُنہ سے اسطرح کے الفاظ نکلتے ہوئے
ایسے معلوم ہوتے تھے جبکہ وہ داؤد کی طرف اشارہ کرکے کہتے کہ آمار اَدُوْنَائِی
لَاْدُوْنِی سَیْئَب لِیْ مِیْنِی یعنی خداوند نے میرے خداوند یعنی
داؤد بادشاہ) سے کہا الخ اصل عبرانی مین ادل ادونائی اور بعد اوسکے لادونی کا
لفظ ہے یعنے ادونائی کے معنی خداوند اور لادونی کے معنی ہمارا خداوند اور یہہ اسم صفت
خدا کے سوا اورونکے لئے بہی مستعمل ہے اور اسکی جمع ادونیم برخلاف لفظ یہوواہ کے
کہ جسکی کچہہ جمع نہین ہے تاکہ ذات الٰہی وحدہ مطلق غیر اقانیم ثلاثہ کے سمجھی جاوے۔
مگر متی نے مسیح کے واسطے داؤد کے قول کو پیشین گوئی ٹہرایا اور ایسا اکثر جگہہ انجیل
مین آیا ہے چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین ہے اور ہیرودیس کے مرنے تک وہان
رہا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا
اور یہہ مضمون ہوسیا ۱۱ باب مین صرف بنی اسرائیل کے حق مین ہے جبکہ وہ حضرت
موسیٰ کے ساتہہ مصر سے نکلے مگر جبکہ حضرت عیسیٰ اپنی ماں کے ساتہہ مصر سے
پھرے تو وہی آیت ہوسیا ۱۱ باب کی حضرت عیسیٰ کے مصر سے لوٹنے کی پیش خبری
ٹہرائی گئی اگرچہ ہوسیا ۱۱ باب ۲ مین پہر اُسکی بُت پرستی مذکور ہے۔ پس حضرت
عیسیٰ کی بابت یہہ پیشین گوئی ہوتی تو حضرت عیسیٰ کب بُت پرست ہو گئے تہے۔
پس یہہ سب مصنفونکی خوش بیانی ہے نہ یہہ کہ واقعی یون ہی ہو۔

قولہ اسکاٹ صاحب مفسّر رومن نے متی ۲ باب ۱۵ کی تفسیر مین یون لکہا ہے یہہ بات صحیح ہوسیاہ نبی کی کتاب مین لکی یہودیونکی مخلصی سے مراد رکہتی ہے کیونکہ خدا اُس قوم کو جسے وہ اکثر بیٹے کا خطاب دیتا ہے مصر کی غلامی سے نکال لایا اور جسطرح اونکو نکالا ویسے ہی یسوع اپنے خاص بیٹے کو بہی نکالا اغلب ہے کہ یہہ آیت ایک کہاوت ہوگئی ہوگی یعنی جب کوئی کسی آفت سے بچتا تو لوگ کہتے ہونگے کہ خدا اوسکو مصر سے نکال لایا اور نبی کی بات یسوع کے حقمین پوری ہوئی اسواسطے کہ وہ اوسکے حال سے کمال مناسبت رکہتی ہے انتہی۔ اسکے سوا حضرت عیسیٰؑ کا مصر کو جانا لوقا وغیرہ کی تحریر سے ثابت نہین ہے۔ چنانچہ لوقا ۲ باب مین لکہا ہے کہ مسیح بیت اللحم مین پیدا ہوئے اور آٹہوین دن ختنہ ہوا اور (چالیس) دن پاک ہونے کے پورے کرکے یروشلم مین آئے اور وہان سے شہر ناصرہ کو گئے (آیت ۳۹) اور سال بسال عید فصح مین ناصرہ سے یروسلم کو جایا کرتے تہے دیکہو آیت ۴۱۔ اِسی سبب سے حضرت عیسیٰؑ کو یسوع ناصری کہتے ہین اگر مصر کو جاتے تو یسوع مصری کہلاتے دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۹ ــ اور متی کے سوا اور کسی انجیل مین مسیح کے مصر کو جانے کا ذکر نہین ہے ــ اب خداوند کا لفظ جو متی ۲۲ باب ۴۴ مین ہے اُسکا حال سنئے کہ یہہ لفظ خدا اور انسان دونونکے واسطے مستعمل ہے۔ اور اس لفظ سے صرف خدا مراد نہین ہے۔ چنانچہ سارہ ابیرام کی فرمانبرداری کرتی اور اُسے خداوند کہتی تہی اول پطرس ۳ باب ۶۔ اور حضرت یوسفؑ نے اپنے حقمین فرمایا کہ خدا نے مجکو سارے مصر کا خداوند کیا پیدائش ۴۵ باب ۹۔ پس یہہ بہی حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کی کچہہ دلیل نہین ہے ــ

اب اگر کوئی کہے کہ یہہ سب صفات جو مسیح کی مرقوم ہوئی ایک شخص مین جمع نہین ہین تو مین کہتا ہون کہ مجہہ مین جسقدر عیب جمع ہین خدا مجہے بچنے کسی دوسرے مین نپائے

جائینگے - پس جب عیسیٰ مین [illegible] کوئی مثل نہین پایا جاتا تو منزلت کب کامل [illegible] افقت ہوسکتی ہے - حضرت موسیٰ [illegible] سے مصر مین دکھلائے (خروج) [illegible] ایک بھی ایسا معجزہ نہین دکھایا اور نہ الیاس کیطرح کبھی آسمان سے آگ اور پانی اتارا گیا (مقدس کتاب [illegible] لندن سنہ [illegible] باب ۴۴ - اور اول سلاطین ۱۷ باب سے ۲ سلاطین ۲ باب تک) اور نہ حضرت الیشعؑ کی طرح کسی عورت کو اولاد دی ۲ سلاطین ۴ باب

سکرمنٹ ۲

غور کرنا چاہیے کہ انجیل کی ہر ایک آیت کو پیش لانا اور اُسکا مفصل حال بیان کرنا گویا ساری کتاب کی صحت کا اقرار کرنا ہے اور یہہ کسیطرح ممکن نہین یہہ سب آیات انجیل کی جو مین نے نقل کیے یقیناً انمین کتنی ہی ایسی ہونگی جو چالاک لوگون کی طرف سے ملائی گئے اب انکا پہچاننا مشکل ہے توبھی خدا کی وحدانیت اور مسیحؑ کی عبدیت کا انجیل سے ثبوت کامل ہوتا ہے - چنانچہ اول طمطاوس ۲ باب ۵ مین لکھا ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ عیسیٰ مسیح ہے انتہی - اور مرقس ۱۳ باب ۳۲ مین قیامت کے بابت لکھا ہے مگر اُسدن اور اُسگھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا (یعنے مسیح) کوئی نہین جانتا ہے انتہی - اس آیت سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کبھی الوہیت کا دعویٰ نہین کیا - کیونکہ اگر الوہیت کا دعویٰ ہوتا تو حضرت عیسیٰؑ اسطرح فرماتے کہ اُسدنکی بابت سوا باپ اور بیٹے کے فرشتہ تک نہین جانتے فقط اسکا صاحب تفسیر رومن نے صفحہ ۱۹۱ و ۱۹۲ متی ۲۴ باب ۳۶ مین اسی بات کی تفسیر مین یون لکھا ہے قوله یعنی اگر مسیح مین الوہیت تھی تو وہ کیون نہین جانتا تھا - اسکا جواب یہ ہے کہ مسیح حقیقی انسان بھی تھا

اور انسان ہوکر وہ بیحد اور بے پایان ہنین تہا اور سب کچھہ ہنین جانتا تہا جب لڑکا تہا (تب وہ اور لڑکونکی طرح) قد اور حکمت مین بڑہا (لوقا ۲ باب ۵۲) اور انسان ہوکر اوس نے انسان کے طور پر کلام کیا - دلیلوںسے اپنی بات کو ثابت کیا پوچہا پڑہا سیکہا کہایا پیا (بہوکہا ہوا) لوقا ۴ باب ۲ متی ۲۱ باب ۱۸ - اور مخزن مسیحی مطبوعۂ اکتوبر ۱۸۶۲ء مشن پریس الہ آباد صفحہ ۶۹ مین پادری والش صاحب فرماتے ہین کہ عیسیٰ ہمارا بڑا بہائی ہے وہ ہم لوگون کی سی سرشت رکہتا ہے انتہی - اور میزان الحق چہاپۂ مرزاپور ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ جسم کی روسے عیسیٰ مسیح کہانے اور پینے اور سونے اور جاگنے اور خوشی اور غم مین ہم سب کی طرح ہوکر انسان کی مانند تہا - اور عیسیٰ مسیح خود اقرار کرتا ہے کہ باپ مجہہ سے بزرگتر ہے اور مین نہین آیا ہون کہ اپنی خواہش کو عمل مین لاؤن بلکہ اوسکی خواہش کو جس نے مجہے بہیجا اور اسواسطے کہ عیسیٰ مسیح انسان کے سلسلے کا واسطہ ہے اوس نے خدا سے مناجات مانگی انتہی - اور یوحنا ۱۳ باب ۱۳ - ۱۶ مین مسیح نے حواریون سے فرمایا کہ تم مجہے خداوند اور اُستاد کہتے ہو خوب کہتے ہو مین نے جسطرح تمہارے پاؤن دہوئے تم بہی ایک دوسرے کے پاؤن دہوؤ - مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ نوکر اپنے آقا سے بڑا نہین اور نہ وہ جو بہیجا گیا اپنے بہیجنے والے سے انتہی - یہان مسیح نے ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا جس سے شاگردونکو نصیحت اور مسیح کی عبدیت مفصل ظاہر ہوتی ہے - اِس آیت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ شاگرد بہی حضرت کی الوہیت کے قائل نہ تہے صرف اوستاد اور خداوند کہتے تہے - اور مسیح نے بہی اُن سے کہا کہ تم خوب کہتے ہو ۔

پہر لوقا ۲۲ باب ۳۱ و ۳۲ مین مسیح نے شمعون سے کہا مین نے تیرے لئے دعا مانگی کہ تیرا ایمان جاتا نرہے انتہی - اگر حضرت عیسیٰ کو الوہیت کا دعویٰ ہوتا تو یون

کہتے کہ مین نے تیرا ایمان بچایا مگر یہ کہا کہ تیرے لئے مین نے خدا سے دُعا مانگی -
اور یوحنا ۲۰ باب ۱۷ مین لکھا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے مسیح نے (مریم سے) کہا مجکو مت چُھو کیونکہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا ہون پر میرے بھائیون (یعنے حواریون) سے کہہ کہ مین اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون فقط اس سے معلوم ہو جائے گا کہ خدا کی نسبت باپ کا لفظ صرف عام محاورہ اُسوقت کا تھا - اور اللہ جلشانہ جیسے حوارئون کا خدا ویسے ہی حضرت عیسیٰ کا بھی خدا ہے اگر کوئی کہے کہ مسیح مین الوہیت اور انسانیت دو تو تھین اور انسانیت کے سبب سے اُس نے ایسا کہا تھا تو مین کہتا ہون کہ مسیح نے یوحنا ۲۰ باب کے بموجب مصلوبی کے بعد پھر جی اُٹھکر یہ بات کہی تھی اُسوقت مسیح مین انسانیت کہان باقی رہی تھی کیونکہ انسانیت تو صلیب پر کھپ گئی صرف الوہیت باقی تھی اور اگر بعد مصلوبی بھی مسیح مین انسانیت باقی رہی تو عیسائیون کا ایمان مسیح کی قربانی پر ہیکار ہو جاتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائے گا - پیدائش ۹ باب ۶ - پس جبکہ بعد مصلوبی بھی انسانیت اُسمین باقی رہی تو عیسائیون کے گناہون کا کفارہ کیونکر ہوا اور قربانی کہان گذری دونون صورتون مین عیسائی عقیدہ کا بطلان ظاہر ہے -
پھر یوحنا ۱۴ باب ۲۸ مین مسیح نے فرمایا کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے انتہی - پس جبکہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک ہی ذات واحد خدا ہے تو اُسمین بڑا اور چھوٹا ہونا کیا بات ہے کیا خدا گھٹتا اور بڑھتا بھی رہتا ہے معاذاللہ مگر مطلب یہہ کہ مین صرف بندہ ہون اور وہ بزرگ خدا ہے -
اور مرقس ۳ باب ۲۸ و ۲۹ مین ہے جو کوئی ابن آدم کے حقمین کفر بکے اُسے معاف کیا جائے گا مگر جو روح کے حقمین کفر بکے اُسے معاف نہوگا انتہی - یہان مسیح یعنے

ابن آدم کا رتبہ روح القدس سے کم معلوم ہوتا ہے اُسکے بابت حضرت داؤدؑ فرماتے ہین اے یہوواہ آدم زاد کیا ہے کہ تو اُسے جانے اور ابن آدم کون ہے کہ تو اُسے تھامے ہے - آدم زاد باطل چیز کی مانند ہے ۴۴ ا زبور ۳ و ۴ - اگرچہ بموجب عقیدہ عیسائی الوہیت حضرت مسیح مین بھی ویسی ہی تھی جیسی روح القدس مین بلکہ روح القدس بیٹے یعنے مسیح سے پیدا ہوا - دنیا مین ہر بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے اور یہہ بیٹے سے پیدا ہوا -

اور مرقس ۱۲ باب ۲۹ و ۳۱ مین لکھا ہے کہ یسوعؑ نے اُس سے جواب مین کہا کہ سب حکمون سے اول یہہ ہے کہ اے اسرائیل سُن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے اور دوسرا جو اُسکی مانند ہے یہہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنی برابر پیار کر ان سے بڑا اور کوئی حکم نہین ہے - انتہی - اِس مقام مین ایک بڑا اشارہ یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اُس پوچھنے والے سے فرمایا کہ وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے الخ اگر الوہیت کا دعویٰ مسیح کو ہوتا تو یون کہتے کہ وہ خداوند جو تیرا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے مگر مسیحؑ نے اِس مقام پر اپنی عبدیت کا مفصل بیان کر دیا ہے اِن دونون آیتون سے بالکل حجت کا خاتمہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خدا ہے اس سے بڑا اور کوئی حکم نہین ہے (متی ۲۲ باب ۳۶) اب اسکے برخلاف اگر کوئی سیکڑون دلیلین لائے تو یقین کرنا نہ چاہیے اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی یہی خاص وسیلہ نجات کا بتلایا ہے (لوقا ۱۰ باب ۲۵ - ۲۸) اور تمام توریت اور انجیل کا خلاصہ بھی یہی ہے (متی ۲۲ باب ۳۷ - ۴۰) -

یوحنا ۱۲ باب ۴۴ مین مسیحؑ کا قول لکھا ہے کہ مین نے تو آپ سے نہین کہا بلکہ باپ نے جس نے مجھے بھیجا فرماد یا کہ مین کیا بولون انتہی - اِس مقام پر مسیحؑ نے اپنی رسالت بھیجا کا لفظ کہکر بیان کر دی کیونکہ اگر باپ اور بیٹا دونون ذات واحد ہین تو یہہ کون ہے جو کہتا ہے کہ مین نے تو آپ سے نہین کہا بلکہ باپ نے جس نے مجھے بھیجا

فرمادیا الخ — اب اگر کوئی کہے کہ انسانیت کی راہ سے یہہ کہا تہا تو مین کہتا ہون کہ
الوہیت اوسوقت مسیح مین سے کہان چلی گئی ہتی بلکہ اُسوقت بہی الوہیت ایسی ہی
موجود تہی جیسی ہمیشہ رہتی تہی —
اب جو متی ۲۸ باب ۱۹ مین لکہا ہے کہ مسیح نے آسمان پر جاتے وقت اپنے شاگردونسے
کہا کہ سب قومونکو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دیکر شاگرد کرو
انتہی — اسکا ذکر اور کسی انجیل مین نہین ہے — اگر یہہ بات سچ ہوتی تو اور انجیلونمین
بہی ضرور اسکا ذکر ہوتا — حالانکہ کسی مین نہین ہے اور بالفرض اگر اسے مان بہی لین
تو غالبًا اسکے معنی یہی ہونگے کہ سب قومونکو باپ کے نام سے جو خدا ہے اور بیٹے کی
نام سے جو اُسکا رسول ہے اور روح القدس سے پیدا ہوا ہے بپتسما دیکر شاگرد کرو اور
یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہے کیونکہ خدا کے نام کے ساتہہ اُسکی رسول کا بہی نام آنا ضرور ہے —
اور متی ۲۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے کانٹونکا تاج بناکر اوسکے (یعنی مسیح کے) سر پر رکہا
اور ایک سرکنڈا اوسکے ہاتہہ مین دیا اور اوسکے آگے گہٹنے ٹیک کر اُسپر ٹہٹہا مارکر کہا
اسے یہودیون کے بادشاہ سلام انتہی — اور لوقا ۲۳ باب ۳۶ و ۳۷ مین ہے
کہ سپاہیون نے بہی اُسپر (یعنے مسیح پر) ہنسی کی انتہی — اور ہیرودیس نے اپنی فوج سمیت
اُسے ناچیز ٹہرایا اور اُسے چمکتی پوشاک پہناکر اُسکا تمسخر کیا لوقا ۲۳ باب ۱۱ —
اور یونہی سردار کاہنون نے بہی فقیہون اور بزرگونکے ساتہہ ٹہٹہا مارکر کہا
اُسنے اورونکو بچایا آپکو نہین بچا سکتا متی ۲۷ باب ۴۱ و ۴۲ — اور لوگ کہڑے دیکہہ رہے
تہے اور سردار اون کے ساتہہ ٹہٹہا مارکر کہتے تہے کہ اورونکو بچایا — اگر یہہ مسیح خدا کا
برگزیدہ ہے تو آپکو بچاوے (لوقا ۲۳ باب ۳۵) اور جنکی حوالات مین یسوع تہا اوسکو
کوڑے مارکے ٹہٹہے مین اوڑاتے لگے (لوقا ۲۲ باب ۶۳) اور فریسی جو
دولت کو پیار کرتے تہے اون سب باتونکو سنکر ٹہٹہے مین اوڑانے لگے (لوقا ۱۶ باب ۱۴)

باوجود اسکے اوس مصلوب کو خدا سمجھنا نہایت کفر ہے تم دغا تہہا و خدا ٹھہتو ہین
نہین اوڑا یا جاتا (گلتیو نکا ۶ باب) کیا خوب ہو کہ وہ تمہین اچہی طرح آزماوے
کیا تم اُسے مسخرہ بناؤگے جسطرح کوئی آدمی دوسرے کو مسخرہ بناتا ہے (ایوب ۱۳
باب ۹) کیا اُسکی عظمت تمہین نہین ڈراوے گی اور اوسکا رعب تمپر نہین پڑیگا
تمہاری سُنی سنائی باتین تو راکہہ کی مانند ہین تمہارے ثبوت سکے پشتے مٹی کی
پشتے ہین چپ ہو رہو ایوب ۱۳ باب ۱۱-۱۳ ۔

اور عجیب بات یہہ ہے کہ عیسائیونکے عقیدے کے موافق اگر خدائے واحد تین اقنوم
کے ساتہہ مشتمل ہے تو بہی اہل اسلام کا حال خوب ہے کہ خدائے واحد پر اوسکی سب
صفات کے ساتہہ ایمان رکہتے ہین کیونکہ اقانیم ثلاثہ بہی ذات واحد خدا سے
جدا نہین ہین اور اگر اسلامی عقیدہ کے موافق خدا کی پاک ذات صرف واحد
مطلق غیر اقانیم ثلاثہ ہے تو ان عیسائیونکا حال خوب نہین ہے کیونکہ اینین
وہ عیسائی ہی نہین جو تثلیث کا عقیدہ رکہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۳ مین لکہتے ہین کہ اسلام ایک
ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین سبکو اتفاق ہے اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین جو زبردستی
مان لینی پڑے اور سمجھہ مین نہ آئے انتہی۔ اور پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۷۷ کی
حاشیہ مین لکہتے ہین کہ پیٹوبن اور گبن اور پورسن صاحب اور اور مورخین نے یہہ بات
بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو الخ (یوحنا نامہ اول ورس ۷) جو مسئلہ
تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے۔ اور کانسٹ صاحب خود اسبات کا مقر
ہے کہ اس آیت کو مینے کسی قدیم انجیل کے نسخہ مین ہنین پایا۔ حضرت عیسیٰ نے صرف
خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون
کے پیرو تہے مذہب عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کر دیا اور

اسمین افلاطون سے غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تھا داخل کر دیا۔ بنیاد مسئلہ یہہ ہے
کہ افلاطون نے اللہ تعالے کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے۔ اگر لوک صاحب
کی رائے درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قائل ہین اورا و نکے
معجزونکا دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین۔ سر ولیم جونیر صاحب کی
کتاب موسوم بہ ایشیاٹک ریو جلد اول صفحہ ۲۷۵۔ معلّم اسپرنگر صاحب کا قول ہے
کہ اہل یہود اور عیسائیونکی افراط یعنے توحید مین تثلیث کے عقیدے وغیرہ کی بیچ
واجبی رائے بابت خدا اسکے ملک عرب مین پہیل گئی انتہی۔ ہندوستانی جلو نیخ
خط مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۹ء مصنفہ پادری واصاحب صفحہ ۲۰۷ جسپر
الہ آباد دیکھا اپنی کسی مصلحت سے نکتو لکھ دیا ہے۔ غرض اسکا مطلب یہہ ہے کہ
ذات الہی کی بابت جو کچھہ عقیدہ واجب ہے اسلام کے سبب اہل عرب مین شائع ہوا
الحاصل خدا کی وحدانیت پر تو عیسائی اور مسلمان دونون گواہی دیتے ہین بلکہ
تینون یعنے یہودی بہی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہی دعوی
از روئے شریعت درست اور صحیح ہے کہ جسپر دو یا تین گواہ بالاتفاق گواہی دین
(استثنا ۱۹ باب ۱۵ + ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱) پس جو بات کہ دو یا تین گواہونکے
منہ سے ثابت ہو شریعت کے حکم کے موافق اوسکو مان لینا ہر شخص پر فرض ہے اگرچہ بعید
از قیاس ہو اور جبکہ با وجود تکثر گواہان قریب قیاس بہی وحدانیت الہی ہے تو
اوس سے انکار اور گردنکشی کرنا کسقدر بغاوت اور انحراف بارگاہ الہی سے
ہے سوا اس کتاب کے پڑہنے والے آپ ہی قیاس کرینگے۔ اور تثلیث
کے ثبوت مین صرف ایک ہی یعنی عیسائی گواہی ملتی ہے کہ جسکا مان لینا کسی
شخص پر واجب نہین اگرچہ قریب قیاس ہو۔ اور جبکہ با وجود نقص شہادت
بعید از قیاس بہی تثلیث کا ثبوت ہے تو اسکا مان لینا کسقدر غفلت اور نادانی

عرفان حقیقی سے ہے سوا اس کتاب کے پڑہنے والے آپ ہی قیاس کرینگے۔
اب اگر کوئی کہے کہ تثلیث کی گواہی یہی تو بت پرستون وغیرہ سے عیسائیونکو
ملی ہے (دیکھو مفتاح الاسرار) تو اسکے جواب مین سمجہہ لینا چاہیئے کہ یہان تین قوم
خدا پرست یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمانونکی گواہی سے مراد ہے اور
بت پرستونکے عقیدیکو پہلے ہی خدانے باطل ٹہراکر بنی اسرائیل کو وحدانیت کا
عقیدہ رکہنے کی تعلیم فرمائی اور اسلیئے توریت نازل کی اونکی گواہی خدا پرستونکے
مقابل مین کب معتبر ٹہر سکتی ہے نہ کہ کلام الٰہی کے مقابل مین۔ مگر جسطرح یہودی
باوجود تعلیم وحدانیت (خروج ۲۰ باب ۳ یسعیاہ ۴۵ باب) بت پرستی اور گوسالہ
پرستی (خروج ۳۲ باب قاضیونکا ۲ باب ۱۱ و ۱۲) کیطرف مائل ہوجاتے تہے۔ اسیطرح
عیسائی باوجود اقرار وحدانیت تثلیث کے عقیدہ کی طرف جہک پڑے۔ اس
معاملہ مین ان دونونکا حال قریب قریب معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہون نے اگرچہ خداکو
پہچانا تو بہی خداکے لائق اوسکی بزرگی اور شکر گزاری نہ کی بلکہ باطل خیالونمین
پڑگئے اور انکے نافہم دل تاریک ہوگئے۔ رومیونکا ۱ باب ۲۱ –
اور حضرت عیسٰی نے آپ ہی صاف صاف فرمایا کہ نہ ہر ایک جو مجہے خداوند
خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی
باپ کی مرضی پر چلتا ہے اوسدن (یعنے قیامت مین) بہتیرے مجہے کہینگے
کہ اے خداوند خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام
سے دیونکو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت کرامات ظاہر نہین کیئے اسوقت مین اُن سے صاف
کہونگا کہ مین تم سے کبہی واقف نہ تہا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ انتہی۔
متی ۷ باب ۲۱ – ۲۳ + اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کو خداوند خداوند کہنے والے یعنی مسیح کی الوہیت کا
عقیدہ رکہنے والے کبہی بہشت مین داخل نہونگے بلکہ آسمانی باپ کی مرضی پر چلنے

شریعت پر عمل کرنے والے نجات پاوینگے اور شریعت یعنے توریت مین صاف لکہا ہے وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے مرقس ۱۲ باب ۲۹ اور استثناء باب ۴ و ۵ اور پہر یہہ کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہو (خروج ۲۰ باب ۳) اور حضرت داؤد فرماتے ہین کہ تو ہی اکیلا خدا ہے (داؤد کی نماز ۸۶ زبور ۱۰) اور یہوداہ ۲۵ آیت مین ہے خدائے وحید حکیم اور ہمارا بچانے والا ہے۔ اور روبیو ننکے ۱۶ باب ۲۷ مین واحد دانا خدا اور اول طمطاوس ۱ باب مین ہے اب ازلی بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت اور جلال ہمیشہ ہمیشہ کو ہووے آمین۔ اور اسی طرح انگریزی بیبل چہپی مطبوعہ لندن ۱۸۹۰ء کے ۸۶ زبور ۱۰ مین ہے۔ اور بیبل فارسی مطبوعہ لندن ۱۸۵۶ء کے ۸۶ زبور ۱۰ مین ہے زیرا کہ تو عظیمی واعمال عجیبہ را بجا می آوری تو بہ تنہا خدائی ہستی۔ اور اسیطرح ۳۶ زبور ۴ اور ۲۷ زبور ۱۸ مین بہی ہے۔ اور اسیطرح متی ۴ باب مین بہی ہے۔ پس اگر مسیح کی الوہیت کا عقیدہ رکہنے والے قیامت کے دن کہین گے کہ ایخداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے لئے نبوت یعنی منادی نہین کی وغیرہ تو حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ اسوقت مین اُنسے صاف کہونگا کہ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ پہر یہہ کہ جنہون نے کراستین کہلائینا وہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا عقیدہ رکہنے لگے سب بہشت مین جائینگے تو اس زمانہ کے لوگو نکا جو کرامات بہی نہین دکہا سکتے حضرت عیسیٰ کو خدا کہنے کے سبب کیا حال ہوگا۔

سکرمنٹ ۳

دوسن تواریخ کلیسیا ۲ باب حصہ ۳۶ شمار صفحہ ۹ مین لکہا ہے کہ ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہہ تہا کہ حضرت عیسیٰ کو محض آدمی جانتے تہے انتہیٰ۔

سنہ ۲۰۰ دو سو عیسوی مین ارتمن کا فرقہ پیدا ہوا اور اُسکا بہی یہی عقیدہ مسیح کی بابت تہا جیسا کہ ابیونی فرقہ کا

پہر اُسی تواریخ کلیسیا ۵ باب کی صفحہ ۱۴۹ مین لکہا ہے کہ اسکندریہ کا ایک بزرگ اریوس نامی پہلے کلیسیا کے دینمین بدعت برپا ہونے کا باعث ہوا اوس شخص نے برملا عیسیٰ کی الوہیت سے انکار کیا اور یہہ تعلیم دی کہ وہ صرف ایک مخلوق ہے۔ اسکے فیصلہ کرنے کے واسطے سنہ ۳۲۵ع کو شہر نیس مین بڑی مجلس جمع کی گئی اُسمین سے تہوڑے آدمیونکو چہوڑ سبہون نے اریوس کی تعلیم کو باطل ٹہرایا یعنی اُنہین لوگون سے جو اریوس کی تعلیم کو باطل ٹہراتے آئے ہتے تہوڑے لوگ اریوس کی تعلیم کے قائل اور معتقد ہوگئے اور اُن لوگونکے قول کو جنہون نے اریوس کی تعلیم کو تسلیم نکیا تسلیم کیا یعنے معتبر سمجہے مگر اریوس کے مرنیکے بعد تک اُوس تعلیم کے مباحثے کا آخر نہین ہوا چنانچہ شاہنشاہ کانستن تیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین سنہ ۳۵۴ و سنہ ۳۵۵ع مین آرلس اور میلین شہر و نمین جمع ہوئین اونمین سے اکثر لوگ اوس تعلیم کو قبول کرتے تہے اِس دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائے گئے بلکہ جانسے مارے گئے اور بڑی خونریزیکی لڑائیان ہوئین اریوس کی تعلیم اوسکے پیچہے یا جوجی۔ شوبوی۔ برگنڈی۔ لنگوبردی۔ وِنڈلی۔ لوگونکے درمیان جاری ہوئی انتہی۔

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲۹ باب ۶ فصل آ مین لکہا ہے کہ تابعین اریوس بلا جیا کے شقاق کے باعث کلیسیائے مسیحی مرور دہور تک پراگندہ رہی۔ اریوس جو کہ اسکندریہ کے قسیسون سے تہا اوسنے تثلیث کے دوسرے اقنوم کو ایک وجود خدا و کمتر سمجہا اور مسیح کو یون قرار دیا کہ وہ افضل المخلوقات ہے کہ جسکے وسیلہ خالق نے ساری کائنات بنائی۔ شورائے نیس نے جسکو قسطنطین نے سنہ ۳۲۵ مین مجتمع کیا تہا اِس اعتقاد کو

مردود کیا پر اریوس اپنے عقیدہ کا معتقد رہا یہہ اعتقاد کئی قرنون تک اسے مروج رہا اور اسمین سے کئی فرقے چنانچہ یونومیان اور سیمی اریوس اور یوسیبیان وغیرہ متفرع ہوئے - انتہی -

اس کونسل نائیس کا مفصل حال سیل صاحب اسطرحپر لکہا ہے کہ ۳۲۵ء میں کونسل نائیس منعقد ہوئی اور اوسمین مسیح کی الوہیت جسکی مدت سے گفتگو درپیش تھی تصفیہ ہوئی اس کونسل کے انعقاد کی وجہ یہ ہے جب اریوس نے جو مسیح کی الوہیت کا منکر تھا اپنے مسئلہ کو دونون یوسی بیوسون اور اور علماء وغیرہ کی مدد سے خوب پھیلانا شروع کیا اور اتھانیشیس اوسکے مقابل ہوا تب قسطنطین نے اس نزاع کو دیکھکر اس کونسل کے انعقاد کا حکم دیا سو اس کونسل مین تیرہ بشپ لوگون اور بہتیرے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض لوگ تثلیث کے تو قائل ہوئے مگر حضرت مریم کو بجائے روح القدس کے داخل کرتے تھے - اسی سبب سے اُن لوگونکا نام میریامائیٹ رکہا گیا تہا - لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اُسکا مال ضبط ہوکر جلاوطن کیا جائیگا - تب اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کردئے سو اُسوقت سے تثلیث قائم ہوئی اور اتھانیسیش کا عقیدہ مشہور ہونے لگا - اور عرب مین ایک فرقہ تہا جسکو کولیریدینس کہتے تھے وہ بہی حضرت مریم کو تثلیث مین داخل کرتے اور اوسکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار کرتے تھے (دیکھو سیل صاحب کی مقدمہ ترجمۂ قرآن) اور ترجمۂ مذکور آیت ۱۷۱ سورۂ نساء کے ذیل مین لکہا ہے کہ مورخین مشرق نے ذکر کیا کہ ایک فرقہ تہا کہ تثلیث اونکے نزدیک یہی تہی یعنے خدا و عیسیٰ و مریم اور مدت سے وہ فرقہ معدوم ہوگیا انتہی -

اور عہد پیمان حلفی جو کہ بہادرونکی طرف سے ہوا کرتا تہا وے اکثر اوس مین

کنواری مریم کو خالق و خواتین کے درمیان جو کہ جمیع عزائیم امور عظائم کی اصل بانی یقین گواہ پکڑتے انتہی از لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۹۷ ؎

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۰ مین لکھتے ہین کہ مسیح کی عروج کے بعد آپ کے مقولو کے دو مختلف ترجمے ہوئے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلے انجیل جو اریوسکے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسرے قسطنطین اعظم کے اس بادشاہ نے صرف اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہہ ایسا ظالم تھا کہ اُسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے۔ اسکی یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو نیس کہتے تہے۔ اِس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت مسیح کی خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدیمین پوائی ٹیئرز ضلع کا بشپ تھا اور اگلے زمانہ کے بزرگون مین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن لوگو نسے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے تھا اُسکے الفاظ یہہ ہین۔ کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین ہین اُسیقدر مسئلے ہین اور جیساجس کسیکا میلان ہے ویسا ہی اُسکا مذہب اور جتنی ہم مین خطائین ہین اُتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ مسئلے اپنے دلکی خواہش کے موافق بنالیتے ہین اور پہر اُن مسئلونکو اُسی طرح بناوٹ سے بیان کردیتے ہین۔ ہر سال ہین بلکہ ہر مہینہ ہم نئے مذہب پوشیدہ بھیدونکو بیان کرنے کے لئے نکال لیتے ہین انتہی۔

فلتش صاحب کی رائے ہے کہ قسطنطین کے زمانہ سے بہت پہلے ہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہوگئے تہے اور اصول مذہب مین فتور آگیا تہا۔ مگر بعد ازان جب اُس نے معلمان مذہب کی بہت قدر کی اور اُنہین اعلیٰ علیٰ مرتبے دیئے تو یہہ لوگ دولت کے خواہشمند اور اختیارات ملکی کے شائق ہوگئے اور اُنہون نے مذہب عیسائی کو

خراب کردیا انتہی - از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۸۹ •
یونی ٹیرین فرقہ کے لوگ تثلیث سے انکار کرتے اور صرف خدا کی طرف الوہیت
کو منسوب کرتے ہیں - ساسینین فرقہ والے مسیح کو صرف انسان اور الہام یافتہ
کہتے تھے - کرنتھس جو کہ سنہ ایکسو عیسوی کے قریب تھا اُسنے اپنی تصنیف میں
یہہ باتیں لکھین کہ مسیح کے ظاہر ہونیسے پیشتر وہ بزرگ خدا جو سب سے بڑا ہے بالکل نا
معلوم تھا اور بڑی بڑی روحونکے ساتھہ بلند ترین آسمانپر جسکا نام پلیروما ہے رہتا تھا
اُس بزرگ خدانے پہلے پہل بیٹا پیدا کیا اور اِس سے کلمہ پیدا ہوا جو اُس پہلے
بیٹے سے درجہ مین کم ٹھہرا پھر رافضی مذکور کا یہہ خیال بھی تھا کہ مسیح اگرچہ اکثر روحونسے
نہایت برتر ٹھہرتا مگر ایک کمتر درجہ کی روح ہے چنانچہ دو اور روحین بھی ہین جو
بزرگی مین مسیح سے ممتاز ہین اونمین سے ایک کا نام صنوی یعنی زندگی اور
دوسرے کا نام فوس یعنی روشنی ہے - اور اِن روحون سے پھر چھوٹی چھوٹی روحین
نکلین اور ایک خاص روح سے نے جسکا نام ڈیمیرگس تھا اِس دیدنی جہانکو اُس
مادے سے جو ہمیشہ تک باقی رہنے کے قابل ہے بنایا یہہ ڈیمیرگس اوس بزرگ
خدا سے جو بلند ترین آسمانپر ہے جسکا نام پلیروما (یعنے معمور کامل) ہے ناواقف
تھا - اور اُن روحونسے جو بالکل نادیدنی ہین نہایت چھوٹا تھا - اور یہی
اسرائیلیو نکا خاص خدا اور حامی تھا جس نے موسیٰ کو اسرائیلیونکے پاس بھیجا اور
اونکو شریعت دی کہ ہمیشہ اُسپر عمل کیا کرین وہ کہتا تھا کہ عیسیٰ فقط ایک انسان
ٹھہرا جو پاکیزگی اور انصاف مین نہایت ممتاز تھا اور وہ یوسف اور مریم کا
حقیقی بیٹا تھا اور جب عیسیٰ بپتسما پاچکا تو مسیح اُسپر کبوتر کی صورت مین اُترا
اور نامعلوم خدا کو اُسپر ظاہر کردیا اور اُسے معجزے دکھانے کی قدرت بخشی
پھر کہتا ہے کہ روشنی کی روح یوحنا بپتسما دینے والے مین بھی اُسیطرح داخل ہوگئی

اور اسیواسطے بعضی باتوں میں یوحنا مسیح سے بڑھکر تھا اور جب عیسیٰ اُس مسیح کے ساتھہ ملگیا تو اُس نے دیوتیکے خدا یعنے ڈیمیرگس کے ساتھہ مقابلہ کیا اور اُسی خدا کی ترغیب سے دیوتیکے سرداروں نے عیسیٰ کو پکڑکر صلیب کھینچا اور جب عیسیٰ کو گرفتار کرکے صلیب پر کھینچے کو لیجاتے تھے تو مسیح آسمان پر صعود کر گیا فقط عیسیٰ ذلت اور درد ناک موت کے ساتھہ مارا گیا الخ اور ایساہی کچھہ نکلاحیو عقیدہ تھا تمت کلامہ فقط از مفتاح الکتاب روشن چھاپہ مرزاپور مطبع ارفن سکول پادری میتھر صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۵۳

مذہب برہم سماج کے علمانے اِسکی بابت اپنے اخبار مذہبی ہادی حقیقت میں یوں درج کیا ہے ۔

صاحب مہتمم نورافشان (یعنے لودہیانہ کے پادری صاحب مہتمم اخبار نورافشان) اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ خدا کے تین پرستش یعنے وجود ہیں اب ہمارے ناظرین منصفی کرلیں کہ تین شخص کیسے ایک ہوسکتے ہیں ایک سے زیادہ خدا بودہ لوگ اور نورافشان کے فرقہ کے عیسائی لوگ مانتے ہیں۔ انکے سوا باقی لوگ اور کئی قسم کی عیسائی بھی جماعت کو واحد جانتے ہیں اور اسی انجیل ہے وہ اپنا اپنا اصول نکالتے ہیں مگر چونکہ انجیل ایک قسم کی ہیں اسے ہے اور اصلی انجیل کا کوئی پتہ نہیں اسلئے یورپ و امریکہ کے عالموں کی یہہ رائے ہے کہ کسی انجیل سے بہرہ مند کلی نہیں ہوسکتا ہے ہم آئندہ کو مختصر حال بیان جعلی کا دیا کرینگے اب ہم صاحب نورافشان کے لفظوں سے شروع ہوتے ہیں کہ وہ عیسیٰ خدا کی برابر بلکہ خدا ہے ، ہاں عیسیٰ تو اسم معرفہ ہے مگر نہیں معلوم کہ لفظ خدا کس معنی میں لیا ہے ۔ اگر انکو بطور اسم نکرہ استعمال کیا ہے (یوحنا دا باب ۱۰ ۳۴ میں ہے کہ میں نے کہا تم سب خدا ہو) تو کتنے ہی خدا ہوئے ۔ اور اس جنس خدا سے اگر کہتے ہو کہ ایک عیسیٰ بھی ہے تو مہربانی فرماکر بتلادیں کہ کن صفتوں کو

لیکن یہہ جنس مانی ہے پر ہم دیکہینگے کہ یہ صفات عیسی مین ہین یا نہین اگر ہونگی تو البتہ اِس نام سے پکارے جانے مین کچہہ نقص نہین مگر اس حالت مین اس کلام کے یون معنی ہونگے۔ مولابخش آدمی کی برابر بلکہ آدمی ہے اِس کلام کے کچہہ معنی ہی نہین اور اگر لفظ خدا معرفہ ہوئی (یوحنا ۱۰ باب ۳۰ مین ہے مین اور میرا باپ ایک ہین) تو عیسی اور خدا اِن لفظون نے ایک ہی مدعا ہوئی اور پہر یہ کلام یون ٹہرا کہ مولابخش مولابخش کی برابر بلکہ مولابخش ہے اسکے معنی بہی ہم نہین سمجہتے خیر نورافشان کا دعوی جب وہ اچہی طرح کہولکر اور کسی مروجہ زبان کے محاورہ کے مطابق بیان کرینگے تب ہم پہر لکہینگے جو دانایان زمانہ ہین اُنکے خیال سے تو مسئلۂ تثلیث اُتر گیا ہے نہ کوئی سمجہدار عیسائی اور نہ ہندو اور نہ مسلمان نہ یہودی اس بات کو مانتا ہے مگر ہم اپنی اسکولونکے طالبعلمونسے پوچہتے ہین کہ پیارو تمنے زبدۃ الحساب مین کوئی ایسا قاعدہ دیکہا یا یا نہین پڑہا کہ ایک تیان ایک ہوے اور اسے طالبعلمان کالج آپنے بہی کوئی جبر مقابلہ مین ایسا قاعدہ پڑہا ہے کہ جس سے مساوات ذیل حل ہو سکے — ۱+۱+۱=۱

پہر تحریر فرماتے ہین کہ " یہہ بات صرف بیبل پر منحصر ہے - جواب اوّل تو یہہ ہے کہ کوئی بات صرف ایک گواہ کے تصدیق کرنے سے سچی نہین ہوتی جب کہ ایک گروہ کثیر اسکے برعکس پختہ گواہی دیوین اور اگر ایسا ہوتا تو ہماری عدالتوںمین سارے مقدمے سچ سچ ہی ہوتے۔

دوم یہہ کہ جس بیبل کو آپ گواہ بناتے ہین وہ اصل گواہ اسوقت موجود نہین ہے جسم سوم اگر بالفرض اصلی گواہ یعنی اصلی بیبل موجود بہی ہوتی تو صاحب مہتمم نورافشاں کے پاس کوئی ایسی سند نہین ہے کہ جس سے بیبل کے جو معنی وہ ٹہراتے ہین وہی اصلی معنی ہون۔ چہارم ہم یہہ بہی نہین مانتے کہ عیسیٰ نے اپنے کو دونون جہان کا خالق اور

ناک کہا ہو۔ صاحب اخبار نور افشان یوحنا کی انجیل کا حوالہ دیتے ہیں۔ واضح ہو کہ ولایت (انگلستان) میں دریافت سے ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہوا ہے کہ اس انجیل کا لکھنے والا کون تھا۔ اور کس زمانہ میں اور کس مقام پر یہہ لکھی گئی تھی اہل یورپ کا یہہ خیال ہے کہ جب بعض عیسائی عیسیٰ کو خدا سے زیادہ بلکہ برابر خدا کے عزت کرنے لگے اور یہہ اُنہیں سے ابا کیکو کفر کہنے لگے تو کسی شخص نے یہہ کتاب اپنے فرقہ کے اصولونکو ثابت کرنے کے لئے بنائی اور سب انجیلوں سے یوحنا کی انجیل واہیات میں زیادہ شکی دیتر کہی جاتی ہے لوگ خیال کرتے ہیں کہ کسی عیسائی نے جسکی بابت کچھہ معلوم نہیں یہ کتاب بنائی جسمیں کچھہ کچھہ اور انجیلوں سے نکال کچھہ ازاد وایجاد کر لیا الخ (از ہادی حقیقت جلد نمبر ۴ مطبوعہ لاہور ۵ اپریل ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۰۴)

سکرمنٹ ۴

اور مسیح کی آخری باتوں اور کا موں سے جیسے کہ پکڑوائے جانے کی رات بہت اضطراب کے ساتھہ دعا مانگنا اور ایلی ایلی لما سبقتانی پکارنا جسکی معنی یہہ کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا نہایت تعجب ہوتا ہے کہ اگر وہ خدا تھا تو دعا کس سے مانگا کیا۔ اور جبکہ مسیح میں الوہیت اُسیطرح موجود تھی جیسا کہ انسانیت تھی تو خدا نے کب مسیح کو چھوڑ دیا کیونکہ الوہیت تو موجود تھی۔ اور اگر خدا نے چھوڑ دیا تو حضرت عیسیٰ نہ صرف الوہیت سے بلکہ قرب الہی سے بھی جدا ہوئے لیکن استغفر اللہ یہہ سب باتیں حضرت عیسیٰ کے حال کے برخلاف ہیں۔

پھر علماء عیسائی کا روح القدس کی بابت یہ عقیدہ ہے جیسا کہ عقائد نامہ میں لکھا ہے کہ وہ ایک قوت ہے جو کہ باپ اور بیٹے سے نکلتی ہے اور دراصل جیسا کہ باپ ویسا ہی بیٹا ویسا ہی روح القدس۔ یہ تینوں مرتبے میں برابر ہیں۔ اور اسکا مفصل حال کہ کیونکر اور کس سبب سے نکلتی ہے کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

دیکھو میزان الحق چھاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۰۹
فانڈر صاحب نے مفتاح الاسرار مین بہت سی مثالین موجودات مین تثلیث پائے
جانے کی لکھی ہین۔ لیکن وحدہ لاشریک کا عرفان دُنیا کی خس و خاشاک سے
حاصل ہونا محال ہے کہ خداوند کہتا ہے کہ میرے تصور تمہارے تصور نہین اور نہ
تمہاری راہین میری راہین ہین کہ جسقدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسیقدر
میری راہین تمہاری راہوں سے اور میرے تصور تمہارے تصوروں سے بلند ہین
یسعیاہ ۵۵ باب ۸ و ۹
اسی سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گویا خدا کی ذات تین حقیقی نسبتوں سے مرکب ہے
اور یہہ عقیدہ الہامی تعلیم کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ وحدہ لاشریک بذاتِ
خود قائم ہے اور ترکیب اور تجنیس کا محتاج نہین ہے۔
چونکہ ترکیب کے لئے تفریق ضرور ہے یعنی جبتک تفریق نہ تھی ترکیب کیونکر
ہوئی اور آخر کو بقول حکماء سلف مرکب کے لئے فنا بھی لازم ہے پسے جب
پھر تفریق اُسمین عائد ہوئی ترکیب فنا ہوجائیگی اور خدا اُسکے واحد ہیو واہ
ازل سے ابد تک جیسا تھا ویسا ہی ہے اور ہمیشہ تک بنا رہے گا۔
اعجاز قرآن مطبوعہ ۱۸۹۱ء مصنفہ فاضل ریاضی دان بابو رامچندر عیسائی کے
صفحہ ۹۲ مین لکھا ہے کہ بعض یہود و نصاریٰ بد اعتقاد ہوگئے تھے۔ اور عقلی فیصلہ
اُنہون نے یہ کیا تھا کہ فقط ایک خدا کی بندگی کرنی چاہیئے جیسکہ ابراہیمؑ کا
مذہب تھا انتہی۔
علماء عیسائی توریت مین سے بھی بعضی باتونکو تثلیث کی دلیل قرار دیتے ہین
چنانچہ پیدائش ۱ باب ۲۶ مین ہے تب خدا نے کہا کہ ہم آدم کو اپنی صورت
اور اپنی مانند بناوین الخ ۔ یہہ ترجمہ کا طرز ایسا ہے جیسکہ کوئی شخص ہون

وہ سب ملکر ایک کام کرنا چاہین اور آپسمین کہین کہ ہمکو یہ کام کرنے دو اس
طرز کلام کو اردو محاورہ کے بموجب اس طرح پر کہنا چاہیئے اور خدا نے کہا آؤ
ہم بناوین آدمیکو۔ جب انگریزی مترجمون نے اسطرحپر اسکا ترجمہ کیا جس سے
انسان کے پیدا کرنے پر خدا کا مشورہ کرنا اور ملکر کام کرنا نکلتا تہا تب علماء
عیسائی نے کہا کہ اس طرز کلام سے الہیت مین جمعیت وجود کی پائی ہے
اپی فنیس صاحب نے کہا کہ خدا نے یہ کلام صرف اپنے پیدا کیئے ہوئے بیٹے سے
کیا ہے جیسے کہ تمام ایماندار یعنی عیسائی یقین کرتے ہین اور پہر یہہ بات کہی
کہ آدم باپ اور بیٹے اور روح القدس کے ہاتہہ سے بنا۔
مگر جب غور کیا جائے تو یہہ ترجمہ جو انگریزی مترجمون نے اختیار کیا ہے وہ کسیطرح
عبری لفظون سے نہین نکلتا۔ اس مقام پر عبری کے صرف چار لفظ ہین ایک (ویومر)
جسکا ترجمہ ہے (اور حکم کیا) اور اگر بطور حاصل مطلب ترجمہ کیا جاوے تو اسکا
ترجمہ یہہ ہے (اور کہا) دوسرا لفظ ہے (الوہیم) جسکے معنی خدا کے ہین۔
تیسرا لفظ ہے (نغسہ) جسکے معنی ہین بناوین ہم۔ چوتہا لفظ (آدم) کا ہے پس
تحت لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہوا کہ (اور حکم کیا خدا نے بناوین ہم آدم کو)۔ تمام
کتاب پیدائش مین جہان پہلا لفظ آیا ہے اس سے یہہ مراد لی گئی ہے کہ خدا نے
چاہا اس تقدیر پر ترجمہ ان الفاظ کا یہہ ہوتا ہے کہ (اور چاہا خدا نے بناوین
ہم آدم کو) پس ان عبری لفظون سے کسیطرح یہ بات نہین نکلتی کہ آدم کے
بنانے پر خدا نے کسی سے مشورہ کیا ہو یا خدا کے ساتہہ کسی نے ملکر آدم کو بنایا
ہو خصوصًا اس صورت مین کہ اس نے بارہا اس کام کو اپنی ہی او پر موقوف رکہا
ہے یہہ کہتے ہوئے کہ مین خود تنہا عزت اس کام کی کسیکو یسعیا ۴۲ باب ۸ و
۴۸ باب ۱۱۔

باقی رہا لفظ نعسہ کا جو صیغہ جمع متکلم کا ہے اسکا استعمال ہر بڑا شخص اپنے لئے
کرتا ہے خداتعالیٰ نے انسان کی عزت اور اُسکی قدر اور اُسکا مرتبہ جتانے کو
بہت سے مضامین یہان فرمائے ہین جیسے اوسکو اپنی صورت پر بنانا اور
تمام حیوانات پر اوسکو سرداری دینا اسیطرح اپنے آپ کو بھی ایسے لفظ سے
بتایا ہے جس لفظ کا استعمال اس زمانہ کے محاورہ کے موافق جبکہ حضرت
موسیٰ کو وحی دیگئی ایک ذی اقتدار اور عظیم الشان بادشاہ کو زیبا تھا تاکہ
اپنے تئین انسان کا ایسا عظیم الشان پیدا کنندہ ظاہر کرکے زیادہ تر انسانکی
عظمت اور شرافت اور دیگر مخلوقات پر ثابت کرے

اسیطرح کا استعمال بہت دفعہ انسان بھی اپنے لئے کیا کرتے ہین
مگر کبھی کسیکو ایسے متکلم کے وجود ونکی جمعیت کا خیال ہی نہین گزرتا۔ چہ جائیکہ
اوس واحد حقیقی کے اسطرحپر کلام کرنے سے اُسپر وجودونکی جمعیت کا گمان
گزرے جس نے بارہا بتایا کہ مین اکیلا اور نرالا ہون میرا شریک دوسرا کوئی
نہین۔ خداوند خدا اسرائیل کا خدا مبارک ہے جو اکیلا ہے عجائب کام کرتا ہے
(۷۲ زبور ۱۸)

دوسری پیدائش ۳ باب ۲۲ مین ہے اور خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ آدم نیک و بد
کی پہچان مین ہم مین سے ایک کی مانند ہوگیا اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتھ بڑھا
کر اور حیات کے درخت سے بھی کچھہ لیکر کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے۔

اِس آیت مین جو عبری لفظ ہے (کاحدمنو) اِسپر علماء مسیحی نے بہت بحث کی ہے
وہ کہتے ہین کہ ممنو جمع متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے اور اسلئے وہ اِس آیت کا ترجمہ اسطرحپر
کرتے ہین اور خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ آدم نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے
ایک کی مانند ہوگیا الخ اور جبکہ اُنہون نے اِس آیت کا اسطرحپر ترجمہ کیا تو اوسے

اِس آیت سے علاے الہیت مین وجود کی تثلیث ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بلاشبہ کوئی ایسا طرزِ کلام ہنین ہے کہ جسمین کوئی تنہا شخص یہہ کہہ سکے (ہم مین سے ایک) یہہ ایسا طرز کلام ہے جسکے کچھہ معنی ہنین ہوسکتے جبتک کہ اُسمین ایک شخص سے زیادہ شامل نہون۔

لیکن ممنو صیغہ جمع متکلم مع الغیر کا ہنین ہے بلکہ غائب کا صیغہ ہے اور اُسکے معنی ہین (اُسمین سے) اصل مین یہہ لفظ (من ہنو) تہا اور یہہ دو لفظ تھے ایک (من) دوسرا (ہو) اِن دو لفظونکے بیچمین ایک اور نون دو نونکے ملانیکو آیا ہے جیسا کہ عربی زبان مین اسے عبری کے قاعدہ کے مطابق نون وقایہ کا آتا ہے بعد اُسکے (ہی) نون سے بدلی گئی اور (من ننو) ہوگیا اور تین نون ایک کلمہ مین جمع ہوگئے اسلئے پہلا نون میم سے بدلا گیا اور دوسرا نون تیسرے نون مین ادغام ہوگیا اور عبری زبان کے قاعدہ کے مطابق اُسپر داغش یعنے تشدید دی گئی جو علامت ہے حذف یا ادغام کی اور اس طرح پر یہہ لفظ ممنو ہوگیا۔

اب ہمکو اس بات کی سند بیان کرنی چاہئے کہ کس وجہ سے ہم اِس لفظ کو غائب کا صیغہ کہتے ہین۔ اُسکے لئے سند یہہ ہے کہ تمام اربع عسریم مین ممنو کا لفظ جسمین داغش ہو جمع متکلم مع الغیر کے معنون مین ہنین آیا بلکہ غائب کے معنون مین آیا ہے۔ چنانچہ غالبًا تمام مقامات کتاب ہائے اقدس کو جنمین لفظ ممنو کا مع داغش آیا ہے دیکھنا چاہئے کہ اُنمین سے صرف توریت مین استثنا کت اکستٹہ جگہہ یہہ لفظ آیا ہے اور انبیا کے صحیفون مین جہان جہان یہہ لفظ ہے اُنکا شمار علیحدہ ہے غرض تمام عہد عتیق مین جن جگہون مین یہہ لفظ آیا ہے اُسمین تمام مقامات ایسے ہین جنمین کوئی شخص انکار ہنین کرسکتا

کہ یہہ لفظ غائب کا صیغہ نہین ہے صرف تین مقام ایسے ہین جنمین تکرار ہوسکتی ہے مگر بہت سی دلیلین ایسی ہین جنسے ثابت ہوسکتا ہے کہ اُن مقامونمین بھی وہ لفظ غائب کا صیغہ ہے - غور کرنے کا مقام ہے کہ ابھی اس مقام سے پیشتر یہی لفظ متعدد جگہہ آیا ہے اور سبنے بلا اختلاف اُسکے معنی غائب کے لئے ہین - پھر کیا وجہ ہے کہ اسمقام مین اُسکے وہ معنی چھوڑکر دوسرے معنی جمع متکلم مع الغیر کے جو کسی مقام پر نہین لیئے گئے لئے جاوین پس کچھہ شبہہ نہین کہ یہہ لفظ غائب کا صیغہ ہے اور اوسکے معنی (اُسمین سے) کیئے ہین -

ایک دوسرا عبری لفظ (کاحد) کا جو اسی آیت مین ہے اُسکا بھی ذکر کرنا مناسب ہے اُسکا ترجمہ علماء عیسائی نے ایک کیا ہے حالانکہ اُسکا ترجمہ یکہ ہونا چاہیئے جسکو عربی مین وحید کہتے ہین - چنانچہ انقلس نے جو ایک بہت بڑا عالم یہودی زبان کا ہے اُسکا ترجمہ یحیدی کیا ہے بمعنی وحید کے ہے - علاوہ اسکے کتب مقدسہ کے چند مقامون مین اِس لفظ کے یہی معنی آئے ہین جنمین سے دو مقام ہین ایوب ۲۳ باب ۱۳ اغزل الغزلات ۷ باب ۹ - پس اس تمام گفتگو کے بعد اِس آیت کا صحیح ترجمہ جو بالکل عبری الفاظون کے مطابق ہے - اسطرح پر پڑہنا چاہیئے (اور کہا خدا لئے معبود نے اب آدم ہوگیا یکہ) اُنمین سے (یعنے حیوانونمین سے) بسبب جاننے بھلائی اور برائی کے -

اب غور کرو کہ ان الفاظ سے جو اِس آیت مین ہین کسیطرح الہیت مین وجودونکی جمعیت پائی نہین جاتی - تفسیر رشی مین ربی شموئن یہودی عالم نے اسمقام کی تفسیر یون لکھی ہے کہ خدا نے کہا دیکھو وہ یکتا ہے نیچے والون مین جیسا کہ مین یکتا ہون اوپر والون مین اور کیا ہے اُسکی یکتائی جاننا نیک اور بد کا -

تیسرے لفظ الوہیم (پیدائش ۱ باب ۱) یہہ خدا کا اسم ذات نہین بلکہ اسماء صفات مین سے ہے علماء عیسائی اس لفظ سے تثلیث ثابت کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ (برا) فعل واحد ہے اور (الوہیم) اسکا فاعل صیغہ جمع کا ہے اس طرز کلام سے پایا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کو خدا کے وجودونکی تثلیث ظاہر کرنے کا ارادہ تہا چنانچہ یہہ جمع کا اسم وجودونکی جمعیت ظاہر کرتا ہے اور فعل واحد کا اسکے ساتہہ لگانے سے خدا کی یکتائی ظاہر ہوتی ہے یعنے تثلیث مین توحید۔

اس خیال کو تمام اگلے اور حال کے یہودی جو عبری زبان کے محاورے سے بخوبی واقف ہین صحیح نہین جانتے کیونکہ اس مقام سے نہ تثلیث پائی جاتی ہے اور نہ جمعیت وجودونکی ثابت ہوتی ہے الوہیم کے لفظ کا مادہ اِلٰہ ہے بمعنی عبادت مگر یہہ لفظ یہودی زبان مین مستعمل نہین ہے۔ الوہ کا لفظ جو اس سے مشتق ہوا ہے وہ مستعمل ہے اور معبود برحق اور معبود باطل دونون معنون مین اسکا استعمال آیا ہے الوہیم اسی لفظ سے بنا ہے اسکی معنی معبودان کے ہین اور اسکا بھی استعمال معبود برحق اور معبودان باطل دونو پر آتا ہے چنانچہ الوہ بمعنی معبود باطل۔ دانیال ۱۱ باب ۳۷ و ۳۸ زبور ۲ تواریخ ۳۲ باب ۱۵۔ حیقوق ۱ باب ۱۱ ایوب ۱۲ باب ۶ اور بمعنی معبود برحق نحمیا ۹ باب ۱۷ علاوہ اسکے یہہ لفظ یعنے الوہیم بادشاہون اور قاضیون اور سردارون اور فرشتونکے معنی مین بہی آیا ہے جمعیت کے معنی اس لفظ مین لازمی نہین ہین چنانچہ خروج ۴ باب اور ۷ باب ۱ مین خدا نے حضرت موسیٰ کو کہا کہ مین نے تجھے فرعون کے لئے الوہیم بنایا اور یہہ بہی کہا کہ تو ہارون کے لئے الوہیم ہوگا انتہی۔ ان آیتون سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہہ لفظ اکیلے حضرت موسیٰ پر بولا گیا جنمین کسیطرح نہ تثلیث کی نہ جمعیت کے معنی ہین ؛

ایلوہیم دیکھنا چاہیئے کہ عبری زبان کے محاورے مین اِس لفظ کا استعمال
واحد اور جمع پر کیونکر آتا ہے سو ہم کتب مقدسہ پر غور کرنے سے پاتے ہین کہ اکثر
اس لفظ کا استعمال جمعیت کے معنی مین معبودان باطل پر ہوا ہے اور بادشاہون
پاسبردارون یا قاضیون یا فرشتون پر اکثر بمعنی جمعیت اور کبہی بمعنی وحدت اور
معبود برحق پر ہمیشہ بمعنی واحد حقیقی استعمال ہوا ہے پس بموجب اِس استعمال کے
ثابت ہوا کہ اس مقام پر جو الوہیم کا لفظ معبود برحق کے معنون مین آیا ہے صرف
وحدت حقیقی اس سے مراد ہے اور کسیطرح معنی جمعیت کے اسمین نہین ہین۔
پس جمعیت وجودونکی اِس لفظ سے ثابت نہین ہوتی ؛
پہر یہہ کہ اگر ذاتِ واحد حقیقی کا عرفان تثلیث کے تہہ لازم ہوتا تو اللہ رب العالمین
اسیطرح تثلیث کو بہی صاف صاف جسطرح اپنی وحدانیت کو اُس نے بار بار جتاد یا
ظاہر کردیتا تاکہ حضرت موسیٰ کہہ بہی تعلیم یہودیونکو دیتے۔ مگر کبہی حضرت موسیٰ کو
اس عقیدۂ تثلیث سے اطلاع تک نہ ہوئی اور اس سے وہ سب باتین
جو لکھی ہین کہ ابراہیم نے میرے دن دیکھے وغیرہ (یوحنا ۸ باب ۵۶) بالکل
بناوٹ معلوم ہوگئین کیونکہ حضرت ابراہیم کو تثلیث کے نام تک سے خبر نہتہی
اور نہ صرف حضرت ابراہیم بلکہ وہ تمام انبیا بنی اسرائیل جنکا شمار ہزارون سے
زیادہ تہا اونمین سے کوئی کبہی تثلیث سے واقف نہ تہا کیا خدا نے اُنکو کامل
عرفان نہ بخشا تہا تو اونمین سے جنکا کلام توریت مین شامل ہے وہ الہامی کیونکر
سمجہا جاتا ہے پہر یہہ کہ یہوواہ جو خدا کا اسم ذات ہے اسمین تثلیث کا ذکر
تک نہین ہے۔ اگر ذات الٰہی مین تثلیث ہوتی تو ضرور تہا کہ اسم ذات سے اُسکا
ثبوت ہوتا حالانکہ وہان اشارہ تک نہین ہے۔
پہر یہہ کہ خدا نے حضرت موسیٰ کو جو الوہیم کہا اگر اس سے وجودونکی جمعیت مراد ہوتی

حضرت موسیٰ کا رتبہ حضرت عیسیٰ سے زیادہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ حضرت عیسیٰ کو
تو صرف بیٹے کا رتبہ حاصل تہا اور حضرت موسیٰ کو باپ اور بیٹا اور روح القدس
تینوں کا رتبہ حاصل تہا اور نہ صرف حضرت موسیٰ بلکہ اُن سب قاضیوں اور
مقتیونکو بہی جو الوہیم کہلائے کیونکہ بموجب عقیدہ عیسائی اگرچہ باپ اور بیٹا اور
روح القدس تینوں ایک ذات واحد خدا ہے۔ لیکن یہہ بہی ثابت ہے کہ باپ
بیٹا نہین ہے (متی ۲۷ باپ ۴۶) اور بیٹا روح القدس نہین ہے (یوحنا ۱۶
باب ۷) اگر ایسا ہوتا تو تثلیث کا شمار کیونکر پورا ہوتا۔ کوئی عیسائی عالم
باپکو بیٹا اور بیٹے کو روح القدس نہین کہہ سکتا تینوں اقنوموں کے جُدا جُدا
مخصوص نام ہین اور ایک کا نام دوسرے پر نہین پکارا جاتا۔ ایک اور عجیب
بات یہہ ہے کہ پیدائش ۱ باب ۲ مین ہے کہ روح خدا کی پانی پر جنبش کرتی
تہی انتہی۔ یہان خدا لفظ الوہیم کا ترجمہ ہے یعنے روح الوہیم پس اگر الوہیم کے
لفظ مین وجود دون کی جمعیت یعنے تثلیث ثابت ہے تو تثلیث مین یہی تین
نام ہین یعنے باپ اور بیٹا اور روح القدس اور آیت مین ہے کہ روح
الوہیم پس باپ اور بیٹا اور روح القدس سے مراد تو الوہیم کو سمجھنا چاہیئے
اب یہہ دوسرا روح القدس کہان سے آگیا جو فرمایا کہ روح الوہیم کیونکہ
روح کا لفظ مضاف ہے الوہیم کی طرف اور مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کے
سوا ہوتا ہے۔

اب سنو الوہیم یعنی جمع واسطے معبودان باطل کے استثنا ۱۳ باب ۱۷
اور ۲۳ باب ۲۹ قاضیون ۵ باب ۸ اور ۱۰ باب ۱۴۔ اول سلاطین
۹ باب ۲ اور ۲ سلاطین ۱۹ باب ۱۸ اول تواریخ ۵ باب ۲۵ اور ۲ تواریخ
۱۳ باب ۹ اور ۲۵ باب ۱۴ اور ۹۷ زبور ۷ اور ۱۳۶ زبور ۲ یرمیاہ ۵ باب ۷

اور ۱۱ باب ۱۲ اور ۱۶ آیا ب ۲۰
الوہیم یعنی بادشاہان و سرداران و قاضیان خروج ۲۲ باب ۲۸ استثنا ۱۰ باب ۱۷ اور ۸۲ زبور آ اور ۱۳۸ ا زبور آ پیدائش ۶ باب ۲ و ۴ خروج ۲ باب ۶ اور ۲۲ باب ۸ و ۹
الوہیم یعنی فرشتگان اول سموئیل ۴ باب ۸ اور ۲۸ باب ۱۳ اور ۲ سموئیل ۷ باب ۲۳ اور ۸۲ زبور ۶ اور ۸ زبور ۵
الوہیم یعنی خدائے واحدِ حقیقی پیدائش آ باب آ اول سلاطین ۸ ا باب ۲۳ و ۳۹

شادی

چونکہ کلیسیا مسیح کی زوجہ اور مسیح کلیسیا کا شوہر ہے ۲ قرنتیون کا ۱۱ باب ۲ افسیون کا ۵ باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۵ تو زوجہ وہی پارسا گنی جاتی ہے جو ایک شوہر کی ہو اور جس نے دو تین شوہر کیئے وہ تو فاحشہ کہلائیگی پس یہہ حال تثلیث کے معتقدون کا ہے۔
اسلامی فرقون مین بھی ایک فرقہ مشہور ہے جسے نصیری کہتے ہین (آتش) دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہوگیا۔ اُس فرقہ کے لوگ حضرت علیؑ کو خدا کہتے ہین جسطرح نصارا حضرتِ عیسیٰ کو پس نصارا کہ نصیری کے ساتھہ ایک راس ہین اون دونون یعنی نصارا اور نصیری کا عقیدے کی موافقت مین جوڑا ہے۔
لوقا ۲۴ باب ۳۹ مین ہے کہ مسیح نے حواریون سے جبکہ وہ پھر زندہ ہونے مین مسیح کے شک کرتے تھے فرمایا میرے ہات اور پاؤن کو دیکھو کہ روح کو جسم اور ہڈی نہین جیسا مجھہ مین دیکھتے ہو انتہیٰ یعنی کوئی بھوت یا آسیب نہین ہے صرف مین ہی ہون فقط اِس سے بھی حضرت عیسیٰؑ کی انسانیت محض معلوم ہوتی ہے کیونکہ خدا روح ہے (یوحنا ۴ باب ۲۴) اور روح مین جسم اور ہڈی نہین ہوتی

یعنی جسم اور خون سے مراد انجیلی محاورہ میں انسانیت محض ہے بلکہ بعض جگہہ
جسم اور خون صرف خواہش نفسانی سے مراد ہے متی ۱۶ باب ۱۷۔ افسیوں کا
۶ باب ۱۲۔ پھر یہہ کہ اول قرنتیوں کے ۱۵ باب ۵۰ مین لکھا ہے کہ جسم اور خون خدا
کی بادشاہت کے وارث نہین ہو سکتی انتہی یعنے نہ ایماندار ہو سکتے ہین اور نہ
بہشت مین جانے پائینگے۔ لیکن یہہ ایک لطیفہ ثبوت انسانیت محض مسیح
کے بیان مین ہے ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح نے اپنے ہاتہہ پاؤن دکہا کر آپکو
محض جسمانی کہ جس سے مراد صرف گناہ ہے ثابت کیا ہو۔

کلیسیا

عیسائی علماء اسبات کا عقیدہ رکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰؑ جو کہ تثلیث مین سے
ایک اقنوم ہے اس ایک اقنوم مین بہی تین مرتبے شامل ہین یعنے نبی اور بادشاہ
اور سردار کاہن اور یہہ تینون مرتبے حضرت عیسیٰؑ مین ہین۔ دیکہو تعلیم الایمان
چھاپہ لدہیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۳۹۔ ۱۴۲ اور دینی اور دنیوی تاریخ صفحہ ۲۶۲ مین
بہی نبوت اور سلطنت اور کہانت کا عہدہ رکہنا لکہا ہے اور اسیطرح دینی اور دنیوی
تاریخ صفحہ ۶ مین بہی ہے۔
لیکن جسطرح تثلیث مین صرف ذات واحد الٰہی کے سوا دوسرے اور تیسرے اقنوم کا
پتہ نہین اسیطرح حضرت عیسیٰؑ مین سوا ایک مرتبہ نبوت کے دوسرے اور تیسرے
مرتبے کا ثبوت نہین ہے۔ چنانچہ یوحنا ۱۸ باب ۳۶ مین یسوع نے جواب دیا
کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین اگر میری بادشاہت اس جہان کی ہوتی
تو میرے نوکر لڑائی کرتے انتہی یعنے میرے پاس جنگ کرنے کے لائق فوج
نہین اسلئے مین بادشاہ نہین ہون اور متی ۸ باب ۲۰ مین مسیح نے فرمایا کہ

چرواہوں کے بسیرے اور لومڑیوں کو ماندیں ہیں مگر ابن آدم کو سر رکھنے کی جگہ نہیں انتہی اور کاہن کے عہدہ پر مقرر ہونا تمام اناجیل اور حالات مسیح سے ظاہر ہے صرف عیسائی عقیدے میں یہہ ایک خیالی مضمون ہے کہ بادشاہ اسلئے کہ اُسکی بادشاہت روحانی اور ابدی ہے اور سردار کاہن اسلئے کہ مصلوب ہوکر قربانی گذرانا۔ دیکھو عبرانیوں کا ۵ باب اور خاصکر اُسکا ۲ اور ۳ آیت اور ۷ باب وغیرہ غرض یہہ کہ حضرت عیسیٰ کی صرف مرتبۂ نبوت کا ثبوت قرار واقعی ہے چنانچہ مسیح نے جب ایک بیوہ کی لڑکے کو زندہ کیا تو سب ڈر گئے اور خدا کی تعریف کرکے بولے کہ بڑا نبی ہم میں اُٹھا لوقا ۷ باب ۱۱-۱۶ اور جب اُن پانچہزار آدمیوں نے جنکو مسیح نے پانچ روٹیوں سے کھلایا یہہ معجزہ دیکھا تو کہا فی الحقیقت وہ نبی جو جہان میں آنے والا تھا یہی ہے انتہی اِس سے ظاہر ہے کہ اُسوقت کے لوگ بھی حضرت عیسیٰ کے مرتبے نبوت کے ساتھہ ظاہر ہونیکے منتظر تھے نہ الوہیت کے ساتھہ یوحنا ۶ باب ۱۴۔ اور اسیطرح اُس اندھے نے جسکی مسیح نے آنکھیں کھولی تھیں پوچھنے والوںکو جواب دیا کہ وہ ایک نبی ہے یوحنا ۹ باب ۱۷۔ اور مسیح نے آپ اپنے کو نبی کہا کہ نہیں ہوسکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہو انتہی لوقا ۱۳ باب ۳۳ لیکن یہہ بات کہ کسی نبی کا مزار یروسلم کے باہر نہیں کچھہ ضروری نہیں کیونکہ یوسفؑ مصر میں مدفون ہوئے اور حضرت موسیٰؑ سر زمین مواب میں استثنا ۳۴ باب ۵۔ اور حضرت آدمؑ جب عدن سے نکلے تو یروسلم میں نہیں گئے تھے اور حضرت نوحؑ اور حضرت شیثؑ اور حضرت ایوبؑ یہہ سب یروسلم سے باہر تھے اگر کوئی کہے کہ قریب دو سو برس کے بعد حضرت یوسفؑ کی ہڈیاں حضرت موسیٰؑ مصر سے لے آئے تھے دیکھو پیدائش ۵۰ باب ۲۶ اور خروج ۱۳ باب ۱۹۔ اِسکا جواب یہہ ہے کہ یہان حضرت عیسیٰؑ کا قول صرف یروسلم میں انبیاء کی موت سے علاقہ رکھتا ہے ورنہ حضرت عیسیٰؑ تو بعقیدۂ عیسائیان

صرف تین ہی دن یروشلم میں ... رہے اور پھر آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت یوسف قریب دوسو برس مصر مین مدفون رہے (ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰) اور حضرت حزقیل نبی بابل مین شہید ہوئے تھے اور سام بن نوح کی قبر مین مدفون ہوئے اور حضرت دانیال نے بابل مین وفات پائی اور حضرت یرمیاہ مصر مین مقتول و مدفون ہوئے اور عرصہ دراز کے بعد سکندر نے سکندریہ مین لیجا کر دفن کیا تھا اور عزرا کاہن کنارہ دجلہ پر مدفون ہین دیکھو سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگھ اور پادری والش صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء صفحہ ۷۶ سوال ۲۱۰ و ۲۱۱ وصفحہ ۷۰ سوال ۲۱۵ وصفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵ وصفحہ ۴۳ سوال ۲۰۳ وصفحہ ۲۸ سوال ۱۱۷ اور بابل کی اسیری مین ستر برس کے عرصہ تک جتنے انبیا بنی اسرائیل نے وفات پائی سب یروشلم کے باہر مدفون ہوئے اور تواریخ نادرہ جغرافیہ ملک اودہ چھاپہ لکھنو سٹیم منشی نولکشور ۱۸۶۷ء صفحہ ۹۳ بیان فیض آباد مین جو کہ لکھنؤ کے کمشنر صاحب کے واسطے تصنیف کی گئی لکھا ہے کہ فیض آباد کے قریب دو بڑی قبرین ہین طول انکا سات سات ہاتھ آٹھ آٹھ گز سے کم نہو گا عوام اونکو حضرت شیث اور حضرت نوح سے منسوب کرتے ہین اور حضرت عیسیٰ کے حواریون مین سے جنکا رتبہ انبیا و رسالت سے زیادہ سمجھا جاتا ہے ۲ پطرس ۳ باب ۱۹ امثال ۱۱ باب ۹-۱۱ اول قرنتیوں ۱۲ باب ۲۹

اور میزان الحق چھاپہ الہ آباد ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۹۳ مین لکھا ہے قولہ اور سب پیغمبرونکی بنسبت حواریونکی رسالت کا مرتبہ بھی اعلیٰ ہے انتہی

انمین سے پاؤلس ساول روم مین شہید ہوئے اور پطرس بھی روم مین صلیب پر کھینچے گئے اور لوقا یونان مین اور متی حبش مین اور مرقس اسکندریہ مین اور یوحنا شہر افسس مین اور یہوداہ فارس مین مجوسیونکے ہاتھ سے مارا گیا از مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۴۰ - ۱۴۵

اور حواریون بہی حضرت عیسیٰ کو مثل نبی جانتے تہے چنانچہ لوقا ۲۴ باب ۱۹ مین مصلوبی کے بعد کا بیان ہے کہ دو شاگردون نے کہا یسوع ناصری کے ماجرے جو نبی تہا الخ یعنے مصلوبیکے بعد تک بہی حواریون مین مسیح کے صرف نبی ہونے کا عقیدہ تہا۔

مرقس ۶ باب ۴ مین مسیح نے اپنی بابت فرمایا کہ نبی بے عزت ہنین مگر اپنے وطن مین اور اسیطرح متی ۱۳ باب ۵۷ اور لوقا ۴ باب ۲۴ اور یوحنا ۴ باب ۴۴ مین بہی ہے۔

اب چارون انجیلون مین جو حضرت عیسیٰ کے نبی ہونے کی بابت بیان ہے تو اس سے یہہ ظاہر ہوا کہ نہ خدا کی ذات واحد مین تین اقنوم کا ہونا ثابت ہے اور نہ اس ایک اقنوم مین جو کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کی طرف عقیدہ رکہتے ہین۔ تین مرتبون یعنی بادشاہی وکہانت ونبوت کا جمع ہونا ثابت ہے بلکہ جسطرح خدا کی ذات واحد مطلق ہے اسیطرح حضرت عیسیٰ مین بہی صرف نبوت کے مرتبہ کا اطلاق ہے یہہ وہ راہ ہے جسکی تین شاخین ہوتی ہین ایک سیدہی راہ اور دو داہنی اور بائین طرف مین اگر سیدہی راہ پر کوئی چلنا چاہے تو تنگ ہے۔ یہہ راہ اور تہوڑی ہین جو اسمین داخل ہوتی ہین کیونکہ یہہ راہ چلنے والونکو بہشت تک پہنچاتی ہے اور اگر داہنے یا بائین طرف کی راہ پر کوئی مڑے تو کشادہ ہے وہ راہ اور بہت ہین جو اسمین داخل ہوتے ہین کیونکہ وہ راہ چلنے والونکو دوزخ تک پہنچاتی ہے جیسا کہ استثنا کے ۵ باب ۳۲ و ۳۳ مین لکہا ہے تم بالکل اسی راہ پر جو خداوند تمہارے خدا نے تمہین فرمائی (استثنا ۲ باب ۴ - ۹) چلو چلو اور داہنی یا بائین کو نہ مڑو انتہی - پس اسلامی عقیدہ کے بموجب ایک

رسالت اور خدا کی وحدانیت کا تو عیسائی علماء کو بھی ہر طرح اقرار ہے۔ اب عیسائی عقیدے بموجب تثلیث اور مسیح کی الوہیت کا ثبوت اسیطرح جیسے کہ اہل اسلام بھی اقرار کریں عیسائی علماء کے ذمہ ہے اور یہی بات اگر پسند آئی تو حجت تمام ہونے کے لئے کافی ہے۔

کلیسیا ۸

کہ جسمین دو سکرمنٹ اور ایک منادی ہے

سکرمنٹ ا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَلَّشَانُهٗ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

(سورۂ نساء رکوع ۲۲) اور نہین مارا اُسکو اور نہ صلیب دی اُسکو ولیکن شبہ ڈالا گیا واسطے اون کے۔

علماء عیسائی بالکل اِسکا عقیدہ رکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پائی اور تین دن قبر مین رہکر پھر جی اُٹھے اور کئی بار حواریونکو دکھائی دیئے۔

ا لیکن سب انجیلون کے پچھلے باب پڑھنے سے ثابت ہے کہ سوا گیارہ حواریون کے اور کسی نے مسیح کو پھر جی اُٹھا ہوا نہین دیکھا۔ چنانچہ اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین لکھا ہے کہ اُسکو (یعنے مسیح کو) خدا نے تیسرے دن اُٹھایا اور ظاہر کر دکھایا ساری قوم پر نہین بلکہ اُن گواہونپر کہ آگے سے خدا کے چنے ہوئے تھے یعنے ہم پر انتہی اور اعمال ۱۳ باب ۳۱ سے بھی ظاہر ہے کہ اُنہین حواریونکے سوا اور کسی نے نہین دیکھا اور اسیطرح مرقس ۱۶ باب ۱۴ مین بھی گیارہ حواریون کا جنہون نے یہہ ماجرا دیکھا ذکر ہے

لیکن اول قرنتیونکے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول فرماتے ہین کہ بارہون کو دکھائی
دیا اور ظاہر ہے کہ اُسوقت بارہ حواری کہان تھے وہ بارہ ہوا ہی تو مسیح کے آسمان پر
چڑھ جانے کے بعد مقرر ہوا تھا تب تو چٹھی ڈالنے کی نوبت آئی ہنین تو زبانی سیمھ سے
پوچھہ لیتے اعمال ۱ باب

بعد اسکے اول قرنتیونکو ۱۵ باب ۶ مین پلوس رسول فرماتے ہین کہ پانسو بھائیو
زیادہ تھے جنہین وہ ایکبارہ دکھائی دیا تھی۔ اس پانسونے اُن باتون کو
بھی جو اناجیل مین مسیح کے دکھائی دینے کی بابت لکھی ہین بالکل ثابت کر دیا
۔ انجیلو مین تو گیارہ کے سوا بارہ تک کا ذکر ہنین ہے کہ جنہون نے مسیح کو
دیکھا مگر پلوس نے نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹھہ بلکہ پانسو سے زیادہ کا ایکبار گے
شمار لکھدیا اگرچہ پانسو تو کیا دو سو شاگرد بھی مسیح کے سب نہ تھے اعمال ۱ باب
اور چونکہ انجیلو مین اسکا ذکر ہنین ہے اسلئے پلوس رسول کو اتنا فقرہ اور بڑھانا
پڑا کہ اکثر اُنمین سے ابتک جیتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکھنے والو نسے سُنکر پلوس
نے یہہ بات لکھی مگر متی و یوحنا اور پطرس وغیرہ وہ انجیلوں اور چند نامجات
مشہورہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو
مین نہ تھے جو اپنی تصنیفو نمین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنمین نہ تھے تو اور کہانسے
آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہوگئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے بقول علماے
عیسائی انہین پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی انجیلین لکھین اور
اعمال کی کتاب اُنہون نے بھی بارہ تک کا ذکر ہنین کیا چہ جائے اُنکہ پانسو
سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی پلوس ہی سے دریافت کر کے
مسیح کا حال لکھا اور تو بھی صرف گیارہ حواریون کے سوا کسی نے بھی بارہ تک
کا نام ہنین لکھا ہے اور وہی لوقا کتاب اعمال مین پطرس کا قول ۱۰ باب ۴۱ و ۴۲

مین اور پلوس کا قول ۱۳ اباب ۳۱ مین لکھتا ہے کہ سوا حواریونکے جو کہ صرف گیارہ تھے اور کسی نے مسیح کو جی اُٹھا ہوا ہنین دیکھا اِس سے یہ ساری بناؤ مین مصلوبی مسیح اور پہر جی اُٹھنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اُٹھنا ثابت ہنین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگئی کیونکہ حضرت عیسیٰ آسمانپر زندہ موجود ہین اِسکے سوا جبکہ جی اُٹھا ہو دیکھنے والے پانسو ہوتے گواہ ہوگئے تو مصلوبی جبکی وقوع سے پیشتر ہی شاگرد بہاگ گئے تھے کیونکر صحیح ٹہر سکتی ہے اور یہہ جو لکھا ہے کہ یوحنا سے زیادہ مسیح کے شاگرد ہوئے تھے (یوحنا ۴ باب ۱) تو وہان کچھ شمار نہین لکھا ہے اور اسکے سوا بہت شاگرد برگشتہ بھی ہوگئے تھے حضرت عیسیٰ کے سامنے ہی (یوحنا ۶ باب ۶۶) اور اعمال ۱ باب ۱۵ مین جو شمار شاگردونکا لکھا ہے یہہ مسیح کے عروج کے بعد کا ذکر ہے اس لئے اُس شمار سے ہرگز زیادہ نہ تھے۔

پھر یہہ کہ تہوما جو مسیح کے اور رسولوں پر ظاہر ہونے کے وقت حاضر تہا اُس کو مین اسقدر کم اعتقاد تہا کہ اُس نے اِس مقدمہ مین اور شاگردونکی گواہی بہی نہ مانی اور کہا کہ جبتک مین آپ اُسے نہ دیکھون اور نہ ٹٹولون تب تک یقین نہ کرونگا یوحنا ۲۰ باب ۲۴ و ۲۵ پس جبکہ تہوما نے اپنے ساتھی رسولون کو سچا نہ جانا تو اِس زمانہ کے لوگ کب سے مان لینا چاہیئے جبتک اُسے اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیں۔

ولادت یہودی یوسیفس مورخ ۳۷ء مین ہوئی اُسکی کتاب مین جناب مسیح کی نسبت یہہ فقرہ مرقوم ہے کہ جناب مسیح ایک دانشمند آدمی تھے اُنسے معجزات اور خرق عادات ظہور مین آئے وہ مصلوب ہوکر مدفون ہوئے اور پہر تیسرے دن سے زندہ ہوکر آسمانپر تشریف لیگئے انتہی۔ ڈاکٹر ہاسلم نامی عالم و فاضل

اپنی کتاب لیٹرس ٹو دی کلرجی کے صفحہ ۲ حظ ۱۹ مین لکھتے ہین کہ جب مورخ مذکور کی کتاب مین یہہ فقرہ زمانہ کے لوگونکی نظر سے گزرا تو اُنکو اسمین شبہہ ہوا کہ یہہ مورخ مذکور کا کلام ہے کیونکہ مورخ مذکور یہودی تہا اور یہودی حضرت مسیح مصلوب کے جانی دشمن ہین پس کسطرح وہ باوجود یہودی ہونے کے جناب مسیحؑ کی نسبت ایسی شہادت جو اوسکے مذہب کے خلاف اور برابر یہودیونکے باعث شکست ہو لکہہ سکتا تہا۔ بعد تحقیق معلوم ہوا کہ مورخ مذکور نے وہ فقرہ ہرگز نہ لکھا تہا بلکہ پادریون نے اپنے مذہب کی تائید کے لئے یہہ فقرہ بڑہا دیا ہے لہذا محققین نے اسبات کا پادریونپر الزام لگایا اول تو پادری صاحبون نے انکار کیا مگر آخر مین چونکہ محققین کے دلائل قوی تہی عاجز ہوکر اقرار کیا کہ ہم نے یہہ فقرہ مورخ مذکور کی کتاب مین لوگونکو اعتقاد دلانے کے لئے الحاق کر دیا ہے۔ ڈاکٹر لارڈ نر۔ بشپ واربرٹن۔ ویانڈل۔ کلرک وغیرہ نے جو دین مسیحی کے معاون و مددگار ہین اسے تسلیم کیا ہے کہ بیشک یہہ فقرہ مورخ مذکور کے کتاب مین نتہا بلکہ پادریون نے پیچہے سے الحاق کر دیا ہے۔

۴ یوحنا ۲۰ باب ۱۴ مین لکھا ہے کہ مریم مگدلینی نے مسیحؑ کی مصلوبی کے تیسرے دن مسیح کو کہڑے دیکھا پر نہ پہچانا کہ وہ یسوع ہے انتہی اور اسمین بھی بہت اختلاف ہے مثلاً لوقا ۲۴ باب ۴ و ۵ و ۶ مین لکھا ہے کہ مریم مگدلینی نے فرشتون سے یسوع کے جی اُٹھنے کا حال سنکر شاگردونکو خبر دی تہی اور یوحنا ۲۰ باب ۱ و ۲ و ۱۴ سے ظاہر ہے کہ مریم مگدلینی کو خود مسیحؑ کے جی اُٹھنے کی خبر نہ تہی بلکہ جبتک یسوع کو نہین دیکہا تہا وہ جانتے تہے کہ یسوع کی لاش کوئی اور اُٹھا لیگیا ہے اور جب یسوع کو دیکہا تب بہی اُسے نہ پہچانا بلکہ سمجہی کہ کوئی باغبان ہے فقط اور اسمین بہی اختلاف ہے۔ مرقس ۱۶ باب ۹ مین ہے کہ یسوع قبر سے جی اُٹہنے کے بعد پہلے مریم

مریم مگدلینی کو دکھائی دیا اور لوقا ۲۴ باب ۱۳ و ۳۴ سے معلوم ہوتا ہے
کہ دو مردونکو پہلے یا شمعون کو پہلے دکھائی دیا متی ۲۸ باب ۹ مین ہے مریم
نے یسوع کو دیکھکر اُسکے قدم پکڑے اور یوحنا ۲۰ باب ۱۷ مین ہے کہ یسوع نے
کہا مجھکو مت چھو کیونکہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا ۔
پھر یوحنا ۲۰ باب ۱۲ مین ہے کہ مریم نے دو فرشتے یسوع کی قبر مین بیٹھے دیکھے
اور لوقا ۲۴ باب ۴ مین ہے کہ دو شخص اپنے پاس کھڑے دیکھے اور مرقس ۱۶
باب ۵ مین ہے کہ ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے ہوئے قبر مین بیٹھے دیکھا اور
متی ۲۸ باب ۲ مین ہے کہ ایک فرشتے کو قبر کے باہر پتھر پر بیٹھے دیکھا ۔ اب دیکھئے
کہ ایک بات چار انجیلون مین چار طرح پر لکھی ہے ۔

۳ پھر یہہ جو لکھا ہے کہ عورتین خوشبوئیان لیکر یسوع کی لاش پر تیسرے دن
لگانے آئین مرقس ۱۶ باب لوقا ۲۴ باب یہہ سراسر غلط ظاہر ہے کیونکہ ساٹھہ
رومی سپاہیونکا پہرہ قبر پر بیٹھا ہوا تھا اور اسکے سوا قبر کے منھہ پر ایک بڑا پتھر
رکھا اور اُسپر مہر کی تھی ۔ متی ۲۷ باب ۶۰ و ۶۶ اور رومن تفسیر اسکا مصاحب متی ۲۸
باب ۱۵ آیت پر صفحہ ۲۲۲ ۔ ایسے حال مین یہہ عورتین کیونکر امید رکھتی تھین
کہ لاش پر عطر لگانے پائینگی کیا وہ ایسی بیعقل تھین اور رومی فوج مین یہہ قانون
تھا کہ جو کوئی سپاہی اپنے پہرہ پر سو جائے تو قتل کیا جائے رومن تفسیر
اسکا مصاحب متی ۲۸ باب ۱۴ آیت پر پھر اگر کوئی یہہ سمجھے کہ اُنہین مسیح کے
جی اُٹھنے کا یقین تھا تو یہہ بات ہرگز کسی انجیل سے ثابت نہین ہے اور
مرقس ۱۶ باب ۳ مین جو لکھا ہے اور آپسمین (یہہ عورتین) کہنے لگین کہ ہمارے لئے اس
پتھر کو قبر کے دروازے پر سے کون ڈھلکا دیگا انتہی اس سے یہہ شبہہ
بالکل رفع ہو سکتا ہے یعنے اگر اُنہین یقین ہوتا کہ یسوع زندہ ہو گیا تو پھر

ڈہلکانیکی بابت فکرمند ہونیکا کیا سبب تہا بلکہ قبر پر جانا کیا ضرور تہا کیونکہ زندہ ہونے
کی بعد یسوع کو پہر قبر سے کیا علاقہ تہا چنانچہ لوقا ۲۴ باب ۲ — ۱۱ اور خاصکر
یوحنا ۲۰ باب ۲ کو دیکہا چاہیے اور متی ۲۷ باب ۶۳ اور ۱۲ باب ۴۰ مین
جو مسیح کا قول لکہا ہے کہ مین تین دن زمین کے نیچے رہونگا اسکے اس سے شاید
مراد یہہ ہے کہ مسیح نے تین برس زمین پر نبوت کا کام کیا تہا پہر آسمان پر اوٹہا لئے
گئے کیونکہ صرف دو رات اور ایکدن مسیح انجیل کے بموجب قبر مین رہے تہے
کیونکہ نبیونکا ایک دن ایک سال سے مراد ہے دیکہو حزقیل ۴ باب ۶ تعلیم الایمان
مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ ١٨٦٩ء صفحہ ١٣ مین جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب
نے تصنیف کیا اور ١٨٣٠ء مین چہپی لکہا ہے کہ اکثر عالمون نے کلام الہی کی
تفسیر مین ایک دن کو ایک برس تصور کیا ہے اور قدیم یہودی اور سب مسیحی
عالم بہی اسے شمار مین متفق ہین انتہے

پہر مسیح کی مصلوبیکے وقت کا بہی کچہہ ٹہکانا نہین ہے مرقس ۱۵ باب ۲۵ مین لکہا ہے
کہ تیسرا گہنٹا یعنے نو بجے اور یوحنا ۱۹ باب ۱۴ مین ہے کہ ۶ بجے یعنے صبح کے
وقت صلیب دے ایک کتاب سیلس زاالیسٹس کرونالاجیکا مین جوکہ لاطینی ہے
اوسکے ۸ باب صفحہ ۲۰۹ مین لکہا ہے کہ اسطرح انہون سے ستدا (یعنے مریم)
کے بیٹے سے کیا کہ اونہون نے آدمیونکو دوسرے کہرے مین چہپا کر کہڑا کیا اور سیر
گواہی دین اور فصح کے دن شام کیوقت اونہون نے اوسے صلیب پر لٹکایا
اور متی سے معلوم ہوتا ہے کہ عید فصح کی وقت یعنے پہر دن چڑہی کی بعد جو برہ
ذبح کرنے کا وقت تہا صلیب پر کہینچا کیونکہ دوپہر سے لیکر تیسرے پہر تک سارے
زمین پر اندہیرا چہا گیا تہا متی ۲۷ باب ۴۵ مگر یہہ اندہیرا چہا گیا جو لکہا ہے
شاید اوسدن کچہہ ابر آگیا ہوا ور یہہ جو لکہا ہے کہ قبرین کہل گئین اور مردے

جی اوٹھے اُسکا بالکل اعتبار نہین کیونکہ اسکا کوئی سبب نہین ہے اور اگر ایسا ہوتا تو حضرت عیسیٰ کی قبر پر پہرہ نہ بٹھایا جاتا یہہ سمجھہ کر کہ جسنے مردونکو قبر سے زندہ نکالا وہ آپ سپاہیونکی حفاظت سے کب قبر مین رہیگا مگر پہرہ تو صرف اسلئے تہا تا کہ کوئی لاش کو چُرا نہ لیجائے جیسا کہ عیسائی مسیح کا پہر زندہ ہونا سمجھتے ہین یہہ دیو مین اُس مصلوب کی لاش چوری ہوجاتا مشہور رہے متی ۲۸ باب ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اور اگر مصلوب کی وقت یہہ معجزے ظاہر ہوئے ہوتے تو یہودی فوراً معلوم کرلیتے کہ یہہ مسیح موعود ہے

اور شاگرد تو مسیح کی گرفتاری کے وقت سب بہاگ گئی تہے یہہ دیکہا کسنے کہ زمین کانپی اور پتہر ترک گئی اور لاشین قبر و نسے جی اوٹہہ کر نکل آئین اور اندہیرا چہا گیا وغیرہ اگر انجیل یوحنا کی بموجب یوحنا اوسوقت حاضر تہا تو یوحنا نے ان باتونکا مطلق ذکر نہین لکہا ہے اور متے نے جو حاضر نہ تہا یہہ سب عجائبات کہانسے دیکہی — اسکی بابت پاینیر اخبار انگریزی مطبوعہ جون و جولائے ۱۸۷۵ع مین سے کسی ایک مین ایک عیسائی عالم کا قول مینے دیکہا ڈہونڈا قولہ ایک اور ایسا ہی مضمون ہے جسے ناظرین پڑہے ہوئے سمجھہ جائین کہ جعلی ہے یہہ ہے انجیل متی مین اور صرف اسی مین ہے کہ جب حضرت عیسےٰ نے اپنی جان دی قبرین کہل گئین اور بہت مردے نکل آئے اور لوگونکو شہر مین نظر آئے کیا یہہ سچ ہے اور تعلیمات انجیل کو بغیر چہونہا کئے یہہ سچ ہوسکتا ہے یہہ صریح جہوٹہہ ہے جب خیال کیجئے کہ ایک حواری نے لکہا ہے کہ وہ جسم جو بربادی مین دفن ہوا سلامتی مین اوٹہیگا وہ مردے جو قبر سے نکلے ہونگے پہر اونہین نجا سکے ہونگے اب تک ہمارے ہی ساتھہ زمین پر ہونگے مگر ایوب مین لکہا ہے کہ کوئی انسان قیامت سے پہلے اوٹہہ نہین سکتا (ایوب ۷ باب ۹ و ۱۰) اب یہان سے صاف

ظاہر ہے کہ کسطرح یہہ آیتین ۵۲ و ۵۳ (متی ۲۷ باب کے) بیموقع ہوئیین اور کسطرح انکا سلسلہ مضمون ۵۱ و ۵۴ سے قطع ہو گیا موقع یون تہا کہ ۵۱ مین زلزلہ کا بیان اور ۵۴ مین صوبہ دار کا اس واقع پر حیران ہونا پہر وہ تون باقی آیتین مصنوعی رہگئین مگر ہم لوگ انہین صرف سچی ہی نہین جانتے بلکہ کوششین مین کہ ایک اور جہل بات کا یقین کرا کے جہالت بڑہا رہین اسلئے

پہر اگر مصلوب ہونیکے وقت آفتاب سیاہ ہوجاتا تو پلاطوس اوسیوقت مسیح کا رتبہ پہچانکر یہودیونکو خوب سزا دیتا اور جبکہ اوسکی جورو نے ہی رات کو کچہہ خوفناک خواب دیکہا تہا تو اندہیرا چہا جانیکے وقت بالکل اوسنے مسیح کے رتبہ کا یقین ہو جاتا متی ۲۷ باب ۱۹

پہر لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینی پر رکہکر لیچلے تہے اور یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین لکہا ہے کہ یسوع نے آپ اپنی صلیب اوٹہائی تہی

پہر متی ۲۷ باب ۴۴ مین ہے کہ دو چور صلیب پر مسیح کو برا کہتے تہے اور لوقا ۲۳ باب ۳۹ سے ۴۳ لکہا ہی کہ ایک چور برا کہتا تہا اور دوسرا اچہا

پہر کتبہ جو یسوع کی صلیب پر لگایا گیا تہا اوسکی عبارت یوحنا ۱۹ باب ۱۹ مین یہہ لکہی ہی یسوع ناصری یہودیونکا بادشاہ اور متی ۲۷ باب ۳۷ مین لکہا ہے یہہ یسوع یہودیون کا بادشاہ ہی اسمین یعنے ناصری کا لفظ نہین ہے اور مرقس ۱۵ باب ۲۶ اور لوقا ۲۳ باب ۳۸ مین یسوع کا لفظ مطلق نہین ہے

پہر متی ۲۶ باب ۵۶ مین ہے کہ سب شاگرد اوسے چہوڑکر بہاگ گئے اور اسیطرح مرقس ۱۴ باب ۵۰ مین ہے تب وے اوسے چہوڑکر بہاگ گئے اور لوقا ۲۳ باب ۴۹ مین لکہا ہے عورتین وغیرہ مسیح کے صلیب پانیکے وقت دور سے کہڑے

دیکھہ رہی تہین اور یوحنا ۱۹ باب ۲۵ مین ہی کہ یہہ سب صلیب کے پاس کہڑے تہین یہانتک کہ مسیح نے اپنی ماکو ایک شاگرد کی ما فرمایا اور اوسے سپرد کیا

اور حضرت عیسٰی کی گرفتاری کا بہی صحیح بیان اناجیل مین پایا نہین جاتا چنانچہ متی ۲۶ باب ۴۸ و ۴۹ مین لکہا ہے کہ یہودا اسکریوطی نے اپنے ساتہی پکڑنیوالونکو عیسٰی کی پہچان کیلئے یہہ نشان بتادیا تہا کہ جسے مین چومون اوسکو پکڑ لینا اور ایسا ہی کیا اور یوحنا ۱۸ باب ۴-۸ لکہا ہے عیسٰی نے خود آگی بڑہکر دوبار اپنی پکڑنیوالون سے کہا کہ تم کسی ڈہونڈہتے ہو مین یسوع ہون اور وے یہہ سنکر پیچہی ہٹے اور زمین پر گر پڑی اور آخر کار حضرت عیسٰی نے جب آپ اپنے کو خوب پہچنوایا تب گرفتار کیا

اور لطیفہ یہہ کہ اگر عیسٰی امین بعد مصلوبی بہی اوسیطرح انسانیت موجود ہے جیسے کہ دنیا مین تہی تو قربان کون چڑہا جسکی شرط یہی ہے کہ ہسقدر خون بہایا جائے جسمین موت آئے اور موت صرف مخلوق کے لئے ہے نہ خالق کے لئے اور مصلوب کون ہوا کہ چہیدنے کے وقت خون اور پانی اوسکی پسلی سے نکلتا تہا جو کہ خاص انسانیت کے نشان ہین نہ یہہ کہ الوہیت کے اور عیسائیونکے گناہونکا کفارہ کہان گذرا کیونکہ لکہا ہے کہ انسان کے خونکا بدلا انسان ہی سے لیا جائیگا (احبار ۴ باب ۱۷ و ۲۱ خروج ۱۲ باب ۲ پیدایش ۹ باب ۶) یعنے اگر انسانیت مصلوب و مقتول نہین ہوی تو انسان کے گناہونکا کفارہ کیا گذرا لیکن اس عیسائی عقیدہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی زندہ آسمانپر اوٹہائے گئے اور وہی جسم اونکا اب بہی موجود ہے جو دنیا مین تہا اور وہی انسانیت بہی جو دنیا مین تہی نہ قربان چڑہے نہ مصلوب ہوئے نہ کفارہ گذرا

استثنا ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہا ہے کہ وہ (یسوع مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا

کہ لکڑی پر ٹنگا ہا گیا فقط اس آیت کو اگر غیر الحاقی سمجہین تو اوسکا مطلب بہت مشکل ہے کیونکہ خدا اپنے برگزیدون خصوصاً انبیا رمین سے کسیکو اگر ملعون اور بدکار (مرقس ۱۵ باب ۲۸ لوقا ۲۲ باب ۳۷) اور گناہ مجسم (۲ قرنتیونکا ۵ باب ۲۱) کرے تو اوسے اپنے ہی نجات سے نا امید ہونا چاہیے نکہ وہ اورونکے نجات کا وسیلہ ہو اور پیدایش ۳ باب ۱۴ مین خدا نے سانپ کو کہ شیطان جس سے مراد ہے ملعون کہا ہے اس سے اور استثنا کی ۱۲ باب ۳۲ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے حضرت عیسیٰ کو ضرور صلیب پانے سے محفوظ رکہا کیونکہ اگر یہہ آیت صحیح ہو تو مسیح کی مصلوبی غلط ہو جائیگی اور اگر وہ بات صحیح ہو جو گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہی ہے تو پیدایش اور استثنا کی یہ دونون آیتین بلکہ تمام توریت غلط ہو جائیگی کہ جسمین قربانی گذراننے کے احکام نہایت تاکید اور تہدید کے ساتہہ لکہے ہین کیونکہ اکثر عیسائی مسیح کی مصلوبی پر بہروسہ کر کے قربانی مطلق نہین گذرانتے ہین پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کے روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳)

متی ۲۸ باب ۱۵ مین جو لکہا ہے کہ یہہ بات آج تک یہودیون مین مشہور ہے اسکی تفسیر مین ہنری اسکاٹ صاحب مفسر رومن نے صفحہ ۲۳۲ مین یون لکہا ہے کہ جب تک کہ متی نے اس صحیفے کو قریب تیس برس مسیح کے جی اوٹہنے کے بعد لکہا بلکہ بہت دن اسکے پیچہے ہی یہودی لوگ اس جہوٹہہ پر مستعد رہے (یعنے یہہ کہ مسیح کی لاش کو لوگ چرا لیگئے) بعد اسکے صفحہ ۲۳۳ مین اوسی تفسیر کے لکہا ہے ہان البتہ سیکڑون برس بعد بعضے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور نئی فیلسوفی کے وہم مین گرفتار ہو کر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع کو اوسوقت اوٹہا لیا اور یہودیون کے ہات مین ایک اوسکا شبیہہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہیٰ از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اول چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ

۳ سے ۲ کالم اول تفسیر متی ۲۸ باب ۱۵
رومن اخبار کوکب عیسوی مطبوعہ امریکن میتہوڈسٹ مشن پریس لکہنو یکم مارچ ۱۸۷۶ء
جلد ۸ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰ کالم تین مین پادری جی پچ مسمور صاحب لکہتے ہین کہ چونکہ ارادہ
تہا کہ اوسکی لاش صرف دو تین روز یوسف کی قبر مین رہی اغلب ہے کہ ہم نے
یہہ سوچا کہ اور شاگرد مجہہ سے پیشتر آکر اوسے لیگئے اور اب مین نہین جانتی ہون
کہ وہ لاش کہان ہے انتہے
لوقا اور مرقس اور متی مین لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینی پر رکہہ کر صلیب دینے
لیچلے تہے اور دستور یہہ تہا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا
دیکہو رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۲۲ کالم اول
اور قران مجید کے اوس ترجمہ مین جسپر علمار عیسائی نے اپنے طور کا حاشیہ لکہا
اور پرنٹیرین مشن پریس الہ آباد مین ۱۸۴۴ء کو چہاپا ترجمہ سورۂ ال عمران آیت ۵۲
کے حاشیہ صفحہ ۳۸ مین لکہا ہے کہ زمانہ اسلام سے آگے عیسائیون باسلیدی
ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح آپ مصلوب نہوا پر شمعون ایک قرینی اُسکے
عیوض پکڑا گیا اور مصلوب بہی ہوا یہہ سر نہتی اور کارپوک راتی اور دو سیتی تین فرقے
تہے جو زمانہ اسلام سے پیشتر یہی خیال کرتے تہے انتہے تمت کلامہ پس ان تین
انجیلون اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنہین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ
دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہین دنون مین موجود تہے
ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہہ کہ حضرت عیسیٰ یہہ سب باتین
علمار عیسائی کو قران مجید کا ترجمہ پڑہ کر کہولدینے پڑین ورنہ اور کتابین جسقدر کہ
ہندوستان مین آکر تصنیف کین اونمین ایسی باتونکا ذکر تک نہین ہے مگر جب
قران مجید کا ترجمہ دیکہا تب سمجہہ گئے کہ اب خدا کے سامہنے کوئی بہید چہپ نہین

سکتا لاچار ہو کر صاف صاف کہدینے پر اور قرآن مجید کے اوسی رومن ترجمے کے
حاشیہ مین حضرت ابراہیم کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین پہینکنا بہی
اسی توریت کے بموجب کہدینے پر اور دیکہو حاشیہ رومن ترجمہ قرآن صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶ اور
اس آگ مین پہینکنے کا مفصل بیان اوس عبرانی کتاب مین بہی ہے جسکا نام سفر حیشار
ہے مگر اور جسقدر ترجمے آجتک توریت کے اون ملکو مین مشتہر کئے اونمین سے کسی
مین بہی ان باتونکا ذکر تک نہین کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جو کچہہ مخالفت قرآن مجید
کی توریت وغیرہ سے بہہ پکار رہے ہین یہہ سب انہین کی مخالفت پر دلیل ہے
اور قرآن مجید دراصل توریت وغیرہ سے بالکل مطابق اور موافق ہے بشرطیکہ
توریت وانجیل اصلی اور صحیح ہو

گناستی فرقہ کے عیسائیونکا یہہ قول تہا کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوئی اور مادے کے
لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادے سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب
نہین ہو سکتا کیونکہ اوسکا جسم تہا اسنتہے چنانچہ تعلیم الایمان چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۹ع
صفحہ ۱۳۶ مین لکہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین ایک فرقہ نے یہہ گمان کیا کہ مسیح کا حقیقی
جسم نتہا اور نہ وہ پیدا ہوا نہ اوسنے دکہہ اوٹہایا پر اوسکا جسم ایک مجازی طور پر تہا
جیسا کہ فرشتے اکثر اوقات انسانیت کو اختیار کر لیتے تہے یا جیسا کہ روح کبوتر کی
مانند اوتری تہی چنانچہ محمد صلعم نے بہی اسی تعلیم کو اختیار کرکے اپنے تابعین کو
تلقین کیا کہ مسیح خود نہین مارا گیا انتہے اور دیکہو رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور
۱۸۵۶ع صفحہ ۹۶ دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اہتہ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد
ارفن پریس ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۸ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہندولنے
مین بولا مٹی کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اوسکے عیوض مصلوب ہوا یہہ باتین اوسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصرانی

کے نقصے سے نہالین جنکو وہ تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنایا انتہے
اور برنباس کی انجیل مین مسیح نے اپنے مصلوبی کا بطلان صاف بیان کر دیا ہے
کہتے ہوئے کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب میری تضحیک ہو جاے اور
ہر شخص یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر کہچا گیا پر یہہ سارے ہتک اونہسا سے
محمد رسول اللہ صلعم کے آنے تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایماندار
کو اس غلطے سے آگاہ کریگا اور یہہ دہوکہا لوگونکے دل سے اوٹہا دیگا انتہے ترجمہ
قران شریف مصنفہ سیل صاحب صفحہ ۴۳
کتاب سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تیمہر کا انگریزی زبان سے ارد و زبان مین
حسب الحکم لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۰۲ مین لکہا ہے
کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ عیسٰی کو سولی نہین ملے اور مطابق مسلون نصارے
کے جو اپنے مذہب سے زبان گذشتہ مین برگشتہ ہو گئے تہے کہتے ہین کہ عیسٰی
یہودیون سے بچکر چوتہے آسمان پر جا نشین ہین انتہے اس سے ثابت ہوا کہ
جو مسلمانونکو مسیح کے مصلوب نہونیکی بابت دعوی ہے عیسائی عقیدہ ہی ہی
ہے گو وہ برگشتہ عیسائی کہلائے جاتے ہین اور شاید یہہ عقیدہ ہی کہ مسیح نے
صلیب نہین پائی اون عیسائیونکے برگشتہ سمجہے جانیکا سبب ہوا ہوگا اور اگر
ایسا ہی ہے تو ضرور نہین کہ اس زمانہ کے عیسائیونکا عقیدہ جو اونسے سیکڑون
برس پیچہے ہوئے ہین سچا ہو اور اون قدیم عیسائی محققونکا عقیدہ اسلئے کہ مسیح
کو انکے عقیدہ کے موافق نہین سمجہتے تہے باطل سمجہا جائے بلکہ شاید اونہین کا
عقیدہ درست ہو اور اونہین برگشتہ سمجہنے والونکی راے خطا پر ہو اور اسکے
سوا صرف یہی برگشتہ عیسائی نہین جنہون نے چوتہے آسمان پر مسیح کا ہونا بیان
کیا اور یہی برگشتہ عیسائی ہین جنکا اسکا ٹ صاحب رومن مفسر نے ذکر کیا ہے

کہ جنہون نے مسیح کی شبیہہ کا مصلوب ہونا بیان کیا اور اونکے سوا وہ چار فرقے
سرنتھی وغیرہ جنہون نے مسیح کے عیوض شمعون قرینی کا مصلوب ہونا بیان کیا ہے
گناستی فرقے کے عیسائی ان سب کے سوا ہین ؎

بید ایش ۳ باب ۱۵ مین جو لکہا ہے کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو
کچلیگی اور اسی عیسائی علما مسیح کے مصلوبی اور کفارہ کے پیشین گوئی جانتے
ہین اسکی بابت پادری اگستس برا ڈہیڈ صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۹
مین لکہتے ہین کہ عورت کے نسل کی بابت یہہ نہین بیان ہوا کہ ایک خاص شخص
جو عورت کی نسل اور انسان کا بیٹا کہلائیگا سانپ کے نسل سے لڑیگا اور اون
سبہونکو جنکے واسطے وہ لڑتا ہے بچائیگا مگر مکاشفہ کے رو سے یہہ بات رفتہ رفتہ زیادہ
صاف و روشن ہو گئی انتہے

اس سے ظاہر ہے کہ نہ آیت مذکور مین کسی خاص شخص کا ذکر ہے اور نہ اگلے
زمانون مین کسیکا یہہ عقیدہ تہا مگر رفتہ رفتہ عیسائیون نے یہہ مطلب پیدا کر لیا
کہ جسکا کچہہ اعتبار نہین

سکرمنٹ ۲

۱۴

میری دانست مین حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرکے جو عیسائی اپنے گناہونکا
کفارہ سمجھتے ہین اگر ایسا ہوتا ہی تو اوسکا نفع صرف قربانی گذراننے والے یعنے
یہودا اسکر یوطی کو پہنچتا یا صرف باتین بنانیوالونکو دہ جائیکہ جو قربانی گذرانتا ہے
خاص اپنی ہی لئے گذرانتا ہے پس ہر عیسائی جب تک مسیح کا گرفتار کروانیوالا
آپکو ثابت نکرے تب تک اس قربانی اور کفارہ مین حصہ دار کیونکر ہو سکتا ہے
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۲۵ مین پادری اگسٹس برا ڈہیڈ صاحب فرماتے ہین
کہ کاہنونکو لازم تہا کہ پہلے اپنے لئے قربانی گذرانین انتہے یعنے یہہ کاہنون مین

دستور تہا متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اوس شخص پر افسوس جسکے ہاتہون ابن آدم گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا اسکے لئے بہتر تہا استثنائے اس سے کفارہ کا فائدہ صاف جاتا رہا یعنے اگر یہہ کفارہ یعنے مسیح کی مصلوبی فائدہ عام کے لئے تہی تو یہوداہ بڑی اجر کا مستحق ہے کہ جسکے ہات سے اتنا بڑا فیض جاری ہوا اور یہوداہ اسکریوطی کو حضرت عیسیٰ نے اون بارہ تخت نشینون مین فرمایا تہا اگر وہ ایسا گنہگار ٹہرا تو قیامت کے دن تخت نشین کیونکر ہوگا متی ۱۹ باب ۲۸- اور حضرت عیسیٰ نے اوسے انجیل سنانی کو بہیجا تہا متی ۱۰ باب ۴- اور یہوداہ اسکریوطی کو معجزہ دکہانیکی قوت حاصل تہی ہتی ۱۰ باب ۱- اور جبکہ کفارہ ایمانداروںکی گناہ معاف ہونیکی لئے تہا تو یہوداہ کیونکر برا ٹہرا جو اوس کفارہ کا بانی اور مسیح پر ایمان بہی لاچکا تہا اور یہہ انصاف کیونکر ہوا جبکہ ہزارون کی نجات کے لئے وہی شخص جو نجات کا باعث تہا گنہگار ٹہرایا گیا اور صرف یہوداہ کے گنہگار ہونیکے سبب اورونکو نجات ملی اور یوحنا ۶ باب ۷۰ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کو شیطان فرمایا مگر یہہ عجب شیطان ہی کہ جسنے بہشت کا دروازہ تمام خلقت کے لئے کہولا اور اگرچہ مسیح کو اوسکا شیطان ہونا معلوم تہا تو بہی اوسے اپنی اور اپنی شاگردان کے ساتہہ نہ رہنے دیا ایک شیطان حضرت آدم کے بہشت سے نکالی جانے کا باعث ہوا تہا اور یہہ دوسرا شیطان اولاد آدم کے بہشت مین جانے کا باعث ہوا گویا بہشت سے نکالنا اور بہشت مین لیجانا شیطانون ہی کے اختیار مین ہوگیا ہے لیکن خزینہ بیت المال لقمہ مساکین است نہ طعمہ اخوان الشیاطین غالباً جسطرح سانپونکے ڈسے ہوئے لوگ اوس پیتل کے سانپ پر نظر کرکے چنگے ہوجاتی تہے (گنتی ۲۱ باب ۹ یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵) اسیطرح اوس پرانے سانپ (پیدایش ۳ باب ۱-۴) یعنے شیطان کے فریب سے بہشت سے نکالی ہوئی

کی نسل شیطان ہی کی تدبیر سے پہر بہشت مین گئے فقط اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ
شیطان کے بگاڑے ہوؤن کو شیطان ہی کی فرمانبرداری سے نجات ملیگی جس
طرح راحاب فاحشہ جہوٹہہ بولنے سے مقبول ہوگئے یہہ عیسائی تعلیم دل کی پاکیزگی
کے لئے کافی ہے پہر یہہ کہ مسیح کی مصلوبی اگر ہر ایک عیسائی کی اوس عمر تک کا کفارہ
معصیت ہی کہ جب تک وہ ایمان نہین لایا تہا تو باقی عمر مین ایمان لانیکی بعد جو
اوس سے گناہ ہوئے اون گناہون کے لئے قربانی گذرانا چاہئے اور جب
قربانی گذرانی تو اسیطرح وہ اپنے پچہلے گناہون کے لئے ہی قربانی گذران سکتا تہا
مسیح کی قربانی کی تخصیص کہان ہی اور اگر انسان کی تمام عمر کے گناہونکا مسیح کی
قربانی کفارہ ہے تو پہر دینے ریاضت اور اتوار کے دن عبادت اور نیک
اعمال بیفایدہ سمجہے جاینگے کیونکہ جب تمام عمر کی گناہونکا ایک مقبول اور معتبر کفارہ
گذر چکا ہے تو پہر دینکی بابت کوئی اپنے اوپر کسیطرح کی تکلیف کیا ضرور سمجہیگا لیکن
عبرانیون کے ۱۰ باب ۲۶ مین لکہا ہے اگر بعد اسکے کہ ہم نے سچائی کی پہچان حاصل
کی ہے جان بوجہہ کر گناہ کرین پہر گناہونکے لئے کوئی قربانی باقی نہین ہے
انتہی یہہ عیسائیونکے لئے مشکل مقام ہے کیونکہ کوئی ایسا نہین جسنے عیسائی
ہونے کے بعد پہر کوئی گناہ نکیا ہو اور اسکے بعد اوسے اپنے گناہون کی
معافی کا کوئی وسیلہ نہین ہے اور جان بوجہہ کر گناہ کرنا انجیل کی تعلیمات سے
واقف ہونے اور پہر ایکدفعہ ہی جہوٹہہ بولنے یا زنا کرنے وغیرہ سے ثابت ہے
متی ۲۵ باب ۴۱ ـ ۴۶ ـ رومیونکا ۳ باب ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ ـ اور اسیطرح پادری
فانڈر صاحب کا قول اختتام دینی مباحثہ مین صفحہ ۸۲ کے آخر و ۸۳ کے
شروع تک دیکہنا چاہئے

چہارم

پہر یہہ کہ اگر حضرت عیسٰے مین الوہیت اور انسانیت دونون کمال کے ساتہہ

تہین توجبکہ عیسائی عقیدہ کے موافق حضرت آدم کی اولاد مین کوئی بیگناہ نہین ایک بہی
نہین رومیونکا ۳ باب ۱۰ – ۱۲ – تو یوحنا اصطباغی کے پاس مسیح کا بپتسما لینے
کو جانا کیا ضرور تہا کیونکہ یوحنا صرف توبہ کا بپتسما دیتے تہے اور توبہ خاص گنہگارون
کے لئے لازم ہے فرشتے جو بیگناہ ہین اونمین سے کوئی بہی حضرت یوحنا بپتسما
دینیوالے کے پاس بپتسما لینے نہین آیا متی ۳ باب ۲ مرقس ۱ باب ۴ و ۵ –
ان دونون عیسائی دلیلون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن آدم یعنے حضرت عیسیٰ بہی جاری
انسان ہو کر گناہ سے پاک نہین ہو سکتے ایوب ۲۵ باب ۴ مین ہے اور وہ جو
عورت سے پیدا ہوا کیونکر پاک نکلتا ہے اسلئے پس باوجود حالت گنہگاری کے جو
کہ ہر عورت سے پیدا ہوئے کے لئے لاحق ہی حضرت عیسیٰ کے قربانی بیداغ
(جیسا کہ اول پطرس ۳ باب ۱۸ اور رومیونکے ۳ باب ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے کہ
راستباز نے ناراستون کے بدلے مین اپنے جان دی) کیونکر ہو سکتی ہے اور
یہہ جو علماء عیسائی کہتے ہین کہ یسوع نے اسلئے بپتسما لیا تاکہ علانیہ اپنے کام پر مقرر
ہو رہین تفسیر متی ۳ باب ۱۵ لیکن مرقس ۱ باب ۴ و ۵ مین صاف لکہا ہے
کہ اپنے گناہونکا اقرار کرکے سب لوگ یوحنا سے بپتسما لیتے تہے اور اسکے سوا علانیہ
کام پر مقرر ہونیکے لئے بپتسما لینیکی کیا حاجت تہی بلکہ ضرور تہا کہ حضرت عیسیٰ کسی نبی یا
یوحنا اصطباغی کے ہاتھ سے ممسوح ہوتے جیسا کہ دستور تہا اول سموئیل ۹ باب
۱۶ اور ۱۶ باب ۱۳ اور ۲ سلاطین ۹ باب ۳ و ۶

پہر یہہ کہ تمام انسانونکا حضرت آدم کے گناہ مین شریک ہونا یہہ بات بہت محال
عقل اور خلاف نقل ہے کیونکہ حضرت آدم نے ایک گناہ کے عوض مین سزائین
پائین یعنے بہشت سے نکالا جانا اور موت پیدایش کے ۳ باب مین دیکہو اب
وہ گناہ کہان باقی رہا جو اولاد آدم بہی سیکڑون پشت تک اوسکی سزا مین مبتلا ہوئے کیونکہ

اگر حضرت آدم نے اوس گناہ کی سزا نہ پائی ہوتی تو وہ گناہ باقی رہتا اور جبکہ اُس ایک
گناہ کی دوہری سزا ہو چکی تو گناہ کہان باقی رہا اور اگر باقی ہے تو اسیطرح قیامت
تک باقی رہیگا کیونکہ توبہ کرنے اور مسیح پر ایمان لانے سے بھی تو موت سے نہین بچتے
جسطرح حضرت آدم موت سے نہین بچے اور یہہ جو عیسائی علما سمجھتے ہین کہ حضرت
عیسیٰ کے مصلوبی تمام اولاد آدم کے گناہ کا کفارہ ہے تو سمجہنا چاہئیے کہ جسطرح حضرت
آدم کے گناہ کے سبب سب بنی آدم کے لئے موت ہے چاہئیے کہ حضرت
عیسیٰ پر ایمان لا کر کوئی نہ مرتا پہر مسیح کا کفارہ کیا کام آیا کیونکہ اوس اصلی گناہ سے آزاد
ہونیوالونکی یہی پہچان ہے کہ بہشت مین رہنیوالونکی طرح موت سے بچین دیکہو
ولیس کے پلگیوس کا قول رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵ مین اگر خروج ۲۰ باب ۵
کا یہہ مضمون کہ باپ دادونکی بدکاریان اونکی اولاد پر جو مجہسے کینہ رکہتے ہین تیسرے
اور چوتہی پشت تک پہونچاتا ہون اس بات کے لئے دلیل سمجہی جائے کہ حضرت
آدم کی اولاد گناہ آدم مین شریک ہے تو سمجہنا چاہئے کہ صرف تیسری اور چوتہی
پشت تک کا یہان ذکر ہے اور اولاد آدم کو تو اب تک سیکڑون پشتین گذر چکی ہین
اور استثنا ۲۳ باب ۲ مین لکہا ہے کہ حرامی بچہ اور اوسکی دسوین پشت تک خداوند
کی جماعت مین کوئی داخل نہو تو فارس بن یہوداہ اجداد حضرت عیسیٰ مین
ہی (پیدایش ۳۸ باب) اگرچہ مسیح علیہ السلام یہوداہ تک دس پشت سے زیادہ
گذر چکی تہین تو بہی جبکہ سیکڑون پشت تک اولاد آدم گناہ آدم مین شریک ہے تو
دس نہیں پشت کے بعد عیسیٰ کیونکر اولاد فارس مین ہو کر بیگناہ ہو گئے کیونکہ وہ یہودا کے
حقیقی بیٹے بلکہ حقیقی دو بیٹون کے منکوحہ بیوہ تہی کوئی اونمین سے متبنیٰ بہی نہ تہا یعنے متبنیٰ کا حق
بیٹے کے برابر نہین ہوتا ہے جیسا قرآن مجید مین لکہا ہے وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ
الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ یعنے اور عورتین تمہاری بیٹونکی جو تمہاری پشت سے

ہین یعنے بیٹیا وہی جو صلب سے پیدا ہوا اور لیپالک بیٹا نہین ہوتا یون تو حضرت اسحاق
نے اپنے بی بی کو بہن کہا تہا پیدایش ۲۶ باب ۷ اور مسیح تے پطرس کو شیطان
کہا تہا متی ۱۴ باب ۲۳ اور گلتیونکے ۴ باب ۵ اور رومیونکے ۸ باب ۱۵
اور افسیونکے ۱ باب ۵ مین پلوس رسول نے سب عیسائیونکو خداوند کا لیپالک
لکہا ہے اگر سب عیسائی مرد و عورت لیپالک ہونیکے سبب خدا کے فرزند سمجہے
جائین تو سب عیسائی عورتین اپنے مردونکی بہن ہوئین (اول قرنتیونکا ۹ باب ۵)
پہر نکاح کیونکر درست ہوا اس سے ثابت ہے کہ لیپالک کا لفظ حقیقی فرزند سے
کچہہ علاقہ نہین رکہتا ہے اسکے سوا حضرت ابراہیم نے مصر مین اپنی بی بی کو بہن کہا
(پیدایش ۱۲ باب ۱۳) پہر جرار مین بی بی کو بہن کہا (پیدایش ۲۰ باب ۲) پس
زبانی کہنے کا کچہہ اعتبار نہین ہوتا ہے لیکن استغفر اللہ میرا یا اور کسی نیک اعتقاد کا
یہہ عقیدہ نہین ہے کہ حضرت عیسیٰ گنہگار تہے بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰ بیگناہ تہے
اسیطرح سب اولاد آدم حضرت آدم کے گناہ سے مبرا ہے پہر یہہ کہ حضرت آدم کے
گناہ کے سبب سے جو تمام بنی آدم پر موت مسلط ہی یہان تک کہ بچے بہی جنہون نے
کچہہ گناہ نہین کیا ہی مرتے ہین رومیونکا ۵ باب ۱۲ — ۱۹ - اول قرنتیونکا ۱۵ باب
۲۱ تو پرندون اور جانورون نے حضرت آدم کی طرح کس نیک و بد کے پہچان کے
درخت سے پہل کہایا تہا جسکی سزا مین انکی بچے مرجاتی ہین اور سانپ جسنے کہ
حضرت آدم سے وہ گناہ کروایا اوسکے بچے تو اژدہا بنکر ہزارون برس جیتے ہین
چاہئے یہہ تہا کہ سب سے پہلے سانپ پر موت مسلط ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ
یہہ سب عقیدہ مہمل ہے ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ء
صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ مین لکہا ہے پلاگی نامی ملک ویلس کے ایک راہب نے یہہ
تعلیم شروع کی کہ انسانکے خاصیت مین گناہ کی کچہہ جڑ نہین ہے اور ہر لوگ آدم کی نسل

مین ہونے سے ناپاک نہین ہین جسمانی موت خاص انسانکی اپنے ہی گناہ کی سزا ہے
اور اچھی خواہش اور دین ایمان کے کام کرنیکی طاقت سبھونکو خاصیت ہی سے
ہوتی ہے انتہےٰ اسکے بعد مورخ ہندی تواریخ کلیسیا لکھتا ہے کہ مشرقی کلیسیاون
اور ملک فرانس مین اسکا (یعنے پلاگی نامی کی اس تعلیم کا) یقین ہمیشہ سے کرتے
آئے ہین انتہےٰ اور اسیطرح رومن تواریخ کلیسیا جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ مین بھی ہے لب التواریخ
جلد ۲ صفحہ ۲۸ باب ۷ فصل ۲ مین لکھا ہے کہ پانچوین قرن (یعنے پانچوین صدی
عیسوی) کے آغاز مین برطانیہ کے متوطن پلاجیس (یعنے پلاگی) اور ایرلنڈ کے
باشندے سیلس شیس نے اعتقاد گناہ جبلی کا اور اسبات کا کہ فضل ربانی اضاءت
عقل اور خلوص قلب کے لیئے ضرور تہا انکار کیا اور یہہ بات ٹہرائی کہ انسان کی
قوت جبلی اسلیئے کافی تہی کہ اپنے کو تقوی اور نیکوکاری کے ذروہ کمال پر پہونچائے
اس تعلیم بیہودہ کا بطلان مقدس آگستین نے کیا ہے اور فقیہلونے بہی اسکو مردود
کیا ہے پر معتقدی اسکے بہت سے نکلے انتہےٰ پلاگی اور سیلس شیس کے عقیدہ کی بنا آخر
۱۸ باب سے ہوگئے وہ تمام باب پڑہنا چاہیئے پس ان سب باتونپر غور کرنا چاہیئے
پہلی یہہ کہ مسیح کے پہر زندہ ہونیکی گواہ جنہون نے دیکہا اونکا تعداد مختلف ہے
اناجیل مین گیارہ حواری مرقوم ہین تہوما کا بیوجہہ شک اور اپنے ساتہیون کو نامعتبر جاننا
پلوس نے جسنے مسیح کو دیکہا ہی نہ تہا پہلے بارہ جو کہ اوسوقت موجود ہی نہ تہی اور
پہر پانسو سے زیادہ گواہونکا ذکر کیا کہ جسکے آدہی ہی سب شاگرد ملا کر اوسوقت نہ تہے
دوسرے گواہونکی دیکہنے مین بڑا اختلاف
تیسرے عورتونکا خوشبو لیکر مسیح کی لاش پر ملنے کو جانا سراسر خلاف عقل
چوتہی مصلوبی کے وقت کا کچہہ ٹہکانا نہین
پانچوین مصلوبیکی وقت اندہیرا وغیرہ ہونا بالکل غلط کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو سب

خلقت اوسیوقت مسیح کی گرفتار کرنیوالونکو گرفتار کرتے
چھٹے صلیب اوٹھانیوالے مین اختلاف
ساتوین صلیب پانیوالی چورونمین اختلاف
اٹھوین صلیب پرجو کتبہ لگایا گیا تہا اوسمین اختلاف
نوین عورتین جو دیکھتی تہین اونکی کہڑے ہونے مین اختلاف
دسوین مسیح کی گرفتاری مین اختلاف
گیارہوین صلیب پر جان دینی کی بعد بہی انسانیت و سیہی نبی رہنا
بارہوین لکڑی پر لٹکایا ہوا ملعون ہے پس حضرت عیسیٰ مصلوب نہین ہوئے
تیرہوین اکثر فرقونکا مسیح کی مصلوبیکو غلط جاننا جیسے کہ سرنتھے کارپوکراتی وگناسٹک وغیرہ
چودہوین اگر ایسا ہو تو اسکا فائدہ صرف یہوداہ اسکریوطی کے لئے ہے
پندرہوین توبہ کا بیٹا بنے اور کامل انسان ہونے سے بموجب عقیدہ عیسائی مسیح کی قربانی بیداغ نہ تھے
سولہوین مسیح کا مصلوب ہونا ضرور نہ تہا جبکہ حضرت آدم نے آپ اپنے گناہ کی دوہری سزا پائی
سترہوین مسیح کی مصلوبی گناہ کے کفارہ کے لئے ضرور نہتی جبکہ مصلوبی سے بیشتر ہی مفلوج وغیرہ کے گناہ بخشنے ہتی جیسا کہ کلیساء سکرمنٹ ۲ مین لکھ چکا ہون
اب اگر کوئی کہے کہ ان سارے اختلافات مندرجہ اناجیل کا اصل مطلب مصلوبی ہے تو پہلے اور تیسرے اور پانچوین اور گیارہوین سے پندرہوین کی باتین اسکا جواب ہین اونہین دیکھنا چاہئے اور صحیح یون ہے کہ مصلوبی اور انجیل نویسونکا بیان دونون غلط ہین کیونکہ ایک کا غلط ہونا دوسرے کی غلطی کا نشان ہے یعنے اگر مصلوبی غلط ہے تو یہہ انجیلین بہی جنمین مصلوبی مرقوم ہے بے تامل غلط ہوگئین

اور اگر یہہ انجیلین غلط ہین تو مصلوبی آپ ہی غلط ہوگئی
اور ان اختلافونکے رفع کرنے مین جو بعض مفسر جیسے ال اسکا صاحب وغیرہ یہہ
راہ نکال گئے ہین کہ چارون انجیلونکو اکٹھا کرکے ہر مختلف بات کو ترتیب وار ایک دوسرے
کے بعد رکھا دیا مثلاً ایک انجیل مین لکھا ہے کہ ایک چور برا کہتا تھا اور دوسری
مین کہ دونون اس جگہہ مفسر نے لکھا کہ پہلے دونون برا کہتے تھے پھر ایک نے توبہ
کی فقط انجیل سے کہین ان بناوٹونکا ثبوت نہین ہے صرف زبانی باتین ہین اور
اس مین بڑی گنجایش ہے اگر دس انجیلین جھوٹی ہوں تو وہ بھی اسیطرح
ترتیب دیکر ملا سکتے ہین کہ ایک کا بیان تمام کرکے دوسرے کا بیان شروع کردین اور
اپنی طرف سے کہین کہ اوسکے بعد یون ہی ہوا تھا پس ان مصنفونکی صداقت انکے
اس اختلاف بیان سے ظاہر ہے کیونکہ تو اپنی باتون ہی سے راستکار گنا جائیگا
اور اپنی باتون ہی سے گنہگار ٹھہریگا متی ۱۲ باب ۳۷

منادی

قیامت حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کا اگر ان انجیلون مین ذکر ہے تو وہ وقت
ہوگا جسکا متی ۱۷ باب اور مرقس ۹ باب ۲ و ۳ لوقا ۹ باب ۲۹ مین بیان ہے
کہ حضرت عیسیٰ کے چہرے کی رنگت تبدیل ہوگئی تھی چونکہ مسیح نے جب یہہ نصیحت کی کہ
انمین سے جو یہان کھڑے ہین جب تک مجھے پھر آتے (یعنے قیامت کے دن
آسمان سے آتے) دیکھہ نہ لین چکھنے نہ پاوینگے انتہے متی ۱۶ باب ۲۸ مرقس ۹ باب
لوقا ۹ باب ۲۷ اور اس نصیحت کے چھہ دن بعد متی اور مرقس کے مطابق اور
تخمیناً آٹھہ روز بعد لوقا ۹ باب ۲۸ کے مطابق حضرت عیسیٰ کا چہرہ بدل گیا تھا
دیکھو متی ۱۷ باب ۱ اور مرقس ۹ باب ۲ اور دوسرا وہ وقت کہ دو شاگردون
کو دوسری صورت مین مسیح کا نظر آنا مرقس ۱۶ باب ۱۲ مین لکھا ہے۔ اور تیسرے

وہ کہ مریم مگدلینی نے مسیح کو دیکھ کر نہ پہچانا تھا بلکہ سمجھے کہ کوئی باغبان ہے یوحنا ۲۰ باب ۱۴ و ۱۵ اگرچہ یہ پچھلے دو بیان مصلوبیکی بعد کے ہین مگر یہہ تینوں بیان مسیح کی اوس شبیہہ بدل جانے سے اشارہ کرتے ہین جسکا عقیدہ سرنتہے اور کارپوکراتی غیرہ قدیم عیسائی فرقی رکہتے تہے اور ان تینون بیانونکی پوری ترتیب کرنا ایسا ہی ناممکن ہے جیسا کہ ان انجیلونکے ترتیب ناممکن ہے

اور اسکے لئے یہہ بات دانشمند کی سمجہنے کو کافی ہے کہ حضرت عیسیٰ بموجب عقیدہ عیسائی صلیب پانیکے بعد جب جی اوٹہے تو انسانیت کے ساتھ آسمان پر گئے کیونکہ اگر بعد مصلوبیکے وہ انسانیت حضرت عیسیٰ مین باقی نہ رہے ہوتی تو پہر جی اوٹہنے کا ثبوت کیا تہا اور اگر اوسے انسانیت سے آسمان پر نگئی ہوتے تو آسمان پر جانے کی فضلیت کیا تہے یون تو ہر شخص مرتا ہے ہر ایک کی روح آسمان پر جاتی ہے مگر فضیلت یہہ تہی کہ حضرت الیاس اور حضرت ادریس یعنے حنوک کیطرح انسانی جسم کے ساتھ آسمان پر حضرت عیسیٰ بہی اوٹہائے گئی تعلیم الایمان چہاپہ لدہیانہ سنہ ۱۸۶۹ صفحہ ۱۵۵ مین ہے کہ مسیح اوسے وجود سے جو مرکر زمین سے اوٹہا تہا آسمان پر چڑہ گیا چنانچہ یہی بات مسیح اور تہوما کی گفتگو سے بہی ثابت ہے دیکہئے یوحنا ۲۰ باب ۲۷ لوقا ۲۴ باب ۳۹ — اور چونکہ حضرت عیسیٰ نے عیسائی عقیدے کے موجب انسان کے گناہونکی فدیہ مین اپنی جان دی تہی افسیونکا ۵ باب ۲ تو جو چیز کہ فدیہ مین دی جاتی اوسے پہر لوٹنا اور یہہ نہین لیتے ہین یا جو برہ قربان کیا جاتا اوسے پہر قربانگاہ مین چڑہتا ہوا نہین پاتی پس حضرت عیسیٰ کو بہی صلیب پانے کے بعد پہر انسانیت کے ساتہہ جی اوٹہنا لازم نہ تہا تاکہ قربانی اور فدیہ مقبول ہو اور خدا کیطرف سے عطا ہوئے توبہ لقا ہے تو کا معاملہ نہ ٹہر جائی اس سے ظاہر ہے کہ قصہ صلیب کو حضرت عیسیٰ سے کچھ علاقہ نہین

اور یہہ جو عیسائی کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ سے پیشتر جو قربانی گذرانی جاتی تہی وہ حضرت عیسیٰؑ کی قربان ہونیکا نمونہ اور نشان تہا اور اب کہ حضرت عیسےٰؑ آپ قربان ہوئے تو اوس بہیڑ بکری کی قربانی کی حاجت نہین رہی لیکن کیون حضرت عیسیٰؑ نے حضرت نوحؑ کیوقت سے ہزارون برس تک آنے مین دیر کی کہ کروڑون بہیڑ بکریون کے قربانی مین جان گئی اگر پیشتر سے تشریف لاتے تو اتنی حیوان یون قربانی مین بیجان ہوتے دوسرے یہہ کہ حضرت اسحاقؑ یا حضرت اسمعیلؑ کی جگہہ تو خدا نے برہ قربان ہونیکے لئے بہیجا پیدائش ۲۲ باب ۱۳ اور یہان جگہہ حضرت عیسیٰؑ کو قربان ہونے کے لئے بہیجا یہہ عجیب بات ہے وہان انسانکے بدلے حیوان قربانی ہوا اور یہان حیوان کے بدلے انسان قربانی ہوا اور انسان بہی وہ کہ جو خدا تہا مگر وہان تو حضرت اسحاقؑ کی جان خدا کو بچانا منظور تہی اور یہان برہ کی جان بچانا کیا ضرور تہا کیونکہ وہ تو یون ہی انسانکی خورش کے لئے ذبح ہوا کرتے ہین پہر یہہ کہ قربانی کا برہ بالکل کہایا جاتا تہا (تعلیم الایمان مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۱۹ سطر ۳) اور حضرت عیسےٰؑ تو جسم کے ساتہہ آسمانپر موجود ہین پہر وہ ہمہ وہ کی قربانی مسیح کی مصلوبی کا نشان کیونکر ہوئی

کلیسیا ۹

کہ جسمین چار پیشین گوئیان مرقومہ کتب مقدسہ اہل کتاب وغیرہ بحق حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان والنطق اللسان وعلمہ البیان و فضلہ بالعقل الممیز علی سائر الحیوان ثم الصلوٰۃ والسلام علی من بعث الی الانس والجان وارسلہ بالحجۃ والبرہان وعلی آلہ واصحابہ الذین اجتہدوا فی الدین واکملوا الایمان ورقوا ذوایمدارج العرفان وعرجوا معارج الایقان قال اللہ تعالی جل شانہ فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوریۃ والانجیل یامرہم بالمعروف وینہاہم عن المنکر

(سورہ اعراف آیت ۱۵۸ ارکوع ۱۹) پس وہ (یعنے اپنی رحمت) لکھہ دونگا اونکو جو پرہیزگار ہین اور دیتے ہین زکوٰۃ اور ہماری آیتونکا یقین کرتے ہین وہ تابع ہوتے ہین اس رسول اس اُمّی نبی کے جسکو اوسیکے لکھا ہوا اپنے پاس توریت و انجیل مین وہ اونکو حکم دیگا نیک کام کیواسطے اور منع کریگا بُرائی سے از شہادت قرآنی چھاپہ لکھنو مطبع منشی نول کشور ۱۲۶۱ء صفحہ ۸۱ فصل ۶۱ مسلم ابوذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا القیراط وبروی ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط یعنے مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمینکو جس مین قیراط کا رواج ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ فتح کروگے

ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جس مین قیراط کا نام مشہور ہے (از مشارق الانوار حدیث ۴۸۹)

عیسائی اور یہودی ہمیشہ یون سورج پر خاک ڈالا کرتے ہین کہ حضرت نبی اسلام یعنے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور دین سلام کی بابت کوئی پیشین گوئی توریت وانجیل مین نہین ہے اگرچہ متقدمین اسلام نے بہت سی پیشین گوئیان اسلام کی بابت توریت وانجیل سے بیان کی ہین اب مین بہی ایک ایسی پیشین گوئی کتاب یسعیاہ سے کہ جو عیسائیونمین وفور اعتبار اور عظمت کے سبب پانچوین انجیل کہلاتی ہے اور حضرت یسعیاہ بمحاورہ اہل یہود انبیار کلانمین سے سمجھے جاتے ہین (دیکہو کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ وپادری واش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۴۸ سوال ۱۸۲ — اور صفحہ ۶۱ سوال ۲۳۲) لکہون کہ جسے سنتے ہی کان پکار اوٹہین کہ ہان یونہین ہے اور اسکے بعد اور کچہہ چاہئے نہین

پیشین گوئی ۱

یسعیاہ ۱۹ باب ۱۹ — ۲۳ مین لکہا ہے اوس روز مصر کی ملکت کے بیچون بیچ خداوند کا ایک مذبح اور اوسکی سرحد مین خداوند کا ایک ستون ہوگا اور یہہ مصر کی زمین مین رب الافواج کا ایک نشان اور ایک گواہ ہوگا کہ وے ستمگرون کے ظلم سے خداوند کو پکارینگے اور وہ اونکے لیے ایک شفیع اور ایک نجات دینے والا بہیجیگا اور وہی اونہین نجات دیگا اوسدن خداوند مصر مین جانا جائیگا اور مصری خداوند کو پہچانینگے اور ذبیحہ اور ہدیہ گذرانینگے ہان وے خداوند کی نذرین مانینگے اور ادا کرینگے اور خداوند مصر کو مار یگا وہی ماریگا اور وہی چنگا کریگا اور وے خداوند کیطرف رجوع ہونگے اور وہ اونکی دعا سنیگا اور اونہین صحت بخشیگا اوس روز مصر سے اسور تک ایک شاہ راہ ہوگی اور اسوری مصر مین آوینگے اور مصری اسور کو جاوینگے اور مصری اسوریون کے

ساتھہ ملکے عبادت کرینگے انتہی یہہ پیشین گوئی حضرت یشعیاہ نبی نے یہی حساب کے
مطابق حضرت عیسی سے سات سو چودہ برس پیشتر الہام الہی سے کی تہی او سوقت مین
اہل مصر کی خاص دو حالتین تہین ایک تو یہہ کہ وے سب بت پرست تہے اور
دوسرے یہہ کہ اسور اور مصر کے بادشاہون مین ہمیشہ مخالفت اور لڑائی رہا کرتی تہی
اس پیشین گوئی مین خدا فرماتا ہے کہ وے بت پرستی کو چہوڑ کر خدا کیطرف رجوع لاوینگے
اور خدا کے نام کی قربانی گذرانینگے اور خدا اونکے لیے ایک شفیع بہیجیگا
اور خدا مصر کو ماریگا اور پہر چنگا بہی کریگا اور مصر اور اسور مین موافقت ہو جائیگی اور
مصری اور اسوری ساتھہ ملکر عبادت کرینگے انتہی

اسکا صاحب انگریزی مفسر نے یسعیاہ ۱۹ باب کی ۲۳ وغیرہ آیتون کی تفسیر مین
لکہا ہے کہ مدت تک اسوری مصریون سے لڑتے رہے لیکن یہان پیشین گوئی
ہے کہ یہہ آپسمین ملجائینگے اور اسرائیلیون کے ساتھہ خداوند کی عبادت کرینگے اور
یون بنی اسرائیل ان دو قومون کے لیے بسبب اظہار راہ نجات نعمت ہونگے
اور خداوند انہین مبارک کریگا اور اونپر یون عنایت کریگا گویا کہ یہہ اوسکے لوگ اور
اوسکے ہات کی صنعتین ہین جو تقدیس مین تازہ مخلوق ہوئین جسطرح کہ وہ بنی اسرائیل
کیسا تہہ بہی اوسکے ارث مین کرتا رہا تو تہہ صاحب فرماتے ہین کہ ہات کی صنعت
ہمیشہ اس پیغمبر کے محاورہ مین وہ لوگ مراد ہین جو خدا سے عہد کر چکے اور اوسکی
جماعت مین شریک ہین مین سمجہتا ہون کہ یہہ پیشین گوئی اور شاید اس عجیب پیشین گوئی
کے بعض جزو پوری ہونا باقی ہین ہان مذہب عیسائی کچہہ دنون تک اون
ملکون مین پہیلا تو ضرور رہا لیکن ابتک یہہ سامان جنکا یہہ ثبوت انتظار کر رہی ہے
نہین ہوئے انتہی

پادری فانڈر نے میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۲۲۸ و مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۲ء صفحہ

۵ اس مفسر کے قول سے اتنا تو ثابت ہوا کہ یہہ پیشین گوئی عیسائیون کے حق مین ابہی تک پوری نہین ہوئی ۱۲

۲۶۹ مین لکھا ہے کہ سنہ ۲۰ ہجری حضرت عمرؓ کے عہد خلافت مین سعد ابن ابی وقاص نے ایران اور اسی عہد مین خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا تھا انتہے پس ایکہزار اور دو سو برس سے زیادہ عرصہ گذرا کہ یہہ پیشین گوئی پوری ہوئی چنانچہ سیر الاسلام صفحہ ۴۴ و ۴۵ مین لکھا ہے کہ ۲۳ ہزار مسلمان جنگ اسکندریہ مین شہید ہوئے (سنہ ۶۳۸ء مین) عمرو نے خلیفہ کو لکھا کہ بڑا شہر مغربی میرے قبضہ مین آگیا ممکن نہین کہ مین اسکی دولت اور خوبیکا بیان کرون اور اتنا لکھنا کافی ہے کہ اس مین چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور چار ہزار تماشہ گاہ اور بارہ ہزار دوکانین کنجڑون کی اور چالیس ہزار یہودی باجگذار ہین اس شہر کو صلح یا شرط سے نہین لیا بلکہ ہتیار کے زور سے اسپر قابض ہوئے اور مسلمان چاہتے ہین کہ وہ اپنے اس فتح سے نفع اوٹھاوین — حضرت عمرؓ نے لکھہ بھیجا کہ رعیت کے مال کو ہاتھہ نہ لگاوین اور خزانہ بادشاہی کو واسطے تعلیم کرنے وحدانیت خدا اور پیغامون رسول کے رہنے دین انتہے الغرض کوئی مسلمان اور عیسائی اور یہودی بلکہ بت پرست بہی اس سے انکار نہین کرسکتا کہ مصر مین خدا پرستی جاری ہے اور مصری اور اسوریونکا ایک ہی دین اسلام ہے اور اونمین ایکہی خدا کی پرستش ہوتی ہے اور مصری اسوریونکے ساتھہ اور اسوری مصریون کیساتھہ گہرون اور مسجدون مین ملکے عبادت کرتے یعنے نماز جماعت ادا کرتے ہین اور اون دونون مین کسیطرح کا خطرہ مخالفت وجدال باقی نہین رہا اور مصر سے اسور تک ایک شاہراہ ہوگئی کہ وہ دونون آپس مین موافقت اور رسم وراہ رکھتے ہین اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس پیشین گوئی کے پورے ہونے مین کوئی بات باقی رہگئی جو کہ سوا دین اسلام کے اور کسی دین کے مصر و اسور مین جاری ہونے سے مراد ہے پہر یہہ کہ وے ستم کرون کے ظلم سے خدا و ند کو پکارینگے انتہے سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۲۵ مین

لکھاہے کہ اہل مصر یا نصاریٰ اسے کو پہت مسلمانونکے آنیسے خوش ہوئے انہون نے (یعنے مصریون نے) بسبب اصول اور قواعد اپنے مذہب کے شہنشاہون استنبول کے ہات سے بہت ایذا اوٹہائی تہی اور اسلیئے اونہین تبدیلی حکومت کی توقع سے خوشی حاصل ہوئے اسکے لیئے ایک اور خاص دلیل یہہ ہے کہ مصر مین قربانی خدا کے نام کی گذرانی جاتی ہے جیساکہ پیشین گوئی مین لکھاہے کہ ذبیحے اور ہدی گذرانینگے اسلئے اور یہہ خاص نشان دین اسلام کا ہے کیونکہ یہودی سواہی ہیکل یروسلم کے اور کہین قربانی نہین گذراتے تہے اور وہ چہہ سو برس پیشتر آغاز اسلام سے بالکل برباد ہوگئی اور اسکے بنا پر اسلامی مسجد تیار ہوئی اور عیسائیونمین باوجود عقیدہ مصلوبی مسیح قربانی گذرانانا جائز ہے اب قریب تیرہ سو برس سے جو مصر مین اہل اسلام قربانی گذراتے ہین منجملہ اور بہت علامتون کے کہ مذہب حق مین ہوتی ہین ایک یہی علامت مذہب حق ہونیکی اسلام کی بابت تمام عالم مین آفتاب کیطرح روشن ہے کہ مصری لوگ اسلام قبول کرکے اوسی خدا کی جو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا خدا ہے کہ مصر مین قربانی گذراتے ہین اور چونکہ اونیسوین آیت مین ذبیح کا لفظ موجود ہے اس سے ذبیحہ (آیت ۲۱) یا قربانیکے کوئی اور تاویل نہین ہوسکتی سوا جانور ذبح کرنے کے جیساکہ مسلمانونمین دستور ہے ایک اور پہچان یہی یاد رکہنا چاہیئے کہ حضرت یسعیاہ الہام الٰہی سے فرماتے ہین کہ اوسدن خداوند مصر مین جانا جائیگا اسلئے یہہ بات مصر مین اسلام ہی کے سبب سے پائی گئی ورنہ یہودی اور عیسائی خدا پرستی کو تو مصر والے آغاز اسلام سے پہلے ہی جانتے تہے چنانچہ ہزارون یہودی اور عیسائی مصر ہی مین بستی تہے تو بہی نہ اون دونون ملکون والون نے خداوند کے لیئے کبہی ذبیحے گذرانے اور نہ اون دونونکے آپسمین موافقت ہوئی مگر اس پیشین گوئی مین

اوسدن کا لفظ اوسیدن سے پکار رہا ہے کہ اسلامی خداپرستی سے اہل مصر واقف ہونگے یعنے جسدن اسلامی خداپرستی مصر مین پہیلے گی اوسدن خداوند مصر مین جانا جائیگا اور مصری خداوند کو پہچانینگے اور ذبیحے (یعنے قربانی) اور ہدیئے گذرانینگے

پہر یہہ کہ خداوند مصر کو ماریگا وہی ماریگا اور وہی چنگا کریگا انتہی یہہ اہل مصر کا لشکر اسلام سے شکست کہانا اور مارا جانا مراد ہے چنانچہ سب اہل تواریخ جانتے ہین کہ ملک مصر صلح یا شرط سے نہین بلکہ تلوار کے زور سے تصرف اسلام مین آیا (دیکہو سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء باب ۲ صفحہ ۴۵) اور وہی چنگا کریگا انتہی اس سے زیادہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لڑائی مین اہل مصر کا مغلوب ہونا اور پہر تسلط اسلام کے امن مین رہنا بیان ہوا ہے چونکہ یہودیون کو بار بار مصریون اور اسوریون نے آپ جا کر مغلوب کیا تہا چنانچہ سیلبق اور انتیوکس وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہے اور اس پیشین گوئی مین تو اہل مصر کے مغلوب ہونیکا ذکر ہے اور عیسائی لوگ دین کے واسطے لڑنا ہرگز جایز نہین سمجہتے پس اس پیشین گوئی مین سوا اہل اسلام کے اور کسیکا حصہ نہین ہے پہر یہہ کہ اونہین صحت بخشیگا مصریون نے بادشاہون ٹولومی کے وقتمین اور رومیون نے سلطنت مین شریجن قیصر کی بہت سعی کی کہ ایک نہر واسطے آمد و رفت اجناس کے دریاے نیل اور بحر قلزم کے بیچمین تیار کرین لیکن یہہ امید اونکی نہ بر آئی حضرت عمرؓ کے حکم سے عمرو ابن العاص کے سپاہیون نے یہہ نہر الفی میل کی لنبی کہودی اور وہ جاری اور محفوظ رہی انتہی از سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۶ پس جو منا کہ مصریون کو ایک مدت سے تہی اور جو مرض کہ پورا نا ہو رہا تہا اوسکے لئے یہہ نہر صحت بخش بلکہ چشمہ زندگی یا آب حیات ہوگئی لیکن اگر اہل کتاب کو تقین ہو تو وہ مضمون جو اہل مصر کی طغیانی سعد نیل

کیوقت ہر سال اوس مین ایک لڑکیکو پھینکنے کا دستور موقوف کرنے کیواسطے حضرت عمرؓ سے ظہور مین آیا اہل مصر کے لئے زیادہ صحت بخش ہے فیران بادشاہ مصر سیثاسٹرس کی گدی پر بیٹھا مگر جو کراوسکی بات اوسکی ساتھہ تہی تواوسکی شان وشوکت کو نہ پہونچا ہیرودوٹس صاحب کے بیان سے واضح ہوتاہے کہ یہہ بادشاہ اپنے بزرگونکی راہ پر نہ چلا چنانچہ ایکمرتبہ یہہ اتفاق ہوا کہ نیل کی طغیانی ستائیس فٹ تک پہونچی اور اس بادشاہ نوجوان نے پانیکے جوش وخروش اور موجون کے زور وشور یہہ تاؤ کہا کر دریا کے تیر مارا اور اپنے گمان فاسد مین اوسکو (یعنے دریا کو) گستاخی کی سزا دی اگر یہہ بات سچ ہے تو اوسنے وہین یہہ سزا پائی کہ اوسکی آنکہون مین پانی اتر آیا اور جو کچہہ کیا تہا وہ اوسکے آگے آگیا انتہےٰ از قدیم تاریخ مصر مولفہ رولن صاحب ترجمہ ہیین ٹیننگ سوسئیٹی مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۶۴ء صفحہ ۸۵ اب اس واقعہ کو حضرت عمرؓ کی اوس کرامت سے جو رود نیل کی نسبت ابہی بیان ہوچکی مقابلہ کرنا چاہئے اس مقام پر ایک بڑا اشارہ سمجہنے کے لایق یہہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے ایک ساتھہ مصر اور اسور کی بابت یہہ پیشین گوئی فرمائی یعنے ضرور ہوا کہ ایکہی ساتھہ ان دونون ملکونکی یہہ سب حالتین بدل جائیین حالانکہ اوسوقت مین جب پیشین گوئی ہوئی اون دونو ملکونکی بادشاہتین جداجدا تہین جسطرح بت پرستی کے عقاید اور دستور اون دونون مین جداجدا تہے اور ایکہی دفعہ ان دونون ملک والون کی یہہ سب حالتین بدل جانا ایسا امرعظیم بلکہ ناممکن تہا کہ کسی انسان کی توکیا بلکہ فرشتہ کے بہی خیال مین نہ آسکے لیکن قادر مطلق خدا جسنے یہہ پیشین گوئی فرمائی وہی سب کچہہ کرہی سکتا تہا چنانچہ پادری فانڈر صاحب کے قول سے مین لکہہ چکا ہون کہ قریب ہی زمانہ مین خالد اور معاویہ نے شام اور عمرو ابن العاص نے مصر خلافت حضرت عمرؓ مین فتح کیا اور تبہی سے یہہ دونون ملک دارالاسلام اور ایکہی سلطنت سے متعلق ہوگئے کہ پہر کسیطرح کی جنگ وجدل کا موقع ہی نہ رہا اور کشف الآثار مطبوعہ ۱۸۴۶ء صفحہ

بیساٹرس یا سیساٹرس برہہ بیبق از تواریخ قدیم جلد ۱ صفحہ ۳۳ جدول تاریخ پہر بیساٹرس سنہ عیسوی سے ۹۷۱ برس پیشتر شاہ مصر رجعام بن سلیمان تہا ۱۲

۹ ۱۳ ۱ مین لکہا ہے کہ مصر ۲۰ہجری مین لشکر اسلام نے فتح کیا انتہے پس ہر شخص اس پیشین گوئی کی آیتون کو پڑہ کر فوراً یہہ کہدیگا کہ یہہ پیشین گوئی مصر اور اسعور مین دین اسلام کے جاری ہونے سے پوری ہو چکی اور اسکے پورے ہونے سے یہہ بات ثابت ہے کہ دین اسلام سچا دین ہے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و الہ وسلم مصریون کی بہی شفیع ہین جیسے اپنی ساری امت کے شفیع ہین اگرچہ یہود و نصارا اس بات مین اپنے دلکو سخت کرین مگر اس سے خدا کے بندوبست مین کچہہ نقصان واقع نہین ہوتا اور یہہ سخت دلی بہی کچہہ تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ توریت مین سے جہان جہان مسیح کی خبر عیسائی علما بتاتے ہین یہودی ابتک اوسے اپنے طور پر ثابت ہونے نہین دیتے اور کسی اور مسیح کے جسے اہل اسلام مسیح الدجال کہتے ہین منتظر ہین اسیطرح عیسائی بہی حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کی خبر توریت و انجیل سے ثابت ہونے نہین دیتے اگلے فلاسفہ بہی انبیاء علیہم السلام کی باتونکو اپنے نزدیک بے اصل سمجہتے تہے مگر خدا کے حضور نہ حکمت چلتی ہے نہ زبان درازی کام آتی ہے کہان حکیم کہان فقیہ کہان اس جہان کا بحث کرنے والا کیا خدا نے اس دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہین ٹہرایا اول قرنتیون کا ۱ باب ۲۰ واضح ہو کہ مصر جسکے پاے تخت کا نام القاہرہ اور مصر بہی کہتے ہین مزرایم یا مصر نامی حام کا بیٹا اوسکا بانی تہا وہ ملک افریقہ کے بڑا اعظم کے پورب اور اتر کے کونے مین ایک لنبی وادی کے درمیان جسکے بیچ دریاے نیل بہتا ہے واقع ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب ۱۸۶۷ ناشہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کیطرف سے صفحہ ۹

اسور جسکا دار السلطنت شہر نینوی تہا جہان کا بادشاہ سلم نصر (یا سلمن آذور) بنی اسرائیل کے دس فرقونکو مغلوب اور اسیر کرکے لیگیا اور اونہین مادے کی بستیون مین بسایا یہہ دار السلطنت دجلہ ندی کے کنارے پر تہا از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۶ و ۷ — اسکے ایک بادشاہ نے شہر دمشق کو ضبط کر لیا تہا

دوسرا اسرائیلی ملک کو قبضے مین لاکر اوسکے باشندونکو سات سو اکیس
برس مسیح سے آگے اسیری مین لیگیا تھا تیسرے نے ملک یہودا کے دار السلطنت
یروشلم پر حملہ کیا تھا سنہ ۱۲ع مین ایک مورخ لوسین نامی نے جو اوس اطراف
مین رہتا تھا بیان کیا ہے کہ شہر نینوی بالکل برباد ہو گیا ہے اوسکا کوئی پتا باقی
نہین رہا کوئی نہین بتلا سکتا کہ اسکا مقام کہان ہے از طلوع آفتاب صداقت
صفحہ ۱۰۷ حضرت یونس اسی دار السلطنت مین خدا کیطرف سے بھیجے گئے تھے اُس
شہر والون نے توبہ کی اور اوسکے سو برس بعد یہہ شہر غضب الہی سے زمین کے
اندر دہس گیا اس سبب سے اوسکے ویرانی کا کچھہ نشان باقی نہ رہا از سوال و
جواب ترجمہ پادری یونس سنگھہ و پادری والش صاحب چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۵ع
صفحہ ۳۷ و ۴۷ یہہ دار السلطنت اسور یعنے شہر نینوہ کنار مشرق پر دجلہ کے
شہر موصل کے مقابل مین آباد تھا وہان کے رہنے والے اپنی ہجرت کے زمانہ
سے یہی نام اوس مقام کا بتاتے ہین اسی جگہہ پر رومی بادشاہ ہرقل کے لشکر
اور قشون خسرو پرویز سے قتال ہوا تھا اور گبون مورخ لکھتا ہے کہ رومی لشکر پرویز
رود ارس سے دجلہ تک چلا آیا اور خسرو پرویز کی فوج کا سپہ سالار ہر اس کے
ساتھہ اونکا تعاقب کرتا رہا جب تک کہ اوسنے اپنے بادشاہ خسرو سے حکم قطعی
نہ پایا کہ البتہ یکبارگی لڑائی کو تمام کرنا چاہیے اور کنار مشرق پر دجلہ کے شہر
موصل کے مقابل قدیم زمانہ مین نینوی آباد تھا لیکن مدت سے یہہ شہر (نینوی)
اور کہنڈر اوسکے ناپدید ہو گئے پس یہہ خالی مقام عرصۂ قتال دونون لشکرون کا
ہوا انتہے از کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چھاپہ اڈنبرغ سنہ ۱۸۴۷ع اصل
زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر کیتھ قسیس اگستی سے پادری مرک صاحب نے
فارسی مین ترجمہ کیا صفحہ ۹۵ - ۹۸ پس یہہ نینوی شہر ملک اسور کا دار السلطنت
تھا دیکھو مقدس کتابکا احوال چھاپہ لندن سنہ ۱۸۶۲ع باب ۷ ۴ صفحہ ۱۱۳ -

اور ۲ سلاطین ۹ اباب جیسا کہ صفنیاہ ۲ باب ۱۳ مین ہے وہ اوتر پر اپنا ہات چلاویگا اور اسور کو خراب کریگا اور نینوہ کو ویران اور جنگل کی مانند خشک کریگا انتہی بعضے لوگ خیال کرتے ہین کہ نینوہ وہ مقام ہے جسے اب کربلاے معلے مقتل امام حسین علیہ السلام کہتے ہین کیونکہ کربلا کا ایک نام نینوی بہی ہے چنانچہ یہہ بات ورچ صاحب کے بیان سے بہی جو ایک مدت تک بغداد شریف مین سرکار انگریزی کیطرف سے ایلچی رہے کچہہ ثابت ہوتی ہے دیکہو کشف الاثار صفحہ ۹۸ وہ دار السلطنت خسف ہوگیا تہا اور وہ ملک سلطنت شام کا ایک ضلع ہوگیا چنانچہ ابتک سے یہہ بہی معلوم کرنا چاہیے کہ اسوریون کے بت اور سے تہے یعنے نسرک اسوریونکا معبود تہا ۲ سلاطین ۱۹ اباب ۳۷ اور مصریون کے بت اور سے تہے یعنے مینس وغیرہ دیکہو کیفیت نامہ ترجمہ پادری اشٹرن صاحب مطبوعہ الہ اباد ۱۸۶۷ء تاریخ انڈیا ٹریکٹ سوسایٹی کے لئے صفحہ ۳۴۳ جہان لکہا ہے کہ یہہ عبادت ملک مصر سے ابراہیم کنعان اور ونکی ملک تک پہیلی اور رفتہ رفتہ استارات کی عبادت مین ایسی شامل ہوگئی کہ جہان استارات کا ذکر ہے وہان سیرت (جسے رومی فینس یا ینس کہتے تہے کیفیت نامہ صفحہ ۲۳۳ سطر ۱۳) کی عبادت سے یہی مطلب ہے انتہی مگر تبہی وہان وہ دونون ملکون مین اسلام جاری ہے

دوم تواریخ کلیسیا حصہ ۲ صفحہ ۵۵ مین مصری عیسائیونکا حال اسطرح لکہا ہے قولہ اس شہر کے مسیحیونکی خبر ایک رومی مورخ وہپسکس نامی کی کتاب مین ملتی ہے اوسنے قریب سنہ ۳۰۰ء مین روم کی تواریخ لکہی اور اوس مین ایک خط جو ادرین شہنشاہ نے ۱۳۴ء مین اسکندریہ کے سیر کرکے لکہا مندرج کیا خط مذکور مین یہہ عبارت ہے کہ مین نے اہل مصر کو ہر اطراف مین دیکہا سبکو سبک فراج اور متلون پایا سراپیس (نام مصری بت) پرست مسیحی ہین اور وہ جو اپکو مسیحی اسقوف ظاہر کرتے ہین سراپیس کو مانتے ہین انتہی

حزقیل ۳۰ باب ۱۳ مین مصر کی بابت یہہ پیشین گوئی ہے خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے کہ مین بتونکو بہی توڑواونگا اور نوف مین سے مورتونکو مٹاڈالونگا اور آگے کو مصر کی زمین کا کوئی بادشاہ نہوگا اور مصر کی زمین مین ایک دہشت رکھونگا انتہے یہہ پیشین گوئی پانسو ستہتر برس پیشتر سنہ ع سے حزقیل نبی نے فرمائی تہے تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ باہتمام پادری روڈلف صاحب ۱۸۶۹ء جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے زبان انگریزی مین لکہا اور ۱۸۳۹ء مین مطبوع ہوئی تہی اوسکے صفحہ ۳۳ مین لکہا ہے کہ پیشتر ملک مصر بہت ہی وسیع اور آباد تہا — اٹہارہ ہزار بڑے بڑے شہر اس سے متعلق تہے — اسکی عین آبادی کی حالت مین حزقیل نبی نے یہہ نبوت کی تہی سراسین (یعنے عرب) اور اونکے بعد مملوکس (یعنے مملوک) مصر کے حاکم ہوئے اور آخر کو ترک لوگ اونپر قابض ہوگئے اور آجتک وے اونہین کے ماتحت ہین — اگرچہ یہہ نبوت دو ہزار برس پیشتر کی گئی تو بہی ٹہیک ٹہیک پوری ہوئی انتہے اس پیشین گوئی مین خدا فرماتا ہے کہ مین بتونکو توڑواونگا پس یہہ بت پرستی مصر کی وہان دین اسلام کے رایج ہونے سے موقوف ہوگئی اور مسلمانون کے ہات سے خدا نے اونکے بتونکو توڑوایا اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی مصر کی زمین کا بادشاہ نہوگا انتہے سو یہہ بہی ظاہر ہے کہ وہ سلطنت روم یعنے استنبول کے ماتحت بلکہ اوس سلطنت کا ایک صوبہ ہے جیسا کہ مترجم تعلیم الایمان کے قول سے ثابت ہے کاش کہ اہل مصر اس پیشین گوئی پر غور کرکے اپنی حالت پر قناعت کرتے تو کبہی سلطان ترک کی فرمان برداری سے اونکا سر نہوتا اور ہمیشہ بے خطرہ رہتے +

لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیلر نوان چہاپا تصحیح کی ہوئی اوکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ ونیرس کی اور ممبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ یونس وکاستا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ صوبجات بنگالہ وبہار واڈویسہ جلد ۲ مطبوعہ سلیج چرچ مشن ۱۸۲۹ء صفحہ ۲ مین لکہا ہے

قول یہودیون کی امید اس بات کی کہ ایک مسیح آنیوالا تہا اور مسیحیونکا اعتقاد بسبب وعدۂ ربانی کے کہ ایک تسکین دینے والا (پاراقلت یا فارقلیط) آئیگا ان دونون باتون سے محمد صلعم نے فایدہ اوٹھایا اور کہا کہ وہ وہی شخص تہا جو کہ سارے عالم کو آرام و شادمانی پہر پہونچائے ماسوا اسکے عربون کا بہی ایک قول ایسا رایج تہا جو کہ اس بات کی اعانت کرے کیونکہ اون مین مشہور تہا کہ ایسا شخص قبیلہ قریش سے ظاہر ہوگا اور اوسے قوم سے خصوص محمد صلعم نکلا تہا تمت کلامہ بعینہٖ نقل کالاصل

قدیم رومیون کے ایک نسخہ کتاب مین جو سِبِلّون کہلاتا ہے یہہ پیش خبری لکہی ہے کہ جسوقت مین رومیون اور مصریونکی سلطنت ملجائیگی اوسیوقت اونکے درمیان ایک نہایت زبردست بادشاہ ظاہر ہوگا جو کامل دیندار اور راستباز ہوگا اور ہمیشہ تک سب ملکونپر حکومت اور سلطنت کریگا فقط

قدیم الہانیونکی کتاب مین جو اِوّا کہلاتی ہے لکہا ہے کہ ایک نہایت خوب صورت اور عزت دار جوانمرد آکر دیوتاؤن کے راج کو نیست کریگا اور ایک دین اور ایک سچائی کی حکومت زمین پر قایم کریگا فقط

چونکہ حضرت عیسٰے نے رفیقون کی قلت کے سبب سے فرمایا کہ میرے بادشاہت اس جہان کی نہین ہے یوحنا ۱۸ باب ۳۶ — اور پہر یہہ کہ چڑیون کو بسیری اور لومڑیونکو ماندین ہین پر ابن آدم (یعنے مسیح) کو زمین پر سر رکہنے کی جگہہ نہین ہے متی ۸ باب ۲۰ اور رومیونمین تو ایک نہایت زبردست بادشاہ کی خبر ہے جبکہ مصر اور روم کی سلطنت ملجائیگی سو ظہور اسلام کے سبب ایسا ہی ہوا جو کہ روم یعنے قسطنطنیہ اور مصر کی سلطنت کے ملجانے سے علاقہ رکہتا تہا واضح ہو کہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بقول پادری فانڈر قریب ساتہی برس بعد مصر مین حکومت اسلام قایم ہوئی یعنے سنہ ۷۰ھ ہجری مین اور اسی سال مین روم کی سلطنت سے بہی اکثر ملک حکومت

اسلام مین شامل ہوئے بلکہ اس سے پیشتر رومیون نے اوسی سال جبکہ سال مین کہ حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم نے وفات پائی بصرہ اور دمشق وغیرہ کے میدانون مین فوج اسلام سے شکست کہائی اور یہہ سب ملک جو اون دنون روم کی سلطنت کے بڑے صوبے تہے تصرف اسلام مین آئے یعنے وفات حضرت نبی آخر الزمان صلعم ہفتم جون سنہ ۶۳۲ع مین فتح بصرہ اوسی سال یعنے سنہ ۶۳۲ع مین فتح دمشق میدان اینزناڈن کے لڑائی مین اوسی سال یعنے ماہ جولای سنہ ۶۳۴ع مین اور دوسری فتح سنہ ۶۳۴ع مین اور فتح امیس اور بعلبک سنہ ۶۳۵ع مین فتح بیت المقدس سنہ ۶۳۷ع مین فتح حلب سنہ ۶۳۸ع مین فتح انٹی اوک (یعنے انطاکیہ) بہی سنہ ۶۳۸ع مین فتح مصر بہی اسی سال یعنے ماہ جون سنہ ۶۳۸ع مین (از سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۲۵ — ۴۵) لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین ہے کہ چند سال کے عرصہ مین اونسے (یعنے حضرت صلعم سے نے) سارا ملک عرب کا مطیع کریا اور پہر ملک سیریا پر حملہ کر روم کے کئی شہر ونکو اپنے اطاعت مین لایا تہے

اب رہا یہہ اختلاف کہ پادری فانڈر کے قول سے قریب سات برس بعد وفات حضرت نبی اسلام صلعم کے مصر اور شام سنہ ۱۲ ہجری مین فتح ہوئے اور سیر الاسلام کے بموجب حضرت صلعم کے وفات کے چہہ برس بعد اور قریب چہہ برس بعد پہلی فتح دمشق کے مصر فتح ہوا یہہ اختلاف کچہہ بڑا نہین ہے دستور ہے کہ ہر مہم مین اوسکی کامل سر ہونے تک کچہہ عرصہ گذرتا ہے اور بعد فتح دار الریاست کے اوسکے تواج جو ملک ہوتے مین اونپر تسلط ہونے تک بہی کچہہ عرصہ گذرتا ہے چنانچہ ملک مصر مین جو دو مہینے تک لشکر اسلام نے صرف اسکندریہ کا محاصرہ کیا تہا اور ایران بہی سنہ ۶۳۲ع مین لشکر اسلام سے نے فتح پائی تہی مگر تمامی فتح ایرانکی بقول پادری فانڈر سنہ ۱۲ ہجری اور بقول سے سنہ ۶۳۸ع مین ہوئی دیکہو سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۴ و ۴۵ پس سنہ ۶۳۴ع مین شام کی پہلی فتح اور سنہ ۶۳۸ع مین مصر کی پہلی فتح ہوئی

تہی اس حساب سے ان دونون ملکونکے آغاز فتح کے سنہ ۶۳۲ع کہ یہی سال وفات رسول اللہ صلعم کا بہی ہے اور پہلی فتح سنہ ۶۳۸ع مین ہوئی اسکے سوا پادری فانڈر نے سنہ ہجری لکہے ہین اور مہینے کا نام نہین لکہا پس ممکن ہے کہ شروع سنہ ۱۲ ہجری ہو اور سال قمری یعنے ہجری اور سال شمسی یعنے عیسوی مین یہی جو تفاوت ہوتا ہے اسے سب جانتے ہین اس حساب سے فتح شام اور مصر اور سال وفات رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین کچہہ تفاوت واجبی نہین ہے اور آدمیونکے درمیان ظاہر ہونے سے مراد یہہ ہے کہ اوسی زمانہ مین دنیا کی قومین حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے خوب واقف ہوئین اسکے سوا سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۱ - ۴۳ لکہا ہے کہ فتح انٹی اوک ۶۳۸ع مین ہوئی یہہ پہلی بار تہی کہ فوج روم کی ہات سے مسلمانون کے قتل ہونے ایک وبا آئی اور اسکے باعث سے بہت سے مسلمان بہ نسبت تلوار دشمن یا عیاشی انٹی اوک کے ہلاک ہوئے - اس سال پچیس ہزار آدمی موئے اور اہل عرب اٹہارہوین برس ہجری کو ساتہہ بڑے غم کے یاد کرتے ہین تمت کلامہ اس سے ظاہر ہے کہ ۱۸ ہجری مین مصر فتح ہوا کیونکہ یہی سال یعنے ۶۳۸ع مصر کے فتح کامل کا بہی ہے پادری فانڈر نے معلوم نہین کس سبب سے ۱۲ ہجری لکہے اور اس حساب سے وفات حضرت صلعم سے شام کے کامل فتح تک صرف پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہے اور چونکہ حضرت یسعیاہ کی پیشین گوئی مصر اور اسور کی بابت تہی پس روم کی سلطنت مین سے انہین ملکون کے ملجانے اور وہان دین اسلام جاری ہونے سے اس رومی کتاب سبیلی لینون اور کتاب یسعیاہ کا مطلب پورا حاصل ہوتا ہے اور یہی روم اور مصر کا ملجانا ہے اور آخرکار تمام سلطنت روم معہ تختگاہ کے تصرف اسلام مین در آیا اور مصر بہی معہ اسور وغیرہ اوس مین شامل رہا چنانچہ ابتک ہے

اور ایہا تیو تمین جو اسکی خبر ہے کہ ایک خوبصورت اور عزت وار جوان مرد اگریت پرستی کو

نیست کریگا الخ سو خوبصورتی اور شرافت حضرت صلعم کی تو مثل آفتاب روشن ہے کتاب سیر الاسلام صفحہ ۲۲ مین لکھا ہے کہ مؤرخین تاریخ عربستان کی کہتے ہین کہ حضرت صلعم بہت حسین و عقیل تھے انتہے اور اسپان ہمیس جو کہ نہایت متعصب مسیحی ہے گواہی دیتا ہے کہ حضرت صلعم حسین اور ذہین تھے (سیل کا مقدمہ صفحہ ۶) اور گبن صاحب مؤرخ نے لکھا ہے کہ انحضرت صلعم حسن مین شہرہ آفاق تھے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۱۷

اور شرافت کی بابت دیباچہ رومن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۲ دفعہ ۲۲ مین جسپر علماء عیسائی نے اپنے طور کا حاشیہ اور دیباجہ لکھا اور ۱۸۴۴ء مین الہ آباد مشن پریس مین چہاپا لکھا ہے کہ محمد کا تولد درمیان اوس فرقے اور گھرانیکے جو اونمین شریف لشرفا تہا یعنے قریش کے ہوا انتہے اسیطرح سیر الاسلام صفحہ ۵ و ۶ مین دیکھنا چاہئے خاصکر صفحہ ۵ مین یہہ فقرہ کہ عرب کی سب قومون سے قریش کی قوم بڑی عزت دار تھی انتہے اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ انحضرت ملک ایشیا کے سب مین بڑے نامی و گرامی آدمی تھے انتہے

اور اسیطرح لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲ سطر ۲ مین یہی ہے اور حمائتیہ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۵ء صفحہ ۸ دفعہ ۱ مین جو ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء کا ہے ڈاکٹر ویت کے قول سے لکھا ہے کہ محمد عرب کے ایک نہایت معزز قوم اور نہایت عمدہ خاندان مین سے تہے ـ صورت مین شکیل اور اطوار مین رسیلے اور بے تکلف تہے اور بلند حوصلگی وہ عنایت ہوئی جو طوفان مصیبت کو فرو کر سکے اور غیر معقول تعلیم کے قبایح کے مقابلہ مین فروغ پائی غرضکہ آپ جامع اون اوصاف کے تہے جو فی حد ذاتہا زیادہ عمدہ تہے انتہے

اور بت پرستی کے نسبت ہونیکا مضمون ان عبارتوں سے جو ہین لکھتا ہون دریافت

ہوجائیگا سیر الاسلام صفحہ ۱۵۔۹ مین لکہا ہے ساتوین برس ہجری کے آخر مین اپنے
وطن کے اندر جناب رسالت مآب صلعم امور دینی اور دنیاوی کے سردار مقرر ہوئے۔
اونہون نے بتونکو خانہ کعبہ کے توڑ ڈالا اور اس آلودگی سے اس مکان کو پاک کیا
یہہ حکم جاری ہوا کہ مکّہ مین کوئی کافر نہ آوے اور نہ رہنے پاوے مگر دوسرے شہرونمین
ملک حجاز کے جنمین شہر مکہ اور مدینہ واقع ہین آنے جانیکی رخصت ہوئی۔ جناب
باوقار کو حالت ذلت کفار قریش پر رحم آیا یا اونکی شجاعت کا لحاظ کیا اور مغلوب قریشون
سے فرمایا کہ اس شخص سے جسکو تمنے بہت ایذا دی ہے اور ستایا کیا رحم کی توقع رکہتے
ہو اونہون نے عرض کیا کہ ہمین بہروسہ آپکی عالی ہمتی سے ہے رسول نے خدائے
رحیم کے جواب دیا کہ یہہ تمہارا اعتماد بہت صحیح ہے جاؤ مینے تمہین امن دیا اور آزاد کیا۔
عرب کی اور قومون نے جو کہ ریگستان مین رہتی ہین تابعداری پیغمبر صلعم کی اختیار کی
مگر فرقہ ہوازن اور طایف کے رہنے والون نے جو کہ تمام عربستان مین ایک نہایت
زرخیز جگہہ ہے اور آب و ہوا اس ضلع کی بہت اچہی ہے مقابلہ کیا اور اونکے جان
و مال دونون برباد ہوئے اور بت اونکے توڑے گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
دین پر ایمان لائے اور بعد اوسکے تمام ملک عرب مین ایک مذہب اور ایک سلطنت
ہوگئی رسول کریم نے بعد مقرر کرنے اپنی سلطنت کے مکہ اور مدینہ مین ارادہ کیا کہ
قرب و جوار کے بادشاہونکو مذہب حق سے اطلاع دین۔ ایک شخص واسطے پہنچانے
پیغام رسالت کے بصرہ کو بہیجا گیا اور شرحبیل نے اوسے کہ امیر قوم نصرانی اور
عرب تہا اور ہرقلیس شاہ استنبول کا تابعدار تہا دمشق کے نزدیک پکڑ کر مار ڈالا۔
گو کہ یہہ ایذا بہت تہی مگر اسمین سختی کمال تہی۔ تین ہزار آدمی تیار ہوئے اور حضرت
نے اونہین فرمادیا کہ تم خدا کی راہ مین خوب شجاعت سے لڑنا اور بیان خوبیون دنیا اور
آخرت اور انعام غازیون اور شہیدونکا بہت فصاحت سے کیا اور کہا کہ دشمن کے خزانےکے

ان حوازین از میزان الحق مطبوعہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۶۴

سوا اور کسیکا مال رعیت مین سے نہ لوٹنا۔ میری مصیبتون اور سختیون کے عوض مین
خانہ نشین لوگونکو ایذا نہ دینا اور عورتون اور دودہ پیتے بچون اور بڈہون کو جو مرنے کے
قریب ہون نہ چہیڑنا۔ مکان اون لوگون کے جو مقابلہ نکرین توڑنا نہین اور وہ
چیزین جنکے وسیلے سے وہ اپنی اوقات بسر کرتے ہین تباہ نکرنا اور پہلواسے درختونکو
تلف نکرنا اور کہجور کے درخت کو ہات نہ لگانا کیونکہ اہل شام کو اوسکے سایہ سے بہت آرام
ہے۔ جنوب مین دمشق کے بیچ قریہ موتی ضلع بلکا کے اہل اسلام کا لشکر روم اور شام
کی فوج سے مقابل ہوا۔ زید جو کہ غلامی سے آزاد کیا گیا تہا اور جعفر اور عبد اللہ فوج
اہل اسلام کے سردار مقرر ہوئے اور انکو جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ اگر تم مین
سے ایک مارا جاوے دوسرا اوسکی جا پر فوج کا سردار ہوا اور یہہ تینون سردار نامدار
اس لڑائی مین شہید ہوئے۔ گبن صاحب لکہتے ہین کہ زید بعد ظاہر کرنے کمال شجاعت
کے اول قطار مین شہید ہوئے۔ جعفر نے میدان شہادت مین بڑی مردانگی دکہلائے
اور شجاعت کے نام کو روشن کیا جب انکا داہنا ہات کٹ گیا انہون نے علم کو بائین
ہات مین لیا اور جب وہ بہی تن سے جدا ہو گیا انہون نے اوسکو کٹے بازوؤن سے
نہ چہوڑا آخرکار پچاس زخم کاری کہا کر زمین پر گرے اور درجہ شہادت کا حاصل
کیا۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ انکی جگہہ پر آ کہڑے ہوئے اور بولے آگے بڑہو ساتہ یقین
اور ایمان کے قدم آگے رکہو اور ہمارے لئے فتح یا بہشت ہے۔ وہ نیزہ سے ایک
رومی کے شہید ہوئے اور خالد نے جو کہ حال مین مسلمان ہوئے تہے جہنڈے کو گرنے
ندیا انکی نو تلوارین انکے ہات مین ٹوٹین اور نصرانیونکو جو کہ مسلمانون سے بہت تہے آپ
نے شجاعت اور مردانگی سے ہٹا دیا۔ اسدن دشمنونکا غلبہ رہا اور دوسرے دن خالد
نے اپنے لشکر کو اس تدبیر سے لڑایا کہ فوج عدو کی سراسیمہ ہو گئی اور تفرقہ اونکی
جمعیت مین پڑ گیا۔ اہل اسلام کا لشکر فتحیاب ہوا اور مدینہ کو ساتہ بڑی شوکت و

بیان لڑائی انکا جو رومیو والیو کے ساتہہ ہوئین سنہ ۶۲۹ ع

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

شان اور تہوڑے سے مال غنیمت کے پہر آیا۔ خالد کی ہوشیاری اور چالاکی سے مذہب محمدی صلعم کی بہت ترقی ہوئی اور اسنے اپنی جانفشانی اور دلاوری سے لقب سیف اللہ کا حاصل کیا ہے اور رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مزرا پوری ۱۸۵۶ء جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ سطر ۱۹ اور صفحہ ۱۶۳ مین لکہا ہے خلفاء اسلام تہوڑے برسونمین تمام ملک شام اور یہودیہ معہ یروسلم اور فارس اور عراق اور مصر اور کوچک آیشیا پر غالب آئے اونہون نے اپنے سب مخالفونکو تلوار سے قتل کیا گرجاؤن اور شہرونکو تباہ کیا اور اونکے باشندون سے دین محمدی صلعم قبول کرایا اہل تواریخ لکہتے ہین کہ بعد وفات حضرت نبی علیہ السلام کے بارہ برس کے اندر عرب لوگ چہتیس ہزار شہرون اور قلعون پر قابض ہوئے اور مسیحیونکے چار ہزار گرجونکو ڈہا دیا شاید یہہ مبالغہ ہے لیکن اتنا تحقیق ہے کہ وے ٹڈیون کی فوج کی مانند فتح کرتے ہوئے پہیلتے گئے اور اونکے موافق ملکونکا بہت نقصان کیا شمالی افریقہ کا تمام ساحل جسپر بہت مسیحی جماعتین مقیم تہین اونکے قبضہ مین آیا اور انہون نے مسیحی دین کو اون اطراف سے یہانتک مٹا ڈالا کہ اوسکا نشان باقی نرہا صرف مصر مین کاپٹی (یعنے قبطی) اور فارس مین نسطوریانی عیسائی رہگئے اور انکے سوا بعض اور مقامونمین عیسائیونکے چند چہوٹی جماعتین مگر وے سخت ظلم اوٹہا کے رفتہ رفتہ نہایت پست اور خراب حال ہوگئین

عربون نے اپنے خلیفون کے برگزیدہ کرنیکی بابت آپسمین جہگڑا کیا اور تیس برس تک اس لڑائی مین دل و جان سے مشغول رہے جسکی باعث مسیحیون نے کچہہ کچہہ فرصت پائی ان قضیونکے سبب مسلمان لوگ شیعہ اور سنی نامی دو جُدے فرقون مین تقسیم ہوگئے شیعہ لوگ جو خصوصاً ملک فارس مین رہتے ہین قران کے موافق چلتے ہین مگر سنی لوگ اگلے چار خلیفونکی روایت یا قول کو بہی مانتے ہین سنہ ۶۶۸ء مین وے غیر ملکون پر پہر چڑہائی کرنے لگے اور سات برس تک شہر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا مگر اونکی فوج لڑائی کی کسی زبردست

بیان سے خالد کی ہوشیاری و مذہب محمدی کی ترقی مذہب شیعہ و سنی

جبر یونانی آگ نامی کے وسیلے سے ہٹائی گئی سنہ سات سو عیسوی کے بعد وے افریقہ کے شمالی ساحل کے تمام ملکوں پر قابض ہو کر اور پچھم کے حد بحر اٹلانٹک پاس پہونچکر آبنائے جبر الٹر کے پار ہو کر ملک سپین مین غول کے غول داخل ہوئے بلکہ اونکا یہہ ارادہ تہا کہ یورپ مین سے گذر کر خشکی کی راہ شہر قسطنطنیہ پر حملہ کرین اوسوقت ونگوتہہ لوگونکا بادشاہ جو ملک سپین کا حاکم تہا اوسنے دیر تک بڑی خونریزی کی لڑائی کر کے کہیت آیا تب عرب لوگ بے روک ٹوک ملک سپین مین سے گذر کر کوہ پری نیز کے پار ہوئے اور پیرس اور سیکنس شہروں مین پہونچے اور جیسے تین سو برس پیشتر اون لوگون نے طوفان کی مانند یورپ سے آکر پچھم کی کلیسیاؤنکو نیست ہونیکے خطرہ مین ڈالا تہا ویسے پہر حملہ آور عربون کی اس تیز بارہ کے باعث جو پچہم سے آئے وہ ہلاکت کے خوف مین پڑین فرانس اور الیمان کے سب لوگ تہر تہرا گئے اتہے

اب اگر کوئی کہے کہ کیا یہہ قدیم رومیون اور قدیم الیمانیونکی پیشین گوئیان سچ تہین تو اونکا وین ہی سچا ہوگا تو میری سمجہہ مین یہہ آتا ہے کہ اونہون نے یہہ بات قدیم خدا پرستون سے سنی ہوگی اور اوسکے ظہور کا انتظار کرتے ہوئے اپنی معتبر کتابون مین درج کر رکہین یا جیسے قدیم زمانہ مین خدا ہمارے باپ دادون یعنے ابراہیم اور اسحاق سے وعدہ کے ساتہہ ہمکلام ہوا اور اونکے باپ دادون سے بہی کسیوقت مین وعید کے ساتہہ ہمکلام ہوا ہوگا اور اسکے لئے کچہہ خدا پرستی کی خصوصیت نہین ہے دیکہو بلعام ابن بعور اور اوسکے گدہے کا حال گنتی ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ باب اور ابلیس سے خدا کا باتین کرنا پیدایش ۳ باب ۱۴ و ۱۵ اور اسیطرح کرنیلیوس رومی سے اعمال ۱۰ باب ۱ ـ ۳ ـ اور عیسائی عقیدہ کے بموجب مسیح کا جو عیسائیونکا خدا ہے اوس سامری عورت سے باتین کرنا اسیطرح سمجہنا چاہئے یوحنا ۴ باب ۷ ـ ۲۶ ـ اور خدا نے ابی ملک سے باتین کین جو جرار کا بادشاہ تہا جسکے بابت حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ہرگز خدا کا خوف یہان نہین ہے

(پیدایش ۲۱ باب ۱۱) دیکھو ایضاً ۲۰ باب ۳-۷ پس ابتک توریت وانجیل مین کوئی پیشین گوئی کیسنے ایسی نہ دیکھی ہوگی کہ جس کی صداقت پر دنیا کے بت پرستون نے بہی گواہی دی ہو مگر یہہ وہ پیشین گوئی ہے کہ جس سے اسلام کی شرافت نہ صرف دوسرے مذہب والونکی الہامی کتاب سے ثابت ہوتی اور یہود اور نصارا دونکو اس مین کسیطرح کے عذر کی گنجایش نہین ہے بلکہ بت پرستونکو بہی اوسکی صداقت اور اسلام کی فضیلت کا صاف اقرار ہے اور یہہ کمال عنایت قادر ذوالجلال اور دین اسلام کی سراسر بلندی اقبال سمجہنا چاہے ماشاء اللہ ولاقوت الا باللہ

مسٹر جان ڈیون پورٹ لکہتے ہین کیا یہہ بات خیال مین آسکتی ہے کہ جس شخص نے اس نہایت ناپسند اور حقیر بت پرستی کے بدلے جس مین اوسکے ہموطن (یعنے اہل عرب) مدت سے ڈوبے ہوئے تہے خدا ئے احد برحق کی پرستش قایم کرنیسے بڑی بڑی دایم الاثر اصلاحین کین مثلاً اولاد کشی کو موقوف کیا نشہ کی چیزونکے استعمال کو اور قمار بازی کو جس سے اخلاق کو بہت نقصان پہونچتا ہے منع کیا نہایت سے کثرت ازدواج کا اوسوقت مین رواج تہا اوسکو بہت کچہہ گہٹا کر محدود کیا غرض کہ ایسے بڑے اور سرگرم مصلح کو ہم فریبی ٹہرا سکتے مین اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ ایسے شخص کی تمام کارروائی مکر پر مبنی تہی نہین ایسا نہین کہہ سکتے بیشک محمد (صلعم) بجز دلی نیک نیتی اور ایمان داری کے اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتہہ اپنی کارروائی پر ابتدائے نزول وحی سے جو خدیجہ سے بیان کی اخیر دم تک جبکہ عایشہ کی گود مین شدت مرض مین وفات پائی مستعد نہین رہ سکتے تہے جو لوگ ہر وقت اونکے پاس رہتے تہے اور جو اونسے بہت ربط وضبط رکہتے تہے اونکو بہی کبہی اونکی ریاکاری کا شبہہ نہین ہوا اور کبہی اونہون نے اپنے نیک برتاو سے تجاوز نہین کیا۔ بیشک ایک نیک اور صادق طبیعت شخص جسکو اپنے خالق پر بہروسہ ہو اور جو ایمان اور رسم و رواج مین بہت بڑی اصلاح کرے حقیقت مین صاف صاف

خداکا ایک آلہ ہوتا ہے اوسکو ہم کہہ سکتے ہین کہ خدا کا پیغمبر ہے جسطرح خدا تیعالے کے
اور وفادار خادم گذرے ہین اگرچہ اونکے خدمتین کامل نتہین اسیطرح محمد کو بہی ہم
خدا کا ایسا سچا خادم کیون نہ سمجہین جسنے خداتعالے کی خدمت ایسی ہی وفاداری سے
کی جیسے اورون نے جو مثل اورون کی خدمت کے پوری اور کامل نہ تہی اسبات پر
کیون یقین نکیا جاے کہ اوسکو زمانہ اور اپنے ملک مین اپنی قوم کو خدا کی وحدانیت
اور تعظیم سکہلانیکے لئے اور اونکے حالات کے مناسب اونکو ملکی اور اخلاقی امور مین
نصیحت کرنے کے لئے خدا نے بہیجا تہا اور وہ راست بازی اور نیک کرداری کا
واعظ تہا انتہے

ایڈورڈ گبن صاحب لکہتے ہین کہ محمد کا مذہب شکوک اور شبہات سے پاک صاف ہے
قران خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے مکہ کے پیغمبر نے بتون کی انسانون کے
ستارون اور سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سے روکدیا کہ جو شئے طلوع ہوتی ہے
غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم
ہو جاتی ہے۔ اوسنے اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم
کیا جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ وہ کسی شکل مین محدود نہ کسی مکان مین اور نہ کوئی اوسکا ثانی موجود
ہے جس سے اوسکو تشبیہہ دے سکین۔ وہ ہمارے نہایت خفیہ ارادون پر بہی آگاہ
رہتا ہے۔ بغیر کسی اسباب کے موجود ہے۔ اخلاق اور عقل کا کمال جو اوسکو حاصل
ہے وہ اوسکو اپنی ہی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے حقایق کو پیغمبر نے
مشہور کیا اور اوسکے پیرون نے اونکو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قران کے
مفسرون نے معقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتہہ اونکی تشریح و تفریح کی
ایک حکیم جو خداتعالے کے وجود اور اوسکے صفات پر اعتقاد رکہتا ہو مسلمانون کے مذکورہ
بالا عقیدہ کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہے جو ہمارے موجودہ ادراک اور

قوائے عقلی سے بہت بڑہکر ہے اسلئے کہ جب ہمنے اوس نامعلوم چیز (یعنے خدا) کو زمان
اور مکان اور حرکت اور مادّہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے مبرّا کردیا تو پہر ہمارے خیال
کرنے اور سمجہنے کے لیے کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول (یعنے ذات باریتعالے) جسکی
بنا ہی عقل اور وحی پر ہے محمّد کی شہادت سے استحکام کو پہونچی چنانچہ اوسکے معتقد ہندوستان
سے لیکر مراکو تک موحّد کے لقب سے ممتاز ہین اور بتونکو ممنوع سمجہنے سے بت پرستی
کا خطرہ مٹادیا گیا انتہے

مسٹر ٹامس کارلیل صاحب لکہتے ہین کہ ہملوگون (یعنے عیسائیون) مین جو یہہ بات مشہور ہے
کہ محمّد ایک پرُفن اور فطرتی شخص اور گویا جہوٹہہ کے اوتار تہے اور اونکا مذہب دیوانگی
اور خام خیالی کا ایک تودہ ہے اب یہہ سب باتین لوگونکے نزدیک غلط ٹہرتی جاتی
ہین جو جو جہوٹ باتین دوراندیش اور مذہبی سرگرمی رکہنے والے آدمیون (یعنے عیسائیون)
نے اوس انسان (یعنے محمد صلعم) کی نسبت قایم کی تہین اب وہ الزام قطعاً ہماری بیحیائی
کے باعث ہین چنانچہ ایک یہہ بات مشہور ہے کہ پاکوک صاحب نے جب گروٹس صاحب
سے پوچہا کہ یہہ قصہ جو تمنے لکہا ہے کہ محمّد نے ایک کبوتر کو تعلیم کیا تہا کہ وہ اونکے کان مین
سے میل نکالا کرتا تہا اور مشہور کیا تہا کہ وہ فرشتہ ہے جو اونکے پاس وحی لایا کرتا ہے تو
اس قصّہ کی کیا سند ہے تو اونہون نے جواب دیا کہ اس قصّہ کی کوئی سند اور کچہہ ثبوت نہین
(حمایۃ الاسلام صفحہ ۲۸ دفعہ ۴۱ مین یہی مرقوم ہے) حقیقت یہہ ہے کہ اب وہ وقت
آگیا ہے کہ ایسے ایسے قصّونکو بالکل چہوڑدیا جاوے ـ جو جو باتین اس انسان (یعنے
محمد صلعم) نے اپنی زبان سے نکالین بارہ سو برس سے اٹہارہ کروڑ آدمیون کے لئے
بمنزلہ ہدایت کے قایم ہین ان اٹہارہ کروڑ آدمیونکو بہی اوسیطرح خدا نے پیدا کیا ہے
جسطرح ہمکو پیدا کیا ہے اسوقت جتنے آدمی محمّد کے کلام پر اعتقاد رکہتے ہین اوس سے بڑہکر
اور کسیکے کلام پر اس زمانہ کے لوگ یقین نہین رکہتے پہر کیا ہم یہہ خیال کرسکتے ہین کہ جس

کلام پر خداے قادر مطلق کی اسقدر مخلوق زندگی بسر کر گئی اور اوسی پر مر گئے کیا وہ ایسا
چہوٹا کہیل ہے جیسا ایک بازیگر کہیلتا ہے مین اپنے نزدیک ہرگز ایسا خیال نہین
کر سکتا بلکہ مین بہ نسبت اور چیزونکے اوسپر جلد یقین کرتا ہون اگر جہوٹی اور فریب کے
باتین دنیا مین اسقدر زور آور ہون رواج پکڑ جائین اور مسلم ٹہر جائین تو پہر اس دنیا
کی نسبت کوئی کیا سمجہیگا۔ اس قسم کے خیالات جو بہت پہیلے ہوئے ہین بہت ہی
افسوس کے قابل ہین اگر ہمکو خدا کی سچی مخلوقات کا علم کچہہ حاصل کرنا منظور ہو تو ہمکو
ایسی باتونپر یقین کرنا ہرگز نہین چاہیے — وہ باتین ایسی زمانہ مین پہیلی تہین جبکہ توہمات
کو بہت دخل تہا اور اونہین توہمات کے سبب خیال تہا کہ آدمی کی روحین غمگین [illegible]
مین پڑی ہوئی ہین جو اونکی ہلاکت کا سبب ہے — میرے نزدیک اس خیال
سے کہ ایک جہوٹے آدمی نے ایک مذہب قایم کیا اور کوئی اس سے زیادہ بد اور
نا خدا پرست خیال دنیا مین نہین پہیلا — بہلا یہہ کب ہو سکتا ہے کہ ایک جہوٹا آدمی
جو چونہ اور اینٹ اور اور مصالح کی حقیقت کو بیچ نجانے اور پختہ مکان بناے وہ پختہ مکان
ٹکا ٹہیک ہوگا بلکہ خاک کا ایک ڈہیر ہوگا۔ بارہ سو برس تک اوسکو کب قیام ہو سکتا ہے
اور اٹہارہ کروڑ آدمی اوسمین کب رہ سکتے ہین بلکہ ابتک وہ مکان کبہی کا سر کے بل
گر پڑا ہوتا ضرور ہے کہ ایک آدمی اپنے طریقون کو قانون قدرت کیمطابق کرے اور
قدرت کے سامانون کی حقیقت کو سمجہے اور اوسپر عمل کرے ورنہ قدرت سے اوسکو یہہ
جواب ملیگا کہ نہین یہہ ہرگز نہین ہو سکتا جو جو قانون اور قاعدے خاص ہین وہ خاص
ہی رہتے ہین عام نہین ہو جاتے افسوس ہے کہ کوئی شخص مثل کاگلسترو یا اور ایسے ہی بہت
سے دنیا کے سربرآوردہ لوگونکے چند روز کے لئے [illegible] فطرت سے کامیاب ہو جاتے
ہین مگر اونکی کامیابی ایک جعلی ہنڈوی کی مانند ہوتی ہے جسکو وہ اپنے نالایق ہاتونسے
جاری کرتے ہین اور خود الگ تہلگ رہتے ہین اور اونکو اونکے سبب سے نقصان

پہونچاتے ہین مگر قدرت آگ کے شعلون اور فرانسیسی ہنگامون اور اسی قسم کے اور غضبناک ظہور سے ظاہر ہوکر یہہ بات بہت غضب اور قہر سے دنیا پر ظاہر کردیتی ہے کہ جعلی ہندو یا ن جعلی ہی رہین اتہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اُردو کتاب مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۵۹ — ۶۱ اور انگریزی صفحہ ۵۳ — ۵۵ لکہتے ہین طامس کارلایل صاحب نے جو آپکا (یعنے حضرت محمد مصطفے صلعم کا) ذکر لکہا ہے وہ ایسا عجیب ہے اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہے کہ ہم اوسی جگہہ بغیر لکہے نہین رہ سکتے اوسکا قول ہے کہ اس صحرا نشین شخص مین صرف سیر چشمی اور صاف باطنی اور بلند نظری ہی تہی بلکہ اور بات بہی تہی آپ نہایت سنجیدہ تہے اور اونمین سے تہے جنکا شعار متانت ہے اور جنکو خدا تعالے نے اپنے ہات سے صاف باطن خلق کیا ہے اور لوگونکا قاعدہ ہے کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتے ہین مگر آپ صرف حق پر عمل درآمد کرتے تہے مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تہا اور آپ اوسکے خوفون اور شان و شوکت سے خوب واقف تہے روایات قدیمہ اصل حقیقت اس بات کو آپ سے مخفی نکر سکتے تہین اسطرح کے صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہیکے طرف سے محمول ہوسکتی ہے ایسے آدمی کی آواز براہ راست خدا ہی کی آواز ہے آدمیکو اوسکی تعمیل کے بغیر بن نہین آتی اور تمام چیزین اوسکے مقابل مین بالکل محض ہین قدیم سے آنحضرت کے دلین ہر سفر مین اور ہر جگہہ بہت سے خیالات رہتے تہے آپ سوال کیا کرتے تہے کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسے لوگ دنیا کہتے ہین اور جس مین رہتا ہون کیا ہے زندگی کیا ہے اور موت کیا ہے مجہے کس بات کا یقین کرنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے جبل حرا اور جبل سینا کے خوفناک ٹیلے اور صحرا کی تنہائی اور ریت نے اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نے بہی جو مع اپنے ثوابت و سیارون کی گردش کرتا ہے اسکا ہرگز جواب ندیا صرف آنحضرت کی سوچ اور اللہ تعالے کے

الہام کو جو اوس مین تہا جو اب دنیا پر آنحضرت نے پہلے اپنی نبوت اپنے خاندان کے دلونمین شہائی باوصفیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب ستہے تہے مگر آپنے اپنے ملک مین تمام مجنون اور بہنا اور بہوسکے قومونکو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کے سامہنے نئی خصلیتن اور نیتین پہیلا ئین بیش برس سے کم عرصہ مین اس مذہب نے شہنشاہ قسطنطنیہ و بادشاہان شام و مصر و سوپوٹامیہ کو مغلوب کیا اور فتحون کو آبنائے لاننگ سے بحیرہ خضر اور راوس تک پہیلایا اگرچہ جبسے ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضے ہوا ہے مگر یہہ مذہب سوا ہسپانیہ کے اور سب جگہہ وسیطے رائج ہے برخلاف اس کے اسلام ایک شمالی ایشیا اور وسطے افریقہ اور اون ملکون مین جو بحیرہ خضر کے گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہے آنحضرت ایسے شخص ہوئے کہ جنکے جرات اسلام اور متانت راسے نے ایک ایسا مذہب نکالا جس نے تمام زردشت کی بکہیدی ہوئی ہوائی مغلین بناو ین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب برہمن کو مغلوب کیا اس کے بعد دریاے گنگ کے پار بودہے مذہب کو جو برہمن مذہب سے بہی زیادہ رائج تہا بالکل غارت کر دیا اور مذہب عیسائی سے بہی اوسکے قدیم ملک چہین لئے اور رفتہ رفتہ اوسے اوسکے مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سے لیکر آبنائے جبرالٹر سے نکال دیا یورپ کے مغربی حد پر حملہ کیا ہسپانیہ کا بہی بہت سا حصہ دبا لیا اور لوایر کے حدون تک بڑہ گیا اور اس سبب سے قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئے اور آخرکار وہ قسطنطنیہ کے تخت روم میں قایم ہوگئے اتہے (کاربیل صاحب کی کتاب جلد ۶ صفحہ ۲۲۵)۔

-----

۵۰ ابتدائی قبائل پرچم۔ قرن دوم تا اوس۔ بادجہ اطرفی۔ ازعارشیہ۔ عہد الاسلام۔ صفحہ ۹۱۔ ۵۱ کوہ پس کے پہاڑ۔ وقارس دیکہو۔ نکلون اور انگریزی۔ پینگینٹ ۴۶۔

پیشین گوئی ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا الی الصراط المستقیم وارسل الینا رسولا ھادیا علی خلق عظیم علیہ وعلی الہ واصحابہ افضل الصلوۃ والتسلیم قال اللہ تعالی جلشانہ وشھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ فامن واستکبرتم ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین سورہ احقاف آیت ۱۰ یعنے اور گواہی دیچکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی ہی کتاب کی اور یقین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ ہدایت نہین کرتا قوم ظالمین کو ازشہادت قرانی صفحہ ۲۲ فصل ۵ بیضاوی مین ہے علی مثلہ مثل القران وھو مافی التوریۃ من المعانی المصدقۃ للقران والمطابقۃ لہ او مثل ذلک وھو کونہ من عنداللہ فامن ای بالقران لما رای من جنس الوحی مطابقا للحق علی مثلہ جسکا مطلب یہہ ہے کہ جو کچھہ توریت مین ہے اوسکے معنے قران کے مطابق یا مثل قران کے ہین اور اس لحاظ سے قران کو تصدیق کرتا ہے اور اوسکا مین عنداللہ یعنے ربانی ہونا بہی ثابت کرتا ہے ازشہادت قرانی صفحہ ۲۳

انجیل یوحنا اول باب ۱۹ سے ۲۵ مین لکھا ہے کہ جب یہودیون نے بیت المقدس سے کاہنون (یعنے اماموں) اور لاویون (یعنے اوس فرقہ کے لوگ جس مین حضرت ہارون تہے) یوحنا بپتسما دینے والے کے پاس بہیجا تاکہ پوچھین کہ تو کون ہے تب حضرت یحیی نے جواب دیا کہ مین مسیح نہین ہون پہر اونہون نے پوچہا کہ کیا تو ایلیاس ہے آپ نے جوابدیا کہ نہین پہر اونہون نے پوچہا کہ کیا تو وہ نبی ہے آپ نے جوابدیا کہ نہین (۲۰ و ۲۱ و ۲۵ آیت) اور اسیکا ذکر یوحنا ۷ باب ۴۰ مین بہی ہے خاص اسکا تسمیہ کہ نسبت اور مفسرین کے زیادہ تر عیسائی وغیرہ

سرگرم معلوم ہوتا ہے اپنے دل پسند علما کے قول سے لکھتا ہے کہ یہودی غلطی
کرتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ نہ صرف الیاس بلکہ ایک اور نبی مثل موسی کے مسیح سے
پیشتر آئیگا اور دوسرے مفسر کا یہہ قول ہے کہ ۱۲ و ۲۵ آیت میں ایک نبی سے
جو مثل موسی ہو مراد ہے یا ایک انبیا سلف سے مردوں میں سے جی اوٹھا ہو کیونکہ
یوحنا اپنے نبی ہونے سے کبھی انکار نکرتا جبکہ انجیل لوقا اول باب ۷۶ آیت میں یوحنا
کے نبی ہونیکی خبر موجود ہے انتہے کلامہ اسکا مفصل بیان یہہ ہے کہ بعضوں نے وہ
نبی بجگہہ ایک نبی کا لفظ لکھا ہے لیکن اگر فریسیوں نے حضرت یحیی سے صرف اونہیں
کے نبی ہونے کی بابت پوچھا ہوتا اسطرح پر کہ آیا تو ایک نبی ہے تو حضرت یحیی اوسکے
جواب میں کبھی نفرماتے کہ نہیں کیونکہ حضرت یحیی کو اپنے نبی ہونے سے انکار کا کوئی
سبب تھا جبکہ پیشتر سے حضرت جبرئیل نے حضرت یحیی کے نبی ہونیکی خبر حضرت ذکریا کو
دیتی تھی (لوقا ۱ باب ۷۶) مگر جبکہ یحیی نے فرمایا کہ میں وہ نبی نہیں ہوں اس سے
ظاہر ہے کہ یہودیوں نے یحیی سے کسی اور نبی کا گمان کرکے پوچھا تھا کہ آیا تو وہ نبی ہے
تب حضرت یحیی نے جواب دیا کہ نہیں
عیسائی علما میں سے بعضوں نے وہ نبی بجگہہ ایک نبی کا لفظ جو لکھا ہے صرف اسلیے
تاکہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خبر کچھ چھپی رہے اور پڑہنے والے خیال
کریں کہ گویا یہودیوں نے حضرت یحیی سے صرف اونہیں کے نبی ہونیکی بابت پوچھا
تھا یعنے یہہ کہ تم نبی ہو یا نہیں لیکن اگر ایسا ہوتا تو یہود نے صرف یحیی کے اپنی ہی نبوت
کا اقرار یا انکار کرنے پر اکتفا کرتے اور حضرت عیسے اور حضرت الیاس کا ذکر درمیان
میں نہ لاتے اس سے ظاہر ہے کہ توریت سے جن نبیوں کے آنیکی خبر یہودی علما
پاتے تھے اونکے انتظار میں یحیی سے پوچھا کہ تم کون ہو یعنے مسیح یا الیاس یا وہ نبی
یا رسول لیکن ایک نبی کا لفظ وہ نبی کی بجگہہ لکھا تاکہ اوس پیشین گوئی سے جو یہودی لوگ ہے

حضرت موسیٰ نے فرمایا تھا (استثنا ۱۸ باب ۵ او ۱۸ اعمال ۳ باب ۲۲ و ۷ باب ۳۷)
مطابقت ہو

اس سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ وہ نبی توریت اور صحف انبیا علیہم السلام مین حضرت عیسیٰ اور حضرت الیاسؑ سے زیادہ موعود اور مذکور اور یہودیون مین زیادہ معروف اور مشہور تہا کہ بغیر نام لینے کے ہی ہر شخص اوسے پہچان لیتا تہا قال اللہ تعالے جلشانہ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ (سورہ انعام آیت ۲۰ یعنے جنکو ہمنے دی ہے کتاب وہ پہچانتے ہین اوسکو جیسے پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو از شہادت قرآنی صفحہ ۲۶۴ فصل ۵ ۳ کشاف مین ہے یعرفونہ ای محمدا بنعتہ فی کتابہم یعنے پہچانتے ہین اوسکو یعنے محمد صلعم کو اوسکے نشانون سے جو اونکی کتاب مین ہین اور بیضاوی مین ہے یعرفون رسول اللہ صلعم بحلیتہ المذکورۃ فی التوریۃ والانجیل کما یعرفون ابناءہم یعنے پہچانتے ہین رسول اللہ صلعم کو اوسکے نشانون سے جو توریت و انجیل مین مذکور ہین جیسے اپنے بیٹونکو پہچانتے ہین اسلیئے ضرور نہ تہا کہ مثل عیسیٰ اور الیاسؑ کے اوس نبی کا بہی پہچان لینے کے لیئے نام لیا جاتا اور ایسا ہی ہوا کہ جب یہودیون نے پوچہا آیا تو وہ نبی ہے حضرت یحیٰ نے فوراً پہچان کے جواب دیا کہ نہین یعنے جسطرح حضرت الیاسؑ کو نام لینے سے اسیطرح وہ نبی بغیر نام ہے حضرت یحیٰ نے پہچان لیا یا یہہ کہ وہ نبی صلعم نبی اسمعیل مین مبعوث ہونیکے سبب نام لینے کی کچہہ حاجت نہتی برخلاف انبیا بنی اسرائیل کے کہ اونمین نبیونکی کثرت کے سبب جسکا ذکر کرنا منظور ہو اوسے پہچانتے کے لیئے نام لے لینا ضرور تہا اور بنی اسمعیل مین اس سبب سے کہ صرف حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام مبعوث ہوئے حاجت نتہی کہ ذکر کرنیکے وقت حضرت کا نام لیا جائے یا یہہ کہ وہ نبی پیغمبر آخر الزمان تہے اور اونکے بعد کوئی دوسرا نبی ہونیوالا نہ تہا پس ضرور نہ ہوا کہ کسیطرح کے امتیاز کیواسطے نام لیا جاتا یا یہہ کہ وہ نبی سرور انبیا علیہم السلام ہین پس بسبب کمال عظمت اور شرف

حضرت کے ادب مقتضی نہوا کہ بیساختہ حضرت کا نام موںہہ سے نکال بیٹہین یا یہہ کہ وہ ناسخ ادیان سابقہ ہے پس یہودی تعصب اور ذاتی حسد نے رخصت ندی یہہ نام کسطرح زبان پر آنے پائے یا یہہ کہ وہ نبی افضل و اشرف موجودات اور اقدس ترین مخلوقات مین اور یہودی لوگ بغیر طہارت کامل کبہی یہوداہ جو عبرانی مین خدا کا اسم ذات ہے زبان سے نہین کہتے تہے پس بپاس اتقا جایز نہوا کہ بغیر طہارت وہ پاک نام بہی زبان پر لائین یا یہہ کہ وہ نبی موسیٰ کی مانند توریت مین لکہا ہے (استثناء ۱ باب ۵ او ۱۸) اور یہودی قوم سب حضرت موسیٰ کی پیرو اور مطیع تہی وہ حضرت موسیٰ کو ایسا پہچانتے تہے کہ ویسا اور کسیکو بہی نہین پہچانتے تہے پس حاجت نہی کہ کوئی اور دوسری پہچان بہی بیان کرین

اور یوحنا ا باب ۲۰ سے ظاہر ہے کہ جب یہودیون نے حضرت یحیٰؑ سے پوچہا کہ تو کون ہے آپ نے فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون یعنے بغیر اسکے کہ یہودی حضرت عیسیٰ کا نام لین حضرت یحیٰؑ نے آپ ہی نام لیکر جواب مین کہا کہ مین مسیح نہین ہون اسکا یہی سبب تہا کہ حضرت عیسیٰ کا ظہور حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے پیشتر ہونا تہا بلکہ اوسوقت پیدا ہو چکے اور غالباً قریب تیتس ۳۰ برس کے عمر تک بہی پہونچے تہے اسلئے حضرت عیسیٰ کا ذکر اور اعلان حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے مقدم لازم ہوا بمناسبت وقت نہ بمناسبت حال اور چونکہ یہی یہودیون کے آنیکی خبر توریت سے ملتی تہی اسلئے حضرت یحیٰؑ نے یہودیون کے پہلے سوال کے جواب مین نام لیکر فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون تا مغالطہ نرہے کیونکہ وہ پہلا سوال بہی مبہم تہا یعنے یہہ کہ تو کون ہے مطلب یہہ کہ ان آنیوالون مین سے تو کون ہے اور یہہ مطلب نہ تہا کہ تو نبی ہے یا نہین کیونکہ اگر یہہ مطلب ہوتا تو حضرت یحیٰؑ صرف اتنا ہی جواب دیتے کہ مین نبی ہون چنانچہ ان سب آیتون سے یہہ حال ظاہر ہے اور دوسرے سوال مین چونکہ دو نبیونکا ذکر ابہی باقی تہا اسلئے امتیاز کیواسطے نام لیکر یہودیون نے

پوچھا کہ کیا تو ایلیاس ہے (دیکھو ملاکی ۴ باب ۵) اسکے جواب مین حضرت یحییٰ کو اتنا ہی کہنے پڑا کہ مین نہین ہون تب اونہون نے کہا کہ آیا تو وہ نبی ہے اب اس پچھلے نبی کی بابت وہ اسکی حاجت نہ سمجھے کہ نام لین کیونکہ بعد اوسکے کوئی اور نبی تہا جو سمجھنے مین مغالطہ ہوتا اور حضرت یحییٰ نے بہی فوراً پہچانکر کہدیا کہ نہین یہان سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ وہ نبی مثل حضرت مسیح اور حضرت ایلیاس کے کوئی خدا کا برگزیدہ اور مقدس ہے نہ یہہ کہ کوئی ظالم یا نا فرمان بردار خدا کا یا خلقت کو گمراہ کرنیوالا

اب اگر کوئی پوچھے کہ یہودیون نے پہلا سوال کیون مبہم کیا اور دوسرے سوال کی طرح پہلے ہی صاف نام لیکر کیون نہ پوچھا کیونکہ تینون نبیون کے آنے کے وہ منتظر تہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ پہلے سمجھے کہ حضرت یحییٰ انہین تینون مین سے کوئی ہونگے اور وہ آپ ہی بتا دینگے تب پوچھا کہ تو کون ہے اور جب حضرت یحییٰ نے اونمین سے ایک کا نام لیکر کہا کہ مین مسیح نہین ہون تب اونہون نے بہی نام لیکر پوچھا کہ کیا تو ایلیاس ہے الخ پہر اگر کوئی سوال کرے کہ کیون حضرت یحییٰ نے اون تینونمین صرف ایک ایک نبی کا نام لیا پہلی ہی دفعہ کیون نہ کہدیا کہ مین اون تینونمین سے کوئی بہی نہین ہون تو اسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت یحییٰ کو منظور ہوا کہ اس ردوبدل مین حضرت خاتم الانبیاء صلعم کے ذکر کی صراحت ہو جائے اور سب کو معلوم ہو جائے کہ وہ آپ صلعم سب سے پیچہے آنیوالے ہین اور اسکے بعد پہر یہودیون نے بہی کسی نبی کی بابت سوال نہین کیا بلکہ حضرت یحییٰ سے یہی پوچھا کہ نبی جو آنیوالے تہے اونمین سے تو تو کوئی بہی نہین ہے اب تو اپنے تئین کیا کہتا ہے تب حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ مین وہ ہون کہ جسکے بابت حضرت یسعیاہ نبی نے پیشین گوئی کی ہے

اب حضرت یحییٰ کی بابت علمائے عیسائی سمجھتے ہین کہ ایلیاس کی روح اور قوت حضرت یحییٰ مین تہی (متی ۱۱ باب ۱۴ و ۱۷ باب ۱۲ اور حضرت ایلیاس کا ذکر ملاکی ۴ باب ۵

مین ہے واضح ہو کہ یہودلوگ ابتک نہ صرف حضرت عیسے بلکہ حضرت یحیٰ کی بہی نبوت کے قابل نہین ہین اور کہتے ہین کہ نبوت حضرت ملاکی نبی تک ختم ہوگئی اس سبب سے ظاہر ہے کہ یہودیون نے صرف انہین نبیون کی بابت حضرت یحیٰ سے سوال کیا تہا نہ یہہ کہ حضرت یحیٰ کی نبوت کی بابت بہی لیکن چونکہ انجیل مین یون ہی لکہا ہے پس ہمین اسکی بہی رعایت ناگزیر ہوئی

مفسرین انجیل نے لکہا ہے کہ یہودی سمجہتے تہے کہ نہ صرف الیاس بلکہ ایک اور نبی بہی مثل موسیٰ کے مسیح سے پیشتر آئیگا انتہے مگر کسی یہودی نوشتہ سے یہہ بات ثابت نہین ہے سوا حضرت الیاس کے آنیکے اور بقول علماء اہل تثلیث الیاس کی روح حضرت یحیٰ مین تہی تو تین ۳ نبیونکے آنیکی خبر توریت و انجیل سے پائی جاتی ہے مگر سب سے پچہلا وہ نبی صرف حضرت پیغمبر خاتم الانبیا صلعم ہین چنانچہ یوحنا باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۵ مین دوبار مفصل پہلے حضرت عیسے پہر حضرت الیاس پہر وہ نبی یعنے نبی موعود صلعم کا ذکر ہے علماء عیسائی اس بابت بڑے تردد مین ہین کہ وہ نبی کون ہے اکثرونکا یہہ قول ہے کہ وہ نبی مثل موسےٰ کے ہوگا جسکا ذکر استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین ہے لیکن اعمال ۳ باب ۲۲ اور ۷ باب ۳۷ کے بموجب جو علماء عیسائی حضرت موسےٰ کی اوس پیشین گوئی کا اشارہ حضرت عیسے کیطرف سمجہتے ہین یوحنا باب ۲۱ و ۲۵ کے بموجب یہہ دعوی بالکل باطل ہو گیا کیونکہ اون آیتون مین صاف لکہا ہے کہ وہ نبی سواے حضرت یحیٰ اور حضرت عیسے کے ہوگا اور مفسرین کے قول سے بہی جو کہ مرقوم ہو چکا صاف ظاہر ہے کہ یہودی لوگ توریت کی اوس پیشین گوئی کے بموجب ایک نبی کے جو کہ مثل موسیٰ کے ہو آنے کے منتظر تہے بیشتر حضرت عیسے سے تو اس سے بہی یہہ مطلب نکلتا ہے کہ یہودیون کے عقیدے کیموافق مسیح کا آنا بہی باقی ہے اور وہ نبی صلعم جو مثل موسیٰ کے آنیوالا تہا یعنے حضرت نبی آخر الزمان صلعم آچکے پس جس طرح یہودی لوگ حضرت عیسیٰ کے آنے سے بیخبر رہے

اسیطرح اس نبی موعود صلعم سے بہی پایا ہے کہ قیامت کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کے آنے سے یہان مراد ہے اور حضرت نبی آخر الزمان صلعم اس سے پیشتر اس جہان مین آچکے اور اگر اعمال ۳ باب ۲۲ کے مطابق استثنا کے ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ کا مطلب حضرت عیسیٰؑ کیطرف اشارہ کرتا تو بہی انجیل یوحنا اول باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۵ کا وہ نبی جو کہ سواے حضرت عیسیٰؑ کے ہے صرف حضرت نبی اخر الزمان صلعم کو سمجہنا چاہیئے کیونکہ دو نو حالتو مین وہ نبی سواے حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے اور کوئی دوسرا نہین ہو سکتا یعنے اگر اعمال ۳ باب ۲۲ آیت صحیح ہے تو انجیل یوحنا اول باب ۲۱ و ۲۵ کا وہ نبی جو کہ سوائے حضرت عیسیٰ کے ہے صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہین اور اگر مفسرین انجیل کے اقوال کے مطابق وہ نبی وہی ہے جسکا ذکر حضرت موسیٰؑ نے استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین کیا ہے تو حضرت موسیٰؑ کی پیشین گوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کیطرف انہین مفسرین کے اقوال سے صاف اور اقراری معلوم ہوتی ہے نہ یہہ کہ حضرت عیسیٰؑ کیطرف کیونکہ سوائے حضرت عیسیٰؑ و الیاسؑ کے وہ نبی بتایا گیا ہے خلاصہ یہہ کہ انجیل یوحنا اول باب ۲۱ و ۲۵ کا وہ نبی جبکہ نہ حضرت عیسیٰؑ سے مراد ہے کیونکہ ان دونون آیتون مین سواے حضرت عیسیٰؑ کے وہ نبی مرقوم ہے اور جبکہ نہ حضرت موسیٰؑ سے مراد ہے کیونکہ استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین موسیٰؑ کی مانند ایک نبی کی خبر ہے اور نہ حضرت الیاسؑ اور حضرت یحییٰؑ سے مراد ہے کیونکہ یہہ دونون نبی حضرت موسیٰؑ کی مانند صاحب کتاب نتہے اور انجیل یوحنا اول باب مین وہ نبی سواے الیاسؑ کے بیان ہوا اور حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ مین وہ نبی نہین ہون تو سواے حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی دوسرا نہین ہے اور اس سے زیادہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام کی بابت پیشین گوئی توریت و انجیل سے اور کیا ڈہونڈہنا چاہیئے

ولیم میور صاحب کتاب شہادت قرانی چہاپہ لکہنو مطبع نولکشور ۱۸۶۰ع فصل ۱۲ صفحہ ۲

مین فرماتے ہین قولہ اسمین شک لانا ضرور نہین کہ محمد صاحب صلعم کو اپنی نبوت کی پیشین گو
کا کتب سابق مین ہونا دل سے متیقن تہا اور اسمین بہی شبہہ نہین کہ چند عالم یہودیون
نے اس بہروسہ پر کہ محمد صاحب صلعم ہماری کتاب ربانی بدل تصدیق کرتے اور بحال و
برقرار رکہتے ہین اونکے (یعنے محمد صلعم کے) الہام اور اونکی بنوت کی شہادت دے
دی انتہے اس سے ثابت ہے کہ اون یہودی عالمون نے بہی جو مسلمان نہین ہوئے
تہے اون یہودیون کیطرح جو مسلمان ہوگئے تہے حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے
الہام اور نبوت پر گواہی دی پس ظاہر ہے کہ جسطرح پیغمبر خدا صلعم صاف دلی سے توریت
وانجیل کی صداقت بیان فرماتے تہے اسیطرح یہودیون مین بہی جو عالم تہے اونہون نے
بہی صاف دلی سے حضرت صلعم کے الہام اور نبوت پر گواہی دی اور یہہ ثبوت اونہین توریت
کی پیشین گوئیون اور اپنے بزرگون کے عقاید سے حاصل ہوا ہو ولیم میور صاحب شہادت
قرانی فصل ۳ ۸ کے صفحہ ۱۱۸ مین فرماتے ہین کہ یہہ جو یہودیون کے باب مین لکہا ہے
کہ وے البتہ جانتے ہین کہ یہہ بیشک حق ہے اونکے رب کیطرف سے چاہیے اوس سے
یہہ مراد ہو کہ کعبہ سچا قبلہ تہا جیسا جلال الدین لکہتا ہے اور چاہیے یہہ معنی ہون جو قرین
قیاس ہین کہ یہودی لوگون نے محمد صاحب کی نبوت اور قرآن کی صداقت پہچانی انتہے
ایک بہت نامور عیسائی ماسٹر رامچندر نے جو فال ریاضی دان مشہور ہین اپنی کتاب مطبوعہ
سنہ ۱۸۷۳ع مین جسکا نام اونہون نے مسیح الدجال رکہا ہے صفحہ ۹۷ - ۹۹ اسطرح لکہا ہے
قولہ ہم یہہ عرض کرتے ہین کہ اگر دعوے قران اور تفسیر کا (صحیح ہے) کہ یہودیون مدینہ
نے پہلے سے محمد صاحب کو پہچان رکہا تہا کہ یہی ہمارا نبی آخرالزمان ہے کہ ہمکو ہمارے
دشمنون کافرون پر فتح دلوادی اور جب اونہون نے حال محمد صاحب اور قران کا دریافت
کیا اوسوقت اونکے حال کو مطابق اوسکے پایا جو اونہون نے پہلے سے پہچان اور
معلوم کر رکہا تہا تو یقیناً وہ صفات کلیہ جنکے موافق یہودیون مدینہ نے پہچان لیا ہوگا کہ

محمد صاحب یہی ہمارے آخری زمانہ کے نبی اور بادشاہ فتح دلوانیوالے ہین یہہ
ہو نگے اول یہودیون مدینہ نے سُنا ہوگا کہ مکّہ مین ایک شخص جسکا نام محمد
یا احمد ہے ظاہر ہوا ہے اور رسول اللہ ہونے کا دعوے کرتا ہے اور
شرک اور بت پرستی کو منع کرتا ہے اور خدا کی وحدانیت کی تعلیم کرتا ہے تو
ان یہودیون نے آپس مین اس بات کا چرچا کیا ہوگا اور کہا ہوگا کیا محال
ہے کہ یہہ احمد نبی اُمّی قوم کا وہی ہمارا نبی اور بادشاہ آخر زمانہ کا ہو
جس کا نام مسیح بن داؤد ہے (یہہ عجب کہ احمد کا نام معلوم کرکے پھر بھی مسیح
بن داؤد سمجھے ہون گے) اور جسکے ہم آج تک منتظر ہین سوا اسکے ازین اسکے
نام احمد یا محمد سے بھی تحقیق ہوتا ہے کہ یہہ کوئی عظیم الشان شخص ہے اور
یہی تعریف موافق ہمارے کتب سماوی توریت وغیرہ کے ہمارے مسیح کی ہے
(مسیح سے یہان مراد شاید ممسوح جو ہر نبی اور بادشاہ ہوتا تہا) کہ وہ ایک
بادشاہ عظیم الشان اور صاحب جلال ہو اور ہمکو ہمارے مخالفون
کافرون پر فتح دلوادی اور ہمکو بر و بحر یعنے سارے جہان کا مالک کر دے
اور یہہ امر کوئی بڑی بات نہین ہے کہ یہہ محمد قوم اُمّی یعنے قوم بت پرست عربون مین
سے ہے نہ ہمارے قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگون مین بہت سے ایسے
بھی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون مین سے تھے لیکن اونہون نے دین
اور شریعت موسویکو اختیار کیا ہے پس وہ بھی بنی اسرائیل مین باعتبار دین
کے شمار کیجاتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نبی محمد شریعت موسوی کو
مانتا ہے کیونکہ وہ شرک اور بت پرستی کو منع کرتا ہے اور خدا کی توحید کی
تعلیم کرتا ہے اور یہہ یقیناً مطابق توریت کے ہے پس بہت یقین ہوتا ہے
کہ یہہ محمد وہی ہمارا آخر زمانہ کا نبی اور بادشاہ ہے جو کہ ہمکو فتح دلوادے

دویم جس وقت محمد صاحب مدینہ مین آگئے یا قدرے مدت پہلے اور جب
یہودیون مدینہ نے معلوم کیا کہ یہہ محمد اپنے قرآن مین قصے آدم اور نوح اور
ابراہیم اور یوسف اور موسے وغیرہ کے بیان کرتا ہے اور وضو اور طہارت
جسمانی کا حکم کرتا ہے اور بعض جانورون کے گوشت کو حلال اور بعض کے
گوشت کو حرام بیان کرتا ہے اوسوقت تو بقول شاہ عبدالعزیز صاحب کے
ان یہودیون نے اپنے کتب سماوی تورات وغیرہ مین اور حال محمد صاحب
اور قران مین مطابقت کلی اور جزئے پائی ہوگی اور ان یہودیون نے کہا
ہوگا کہ یہہ محمد ہمارا مسیح یا بادشاہ آخر زمانہ مین ظاہر ہونیوالا بیشک ہے
اور عیسے بن مریم ہمارا مسیح یا بادشاہ ہرگز نہتا کیونکہ اوس عیسے کی کتاب انجیل
مین یہہ احکام توراتی نہین ہین چنانچہ عیسائی لوگ طہارت جسمانی پر کچھہ ایمان
نہین رکھتے ہین اور نہ گوشتون حلال وحرام مین امتیاز کرتے ہین سیوم
جبکہ مدینہ مین آنکر یا قدرے پہلے واسطے تالیف قلوب یہودیون کے محمد
صاحب نے بیت المقدس کو اپنا قبلہ نماز قرار دیا (دیکھو تفسیر عزیزی مقام
تحویل قبلہ) اوسوقت تو ان یہودیون مدینہ نے بیشک کہا ہوگا کہ واللہ یہہ محمد
ہمارا مسیح یا بادشاہ آخر زمانہ مین ظاہر ہونیوالا ہے الخ
اس عیسائی مصنف نے جو یہہ سب صفائی سے بیان کردیا اگرچہ مصنف کا ارادہ
اور غرض اس بیان مین کچھہ اور ہی ہو لیکن یہود ونصارے کے ابطال معروف
اور اثبات مراتب اسلام کے لیئے کافی ہے کیونکہ اس بیان مین انکی کوئی
دوسری غرض ظاہر کرنے کے لیے مصنف کتاب مذکور جب اپنے دلایل کو
ثابت کرنے گا تب اوس کی تردید مسلمانونکے ذمہ لازم ہوگی اور وہ بہی علیحدہ
طور پر نہ یہہ کہ اس بیان مرقومہ بالا کو کچہہ اوس سے علاقہ ہو مثلاً مصنف مذکور

ثابت کرے کہ توریت کے کس حصے سے یہودی لوگ مسیح الدجال کے منتظر ہیں اور
حضرت پیغمبر اسلام علیہ السلام کو بھی اونہون نے توریت کے مضمون سے پہچانا
تھا تو اوس عیسائی مصنف کو ثابت کرنا چاہئے کہ توریت مین کہان دجال
کا نام اور اوسکے نشان مرقوم ہین اور انجیل کے آخر کتاب مکاشفات مین جو
بے نام و نشان کچھہ اس قسم کا ذکر ہے اوس سے یہودیونکو کیا کام اور جب یہہ
ثابت نہوسکے تو مسلمانونکو کیا ضرورت ہے جو کبھی عیسائی مصنف کی بیہودہ باتوں خرافات
کو جو کچھہ وہ بک جاوے مان لین اگرچہ بات کہ حق اور واجبی عیسائی مصنفون
کے زبان سے نکل جاتی ہے اوس سے قطع نظر کرنا بھی جایز نہین ہے تا
معلوم ہو کہ اس عیسائی فرقے کے لوگون مین جو سب سے زیادہ متعصب ہین
توریت خوانیکے سبب جب وہ اسلام کی فضیلت کا اسقدر اقرار کرتے ہین تو اور
منصف مزاج عیسائی علما کہانتک نہ فضیلت اسلام کے مقر ہون گے اسکے
سوا باوجود اوسکے اس طول کلام مرقومہ صدر کے اگر یہہ نصرانی مصنف اپنے اس
بیان کے خلاف کچھہ کہنا چاہئے تو سمجھہ جاؤ کہ وہ دیوانہ ہے بہر یہہ کہ اس عیسائی
مصنف کے شروع بیان پر غور کرنا چاہئے جہان لکھا ہے کہ ہم یہہ عرض کرتے ہین
اس سے ظاہر ہے کہ وہ سارا بیان جو اوسکی کتاب سے مین نقل کرچکا ہون صریحا
مصنف کا دوبار اقرار ہے نہ یہہ کہ کسی دوسرے کا قول اوس عیسائی
مصنف نے اپنی کتاب مین درج کیا ہو یہان سے ثابت ہے کہ ضرور یہودیون
نے حضرت رسول صلعم کی رسالت کو خوب پہچان لیا تھا اور یقین کرگئے تھے
کہ وہ نبی جسکا حال اونہون نے توریت سے معلوم کیا اور حضرت یحیی سے
پوچھا تھا (یوحنا ۱ باب ۱۹ سے ۲۵) حضرت محمد مصطفے صلعم ہین اب
ثابت ہوا کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ الخ

پادری فلس صاحب مشنری لکھنو اپنی کتاب الموسوم بہ اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنو ۱۸۷۱ء باہتمام پادری مسمور صاحب صفحہ ۲ و ۳ مین لکھتے ہین کہ جان ڈیونپورٹ صاحب کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جسکی مراد حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قران کی معذرت ہے یہہ تصنیف دونون قوم یعنے عیسائیون اور اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے جتنے مسیحی اپنے مذہب کے قدردان ہین اس تصنیف سے واقف ہوکر غم کہاتے اور بیزار ہوتے ہین زیرا کہ ایک اونمین سے جسنے عیسوی مذہب مین تربیت پائی اور ابتک عیسائی کہلاتا ہے اسلام اور اوسکے بانی کا حافظ اور مددگار رہوا اہل اسلام اونکے برابر تعجب ہوکر اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیرخواہ سے مسرور ہوتے ہیہ سمجھکر کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعہ سے اونکے ملت کی فضیلت اور رونق آشکار ہوگی مگر راقم بافسوس معترف ہوتا ہے کہ ان ایام مین انگلستان کے بہت علما و فضلا صاحب موصوف کے طریق حق سمجھتے ہین

چونکہ عیسائی علما بھی توریت اپنے پاس رکھتے ہین لہذا یہودیونکی طرح عیسائیونکو اسلام کی فضیلت کے اقرار سے چارہ نہین ہے

سب سے واضح ہوکہ جان ڈیونپورٹ صاحب کی کتاب کا اردو ترجمہ ہوکر ہندوستان مین چھپا روشن ہے کہ علمائے نصاریٰ مذہب اسلام کے خیرخواہ ہوتے جاتے ہین مثلاً کہ مرزا اسلام سے کہ موسیٰ بن جلال الدین کا ترجمہ ہوا اور اسکا ...

پیشین گوئی ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العزیز الغفار و سلامہ علی رسولہ المختار و آلہ و اصحابہ الذین مثلھم فی التوریۃ و مثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار

قال اللہ تعالی جل شانہ فلما جاءھم الحق من عندنا قالوا لولا اوتی مثل ما اوتی موسی سورہ قصص آیت ۴۸ یعنی اور جبکہ ہمارے یہان سے اونکے پاس حق آیا تو کہتے ہین کہ اگر ویسا ہی آتا جیسا کہ موسی کیواسطے آیا تھا (تو ہم ایمان لاتے) از شہادت قرانی فصل ۴۴ اب اوس پیشین گوئی کا حال سنئے جو حضرت موسی ع نے استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ آیت کی اور عیسائی علما اوسے حضرت عیسی ع کی بابت سمجھتے ہین دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۴۸ مین ہے کہ موسی کے معرفت خدا نے فرمایا کہ تجھہ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اگر برابر لگے زمانو مین مسیح کے بابت کوئی صاف و صحیح پیشین گوئی نہین ہوئی تھی انتہے اور جس کا ذکر اعمال ۳ باب ۲۲ اور ۷ باب ۳۷ مین بھی اسطرح لکھا ہے کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹھاویگا جو کچھہ وہ تمہین کہے اوسکی سب سنو اگرچہ یہہ کتاب اعمال تصنیف لوقا ہے جو کہ حواری نتھا اور صرف پلوس اور پطرس کے تواریخ سے اور فرقہ ولن ٹی نینس اور مارسیونی اور سویرینس اور بعضی فرقہ منی کی نیس نے اوس کتاب کا انکار کیا ہے یعنی معتبر نہین جانا تو بھی انجیل سے مجھے اِس پیشین گوئی کا لکھنا مناسب ہوا تاکہ یہود و نصارٰی دونونکے سامہنے دلیل و حجت ہو حضرت موسی ع کے کلام مین یہہ عبارت زیادہ ہے تیرے درمیان سے (دیکھو استثنا ۱۸ باب ۱۸)

مگر خدا کی طرف سے جو حضرت موسیٰ ؑ کو ارشاد ہوا اوسمین عبارت مذکورہ نہین
ہے (دیکہو استثنا ۱۸ باب ۱۵) پطرس حواری کے کلام مین بہی جو استثناء ۱۸
باب ۱۵ امنقول ہوئی اوس مین عبارت مذکورہ نہین ہے (دیکہو اعمال ۳ باب ۲۲)
اور استیفان نے اعمال ۷ باب ۳۷ مین جو اسکا ذکر کیا اوس مین بہی عبارت مذکورہ
نہین ہے اور نہ صرف یہی کہ انجیل مین توریت سے اتنی عبارت زیادہ ہے توریت
کے ترجمہ سپٹواجنٹ مین بہی عبارت مذکورہ نہین ہے اس عبارت کی اصل حرف
یہہ دو حرف ہین یعنے خ م اور کاتبون کا قدیم زمانہ مین دستور تہا کہ سطر کے
آخر مین جو جگہہ رہجاے اوس مین دو ایک بیکار حرف لکہدیتے تہے تاکہ سطر بہر جائے پس جبکہ
یہہ دو حرف لکہے گئے تو اوسکی نقل کرنیوالون نے غلطی سے اونہین داخل متن کرلیا اور
چند مدت کے بعد وہ کتاب کے عبارت ہوگئی ــ ڈاکٹر جوزف انگس صاحب مسیحی عالم کتاب
وجیزہ بیبل حصہ اول دفعہ ۳۸ مین لکہتے ہین کہ عہد عتیق کے نسخونمین کاتبون کا دستور تہا
کہ لفظ کے حصے نہین کرتے تہے اور سطرون کے آخر مین خالی جگہہ نہین چہوڑتے تہے اسلئے
وہ لوگ سطر کو کسی حرف سے پورا کردیتے تہے یا دوسرے لفظ کا اول حرف لکہدیتے
تہے اور پہر اوسکو دوسری سطر مین دوہراتے تہے یشعیاہ ۳۵ باب ۱ مین
اونکے لئے اسکی ایک مثال ہے انتہے
ایک بات اور کہنیکے لایق ہے کہ استثنا ۱۸ باب ۱۵ مین ضمیر جمع غائب یعنی اون کے بہائیون
مین سے اور استثناء ۱۸ باب ۱۸ مین ضمیر واحد مخاطب ہے یعنی تیرے بہائیونمین سے مگر
اعمال ۳ باب ۲۲ اور ۷ باب ۳۷ سے بہی صیغہ جمع کا ثبوت ظاہر ہے جہان لکہا ہے کہ تمہارے
بہائیون مین سے علاوہ اسکے توریت مین اکثر جگہہ جمع کو واحد اور واحد کو جمع کرکے
لکہا ہے دیکہو استثناء ۱ باب ۲ و ۳۲ باب ۱۴ پس خدا نے حضرت اسحاق ؑ کی نسل مین
جو نبوت قایم کی اوس مین حضرت موسیٰ ؑ اول بانی شریعت ظاہر ہوئی اور خدا نے حضرت

اسمعیلؑ کیواسطے بہی جو برکت کا وعدہ فرمایا تہا اوسیکے بموجب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم آخر بانی شریعت ظاہر ہوئی پس جس برکت کا شروع حضرت موسیٰؑ سے ہوا تہا اوسکا تکملہ حضرت محمد مصطفے صلعم سے ہوا اور جس طرح حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نکال کر خدا پرست بنایا اسی طرح حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم عرب کو بتون کی پرستش سے نکال کر خدا پرست بنایا مگر حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرنیوالے توریت خوان اور خدا پرست تہے-

اگرچہ یہودی علما سمجہتے ہین کہ پیشین گوئی مندرجہ استثنا ۱۸ باب حضرت یشوع بن نونؑ کی بابت ہے لیکن چونکہ عیسائی علما یہہ خبر حضرت عیسےٰؑ کی بابت ثابت کرتے ہین پس اگر ایسا ہو تو یہہ خبر حضرت رسول اللہ محمد مصطفےٰؐ سے حضرت عیسیٰؑ کی نسبت زیادہ علاقہ رکہتی ہے کیونکہ اعمال ۳ باب ۲۰ و ۲۱ کا مضمون تو یہی ہے اور یسوع مسیح کو پہر بہیجے جسکی منادی تم لوگونکے درمیان آگے سے ہوئی (۲۱) ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوسوقت تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیون کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آوین (۲۲) کیونکہ موسیٰ نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بہائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹہاویگا انتہے- یہان سے تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے پیشتر ایک نبی کا اوٹہنا ضرور ہے طامس اسکاٹ مفسر نے اعمال ۳ باب ۱۲ کے تفسیر مین لکہا ہے کہ وہ منتظر تہے کہ مسیح علیہ السلام جلد اسرائیل کی بادشاہت کو پہر قایم کرے گا اور جسطرح پیشتر اوس نے یہودیونکو توبہ کیواسطے ہدایت کی اسیطرح یہودیونکے وسیلے اور قومون کو اسرائیل کے مذہب مین داخل کرے گا جسطرح موسیٰؑ نے نومریدون کو دین یہود مین داخل کیا-

اس سے شاید وہ منتظر تہے کہ مسیح آسمان سے پہر آئیگا اور زمین پر ایک جلالی بادشاہت

قایم کریگا اور تمام دشمنون کو ہلاک کریگا جس کا نام سب یہودیون نے ذکر کیا ہے اور یہ
ہے کہ حواری بہت دنون بعد تک پنتکوست کے بعد بہی مسیح کی تعلیم کو نہین سمجہے تہے
یہودیونکو رد کرنیکے واسطے غیر قومون کو ہدایت کرنے اور پیشین گوئیان پوری ہونے
نہین سمجہے تہے انتہی — یہانسے ثابت ہوا کہ اگر عبرانیون نے پیشین گوئی مندرجہ ۳
باب کو حضرت عیسیٰ کی نسبت لکہا تو اس کا مطلب بہی بقول مفسر انجیل نہین سمجہے
اور اگر اونہون نے سمجہہ لیا تہا تو اعمال ۳ باب ۱۲ سے ظاہر ہے کہ یہہ پیشین گوئی
اونہون نے حضرت عیسیٰ ع کے سوا کسی اور نبی کی نسبت بیان کی ہے
اس پیشین گوئی مین پہلی یہہ بات ہے کہ تمہارا خدا اور حضرت موسیٰ جس خدا کی پرستش
کرتے تہے وہ وحدہ لاشریک ہے نہ یہہ کہ صاحب تثلیث پس اوس خدا کے بہیجے ہوئے نبی کی
یہی ہے کہ وہ موسیٰ کی مانند صرف توحید کی تعلیم دیتا ہو یہ عقیدہ تثلیث اور یہہ تمام
صرف دو ہی فرقون کا عقیدہ ہے یعنی امت موسوی اور امت محمدی صلعم کا پہر یہہ کہ بہائیون
بہائیونہین سے انتہے یعنے اولاد اسحاق ع یا بنی اسرائیل سے ہنین بلکہ بنی اسمعیل ع سے
جو کہ حضرت اسحاق ع کے بہائی تہے اور اگر بنی اسرائیل سے مراد ہوتی تو بہائیون کا
لفظ کہنے کی کیا حاجت تہی بلکہ صرف یہی کہنا کافی تہا کہ تم مین سے دیکہو گنتی ۲۰ باب ۱۴ مین
موسیٰ ع نے قادس سے ادوم کے بادشاہ کو ایلچی کے ہاتہہ یون کہلا بہیجا کہ تیری بہائی اسرائیل نے کہا ہے اگرچہ بنی ادوم
بنی اسرائیل کے بہائی کہلائے تو اسمعیل زیادہ تر اس قرابت اور برادری مین ممتاز ہین اور
اسیطرح استثنا ۲ باب ۴ مین بہی ہے پہر پیدایش ۱۶ باب ۱۲ مین بنی اسرائیل ہی
کے مقابل مین اولاد حضرت اسمعیل ع کا ذکر یون لکہا ہے کہ وہ اپنے سب بہائیون کے
سامہنے بود و باش کریگا انتہی اور پیدایش ۲۵ باب ۱۸ مین ہے کہ وے اپنے
سب بہائیون سے پورب طرف ڈیرہ کرتے تہے پس جن لوگون سے حضرت موسیٰ نے یہہ خطاب کرکے
فرمایا وہ انکی پیشینگوئی کے پورے ہونیکے وقت کہان تہے اسیطرح بہائیونکے لفظ سے بنی اسرائیل کے

حقیقی بہائی نہ سمجہنا چاہئے یعنی جس طرح تمہین کے لفظ سے وہان تمہاری
اولاد مراد ہے اسیطرح بہائیون کے لفظ سے بہی چچازاد بہائی مراد ہین اور
عجب یہہ کہ دو جگہہ کتاب اعمال مین اسکا ذکر آیا ہے مگر کسیجگہہ تیرے درمیان کا لفظ
مذکور نہین ہوا اور نہ استثنا ۱۸ باب ۱۸ مین جہان خدا کی طرف سے موسیٰ کو
خطاب ہے یہہ لفظ لکہا ہے باوجود اسکے اگر اس لفظ کو غیر محرف سمجہین تو
اس سے مراد یہی ہے کہ تیرے درمیان سے یعنی خدا پرستون کی نسل سے مطلب
یہہ کہ اولاد ابراہیمؑ سے یا یہہ کہ خدا کی نسبت تمہارا ہی سا عقیدہ رکہتا ہوا وہ نبی
قایم ہوگا اور پہر انیسوین آیت مین جو مطالبہ کا لفظ ہے اس سے مراد دنیوی مطالبہ ہے
کیونکہ مطالبہ اخروی تو ہر نبی کے انکار کرنیوالے کی نسبت ضرور ہے پس یہہ دنیاوی مطالبہ یعنی انتقام وغیرہ صرف اسلامی
شریعت ہی کا ہے یہہ ہے کہ اوسکی سبب سے شنوا تھے بنی اسرائیل میں ہزارون نبی ہوئے اونمیں سے کسیکے لئے یہہ خصوصیت منسوب ہو سکتی
ہے کیونکہ جو اونمیں نبی ہوتا تہا خواہ چہوٹا خواہ بڑا وہ اوسکی شریعت ہی پر تہا اور جسکی نہین سنتے تہے تو دوسرا اوسکی بعد یا اوسکے ساتھ ہی
نصیحت کرنے کو موجود ہوجاتا تہا چنانچہ چار سو سے زیادہ انبیا ایک وقت مین
موجود تہے ۲ تواریخ ۱۸ باب ۵ و ۶ و ۷ اور حضرت عیسیٰؑ کے ہم عہد بہی یوحنا
بپتسما دینے والا یعنی حضرت یحییٰؑ اور اور انبیا بنی اسرائیل تہے دیکہو اعمال
۱۱ باب ۲۷ مگر یہہ خصوصیت اوسیکی طرف منسوب ہے جو نبی اسمعیل یعنی بنی
اسرائیل کے بہائیون مین سے ہوا تا کہ یہودی اوسے اپنے بارہ فرقون سے علیحدہ
سمجہہ کر انکار نکرین

پہر یہہ کہ میری مانند یعنی حضرت موسیٰؑ کی مانند بس حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے
سوا اور کوئی نبی موسیٰؑ کی مانند نہین ہوا جیسا کہ استثنا ۳۴ باب ۱۰ سے ظاہر
ہے جسکے بعینہ عبارت یہہ ہے اب تک بنی اسرائیل مین موسیٰؑ کی مانند کوئی نبی
نہین اوٹہا جس سے خدا وند آمنے سامنے آشنائی کرتا انتہی چنانچہ قال اللہ تعالی

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا (مزمل جزو ۲۹)

۱ حضرت نبی آخر الزمان صلعم نے جہاد کیا	جیسے حضرت موسیٰ نے جہاد کیا تھا خروج ۱۷ باب ۸ - ۱۶ و گنتی ۲۱ باب ۲۳ - ۲۵ اور ۳۱ باب استثنا اول باب ۴
۲ حضرت صلعم پر شریعت نازل ہوئی	جیسے حضرت موسیٰ پر خروج ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ باب استثنا ۱۰ باب ۱۰
۳ حضرت صلعم قضائی فیصل کرتے تھے	جیسے حضرت موسیٰ خروج ۱۸ باب ۱۳ - ۲۶ اعمال ۷ باب ۳۵
۴ حضرت صلعم نے مدینہ مین ہجرت کی	جیسے حضرت موسیٰ نے مدیان میں خروج ۱۲ باب ۱
۵ حضرت صلعم نے معراج مین اکیلے خدا سے کلام کیا	جیسے حضرت موسیٰ نے طور سینا پر خروج ۱۹ باب ۲۰
۶ حضرت صلعم نے چاند کو انگشت شہادت اوٹھا کر دو ٹکڑے کیا	جیسے حضرت موسیٰ نے عصا اوٹھا کر بحر قلزم کو دو حصہ کیا خروج ۱۴ باب ۱۶ و ۲۱

اور یہہ عجیب بات ہے کہ دریا کو چاند سے مناسبت ہے چنانچہ سمندر چاند کی ترقی کے ساتھ جوشش مین رہتا اور بڑھتا ہے لیکن اس سے رسول اللہ صلعم کا

حضرت ابراہیم کی نسل ... حضرت ابراہیم ... حضرت موسیٰ ... [illegible]

رتبہ بلند ظاہر ہوتا ہے اور اسکے مقابل مین حضرت موسیٰ کی کمال فروتنی ظاہر ہوتی ہے یعنی جسطرح حضرت موسیٰ کا معراج طور پر تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کا معراج عرش سے بہی بلند تر تہا اسیطرح حضرت موسیٰ کا یہہ معجزہ زمین پر ہوا اور حضرت صلعم کا یہہ معجزہ آسمان پر ہوا حضرت موسیٰ کو تو عصا کا سہارا تہا اور یہان صرف انگلی کا اشارہ تہا ۵ ہو اک جادہ ہمسر کہکشان کا تفاوت ہے زمین و آسمان کا * اور چونکہ بعد حضرت موسیٰ کے حضرت صلعم نے یہہ معجزہ دکہایا تو ضرور ہوا کہ بنظر امتیاز حضرت موسیٰ کے اوس معجزہ پر اسے تفوق ہو ۵ اولین نسخہ گرچہ حیست تو * آخرین بہتر از نخست بود * یہی سبب ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر موسیٰ میرے وقت مین ہوتے تو میری پیروی کرتے جیسا کہ مشکوٰۃ مین دارمی سے منقول ہے بروایت جابر (اعجاز قرآن صفحہ ۱۴)

۷ حضرت صلعم کی انگلیون سے پانی کے سوت جاری ہوئی	جیسے حضرت موسیٰ نے چٹان سے پانی نکالا تہا خروج ۱۷ باب گنتی ۲۰ باب ۱۱ اول قرنتیون کا ۱۰ باب ۴
۸ حضرت صلعم نے اپنے بہائی یعنی حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ـ سر الاسلام باب ۲ صفحہ ۵۶	اور کسی نبی نے اپنے بہائی کو بمنزلہ ہارون نہین کہا
۹ حضرت صلعم کی پشت مبارک پر مہر نبوت تہی	جیسے حضرت موسیٰ کے ہات مین ید بیضا تہی خروج ۴ باب ۶ ان کے سوا اور کوئی پیغمبر ظاہری نشان نبوت کے ساتھ

		نہیں ظاہر ہوا
۱۰	حضرت صلعم نے کعبہ کے بت پرستوں مین نشو نما پایا	جیسے حضرت موسیٰؑ نے فرعون کی صحبت مین اعمال ۷ باب ۲۲ خروج ۲ باب ۱۰
۱۱	حضرت صلعم باعیال تھے	جیسے حضرت موسیٰؑ خروج ۲ باب ۲۱ و ۲۲ اور ۱۸ باب ۶
۱۲	حضرت صلعم کے جانشین فرمان روا ہوئے	جیسے حضرت موسیٰؑ کے جانشین دیکھو یشوع کی کتاب اور قاضیون کی کتاب وغیرہ
۱۳	حضرت صلعم چالیس برس کی عمر میں نبی ہوئے	جیسے حضرت موسیٰؑ نے پورے ۴۰ برس کی عمر مین اسرائیلی کی مدد مین مصری کو مار ڈالا تہا اور پہر پورے چالیس برس کے بعد نبوت پائی اعمال ۷ باب ۲۳ و ۳۰ خروج ۷ باب ۷
۱۴	حضرت صلعم دنیا مین مدفون رہے	جیسے حضرت موسیٰؑ استثنا ۳۴ باب ۵
۱۵	حضرت صلعم یروشلم سے باہر نبوت کرتے رہے	جیسے حضرت موسیٰؑ دیکھو خروج سے استثنا تک
۱۶	حضرت صلعم نہایت حسین تھے سیر الاسلام باب اول صفحہ ۱۲۲ اور مقدمہ سیل صاحب صفحہ ۶ گبن صاحب مورخ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم	جیسے حضرت موسیٰؑ اعمال ۷ باب ۲۰ خروج ۲ باب ۲

حسن میں شہرۂ آفاق تھے از
کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۱۷

۱۷ حضرت صلعم بے مثل تھے	جیسے حضرت موسیٰؑ استثنا ۳۲ باب ۳۹
۱۸ حضرت صلعم کے سنہ ہجری جاری ہونے	جیسے حضرت موسیٰؑ کے مصری ہجرت کے سنہ جاری تھے گنتی ۳۳ باب ۳۸ اول سلاطین

۶ باب ۱ چنانچہ گنتی ۳۳ باب ۳۸ میں ہے کہ ہارون نے مصری ہجرت کے چالیسویں برس کے پانچویں مہینے کی پہلی تاریخ وفات پائی اول سلاطین ۶ باب ۱ میں ہے کہ مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے چار سو اسی برس گذرے تھے الخ

۱۹ حضرت صلعم نے تنگ پانی کی	جیسے حضرت موسیٰؑ خروج ۳ باب ۱
۲۰ حضرت صلعم یروشلم سے باہر مدفون ہوئے	جیسے حضرت موسیٰؑ استثنا ۳۴ باب ۶
۲۱ حضرت صلعم نے کعبہ کے بتوں کو توڑا	جیسے حضرت موسیٰؑ نے اوس بچھڑے وغیرہ کو خروج ۳۲ باب ۲۰ گنتی ۳۳ باب ۵۲
۲۲ جسطرح خدا نے قوم یہود کو دنیا کی تمام قوموں سے جنکو حضرت موسیٰؑ کی معرفت اپنی وحدانیت کی تعلیم میں ممتاز فرمایا تھا	اسیطرح خدا نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ سے جنکو حضرت محمد صلعم کی معرفت برگزیدگی اور تعلیم توحید میں ممتاز فرمایا ہے اور کسی فرقے میں بھی مطابقت اور امتیاز نہیں ہے چنانچہ ابتک

دو ہی فرقے دنیا میں مختون مشہور ہیں یہودی اور مسلمان اور فرقے والے سو اگر ختنہ بھی کرائیں تو بھی یہہ لقب انہیں دونو فرقوں کے لئے مخصوص ہے

۲۳ حضرت صلعم میں مطلق انسانیت تھی	جیسے حضرت موسیٰؑ میں محض انسانیت تھی

۲۴ حضرت موسیٰؑ سے خدا پرستی کے لئے عبادتخانہ کا آغاز اور حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا تکملہ ہوا چنانچہ بیت المقدس اور کعبہ شریف دونون پر نظر کرنا چاہیے
اور آخر کو حضرت صلعم کے جانشین اوس وعدہ کے بہی وارث ہوئے جو خدا نے حضرت
موسیٰؑ سے ملک کنعان کی بابت کیا تہا اور آخر کو وہ مقام جسے خدا نے پسند کیا تہا اور حضرت
موسیٰؑ کو بتایا کہ اوسجگہہ خدا کی بندگی کیا کرین اسلامی مسجد بنائی گئی استثنا ۱۲ باب ۵
۱۱ اول سلاطین ۹ باب ۳ دوسری تواریخ ۷ باب ۱۲ —
اب اگر کوئی کہے کہ انہین سے بعضی مماثلتین ایسی ہین کہ جو اگرچہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰ
مین نہین مگر حضرت موسیٰؑ اور اور انبیاء بنی اسرائیل مین تو ہین —
اسکا جواب یہہ ہے کہ علماء عیسائی یہہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰؑ کے حق مین سمجھتے ہین اور
کسی دوسرے اسرائیلی نبی کی طرف اسکا گمان نہین ہے —
پس اگر حضرت عیسےٰؑ مین یہہ مماثلت نہین تو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف
اوسکا اطلاق کامل ہے اور چونکہ پیشین گوئی مین لکہا ہے کہ تمہارے بہائیون مین سے اگر یہہ
بنی اسرائیل سے مراد سمجہی جائے تو ضرور ہے کہ حضرت عیسےٰ مین ایسی مماثلت حضرت موسیٰ
سے ثابت ہو جس سے کسی دوسرے نبی کو علاقہ نہ ہے کیونکہ وہان انبیاءؑ کی کثرت کے سبب
جس کا ذکر کرنا ضرور ہو اوسکی خاص پہچان بتلانا ضرور ہے تا کہ باہم امتیاز ہو جائے اور بنی اسمٰعیل
مین تو صرف حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے انکے لئے اس خصوصیت کی کچہہ حاجت
نہین یعنی بنی اسمٰعیل مین بہت سے بہائی ایسے نبی نہ تہے جیسے نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
بنی اسرائیل مین تو حضرت عیسیٰؑ کیطرح بہت سے نبی تہے —
پس حضرت عیسیٰؑ مین ایسی مماثلت چاہیئے جو کسی دوسرے نبی کو حضرت موسیٰؑ سے نہ ہو تب
معلوم ہوگا کہ خاص حضرت عیسیٰؑ کی واسطے یہہ پیشین گوئی ہے —
۲۵ یہودیون مین تین سالانہ عیدین ہین ایک عید فصح دوسری عید خیمہ تیسری عید

پنتیکوست احبار ۲۳ باب ۲ صرف یہی تینون یہودی عیدین خاص خدا کے حکم سے تہین۔
اب بہی یروسلم مین ہیکل کیجگہہ مسجد اور عید فصح کیجگہہ عید الضحی اور عید خیمہ کیجگہہ عید الفطر اور پنتیکوست کیجگہہ شبرات مقرر ہے عید الضحی اور عید الفطر کی مشابہت تو عید فصح اور عید خیمہ سے ظاہر ہی ہے شب برات کو بہی پنتیکوست سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتیکوست کے دن خدا نے شریعت لکہہ کر حضرت موسیٰ کو دی تہی اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان الٰہی جناب الٰہی مین مرقوم ہوتی ہے۔ اسکے سوا یہودیونمین خلاف تمام قومون کی پہلی رات پہرون کو شمار کرتے ہین اور اسیطرح مسلمانون مین بہی ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۱۷ کالم ۲ یہودیون مین ایک اور عید پوریم بہی تہی جیسے استر ملکہ بادشاہ بت پرست فارس اردشیر نے مقرر کیا دیکہو استر کی کتاب مگر یہہ عید حضرت موسیٰ کے وقت مین نہ تہی اسیطرح مسلمانون مین بہی عید نوروز کہ اعیاد مجوس سے ہے اور شروع سال جلوس بادشاہ بت پرست بکرماجیت ہے بعضے کرتے ہین

۲۶ حضرت موسیٰ کی اولاد اور کاہنون کی (یعنی لاویونکی) زیر حکم تہی دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ یہہ طرز بہی ہمارے پیغمبر خدا صلعم سے کمال مطابقت رکہتا ہے چنانچہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اس کا ثبوت ظاہر ہے۔

۲۷ عبرانیون مین مہینون کا انگریزون کے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ اوسکے مہینے ۲۹ اور ۳۰ دن کے ہوتے تہے دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۵۲ و ۵۳ یہہ دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکہتا ہے چنانچہ سنہ ہجری کا لحاظ کرنے سے اسکی مطابقت ظاہر ہے۔

۲۸ جسطرح حضرت موسیٰ کے رفیقون مین شروع مین حضرت یشوع نے ملک کنعان مین تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گذرانی اسیطرح حضرت رسول خدا صلعم کے اصحاب مین سے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے آخر مین وہان تسلط کر کے مسجد اقصی

بنوالی یعنی حضرت موسیٰ کے رفیق کے ہاتھ سے اوس کا شروع اور حضرت خاتم الانبیا صلعم کے صحابی کے ہاتھ سے اوسکا انجام ہوا۔

۲۹ کیونکہ دنیا مین صرف تین ہی قومین خداپرست گنی جاتی ہین یعنی یہود و نصاریٰ و مسلمان ان تینون قومونکی جو الہامی کتابین ہین اون کا شروع حضرت موسیٰ سے اور خاتمہ حضرت محمد مصطفےٰ سے ہوا ہو الاول و ہو الآخر کیونکہ اوسی خدا کیطرف سے جو ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کا خدا ہے اور کسی مذہب کے بانی نے کوئی کتاب نہین ظاہر کی فقط۔

۳۰ جو کتاب خدا نے حضرت موسیٰؑ پر نازل کی اپنی توریت اوسکا نام فرقان فرمایا اور جو کتاب حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر نازل کی اوسکا بھی نام فرقان فرمایا اور کسی کتاب کا قرآن میں یہہ نام نہین ہے کما قال اللہ تعالیٰ جل شانہٗ و لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً وَّذِکْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝ وَ هٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْکِرُوْنَ ۝ یعنی اور بالتحقیق ہم نے دیا موسیٰ اور ہارون کو الفرقان اور روشنی اور نصیحت خداپرستونکے واسطے وہ جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہین اور وہ گہڑی (یعنی قیامت) سے کانپتے ہین اور یہہ بھی ذکر مبارک ہے جسے ہمنے نازل کیا ہے پس کیا تم اوس سے انکار کروگے (سورہ انبیا رآیت ۴۹) اس آیت مین کتاب موسیٰؑ کا نام الفرقان لکہا ہے از شہادت قرآنی مصنفہ ولیم سیور صاحب چھاپہ لکھنؤ مطبع منشی نول کشور سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۰۷ فصل ۳۳۲ اور اوسی شہادت قرآنی کے صفحہ ۳ و ۹۵ و ۹ مین قرآن کی یہہ آیت بھی مرقوم ہے ـ وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ یعنی اور جب ہمنے موسیٰ کو کتاب و فرقان دیا

اور تم ہدایت پاؤ سورہ بقر آیت ۵۳ ولیم میور صاحب لکھتے ہیں کہ کتاب موسیٰ کو اس مقام پر الفرقان کے نام سے لکھا ہے اور یہی الفرقان اور مقامات پر قرآن کے معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے از شہادت قرآنی فصل ۱۰۴ اور قرآن مجید کو جہان فرقان حق تعالیٰ نے فرمایا اونمین سے ایک آیت یہہ ہے وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ یعنے اور اوتاری اس سے پہلے توریت و انجیل لوگوں کی ہدایت کو اور اوتار الفرقان (سورہ آل عمران) از شہادت قرآنی فصل ۱۰۵ اور اسیطرح خدا نے توریت کا نام ذکر اور قران کا نام ذکر قرآن مجید مین فرمایا چنانچہ سورہ نحل آیت ۴۳ مین ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ الخ معنے پس پوچھو اہل ذکر (یعنے اہل کتاب اسے یہود) سے اگر نہین جانتے ہو ساتھ صاف نشانیوں کے اور کتابوں کے اور نیز ہمنے پاس بھی ہمنے ذکر (یعنے کتاب) بھیجی انتہی دیکھو شہادت قرآنی فصل ۱۰۱ اور فصل ۹۴ کو بھی دیکھنا چاہئے جہان یہہ آیت لکھی ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ الخ ترجمہ اور بالتحقیق ہمنے ذکر یعنے توریت کے بعد زبور مین لکھا ہے سورہ انبیاء آیت ۱۰۵

۳۱ قال اللہ تعالیٰ جل شانہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین اور کئے ہین اونہون نے نیک کام کہ البتہ خلافت بخشیگا اون کو زمین کی جسطرح پر کہ خلافت بخشی تھی اون لوگون کو جو اونسے پہلے تھے اور قایم کریگا اون کے لئے دین اون کا جسکو پسند کیا ہے اوسنے اون کے لئے اور بہر آئینہ بدل دیگا اون کے لئے اون کے خوف کے بعد امن کو

یہان پہلے لوگون سے قوم موسیٰؑ مراد ہے جو حضرت موسیٰؑ کے بعد فرمان روا ہوئے یعنی حضرت یشوعؑ اور ادنکے بعد سب سلاطین یہود۔ اسیطرح خلفاء اسلام کو سلطنت ملی مگر حضرت عیسیٰؑ کے تین سو برس بعد تک کوئی عیسائی بادشاہ نہوا تہا اور اون تین سو برس کے بعد بادشاہ ہونا داخل مما ثلت قوم موسیٰؑ نہین ہے یون تو سیکڑون برس کے بعد ہر قوم اقبالمند ہوتی رہتی ہے۔

اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اے چہوٹے جہنڈ خوش ہو کیونکہ باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہین دے (لوقا ۱۲ باب ۳۲) تو باوجود سیکڑون برس تک عیسائیون مین بادشاہ نہونیکے یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اسلئے عیسائیون کو اوس پیشین گوئی کا نام بہی نہ لینا چاہیے۔

۳۲ مسلمانون مین موافق رسم یہود کے کہ پسند خاطر اکثر ایشیا کے باشندون کے ہے مسجدون مین بروقت نماز کے اور جب لوگ وہان جمع ہون عورتون کا جانا منع ہے از سیر الاسلام باب ۵ ترجمۂ تیمر صفحہ ۲۰۸

۳۳ اور خدا نے حضرت موسیٰؑ کو شریعت جب دی تو کوہ طور پر کیونکہ حضرت اسمعیلؑ کی بیٹی طور نام سے منسوب تہا دیکہو پیدایش ۲۵ باب ۱۵ یہہ بشارہ تہا کہ خدا کی شریعت کا جائے نزول بہی پاک خاندان ہوگا کیونکہ توریت کہ جسکے معنی شریعت ہین صرف حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی بالائی طور اور ادنکے بعد سب انبیاء علیہم السلام اوسی شریعت موسوی پر عمل کرتے تہے یہان تک کہ حضرت عیسیٰؑ بہی دیکہو لوقا ۱۰ باب ۲۵ — ۲۸ متی ۲۳ باب ۲ و ۳ لیکن آخر کو حضرت نبی آخر الزمان صلعم پر شریعت نازل ہوئی جو کہ قرآن مین ہے پس خدا کی شریعت کا آغاز حضرت اسمعیلؑ کے خاندان سے اور انجام بہی حضرت اسمعیلؑ کے خاندان مین ہوا اور اوس سے ثابت ہوا کہ شروع سے مصلحت ایزدی مقتضی اسیکی تہی

۴۳ سوانح عمری عیسیٰؑ مصنفہ ایبان صاحب باب ۴ مین لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم بے پڑھے تھے جیسے حضرت موسیٰؑ از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب حاشیہ صفحہ ۱۸ مطلب یہہ کہ صرف یہی دو نبی علیہما السلام اُمّی محض تھے اور سب نبی پڑھے اور خاصکر حضرت عیسیٰؑ تو ضرور ہی پڑھے ہوئے تھے دیکھو لوقا ۴ باب ۱۶ و ۱۷ یشعیاہ نبی کی کتاب پڑھی

واضح ہو کہ یہہ سب مشابہتین شریعت کے سارے احکام کو بغیر شامل کئے ہوئے لکھین ہین ورنہ اگر اونہین بہی شامل کرتے تو سینکڑون کا شمار ہوجاتا غرض کہ جسقدر مشابہتین حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کو حضرت موسیٰؑ کے ساتھہ تہین اتنی کسی اور نبی سے نہین اور نہ کسی اور نبی کو اسقدر مشابہتین حضرت موسیٰؑ سے ہوئین اور حضرت عیسیٰؑ کو تو حضرت موسیٰؑ سے کچھہ بہی مشابہت نہ تہی کیونکہ ۱ حضرت عیسیٰؑ نے کبہی سلطنت ۲ نہین پائی اور ۳ حضرت عیسیٰؑ نے کبہی اسطرح فوج لیکر جہاد کرنیکا موقع نہین پایا جیسے حضرت موسیٰؑ نے اور ۳ نہ حضرت عیسیٰؑ کی انجیل مین شریعت مرقوم ہے جیسے کہ توریت مین اور ۴ نہ حضرت عیسیٰؑ کو قضائے فیصل کرنے کا اختیار تہا (یوحنا ۸ باب ۱۱) اور ۵ نہ حضرت عیسیٰؑ کے سنہ ہجری جاری ہوئے اور ۶ نہ حضرت عیسیٰؑ صاحب عیال تہے اور ۷ نہ حضرت عیسیٰؑ کی خوبصورتی ثابت ہے اور ۸ نہ حضرت عیسیٰؑ چالیس برس کے بعد صاحب الہام ہوئے بلکہ چالیس برس حضرت عیسیٰؑ کی عمر بہی نہ ہوئی تہی اور ۹ نہ حضرت عیسیٰؑ یروشلم کے باہر مدفون ہوئے اور ۱۰ نہ حضرت عیسیٰؑ دنیا مین مدفون رہے اور ۱۱ نہ حضرت عیسیٰؑ نے غیر قوم مین نشو ونما پایا جیسے حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے گہر مین اور ۱۲ نہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس کوئی ظاہری نشان نبوت تہا جیسے حضرت موسیٰؑ کے پاس ید بیضا اور ۱۳ نہ حضرت عیسیٰؑ کے کوئی حواری فرمان روا ہوئے جیسے حضرت موسیٰؑ کے جانشین حضرت یشوعؑ وغیرہ اور ۱۴ نہ

حضرت عیسیٰ نے کبھی بت شکنی کی اور نہ حضرت عیسیٰ کی قوم یا امت اون وعدہ کے ملک یعنی کنعان کے وارث ہوئے بلکہ اوسی زمانہ میں وہ ملک یہودیون سے نکلکر رومیون کے قبضے میں آگیا تہا اور اب سینکڑون برسون سے مسلمانون کے قبضے میں ہے اور نہ حضرت عیسیٰ ماں اور باپ دونون سے پیدا ہوئے جیسے کہ حضرت موسیٰ اور نہ حضرت عیسیٰ نے اپنے کسی بھائی کو بمنزلہ ہارون کیا۔

بسطرح اور بہت سب باتون میں حضرت عیسیٰ کو حضرت موسیٰ سے کچھ بھی مشابہت نہ تہی۔ اور علماے عیسائی جو کہتے ہیں کہ جسطرح حضرت موسیٰ نے پیتل کا سانپ لکڑی پر لٹکایا اسیطرح حضرت عیسیٰ صلیب پر لٹکائے گئے تہے گنتی ۲۱ باب ۹ یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ لیکن اگر ایسا ہو تو بہی ایک مشابہت حضرت عیسیٰ کو اوس پیتل کے سانپ سے ہوئی نہ یہ کہ حضرت موسیٰ سے۔

پہر یہہ کہ اوس پیتل کے سانپ کو جس سانپ کے ڈسے ہوئے نے دیکھا چنگیا تہا اور حضرت عیسیٰ کا بعقیدہ نصاریٰ خود ہی صلیب پر چنگیا تہا وہ سانپ نیست و نابود ہوگیا اور حضرت عیسیٰ اب تک زندہ موجود ہین وہ حضرت موسیٰ کے حکم سے نیزہ پر لٹکایا گیا تہا اور یہہ یہودی بت پرست کے حکم سے اب یہان حق و باطل کا تفاوت واقع ہوگیا۔

پس حضرت عیسیٰ کو اوس سانپ سے اگر کچھ مشابہت ہے تو اسیقدر کہ جس طرح اوس سانپ کے پوجنے والے بت پرست گنے جاتے تہے دیکھو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۵ سطر ۱–۹ اسیطرح حضرت عیسیٰ کے پرستار تثلیث پرست ہوگئے اور سب باتون مین حضرت عیسیٰ کا حال اوس سانپ سے بالعکس تہا اور نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ کو سانپ سے کہ بمحاورہ توریت شیطان اوس سے مراد ہے نسبت دینا صرف عیسائی ایمان والون کی یہہ جرات ہے دیکھو پیدایش ۳ باب

پہر یہہ کہ حضرت موسیٰ تو دشمن مسیح اور چور اور بٹ مار عیسائیون سمجھے جاتے ہین جیسے کہ

کلیسیا ۲ سکرمنٹ میں قول ٹین لوتھر وغیرہ کا لکھہ چکا ہون تو حضرت موسیٰ کی مانند حضرت
عیسیٰ کو اس پیشین گوئی مرقومہ استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ اسکے لالچ سے سمجھنا عیسائی سمجھہ کی دوسری
خوبی ہے اسی سبب سے جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۹ مین فرماتے ہین کہ
کہ اسلامی مذہب پروٹسٹنٹ کے مذہب سے زیادہ صاف اور حضرت موسیٰ کے مذہب سے زیادہ پاک
معلوم ہوتا تھا انتہی پھر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۹ مین وہ لکھتے ہین کہ ہمین شک نہین معلوم
ہوتا کہ جن لوگون نے مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابونکو پڑہا ہے انہین بیشک یہ شبہہ
ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہے اور انہین یہہ اقرار کرنا پڑتا ہوگا کہ مذہب
اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطے ایجاد کیا گیا ہے انتہی -
پھر بعضی علماء عیسائی کہتے ہین کہ جسطرح حضرت موسیٰ نے شریعت کی قوم کو تعلیم دی اسیطرح
حضرت عیسیٰ نے ایک باطنی شریعت کی بنیاد ڈالی (طلوع آفتاب صداقت) اگرچہ یہہ
ایک خیالی بات ہے کہ جسکا کچھہ ثبوت نہین ہے اور نہ کوئی اسکا یقین کرسکتا ہے مگر اس قول
بھی اپنے وضع مضبوط نہین ہین کیونکہ شریعت موسوی کو تین قسم پر تقسیم کرتے ہین یعنی شریعت
رسمی اور شریعت ملکی اور شریعت اخلاقی اور کہتے ہین کہ شریعت اخلاقی اب بھی موجود ہے
(دیکھو تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۵ باب ۱۹ پر) پس جب یہی شریعت موسوی تو بھی کوئی دوسری
شریعت باطنی حضرت عیسیٰ کیطرف سے کہان قائم ہوئی کیونکہ بقول علماء عیسائی شریعت اخلاقی
بھی تو شریعت موسوی کا ایک حصہ ہے تو بھی شریعت اسلامی کو شریعت موسوی سے زیادہ مطابقت
اور مناسبت ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کی تینون طرح کی شریعت اہل اسلام مین موجود ہے
اور عیسائیون مین اگر اون کے قول کو مان لین تو صرف تیسرا حصہ ہے -
اسکے سوا شریعت باطنی مین وہ کونسی بات ہے جو شریعت ظاہری کا نتیجہ نہین ہے
یعنے یہہ کہ طہارت اور قربانی وغیرہ اب عیسائیون مین بیکار ہے تو حضرت عیسیٰ
نے یہہ کب کہا کہ ایسے کام کرنیوالا جہنم مین جائیگا بلکہ انہین انجیلون کے بموجب ایسے کامون کے

کرنیکی تاکید ہے دیکھو متی ۲۲ باب ۲ و ۳ اور یہہ مسیح کی قربانی پر بھروسہ کرنیوالی شریعت موسوی سے آزاد ہین تو یہہ عیسائیون کا ایک خاص عقیدہ ہی اسی شریعت موسوی کے مشابہت کیا علاقہ یہہ مشابہت ہی کہ مخالفت ہے اور اگر یہی باطنی شریعت حضرت موسیٰ کی شریعت کا تکملہ یا جواب ہے تو ہر رند اور بد اعمال شخص کہہ سکتا ہے کہ مین باطنی شریعت کہتا ہون ظاہری شریعت موسوی کی اب کچھ حاجت نہین پس عیسائی شریعت کی اسمین کیا تخصیص ہے اور پلوس وغیرہ نے بار بار شریعت موسوی کی کیون مذمت کی کیونکہ عیسائی بھی تو اوسی شریعت کے تیسرے حصہ کو اپنی باطنی شریعت جانتے ہین دیکھو رومیون ۷ حکم توریت کے اور اوسکے مقابل مین ۲ قرنتیون ۳ باب ۱۳ و ۱۴ عبرانیون کا ۸ باب ۱۸ وغیرہ - اس سے ظاہر ہے کہ اگر باطنی شریعت اوس ظاہری شریعت موسوی کے مقابل مین ہے تو یہہ نتیجہ اوسی ظاہری شریعت کا ہی اور مسلمان جو ظاہری شریعت کی تکمیل کرتے ہین اوسمین ترقی کرنیوالی لوگون کی غایت اور نتیجہ اور تکمیل سے بھی کامیاب ہین متی ۵ باب ۱۷ - ۲۰ پس کامل مشابہت مسلمانون ہی کو شریعت موسوی سے رہی کہ یہہ ظاہر و باطن دونون طور سے شریعت موسوی کے پیرو ہین متی ۵ باب ۴۳ و ۴۶ اور نہ صرف اکیلی شریعت بلکہ بیسیون باتون مین حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مسلم مشابہت ہے اور حضرت عیسیٰ کو کسی ایک بات مین بھی خصوصیت نہین ہے اور ان باتون کی تصدیق کیلئے عیسائی علما کو چاہیے کہ اہل اسلام کی دینی معتبر کتابونکو دیکھین کہ توریت اور انجیل کے ظاہری اور باطنی تعلیمون مین سے ایسی کون بات ہی جو اون کتابون مین نہین ہے اور مسلمانون مین کسی بھی ایسے بد وضع کا نالائق چال چلن دیکھکر اسلام کی پاکیزگی پر شک نہ لائین ۔

پادری عماد الدین عیسائی اپنی تحقیق الایمان کے صفحہ ۵۹ و ۶۰ مطبوعہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۶۶ء مین لکھتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ اور آل حسن جو احکام شرعیہ مین محمد صاحب کو موسیٰ سے تشبیہ دیتے ہین یہہ محض غلط ہے کیونکہ وہ سب احکام جو محمدی تعلیم مین مذکور ہین

سب موسیٰ ہی کی شریعت ہے اور توریت ہی سے انتخاب ہوکر خواہ عہد
خواہ توریت ڈاؤد قرآن میں لکھے گئے ہیں یہ تشبیہ موسیٰ سے نہیں ہو سکتی تشبیہ کمالات
میں دیکھنا چاہئے پس دیکھو کہ کمالات میں موسیٰ کی مانند محمد صاحب ہیں یا حضرت
عیسیٰ یہ بیٹے ہیں موسیٰ جب پیدا ہوئے تو بچوں کو فرعون نے مارا مسیح جب تولد ہوئے
ہیرودوس نے بیت اللحم کے لڑکوں کو قتل کیا موسیٰ چالیس دن پہاڑ پر بھوکھا رہا
مسیح بھی چالیس رات دن پہاڑ پر بھوکا رہا موسیٰ کا منہہ خدا کے جلال سے چمکنے لگا مسیح کا
چہرہ بھی خدا کے جلال سے چمکنے لگا پھر موسیٰ ایک جسمانی شریعت لایا مسیح اوس سے
بڑھ کر خدا کا فضل اور روحانی شریعت لایا موسیٰ نے عجیب و غریب معجزے
دکھائے مسیح نے اوس سے زیادہ عجیب معجزے دکھائے الغرض کمالات ذاتیہ میں
مشابہت درکار ہے انتہی یہہ تین چار مشابہتیں جانیں کتنے فاقہ کرکے اور خون جگر
کہا کر پادری عمادالدین صاحب نے پیدا کی ہیں ہونگی لیکن ایسے لوگ جو صرف
توریت و انجیل کا نام سنکر اپنے قابلیت دکہلانے کے لئے غل مچاتے یہہ حضرت عیسیٰ
ہی کی بدنامی کرنیوالے ہیں کیونکہ اس سے بعضے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہندوستانیوں
میں وہی لوگ عیسائی ہوتے ہیں جنکو کچھ لیاقت نہیں ہے پہلے عمادالدین کو کچھہ
توریت و انجیل کیسے پادریوں سے پڑہنا چاہئے کہ حضرت موسیٰ کے تولد سے پیشتر فرعون
نے کل بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کیا تھا اور اوسکا ارادہ یہہ تھا کہ اس تدبیر سے
حضرت موسیٰ کو قتل کرے بلکہ حضرت موسیٰ کی تولد سے (توریت کے بموجب) وہ بچوں کا خطرہ
تھا صرف اسلئے نرینہ اولاد کو دریا میں ڈبونیکا اوسنے حکم دیا تا کہ بنی اسرائیل
کی قوم کثرت پاکر بغاوت نکرے پس جو بچے کہ پیدا ہو چکے تھے اونہیں دریا میں
بہی ڈالنے کا حکم نہیں کیا بلکہ یہہ حکم دیا کہ اونمیں جو پیدا ہو اوسے دریا میں
ڈالدو اسنے یعنے پیدا ہونیکے وقت نہ یہہ کہ جو اب تک پیدا ہو چکے اور دو چار برس کے

روضنیہ ۹ ۲۲-۹ از روض انجیل باب اول دیکھو خروج اول باب ۲۲-۹ وہان کے دو برس یا برہنہ
چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ء ہان راجہ کنس نے البتہ کنہیاجی کے قتل کے ارادہ سے
بچونکو مار ڈالا تہا مگر یہان بہی مشابہت نہین ہوسکتی کیونکہ اوسنے کنہیاجی کے
تولد سے پیشتر یہہ قتل کیا تہا اور مسیح کے تولد سے قریب دو برس بعد ہیرودؔ
دو برس تک کے بچونکو قتل کیا تہا متی ۲ باب ۱۶ اپس حضرت موسیٰؑ کے تولد سے
پیشتر فرعون نے تمام اسرائیلی بارہون فرقونکے بچونکو پانے مین ڈالنے کا حکم دیا
تہا اور حضرت عیسیٰؑ کے تولد کے قریب دو برس بعد ہیرودیس نے اون بارہون
فرقونمین سے ایک فرقے کے صرف تہائی چوتہائی بلکہ اوس سے بہی بہت کم یعنے
صرف ایک گانون بیت اللحم اور اوسکے گرد نواح کے بچونکو قتل کروایا چنانچہ پادری عماد الدین
بہی اپنے ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۴ مین لکہتے ہین کہ
بیت اللحم ایک چہوٹی سی جگہ تہے جسکے اندر معہ گرد نواح کے دو ہزار کے قریب
باشندے ہونگے اور کل بچے پچاس کے قریب قریب مارے گئے تہے ایسا تہلکہ ہی تہا
جسکو ہر ایک مورخ لکہتا تہے فرعون کو حضرت موسیٰؑ کے پیدا ہونے سے کچہہ
خطرہ نہتا اور ہیرودیس نے صرف حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنے کے ارادہ سے یہہ
کام کیا وہان پہلے اس کام کے لئے دائیونکو فرعون نے حکم کیا تہا اور یہان
دائیونکا نام ہی نہین ہے اور ایسے وقعات تو دنیا مین بارہا ہوتی رہتے
ہین کیا یہہ قتل خدا کے حکم سے مسیحؑ کا حال موسیٰؑ سے مطابق کرنیکو ہوا تہا
استغفر اللہ یہہ تو ایک شیطانی حرکت تہی اس سے مشابہت ڈہونڈہنا
عماد الدین ہی کا کام ہے پہر یہہ کہ یہہ قتل ہیرودیس کے عہد کا کسی تاریخ سے
ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو بڑا لکہنے والا حال ہیرودیس کا ہے اس
قتل کا حال نہین لکہا اور اسیطرح نہ کسی عالم یہود نے جو بڑے خاندان بدنام

ہیرودیس کے تہے اسکا ذکر کیا ہے اگر سچ ہوتا تو ضرور یہہ لوگ بے تکیے رہتے
عمادالدین نے بہی اپنے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۴ مین ان باتونکا اور اسکا
بہی کہ یوسیفس وغیرہ نے یہہ بیان فرو گذاشت کیا صاف اقرار کیا ہے اور یہ
بہی کہ والٹر نے بہی سترہوین صدین مین یہہ اعتراض کیا ہے باوجود ان باتونکے
عمادالدین ایک کافی دلیل اس اطفال کشی کی بیان کرتے ہین کہ متی سے سنہ ۴۱ء
مین انجیل لکہکر کلیسیا مین جاری کردے اوسوقت کے لوگون نے متی کو کیون
نہین جہٹلایا انتہے لیکن عمادالدین کو پہلے کسی عیسائی سے یہہ بات پوچہہ رکہنا چاہئے
کہ علماء عیسائی نے متی کی عبرانی انجیل کے تصنیف کا زمانہ سنہ ۴۱ء گمان کیا ہے نہ
اس انجیل مروجہ کا اگر اسے کوئی مان بہی لے تو وہ عبرانی سنہ ۴۱ء والی انجیل کہان ہے
وہ سے یہہ کہ یہہ کیونکہ معلوم ہوا کہ متی کو اوسوقت لوگون نے نہین جہٹلایا تہا

اور چالیس دن روزہ کے بابت عمادالدین صاحب کو کسی پادری صاحب سے
پوچہنا چاہئے کہ کسی اور نبی نے بہی سوا مسیح اور موسی علیہما السلام کے چالیس دن
روزہ رکہا تہا یا نہین اور اتنا تو مین بہی بتا سکتا ہون کہ موسیٰ نے چالیس دن
روزہ رکہا تہا خروج ۳۴ باب ۲۸ اور الیاس نے بہی اول سلاطین ۱۹ باب
از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰۷ متی ۴ باب ۲ پہر مسیح علیہ السلام کو اسمین
خصوصیت کیا ہوئی بلکہ حضرت نبی الاسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو البتہ خصوصیت ہے
کہ ابتک سیکڑون ہزارون مؤمنین اسلام چلے کہینچتے اور چالیس چالیس دن صائم
رہتے ہین اور سوا اسلام کے یہود و نصاریٰ مین تو اس چلے کشی کا نام تک نہین ہے
اور انجیل مین تو لکہا ہے کہ مسیح چالیس دن بیابان مین شیطان سے آزمایا گیا۔
متی ۴ باب ا و ۲ مگر عمادالدین تو بردستی حضرت موسیٰ سے مشابہہ کرنیکے لئے
پہاڑ کو قایم کرتے ہین تہہر یہ ایسی سمجہہ پر معلوم ہوتا کہ عمادالدین نے پہاڑی وعظ تک بہی

انجیل اچھی طرح نہیں دیکھی تھی پس حضرت موسیٰ پہاڑ پر صایم تھے اور حضرت عیسیٰ بیابان میں حضرت موسیٰ دو دفعہ پہاڑ پر صایم رہے تھے خروج ۲۴ باب ۹ اور ۲۴ باب ۱۸ اور حضرت عیسےٰ بیابان میں صرف ایکدفعہ وہ خدا کے حضور میں حاضر تھے یہہ شیطان سے آزمائے جاتے تھے اور تو بہی عماد الدین صاحب کا باوجود ایسی شیطانی مشابہت کے مسیحی ایمان باقی ہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ عماد الدین صاحب بڑے فخر سے مسلمانونکو سکہلاتے ہین کہ تشبیہ کمالات میز دینا چاہیئے (تحقیق الایمان صفحہ ۵۹ سطر ۱۳) اچھی کمالات حضرت عیسیٰ کے ڈھونڈہ کر نکالے وہ ہنوز کمالات ہی نہیں جانتے کہ کسی کہتے ہین تشبیہ کمالات میں تو تب معلوم ہوتی کہ جب حضرت موسیٰ کا تثلیث میں سے کوئی ایک ہونا اور صلیب پر کہینچا جانا ثابت کرتے اور بغیر اوسکے جو مسیح کو موسیٰ سے مشابہہ ٹہراتے ہین تو ثابت ہوا کہ مسیح نہ اقانیم ثلاثہ میں سے ایک اقنوم ہین اور نہ مصلوب ہوئے لیکن اس صورت میں تو یہہ عیسائی مذہب ہی بالکل باطل ہوا جاتا ہے اور چہرہ کا چمکنا بسبب مطابقت ہر شخص کا خوشی و غضب وغیرہ بعض حالتوں میں چہرہ چمکنے لگتا ہے اور حضرت رسول اللہ صلعم کا تو بارہا شوق وصل وغیرہ کے وقت چہرہ چمکنے لگتا تھا مگر اس سے بڑہ کر یہہ کہ حضرت صلعم خود شمع عرفان حقیقی تھے پس پشت بہی حضرت کا نور نظر ویسا ہی تہا جیساکہ سامنے یہہ اس سبب سے کہ حضرت صلعم نور مجسم تھے چنانچہ اس نور مجسم ہونیکے ثبوت میں بہت سے دلایل اہل اسلام میں موجود ہین صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا

یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِہٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ

یعنے اے فلانے تو کیوں نہیں اپنے نماز خوبی سے پڑہتا کیوں نہین دیکہتا نمازی جب نماز پڑہتا ہے کہ کسطرح پڑہتا ہے سو وہ تو اپنے ہیلے کیواسطے پڑہتا ہے مقرر مین دیکہتا ہوں

اپنے پیچھے جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہون (مشارق الانوار باب یا حدیث ۱۰۱۴) اور اسیطرح باب ۵ اٹھا حدیث ۱۰۳۹ مین صحیح مسلم سے منقول ہے کہ انسؓ ایّھا الناس انّی اِمامُکم فلا تسبقونی بالرّکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانّی اراکم امامی ومن خلفی الخ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسے لوگو مین تمہارا امام ہون مجھسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا سو اسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے الخ۔

اور شریعت کی بات تو تمین جو اسلام کو توریت سے مطابقت ہے اسکی بیان کی حاجت کیا ہے اگر لکھون تو سارے توریت نقل کرنی پڑے اسلئے مین نے بالکل وہ باتین نہین لکھین۔

اب رہے معجزات سو اہل ایمان ان باتونکو خوب جانتے ہین اور ہر نبی صاحب معجزہ ہوتا ہے اسمین کس کس سے حضرت موسیٰؑ کو مشابہت دینا چاہئے لیکن ایک مشابہت مسیحؑ کی موسیٰؑ سے اور باقی رہگئی کہ وہ عماد الدین کے بہی فرشتون کو نہ سوجہی اگرچہ وہ بہی شیطانی ہے یعنے یہہ کہ شیطان مسیح کو ہیکل کے اونچے مکان پر لیگیا جیسے موسیٰؑ کو خدا نے پہاڑ پر بولایا تہا اور جسطرح قوم کی گوسالہ پرستی کے سبب خدا نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اب نیچے جا اسیطرح شیطان نے مسیح سے کہا کہ آپکو نیچے گرا دے

مولوی عماد الدین صاحب کو عیسائی ہوئے اتنی مدت گذری اور ابتک یہہ پیشین گوئی نہین کسی نے نہین بتائی

کہ کیا ابن آدم آکے زمین پر ایمان پاویگا لوقا ۱۸ باب ۸ سب عیسائی جانتے ہین کہ یہہ پیشین گوئی صرف عیسائیون ہی کے حق مین مسیحؑ نے فرمائی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ
غالبًا ہمارے خداوند کی یہہ مراد تہی کہ جسوقت وہ (یعنے مسیح) آیا چرچ کے
پہر اٹہانیکو اور بدلا لینے کو اپنے لوگون کا ظالم یہودیون سے تو وہ پاویگا بہت کم ایمان
دین پر بعضے خیال کرتے ہین بڑا غلبہ بیدینی کا ہو جائیگا بیشتر اسکے کہ مسیح آئے دنیا کا
انصاف کرنیکو انتہے دیکہو تفسیر اسکاٹ چہاپہ نیویارک ۱۸۱۲ع جلد ۵ اس آیت سے
صاف ظاہر ہے کہ عیسائیون کے عقاید بالکل بگڑتے جاتے ہین اور حضرت عیسیٰ ع
کے آتے یعنے قیامت تک کوئی بہی سچا عیسائی جو حضرت عیسیٰ کا حقیقی پیرو اور
صحیح تعلیم پر عمل کرنیوالا ہو باقی نرہیگا اگرچہ باسیاظاہر دین عیسوی کے روز روز ترقی
ہوتے جاتے ہین تو بہی صحیح عقیدہ مین کمال مخالف اور تجاہل واقع ہوتا جاتا ہے
یہانتک کہ قیامت تک بالکل عیسائی مذہب صرف نام کو اس پیشین گوئی کے بموجب
رہجائیگا چونکہ لوقا ۱۸ باب ۸ مین یہہ پیشین گوئی علیحدہ ۸ آیت مین ہو نی چاہئے تہی لیکن
آیتون کی ترتیب دینے والے نے ایسا نہین کیا اور یہہ صرف اسلئے تاکہ یہہ مضمون
خوب صاف نہ معلوم ہونے پاوے تو بہی اہل انصاف کی نظر سے یہہ بات چہپ نہین سکتی
پہر یہہ کہ متی ۲۴ باب ۱۲ مین مسیح فرماتے ہین کہ بیدینی کے بڑہ جانے سے بہتون کی
محبت گہٹ جائیگی انتہے طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر
مین لکہا ہے کہ اگرچہ جاری ہوگی بے انصافی ظلم اور سب طرحکی برائیان ہونگی
بے محبت کہوینگی اپنی صریح حمیت واسطے کسی سبکے اور کہوینگے پیار بہائیونکا اور ہونگے
کشیدہ اوسنی اور دورینگے مہربانی ظاہر کرنیسے تو بہی کچہہ رہینگے ثابت قدم انتہے
لیکن یہہ ثابت قدم رہنا صرف عیسائی مفسر کیطرف سے رعایت ہے خلاف
مطلب آیت ہے چونکہ اب قیامت کا قرب اور دین عیسوی مروجہ حال ترقی پر ہے
اب نہین معلوم کہ یہہ بیدینی کی ترقی ہے یا دینداری کی

رسالہ شریف نسبتین مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنو باہتمام پادری واحد صاحب ۱۸۷۶ع
مصنفہ پادری رجب علی مین لکھا ہے پہلی نسبت موسی کے پیدایش پر بہت سے لڑکے
مصر مین فرعون نے ہلاک کرائے یسوع کے ظہور کے وقت یروشلیم مین بیشمار لڑکونکو
ہیرودس نے مروایا انتہی (صفحہ ۱۲) اسکا جواب پادری عماد الدین کے قول کے رد مین
دیکھہ لو اور پادری عماد الدین تو لکھتے ہین کہ کل پچاس لڑکے قتل ہوئے تہے اور آپ اونہین
بیشمار بتاتے ہین اس سے ثابت ہوا کہ آپ حساب دان بہی بڑے ہین **دوسری نسبت**
موسیٰ چالیس دن رات تک سینا پہاڑ پر بہوکہا پیاسا خدا سے ہمکلام رہا ایسا ہی یسوع مسیح چالیس
دن رات تک بہوکہا پیاسا بیابان مین رہا لیکن محمد مین یہہ مناسبت نہین پائی جاتی بلکہ اسکی
برخلاف عربی کتابون سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد کو مرگی کا آزار تہا (ایضاً) ج اگرچہ حضرت صلعم کو تو مرگی کا
آزار نہ تہا لیکن شریف نسبتون کی مصنف کا دیوانہ پن سب پر ظاہر ہو گیا اگر سچ ہو وہ کونسی عربی کتابین ہیہ پادری صاحب
پر ظاہر ہوا ان کتابونکا صفحہ سطر پادری صاحب بتا سکے تو صرف نام ہی اونکا بتا دیا ہوتا
تیسری نسبت موسیٰ کاہن بنا اور بہی بادشاہ - یسوع مسیح بہی سردار کاہن بلکہ اوس سے
زیادہ مرتبہ رکہتا تہا جیسا کہ الہی کلام سے ظاہر ہے کہ کیونکہ ایسا سردار کاہن ہمارے لائق
تہا جو پاک اور بے عیب اور گنہگارون سے جدا اور آسمانون سے بلند ہے الخ (صفحہ ۱۳) ج
پادری صاحب نے حضرت عیسیٰ کی کہانت کا دعوی جس کتاب کے آیت کے بموجب کیا ہے اونکی
بیوقوفی کے دعوے سے اوس کتاب کو بہی بے اعتبار کیا کیونکہ سب جانتے ہین کہ حضرت
عیسیٰ نے کبہی ایک دفعہ بہی ہیکل مین کہانت نہین کی تہی پہر کاہن کہان سے ہو گئے لیکن حسب
پادری صاحب جہوٹہہ بک گئے اپنے ساتہہ کتاب کو بہی جہوٹہا ٹہرایا اور چونکہ عبرانیون
۷ باب کے ۲۶ آیت ہے اور انجیل مین وہ خط اب تک کسی عیسائی عالم کو ثابت نہین کہ کسکی
تصنیف ہے اسی جہت سے بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۹ع مین اوس خط کے شروع مین
برخلاف اور سب خطونکی مصنف کا نام ندارد ہے اسی شرم کے سبب پادری صاحب

پادری صاحب وہان نہ لکھہ سکی کہ وہ آیت کس کتاب کی ہے

چوتھی نسبت موسی اگرچہ اولاد آدم ہونیکے سبب اور بہی بعض فعلون سے گنہگار تہا مگر عفو و معاف ہونیکے پیچہے اور نازل ہونے وحی کے ایک طرحکے گناہ سے پاک تہا اور بے عیب — مسیح ہر قسم کے خطاؤنسے مبرا اور پاک تہا برخلاف اسکے محمد گنہگار تہا جیسا کہ سورہ والضحی مین ہے کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ یعنے پایا تجھکو اے محمد گمراہ اور ہدایت کی الخ (صفحہ ۱۴ و ۱۵) ج اگر حضرت موسیٰ پاک اور بے عیب تہے تو پڑنا عہد نامہ یعنے توریت موسیٰ عیسائیون کے نزدیک کیون عیب دار ہو گئے اور اولاد آدم ہونیکے سبب اور بہی بعض فعلون سے بقول پادری خوش اعتقاد اگر حضرت موسیٰ گنہگار تہے تو ابن آدم یعنے حضرت عیسے کیا اولاد آدم نہ تہے جو ہمیشہ آپکو ابن آدم کہتے رہے اور ایک طرحکے گناہ سے اگر حضرت موسیٰ پاک تہی تو دس طرحکے وہ کون سے گناہ ہین جنکی نسبت ناپاک رہے کیا چور اور بیت مار ہونیکے سبب جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے اور سورہ والضحی کی اوس آیت کا مطلب علماء اسلام نے بیسیون طرح سے پادریون کو سمجھا دیا ہے بار بار اونکا اعادہ کرنا لاحاصل ہے خلاصہ یہہ کہ قرآن کے کسی مفسر نے پادری صاحب کے حسب مراد اوس آیت کی تفسیر نہین کی ہے پہر پادری صاحب کے خام خیالی کا کیا اعتبار اور میری طرف سے مختصر جواب یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نبوت پانیسے پیشتر الہام الہی سے ناواقف تہے جیسے کہ حضرت موسیٰ اوس مصری کو مارنیکے وقت (خروج ۲ باب ۱۲) اور بعد اوسکے واقف ہوئے جیسے حضرت موسیٰ جہاڑی کے پاس (خروج ۳ باب ۴)

پانچوین نسبت موسیٰ سے کیسی کیسی عجیب و غریب معجزے صادر ہوئے یسوع مسیح سے معجزے صادر ہوئے محمد سے ایک معجزہ بہی صادر نہین ہوا الخ (صفحہ ۱۶)

ج سب نبی صاحب معجزے ہوتے ہین اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر کلیسیا ۱۰ مین دیکھنا چاہئے — **چہٹی نسبت** موسی پیشخبریان توریت مین

لکہی گئی ہین جیساکہ پیشین گوئی منسوب بہ ادم و ابرہام و یعقوب و یہودا ثبوت میں دیکہو پیدایش ۳ و ۲۲ و ۲۸ و ۴۷ باب اور ایساہی یسوع مسیح سے بہت سی پیشینگوئیان و پیشخبریان ظاہر ہوئین چنانچہ روح القدس کا نازل ہونا حواریون پر یوحنا ۱۶ باب کو دیکہو اور ثبوت اس پیشخبری کا اعمال ۲ باب مین ملاحظہ کرو اور یہی پیشینگوئی انجیل کی منادی کے بارہ مین کہ تمام جہان مین کیجائیگی مرقس ۱۳ باب سے ثبوت اسکا ظاہر ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین کہ جہان انجیل کے وعظ نہین سنائی جاتے اور خدا کی قدرت سے واسطے پورا ہونے اس پیشین گوئی کے انجیل آجکی زمانہ تک قریب دو سو زبان مختلف مین ترجمہ ہو چکی ہے اور ہمارے زیرک اور فہیم اور عقیل پادری ایس نولس صاحب نے اس امر کو اپنی کتاب اصول عقاید مذہب مسیحی مین بخوبی تحقیقات کرکے لکہا ہے اور پہر پیشینگوئی یسوع مسیح کی ایک جہوٹہے نبی کے ظاہر ہونے مین متی کے ۲۴ باب کو دیکہو ثبوت اسکا ظہور محمد سے کہ ایک جہوٹہا نبی تہا بخوبی ہوگیا کیونکہ اوس سے پیش خبری کا ظاہر ہونا تو درکنار رہا جابجا قرآن مین نفی پیشین گوئی کی پائی جاتی ہے جیساکہ سورۃ الاعراف مین درج ہے وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ یعنے اگر مین غیب کی بات جانتا تو البتہ مین بہلائی بہت کرتا اور برائی مجہکو نہچہوتی الخ صفحہ رسول اللہ صلعم سے پیشین گوئیان ہی کلیسا ۱۰ مین دیکہا چاہیئے اور پیشین گوئی منسوب بہ آدم و ابراہام و یعقوب و یہودا کو آپنے کیا ہی کامل طور پر ثابت کردیا ہے جو بڑے دلیر ہیے یہہ سب نام لکہدئے اب مولوی آل حسن صاحب کی نسبت جو آپنے سب گستاخانہ بیوقوفیان ظاہر کرکے صفحہ ۲۹ - ۳۱ زہر اگلا ہے وہ سب آپ ہی پر صادق آگئین کہ بے ثبوت ایسا دعوی کرنا کمال مکاری اور بیحیائی ہے اور حضرت عیسی سے بہی پیشین گوئیان انجیل مین ہین مگر پادری صاحب تو اونمین سے ایک کا بہی مطلب مطلق نہین سمجہتے یوحنا ۱۶ باب کے پیشین گوئی کے ثبوت مین

اعمال ۲ باب کا آپ نشان دیتے ہین حالانکہ اوس باب مین کہین نہین لکہا ہے
کہ یہہ وہی پیشین گوئی پوری ہوئی جو یوحنا ۱۷ باب مین مرقوم ہے پہر اعمال ۲ باب سے
اوسکا ثبوت کیونکر ہوا یہہ تو ایسی صریح بات ہے کہ پادریصاحب بہی باوجود کمال خرابی
عقل کے فوراً اسے سمجہہ سکتے ہین پہر یہہ جو لکہا ہے کہ تمام جہان مین انجیل سنائی جائیگی
ہے یہہ بہی جہوٹہہ ہے افغانستان اور تبت اور تاتار اور ترکستان اور ایران اور شام اور
عرب اور زنجبار اور برما اور سیام وغیرہ مین انجیل سنائیکا نام تک نہین ہے اور جہوٹہے
نبی سے مراد جو رسول اللہ صلعم آپ سمجہتے ہین یہہ پادریصاحب کی دوسری بیوقوفی ہے
متی ۲۴ باب مین عیسائی پادریونکا ذکر ہے اور اگر یہہ نہون تو حضرت حواریون کے
زمانہ کے یہہ آیت خبر دیتی ہے اس عقل کے دشمن نے یہہ خیال نکیا کہ متی ۲۴ باب مین
بربادی یروسلم کا ذکر ہے اوسوقت کے جہوٹہے نبی ہم عہد حواریین کے سوا اور کون ہونگے
اور انجیل کے کسی قدیم مفسر نے اس جہوٹہے نبی سے غیر عیسائی مراد اوسوقت تک لی ہو تو اوسکا
قول کیون نہ لکہہ دیا واہ رے جہوٹہے دلیری اسی لیاقت پر شریف تصنیف کرنے
بیٹہے تہے اگر یہہ بیہودگیان پادریصاحب کے ثابت ہوچکے ہین تو دیکہین اب بہی آپ
ہندوستان مین مونہہ دکہائینگے یا غیرت کو کام فرمائینگے اور آیت لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
الخ سے جو آپ نفی پیشین گوئیون کے سمجہتے ہین تو انجیل کے اون مقامونکو آپ کہان چہپائینگے
جنمین حضرت عیسیٰ کا انکار معجزہ سے مرقوم ہے اور جنکا مفصل حال شروع کلیسیا امین
تصریح ہے پہلے تہوڑی انجیل پڑہ کر یہہ کتاب تصنیف کی ہوتی تم تو بے پڑہے اوستاد ہوگئے
ساتوین نسبت موسیٰ کو نبوت کے کام مین رو داری منظور نہین تہی چنانچہ پلوس مقدس
الہام سے فرماتا ہے کہ اونے مسیح کے لعن طعن کو مصر کے خزانون سے بڑی دولت جانا کیونکہ
اوسکی نگاہ بدلی پر تہی عبرانیونکا ۱۱ باب. خروج ۲ باب اور ایسا ہی یسوع مسیح کی انجیل مین معاذ اللہ
اور طرفداری نہین پائی جاتی ۔ محمد نے ایک شخص نضیر نام کو اسواسطے قتل کیا کہ اوسنے

قرآنکو کہا انہون کی کتاب کہا تہا اور پہر عقبہ نام ایک آدمی کو اسلیئے ہلاک کیا کہ اوسنے محمد کو وعظ کرتے وقت مارنیکا ارادہ کیا تہا اور پہر مسماۃ عصمہ نامی عورت کو کہ جو مروان کی بیٹی تہی اس سبب سے مروا ڈالا کہ اوسنے محمد کو برا کہا تہا اور کعب بن اشرف کو اس جہت سے قتل کیا کہ اوسنے محمد کے مخالفون کی بہادری کی تعریف کی تہی چنانچہ اسکے سوا اور حرکتون اور فعلون محمد سے کہ تاریخ محمد مین درج ہین طرفداری صاف صاف پائی جاتی ہے الخ (صفحہ ۱۸)

ج کیا کوئی نبی ایسا بہی ہوتا ہے کہ رودار ی کرتا ہو تو وہ سچا نبی کیونکر ہوگا اور اگر یہہ بے رودار ی صرف حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ پر منحصر تہی تو ان دونون کے درمیان مین جتنے انبیا علیہم السلام گذرے ہین بقول پادریصاحب کے اونمین سے کوئی سچا نبی نتہا اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات حواریون بہی سچے رسول نہتے کیونکہ پلوس مقدس نے یہودیون کے خاطر سے طمطاوس کا ختنہ کرایا (اعمال ۱۶ باب ۳) اور پہر یہودیون کے خوف سے پلوس نے ہیکل مین جانے کے لئے اپکو یہودی شریعت کے بموجب پاک کیا (اعمال ۲۱ باب ۲۶) پہر مکاری سے ہی انجیل سنانا جایز رکہا (فلپیونکا ۱ باب ۱۸) یہہ سب رودار ی تہی تو اور کیا تہا اور بندہر وغیرہ کا قتل جو حضرت پیغمبر سلام صلعم کے حکم سے آپ لکہتے ہین اسکے ثبوت مین جب کسی کتاب کا صفحہ سطر بتاوینگے تب آپکا خبط جو اس ثابت کر دیا جائیگا ابہی صرف اسی حوالہ پر کہ تاریخ محمد مین درج ہے پادریصاحب کی زٹل کا کون اعتبار کرسکتا ہے آپ ہنوز اتنا بہی نہین جانتے کہ تاریخ محمدی کتنی تصنیف ہو چکی ہین اور ن سیکڑون مین سے جب تک تاریخ کا خاص نشان اور صفحہ وغیرہ نہ بتایا جائے کیا معلوم کہ پادری صاحب کے قول کی سند کہان سے ہے

اٹہوین بنسبت موسیٰ کا کلام یسوع مسیح سے مطابق ہے بلکہ مسیح نے اوسکو پورا کیا — محمد کے قول و فعل سے صریح پایا جاتا ہے کہ وہ مسیح اور موسیٰ ہر دو سے مخالف ہے حتے کہ سب نبیون سے برخلاف جیسا کہ استثنا کے ۷ اباب مین حکم ہے کہ بہت سی جورو ان نکرے

لیکن محمد نے برخلاف اسکے حکم دیا ہے کہ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ
یعنے پس نکاح کرو تم جو خوش آویں تمہیں عورتون مین سے دو یا تین یا چار الخ (صفحہ ۱۹)
ج انجیل مین لکھا ہے کہ شریعت پر عمل کرنیوالا لعنتی ہے (گلتیونکا باب ۳) اور پہر یہہ کہ
اگلا حکم اسلئے کہ کمزور و بیفایدہ ہے اوٹھ گیا (عبرانیونکا باب ۱۸) اور ختنہ کچھ نہیں اور
نامختونی کچھ نہیں (اول قرنتیونکا باب ۱۹) یہی توریت کو شاید پورا کیا یعنے اوسے تمام
کردیا اور وحدانیت مین تثلیث بڑھا کر اوسے پورا کیا اور بکری کے گوشت پر سور کا گوشت
زیادہ کرکے اوسے پورا کیا اور حضرت پیغمبر اسلام صلعم کو جو مسیح اور موسیٰ سے ملکر سب نبیون
سے استثنا ۱۸ باب کے بموجب آپ مخالف بتلاتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ کتاب
استثنا شاید سب نبیونکی تصنیف ہے اور بہت سی جو سوان شاید حضرت داؤد اور حضرت
سلیمانؑ وغیرہ کسی نبی نے نہین کی ہین اور بہت کے لفظ کو بہی آیت مین آپ نسمجھے کہ
کیا دو چار کو بہی بہت کہتے ہین اور یہودی شریعت مین اٹھارہ سے زیادہ بہت مین
داخل تہین کسی یہودی سے تو پوچھا ہوتا

نوین نسبت موسیٰ بنی اسرائیل سے تہا اور یسوع مسیح بہی بنی اسرائیل سے ہے جیسا کہ
متی کی انجیل مین وارد ہے الخ (صفحہ ۲۰) ج یہہ عجیب نسبت پادریصاحب کو سوجھے
کیا یہوداہ اسکریوطی بہی بنی اسرائیل سے نہتا اور حضرت عیسیٰ کی بہتیری شاگرد جو اوسنے
پہر گئے اور بعد اوسکے اوسکے ساتھہ نہ چلے (یوحنا ۶ باب ۶۶) کیا یہہ سب اسرائیلی
نہ تہے

دسوین نسبت موسیٰ خدا سے ہمکلام ہوا ہے اور یسوع مسیح خود کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے
برخلاف اسکے محمد کو ڈاکٹر ویل صاحب کے قول بموجب جو اوس محقق فاضل نے
عربی کتابون سے تحقیق کرکے تاریخ محمد اور اوسکے خلیفون مین درج کیا ہے مرگی کی
بیماری تہی الخ (صفحہ ۲۱) ج واہ پادریصاحب ہمکلام کے لئے کلمۃ اللہ کا

لفظ کیا ہے موزون آپ کو سوجہا ہے یہہ رعایت آپہی کے حصہ کی تہی اب حضرت عیسیٰ
حضرت موسیٰ کی مانند ثابت ہوگئی اور پادریصاحب جو یہہ کلمات الیعنے بک رہے ہین
پس آپ بہی تو اس دسوین نسبت سے بیعلاقہ نہین ہوسکتے ذرا عقل پادریصاحب
مین کم ہے ورنہ یہہ دو باتین لکھہ دینی کافی تہین کہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ کلمۃ اللہ تا کہ سب
اسے لاکام مان لیتے اور ڈاکٹر ویل صاحب نے جو عربی کتابون سے تحقیق کر کے
لکھا ہے کہ حضرت صلعم کو مرگی کی بیماری تہی اس سے ڈاکٹر صاحب کا مالیخولیا تو ثابت
ہوگیا اب مرگی کی بیماری کا ثبوت باقی ہے مگر بڑی بات اس مین یہی ہے کہ عربی کی کتابون
سے تحقیق کر کے لکھا ہے اگر اور کسی زبان کی کتاب سے لکھتے تو اوسکا کچھہ اعتبار تہا اگر عربی
زبان مین الف لیلا ہے تو وہ بہی پادری صاحب کے نظر مین نامجات پلوس و
پطرس سے کم نہین ہے مگر افسوس کہ ڈاکٹر صاحب کو نسیان کے مرض نے ایسا گہیرا
ہے کہ اون عربی کتابونکا نام پادریصاحب کو بتانا بہول گئے

اسکے بعد صفحہ ۲۲ ــ ۲۸ پادری فانڈر اور رنکین صاحب کے اقوال اپنے کلام کی
تائید مین نقل کئی ہین سو اسکا کچھہ اعتبار نہین ہر مذہب والا اپنے مذہب کی حمایت کرتا ہے
کسی مخالف کا قول لکہنا چاہیے تہا پہر صفحہ ۲۹ ــ ۳۱ مین مولوی آل حسن کیطرف خطاب ہے
کہ محمدیون کے ایک فخر العلماء عالم آل حسن نام اپنی کتاب مسمی بہ استفسار مین بڑے کر و
فر اور زور شور سے بیان کرتے ہین اور جب کوئی معقول وجہہ پیش نکی گئی تو طول لاطایل
یہہ پوچ اور نکمہ شبہہ کیا کہ آیت متنازعہ فیہہ کا یہہ فقرہ کہ تیرے ہی درمیان سے یعنی سے
بڑہا دیا گیا ہے اور کہ شاید حضرت مسیح یسوع نے اپنے تئین مصداق خبر موسیٰ ناحق
فرمایا ہو یا اور کسی نبی کا نام لیا ہو گا موسیٰ کا لفظ کاتبون کے سہو سے لکھا گیا ــ مولوی
مذکور ایک بیجا گمان کرتا ہے کہ گویا تیرے ہی درمیان سے کے الفاظ پیچھے سے بڑہا دئیے
ہونگے زیرا کہ اونکو مناسب تہا کہ اپنے اس دعوے کی بے دلیل نہ بیان کرتا بلکہ ایسی

نبیل معتبر دیکہلا تاکہ جسمین فقرہ مذکور نہوتا ورنہ دعوے بے دلیل پیش کرنا زیرک اور
مصنف آدمیکا کام نہین ہے ۔ واہ مولوی آل حسن کی عقل اور سمجہہ اور انصاف افسوس
ہزار افسوس انسان ایسا ناوان اور ناقص العقل ہے کہ غرور اور تکبر مین اکو اپنی انصاف
کے آنکھہ بند کر لیتا ہے کیا آل حسن جو ایک محمدی عالم اپنے تئین کہلاتا ہے نہین جانتا
کہ اس پیشین گوئی کی تصدیق ان الفاظ پر کہ تیرے ہی درمیان سے منحصر اور موقوف
نہین ۔ یہہ امر ہرگز مناسب نہین کہ بے دلیل کافی کوئی آدمی ایسا پوچ اور نکمہ دعوے
جیسا کہ محمدی مذکور نے کیا کرے ۔ نہین تو اس جہان مین شرمندگی اور ندامت اوٹہاویگا
اور آنیوالے جہان مین وہی عذاب جو بے انصافون کے لئے مقرر ہے پاویگا ۔ جب
رحمت اللہ نامی مولوی نے جو ہندوستان بہر کے محمدیون مین ایک متعصب اور
ناانصاف اور بہت چالاک و گستاخ آدمی مشہور ہے دیکہا کہ آل حسن مولوی نے اس
پیشین گوئی صریحہ کی اپنی کتاب مین غیر واقع ذکر کرنے مین از بس ندامت اوٹہائی ۔
تب رحمت اللہ نے اور پیشین گوئیون کو جو یسوع مسیح کے حق مین ہین اپنی ناانصاف
عادت کے بموجب غیر واقع بیان کیا مگر اس پیشین گوئی کے حق اور غیر حق ہونے
مین کچہہ دم نہین مارا کیونکہ وہ جو از بس چالاک تہا جانتا تہا کہ جیسا آل حسن نے اوسکے
بیان کرنے مین ایکطرح کے شرمندگی اور ندامت اوٹہائی ہے ویسا ہی مجہے بہی
اوٹہانی پڑیگی اسلئے اس تذکرہ سے اوسنے پہلوتہی کی واللہ پر ظاہر ہے کہ اگر وہ کچہہ اس
بات مین لکہتا بہی تو مسیحیون سے صدہا معقول جواب پاتا مگر اوسنے آپ اس ذکر سے
طرح دی اور بچ نکلا اور ہملوگ فرصت پاکر اون پوچ باتونکو جو رحمت اللہ نے مسیح کی
پیشین گوئیونکے بارہ مین لکہی ہین رد کرینگے انشاء اللہ تعالے اور یہہ چہوٹا سا رسالہ
تو اسلئے جلدی سے لکہا گیا ہے کہ لکہنؤ کے محمدی پیشین گوئی مذکورہ کو پیش کرکے اکثر
دعوی کیا کرتے ہین کہ اس فقرہ سے جو آیت متنازعہ مین موسی کے مانند ہے

محمد مراد ہے الخ ج مولوی آل حسن صاحب نے جو کچھ سمجھ کر اوس پیشین گوئی کو لکھا اور مولوی رحمت اللہ صاحب نے جس وجہ سے اوسے ترک کر دیا ہوگا اونکی مصلحت پادری صاحب کی تحریر سے ظاہر یعنے جب مولوی رحمت اللہ صاحب نے دیکھا کہ یہہ پیشین گوئی عیسائی علما کے تسکین کے قابل مولوی آل حسن صاحب لکھہ چکے تو پہر حاجت نہوی کہ مکرر اوسکا ذکر کرتے کیا ایک ہی پیشین گوئی حضرت نبی اسلام صلعم کی بابت توریت مین ہے جو صرف اوسیکو بار بار ہر مصنف کتاب رد نصاری سے لکہا کرے کیا یہہ حکم ہے کہ مولوی آل حسن صاحب نے اور بعضے اور لوگون نے اور مین نے اپنی اپنی کتابون مین اوس پیشین گوئی کا ذکر کیا ہے اب کیا ضرور ہے کہ جو کتاب رد نصاری سے لکہے ضرور اوسی پیشین گوئی کو اپنی کتاب مین داخل کرے یہہ صرف عیسائیونکی عادت ہے کہ ہمیشہ ایکہی بات کو ہر مصنف ہے لکہے نہین رہتا جیسے پادری صاحب کو چار و ناچار اپنے اس رسالہ مین چار پانچ تثلیث پرستونکی استمداد سے چارہ نہوا پہر صفحہ ۲۳ مین ڈاکٹر بارٹ اور پادری حرنلی کا قول اپنی تائید مین لکھدیا ہے اور صفحہ ۳۳ مین پادری یوسف وارن اور بابو جان ہری کا قول لکھدیا ہے اور یہہ بہی کہ ایک محقق اور زیرک مصنف اپنے ایک رسالہ موسوم بہ دین عیسوی کے سچائی کا اثبات مین تحریر فرماتا ہے کہ ایک فاضل یہودی نے مناظرہ مین صاف اقرار کیا کہ پیشین گوئی متنازع فی الحقیقت مسیح کے حق مین ہے الخ پہر صفحہ ۴۳ مین ہے اون محمدیون پر کہ جو اس پیش خبری کو تحکم اور ناانصافی سے اور عوام بیعلم محمدیون کو فریب دینے کیواسطے محمد کی نسبت رجوع کرتے ہین واویلا ہے کہ ناحق ایسا بے بنیاد اور بے اصل دعوی کرتے ہین اور ایسا دعوے کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے کیا محمدیون کے اس جہوٹے دعوے سے محمد جہوٹے نبی ہونے سے بچکر سچا نبی ہو جائیگا نہین ہرگز نہین الخ

رج پادریصاحب کا فہم رسالہ ہر جگہہ تعریف کے قابل ہے کیا عمدہ ثبوت اس پیشینگوئی کا یہودی خاتمیل کے اقرار سے پہونچایا مگر افسوس کہ اوسکی فضیلت کے سوا اوسکا نام پادریصاحب نے یاد نرہا اور ایک طرح یہہ بے بدبختی کی حالت مین ہوگیا کہ اوس سے وہ اقرار لکہہ نہ لیا تاکہ زیادہ اعتبار کلام ہوجاتا یا یہہ کہ اوسکو عیسائی کر لیا ہوتا تاکہ ہر جگہہ رسالہ موسوم بہ شریف نسبتین کے ساتہہ اوسی ہی سیجہ پارتے کہ پہر کسیکو پادریصاحب کی راستگوئی پر کچہہ شک نہوتا اور یہہ بیوقوفی صرف پادری صاحب کے نہین بلکہ محقق و زیرک مصنف رسالہ موسوم بہ دین عیسوی کے سچائی کا ثبات نے بہی زبردستی پادری صاحب کو بیوقوف بنایا کہ اپنے رسالہ کی اتنی بڑی فصیح نام کیساتہہ اپنے ہی نام کا ایک حرف تک نہ بتایا اب پادریصاحب خواہی نخواہی بیوقوف نہ نہین تو اور کیا ہو کہ نہ اوس محقق و زیرک مصنف رسالہ کا نام معلوم ہے اور نہ اوس یہودی اقرار کرنیوالے کا پادری صاحب بیچارے کے ناحق ان دونون کے کشش و پیچ مین عقل نہین تیرہ ہوگئی صد حیف بل ہزار افسوس

اب سارے جوابات پر غور کرکے محمدیون کے بہونٹے یا سچے دعوے کا امتیاز ہر شخص کر سکتا ہے پادریصاحب کی طرح اتنا رذیل بول چال کوئی کہان سے لائے جواونہین کے ظرف کے موافق جواب دے

لیکن پادریصاحب نے کبہی اس بات پر غور نہین کیا کہ حضرت موسےٰ ایک ایسی قوم مین بہیجے گئے جو باہم متفق تہے اور علاوہ اسکے ایک ظالم بادشاہ کی غلامی مین گرفتار اور وہان سے رہائی پانے کے منتظر ہو رہے تہے اسلیے حضرت موسیٰ کو انکی فرمان برداری کرنے مین کچہہ بہی تکلیف نہین کرنی پڑی اور باینہمہ وہ لوگ رہائی پاکرکئی بار بت پرست ہوگئی جسکا ذکر قاضیونکی کتاب مین ہے برخلاف قوم عرب کے کہ وہ سب بت پرست تہے اور حضرت پیغمبر اسلام صلعم سے بہر فساد و عناد رہے باینہمہ معتقد قران ہوکر پہر کبہی بت پرست نہین

ہوئے اور وہ پیشین گوئی جو قرآن مین مذکور ہے پوری ہوئی [illegible]

(نمبر ۶۴) ایک نہایت مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب [illegible] صفحہ ۱۵۴
مین فرماتے ہین کہ - - - - - - - - - -

جس شخص کو دین محمدی کیطرف تہوڑی سی بہی رغبت ہے وہ [illegible] کے
مسایل مین کوئی ایسی بات نہتی جو دین عیسوی اور موسوی کے مخالف ہو یعنے کوئی ایسی
بات نہتی کہ بنفسہٖ بلا توسط مخالف ہو موسیٰ نے اپنی پانچ کتابون (یا پانچوین کتاب) مین
اقرار کیا تہا کہ اللہ تعالے میری نسبت ایک بڑا پیغمبر بہیجیگا اسلیئے سمرا کی نسل قومون کے
لئے جو اسوقت تعداد مین بہت تہین اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتی تہین اور
جو شاید فتح کرنیوالے پیغمبر کی جویا تہین نہ روحانی مسیح کی کوئی وجہہ نہین معلوم ہوتی کہ وہ
محمد کو جو اسمعیل کی نسل سے تہے وہی پیغمبر موعود کیون نہ سمجہتے اگر وہ معجزہ چاہتے تو فتوحات
اور شمشیر احمدی اسکا جواب تہا کیونکہ شمشیر فتح کرنیوالے اور غیر مغلوب پیغمبر کی بمنزلہ عصاے
ہارون تہی جس سے کہ فتح دنیا کی آپکو حاصل تہی یہود اور نصاریٰ مین سے کہ قرآن مین معلوم
ہوتا ہے کہ آپکو اسقدر کامیابی حاصل نہوئی جیسے باقی کے بنی اسرائیل مین ہوئی کہ بالکل
قومین آپکے مذہب مین آگئین اگر آپ کے پیرو قوم مین نہین ہین [illegible] کیا ہوئین
(حمایۃ الاسلام صفحہ ۷۵ دفعہ ۱۵۴ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ کتاب گاڈفری ہگنس
صاحب الموسوم اپالوجی مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) واضح ہو کہ برگم ینگ کے فرقے نے بہی
جو مورمن کہلاتے ہین بنی اسرائیل ہونیکا دعوے کیا ہے اور اپنی ملک کو بہشت اور
اپنی دار السلطنت کو آسمانی یروشلم کہتے ہین مگر سب جانتے ہین کہ وہ تو اہل یورپ کی
نسل سے ہین جو ہرگز اولاد ابراہیم ہی نہین ہین یہود اور انکا دعوے جیسے قوم کی بابت ویسا ہی
ملک اور دار السلطنت کی بابت صرف خیال ہی ہے

اسیطرح طامس سکاٹ صاحب مفسر انگریزی سے بہی بعض [illegible]

لکہی ہین لیکن اون تین چار مشابہتون مین عمدہ یہہ ہین کہ جسطرح موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اسیطرح عیسےٰ دریا پر پانون سے چلے تہے اور جسطرح موسیٰ مصر مین تہے اسیطرح مسیح بہی وغیرہ استہے لیکن ایسی بے کار باتین اس قابل بہی نہین ہین کہ ذکر کیجائین کیونکہ مصری حالات مین مسیح سے موسیٰ کو مشابہت یہہ صرف زبردستی ہے اور اس بات مین شاید بہتیرے انبیار علیہم السلام موسےٰ سے مشابہ ہو سکتے ہین کہ جو مصر مین جا کر رہے تہے اور دریائی مشابہت مسیح کو موسیٰ سے محض نقش بر آب ہے یہہ دریا پر چلے اور موسیٰ دریا مین خشکی پر چلے تہے اسباب مین حضرت یشوع البتہ حضرت موسیٰ سے مشابہہ ہین کہ اونہون نے بہی موسیٰ کیطرح یردن کو دو حصہ کیا تہا یشوع ۳ باب ۱۶ - اور حضرت الیاس اور حضرت الیشع نے بہی یہی کیا ۲ سلاطین ۲ باب ۸ و ۱۴ - اور حضرت یشوع حضرت موسیٰ کے قایم مقام بہی ہوئے تہے اور یہودی اس پیشین گوئی کو حضرت یشوع کے حق مین سمجہتے ہین

اب کہان ہین وہ دعوی کرنے والے جو کہتے ہین کہ یہہ پیشین گوئی مرقومہ استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ اور اعمال ۳ باب ۲۲ و ۷ باب ۳۷ حضرت عیسےٰ سے علاقہ رکہتی ہے چاہئے کہ چین سے انگلستان تک اسکی بابت انصاف طلب کرین دیکہین تو کہ تمام دنیا مین کون ہے جو اسکے برخلاف کوئی معقول عذر کسی معتبر دلیل سے پیش کرسکتا ہے اور جب کسی عذر کی اسمین مطلق گنجایش ہی نہین ہے تو ایسی نبی مقبول سرور انبیار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرکے قیامت کے دن خدا کو کیا منہہ دکہا سکینگے

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم

پیشین گوئی ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ للہ الواحد الاحد ونصلی علی سیدنا محمد الذی بشر بہ المسیح بانہ یاتی من بعدہ اسمہ احمد وعلی الہ واصحابہ صلوۃ لا تحصی ولا تعد

قال تعالی جلشانہ واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ؕ

سورہ الصف آیت ۶ یعنے اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل مین بالتحقیق بہیجا آیا ہون اللہ کا تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوا اوس توریت کو جو مجھسے آگے ہے اور سناتا ہوا خوشخبری ایک رسول کی جو آویگا مجھسے پیچھے اوسکا نام ہے احمد انتہے۔

اس آیت کا اشارہ اوس وعدہ کیطرف معلوم ہوتا ہے جو عیسیٰ نے فارقلیط یعنے تسلی دینے والے روح القدس کا کیا تہا سو یہان محمد صاحب اپنی اوسکو ایک پیشین گوئی قایم کرتے ہین جو انجیل کے اصل آیت پر رجوع کرے بے تامل دریافت کریگا کہ عیسیٰ کی باتین حقیقت کسکی طرف اشارہ کرتے مین انتہی از شہادت قرآنی فصل ۹۵ اگر ہم کہین کہ ولیم میور صاحب کا گواہ سچا ہے جیسا کہ اونکی کتاب کے نام سے پایا جاتا ہے تو ولیم میور صاحب کے قول سے مین کہہ سکتا ہون کہ یہہ پیشین گوئی حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی بابت مسیح نے کی تہی چنانچہ انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین لکھا ہے اور اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے انتہے جسکا ترجمہ یہہ ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد اس آیت مین لفظ پاراقلت بہ لام مکسور مجہول جو کہ یونانی ہے اوسکے معنے تسلی دینے والا اور یونانی لفظ پاراقلیت بہ لام مکسور معروف جسکا معرب فارقلیط ہے اوسکے

معنے اسمحد چنانچہ ہر شخص یونانی لغت کی کتابون سے کہ جنکا انگریزی ترجمہ کے سبب
خوب سمجھ لینا مشکل نہین ہے اس لفظ کو دریافت کرسکتا ہے اب علمار علیسائی
کہتے ہین کہ اس مقام پر لفظ پارا قلت ہے اور اہل اسلام پارا قلیت بیان کرتے ہین اور
اہل اسلام کا دعوے اس لفظ کی بابت کئے طرح سے صحیح معلوم ہوتا ہے
رسالہ طلوع آفتاب صداقت چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۸ء باہتمام پادری شیرنگ صاحب صفحہ ۱۴۴ ۲
مین انجیل کے قدیم نسخونکی بابت لکھا ہے قولہ اسقدر بہتیری نوشتون مین جو الگ الگ زمانون
کے اور الگ الگ ملکون مین قلم بند ہوئے نویسندونکی غفلت سے چھوٹی چھوٹی باتون
مین بہتیرے متفرقات (یعنے اختلافات) نظر آتے ہین نقطون اور نشانونکا فرق ہے
حرفونکا فرق ہے لفظونکی ترتیبونکا فرق ہے اور بعضے متفرق الفاظ بھی ملتے ہین علاوہ اسکے
تھوڑے سے نوشتونمین جو ایک مقامون مین ایسا مضمون بھی مندرج ہے جو اکثر
نوشتونمین پایا نہین جاتا اور اس سبب سے یہ مضمون مشکوک یا تردید سمجھا جاتا ہے
اور اوسی کتاب کے صفحہ ۱۴۲ ۲ مین حبشی اور ارمنی اور لاطینے وغیرہ ترجمات کے بیان مین
لکھا ہے قولہ اگرچہ یونانی نوشتون کے ٹھیک الفاظ ٹھیرانیکے لئے اونسے بڑا فایدہ حاصل
نہین ہوتا ہے الخ
پس ظاہر ہے کہ جسطرح اور بہت سی جگہہ نقطون اور نشانون اور حرفونکا اور چھوٹی
یعنے اعراب کا فرق ہے تو کون کہسکتا ہے کہ پارا قلت اور پارا قلیت مین جو ذرا سے
حرف اعراب کا تفاوت ہے واقع نہوا ہوگا اور صفحہ ۱۴۲ ۲ مین جو بیان ترجمات مین
لکھا ہے کہ یونانی نوشتون کے ٹھیک الفاظ ٹھیرانیکے لئے اونسے بڑا فایدہ حاصل نہین
ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ٹھیک لفظ پارا قلیت ہے اگرچہ اون ترجمون نے
اسکا مطلب متفاوت سے دو سبب یہ ہے کہ سریانی اور مصری اور حبشی وغیرہ ترجمات
انجیل کا عیسائی عالمون نے انکل سے تیسری صدی عیسوی تک زمانہ ٹھیرایا ہے

مگر عربی ترجمہ کا کوئی زمانہ نہین ٹہرایا اس سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ عربی پہلا ترجمہ انجیل کا سب سے قدیم ہو تو ہی پرانا ترجمہ ہے اس سبب سے ہی لفظ پاراقلت اور پاراقلیت مین امتیاز اہل عرب زیادہ اعتبار کے قابل ہے اور تواریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۰ مین لکھا ہے کہ اوسوقت کی چھپی ہوئی کتابو نمین لوح کا صفحہ نہوتا تھا۔ اوسوقت املا کی ہی کچھ پابندی نتھی اور اسی سبب سے ہر مصنّف کا املا جدا تھا بلکہ ایک ہی مصنّف ایکہی لفظ کو ایک صفحہ مین کئے طرح لکھتا تھا اوس زمانہ کی انگریزی کو اولڈ انگلش کہتے ہین انتہٰے پس جب چھاپہ جاری ہونیکے بعد تک یہہ حال تھا تو اوسکے پیشتر کا حال اسی پر قیاس کر لینا چاہئے تیسرے یہہ کہ یہہ آیت یاتی من بعدی اسمہ احمد قران مجید مین داخل ہے اور قران مجید اوس ملک مین نازل ہوا جو علماء یہود و نصاریٰ سے بہرا ہوا تھا اگر اسمین کچھہ شک ہوتا تو وے ہزارون یہود و نصاریٰ کہ جنہون نے مسلمان اسلام قبول کیا تہا فوراً برگشتہ ہو کر اس غلطی کو فاش کر دیتے تاکہ اور کوئی عیسائی اس وہوکہ مین اپنا دین چہوڑ کر مسلمان نہو جائے اور یہ ہو نہین سکتا کہ جو بات خلاف واقع ہو کسی واقفکار کے سامہنے کوئی دلیری سے بیان کرے یعنے اگر یہہ آیت لفظ پاراقلیت کیسا تہہ کہ جسکا معرب فارقلیط ہے انجیل مین نہوتی تو پیغمبر خدا صلعم باوجود دعوے نبوت کسی یہودی اور نصرانی وغیرہ کے سامہنے کبہی نہ بیان کرتے چنانچہ عیسائی علماء نے ہی ترجمہ عربی مین جو کلیسیاے روم کیطرف سے ۱۶۷۱ء مین چہپا بعینہ ہی لفظ فارقلیط لکہا ہے اور بعینہ نقل عبارت اوسکی یہہ ہے ۱۴ باب ۱۶ وَاَنَا اَطْلُبُ مِنَ الْاَبِ فَیُعْطِیْکُمْ فَارَقْلِیْطَ اٰخَرَ لِیَثْبُتَ مَعَکُمْ اِلَی الْاَبَدِ اور یوحنا ۱۶ باب ۷ لٰکِنِّیْ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنَّہٗ خَیْرٌ لَّکُمْ اَنْ اَنْطَلِقَ لِاَنِّیْ اِنْ لَّمْ اَنْطَلِقْ لَمْ یَاْتِکُمُ الْفَارَقْلِیْطُ فَاَمَّا اِنِ انْطَلَقْتُ اُرْسِلُہٗ اِلَیْکُمْ اور یوحنا ۱۵ باب فَاِذَا جَاءَ الْفَارَقْلِیْطُ الخ اور اسیطرح مثل ترجمہ عربی مطبوعہ لندن ۱۸۵۵ء مین ہی ہے مفتاح التواریخ صفحہ ۱ مین ہے بزبان یونانے روح القدس را فارقلیط میگویند انتہٰے

اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر یہہ بات سچ ہی تو کیون سب علماء عیسائی اوسوقت مسلمان نہوگئے تو اسکا جواب میرے خیال مین یہہ آتا ہے کہ بہتیرے اگرچہ حضرت عیسیٰ کے معجزات دیکھتے اور حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئیان جو توریت وغیرہ مین سے عیسائی علماء بیان کرتے مین اونمین بعض سے واقف تہے تو بھی اپنی سخت دلی یا طرح طرح کے شکوک کے سبب عیسائی نہوئے اور جنہون نے انصاف کو اپنے جیمین جگہہ دی عیسائی ہی ہوگئے اسیطرح عیسائیون مین بہی جنہون نے فارقلیط کے معنے پر انصاف سے غور کیا سیکڑون عالم اور فاضل عیسائی اسلام مین داخل ہوئے دوسرے یہہ کہ بت پرست اگرچہ یقین سے کہہ سکتے ہین کہ توریت وانجیل مین حقیقتاً بتون کی مذمت موجود ہے استثناء باب ۲۵ اعمال ۱۵ باب ۲۹ مکاشفات ۲۲ باب ۱۵ مگر اون کتابون پر عمل کرنا وے اپنے لیئے لازم نہین جانتے اسلیئے اونپر ایمان نہین لاتے اسیطرح جو عیسائی کہ قرآن من جانب اللہ ہونے سے ابہی واقف نہین ہین اوسپر عمل کرنے سے ہی گہبراتے ہین

چوتھے یہہ کہ مفتاح الکتاب کے باب فہرست ترجمات مین لکھا ہے کہ عبرانی جدید مین انجیل کا ترجمہ ہوا تہا پس اگر انجیل کا ترجمہ عبرانی جدید مین ہوا تو اس زبانکا اہل عرب کو بسبب اتحاد زبان عبری وعربی بہ نسبت غیر زبان والونکے سمجہنا آسان ہے اگرچہ لفظ پارقلیت صرف یونانی ہو مگر اصل انجیل زبان عبرانی مین تہی اور اوسکا ترجمہ بہی عبرانی جدید مین ہوا اور یہہ لفظ کا مطلب اوسکی اگلی پچہلی عبارت سے خوب دریافت ہوسکتا ہے

پانچوین یہہ انجیلین جو یونانی زبان مین مشہور ہین اس زبان سے ہی اہل اسلام کو واقفکاری قدیم سے ہے اور اہل انگلستانکو اونکے بعد بلکہ اونہین کے سبب سے واقفکاری زبان یونانی سے ہوئی ہے چنانچہ پندرہوین صدی عیسوی تک انگلستان مین یونانی زبانکا چرچہ نہتا مگر جبکہ سنہ ۱۴۵۳ع مین سلطان محمد ثانی ابن سلطان مراد ثانی نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کیا اوسوقت یونانی لوگ یوروپ کے ملکونکے طرف نکل گئے اور کچہہ انگلستان مین بہی آئے تب سے اس

زبان کا وہان بھی چرچہ شروع ہوا اور بیگیشر صاحب لکہتے ہین کہ ۱۴۵۳ع مین جب ترکون نے یونانی سلطنت کو نیست کیا تب دارالسلطنت کے رہنے والے بہاگے اور اونکے ساتھ منشی یونانی تھے اور سنہ ۱۵۱۶ع مین ڈاکٹر بی بیکر نے علم یونانی انگلنڈ مین داخل کیا ولیم کا بیٹر جو بڑے عالم فرقہ پراسٹلنٹ کے ہین کہتے ہین کہ پہلے جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ ارازمس کا ہے جو سنہ ۱۵۱۶ع مین بنایا گیا اور جن نسخون سے اوسنے وہ نسخہ تیار کیا وہ صرف چار ہی تھے اور اونمین سے تین نسخے جنکو وہ بہت استعمال کرتا تہا پورے نہ تھے بلکہ اونمین صرف عہد جدید کی کتابون کے حصے تھے اور کچھ معتبر بھی نتھے اور ارازمس بعض یونانی مرشدون کے کلام اور ترجمہ لاطینی سے (جسکی غلطیون کا حال کلیسیا ۴ سکشن ۴ و ۹ مین لکھ چکا ہون) صحیح کرتا تہا اور اگر کسی جگہہ مین مطلب نہ کہلتا تو اپنے خیال کے موافق صحیح کر دیتا استھے اب غور کرنا چاہیے کہ اوسکا خیال الہامی تہا سب انسانون کیطرح وہ بھی غلطی اور خطا سے خالی نہین ہو سکتا ہے اور مسلمانونکو زبان یونانی سے اوسوقت سے واقفیت ہے جبکہ یونانی سلطنت کے شہر سنہ ۶۳۸ع مین اونہون نے فتح کئے تھے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۵۲ سے ظاہر ہے کہ ہنری ہشتم کا سال جلوس سنہ ۱۵۰۹ع اور سال وفات سنہ ۱۵۴۷ع تہا اور ایضاً صفحہ ۳۴۶ مین لکہا ہے کہ ملک ہالنڈ کا ایک ارازمس نام ہنری ہشتم کے عہد مین اوکسفورڈ کی یونیورسٹی مین زبان یونانیکا مدرس تہا اوسنے بہت لوگونکو قدیم زبانون (یعنے یونانی و لاطینی وغیرہ) کی تحصیل پر آمادہ کیا استھے اس سے ظاہر ہے کہ سولہوین صدی مین اہل انگلستان کو یونانی زبان سے واقفیت ہوئی لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۹۴ مین ہے کہ اہالی فرانس اور انگلنڈ نہایت جاہل تھے اوکسفورڈ کے کتب خانہ مین فقط چہہ سو جلدین تہین اور پارس (یعنے فرانس) کے شاہی کتب خانہ مین فقط چار معتبر مولفکی تالیفات تہین — مشرقی مملکت (یعنے قسطنطنیہ) کے ہیوط کے بعد پندرہوین قرن کے وسط مین یونانیون کے انتشار سے مغربی یورپ مین علوم کا مذاق اور تذکرہ پہیلا استھے

اب اگر کوئی زبردستی کہے کہ آغاز اسلام کے پیشتر سے عیسائی یونانی دان اور انجیل خوان تھے تو مین کہتا ہون کہ اوسوقت تک عیسائی اپنی انجیل کے مطابق حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منتظر ہی تھے اور اب بھی منتظر ہین کہ وہ نبی جسکا ذکر یوحنا باب ۲۱ و ۲۵ مین ہے کون ہے جسطرح یہودی ابتک مسیح کے منتظر ہین چنانچہ رومن تواریخ کلیسا چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۹۸ کے آخر مین لکھا ہے کہ بعضے مسیحی مانتے تھے کہ روح القدس (یعنے فارقلیط) دوسرے بار مسیح کے پھر آنیکے پہلے زمین پر اوتریگا اور یہہ بات مونٹانس نے اپنے حق مین بنائی بعضے مسلمانون نے بلاتحقیق یہی دعوے اپنے پیغمبر محمد صلعم کی نسبت بھی کیا ہے اتنے واضح ہوکہ مونٹانس نے سنہ ۱۷۱ء مین دعوے کیا تھا کہ مین فارقلیط ہون دیکھو رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۹۸ سطر ۳ و ۴ و اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۰۵ پس اگر فارقلیط سے مراد روح القدس ہو تو مونٹانس انسان ہوکر ایسا دعوے کیونکر کرسکتا تھا مگر مورخ کلیسا نے روح القدس کا نام آخر صفحہ ۹۸ مین اسلئے لکھا تاکہ پڑھنے والونکو اصل ماہیت فارقلیط مین مغالطہ ہوا اور لوگ سمجھیں کہ روح القدس انسان کیونکر ہوسکتا ہے اور دوسرے بار کا لفظ بھی مورخ کلیسا کا اختراع ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ فارقلیط کا آنا انجیل مین جو موعود ہے اس سے مراد کوئی انسان ہے اور اسی سبب سے مونٹانس نے اپنے حق مین یہہ دعوے کیا اور چونکہ بہت لوگ مونٹانس کے پیرو ہوگئے تھے اس سے ثابت ہے کہ اوسوقت کے لوگ فارقلیط کے آنیکے منتظر تھے اس سبب سے جب مونٹانس نے فارقلیط ہونیکا دعوے کیا تب لوگون نے گمان کیا کہ شاید یہی فارقلیط ہو اس سے ظاہر ہے کہ اوسوقت کے لوگ بھی فارقلیط سے مراد صرف انسان سمجھتے تھے نہ یہہ کہ روح القدس اسکے سوا بس اردو تواریخ کلیسا صفحہ ۲۰۵ مین لکھا ہے کہ اوسنے آپکو فارقلیط قرار دیا جسکے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تمہ کے لئے بہتیرے دیندار کررہے تھے اتنے اس سے کامل تسلی جو انسان کی ہوسکتی ہے کہ اگر فارقلیط سے مراد روح القدس ہوتی

جسکا نزول حضرت عیسیٰ کے عروج سے دس دن بعد عیسائی علما سمجھتے ہین تو اوسکے سوا ہو
برس بعد پہر وہ بیدار ہیسے کیون فارقلیط کے آنیکا انتظار کرتے تو دوسرے یہہ کہ الہام ربانی
کا تکملہ بہی فارقلیط کے آنے کے بعد ہی ہوا کہ نبوت ختم ہوگئی تیسرے روح القدس کے لئے
نازل ہونیکا لفظ مستعمل ہے اور آنیکا لفظ صرف انسان کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے
مگر جب حضرت نبی آخر الزمان صلعم کا نور جہان مین چمکا تب انہین تاریکی پہیل گئی وے آپکو
دانا ٹہراکر نادان ہوگئے (رومیونکا ۱ باب ۲۲) اونکی نفسانی قوتین غالب آئین اور اگلے ارادے
بدل گئے اور مسیح کا یہہ قول بہول گئے کہ جو آخر تک برداشت کریگا وہی نجات پائیگا (متی
۱۰ باب ۲۲) پہر اگر کوئی کہے کہ اسکا اور کیا ثبوت ہے کہ اگلے عیسائی حضرت نبی آخر الزمان
صلعم کے منتظر تہے تو اسکے جواب مین ہم کہین کہ اسکا ہی کوئی ثبوت نہین ہے کہ گذری
پشتونکے عیسائی حضرت صلعم کے منتظر تہے دوسرے یہہ کہ وہ نبی ابتک کوئی نہین آیا کہ
سواے حضرت صلعم کے ہوا ہو جسکا ذکر یوحنا ۱ باب ۲۱ و ۲۵ مین ہے تیسرے سیکڑون
ہزارون عیسائی جو مسلمان ہوئے اونہین صداقت اسلام کا صرف اپنی ہی انجیل سے
یقین ہوا ورنہ آگے کوئی چہاپہ خانہ نتہا کہ پادریون کیطرح مسلمان اپنی دینی کتابین چہپوا کر بانٹتے
پہرتے چوتہے یروسلم یعنے بیت المقدس کے بطریک یعنے عیسائی امام نے جو خاص کر
خلیفہ اسلام کو بلوانیکی سردار لشکر اسلام سے درخواست کی تاکہ کنجیان شہر کی اونہین کے
ہات مین سونپے چنانچہ پہر ایسا ہی کیا یہہ ہدایت اور آگاہی اوسے انجیل ہی سے ہوئی
ورنہ اتنے طول کلام کی حاجت کیا تہی دیکہو سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۲۷ پانچوین
یہی پاراقلیت یعنے فارقلیط جسکا وعدہ صاف و صریح انجیل مین موجود ہے اور جسکے آنیکا
انتظار عیسائی سمجہتے ہین پنتکوست کے دن رفع ہوگیا اگر پنتکوست کے دن اوسکا آنا
نہ ثابت ہو تو کہئی کہ اوسکے بعد سیکڑون برسون تک اونکا انتظار رہا یا نہین یہہ
باتین مین نے عیسائی نوشتون سے لکہین ورنہ اسلامی کتابون مین تو اسکی کمال صراحت ہے

ان پانچ دلیلوں سے ہر ذی فہم خیال کریگا کہ لفظ پارقلیت کبسرۂ معروف یعنے فارقلیط بموجب
امتیاز اہل عرب صحیح ہے پادری جے مرے مچل صاحب ایل ایل ڈی فرماتے ہین تو صرف
ایک آیت ہے جو اوس سے (یعنے حضرت نبی اسلام صلعم سے) ذرا سے نسبت رکہتی ہے
یعنے یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آیت ۷ جسمین مسیح نے اپنے شاگردون سے وعدہ کیا کہ پاراقلیتس
یعنے تسلی دینے والا تمہارے پاس بہیجونگا اگر یہہ لفظ پیرے قلیتس ہوتی تو اوسکے معنے یہہ
ہوتے کہ مشہور اور لفظ احمد یا محمد کے ایک طور پر یہہ معنے ہین اسلئے دیکہو خط اہل ہند بنام
جوالون کیواسطے تصنیف پادری جے مرے مچل صاحب ایل ایل ڈی جنکو پادری جے ڈی
بزون صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۷۹ع باہتمام پادری و اصاحب صفحہ ۲۰۰ ۲۰۱ پہر اس
۱۶ باب کے تمام ۱۶ آیت پر غور کرنا چاہئے پہلے یہہ جو لکہا ہے کہ مین اپنی باپ
سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا اسلئے دوسرا تسلی
دینے والا روح القدس سے مراد نہین ہوسکتی کیونکہ عیسائی عقیدہ کے موافق جبکہ باپ اور
بیٹا اور روح القدس ایکہی ذات واحد خدا ہے تو دوسرے کے لفظ کی اوس مین
گنجایش کہان رہی اور اگر ہو بہی تو بیٹے کے لئے ہے جو باپ سے متولد ہوا اور روح القدس
تو تیسرا ہے جو باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے کیونکہ جب تک بیٹا نہ تہا روح القدس
کہان سے صادر ہوا جو دوسرا کہلا یا پس وہ دوسرا کوئی اور غیر اقانیم ثلاثہ ہونا چاہئی
دوسرے یہہ کہ ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہے اسلئے چونکہ خدا ہر وقت حاضر و ناظر ہے
اوسکے لئے یہہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتہہ
رہے گویا اوسے کوئی بہیجیگا کہ اب سے ساتہہ رہے کیونکہ وہ تو ہمیشہ ساتہہ ہے اسیطرح
روح القدس بہی اگرچہ ساتہہ ہو مگر اوس وعدے کی کیا خصوصیت ہے کیا ہم نہین جانتے
کہ خدا ہمارے ساتہہ ہے مگر جب کوئی خاص طور کا وعدہ کرے تو اوسکے لئے کچھ اور
ہی نشان چاہئے اگر کوئی کہے کہ نشان یہی کہ معجزہ دکہلا نیکی طاقت ملی تو یہہ پہلے ہی

حواریون کو حاصل تہی (متی ۱۰ باب ۱) مگر حضرت عیسیٰ کا مطلب یہہ تہا کہ جسطرح مین
تمہارے ساتہہ تینتیس ۳۳ برس رہا اسیطرح وہ ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہے یعنے تم اپنی آنکھون
سے اوسے ہمیشہ دیکہتے رہو پس حضرت رسولخدا صلعم ہمیشہ ہمارے ساتہہ ہین اور اونکا مزار
مقدس ہمارے درمیان ہمیشہ تک زمین پر موجود ہے پہر اگر کوئی زبردستی کرے کہ توریت
مین حضرت اسمعیل کے واسطے لکہا ہے کہ خدا اوسکے ساتہہ تہا (پیدائش ۲۱ باب ۱)
پس باوجود حاضر وناظر رہنے کے یہہ خصوصیت کیسی کہ اوسکے ساتہہ تہا تو جواب یہہ ہے
کہ ساتہہ تہا یعنے مددگار تہا اور حواریون کا تو روح القدس پہلے ہی سے مددگار تہا کہ
معجزے دیکہلاتے تہے اونکے لیے یہہ خاص وعدہ کسلیئے ہوا اور اس وعدہ سے کیا
نتیجہ نکلا مگر یہی کہ اپنی آنکہون سے نہ صرف ایکبار دیکہین بلکہ ہمیشہ دیکہتے رہین جیسے
حضرت عیسیٰ کو دیکہتے تہے ایک اور بہی عجیب سوال ہوسکتا ہے کہ قبرین تو دنیا مین ہزارہا
ہین کس کس کیطرف یہہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہے تو اسکا جواب
یہہ ہے کہ ہر صاحب قبر کیطرف یہہ سب باتین جو اس پیشین گوئی مین مندرج ہین منسوب
نہو سکینگی غور کرکے دیکہہ لو ہر صاحب قبر فارقلیط نہین ہے اور ہر صاحب قبر مسیح
سے دوسرا نہین ہوسکتا اور ہر صاحب قبر کے آنیکے لیے مسیح کا جانا فایدہ مند نہین ہوا
دیکہو یوحنا ۱۶ باب ۷ جہان مسیح فرماتے ہین کہ لیکن مین تمسے سچ کہتا ہون کہ تمہارے
لیئے میرا جانا ہی فایدہ ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نا ویگا اسیطرح
اور بہت سی باتین ہین کہ ہر صاحب قبر کیطرف منسوب نہین ہوسکتین اس
ساری پیشین گوئی کو دیکہنا چاہیے تیسرے یوحنا ۱۶ باب ۷ کے بموجب علماء عیسائی
کا یہہ دعوے کہ فارقلیط سے روح القدس مراد ہے سراسر غلط ہو گیا کیونکہ روح القدس
پہلے ہی تمام انبیاء علیہم السلام پر بلکہ حضرت عیسیٰ پر جبکہ یوحنا بپتسمادینے والے کے ہاتہ سے
اصطباغ پا رہا تہے نکلے تو نازل ہوچکا تہا دیکہو لوقا ۱ باب ۱۵ و ۴۱ و ۶۷ و ۲ باب ۲۵

اب اسکے برخلاف اگر کوئی مقام انجیل سے عیسائی نکالیں تو سمجھ لو کہ خوب بدر لا
بہانہ بیان پہلے ان مضمونونکی جو ہین نے انجیل سے لکھے تردید یا بطالت ثابت کرنا
چاہئے تب اسکے برخلاف کوئی مضمون بیان کر سکتے ہین پہر علماء عیسائی جو اسکا جواب
یہہ دیتے ہین کہ اگرچہ پیشتر بہی روح القدس انبیاء علیہم السلام کے ساتہہ تہا مگر یہہ نازل
ہونا ایک خاص طور پر تہا (میزان الحق صفحہ ۱۶۳) جیسے کہ خدا ہر وقت ہر جگہہ حاضر ناظر
ہے مگر حضرت موسےؑ سے ایک خاص طور پر نزول فرما کر باتین کین یہہ جواب بالکل
روح القدس کا عدم ثابت کرتا ہے کیونکہ اگر روح القدس کی کچہہ بنیاد ہوتی تو خدا [illegible]
اوسکو موسیٰ کے پاس بہیجتا جیسے کہ حواریون کے پاس بموجب عقیدہ عیسائی بہیجا
کیونکہ حواریون کا مرتبہ تو انبیاء سلف سے زیادہ عیسائی سمجہتے ہین متی ۱۱ باب ۱
پس اگر روح القدس کا وجود ہوتا تو جبکہ حواریون کے پاس اوسکو بہیجا اور آپ نہین آیا تو
ضرور موسیٰ کے پاس بہی آپ نہ آتا اور صرف روح القدس ہی کو بہیجتا لیکن بات یہہ ہے
کہ حضرت موسیٰ کے لئے بہی خدا ہر وقت حاضر ناظر تہا جیسا کہ سبکے لئے ہے مگر حضرت
موسےؑ کے لئے اوسنے ظاہر ہوکر باتین کین اور یہی خصوصیت ہوئی پس میرا قول اسی بیان
سے بہی ثابت ہے کہ اوسی وعدہ کی خصوصیت کا نشان یہی ہے کہ آنکہون سے
دیکہین پس یوحنا ۱۴ باب ۱۶ کے بموجب ضرور ہوا کہ ہمیشہ آنکہون سے دیکہتے رہین
سو ضرور ہو لفظ احمد صلعم سے صحیح مراد ہے دوسرے یہہ کہ روح القدس کی جگہہ پر مجلس نائس
کے اکثر حاضرین جو سنہ ۳۲۵ع مین جمع ہوئے تہے حضرت مریم کو تثلیث مین شامل کرتے
تہے اسی سبب سے اون لوگونکا نام میریامائٹ رکہا گیا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیریدین
کہتے تہے وہ بہی حضرت مریم کو تثلیث مین داخل کرتے اور اوسکے لئے ایک قسم کی روٹی
تیار کرتے تہے (سیل صاحب) اس سے روح القدس کا وجود جسطرح کہ عیسائی سمجہتے ہین
کہ فارقلیط یہی تہا صرف خیالی معلوم ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ حضرت عیسیٰؑ نے کیون فرمایا کہ جب

تک مین نجاؤن تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آویگا اسلیے یعنے اگر حضرت عیسیٰ کے سامہنے روح القدس اس وقعہ ہی نازل ہوتا جسکا آنا پنتکوست کے دن عیسائی جانتے ہین تو کیا خاص طور پر اوسکا اوتر آنا نہ سمجہا جاتا پہر کیا ضرور تہا جو کہا کہ جب تک مین نجاؤن الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر فارقلیط روح القدس سے مراد ہوتی تو روح القدس حضرت عیسیٰ کے سامہنے نازل ہوچکا تہا اور نازل ہوسکتا تہا مگر یہان خاص اشارہ اوسکی طرف ہے کہ جسکا آنا حضرت عیسیٰ کے جانیکے بعد مخصوص و منحصر تہا یعنے حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کیونکہ اگر سو بار روح القدس نازل ہو خاص طور پر اوسکا نازل ہونا ہر بار خیال کرسکتے ہین اس خاص طور کی تخصیص کیونکر ہوسکتی ہے اگر کوئی کہے کہ خاص طور کی علامت یہہ ہے کہ شکل پکڑ کر یعنے آگ کی لو کی صورت پنتکوست کے دن ظاہر ہوا تہا تو جواب یہہ ہے کہ اگر اس خیالی نشان کو ہم مان ہی لین تو پیشتر ہی روح القدس صورت پکڑ کر یعنے کبوتر کی صورت مسیح پر نازل ہوا تہا یہان خاص طور کی خصوصیت کیا رہی دیکہو متی ۳ باب ۱۶ اور روح القدس مسیح کا قایم مقام کہان ہوا دیکہو یوحنا ۱۴ باب ۱۶ چاہیئے یہہ تہا کہ جسطرح مسیح کو دیکہتے تہے اسیطرح وہ بہی ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہے اسلیے تو مسیح نے اپنے بابت ہی فرمایا کہ مین زمانیکے آخر تک ہر روز تمہارے ساتہہ ہون متی ۲۸ باب ۲۰ اسکے بموجب تو روح القدس کا انتظار باقی ہی نہین رہتا صرف مسیح کو روح القدس خیال کرسکتے ہین لیکن یوحنا ۱۶ باب ۷ مین تو لکہا ہے کہ اگر مین نجاؤن تو تسلے دینے والا تم پاس نہ آویگا اسلیے پس ثابت ہے کہ جسطرح انسانی جسم کے ساتہہ مسیح کا جانا ہوا اسیطرح انسانی جسم کے ساتہہ اوسکا آنا ہوگا

اسی فارقلیط کو یوحنا ۱۴ باب ۱۷ اور ۱۵ باب ۲۶ مین روح حق ہی لکہا ہے لیکن روح حق اور روح القدس کو تجنیس لفظی کے سبب عیسائی ایک ہی سمجہے ہین حالانکہ

یہہ صرف اونکا گمان ہے کیونکہ اسی روح حق کو بعضے ترجموں مین راستی کی روح
اور بعضون مین سچائی کے روح لکہا ہے مگر اس ترجمے مین روح حق اسلئے لکہا تاکہ
روح القدس سے مشابہت ہو مگر یہہ انجیلی محاورہ مین بالکل درست نہین ہے پہر یہہ
کہ اوس روح کی صفات جو بیان ہوئے ہین اونہین دیکہنا چاہئے چنانچہ یوحنا ۱۶
باب ۱۳ مین ہے کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ وہ اپنی نکہیگا لیکن وہ جو
کچہہ سنیگا سو کہیگا الخ اس سے اچہی طرح ثابت ہو گیا کہ روح حق سے مراد روح القدس
نہین ہے ورنہ جبکہ خدا اور روح القدس ایک ہی ہے تو اپنی نہ کہیگا کیا معنے یعنے جو کچہہ
الہامی تعلیمات ہین یہہ سب روح القدس کیطرف سے ہین وہ دوسرا کون ہے جسکے سنکے
وہ کہیگا اس سے ثابت ہوا کہ یہہ کسی انسان کیطرف اشارہ ہے یعنے وہ روح حق
کوئی مقدس انسان ہے کہ جو کچہہ وہ خدا کی طرف سے الہام پائیگا وہی کہیگا اور اپنی
انسانی باتونکو ہرگز اوسمین نہ ملائیگا اور یہہ بات قرآن مجید کے طرز کلام سے بخوبی ثابت
ہے کہ اوس مین انسان کیطرف سے ایک حرف نہین ملایا گیا برخلاف اناجیل موجودہ
کے کہ انمین سراسر ہی ملاوٹی ظاہر ہے یعنے اوسکی تعلیمی باتین جیسے پہاڑی وعظ اور
بعض تمثیلات وغیرہ مسیح کی زبانی اور اوسکی تواریخی باتین صرف حواریون کی طرف سے
ہین دیکہو لوقا ۱ باب ۱-۳ یوحنا ۲۰ باب ۳۰ اور ۲۱ باب ۲۴ و ۲۵ اسی
روح الحق یعنے راستی کی روح یا سچائی کی روح کی بابت یوحنا ۱۵ باب ۲۶ و ۲۷
مین لکہا ہے پر جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے مین تمہین باپ کی طرف سے بہیجونگا یعنے روح حق
جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بہی میرے گواہ ہوگے
انتہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ روح حق یعنے سچائی کی روح صرف اسم فارقلیطی صفت
ہے کیونکہ دنیا کے کُل مذہب مین سوائے حضرت نبی اسلام صلعم کے اور کوئی حضرت
عیسٰی کے مراتب کی گواہی نہین دیتا ہے اور یہان لکہا ہے کہ وہ میرے لئے گواہی دیگا

انتہے پس اب کیا شک رہا کہ وہ گواہی دینے والا کوئی اور ہوگا اور یہہ کہ باپ سے
نکلتی ہے ہر نبی مرسل خدا کیطرف سے آتا ہے اور یہہ کہ مین بہیجونگا یعنے میرے جانے
کے بعد آویگا بشرطیکہ یہہ فقرہ الحاقی نہو پر یہہ کہ تم ہی میرے گواہ ہوگے انتہے اس سے
بہی ظاہر ہے کہ وہ روح حق یعنے فارقلیط صرف انسان ہوگا جیسے کہ حواریون تہے
کوئی روح یا فرشتہ وغیرہ نہوگا یعنے جیسے تم انسان میرے گواہ ہوگے ویسیہی وہ میرے
گواہی دیگا اور یہہ تو ظاہر ہی ہے اور قطع نظر ان سب باتون کے حضرت عیسے۴ نے
آسمان پر جانے سے پیشتر حضرت حواریون سے فرمایا کہ روح القدس لو بعد اوسکے آسمان
پر تشریف لیگئے جیسا کہ اسی انجیل یعنے یوحنا ۲۰ باب ۲۱ و ۲۲ مین لکہا ہے اور یسوع
نے پہر اونہین کہا تمپر سلام (جسکا ترجمہ یہہ ہے سلام علیکم) جسطرح باپ نے مجہے بہیجا
ہے مین بہی اوسیطرح تمہین بہیجتا ہون اور اوسنے یہہ کہکر اونپر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس لو
انتہے پہر اوسی انجیل کے ۲۰ باب ۲۶ اور ۲۱ باب ۴ مین لکہا ہے کہ اسکے بعد
دو بار اور حضرت عیسیٰ حواریون کو دکہائی دئی اور اونکے ساتہہ کہایا اور اونہین
نصیحت کے بعد اوسکے آسمان پر تشریف لیگئے فقط اس سے ثابت ہے کہ عیسائی
عقیدیکے موافق وہ وعدہ جو مسیح نے فارقلیط کی بابت کیا تہا کہ میرے جانیکے بعد
آویگا (یوحنا ۱۶ باب ۷) (اور یہہ کہ دس دن بعد عروج مسیح کے اسطرح پر
عیسائیون کے نزدیک پورا ہوا کہ روح القدس حواریون پر نازل ہوا) اگر فارقلیط
روح القدس سے مراد ہوتی تو کیون حضرت عیسے۴ نے پہلے اونپر پہونکا اور کہا کہ
تم روح القدس لو کیونکہ وعدہ یہہ تہا کہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا (یعنے
فارقلیط یا احمد) تم پاس نہ آویگا (یوحنا ۱۶ باب ۷) حالانکہ حضرت عیسیٰ ہنوز
آسمان پر تشریف نہ لے گئے تہے اور روح القدس حواریون کو دے دیا تہا رسالہ تفہیم
اعمال مصنفہ پادری ہکلس صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے

قولہ جب مسیح نے اونپر پھونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲)
تب اونکے انعام مین سے کچھ ملا پایا (پنتکوست کے دن) وہ اوس سے معمور
ہوئے اسلئے اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پھونکنا صرف روح القدس ہی دینا
تہا گو بزعم علمائے عیسائی اوسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اوسمین سے تہوڑا سا
دیا تہا لیکن اس مفسر کی یہہ عجیب بے دلیل بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا
تہوڑا باقی رکہا کیونکہ خدا پیمایش کرکے روح نہین دیتا ہے (یوحنا ۳ باب ۳۴)
اور پنتکوست کے واقعہ کا بطلان کتاب دولت فاروقی کے محراب ۲ رکن ۲ کے
آخر مین بارہ دلیلون سے مرقوم ہے وہان دیکہنا چاہئیے پس یوحنا تو دوہری گواہی
یعنے ۲۰ باب ۲۲ اور ۳ باب ۳۴ مین اور پادری فلکس صاحب بہی میرے قول
کی صداقت پر گواہی دیتے ہین اور یہی بات سچ ہوتی ہے جو دو یا تین گواہ اونکے منہ
سے ثابت ہوجائے (۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱) اور یہہ عجب کہ دو گواہان موافق
ازروے شریعت دعوے کا ثبوت ہے مگر یہان تو تین گواہان مخالف میرے
دعوے کی صداقت پر گواہی دے رہے ہین اب کیا کوئی تین پانچ کرسکتا ہے
اور یہہ بہی سمجہے کہ یوحنا ۱۶ باب ۷ مین فارقلیط کی بابت جو آئیگا کا لفظ لکہا ہے یہہ
روح القدس کیطرف کیونکر منسوب ہوسکتا ہے کیونکہ روح القدس کے لئے نازل
ہونے یا ڈالا جانے کا لفظ ساری انجیل اور عیسائی محاورہ مین مستعمل ہے دیکہو اعمال
۱۱ باب ۱۵ اور ۱۰ باب ۴۴ اور ۸ باب ۱۶ و مین تواریخ کلیسیا دوسرا حصہ
صفحہ ۱۲ و صفحہ ۱۹ — اور ایک بڑی پہچان یہہ بہی ہے کہ اعمال ۲ باب ۴ مین جہان
روح القدس کے نزول کا ذکر لکہا ہے وہان تسلی دینے والا نہین لکہا ہے اس سے
بخوبی تسلی ہے کہ فارقلیط روح القدس نہین ہے ورنہ جبکہ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین جو
فارقلیط کا وعدہ لکہا ہے اوسکے ایفا کا زمانہ عیسائی علما صرف پنتکوست کے دن

سمجھتے ہین جسکا ذکر اعمال ۲ باب ۴ مین ہے تو ضرور تہا کہ وہان فارقلیط یا تسلی دینے والا لکہا ہوتا تاکہ ثابت ہوجاتا کہ یہہ روح القدس وہی تسلی دینے والا ہے اور جبکہ ایسا نہین ہوا تو پہر کس منہہ سے وہ کہتے ہین کہ فارقلیط روح القدس ہے اور یہی انجیل یوحنا واقعہ پنتکوست کے ستر برس بعد لکہی گئی اگر پنتکوست کے دن نزول روح القدس اسی فارقلیط کا ظہور تہا تو ضرور وہ اپنی انجیل مین لکہتا کہ وہ وعدہ جو یوحنا ۱۶ باب ۱۴ مین ہے پنتکوست کے دن وفا ہوا مگر اوس انجیل مین نہ صرف فارقلیط کے نزول بلکہ پنتکوست ہی کا نام تک نہین ہے اب ثابت ہوا کہ فارقلیط اور ہے اور روح القدس اور پہر یوحنا ۱۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا اسنے اس لفظ سے کہ اگر مین نجاون صاف صاف تو ظاہر ہے کہ یہہ حضرت خاتم الانبیا صلعم کے صریح خبر ہے جنکا آنا حضرت عیسے کے جانیکے بعد پر منحصر تہا اس سے زیادہ صاف بیان پیشین گوئی کا اور کیا چاہیے اب ثابت ہوا کہ فارقلیط سے جو یہہ مراد روح القدس سمجھتے ہین یہہ بہول ہے اور متی ۱۰ باب ۲۰ مین جبکہ مسیح نے بارہ شاگردونکو منادی کرنیکے لئے بہیجتے وقت نصیحت کی لکہا ہے کیونکہ کہنے والے تم نہین بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم مین بولیگی اسنے اور پہر یہہ کہ معجزہ دکہلانے کی طاقت جو حواریون کو دی گئی (متی ۱۰ باب ۱) یہہ ہی روح القدس کی تائید کا سبب تہا یہہ بیسیون دلیلین انجیل ہی مین پکار رہے ہین کہ روح القدس مسیح کے سامنے ہی حواریون کو مل چکا تہا اور فارقلیط کا آنا مسیح کے جانے کے بعد پر منحصر تہا اگر مین یہہ سب صحیح کہتا ہون تو کیا اب بہی ثابت نہین ہوا کہ فارقلیط سے مراد حضرت خاتم الانبیاء صلعم ہین نہ یہہ کہ روح القدس

پہر یہہ جو علماء عیسائی اعتراض کرتے ہین کہ اگر فارقلیط حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام سے مراد ہے تو چہہ سو برس تک اس وعدے کے ایفا مین کیون توقف ہوا

تو مین جواب دیتا ہون کہ اسکا سبب خداہی کو معلوم ہوگا مین نہین جانتا مگر اتنا
کہہ سکتا ہون کہ پورانے عہد نامے مین ۹۰ زبور ۴ اور نئے عہد نامے مین ۲
پطرس ۳ باب ۸ مین لکہا ہے کہ خدا کے نزدیک ایکدن ہزار برس اور ہزار
برس ایکدن کے برابر ہین اور حضرت عیسےٰؑ کی بابت جو پیشین گوئیان توریت وزبور
وغیرہ مین عیسائی سمجہتے ہین وہ عیسائی عقیدے کے موافق سیکڑون بلکہ ہزارون
برس کے بعد پورے ہوئین

میزان الحق مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۳۴۳ ۲ مین ہے کہ کئی سو پیشین گوئیان
(توریت) مین بیان ہوئی ہین اور وقوع واقعہ سے سوسو اور ہزار ہزار سال پہلے
خبر دیگئی اور تفصیل کے ساتہہ بیان ہوی ہین اور یہہ وے سب پوری ہوکر صادق
آئے ہین انتہے

عیسائی علما ہمیشہ دعوے کرتے ہین کہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم کے معجزہ کا ذکر قران
مین نہین ہے مطلب یہہ کہ اگر قران مین یہہ ذکر ہوتا تو ہم یقین کرتے مگر قران
ہی مین یہہ قول حضرت عیسیٰؑ کا منقول ہے کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد پس
اگر وہ بات کے سچے ہوتے تو اس سے انکار کرنیکی کوئی وجہہ تہے اور جبکہ اسے تسلیم
کرتے تو معجزہ وغیرہ تلاش کرنیکی حاجت نرہتی گاڈفرے ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے
دفعہ ۱۵۶ - ۸۶ افرماتے ہین

ایک روایت مشہور ہے اور انجیلی التواریخ مین مکتوب کہ عیسے نے اپنے رفع سے
پیشتر اپنے مریدون سے اقرار کیا تہا کہ ہم تمہارے پاس ایک شخص کو کسی نہ کسی حیثیت
مین بہیجینگے جسکو ہماری انجیل کے مترجم یونانی نے پیریکلیطاس لکہا ہے جسکا ترجمہ تشفی
دہندہ ہے مسلمانون نے بیان کیا ہے کہ یہہ شخص محمد ہی تہے جنکی نسبت
مسیح نے پیشین گوئی کی تہی جسطرح پیغمبری کی پیشین گوئی یسعیاہ نے کی تہی (یسعیاہ

۵ ۴ باب) کہ دونون کے نام لیدئی گئے تہے اور مسلمان یہہ بہی کہتے ہین کہ عیسی نے جو آپکا نام لیا تہا تو نہ اوس لفظ سے ۔ یعنے پیریکلیطاس بلکہ اس لفظ سے پیریکلوطاس جسکے معنے ۔ محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی مین لفظ محمد کے معنے ہین اور عیسائیون کی انجیل مین ابتدا مین منجملہ ان دونون لفظون کے دوسرا ہی لفظ تہا مگر سچ چہپانے کے لئے اوسکو تحریف کر دیا اور عیسائی اسبات سے انکار نہین کر سکتے کہ اونکی کتب موجودہ حال مین تحریفین ہین یا اختلاف قرات ہوا ہے اور وہ یہہ بہی کہتے ہین کہ اس عبارت کے چہپانیکے لئے تمام تحریرین دستی غارت کر دی گئین تحریرات دستی کے غارت ہو جانیکا انکار نہین ہو سکتا اور یہہ وہ بات ہے جسکی نسبت جواب با صواب دینا مشکل ہے اور قدیمی کتابونکی نسبت تو یہہ ہے کہ چہٹی صدی سے قبل کی ایک بہی موجود نہین (مارش کی میکلیس دیکہو) اسکے جواب مین یہہ کہینگے کہ ٹرٹولین اور دوسرے قدیمی مصنفونکی عبارتون سے ثابت ہو سکتا ہے کہ انجیلی تواریخون کی قرات صحیح قدیم زمانہ مین محمد سے پیشتر ایسے تہے جیسے اب ہی اور اسلئے اونمین تحریف نہین ہوئی مگر اس صورت مین یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ ان قدیمی مصنفونکی تصنیفون مین تحریف نہین ہوئی جو کہ شاید ہوئی ہو کیونکہ جن لوگون نے انجیل کی تواریخونکے قدیمی تحریرات دستی کو غارت کیا ہے اونہون نے ایک وصلی کو از سر نو لکہنے مین کیا تامل کیا ہوگا جسپر ایک قدیمی مصنف کی تصنیف لکہی ہوئی تہی ۔ اس امر کو اول درجے حقانی عیسائیون نے تسلیم کیا ہے اور اور مقصدون کے لئے اونمین تحریف ہوئی ہے (مارش میکلس کا باب نوان دیکہو) اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ایک صورت مین تحریف کرینگے وہ دوسری مین بہی کرینگے اور چونکہ لفظ مذکور عبرانی قرار دیا گیا ہے پس اگر غلط لکہا گیا ہو تو گمان غالب یہہ ہے کہ ابتدا کے عیسائی مورخون نے جو دنیا مین سب سے بڑہکر جہوٹے ہین اپنے خاص مطلب کے لئے جہوٹہہ بولا ہو ۔ دوسری جگہ

ہمان مینٹنی آس جو کہ ترتولین کی بہ نسبت پہلے ہوا ہے اوسکو اوسکے پیرو شخص موعود سمجھتے تہے جس سے اوسکے
دشمنونکو موقع ملا کہ اوسکی نسبت از راہ کینہ کے بے اصل بات مشتہر کردین کہ وہ روح القدس ہونیکا دعوی باطل
رکہتا ہے اور یہی اشخاص خصوصا مان ٹینی آس کی بدولت انجیلی تواریخمین جہوٹ ملایا گیا۔ اور نیز
مانیشی آس کچہ زمانہ کے بعد مگر محمد کے زمانہ سے بہت پیشتر منیس کو بہی اوسکے پیروؤن نے شخص موعود قرار دیا
اور مانشو بیوسعیر نے ثابت کیا ہے کہ اوسکے پیرو بڑے عالم اور طاقتور فرقے تہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ
اوسکی نسبت اوس زمانکو غالبا بہتر سمجہتے تہے جسمین عیسی نے پیشین گوئی کی تہی اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ بارہ زمانہ آئندہ مین شخص موعود کو تشریف بخشے مسلمان اس سے بڑہکر یہہ کہینگے کہ اگر خود عیسائیون
کی دلیل پیش کیجائی تب بہی مطلب ثابت ہے کہ وعدہ تو ایک تشفی دہندہ کا تہا پہر یہہ کہنا کہ ظہور بارہ زمانہ
آئندہ کا یہہ شخص موعود ہے محض فضول ہے اور درحقیقت محمد ہی اوس شخص کے مصداق ہین اور
آپکے سوا اور کوئی ایسا نہین ہوا اگر اسکے جوابمین یہہ کہا جاے کہ وہ عطایا جنکا بیان متی کی انجیل مین ہے
از قبیل روح القدس جسکا بیان یوحنا ۲۰ باب ۲۲ مین ہے صرف چند روزہ تہی اور پہلی ہوگئی تو مسلمان
جواب دینگے کہ یہہ صرف ایک حیلہ ہے جسکی تصدیق نہین یعنے اصل انجیل مین نہین مسلمانون کی دلیل کی بابت
ترجمہ لفظ پیریکلیوطاس بجاے پیرکلیطاس کے بڑی مدد اوس طرز کیوجہہ سے ملتی ہے جو کہ سینٹ جروم نے
انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان مین کرنیکے لئے اختیار کیا تہا جسمین بجاے لفظ پیریکلیوطاس کے لفظ لاطینی پیرکلیطاس
لکہدیا تہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین جس سے کہ سینٹ جروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ
پیریکلیوطاس تہا نہ پیرکلیطاس اس وجہہ سے مسلمانون کے اوس بیان کی بہت مدد ملتی ہے جو انکی تحریرات
دستی کے غارت ہونیکے بابمین وہ کرتے ہین برناباس کی انجیل کی بابت سیل صاحب اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ
صفحہ ۹ مین کہتے ہین یہہ کتاب مسلمانونکا اصلی جعل نہین معلوم ہوتا گو انہون نے بیشک اسمین اپنی کاروائی کیلئے
اضافہ و تغیر کردیا ہے اور خاصکر بعوض پرکلیطاس یا تشفی دہندہ کے انہون نے اس مشکوک صحیفہ مین لفظ
پیریکلیوطاس کو رکہا ہے جسکے معنے ممتاز یا احمد تسلیم کرنا ضرور ہے کہ لفظ مذکور (یعنے فارقلیط زبان عام لیدیہ) جیسا کہ
بشپ مارش لکہتا ہے یقینا عیسی مسیح نے استعمال کیا تہا مسلمانون کے دعوے کو بہت کچہہ سہارا دیتا معلوم

ہوتا ہے جیسا کہ عالم سیل صاحب نے بیان کیا ہے میری راے مین اہل اسلام لفظ مذکور کو پیرکلیوطاس بنا لینے کا
اوسیقدر اختیار رکہتے ہین جسقدر کہ عیسائیون نے پرکلیطاس کر لینے کا بلکہ مین کہتا ہون کہ غلبہ کا پلہ مسلمانونکی طرف ہے
کیونکہ عیسائی مجاز نہین کہ پہلے جزو مین لفظ زبان خالدیہ کے حرف یہ یعنے یا کو جو مثل حرکت کسرہ کے ہے یا حرف ا ثانی کو
کہ یاے ممدودہ معروف کی برابر ہے حرف ا یوتا کے عوض مین بدلین حرف یہ حروف تہجی زبان خالدیہ
کا دسوان حرف ہے اور شمار مین اوسکے عدد بہی دس ہین پس اگر لفظ مذکور ایک زبان سے دوسری مین بدلا جاے
تو اوس یوتا ثانی حرف سے بدلنا چاہیے جو دس کے معنے مین آیا ہے اور جو ابتدا مین حروف تہجی مین دسوان تہا قبل
اسکے کہ یونانیون کا حرف ڈگاما جاتا رہے مگر مین علاوہ اسکے یہہ بہی کہتا ہون کہ اگر عیسے کا استعمال کیا
ہوا لفظ فارقلیط تہا اور یہہ کہ اس لفظ کے معنے ستودہ کے ہین جیسا کہ سیل صاحب کا قول ہے تو اوسکا
ترجمہ اس لفظ یونانی پیرکلیطاس مین غلط ہے یعنے اختلاف قرارت کی جہت سے اور یہہ کہ بشپ مارش اور
ان تمامی لوگون کے ترجمے غلط ہین اور لفظ مذکور اوس لفظ سے مبدل کرنا چاہیے جو ستودہ کے معنے رکہتا ہو
اور جو موقع مین یہہ لفظ پیرکلیوطاس ہونا چاہیے مگر اسکا ترجمہ فارقلیط علم کے معنے لیکر کرنا چاہیے بلکہ صفت کے
طور پر کرنا چاہیے چنانچہ اہل اسلام بمعنی احمد کے لیتے ہین اگر یہہ لفظ عیسے کا استعمال کیا ہوا زبان خالدیہ
(یعنے کلدیہ جو بابل والونکی زبان تہی) یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی معنے پاے جانی چاہئی جو اوسکے معنے
اون زبانون مین تہے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے مشتق ہوا تو اوسکی بہی معنی چاہیئے جو عربی معنے
کے ہین اور تب اوسکے معنی ستودہ یا شخص ممتاز کے ہونگے اگر ناظرین غور کرینگے تو معلوم کر لینگے کہ لفظ
کلیطاس کو ہومر اور بہت سے یونانیون نے بجاے ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہے اسطرح میری دانست مین اہل اسلام
کی دلیل اس سلیقہ کیساتہہ ہے کہ اگر اونکا ادنی غلطے پر معقول کیا جاے تو عجب نہین کہ بہت مشکل ہے یہہ ادنی
بات ہے مگر اونکی دلیل کی تردید میری نظر سے نہین گذری مجہکو اس مشہور لفظ فارقلیط کی نسبت کچہہ اور
بہی کہنا ہے اسکو بشپ مارش نے جسکے قول کو عیسائی صادق جانتے ہین ایک مسلمان کے منتخب کی ہوئی
دلیل مین تسلیم کر لیا ہے کہ وہ لفظ سریانی یا خالدیہ یا عربی ہے مگر یونانی نہین ان دو باتون مین سے ایک کو یا
دونو کو محمد ضرور بدلتے ہونگے یا ادنی وجہہ یہہ کہ سمجہتے ہونگے تحقیق مین بہی آپ کی نسبت پیشین گوئی

بقید نام کی گئی ہے پادری ورنہایت دیندار پارکہرست صاحب کا قول جو ایسے شاہد ہین جنکو شہادت دینی منظور نہین (یعنے نہایت معتبر گواہ ہے) اس لفظ حمیا کے مادہ کی نسبت یہہ کہ مطلوب یہہ لفظ سب قسمونکی پاک چیزون یعنے دونون قسمون کی عبادت سچی اور جہوٹہی پر بولا جاتا ہے جنسے ہر فریق علے حسب مراتب خواہش اور محبت رکہتے تہے دیکہو اشتراک ہیگ دوم صفحہ ۷ اور آئیگا مطلوب کل قومونکا وپاد حمدہ خل ہگوئم اس مادہ سے نوم پیغمبر محمد کا نام نکلا پارکہرست صاحب کی اس عبارت پر ایک مسلمان کہیگا کہ دیکہو عہد جدید اور عہد عتیق مین آپ کی نسبت پیشین گوئی بقید نام کی گئی ہے اور اس پیشین گوئی کی نسبت جو عیسے مسیح کیطرف کی گئی واقع مین غلط ہے اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے وہ اوس شخص کی نسبت تہی جسکو خود عیسے نے اپنی رسالت تمام کرنے کے لئے بہیجا تہا اور انجیل لوقا ۲۴ باب ۴۹ مین لفظ اپنے گبلن (یعنے وعدہ) سے اسکی طرف اشارہ فرمایا تہا اور اسکی بابت مین تہا سے خاص نہایت مشہور پادری پارکہرست صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اوس سے مراد محمد ہین نہ عیسے یا روح القدس اور یہہ مراد اوس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام موجود ہے اسمقام پر یہہ وعدے نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہوگی یہہ یاد رکہنا چاہئے کہ نسطوریوں کا فرقہ عرب میں کثرت سے تہا اور میری راے مین جب یہہ خیال کیا جاے کہ اس فرقہ نے زمانہ محمد مین اوس انجیل کو اختیار کیا جسکو عیسیٰ کی طفولیت کی انجیل کہتے مین تو یہہ غالب نہین کہ ان لوگون نے چارون رومی انجیلون کو بھی مانا ہو پس اس سے صرف ممکن ہی نہین بلکہ نہایت غالب ہے کہ محمد نے ہماری چار انجیلونکو کبھی نہین دیکہا مین نے کتابون میں دیکہا ہے کہ جب بہت سے مفسر قران کی تفسیر کر رہے تہے تو یہہ متصور نہین ہوسکتا کہ لفظ فارقلیط کے باب مین بحث کا حصہ نہوی ہو اشتے از حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۱۸ سے ۹۴ دفعہ ۱۵۶-۸۶ از ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفرے ہگنس صاحب.

مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

کلیسا - ۱۰

کہ جسمین پانچ سات پیشین گوئیون اور تین معجزون کا جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہوئے بیان ہے اور ایک مناد کیکن یہہ وہ پیشین گوئیان اور معجزے ہین کہ جنکی صداقت سے سب مختلف مذاہب والے بھی انکار نہین کر سکتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ط مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقَرَارِ ۔

قال اللہ تعالیٰ جل شانہ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ؏ (سورہ رعد آیت ۴۵)

یعنی اور جو کفر کرتے ہین کہتے ہین کہ تو اللہ کا بھیجا ہوا نہین ہے تو کہہ کہ اللہ کافی ہے گواہ درمیان میرے اور تمہارے اور وہ بھی جسکو علم ہے کتاب کا از شہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۶۱ء صفحہ ۵۰، فصل ۵۰ —

عیسائی علما اسبات کے ثابت کرنے مین بڑی کوشش کرتے ہین کہ حضرت نبی اسلام صلعم سے کوئی معجزہ نہین ہوا لیکن جس نے یہہ حرف اپنی زبان سے نکالا اسنے بڑا بول بولا (یہوداہ - ۱۶) اور جیف اسپر اگر وہ پہلے اپنے اس دعوے سے پشیمان نہو

تواریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۸۰ مین لکہا ہے
محمدی مہر پر یہہ الفاظ کندہ ہوئے محمد رسول اللہ ۔ بعد اسکے حضرت نے کاتبون
سے چہہ خط لکہوائے ۔ پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش محمد رسول اللہ کی
طرف سے لکہا جاتا ہے نجاشی بادشاہ کو مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس خدا کی
جو بے نیاز اور تمام عیبون اور نقصانون سے پاک ہے اور جو اپنے پیغمبرونکی
تصدیق معجزات سے کرتا ہے اور اپنے بندونکو خوف قیامت سے بچاتا ہے الخ
اس سے وہ قول جو عیسائی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے کبہی معجزہ دکہایا [illegible]
نہین کیا رد ہوگیا ۔ اسکے بیان سے پیشتر یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ متی ۱۲ باب
۳۹ مین لکہا ہے کہ مسیح نے فقیہون اور فریسیون نے جو معجزہ دیکہا چاہتے تہے فرمایا
کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُنہین دکہایا نہ جائیگا انتہی
اب اس جگہہ متی حواری سے یا جو مصنف انجیل متی ہو کیونکہ نام اسکا ثبوت علمای
عیسائی کو مطلق معلوم نہین ہے اوسنے مسیح کو نہ صرف معجزہ دکہانے سے انکار کرتے
بلکہ خلاف صدق بہی اُنکا قول ثابت کیا ہے کیونکہ اسکے بعد بہت بار مسیح کے معجزے
دکہانے کا انجیل متی مین ذکر ہے چنانچہ پانچ روٹیون سے پانچ ہزار آدمیونکا
پیٹ بہرا اور دریا پر اپنے پاؤن سے چلے متی ۱۴ باب ۱۵ – ۲۱ و ۲۵ پہر سات
روٹیونسے چار ہزار کو کہلایا متی ۱۵ باب ۳۸ پہر دو اندہونکو بینا کیا متی ۲۰ باب
۳۰ – ۳۴ – پہر انجیر کے درخت کو سکہا دیا متی ۲۱ باب ۱۹ غرض یہہ کہ گرفتاری
کے وقت تک معجزے دکہایا کیئے کہ ایک شخص کا کان جو پطرس نے کاٹ ڈالا
تہا چہو کر چنگا کیا لوقا ۲۲ باب ۵۱ اب دیکہیئے کہ مسیح نے اپنی خوشی تو اتنے معجزے
دکہائے لیکن جب کسی نے سوال کیا کہ معجزے دکہائے تب اُسکے جواب مین مسیح نے
یہی فرمایا کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُنہین دکہایا نہ جائیگا ۔

۲ پھر بھی ۱۲ باب ۱-۴ مین لکھا ہے کہ جب فریسیون نے مسیح سے آسمانی نشان
چاہا جیسے کہ حضرت موسیٰؑ نے اور آگ حضرت الیاس نے (۲ سلاطین ۱ باب ۱۰-۱۴)
اور رعد حضرت سموئیلؑ نے (اول سموئیل ۷ باب ۱۰) ظاہر کیا تھا تو اگرچہ تین بار
حضرت عیسیٰؑ کے لئے آسمان سے آواز آئی تھی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے متی ۱۷ باب ۵
اور ۳ باب ۱۷ یوحنا ۱۲ باب ۲۸ تو بھی نہ کہا کہ یہ آسمانی نشان واقع ہوا تھا۔
اور اگر آفتاب مصلوبیکی دن سیاہ ہو گیا تو بھی یہ کیون نہ کہا کہ یہ آسمانی
نشان ظاہر ہوگا صرف یہی بار بار کہا کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان
دکھایا نجائیگا انتہی یعنے تین دن قبر مین رہونگا اور یہہ بات بھی کچھ معتبر
نہین کیونکہ سوال آسمانی نشان کا تھا اور جواب مین زمینی نشان کا وعدہ ہوا
انمین اور اُسمین زمین و آسمان کا فرق ہے مگر شاید تین برس نبوت کر کے
آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر کیا ہوگا کیونکہ بعض موقع پر نبیونکے تین دن
تین برس سے بموجب عقیدۂ عیسائی مراد رکھتے ہین اور حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کی مدت
اناجیل کی بموجب صرف تین سال ہی اسکے سوا مرقس ۸ باب ۱۱-۱۳ مین بھی جو
اسکا ذکر ہے وہان یونس نبی کے نشان کا وعدہ مطلق نہین ہے صرف معجزہ
دکھانے سے انکار کلی ہے۔ ایک اور بات یہی پیدا ہوتی ہے کہ آسمانی نشان
کی درخواست مین جو حضرت عیسیٰؑ نے نہین کہا کہ تین دفعہ میرے لئے آسمان سے
آواز آئی تھی اور یہہ بھی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکی دن سیاہ ہو جاویگا تو اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونون یا تین یعنے آسمانی آواز اور آفتاب کا سیاہ ہو جانا کچھ
صحیح خبر نہین ہے اور اگر آسمان سے آواز آئی بھی ہو کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے تو بیٹے
خدا کے حضرت یعقوبؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ وغیرہ سیکڑون توریت و انجیل
مین لکھے ہین دیکھو کلیسیا ۴ سکرمنٹ ۱ حضرت عیسیٰؑ کو تو خدانے صرف نبی کہا مگر اورونکو لکھدیا تھا

۳ اسیطرح حضرت عیسٰی نے اپنے وطن کے لوگونکے سامنے معجزہ نہین دکہایا متی ۱۳ باب ۵۸ جیمس اسکاٹ مفسر رومن نے اسکی تفسیر مین یون لکہاہے اوسنے دیکہا کہ اُن لوگون مین ایمان نہین ہے اور اسی سبب سے معجزہ دکہانا مناسب جانا ؛

۴ اسیطرح حضرت عیسٰی نے ہیرودیس کے آگے کوئی معجزہ نہین دکہایا اگرچہ ہیرودیس نے بہت سی باتین پوچہین مگر کچہہ جواب نہ دیا لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ —

۵ اسیطرح جب یہودیون نے حضرت عیسٰی سے کہا پس توکونسا نشان دکہاتا ہے تاکہ ہم دیکہکر تجہپر ایمان لاوین توکیا کرتا ہے یوحنا ۶ باب ۳۰ یہان بہی حضرت عیسٰی نے کوئی معجزہ نہین دکہایا بلکہ یہان بہی یونس نبی کے نشان کا وعدہ نہین کیا ؛

۶ اسیطرح جب سردار کاہنون اور قوم کے بزرگون نے حضرت عیسٰی سے اون کے اختیار کی بابت پوچہا متی ۲۱ باب ۲۳ و ۲۴ تب بہی حضرت عیسٰی نے کچہہ صاف جواب ندیا اور مفصل نہ بتلایا ۔

لوقا ۱۱ باب ۱۶ مین ہے کہ اورون نے آزمایش کے لئے اُس سے ایک آسمانی نشان مانگا انتہی اُسوقت بہی حضرت عیسٰی نے کوئی معجزہ نہین دکہایا تہا اسکا سبب یہہ ہوگا کہ یہہ معجزہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم پر منحصر تہا جوکہ بوقوع شق القمر سے ظاہر ہوا اسیطرح بعض پیشین گوئیان بہی جو حضرت عیسٰی کی زبانی انجیل مین لکہی ہین غلط نکلتین ۔ مثلاً لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے کہ وے تلوار کی دہار سے گرینگے اور لوگ اُنہین بند ہوکر سب قومون مین لیجاینگے اور جبتک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا انتہی اسکا ذکر دوات فاروقی کی محراب ۲ رکن ۵ مین مفصل ہے اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین ہے مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اُنمین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہہ نہلین موت کا مزہ نہ چکہینگے انتہی ۔ اور مرقس ۱۳ باب ۳۰ مین ہے کہ اس

زمانہ کے لوگ گزرنجا ئینگے جبتک یہہ سب کچہہ واقع نہو انتہی - اسیطرح لوقا ۲۱ باب ۳۲
مین بہی ہے حالانکہ مسیح ابہی تک نہین آئے اور اُس زمانہ کے سب لوگ سیکڑون
برس ہوئے کہ گزر گئے اب ان دونون پیشین گوئیون کی مقابل مین اُن دونون
پیشین گوئیونکو دیکہنا چاہیئے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقوع تاراجی
اور اختتام سلطنت عباسیہ بغداد کی بابت فرمائی ہتین - چونکہ معجزے دو قسم کے
ہوتے ہین ایک قولی اور ایک فعلی قولی معجزہ پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت پر
پوری ہو اور فعلی معجزہ وہ جو اُسیوقت ظاہر ہو اور انمین سے ہر ایک کی دو دو قسم
ہین ایک خاص ایک عام خاص وہ کہ جو صرف اپنون ہی کے روبرو دکہایا جاوے
جیسے حضرت عیسیٰؑ کا لاذر کو زندہ کرنا اور عام وہ کہ جو اپنون اور غیرونکے سامنے ہی
دکہایا جائے جیسے حضرت موسیٰؑ کا مصریون کو بحر قلزم مین غرق کرنا اور بنی اسرائیل
کو سلامت نکال لیجانا اور انمین سے بہی ہر ایک کی دو قسمین ہین ایک صرف زندگی
مین معجزے ظاہر کرنا اور دوسرے بعد وفات بہی معجزے دکہانا جیسے حضرت
الیشع کی مدفون لاش نے مردہ کو زندہ کر دیا تہا (۲ سلاطین ۱۳ باب ۲۱) اب
مین حضرت رسول اللہ صلعم کے چند معجزے بیان کرتا ہون کہ یہہ سب اقسام اُنمین
پائے جائینگے باوجود اسکے وہ سب معجزے ایسے ہونگے کہ جنکی ثبوت مین یگانہ
اور بیگانہ اور مسلمان اور غیر مسلمان اور اس ملک اور غیر ملک کے لوگون مین سے
کسیکو انکار کی گنجائش نہ ہوگی -

پہلے سیپارہ ۱۴ سورہ حجر رکوع اول مین خدا تعالےٰ قرآن مجید کی بابت
فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ
یعنی ہم نے آپ اُتاری ہے یہہ نصیحت (یعنی قرآن مجید) اور ہم اُسکے نگہبان ہین
انتہی - اب دیکہئے یہہ کیا ہی بڑی بات ہے (۱) اس سے کتب سابقہ کا

غیر صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ سب ہی خدا ہی کیطرف سے نازل ہوئیں
لیکن بعد نزول قرآن مجید کے اب اُنکی حاجت نرہی اس سببسے اللہ جلشانہ
نے اسکی حفاظت اپنے ذمہ لی نہ یہہ کہ اونکے بہی (۲) انسان کی ضعیف
طاقت پر قرآن مجید کی حفاظت کو منحصر نہین رکہا بلکہ قادر مطلق آپ اسکا حافظ
حقیقی ہوا اور یہہ اسکی سئے کافی دلیل ہے کہ یہہ کتاب خدا ہی کا کلام ہے ورنہ
کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب کی خدا حفاظت کیون کرتا (۳) بیاس ان طرحکی
ہنگامہ خلفاء بنی اُمیہ اور بنی عباس کے زمانہ مین ہوئے سادات قتل کئے گئے خلافتین
تبدیل ہوئین اختلاف مسلمانونمین پڑگئے مگر قرآن مجید کا کسی منکر یا ملحد سے آجتک
کہ تیرہ سو برس گذرے ہین ایک حرف بہی محرف نہو سکا چنانچہ موجود ہے اور از روئے
کمال تصدیق کے کہہ سکتے ہین کہ قیامت تک ایسا ہی بنا رہیگا کیونکہ اگر دنیا
مین ایکسا جلد بہی اس کتاب الٰہی کی نرہی تب بہی لاکہون حافظ ہوتے رہتے
ہین اور ہمیشہ یون ہی ہوتے رہینگے پس حفاظت اسکو کہتے ہین کہ جسمین
سے کچہ ضائع جانیکا کسیوقت مین بہی خطرہ ہی نہو اور یہی پیشین گوئی اسکا نام
ہے کہ اندہا اور آنکہون والا کسی مذہب کا کیون نہو ہر وقت اسپر یقین کر سکتا
ہے اور کسیطرح کا شک اسکے پاس تک نہین پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ حقتعالے نے
حفاظت توریت انجیل کی علماء یہود و نصاریٰ پر منحصر کردی تہی جیسا کہ فرمایا
بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ (مائدہ ع ۷) (استثنا ۳۱ باب ۲۴-۲۶-) مگر وہ
کتابین اپنی اصلی حالت پر نرہین یعنے تحریف اُنمین واقع ہوئی تب قرآن کی
حفاظت خدا نے اپنے ذمہ لی چنانچہ فرمایا وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
اور اسی طرح بیت المقدس کو کعبہ شریف کے مقابل مین اور اہل یہود کو اہل عرب
کے مقابل مین خیال کرنا چاہیئے۔

دوسری سورۂ بقر رکوع ۱۴ اُولٰئِکَ مَا کَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ ۵ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

یعنے ایسونکو نہین پہونچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے اُنکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین بڑی مار ہے انتہی یہہ آیت قرآن مجید مین بیت المقدس یعنے یروسلم کی بابت ہے پس دنیا مین ذلت سے مراد ہے قتل اور اسیری اور جلاوطن اور اُنکے شہرون اور ملکونکو لے لینا اور اُنہین عبادت گاہونمین نہ آنے دینا اور آخرت مین بڑی مار یعنے عذاب آخرت کہ جسکا حال ظاہر ہے پس یہہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پوری ہوئی کہ یروسلم مع ملک شام عیسائیو سے لیا گیا اور ہیکل یروسلم کی خاص بنیاد پر اسلامی مسجد تیار کی گئی کہ جو اب تک موجود ہے ۔ پس اس مسجد کی تعمیر سے پیشتر جیولین قیصر نے ۳۶۳ء مین ہیکل کے پھر بنانیکا ارادہ کیا تھا مگر ہیکل کی نیو سے شعلونے نکلکر مزدورون وغیرہ کو اس کام سے روکا اور جب بہت محنت کرکے تھک گئے اور بہت کاریگر ہلاک ہو چکے تب اُس کام سے ہاتھہ اُٹھایا ۔ دیکھو تفسیر انگریزی طامس سکاٹ لوقا ۲۱ باب ۲۴ پر اور ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷ اور بعد اُسکے اگرچہ تمام دنیا کے عیسائی بادشاہون نے اپنی ساری طاقت سے اُسکے لے لینے مین کوشش کی اور صلیب کا لال نشان ہر ایک نے اپنے اپنے گلے مین پہنکر ۱۰۹۹ء مین (تواریخ کلیسیا کے بموجب) یروسلم پر چڑھائی کی اور ساٹھہ لاکھہ عیسائی اِن لڑائیون مین مارے گئے مگر کامیاب نہوئی (طامس سکاٹ مفسر کے قول کے بموجب) اور اب تک یروسلم مسلمانون کے قبضہ مین ہے کہ ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ عرصہ گزرا اور سوا مسلمانونکے کوئی دوسرا مسجد اقصی مین جانے نہین پاتا ۔ رسالہ رومن الکتاب کے مقامات المعروف جسے پادری شیر سنگہ صاحب نے مرزاپور مین ۱۸۶۱ء مین چھاپا اُسکے صفحہ ۳۱ مین لکھا ہے

دوسرے سورۂ بقر رکوع ۱۴ یعنے ایسونکو نہین پہونچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے [illegible]

قولہ مسجد کا احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی
ہرگز جانے نہین پاتا اور اگر دغا سے داخل ہو اور کہلجاوے تو ضرور اُسے قتل
کرین — انتہے

اور مقبلا کا غار سے جسے ابرہام نے قبرستان بنانے کے لئے خریدا تہا آجکل
وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی
نہین ہے از جغرافیۂ پاک کتاب مولفۂ پادری جوزف جیکب صاحب چہاپہ
سکندرہ آگرہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۹ — اور اسیطرح حضرت داؤد کے مزار پربہی کوئی نصرانی جانہین پاتا
اب دیکہئے کہ ان ساری باتون پر غور کرکے دنیا مین کون کہہ سکتا ہے کہ اِس
پیشین گوئی کے پورے ہونے مین کسی طرح کا شک ہے —

تیسرے سورۂ توبہ رکوع ۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ
نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا
یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین سو پلید ہین نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اِس
برس کے بعد انتہی مطلب یہہ کہ مشرک سب پلید ہین اس لائق نہین کہ کعبہ شریف
کے نزدیک بہی پہٹکنے پاوین یہہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوئی ہے کہ قریب تیرہ سو برس
سے اگرچہ دنیا مین طرح طرح کے انقلاب ہوگئے مگر کوئی مشرک ہرگز کعبہ شریف
کے گرد جو تمام ملک ایشیا کی ناف مین واقع ہے از تواریخ گبن صاحب باب ۵۰ ویلیم میلا
باب ۱ صفحہ ۴) گرد بہی پہٹکنے نہین پاتا اور نہ پہٹکنے پاویگا کیونکہ جس نے قریب
تیرہ سو برس سے اسکی حفاظت کی وہ قادر ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی رکہے —

صحیح مسلم مین حضرت عمر رضہ سے روایت ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم
لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا
یعنے حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مین ضرور نکال دونگا یہود و نصاریٰ کو عرب کے

تا پوسے یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُسمین کیسکو نہ چھوڑونگا انتہی۔ (از مشارق الانوار باب العاشر حدیث ۱۹۸۲) عرب مبدأ اسلام ہے تو حکمت یہی ہے کہ وہان سوا مسلمانونکے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکھا انتہی۔

اب اگر کوئی کہے کہ برہما وغیرہ کے لوگ بہی کہہ سکتے ہین کہ ہزارون برسون سے ہمارے اوپر کوئی غالب نہین ہوا تو مین جواب دیتا ہون کہ انکے ہان پہلے سے دعوی کرکے نہین یہہ استقلال حاصل کیا ہے اتفاقات زمانہ سے انکا یہہ حال رہا اور یہان تو پہلے سے جو حکم نکل چکا ہے اور اُسوقت سے یہہ قانون برابر چلا آیا کہ کوئی مشرک کعبہ شریف مین نہین جانے پایا اسکے سوا تہوڑا عرصہ گزرا کہ انگلستان کی حکومت نے برہما کے اکثر ممالک اپنے تصرف مین کرلیئے چنانچہ ابتک انہین کے تصرف مین ہین اور یہی حال چین کا ۱۸۶۰ء مین انگلستانی فوجون نے کیا پس یہہ دعوی سوا رب الکعبہ کے دنیا مین اور کیسکو سزاوار نہین ہے۔ (شعر)

مرا در سد کبریا و منے ۔ کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

پہر یہہ کہ قال اللہ تعالی جلشانہ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ؁ یعنے کہہ کہ آیا حق اور نہ پہلے بار پیدا کرتا معبود باطل اور نہ وہ دوبارہ کرتا ہے انتہی جزو ۲۲ آخر سورہ سبا رکوع ۶ یعنے نہ کبہی کعبہ شریف مین بعد جاء الحق یعنے ظہور اسلام کے بت پرستی وغیرہ پیدا ہوگی اور نہ اگلی بت پرستی وغیرہ اُسمین کبہی عود کریگی سو قریب تیرہ سو برس گزرے کہ ابتک ایسا ہی ہے اور اسیطرح ایک اور حدیث صحیح مسلم مین مرقوم ہے عن جابر اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ لٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر شیطان ناامید ہوا اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اُسکو

پوجین (دیکھنے بت پرست ہون) لیکن زمین فتنہ و فساد ڈالنے کا قابو ہے انتہی۔
ابن سعد نے طبقات مین عثمان ابن طلحہ سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا ہم ایام جاہلیت
مین (دیکھنے مسلمان ہونے سے پیشتر) کعبہ کو دوشنبہ اور جمعرات کے دن کہولا کرتے تہے
ایک دن آنحضرت صلعم لوگون کے ساتہہ کعبہ مین داخل ہونے کو تہے مین نے آپ کے
ساتہہ درشت کلامی کی اور آپکو برا کہا آپ نے حلم کیا اور فرمایا کہ اے عثمان ایکدن
تو اس کنجی کو میرے ہاتہہ مین دیکہیگا کہ مین جسے چاہون اُسے دون مین نے کہا
کہ تب قریش مرجائینگے اور ذلیل ہوجائینگے آپ نے کہا کہ نہین اُسدن قریش
کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پہر آپ کعبہ مین داخل ہوئے اور میرے دلمین آپکی
اس بات نے ایسا اثر کیا کہ مین سمجہا ضرور یہہ بات ہونیوالی ہے پہر جب بروز فتح مکہ
آئے مجہہ سے کنجی منگوائی مین نے لادی سو آپنے لی پہر جب آپنے مجہی دی اور کہا
کہ لو یہہ تمہارے پاس ہمیشہ رہیگی پہر جب چلنے پیٹہہ پہیری آپنے مجہے پکارا مین پہر
حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ بات جو ہم نے کہی تہی کہ ایک دن یہہ کنجی ہمارے ہاتہہ
مین ہوگی سو ہوئی یا نہین مین نے کہا کہ بیشک ہوئی اور مین گواہی دیتا ہون
کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی اس حدیث مین دو پیشین گوئیون کا ذکر ہے
ایک یہہ کہ قبل ہجرت آپنے عثمان بن طلحہ سے یہہ بات کہی تہی کہ ایک دن یہہ کنجی
میری ہات مین ہوگی سو مطابق اُسکے بروز فتح مکہ واقع ہوا دوسرے یہہ کہ جب
آپنے کنجی عثمان بن طلحہ کو بروز فتح مکہ پہیر دی آپنے فرمایا کہ یہہ کنجی ہمیشہ تمہارے
خاندان مین رہے گی سو آجتک انہین کے خاندان مین کنجی خانہ کعبہ کی ہے۔
اور اس سے کوئی دنیا مین انکار نہین کرسکتا کہ جیسا حضرت صلعم نے فرمایا
تہا ویسا ہی اب تک ہو رہا ہے اور طبقات تو آج نہین لکہی گئی ہے۔
تواریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ ۲۰۹ مین لکہا ہے پہر کعبہ کی کنجی

عثمان بن طلحہ کو عنایت ہوئی آجتک انکی اولاد مین چلی آتی ہے انتہی۔
کیونکہ مصنف طبقات کی وفات کے سنہ دو سو تیس کتاب اغاث اللہفان مطبوعہ ... مین لکہی ہین
یہ چوتھے صحیحین مین وارد ہے قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَنِی اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلعم قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ
تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی امام نووی شارح صحیح مسلم لکہتے ہین
قَدْ خَرَجَتْ فِیْ زَمَانِنَا نَارٌ بِالْمَدِیْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِیْنَ
وَسِتِّمِائَةٍ وَکَانَتْ نَارًا عَظِیْمَةً جِدًّا مِنْ جَنْبِ الْمَدِیْنَةِ الشَّرْقِیِّ وَرَاءَ الْحَرَّةِ تَوَاتَرَ الْعِلْمُ بِهَا عِنْدَ
جَمِیْعِ الشَّامِ وَسَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ حَضَرَهَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ
از صحیح مسلم مطبوعہ دہلی ... جلد ۲ کتاب الفتن صفحہ ۳۹۴ یعنے کہا ابن مسیب نے خبر دی
مجہکو ابو ہریرہ نے تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہنین قائم ہونے کی قیامت جبتک
نہ نکلیگی ایک آگ زمین حجاز سے کہ روشن ہوجاوینگی گردنین اونٹونکی بیچ بصریٰ کے
امام نووی شارح صحیح مسلم لکہتے ہین کہ تحقیق نکلی ہماری زمانہ مین آگ مدینہ مین
سنہ ۶۵۴ چہہ سو چون مین اور تہی آگ بڑی نہایت پہلو مدینہ شرقی راہ حرۃ اور
متواتر علم ہوا ہے اسکا پاس تمام شام اور سب شہرونکے اور خبر دی مجہکو اُس شخص نے
جو حاضر تہا اہل مدینہ سے انتہی۔ اِس پیشین گوئی کے مطابق ۳ جمادی الثانی
سنہ ۶۵۴ ہجری مین واقع ہوا کہ جمعہ کے دن بعد نماز عشا وہ آگ ملک حجاز مین ظاہر
ہوئی چار فرسنگ لمبی اور چار میل چوڑی اور ترپن دن تک روشن رہی
چونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم چار سو برس پیشتر اِس آگ یعنے نار حجاز کے ظاہر ہونے
سے لکھی گئی ہین تو اب کون اسکی صداقت سے انکار کرسکتا ہے۔ اگر مین خبر
رسول اللہ صلعم کی کسی ایسی پیشین گوئی یا معجزے کا ذکر لکہتا کہ جسکی کسیطرح بہی توریت یا
انجیل سے عظمت ثابت ہوتی تو یہود و نصاریٰ کسدرجہ اسکا ادب اور پاس کرتے

مگر ان پیشین گوئیوں اور معجزوں کا جو اس کتاب میں مرقوم ہیں زیادہ ادب اور پاس کرنا چاہیے کیونکہ انکی صداقت سے تو یہود و نصاری بلکہ کوئی قوم بت پرست بھی انکار نہیں کر سکتی۔

پانچویں ابوداؤد نے حضرت ابوبکرہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نزدیک نہر دجلہ کے ایک شہر عظیم کہ اسکے باشندے مسلمان ہوں گے آباد ہوگا اور آخر زمانہ میں قوم ترک اُسپر حملہ آور ہونگے اور اُس نہر کے کنارہ پر مقام کرینگے اُسوقت شہر کے باشندے تین فرقہ ہو جائینگے۔ ایک فرقہ کے لوگ اپنا مال و اسباب لاد کر جنگل کو چلے جائینگے۔ دوسرے فرقہ کے لوگ ترکوں کے بادشاہ کے پاس پناہ مانگیں گے اور یہہ دونوں فرقے ہلاک ہونگے اور تیسرے فرقہ کے لوگ ترکوں سے مقابلہ کرینگے اور شہید ہونگے انتہی یہہ پیشین گوئی وسط ساتویں صدی یعنے سنہ ۶۵۶ ہجری میں پوری ہوئی کہ چنگیز خان کے پوتے ہلاکو نے شہر بغداد پر لشکرکشی کی (ذخیرۃ الاسلام صفحہ ۱۰۹) شہر کے بعضے باشندے بھاگ نکلے لیکن ترکوں نے اُن سبکو قتل کیا اور اکثر اشراف اور امرا اور خود مستعصم باللہ خلیفہ بغداد نے ترکوں کے بادشاہ کے پاس پناہ لی اُنہیں بھی ترکوں نے قتل کیا اور باقی شہر کے لوگوں نے ترکوں سے مقابلہ کیا اور شہید ہوئے اس پیشین گوئی میں بھی کسیکو انکار کی مجال نہیں ہے کیونکہ یہہ سنن ابی داؤد جسمیں یہہ پیشین گوئی لکھی ہے چارسو برس پیشتر اس پیشین گوئی کے پورے ہونے سے لکھی گئی تھی۔

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۸۶۸ء حسب ایماء مسٹر ہنری الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند صفحہ ۶۵ میں ہے کہ خواجہ نصیر الدین طوسی نے ایلخان یعنی ہلاکو خان کے حضور میں بڑا رتبہ پایا تھا اور قتل خلیفہ بغداد یعنے مستعصم باللہ بتحریک خواجہ نصیر الدین تھا۔ انتہی

چھٹے بخاری مین عوف بن مالک سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلعم کے حضور مین حاضر ہوئے غزوہ تبوک مین اور حضرت صلعم ایک چمڑے کے خیمہ مین تھے سو آپنے ارشاد فرمایا کہ چھہ چیزین گنو قیامت سے پہلے شمار کر لو - پہلے میری موت بعد اُسکے فتح ہونا بیت المقدس کا پھر ایک وبا جو تم مین ہوگی مانند قعاص بکریون کے پھر بہت ہونا مال کا یہانتک کہ سو دینار ایک آدمیکو دینگے تبھی ناخوش رہیگا پھر ایک فتنہ کہ باقی نرہیگا کوئی عرب کا گھر کہ اُسمین داخل ہو جاویگا پھر ایک صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور نصاریٰ کے پھر وہ بدعہدی کرینگے اور تمہارے مقابلہ کو آوینگے تلے اسی نشانون کے ہر نشان کے تلے بارہ ہزار انتہی اب پہلی اور دوسری بات کا ہونا تو ظاہر ہے اور تیسری بات یعنے وبا کا حال یہ ہے کہ عمواس مین جہان لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس کے تھا وبائے عظیم آئی اور تین دن مین ستر ہزار آدمی مر گئے اور حضرت ابو عبیدہ رضنے اُسی مین وفات پائی تھی اور چوتھی بات یعنے مسلمانونکا مالدار ہونا ضعف قوت اسلام کا سبب سمجھے رخوت نے لکھا ہے دیکھو سیر الاسلام چھاپہ دہلی اردو اخبار ۱۸۴۷ع باب ۳ صفحہ ۸۸ و ۱۱۲ - اور یہی قرب قیامت کے آثار ہین اور پانچوین بات یعنی فتنہ عظیم سے مراد قتل حضرت عثمان رضہ کا ہے کہ تمام عرب اس فتنہ نے بھر گیا اور بڑے بڑے قتل عظیم ہوئے - اور چھٹوین بات اب ہونیوالی ہے اور ترقی اقبال سلاطین نصارا اس پیشین گوئی کی صداقت پر دلیل واضح ہے -

ساتوین حقتعالے سورہ نور مین فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا یعنی وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگون سے کہ ایمان لائے تم مین سے اور کام کیے اچھے

البتہ خلیفہ کریگا اونکو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تہا اُن لوگونکو کہ پہلے اُن سے تہے اور البتہ ثابت کردیگا واسطے اُنکے دین اُنکا جو پسند ہے واسطے اُنکے اور البتہ بدل دیگا اونکو پیچہے ڈر اُنکے کے امن عبادت کرینگی میری نہین شریک لاوینگے ساتہہ میرے کچہہ انتہی جزو ۱۸ سورہ نور رکوع ۷ یہہ سورہ مدینہ مین نازل ہوئی اُس وقت مسلمان پست حال تہے آخر کو خدا نے جو کچہہ مسلمانون کو غلبہ دیا اسی سب جانتے ہین ۔

اب حضرت رسول صلعم کے معجزونکا ذکر سنئے

معجزہ ۱+۵

قرآن مجید مع ترجمہ جو الہ آباد ۱۸۴۴ع مین علماء عیسائی نے چہاپا اور اپنے طور کا اُسپر حاشیہ لکہا اسکی سورۂ عمران آیت ۶۰ صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے جو جہگڑا کرے تجہہ سے اس بات مین بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجہکو علم تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان پہر دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جہوٹون پر انتہی ۔

اور یہہ آیت قرآن مجید کی سورۂ آل عمران رکوع ۶ مین اس طرح پر ہے

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنی اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ نصاری نجران اگر سمجہانے پر بہی قایل نہون تو اُنکے ساتہہ قسم کرو یہہ بہی ایک صورت فیصلہ کی ہے کہ دونون طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہواور دعا کرین جو کوئی جہوٹہا ہے اُسپر لعنت اور عذاب پڑے پہر حضرت محمد مصطفی صلعم حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کو لیکے گئے اُن نصارا مین جو دانا تہے اُنہون نے مقابلہ نکیا اور جزیہ دینا قبول کیا

تحفۂ اہل اسلام اسطرح کے فیصلہ کو مباہلہ کہتے ہین اور کیا خوب یہہ فیصلہ کا ڈہنگ ہے کہ صرف عادل حقیقی جو بے رو ی و رعایت اور بغیر بہول چوک کے انصاف کرنیوالا ہے فیصلہ کرتا ہے سب مفسّرین اسپر متفق ہین کہ یہہ مباہلہ صرف علماء نصارا سے جوکہ قبیلۂ بنی نجران کے چودہ شخص تھے (۲۴ یا ۲۵ ذی الحجہ کو از تحفۃ الصالحین فصل اول مطلب نجات درسنہ ۱۰ ہجری مدینہ منورہ مین) حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایکسال پیشں از وفات (جذب القلوب الے دیار المحبوب صفحہ ۶۵) کرنا چاہا پہلے علماء عیسائی اس طرحکے فیصلہ پر کہ ہر طرحکی حجّت تمام کرنے کے لئے کافی تہا راضی ہوئی اور مکان پر جاکر عاقب سے کہ انکا سردار تہا پوچہا اُس نے کہا کہ محمد صلعم نبی برحق ہین اور جو پیغمبر سے مباہلہ کرتا ہے بیشک تباہ ہوجاتا ہے (اعمال ۵ باب ۳۹ اور ۲۳ باب ۹) مباہلہ ست کرو صبح کے وقت اُنہون نے دیکہا کہ حضرت نبی اسلام صلعم اور اُنکے پیچہے حضرت کی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ اور اُنکے پیچہے حضرت علی اور اُنکے پیچہے حضرت امام حسن اور اُنکے پیچہے حضرت امام حسین علیہم السلام خوشبودار مقام مباہلہ کیطرف جاتے ہین تو علمائے عیسائی مین جو لوگ چہا ندیدہ اور سن رسیدہ تہے پنجتن پاک کو جاتے ہوئے دیکہکر گہبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے اپنی جماعت عیسائی کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے قوم تم جانتے ہو کہ یہہ کون صورتین ہین جو جاتے ہین ہم یقین کرتے ہین کہ اگر یہہ خدا تعالےٰ سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگین تو پہاڑ ٹل جائے ہرگز انسے مباہلہ نکرو تب نصرانی ڈرے اور مباہلہ کی جرات نکرسکے اور ہزار حُلّے ہر سال بطور پیشکش کے نذر دینا قبول کرکے رخصت ہوئے۔ جناب پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہوجاتے اور یہہ جنگل اُن سب پر آگ برساتا ۔ بدینگونہ کار خدائی بود

سلا نجران شہر یمن کے ملک مین ہے از اعجاز قرآن مصنفہ بابو رام ... صفحہ ۲۱۸

سلا اعمال ۵ باب ۳۹ ایسا نہو کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو اور اعمال ۲۳ باب ۹ ہم خدا سے نہ لڑین ۱۲.۲۱۲

خصومت خدا آزمائی بود - اسی آیت کی تفسیر ... الہ آباد مشن
پریس میں اکثر مقام ... سے اعتراض ... کا حاشیہ لکہا ہے
مگر اس مقام پر کوئی اعتراض نہیں ... سے انکی ترجمہ
قرآن شریف میں دیکہتے ... بالکل کان دیا ... نے بہی تواریخ محمدی مصنفہ
پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور سنہ ... صفحہ ... میں لکہا ہے قولہ اور
اسی سال یعنی سنہ ہجری میں نجران کے عیسائیوں کو حضرت نے لکہا کہ مسلمان
ہو جاؤ ان بیچاروں نے بعد صلاح مشورہ کے چودہ عیسائیوں کو مدینہ میں بہیجا
کہ محمد صاحب کا حال دریافت کریں ان چودہ کا پیشوا ایک آدمی عبد المسیح نام قبیلہ کندہ
کا تہا اور اسکا لقب عاقب تہا اور ایک اور عیسائی تہا جسکا لقب سید تہا - تیسرا شخص
ابو الحارث اچہا عقلمند اور صاحب مدارس آدمی تہا جب یہ لوگ مدینہ میں آئے تو سونے
کی انگوٹھیاں اور ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تہے جب انہوں نے آکر سلام کیا حضرت نے
جواب نہ دیا اور منہ موڑ لیا ان عیسائیوں نے محمد صاحب کی مسجد میں آکر مشرق کی طرف منہ
کرکے اپنی نماز پڑہی اور اپنا منہ مکہ کی طرف نہ کیا جیسے مسلمان کرتے ہیں
یہہ دیکہہ کر مسلمان لوگ اپنے دلوں میں جل گئے پہر محمد صاحب نے فرمایا کہ انکو چہوڑو
جدہر انکا دل چاہے منہ کرکے نماز پڑہیں - نماز کے بعد پہر وہ حضرت کے پاس
آئے اور باتیں کیں پہر بہی حضرت نے کچہہ جواب نہ دیا اور ہرگز منہ سے نہ بولے
تب وہ ناچار ہوکر مسجد سے باہر نکل آئے اور عثمان و عبد الرحمان سے کہا تمہارے
پیغمبر نے ہمیں خط لکہکر بلایا جب ہم آئے تو نہ سلام کا جواب دیا اور نہ بات کی بلکہ منہ
موڑ لیا اب تمہاری کیا رائے ہے ہم چلے جاویں یا توقف کریں علی نے جواب دیا
ہاتہوں سے انگوٹھیاں اتارو اور فخر کا لباس دور کرو اور سفر کا لباس پہنو تب
وہ بولینگے انہوں نے لاچاری سے ایسا ہی کیا تب محمد صاحب ان سے بولے

اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ انہون نے اسلام کو قبول نکیا اور خوب بحث و مباحثہ کر کے گفتگو مین محمد صاحب کو تنگ کر دیا کہ حضرت لاچار ہو کر لاجواب ہو گئے ـــ پس حضرت اوس مباحثہ مین تنگ آ کر کہنے لگے آج مین اسبات کا جواب نہین دیتا تم مدینہ مین ٹھہرو جب تک مین تمہاری باتونکا جواب ندون پہر کل کے روز حضرت نے انہین یہہ آیت سنائی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ط تا کاذبین یعنے عیسے خدا کے نزدیک آدم کی مانند ہے جسکو خدا نے مٹی سے بنایا تہا ـــ پہر حضرت نے اون عیسائیون سے کہا آؤ ہم شہر کے باہر چلین ہمارے لوگ ہمارے ساتہہ اور تمہارے لوگ تمہارے ساتہہ ہون اور وہان چلکر جہوٹے پہ لعنت کرین عیسائیون نے جو صرف چودہ شخص مسافر جا پہنچے تہے یون کہا آج ہمین مہلت دین تاکہ ہم تامل اور فکر کر کے اسبات کا جواب دین پس وہ اپنے ڈیرون مین گئے اور باہم صلاح کی تو اون کی یہہ رائے ٹھہری کہ مباہلہ یعنے باہم لعنت کرنا نکرین بلکہ اوس شخص کو جو ناحق جبر کرتا ہے جزیہ دینا قبول کر کے اپنے وطن کو چلے جاوین چنانچہ ایسا ہی کیا انتہے ـــ

اگرچہ قرآن مجید اور کتب احادیث مین حضرت نبی اسلام صلعم کے معجزون کا بکثرت بیان ہے لیکن یہہ معجزہ کہ جو خاص علماء عیسائی کے واسطے واقع ہوا صرف اسیکا ذکر بیان لازم نظر آیا ـــ

اگر کوئی کہے کہ ہنوز مباہلہ نہین ہوا اور معجزہ کی نوبت نہین پہونچی پس معجزے مین کیون یہہ شمار کیا گیا تو مین کہتا ہون کہ معجزہ تو ہوا کہ اہل مقابل کے دل مین پیش از وقوع مباہلہ خوف عظیم پیدا ہوا اور جو حجت کہ اس معجزہ کے وسیلہ سے تمام کرنی ٹھہرائی تہی اسی کے وسیلہ سے تمام ہوئی اور اون لوگون کے دلون مین اگر اسبات کا یقین نہین ہوا تہا کہ حضرت نبی اسلام صلعم کی دعا فوراً جناب الہی مین مستجاب ہو گئی تو کیون اونہون نے مباہلہ سے گریز کیا پس بعد مباہلہ اگر بد دعا کی تاثیر ظاہر نہوتے تو

اُسوقت یہہ حجت عدم ثبوت معجزہ کی کرسکتی تہی اور درحالیکہ خود مقابلہ کرنیوالوں
نے حضرت صلعم کے رعب باطن اور تاثیر بددعا کو مان لیا تو اور کون اسکا انکار
کرسکتا ہے۔
اس سے ایک بڑا نتیجہ یہہ نکلا کہ اگر دین اسلام خدا کی طرف سے نہوتا اور حضرت
محمد مصطفی صلعم نبی برحق نہوتے تو ہرگز اپنے دعوے پر خدا کے حضور جہوٹے پر
لعنت اور غضب الہی نازل ہونے کی بددعا کرنے کا حوصلہ اور جرأت نکر سکتے
کیا کوئی اپنی چالاکی سے خدا کو بہی دہوکا دے سکتا ہے ہرگز نہیں ہوسکتا
تو عیسائی علما کیون دعا مانگنے کی جرأت نہ کرسکے۔
پہر اس زمانہ کے منکرین مین اگر کوئی اس واقعہ کی اصلیت مین شک کرتا ہو تو
تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ اگر یہہ بات خلاف واقعہ قرآن مجید مین لکہی گئی ہوتی
تو اُسوقت مین یہود اور نصاریٰ جو دین اسلام مین نئے شامل ہوئے تہے اور
عیسائی جماعتین جو کہ کثرت سے نزدیک موجود تہین بے تامل اس جہوٹ
کو فاش کردیتے اور یہی ایک خاص دلیل بے اصلی دین اسلام کی ٹہراتے
اس سے ظاہر ہے کہ کسیکو اس بیان واقعی مین کسیوقت شک نہین ہوا اور مقابلہ
علمار عیسائی ایسا ہی واقعہ ہوا جیسا کہ لکہا ہے پس معجزہ تو دنیاوی امور مین
بہی اکثر ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ اندہے کو بینا کرنا۔ اور کوڑہیوں کو پاک ۔ اور
مُردہ کو زندہ کرنا مگر یہہ معجزہ جو صرف اتمام حجت دینی کے لئے ظاہر ہوا اسکا
مرتبہ اور معجزوں سے زیادہ ہے اگر حضرت عیسیٰ نے اندہے کو بینا کیا تہا متی
۲۰ باب ۳۰ - ۳۴ تو یہان دیدہ وروں کی آنکہین کہول دی گئین یعنے
حضرت عیسیٰ کا معجزہ اندہے کے سامنے تہا اور یہہ آنکہون والے کے سامنے ہوا
وہان کوڑہیوں کے ظاہر پاک ہوتے تہے اور یہان پاکوں کے باطن صاف کیئے گئے وہان

وہان مردے زندہ کئے جاتے تھے اور یہان زندے جلائے گئے خلاصہ یہہ ہے کہ وہان بیمار چنگے ہوتے تھے اور یہان طبیب مسیحا نفس بنائے گئے وہان سرور کے لئے دوا تھی اور یہان حکمت بہ فلاطون سکہائے گئی وہان قیامی لوگ خوشحال ہوئے اور یہان دین کی دولت سے مالا مال ہوگئے

ایک زمانہ وہ تہا کہ علماء عیسائی اس مباہلہ کے خوف سے اسقدر کانپ گئے کہ جسکا بیان لکھ چکا ہون اور افسوس کہ ایک زمانہ اب ہندوستان میں ہے کہ ہر ادنی عیسائی بہی جسے آبدست لینے تک کا تمیز نہین ہے تو بہی قرآن کو باطل کرنیکو اپنے جامہ سے باہر ہے اگرچہ اُن مین سب سے بڑے عالمونکو باوجود ایک دوسرے کا مددگار ہو جانے کے مثل عبارت قرآن کے ایک آیت بنا لانیکی بہی لیاقت ممکن نہین تو بہی اُن مین سے ہر جاہل بہی قرآن مجید کے باطل کرنے کے دعوی پر غل مچا رہا ہے دیکہیے یہہ شور الله جلشانہ کے کان تک کب تک پہونچتا ہے

اس جگہ یہہ بات غور کرنا چاہیے کہ یہہ معجزہ جو بیان ہوا قرآن مجید ہی مین مندرج ہے اور اسکے سوا شق القمر کا معجزہ تو آفتاب کی طرح ظاہر ہے پہر سورہ انفال مین وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ اور مثل اسکے اور معجزے ہین کہ قرآن مین لکہے ہین اور احادیث صحیحہ مین اور بیسیون معجزونکا بیان ہے ۔

صاحب کشاف نے اپنی تفسیر کی ابتدا مین لکہا ہے انشقاق القمر من آیات رسول الله صلی الله علیہ وسلم ومن معجزاته النبوة نسخئے تفسیر عباسی مین ہے معالمہا انشقاق القمر وخروج النبی بالقرآن من اعلامہا ای معالمہا بیضاوی مین ہے لانہ قد ظہر امارتہا کمبعث النبی وانشقاق القمر اور تفسیر کبیر مین ہے الاشراط العلامات قال المفسرون ہی مثل انشقاق القمر ورسالۃ محمد اور جلالین مین ہے ای علاماتہا منہا مبعث النبی وانشقاق القمر والدخان

عیسائی علما اعتراض کرتے ہین کہ چاند کا پہٹنا قیامت کو ہوگا مگر اس اگلی آیت سے
یہہ گمان بالکل باطل ہوجاتا ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ
یعنے کفار جب یہ معجزہ دیکہکر منہہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ جادو ہے ہمیشہ کا
(سورہ قمر ع ۱) پس اگر یہہ معجزہ نہین ہوا تہا تو کافرون نے جادو کسی بتایا تہا اور
کسی غیر مذہب والے کی کتاب مین ہی اگر اس معجزہ کا ذکر ضرور ہے تو حضرت یسعیاہ نے
جو سورج کو دس درجہ ہٹا دیا (یسعیاہ ۸ باب ۸) (اور ۲ سلاطین ۲۰ باب) اور حضرت
یشوع نے دوپہر تک جو سورج کو ٹہرا رکہا تہا ان دونون باتون کا ہی ذکر کسی غیر مذہب کی
کتاب مین نہین ہے باوجود اس کے اگر وہ دونون معجزے صحیح ہین تو شق القمر کا معجزہ
بہی صحیح ہے۔ پس علما عیسائی اور از انجملہ پادری فانڈر صاحب جو اختتام دینی
مباحثہ مین لکہتے ہین کہ احادیث کا اعتبار نہین تو سمجہنا چاہیے کہ اناجیل کو سوا
حدیث کے اور کیا کہنا چاہیے کیونکہ حواریون وغیرہ کا قول سمجہا جاتا ہے اور جبکہ
مصنفون کے قولونکو اناجیل سے جدا کرین تو حضرت عیسٰی کے معجزے تو کیا حضرت
عیسٰی کا نام تک اناجیل مین پایا نجائے اور جبکہ اناجیل مین مصنفون کے قول سے
حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزونکا ثبوت ہے تو احادیث اور روایات سے معجزات مصطفوی
صلعم کا ثبوت بدرجۂ اولی ہوسکتا ہے لیکن مین نے پاس ادب اہل کتاب اسی
قرینہ کا لحاظ رکہا جو انہین کے مرکوز خاطر تہا۔

اور اسیطرح سورہ فتح مین ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ حضرت رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے پیشتر خواب
مین دیکہا تہا کہ مکہ فتح کرلیا اور صلح حدیبیہ مین جب صلحنامہ لکہنے لگا اوسوقت بعض
صحابہ کو مکہ نہ فتح ہونے کا رنج تہا اس لئے آیت مین حقتعالے فرماتا ہے کہ
اللہ تعالے نے سچ دکہایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہوگے اور بامن

مسجد مین اگر اللہ نے چاہا چین سے (سورۂ فتح ع آخر) پس قرآن سے ثابت ہے
کہ یہہ آیت پیش از فتح مکہ نازل ہوئی اور اوسکے بعد مکہ فتح ہوا اور اوس مین کوئی
شک نہین کر سکتا ہے

معجزہ ۲

پہر ایک دوسرا معجزہ جو کہ ہر عالم و جاہل کی زبان پر اور ہر مخالف و موافق مین مشہور ہے
اور کسیوقت مین کسیکو اوسکے ظہور مین شک واقع نہین ہوا کیونکہ شہرہ اور اعلان اوسکا
ایک ملک سے دوسرے ملک تک اس کثرت اور شدت کے ساتہہ ہوا کہ گویا مدینہ کے
رہنے والون کی طرح روم اور شام اور ہند اور حبش و فارس و عراق وغیرہ کے
رہنے والون نے ہی اپنی انکہون سے دیکہہ لیا اور کتاب جذب القلوب الی
دیار المحبوب تصنیف شاہ عبد الحق محدث چہاپہ دہلی ۱۲۸۲ہجری باب ہشتم صفحہ
۸۶ و ۸۷ مین ہی اسکا ذکر ہے کہ ۵۵۵ ہجری مین سلطان نور الدین شہید
محمود بن زنگی نے کہ جمال الدین اصفہانی جسکا وزیر تہا حضرت سرور انبیا محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک رات تین بار خواب مین دیکہا کہ دو شخصونکی طرف جو
کہ وہان کہڑے ہین اشارہ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جلد پکڑ لے اور مجہے انکی
شرارت سے خلاص کر سلطان شہید نے اپنی عقل سے دریافت کیا کہ کوئی
امر عجیب مدینہ مطہرہ مین (کہ جہان روضہ منورہ حضرت صلعم ہے) واقع ہوا ہے
وہان پہونچنا چاہئے چنانچہ سلطان اوسیوقت پچہلی رات تہی جہڑ ہی سواری صرف
بیس آدمی اپنے خاص لوگون مین سے اور بہت سا مال و زر ساتہہ لیکر مدینہ
کیطرف روانہ ہوا اور ۱۶ دن مین شام سے مدینہ منورہ مین پہونچ گیا اور اون دونون
شخصونکے حاضر ہونے کے واسطے فکر کرنے لگا اور خیرات اور انعام کو لوگونکے
حاضر ہونیکا وسیلہ اور حیلہ ٹہرایا یہانتک کہ جس شہر کا باشندہ حاضر ہوا اوسے

خوب روپئے انعام دیئے گا چنانچہ لوگ حاضر ہوئے انہیں کو میں اُن دو شخصوں کی صورت کا کہ جنہیں خواب میں دیکھا تھا نظر نہ آیا تب سلطان نے فرمایا کہ اب شہر کے رہنے والوں میں سے کوئی باقی ہے کہ جو یہاں حاضر نہیں ہوا لوگوں نے کہا اب تو کوئی باقی نہیں ہے کہ نہ آیا ہو مگر دو شخص مغربی جو کہ نہایت عابد و زاہد و خیر خواہ ہیں اور بڑی غربا پروری و سخاوت کرتے ہیں اور دن رات عبادت میں مشغول رہنے کے سبب کسی سے کچھ کام نہیں رکھتے اور لوگوں سے بہت ملتے نہیں ہیں سلطان نے یہہ حال سنکر حکم کیا کہ انہیں حاضر کریں جب وہ حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہی وہ دونوں صورتیں ہیں جو خواب میں پیغمبر خدا صلعم نے دکھلا دیں تھیں اُنکے پوچھا کہ تم کہاں رہتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ اُس مکان میں جو قریب حجرہ شریف حضرت صلعم کی ہے سلطان اُن دونوں کو وہیں چھوڑ کر اُس مکان میں کہ جسکا پتہ انہوں نے بتایا تھا گیا وہاں جا کر دیکھا کہ وہ قرآن مجید ایک طاق میں رکھے ہیں اور کتابیں وعظ اور نصیحت کی اور مال جو مدینہ منورہ کے محتاجوں اور فقیروں میں تقسیم کیا کرتے تھے اُس گھر کے اندر رکھا ہے اور اُنکی خوابگاہ میں ایک بوریہ یعنی چٹائی بچھی ہے سلطان نے اُس چٹائی کو اُٹھایا تو اُسکے نیچے ایک تہہ خانہ دیکھا کہ پیغمبر خدا صلعم کے حجرہ کیطرف کھودا ہے اور ایک کنواں اُسی مکان میں کھدا ہوا دیکھا کہ اُس تہہ خانہ کی کھدی ہوئی مٹی اُس کنوئیں میں ڈالتے تھے اور دو تھیلی چمڑے کی بھی رکھی ہوئی دیکھے کہ جنمیں کھودی ہوئی مٹی بھر کر رات کے وقت قبرستان بقیع کی طرف پھینک آتے تھے پس سلطان نے اُنہیں بڑی بڑی دھمکیاں اور سخت سزائیں دیکر سب حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ دونوں شخص عیسائی ہیں اور نصاریٰ نے اُنہیں مغربی حاجیوں کی لباس میں بہت سا مال و دولت دیکر مدینہ منورہ میں بھیجا تھا کہ کسی حیلہ سے وہاں رہکر سینہ یعنی نقب

لگائین اور حجرہ شریف سے جسد مبارک حضرت صلعم کو نکال لیجائین اور جس رات
کہ یہہ سیندہ یعنے نقب قریب قبر شریف حضرت صلعم کے پہونچائی ابر و باران اور
بجلی اور گرج اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور اسی رات کی صبح کو سلطان شہید وہان
پہونچ گیا غرض یہہ باتین سنکر سلطان کو عجیب حالت پیدا ہوئی اور بہت رویا
اور حجرہ شریف حضرت صلعم کے اسی سوراخ کے نیچے اُن دونون شخصونکو گردن
مارا اور تہوڑا دن رہے اونکی لاشونکو آگ مین جلادیا اور حجرہ کے آس پاس پانیکے
چوان تک خندق کہدوایا اور اسمین آنگ گلاکر بہردیا کہ پہر کوئی اُس مقام تعدد
تک پہونچنے کی مجال نہ لاسکے

معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اُن دونون عیسائیون نے اُس سیندہ مین سے مٹی نکالنیکا
یہہ طریقہ رکہا کہ اُن چمڑیکی تہیلون مین بہرکر رات کے وقت شہر کے باہر پہینک آتے
تہے لیکن جب اسمین بہت ہرج اور تکلیف دیکہی تب مکان کے اندر ایک کنوان کہودا
اور اُسمین وہ سیندہ کی نکالی ہوئی مٹی ڈالنے لگے یا یہہ کہ دونون طور اختیار کر
رکہے ہونگے جب فرصت پاتے تو باہر جاکر پہینک آتے اور جب نہ فرصت پاتے تو کوئین
مین ڈالدیتے تہے یا یہہ کہ پہلے کنوان کہدا ہوگا اور اُسکی مٹی تہیلو نمین بہرکر
باہر پہینک آتے اور بعد اُسکے جب سیندہ کہودنا شروع کی تو اوسکی مٹی اوس کوئین
مین ڈالتے۔

چونکہ انجیل متی ۲۸ باب ۱۳ و ۱۵ کے بموجب عیسائیونکا یہہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ
کو جو صلیب پر کہینچکر قبر مین مدفون کیا تہا تو یہودیون مین یہہ بات مشہور ہے کہ اُس
مصلوب کی لاش کو . اُسکے شاگرد چرالے گئے ۔ یہہ خیال عیسائیونکے حقین
ایسی تاثیر بخش ہوئی کہ حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کی بابت انہین یہہ صفت قرار پائی
اور اگرچہ اُس مصلوب کی لاش کو چرانے کا الزام عیسائی عقیدہ کے بموجب پر ثابت نہوئی

مگر یہان تو ایسا ثابت ہوا کہ چور پیندہ ہی مین پکڑا گیا اب کسیطرح کے انکار
اور عذر کی گنجائش کہان رہی اگرچہ یہان چور لیجاتا نصیب ہوا مگر چور یکا الزام قسمت
مین لکہا گیا یہہ رباعی انکے حسب حال ہے

رباعی

دزدی کہ نسیم را بہ زر دزد
گر دست بہ فاتحہ برآرد

وز کعبہ کلیم را بدزدد
رحمان و رحیم را بدزدد

اور یہی شنّت آبائی ہے کہ اتبک بعض عیسائی چہپا چوری مکہ اور مدینہ کا سفر
کرتے اور جسطرح وہ دونون عیسائی مغربی حاجیون کے لباس مین وہان گئے
تہے اسیطرح یہہ عیسائی بہی اہل اسلام کے لباس مین وہان جایا کرتے ہین
پس یہہ ایک معجزہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کی وفات کے ساڑہے پانسو برس کے
بعد ظاہر ہوا اور اسی طرح اور بہی کتنے ہی معجزے ہین جو وقت بوقت ظاہر ہوتے
گئے مگر یہہ معجزہ کہ جو خاص عیسائیونکی نسبت ظاہر ہوا اسیکا ذکر اس کتاب مین
مناسب سمجہا گیا۔

اگر کوئی عیسائی کہے کہ ہم اس بات کو یقین نہین کرتے کیونکہ کسی عیسائی نوشتہ
مین اسکا ذکر نہین ہے تو مین کہتا ہون کہ اس مین کیا عیسائی فضیلت ظاہر ہوتی
تہی جو اوسکی یادگاری کے لئے اپنی کسی معتبر کتاب مین لکہہ سکتے بلکہ جہانتک چہپ
سکے یہہ بات عیسائیونکے چہپا ڈالنے کے لائق تہی۔ دوسرے یہہ کہ یہہ بات ایسی
ظاہر و صریح اور مشہور ہے کہ یہہ خبر اپنی صداقت کے بابت عیسائی نوشتہ کی کیا بلکہ
کسی اسلامی نوشتہ کی بہی حاجت نہین رکہتی کیونکہ یہہ معجزہ اپنی عظمت اور کمال
جلالت کے سبب ہر شخص کی زبان پر جاری رہا۔ اور اسکے سوا اتبک وہ مکان
اون دونون عیسائیون کا حجرہ شریف حضرت صلعم کے پیچہے سامنے کو ہوتا
ہوا موجود ہے اور اوس سے ایک سوراخ مسجد نبوی صلعم کی طرف مین رکہا گیا ہے

کہ جیسے دیکھکر ہر شخص کو اس طرح یاد آجاتا ہے کہ گویا کل ہی یہہ معجزہ ظاہر ہوا تہا
اور اسکے سوا روضۂ منورہ کے گرد خندق میں رانگ گلاکر بہرا ہوا جانکر ہر شخص کو فوراً یاد
آجاتا ہے کہ اس بندوبست کا سبب وہی نقب اُن دونوں عیسائیوں کا تہا۔
پس چونکہ اُس رانگ گلے ہوئے کا بہی ذکر کسی عیسائی نوشتہ میں نہیں ہے تو بہی
تمام عالم میں کوئی اُسکی بابت شبہہ یا انکار نہیں کرسکتا۔ اسیطرح ان دونوں
عیسائیوں کے حال میں بہی اگرچہ کسی عیسائی نوشتہ میں نپایا جائے کسی طرح کے شبہے
یا انکار کو دخل نہیں ہے اور اگر لکہا بہی ہو تو کون عیسائی کسی مسلمان کو لاکر
دکہا دیگا کہ ہمارے بزرگوں نے ایسا بد کام کیا تہا۔ اور غالباً اُن عیسائیونکی
اولاد اپنے بزرگونکا یہہ حال معلوم کرکے پہر عیسائی نرہے اور حضرت صلعم پر
ایمان لاکر بصدق دل مسلمان ہوگئے چنانچہ ہندوستان میں دکہن جانب جو
نوایتونکی قوم آباد ہے اُنہیں لوگونکی اولاد سمجہی جاتی ہے کہ بعد مسلمان ہونے
کے نصارا کے ظلم سے یا بخشتر ہی کسی احتیاط کے سبب اپنے ملک سے نکل گئے اور
شاید اُس جولاہے کی نسل سے ہیں کہ جس نے اپنا مکان اون دونوں عیسائیونکو
بکرایہ یا عاریت رہنے کو دیا تہا اور بعد حال کہلجانے کے مسلمانوں نے اسے شہر
سے نکالدیا یا وہ دونوں عیسائی دراصل پیشہ جولاہے کا رکہتے تہے۔ اسکا مفصل
حال اُسی قوم نوایتونکے ذی لیاقت تاریخ دان لوگونکو خوب معلوم ہوگا۔
اب اگر کوئی کہے کہ کسی نے مخبری کرکے اُن دونوں عیسائیونکو گرفتار کروا دیا ہوگا
تو اتنی دور ملک میں جاکر مخبری کرنا اور یہہ انتظار کہ بادشاہ کے آنے تک وہ
عیسائی اپنا کام پورا نہ کرینگے ناممکن ہے۔ دوسرے یہہ کہ اگر مخبری کی ہوتی
تو بادشاہ اُنہیں دونوں کو اُسی مخبر سے پہنچواکر پکڑ لیتا تمام سکنائے شہر کے حاضر
کرنے میں اتنی دولت کیوں خرچ کرتا۔ تیسرے بڑی بات یہہ ہے کہ بادشاہ آپ

کبھی نہ آتا بلکہ اپنے نوکرون کے وسیلے سے اسکا بندوبست کرلیتا مگر اس معجزے کی عظمت دیکھکر سلطان اسنا جلد مدینہ کو دوڑ آیا

معجزہ ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ادبنا بکتاب والصلوۃ علی رسولہ وعلی الہ واصحابہ الذین تادبوا بادابہ رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی قال اللہ تعالی جلشانہ قل اللہ شھید بینی و بینکم واوحی الی ھذا القرآن (انعام ع ۲) یعنی کہہ اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا میری طرف میرے یہ قرآن یا اھل الکتب لم تکفرون بایت اللہ واللہ شھید علی ما تعملون یعنے اے کتاب والو تم کیون منکر ہوتے ہو اللہ کے آیتون سے اور اللہ اسکا گواہ ہے جو تم کرتے ہو از شہادت قرآنی فصل ۱۱۶

شعر

اب سامنے سیرسے جو کوئی پیروجوان ہے ٭ دعوے نکرسے یہ کہ میرے منہہ مین زبان ہے

بیان فصاحت قران سے سبحان اللہ یہہ خدا کی زبان ہے قران مجید آجتک اور ہمیشہ کے لئے ایک ایسا معجزہ ہے جو مثل آفتاب ہر شخص کے پیش نظر ہے یعنے مثل اوس کے دوسری کتاب کوئی انسان بنا نہین سکتا کیونکہ یہہ اوسکا کلام ہے جسنے انسان ہی کو بلکہ فرشتون کو بھی بنایا ہے اور علماء عیسائی جو بعض اہل انگلستان کا قول اس دعوے پر دلیل لاتے ہین کہ مقامات حریری فصاحت مین مثل قرآن ہے یہہ اونکا قول سراسر لاف اور انکا دعوی محض خلاف ہے وہ ہنوز مقامات حریری کی فصاحت کو اچھی طرح نہین سمجھ سکتے تو قران مجید کی فصاحت کو کیا سمجھ سکین مصنف مقامات حریری خود معتقد عظمت قران ہے کیا کوئی حریر لورپر فوق لاسکتا

پاکستان زمہریر کو گرمی دیکھا سکتا ہے مقامات حریری سے تو شیخ احمد عرب شروانی کا
کلام زیادہ فصیح و بلیغ ہے علامہ تفتازانی صاحب مطول مصنف مقامات حریری کو
بلاغت سے بالکل عاجز جانتے ہین چنانچہ کتاب مختصر معانی مین بعد ذکر کرنے محسنات
کے جو بلاغت مین چاہئے فرماتے ہین کہ اصل حسن کے یہہ ہے کہ الفاظ معنو کے تابع
ہون نہ برعکس اسکے انتہے پھر وہین لکھا ہے کہ جب حریری نے باوجود کمال فضل
کے دیوان انشا مین لکھا تو اس حسن سے عاجز رہا چنانچہ عبارت عربی مین یہہ ہے
وحین رتب الحریری مع کمال فضله فی دیوان انشاءه عجز فقال ابن الخشاب
هو رجل مقامات ای رجلیة وجرابه مقصور علی ذلك لا یتجاوز غیرہ اور وہ تو منجملہ اہل اسلام
سے ہے خود قرآن کے کل معجزات پر ایمان رکہتا تہا جنمین سے ایک فصاحت ہے
اور یہہ سب بواقعی عبارت قرآن کو لاثانی اور کلام ربانی جانتے تہے چنانچہ اونہین کے
اقرار سے جو اونہون نے اپنی تصنیفات مین کیا میرے اس قول کی صداقت
ظاہر ہے کیونکہ قرآن مجید کی فصاحت اور ان سب کے کلام مین آسمان اور
زمین کا تفاوت ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک اور عیسی ابن صبیح الملقب بمزدار
کا قول جو آپ نے عاذر سے بیان کیا کہ وہ اہل عرب کو مثل قرآن مجید کے دوسرے
کتاب یا ایک سورہ بنا سکنے کے لایق جانتا تہا اسکا ثبوت تو یہی ہو کہ جب فصل مثل
قول کے پایا جائے یعنے اگر ہو سکے تو کوئی سورہ مثل قرآن مجید کے بنا کر پیش کرین تا کہ
اور پھر اونہوں کے اقوال جمع کرنے اور ان سے حجتین قایم کرنے کی حاجت نرہے پس قرآن مجید
تو ہر وقت موجود ہے مگر وہ لاف زن تہا کہان مین جو مثل اوسکے بنانا جانتے ہین یا صرف
زبانی عاقبت ہی بگاڑنا جانتے ہین اعجاز قرآن صفحہ ۴۲ مین لکھا ہے کہ جیسے کہ توریت
و انجیل کلام اللہ اور کتاب اللہ اور وحی اللہ ہین اور اونکا خلاصہ قرآن ہے پس ظاہر ہے
کہ قرآن بھی کلام اللہ و کتاب اللہ و وحی اللہ ہوا اور نہ بناوٹ انسانی انتہے اور

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲ مین ہے کہ یہہ عجیب بات ہے کہ اس کتاب (یعنے قران) کی عبارت ایسی شستہ و رفتہ ہے کہ زبان عربی کے لیے ایک نمونہ ٹھہرا اور محمد صلعم نے اپنی نبوت کی صداقت کے لیے مخصوص اوسکی عبارت پر بنیاد ڈالی اھتہے

اب سنو وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور وہ نہین یہہ قران کہ کوئی بنالیے اللہ کے سوا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ کیا لوگ کہتے ہین یہہ بنالایا ہے (یعنے محمد صلعم قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ توکہہ (اے محمد صلعم) لے آؤ ایک سورہ ایسی وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور پکارو جسکو پکار سکو سوا اللہ کے اگر تم سچے ہو (سورہ یونس رکوع ۴) یعنے اپنے معبودون اور دیوتاؤنکو بھی اسکام مین اپنی مدد کے واسطے بولاؤ تو بھی قران مجید کی مثل ایک سورہ کے جیسے کہ انا اعطینا وغیرہ ہے نہ بنا سکوگے اور جبکہ نہ بنا سکے تو تم سچے نہین بلکہ جھوٹے ہو جنپر خدا کی لعنت ہے لعنت الله على الكذبين اور پھر یہہ کہ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنے کہہ (اے محمد صلعم) اگر جمع ہووین آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قران نہ لاوینگے ایسا اور پڑے ہی مدد کرین ایک کی ایک اھتہے (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰) یعنے اگر ایک دوسرے کے اسکام مین مددگار ہو جائین تو بھی نہ بنا سکینگے ایسا اور نہ صرف یہی کہ انسان ہی ایک دوسرے کے مددگار اسکام مین ہو جائین بلکہ جن اور انسان دونون مخلوق ملکر مثل اسکے بنایا چاہین تو بھی نہ بنا سکینگے اگرچہ ایک دوسرے کی ہمیشہ مدد کرتے ہی رہین

اور اسیطرح کا قران مجید مین کئی جگہہ ذکر ہے مثلا سورہ ہود رکوع ۲ اور سورہ بقر رکوع سنہ وغیرہ غرض یہہ کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ اگر تم اسکے الہام سے اور وحی ہونے مین شک کرتے ہو تو لے آؤ مثل اسکے نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھہ کہ اوسکی ہر ترکیب موقع پر واقع ہوئی ہو اور ہر تشبیہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ حسن اور لطافت سے

مستعمل ہوا اور باوجود اسکے تنافر اور وحشت کلمات اور تعقید ترکیبات اور ایطا اور اقوا اور اکفا سے پاک ور مبرا ہوا اور یہہ بہی آسان خدمت بتلائی گئی نہین تو اس کلام اللہ مین اور باتین بہی ہین کہ اگروہ سب تمسے طلب کیجائین تو تم پر بڑی مشکل گذر جاوے پہلے یہہ کہ اس کلام کا اسلوب انسانی کلام کے اسلوب سے برخلاف ہے دوسرے تناقض اور اختلاف اسمین نہین ہے تیسرے غیب کی خبرین اور گذرے زمانونکے حالات اسمین ہین جو کہ کسی تواریخ سے نہین لکہے گئے جیسے حضرت موسیٰؑ کا حضرت خضرؑ سے ملاقات کرنا اور کنعان پسر نوحؑ کا ڈوبنا اور حضرت سلیمانؑ کا بت پرست نہونا اور مسیحؑ کا مصلوب نہونا وغیرہ گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۱۰۶ مین لکہتے ہین کہ محمدؐ کے قانون کی رو سے کل قمار بازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون کی مراد مفید ہے یقیناً کوئی منکر نہوگا۔ کہتے ہین کہ آپ نے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہے مین نے اس برائی کی ممانعت کو نہ احکامات عشرہ مین دیکہا نہ انجیلون مین (حمایۃ الاسلام صفحہ ۹۳ و ۹۴ دفعہ ۱۱۶ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) سر ولیم جونس اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ہے یہہ لکہتے ہین کہ محمدیون کو اونکے شارع کا یہہ حکم صاف تہا کہ علم کو دنیا کے دور دراز حصونمین بہی تلاش کرو میری دانست مین محمدؐ نے اسکو انجیل سے نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونونسے جنکے بموجب مخالفون کے علم کا سیکہنا ممنوع ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۲۰۶ دفعہ ۱۱۴ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) چوتہی پیشین گوئیان اس مین ہین کہ اوسکے مطابق وقت بوقت ظاہر ہوتا جاتا ہے پانچوین یہہ کہ اس مین بہت سی باتین ایسی ہین جو فصاحت مین نقصان لانیوالے ہین تو بہی انتہا درجہ فصاحت کو یہہ کلام پہونچا ہے (۱) ہر ملک کے فصیح بیان

اکثر دیکھی اور سنی ہوئی چیزون جیسے گھوڑا یا اونٹ یا مرد یا عورت خوبصورت یا بادشاہ یا جنگ یا غارت وغیرہ کی صفت مین فصاحت کر سکتے ہین اور اس کلام الہی مین بیشتر اون چیزونکا ذکر ہے کہ جنہین کسینے نہ دیکھا اور نہ سُنا جیسے بہشت کی خوبیان جہنم کے عذاب نہر کوثر و سلسبیل و تسنیم و لبن وغیرہ کا ذکر درخت سدرہ اور طوبی کا مفصل حال و عرش و کرسی کا بیان وغیرہ (۲) شاعر جہانتک جھوٹ مین ترقی کرے اوتنا ہی اوسکے کلام مین لطف زیادہ ہوتا ہے اور اس پاک کلام مین جھوٹ سے نفرت اور پرہیز اور سچائی کا کمال ظاہر ہے (۳) کوئی شاعر یا ناثر اگر کسی مضمونکو دوبارہ لکھے تو فصاحت مین نقصان آتا ہے اور اس کلام مین جس جگہہ دوبارہ کوئی بات فرمائی گئی لطف زیادہ ہوا ہے (۴) کوئی کلام جب طول ہو تو پھر فصاحت اوسمین مشکل ہے اور یہہ کلام باوجود طول ہونیکے کہین فصاحت کے درجے سے نہین گرا ہے (۵) اس کلام الہی سکے مضامین عبادات شاقہ واجب کرنا اور دنیا کی لذتین حرام کرنا اور آدمیونکو زہد و پرہیزگاری کی تعلیم اور مال خرچ کرنا اور مصیبتونپر صبر اور موت کو یاد کرنا اور عاقبت کا دہیان رکھنا ہین اور ان باتون کے بیان مین انسانکی فصاحت و بلاغت باقی نہین رہتی (۶) ہر شاعر جو اپنے فن مین کمال رکھتا ہے وہ ایک ہی طور اپنے لئے خاص کر سکتا ہے کہ اوسمین اوسے کامل مہارت ہوتی ہے نہ یہہ کہ سب طور پر چنانچہ یہہ مرثیہ گو فقط زمین لینے ایسے مضمون کہ جنکو سنکر انسان رونے پر آمادہ ہو اور انیس بیان رزم مین اور ناسخ عاشقانہ مضامین اور سودا ہجو کہنے مین خوب منجھے ہوئے سمجھے جاتے ہین اگرچہ ان سب شاعرون کے کلام صرف طبع زاد اور مبالغوں اور ناراستیونکا مخزن ہین ورنہ اگر قران مجید کیسی صداقت اور زہد اور تعلیمات آخرت اور تہذیب اور اخلاق ظاہر کرنا چاہتے تو وہ ایک ایک صفت بہی اونمین پائی نجاتی اسیطرح فصحاء عرب مین امرؤ القیس بیان حسن اور

گھوڑون کی تعریف مین بے نظیر تہا اور نابغہ رزم کو خوب بیان کرتا تہا اور اعشی بزم
کو اور زہیر عرض مطلب اور اظہار طمع مین خوب مشاق تہا اور اس کلام الہی مین جو خوب
غور کرو تو ہر فن مین بے نظیر ہے اور کسی ایک طرز کو دوسرے طرز سے کمی یا بیشی
ممکن نہین اسکے سوا یہہ کلام مقدس فقہ اور اور علوم کی اصل ہے جیسے کہ علم عقاید
اور مناظرہ غیر دین والون کے ساتہہ اور علم اصول الفقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور
علم اخلاق اور اور باریک علوم کی پس اسطرح کی باریکیون کے بیان مین فصاحت
اور بلاغت ظاہر کرنا کسی انسان کا مقدور نہین ہے مثلاً اگر کسی کامل شاعر سے
فرمایش کیجاے کہ ایک دو مسئلہ منطق کے رنگین عبارت مین لکھے یا ایک دو مسئلہ
فرایض کے فصاحت کے ساتہہ بیان کرے تو ہرگز نکہ سکیگا پس ان باتون سے
بالکل یقین ہو سکتا ہے کہ یہہ کلام انسان کا کلام نہین صرف خدا ہی کا کلام ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ت فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ
سَلِّمُوا تَسْلِيمًا لِتَنَالُوا مِنْ عِنْدِ رَبِّكُمُ الْكَرِيمِ جَنَّةً وَنَعِيمًا
قال اللہ تعالیٰ جل شانہ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ

یعنے اور تحقیق تو البتہ سکہلایا جاتا ہے قران نزدیک حکمت والے علم والے کے سے [illegible]
(سورہ نمل رکوع ۱) علماء عیسائی جو کہتے ہین کہ یونانی اور رمسہ وغیرہ مین ایسی کتابین
ہین جو فصاحت مین بیمثل گنے جاتے ہین اور اسیطرح وید کی عبارت بہی ہے (میزان الحق
صفحہ ۲۷۱) تو اسکے جواب مین اونہین از روے انصاف غور کرنا چاہیے کہ ہر
زمانہ مین جو فصیح لوگ گذرے ہین اونہون نے سیکڑون اوستادون سے تعلیم پائی

اور بڑے بڑے علوم کی کتابین پڑہین اور ہر طرح کی کتابونکی سیر کی اچہے اچہے اوستادون سے برسون اپنی عبارتونمین اصلاح لیا کئے تب کسیقدر فصیح عبارت لکہنے کی طاقت حاصل کر پائی مگر حضرت بنی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام تو علاوہ محض امی یعنے بے پڑہے ہوئے تہے اور یہہ بات خوب ظاہر ہے کہ کبہی حضرت صلعم نے نہ کچہہ لکہا اور نہ پڑہا اور نہ کسی مدرسہ یا مکتب مین تعلیم پائی چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۵۸ سطر ۱۷ مین لکہتے ہین کہ آپ (یعنے حضرت رسول اللہ صلعم) امی محض تہے انتہے اور رب التواریخ مولفہ رس سکندر فریزر ٹشلر یوان چہاپا تصحیح کی ہوئی اوکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ اکثر ایڈورڈ نیرس کی اور بمبئی اڈوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ ہوئیس ڈکاشا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ جلد ۲ طبعہ چرچ مشن ۱۸۲۹ء صفحہ ۲ مین ہے کہ اونکی (یعنے حضرت صلعم کے) کچہہ تعلیم ہی نہوئی تہی انتہے

اور گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۳ مین حضرت رسول اللہ صلعم کی بابت لکہتے ہین کہ آپ خود لکہنا پڑہنا نجانتے تہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۲۵ دفعہ ۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

اور قرآن مجید مین ہے وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ یعنے اور تہا تو پڑہتا پہلے اس سے کوئی کتاب اور نہ لکہتا تہا اپنے داہنے ہات سے (عنکبوت ۴۸) پادری فانڈر نے بہی اپنے میزان الحق کے باب ۳ شروع فصل ۴ صفحہ ۲۴۷ سطر ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء دوسری چہپائی مین پنج پیچ کے ساتہہ یون لکہا ہے چنانچہ قولہ اور ہرچند کہ خود محمد صلعم توریت وانجیل کو نہین پڑہتا تہا لیکن اوسکے زمانہ مین عربستان کے درمیان یہودی اور عیسائی بہت تہے

اُستہائے اور اسکے ہم وزن سیر الاسلام صفحہ ۸ ۳ ۲ سطر ۲ مین حضرت صلعم کے اُمی ہونیکا
مضمون ہے پہر کیونکر ایسی کتاب کہ جسکے مقابل مین فصحاء عرب کا کلام پاسنگ بہی
نہین ہے حضرت صلعم بے الہام ربانی تیار کر سکتے اور یہی دلیل مصنف میزان الحق
وغیرہ کا بازار کہوٹا ہوجانیکے لئے کافی ہے کہ قران مجید نہ صرف زبان عرب بلکہ تمام
دنیا کی زبانون مین بیمثل و لاجواب ہے کیونکہ کسینے اُمّی ہوکر آجتک ایسی عبارت
کہ جسکے ہم پلہ کوئی دوسرا کلام ہوسکے نہین تیار کر پائی اور نہ تیار کر سکتا ہے

مثنوی ؎ سبک سنگ کاین لاف کین میزند ؏ ترازوئے عیش بر زمین میزند ؏
ترازوی پر از وزنہ عیبہاست ؏ ازان جو فروشے کہ گندم نماست ؏ ندانی کہ قران
بسنگ وقار ؏ نیاید بوزن ترازو ہزار ؏ کلامیست از خالق انس و جان ؏
کرا دے ترازوست روزی رسان ؏ نسنجد جو سنگے زور بازوے تو ؏
کہ خاک افگند در ترازوے تو ؏ نہ میزان ان با دسنجانست این ؏ ترازوے
پولاد سنجانست این ؏ عبث بسکہ گرم تگا پو شدی ؏ ترازو فگن چون ترازو شدی ؏
چہ دینے پر از مکر و فن داشتی ؏ ترازو مگر سنگ زن داشتی ؏ سبک پیش حق گشتی
از خوے خویش ؏ نگہدار وزن ترازوے خویش ؏ نہ دل را بمیزان خود شاد کن ؏
ز میزان عدل خدا یاد کن ؏ ؏ پہر یہہ کہ وید اور نمسہ وغیرہ والون نے کبہی یہہ دعوی
نہین کیا کہ کوئی مثل ہماری تصنیف کے کچہہ نہین سکتا اگر ایسا دعوے کرتے
تو البتہ لوگ مثل اونکے تصنیف کے کچہہ بیان کرنیمین کوشش کرتے مگر قران مجید
مین تو صاف صاف مثل ایکسورہ چہوٹی کے بہی بنالانیکا حکم ہوا اور نہ بنانیوالون
کے لئے موت کی سزا مقرر تہی یعنے منکرون پر جہاد ہوتا اور قتل و غارت کا ہر وقت
سامان تہا تو بہی لوگون نے مارا جانا اور قتل ہونا اختیار کیا مگر مثل اوسکے کچہہ
بہی نہ بنا سکے اگر بنا سکتے تو اپنی جان بچانیکے لئے جان لڑا کر بنا تے اور اپنا تمام

دنیا مین سب اپنی زبان بند کیے بیٹھے ہین گویا وہی خاموشی اونکے عجز کا اقرار کرتی
ہے اور دید کی عبارت تو مردہ زبان نہین گنی جاتی ہے کہ جسمین اب تصنیف کرنا کیا
بلکہ کوئی اوسے سمجھتا بھی نہین ہے ورنہ اگر ملک مین اوسکا رواج ہوتا تو لوگ
اوسمین ایاتین ظاہر کرتے اور مثل اسکے تصنیف کرنے مین فصاحتین دکھلاتے
مگر عربی جو الو نسنہ تمام عرب و عجم اور ترکستان اور شام اور مصر اور عراق اور حبش
اور ہندوستان وغیرہ تمام ملکون مین پھیلے ہوئے ہین تو بھی مثل ایک چھوٹی سورہ
قران مجید کے نہین بنا سکتے ہین جبکہ یہہ حال ہے تو ثابت ہوا کہ ہر سورہ کلام اللہ
کا ایک معجزہ دائمی ہے اور اس حساب سے سات ہزار سات سو معجزے قران مجید
مین صرف بلاغت ہی کے سبب سے ہین سو اور صفات مذکورہ بالا کے چنانچہ قران مجید
مین ستتہتر ہزار کلمے ہین اور سورہ انا اعطینا مین دس کلمے ہین اور جب ستتہتر ہزار کو دس
پر قسمت کرین تو سات ہزار سات سو حاصل ہوتے ہین اعجاز قران مطبوعہ سنہ ۱۸۶۱ع
مصنفہ فاضل ریاضی دان بابو راجندر عیسائی کے صفحہ ۸۸ امین لکھا ہے کہ مشرکین
مکہ نے یہہ دعوے کبھی نہین کیا کہ ہم کوئی کتاب یا رسالہ مثل قران کے باعتبار
فصاحت زبان کے تیار کر سکتے ہین بلکہ یہہ کہا کہ ایسے قصے جو قران مین ہین ہم
بھی پیدا کر سکتے ہین انتہے
گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۲ مین فرماتے ہین کہ جیسی عالی
عبارتین کہ قران مین پائی جاتی ہین اوس سے زیادہ غالباً دنیا بھر مین نہین
مل سکتین (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱ دفعہ ۱۲۲ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی
مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع) اسکے سوا علماء اہل کتاب
جو کہتے ہین کہ قران مجید حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ ہی بنایا ہے تو
غور کرنا چاہیے کہ کوئی مصنف جو کتاب تصنیف کرے نہین جانتا کہ مین یہہ کتاب اپنی

زندگی مین بنایا ونگا یا نہین مگر قران مجید اگرچہ تئیس برس مین پورا ہوا تو بہی جس سال
مین کہ وہ پورا ہوچکا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ اوسی سال مین حضرت صلعم نے وفات پائی گویا جس کام یعنے تبلیغ رسالت
کے لیے حضرت صلعم اس جہان مین آئے تہے جب وہ کام پورا ہوا تبہی حضرت صلعم
نے اس جہان سے رحلت کی پس باوجود ایسی روشن دلیلون کے جو اہل کتاب
وغیرہ قران مجید پر ایمان نہ لائین تو کیا یہہ وہ نہین ہین جنکی بصارت جاتی رہی
اور جنکے دلپر مہر ہوگئی متی ۱۳ باب ۱۳ – ۱۵ وشہادت قرانی صفحہ ۹۲ چنانچہ قران مجید
ہی مین ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا یعنے اور کون ہے بہت
ظالم اوس شخص سے کہ باندہ لیتا ہے اوپر اللہ کے جہوٹہہ (انعام ع ۱۱) پہر یہہ کہ
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ ٥
یعنے اور اگر باندہ لیوے اوپر ہمارے بعضے باتین البتہ پکڑین ہم اوسکا داہنا ہاتہہ پہر
کاٹ ڈالین ہم اوس سے رگ گردن کی (حاقہ ع ۲) جان ڈیون پورٹ صاحب
اپنی کتاب کے صفحہ ۸۶ مین لکہتے ہین کہ کوئی آدمی ایسا نہین ہے جو قران شریف
کو پڑہے اور اوسکے دلپر خوف کا اثر نہو انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۶۸ مین
لکہا ہے تو یہہ مقولہ بہت ٹہیک ہے کہ قران شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکے کمال
عبارت سے پڑہنے والا پہلے گہبرا جاتا ہے بعد ازان اوسکے محاسن دیکہکر رجوع کرتا ہے
اور آخر فریفتہ ہوجاتا ہے انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۲ مین لکہا ہے کہ قران شریف
اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے مبرا ہے جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتے ہین
مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قران شریف
ان عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ اوسمین ذراسی ہی حرف گیری ناممکن ہے اگرچہ
اوسے اول سے آخر تک پڑہین تو کہین ایسی بات نہ واقع ہوگی کہ جسمین شرم آجائے

استثنٰے پھر اوسی کتاب کے صفحہ ۴۳ مین وہ لکھتے ہین قول گبن صاحب کا قول ہے
کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے یہ نہین کہ وسمین
صرف فقہی مسئلے ہون بلکہ قوانین دیوانی اور فوجداری اور رضا مین بھی اوسمین درج ہین
اور وہ قاعدے جو آدمیونکے اعمال و مال کی نسبت مقرر کئی گئے ہین - وہ خدا تعالے
کی بیتبدال رضا سے بنائے گئے ہین یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح بیان
کرسکتے ہین کہ قرآن شریف مسلمانونکا مجموعہ قوانین عامہ ہے اسمین قوانین مذہبی اور
سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزا وہی سب موجود ہے
اور مذہبی رسموں سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہے اور قرآن
نجات روح ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق شخصی اور نفع رسانی خلایق
اور نیکی اور بدی و سزا سے دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہے استثنٰے اور یہہ جو علمار
اہل کتاب باربار کہا کرتے ہین کہ قرآنمین جو اچھی باتین لکھی ہین وہ سب توریت سے
لی گئین ہین استثنٰے دیکھو دیباچہ رومن ترجمہ قرآن چھاپہ الہ آباد ۱۸۴۴ء ا ور
تحقیق الایمان وغیرہ پس مین کہتا ہون کہ تمام دنیا کے قدیم سے قدیم بت پرستونمین
بھی چوری اور زنا اور قتل وغیرہ منع لکھا ہے پس توریت مین یہہ سب باتین اون
بت پرستون سے اخذ کی گئی ہونگین نعوذ باللہ مگر مطلب یہہ ہے تاکہ قرآن شریف کے
پڑھنے والونکو جو صاف دل اور انصاف سے پڑھین معلوم ہو کہ حضرت موسیٰ اور حضرت
عیسیٰ بلکہ حضرت ابراہیم اور سب انبیار علیہم السلام کا دین یہی ہے اسلام تھا جو مسلمانون کا
دین ہے اور اسکے خلاف جو جو باتین یہود و نصارے مین رایج ہوئین یہہ خدا کی
طرف سے نہین بلکہ یہہ مضمون صرف اونہین کی طبع زاد ہین ورنہ خدا کی شریعت جو توریت
مین ہے وہی انجیل مین اور وہی فرقان مین اور وہی سب انبیار کی کتابون مین ہے
دیکھو اس کتاب کی لوح اول کلیسیا اول کیا توریت کسی دوسرے نے نازل کی ہے

اور قران کسی دوسرے نے جو توریت کی باتین قران مین نہون یہہ قصور صرف اپنی ہی سمجہہ کا ہے یہہ یہہ کہ قران مجید کی ہر آیت سے ہزار ہزار عجیب وغریب تاثیرین ہمیشہ ظاہر ہوتی ہین جو دنیا کی اور کسی کتاب مین پائی نہین جاتین اور اسکے بیا نمین اوس آیت کے سوا جو سورہ بنی اسرائیل کے رکوع ۹ مین ہے مین زیادہ جرات نہین کرسکتا اگرچہ اپنی آنکھون سے دیکھتا ہون اور وہ یہہ آیت ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا یعنے اور ہم اوتارتے ہین قرآن مین سے جس سے روگ چنگے ہون اور مہر ایمانوالونکو اور گنہگارون کو یہہ بڑہتا ہے نقصان انتہٰے اور ایسا ہی سورہ یونس کے رکوع ۶ مین بہی ہے اگر کوئی کہے کہ ہماری ہی زبان سے کیون وہ تاثیرات آیات قران مجید ظاہر نہین ہوتین تو مین کہہ سکتا ہون کہ اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہانسے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہوتی (متی ۱۷ باب ۲۰) اور الیشع نبی کیوقت مین بنی اسرائیل مین بہت کوڑہی تہے پر اونمین سے کوئی نعمان سریانی کے سوا چنگا نہوا (لوقا ۴ باب ۲۷) پس کوئی سبب نہین ہے کہ خدا کا کوئی صادق بندہ قران مجید سے انکار کرے

اگر اس سبب سے کسیکو قران مجید سے انکار ہے کہ کتب سابقہ اوس سے کیونکر منسوخ ہوئین تو مین کہتا ہون اسلئے منسوخ ہوئین کہ اونمین کی مفید باتین قران مجید مین موجود ہین اب اونکی حاجت نرہی اور جسطرح مسیح نے پہلے حواریوںسے فرمایا کہ کچہہ اسباب سفر نہ لیجاؤ لوقا ۱۰ باب ۴ متی ۱۰ باب ۹ و ۱۰ پہر کہا کہ اب وہ حکم منسوخ ہے اب اسباب سفر ساتہہ لو لوقا ۲۲ باب ۳۵ — ۳۸ اسیطرح سمجہنا چاہئے کہ خدا کو اپنی مصلحتونمین اختیار ہے لیکن

مذہب کہ تمام توریت و انجیل مین جو کچہہ تعلیم توحید اور تاکید نیک عمالی وغیرہ مرقوم ہے وہ
سب منسوخ ہوگیا ایسا ہرگز نہین بلکہ نسخ بعض احکام شرایع مین واقع ہوتا ہے
اگر اس سبب سے کہ اونمین اور اناجیل مروجہ حالیہ مین کچہہ اختلاف ہے تو دیکہو کہ خود انجیل
مین بہی اختلاف ہے حضرت عیسٰیؑ نے کہا کہ میری گواہی سچ نہین اور پہر کہا کہ میری
گواہی سچ ہے یوحنا ۵ باب ۳۱ اور ۸ باب ۱۴
اگر اس سبب سے کہ حضرت محمد مصطفٰےؐ کے کئی ازواج مطہرات تہے جیسا اکثر علماء عیسائی نے
یہہ اعتراض لکہا ہے تو حضرت ابراہیمؑ کے اور حضرت یعقوبؑ کے ازواج مطہرات کہ جنکی اولاد
مین تمام انبیاء بنی اسرائیل پیدا ہوا اور نیز سکو حضرت داؤد کی کثرت ازواجی کو یاد کرنا چاہئے جنکا
زبور کتب الہامی مین شامل ہے اور جنکی نسل مین ہونے سے حضرت عیسٰی کا شرف مذکور ہے
(متی ا باب ا) اور جو کہ نبی اور اولوالعزم تہے (اعمال ۲ باب ۳۰ اور کتاب سوال و
جواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ پادری والش صاحب صفحہ ۱۴ سوال ۵۳) اور
جنکا اولوالعزم ہونا اونکی معجزات سے ثابت ہے (۲ سلاطین ۸ باب) اور حضرت داؤدؑ
کا جنت مین جانا اور رہنا ۲ سموئیل ۷ باب سے ظاہر ہے جہان لکہا ہے خدا کا کلام
ناتان نبی کو پہونچا کہ جا اور میرے بندے داؤدؑ سے کہہ خداوند یون فرماتا ہے کہ کیا تو
میرے لئے ایک گہر بنایا چاہتا ہے کہ مین اوس مین رہون مین تیرے لئے بہی گہر
بناؤنگا رومن تواریخ کلیسیا جلد اول صفحہ ۵۶ اور مشتری اخبار نور افشان مطبوعہ
۲۲ فروری ۱۸۸۲ء نمبر ۸ جلد ۵ صفحہ ۸ ۵ کالم وسط مین پادری ویری صاحب فرماتے
ہین کہ انجیل کی تعلیم کے بموجب عیسائیونکو کثرت مناکحت روا نہین ہے اسلئے عیسائی
ایک عورت سے زیادہ ایک وقت مین شادی نہین کرسکتے مگر اوسکا یہہ بہی
اصول ہے کہ رحمت قربانی سے بہتر ہے اسلئے اون متلاشی دین کو کہ جنکی متعدد جورو ہین
نکاحی ہون اوس اصول کے بموجب اونمین سے کسیکو چہوڑنا واجب نہین ہے

استفتے لکہنؤ ٹائمز مطبوعہ ۲۴ مر فروری ۱۸۸۶ء مین لکہا ہے کہ لارڈ سالسبری صاحب کے لیڈی صاحبہ نے حال مین لوگونکو اسبات سے تحریر کر رکہا ہے کہ کثرت ازواج جائز ہے اوس مسئلہ کو دلائل و براہین سے ثابت کر رکہا ہے اور لوگ قائل ہوگئے ہین انتہے

اگر اس ناواقفی سے کہ حضرت نبی اسلام صلعم سے کوئی معجزہ نہین ہوا تو یہودیونکے عقیدہ کا شمول ہوجائیگا جو وہ حضرت عیسےٰ کیطرف معجزہ کی بات رکہتے ہین

اگر اس خیال سے کہ وہ عبرانینن جو کہ انبیا بنی اسرائیل کی زبان ہے مثل توریت و زبور وغیرہ کے نازل نہوا تو اناجیل مروجہ حالیہ سے جو سب یونانی مین ہین انکار ہوجائیگا

اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد کوئی نبی نہین ہوا تو حواریون وغیرہ کی رسالت و نبوت سے انکار کرنے پڑیگا اول قرنتیونکا ۱۴ باب ۹ ۲ ــ ۳۲ اور ۱۲ باب ۱۰ اعمال ۱۱ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۱۵ باب ۳۲ مین یونس وغیرہ اور یہوداہ اور سیلاس کہ وے بہی نبی تہے اور ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵

اگر اس سبب سے کہ حضرت نبی آخرالزمان صلعم انبیا بنی اسرائیل مین سے نتہے تو حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت ایوب وغیرہ علیہم السلام کی نبوت سے انکار ہوجائیگا اور لوقا وغیرہ کی انجیل غیر الہامی کہنے پڑیگی

اگر اس سبب سے کہ اوسین شریعت کے احکام ہین جو عیسائی طبیعت کے برخلاف ہے رومیونکا ۵ باب ۱۳ تو دنیا مین بے شریعت رہکر حیوانونکیطرح جو حلال و حرام کچہ نہین جانتے زندگی بسر کرنے پڑیگی

اگر اس سبب سے کہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طلب آمرزش کی ہے تو مسیح نے بہی یوحنا بپتسما دینے والیکے پاس جاکر توبہ کا بپتسما لیا ہے دیکہو

مرقس ایک باب ۵ و ۹

غور کیجیے کہ اگر یہہ کلام الہی نہوتا تو حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم دنیا کے عظیم الشان بادشاہون جیسے کہ روم اور فارس اور حبش وغیرہ کو اوسوقت جبکہ اسلام صرف عرب کے بعض شہرونمین بہی خوب شایع نہوا تہا کیونکر اسلام کی دعوت کر سکتے دیکہو ولیم میور صاحب کا قول شہادت قرانی کے خاتمہ کے باب ۵ صفحہ ۲۲۳ مین کیونکہ اوسوقت اون عیسائی وغیرہ بادشاہون کے سامنے ہر ایک بڑا صاحب فوج بہی جرات بات کرنیکی نرکہتا تہا اور پہر اوس دعوت اسلام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اون بادشاہومین سے جنہنے اوسوقت مان لیا وہ عزت کے ساتہہ اور جنہنے نمانا وہ آخر کو ذلت کے ساتہہ اسلام کے حلقہ مین آیا یہہ باتین خدا ہی کیطرف سے تہین نہ یہہ کہ انسان کے اختیار سے

منادی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُصَلِّيًا عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَهُوَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَصَحْبِهِ الْفَائِزِيْنَ دَرَجَاتِ النَّعِيْمِ قال الله تعالى جلشانه وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ سورہ ال عمران آیت ۶۸ - اور کتاب والون مین سے ایک جماعت (کے لوگ) کہتے ہین کہ ایمان لاؤ اوسپر جو اتارا گیا اون (یعنے مسلمانون) پر اوتر اون کے شروع مین اور منکر ہو جاؤ اون کے آخر مین شاید وہ پہر جاوین از شہادت قرانی فصل ۱۱۰ اندنون ہندوستان مین دو شخصون نے عیسائی دین مین آکر بڑا غل مچایا ہے مثل مشہور ہے کہ نیا نوکر شیر کا شکار کہیلتا ہے ایک صفدر علی نے جبلپور مین اور دوسرے عماد الدین نے لاہور مین صفدر علی نے

اپنی کتاب نیاز نامہ مین قران مجید کے اختلاف ترجمونکا حال اسطرحپر لکھاہے کہ مثلاً الحمد للہ کے معنے ایک نے لکھے جمیع حمد خداسے راست اور دوسرے نے لکھا ثنا ہا خدایراست اور یہہ کہا کہ ابو داؤد مین جو کتاب بروایت ابوسعید ہے اسمین سے کتاب الفتن والملاحم کے ۱۶ صفحہ کلان اور کتاب اللباس قریب نصف اور اسیطرح کتاب الوضو و کتاب الصلواۃ اور کتاب النکاح کو ندارد لکھاہے اور قرانمین اختلاف قرءت سوا دو ہزار اسطور پر کہ مذکر بجاے مونث اور جمع بجاے واحد اور اسیطرح اختلاف بعض آیات قرانی بموجب عقیدہ اہل شیعہ چنانچہ کنتم خیر امۃ کہ دراصل کنتم خیر ایمتہ تہا یا یہہ کہ یَاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فِیْ عَلِیٍّ کہ دشمنون نے بموجب قول سید محمد باقر رشتی مصنف حدیقہ سلطانی لفظ علی ساقط کردیاہے وغیرہ از نیاز نامہ چہاپہ آلہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء صفحہ ۸۵ ۱۰۲

اور عماد الدین نے عربی تاریخ ابو الفدا مین سے جسکا اردو ترجمہ مدت ہوئی کہ چہپکر مشتہر ہو رہاہے مسیلمہ کذاب کے قران کی آتین لکھی ہین اور عقیدہ فرقہ نظامیہ قران کے مخلوق ہونیکی بابت اور دبستان المذاہب سے شیعونکا قول کہ بہت سی سورتین قران مین لکہی نہین گئین از انجملہ ایک سورہ یہہ ہے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِالنُّوْرَیْنِ الخ اور یہہ کہ سورۂ احزاب قرانمین پوری نہین ہے اور غنیۃ الطالبین مین سے ہے کہ فرقہ میمونیہ والے کہتے تہے کہ سورہ یوسف قران مین سے نہین ہے وغیرہ از تحقیق الایمان مطبوعہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۶۶ء صفحہ ۷ — ۱۳

لیکن ان دونون عیسائیون نے ایسی باتین لکہہ کر پادری صاحبونکو البتہ خوش کیا ہوگا اور اونہین ہی جو اہل فہم مین وہ ایسی باتونکو بیہودہ جانتے ہونگے کیونکہ تمام دنیا مین کوئی فرقہ اسلامی بلکہ غیر اسلامی بہی اسبات مین شک نہین کرتا کہ قران مجید اپنی

صحت مین لاجواب ہے جسطرح اپنی ساری خوبیون مین وہ لاجواب ہے تبدیل الفاظ
ترجمات سے جبتک مطلب نہ بدلے تحریف لازم نہین ہوتی یہہ تبدیل ایسی نہین ہے
کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا اول تمطاؤس ۳ باب ۱۶ (از رومن بیبل چھاپہ مرزاپور
۱۸۵۵ء و میزان الحق چھاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی) تاکہ حضرت مسیح کی الوہیت
ثابت ہو مگر در اصل یون ہے وہ کہ جسم مین ظاہر کیا گیا اسنے چنانچہ اس آیت مین خدا
کیجگہہ وہ کا لفظ پادری فانڈر کی کتاب اختتام دینی مباحثہ سے کلیسیا ۴ مین
لکھہ چکا ہون اور ظاہر ہوا کیجگہہ بیبل چھاپہ لندن ۱۸۶۲ء مین جو بڑی صحت کے ساتھہ
چھاپی گئی اسطرح پر لکھا ہے کہ ظاہر کیا گیا اب اسکا تفاوت ذرا غور کرنیسے اہل فہم
کو معلوم ہو سکتا ہے اور پادری فانڈر نے بھی باوجود عالم ہونے کے رومن بیبل چھاپہ
مرزاپور کے موافق دہوکے سے اپنی میزان الحق مین بھی ویسا ہی لکھہ دیا اور تعلیم الایمان
مطبوعہ لودہیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۳۶ سطر ۱۰ مین بھی یون ہی ہے پس اختلاف
ترجمات جیسے تعلیمات مین خلل واقع ہوا نہین سکتے ہین نہ یہہ کہ وہ اختلاف ترجمات
قرآ نے جنکا ذکر صفدر علی کے نیاز نامہ سے ابھی لکھہ چکا ہون اہل انصاف مقابلہ کرکے
دیکھہ لین اور ایسی سیکڑون مثالین ہین سبکو کوئی کہانتک لکھے یہہ صرف صفدر علی کی سمجھہ
کی خوبی ہے جو اختلاف قرأت یا الفاظ ترجمہ قرآن کو تبدیل بتاتے ہین کیا یہہ تبدیل
ایسی ہے جیسے توریت و انجیل کے ترجمونمین بارادہ تحریف تبدیل کی گئی جسکا تہوڑا
سا ذکر کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۵ اور کلیسیا ۴ سکرمنٹ ۴ و ۵ مین لکھہ چکا ہون اور نہ
صرف اختلاف ترجمات بلکہ اصل کتاب کی وہ سب آیتین جنہین پادری فانڈر نے
اور اونکے قول کے بموجب عماد الدین نے بھی اپنی تحقیق الایمان مین اور وہ سب آیتین
جنکو اور علماء اور مفسرین نے محرف لکھا ہے ملاحظہ کریکے قابل ہین کہ تحریف اسے
کہتے ہین اور یہہ سب معتبر اور معتزز عیسائی علماء کے اقوال ہین انہین کوئی مرتد اور

نامقبول بہی نہین ہے اور تبدیل الفاظ متحد المعنی سے تحریف نہین ہوجاتی ہے
اور نہ صرف محرف آیتون مقبولہ علماء اہل کتاب اور ڈیرہ لاکہہ بلکہ دس لاکہہ سے
زیادہ غلطیون پر اکتفا کیا گیا بلکہ اصل ہی زبان مین کتابین کی کتابین نذار دمین چنانچہ
پہلی اور دوسری انجیل یعنے متی عبرانی اور مرقس لاطینی اور نامہ عبرانیان عبرانیکا اصل
زبان مین پتہ بہی نہین ہے پس اب مدار صحت اور غیر صحت کتاب کا ترجمے ہی پر رہا
یا کوئی اور دلیل بہی اسکے جواب مین کسیکے پاس ہے اور جبکہ ترجمے ہی صحیح نہوئے
تو اب اون کتابونکا کہان ٹہکانا رہا کیونکہ انا جیل وغیرہ پر عیسائیون کے ایمان کا
مدار صرف ترجمون ہی پر منحصر ہے اور اصل زبان توکہان بلکہ یونانی ترجمے کے انجیل
بہی ہر شخص اپنے پاس نہین رکہتا دیکہو ہندی التواریخ کلیسیا صفحہ ۱۱۴ سطر ۳ وغیرہ
جہان لکہا ہے کہ جروم کا سب سے بڑا کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کو
لاطینی زبانمین ترجمہ کیا سنہ ۰۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ع تک مغربی کلیسیا ئمین کرسٹیان خاصکر
اسی ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور
عبرانی نہین جانتے تہے اسلئے یہہ خوبی صرف قران مجید کے لئے ہے کہ اوسکا
ہر ترجمہ اصل زبان کے ساتہہ رہتا ہے سیر الاسلام کے ۵ باب ترجمہ پنجم صفحہ ۱۹۹
مین لکہا ہے جو ترجمے قران کے ترکی اور فارسی زبان مین ہوئے ہین سب سے
بہتر تصور کئیجاتے ہین ترجمہ اوسکا جاوا اور ملائی کی زبانمین بہی ہوا ہے اور معنے اوسکے
ہر سطر کے نیچے لکہے ہوئے ہین غرض ترجمے قرانکے یورپ کی تمام زبانونمین ہوئے
ہین لیکن اوس ترجمے کی جو زبان انگریزیمین ہوا ہے بہت تعریف کرتے ہین ــ
سیوری صاحب نے ترجمہ قرانکا زمان حال مین فرانسیسی زبان مین کیا ہے انتہے
عماد الدین وغیرہ کو پہلے کچہہ توریت و انجیل پڑہنا چاہئے تہا تب کوئی کتاب تصنیف
کرنیکا حوصلہ کرتے مگر اونہون نے اسلئے یہہ جلدی کی تاکہ مشہور ہون نہ اس زمین

ہم بہی ہین یا پانچوین سوا اونمین ؀ پس ترجمہ قرآنکو ترجمات اناجیل وغیرہ سے نسبت نہین ہو سکتی جسطرح قرآنکو ان کتب مقدسہ مروجہ سے یعنے کیا قرآن شریف انجیل متی ہے کہ جسکی سنہ تالیف کا ابتک پتا نہین یا وہ انجیل مرقس ہے کہ جسکے اصل کا ثبوت نہین آیا قرآن شریف مشاہدات یوحنا ہے کہ چوتہی صدی تک جسکا موتف پہچانا نگیا یا نامہ عبرانیان ہے کہ جسکے مصنّف کا ابتک پتا نہین اور معلوم نہین کہ یونانی مین تصنیف ہوا تہا یا عبرانی مین آیا قرآن شریف اسطرح جمع ہوا کہ اٹہارہ سو برس بعد جب اوسمین غلطیون کا انبار ہوگیا تب ہزارون لاکہون غلطیان اوس سے چہانٹے ہین ہیون یا اسطرح کہ مثل بیسیون انجیل طفولیت و انجیل مصریان و انجیل ناصریان وغیرہ قرآن بہی متعدد مشہور ہوگئے اور اب اوسکا پہچاننا مشکل ہے کہ کونسا قرآن اصل ہے العیاذ باللہ اور کتاب ابوداؤد مین جو کمی بیان کرتے ہین یہہ سقول دلیل شکر سب پادری لوگ صفدر علی کی عقل پر کہہی ہنسے یا روئے ہونگے کہ ابوداؤد کی کمی سے قرآن مجید مین کیا کمی پیدا ہوگی اور جبکہ کتاب ابوداؤد کی بنیاد ہی تہی (جسمین صرف کمی بیان کرتے ہین) تب قرآن مجید مین اوس سے کیا نقص آگیا تہا تا زعم پادرین عقل خام اور اختلاف قرات سے مکتوبہ الفاظ مین تبدیل ہوتے ہین اور نہ معنو مین مخالفت پیدا ہوتی ہے جبکہ وہ سب ساتون قرأتین درست ہین یہہ اختلاف ایسا نہین ہے جیسے عیبال کیجگہ جرزین کا لفظ سامریون نے اپنی توریت مین لکہہ لیا ہے کہ جس سے ایک بڑی قوم کی قوم لاکہون مرد و عورت پشتہا پشت تک کو خدا اور خدا کے کلام اور خدا کے گہر سے برگشتہ ہوگئے اور تو بہی صفدر علی اوسے خفیف بات تبلاتے ہین اگر یہہ خفیف بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہو جانا اور یہی صرف کہیل ہی سمجہتے ہونگے از بل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی الموسوم بہ لیف آف محمد جلد اول صفحہ ۵

مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۱ع مین لکہتے ہین مگر محمد صلعم کی حیات مین قران کی حفاظت
صرف ان متفرق تحریرون ہی مین منحصر نہین تہی یہی وحی الہی تمام مسلمانونکا بنی تہا
ہر ایک جماعت عام مین قران پڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین قران کی تلاوت اور
ذکر باعث ثواب عظیم تہا یہ مضمون تمام روایات قدیم مین متواتر المعنی ہے اور خود قران
ہی سے بہی پایا جاتا ہے اسیکے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو کم و بیش حفظ کرتا تہا اور مسلمانونکی
قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قران پڑہ سکتا تہا اسی اندازہ کے موافق
اوسکی قدر و منزلت ہوتی تہی اور عزت کی رسم سے اوسکی زیادہ تائید ہوی وہ لوگ
نظم کے تو از حد مشتاق تہے اور فن کتابت کا سامان کافی اونکے پاس نہ تہا کہ خطبون
کو لکہہ رکہتے اسلئے مدت سے وہ لوگ اسکے عادی ہو رہے تہے کہ اشعار اور خطب کو
اپنے دل کی زندہ تختیون پر منقش کر رکہتے تہے قوت حافظہ اونکی انتہا کے درجے پر
تہی اور اوسکو وہ لوگ قران کی نسبت بکمال سرگرمی کام مین لاتے تہے اونکا حافظہ
ایسا مضبوط اور اونکی محنت ایسی قوی تہی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب محمد صلعم
پیغمبر کی حیات ہی مین بڑی صحت کیساتہہ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے ـ عرب کا
حافظہ کیسا ہی دیرپا کیون نہو تاہم اون تحریرونکو جو صرف یاد ہی سے لکہی جاتین ہم
بے اعتبار سمجہ لیتے لیکن اس امر کے باور کرنے کی وجہہ معقول ہے کہ بہت سے
مجموعے نقلین جن مین کل قران شامل تہا یا جو تقریبا کل پر محتوی تہین مسلمانون نے
پیغمبر کی حیات مین لکہہ لی تہین ـ جبکہ اون لوگون کو لکہنے کے استعداد حاصل
تہی تو صحیح نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جو چیز ایسی حفاظت شدید سے یاد کی جاتی تہی وہ اسی طرح
بکمال احتیاط لکہی بہی جاتی ہوگی انتہے

پہر آنرسبل ولیم میور صاحب فرماتے ہین کہ ہمکو یہہ بہی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان
ہوتا تہا تو محمد صلعم کی عادت تہی کہ اپنی اصحاب مین سے کسی ایک یا دو صحابی کو اونکے

پاس بھیجتے تھے تاکہ اونکو قرآن اور ضروریات دین سکھلاوین اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ
اپنے ساتھ مذہبی امور کی تعلیم کے لئے تحریرین لیجایا کرتے تھے پس اس سے یہہ نتیجہ
نکلتا ہے کہ وہ لوگ قرآن کی ضروری سورتین بھی ہمراہ لیجایا کرتے ہونگے بالخصیص
وہ اجزاء قرآن جن پر مذہبی رسوم موقوف تھین اور جو نماز مین اکثر پڑھی جاتی تھین
علاوہ ان تصریحات کے جو قرآن ہی مین خود اس کے مکتوب ہونے پر پائی جاتی ہین
ایک صحیح روایت مین جس مین عمرؓ کے مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہے قرآن
کی بیسوین سورہ کی نقل کا تذکرہ ہے جو عمرؓ کی بہن کے گہر مین اونکی ذاتی مصرف کے
لئے تھی یہہ اوس زمانہ کا ذکر ہے جو ہجرت سے ۳ یا ۴ برس پیشتر گذرا تو اگر اسقدر قدیم زمانہ
مین قرآن کی نقلین لکھی جاتی تھین اور عام تھین دران حالیکہ مسلمان کم اور مظلوم تھے
تو یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ جب پیغمبر صلعم کو قوت ہوئی اور یہہ کتاب اکثر ملک عرب کے
لئے شریعت قرار پائی تو اوس وقت قرآن کے نسخے کثرت سے بڑہ گئے ہونگے

(لیف آف محامت جلد اول مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۹ و ۱۰)

پھر اوسی کتاب لیف آف محامت کے حاشیہ صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ یہہ بات بعید ہے
کہ وحی لکھی جایا کرتی تھی کیونکہ خود قرآن مین بارہا اوسکا کتاب نام رکھا گیا ہے اور تھے
اور پادری جے ام راڈویل صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۴ مین سورہ قیامہ
اور طٰہ کی بعض آیات سے استنباط کرتے ہین کہ شروع ہی سے محمد صلعم نے ایک
لکھی ہوئی کتاب کے مشتہر کرنیکا منصوبہ کر لیا تھا اسے تھا

پھر پادری جے ام راڈویل صاحب صفحہ ۴۶۳ لایمسہ الا المطہرون کے حاشیہ پر لکھتے
ہین کہ یہہ آیت اس امر کو متضمن ہے کہ لا اقل قرآن کے اجزا کی نقلین عام کے
استعمال مین موجود تہین اور جب عمرؓ ایمان لائے اور اونہون نے اپنی بہن کے
ہات سے بیسوین سورہ کی نقل کے لینی چاہی تب اونکی بہن نے اسی آیت کا

حوالہ دیا تہا انتہے
اڈورڈ گبون صاحب مورخ رومی اپنی کتاب کے جلد ۶ باب ۵۰ مین لکہتے ہین کہ قران کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا ساخاصہ یگانگت اور عدم قابلیت تحریف کا متن ثابت ہوتا ہے انتہے
آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب کے جلد اول صفحہ ۲۷ مین لکہتے ہین کہ نہایت قوی گمان ہم اقرار کرتے ہین کہ ہر ایک فقرہ قران کا صحیح اور بلا تبدیل محمد صلعم ہی کا کہا ہوا ہے اور اوسکے نتیجے مین جیسا کہ وان ہیمر نے کہا ہے یہہ کہتے ہین کہ قران کو ہم بالیقین ایسا ہی محمد صلعم کا کلام سمجہتے ہین جیسا کہ مسلمان اسکو کلام الہی سمجہتے ہین انتہے
پہر آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب کے جلد اول صفحہ ۱۴ و ۱۵ مین فرماتے ہین کہ عثمانؓ کا نسخہ ہم تک بلا تحریف چلا آیا ہے درحقیقت اوسی احتیاط سے اسکی حفاظت ہوئی ہے کہ قران کے بیشمار نسخون مین جو اسلام کے کثیر الوسعت مملکت مین منتشر ہین بڑے اختلاف نہین ہین بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ بالکل اختلافات نہین ہین محمد صلعم کی وفات کے بعد ایک چہارم صدی مین قتل عثمانؓ کیوقت سے مسلمانون مین تنازع اور شدید مخالفتین پیدا ہونے سے مسلمانون مین پہوٹ پڑگئی تہی تاہم اونمین ایکہی قران ہمیشہ سے جاری رہا ہے اور سب مین بالاتفاق اسی ایک ہی قران کا استعمال مین رہنا اس بات کے ثبوت کی ایک لاجواب دلیل ہے کہ ہمارے پاس اب وہی کتاب ہے جو اس مظلوم خلیفہ کے حکم سے لکہی گئی تہی غالباً دنیا مین کوئی اور ایسی کتاب نہین ہے جو بارہ سو برس تک ایسی صحیح المتن رہی ہو انتہے
اب اسکے مقابل مین توریت کی حفاظت پر غور کرنا چاہیئے انسائکلوپیڈیا ابراہام

حصہ ۴ سنہ ۱۸۱۹ ع مین لکھا ہے کہ جس زمانہ مین کہ عموماً عیسائیون کو متن توریت کی صحت پر اصرار تہا اسوقت یہود اسکی اصلاح مین مشقت کر رہے تہے اور ان الفاظ مین اسکے بڑے نقص پر نوحہ سرائی کرتے تہے الخ

پہر ۱۷ و ۱۸ صدی مین مسیحیون کو بہی اصلاح اختلاف عبارات پر توجہ ہوئی اور یہود سے زیادہ کوشش کی مطبوعہ نسخون مین سے جو پہلے سنہ ۱۴۵۶ ع مین چہپا تہا اس سے وا ندر ہوف کو دوسرے نسخہ مین جو سنہ ۱۶۵۷ ع مین چہپا بارہ ہزار جگہہ اختلاف کرنا پڑا انجیل کے نسخون کے اختلافات بہی جلد پہنچے لگے پہر جان تمیس مطیسلین نے مختلف ملکون مین پہر کر اپنے متقدمین کی نسبت بہت زیادہ نسخے بچشم خود دیکہے اور اوسکی تعداد اختلاف عبارت کی ڈیڑہ لاکہ سے زیادہ ہوئے (دیکہو انسائیکلوپیڈیا برطینکا حصہ ۳ لفظ اسکرپچرس صفحہ ۱۳۵) اسلئے ازیبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب لیف اف محامت جلد اول مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ ع صفحہ ۱۵ کے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ مسلمانونکا اپنی خاص کتاب کا ہماری کتب مقدسہ کے اختلاف عبارات سے مقابلہ کرنا ایسی چیزون کا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکے حالات اور اصلی امور مین کچہہ بہی مناسبت نہین ہے انتہی

پادری عماد الدین نے جنہونے اپنی تصنیفات مین اسلام کے مذمت اور توہین مین کوئی مخالفت باقی نہین رکہی اپنی کتاب ہدایت المسلمین مطبوعہ سنہ ۱۲۹۵ ع صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے کہ طرح طرح کے شرارتین اور قسم قسم کے مضامین جو محمد صاحب کو معلوم بہی نتہی ان مولویون نے مذہبی کتابون مین لکہہ کر دین محمدی کی شکل کچہہ کی کچہہ بنا دی ہے تسپر بہی قران آجتک وہی قران ہے جو محمد صاحب کے عہد مین تہا انتہی پس ایسے بدعقیون شریرون کی بات سے مسلمان لوگ قران مین شک نہین کر سکتے انتہی (بعینہٖ عبارت ہدایت المسلمین صفحہ ۵۲) اور مسٹر صفدر علی عیسائی نے

اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ ۱۲۶۲ء صفحہ ۱۰۲ مین اقرار کیا ہے کہ اب جسقدر
قرئتین پائی جاتی ہین اور جو جو اختلافات ہین جزئیات اور خفیف باتون مین ہین
باقی تمام اصول ایمانیہ اور ارکان اسلام و تعلیمات و اخبار وغیرہ جملہ مطالب و
مقاصد سب روایتون اور قرئتون کے بموجب یکسان ہین کچھہ اختلاف نہین ہے
اس جہت سے قران محرف نہین ہے۔ بلکہ جیسا نسخہ عثمانؓ نے ترتیب اور
جمع کرکے لکھا تھا اب موجود ہے انتہے
اور شیعونکا قول بابت کمی قران جو صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ نے نقل کیا ہے
یعنے جب اوسے طرف کو مفر نہ ہا تو شیعونکے دامن مین جا چھپے ہین لیکن خود مجتہد العصر
لکھنو نے اپنے رسالہ مصنفہ و مطبوعہ ۱۲۷۳ ہجری مین بابت صحت قران باقرار
قدما علما اہل تشیع جو کچھہ لکھا ہے اس کتاب مین آگے اسکا بیان ہے اور
عماد الدین کی ہدایت المسلمین اور صفدر علی کی نیاز نامہ کا جواب علیحدہ موسوم بہ
عقوبت الضالین اور تیسیرا لوداد تفصیل ہے اوسے دیکھنا چاہیے اور وہ آیت
جو وضو کے بیان مین ہے اوس مین سنی اور شیعہ کو پاؤن دھونیکے بابت آپس مین
زبانی گفتگو ہے یا کوئی حرف آیت مین سے گھٹا یا بڑہا یا گیا ہے اسے تحریف کے
ذیل مین بیان کرنا صریح فرومایہ گی معترض دلیل ہے اور مسیلمہ کذاب کے قران کی
آیتین صرف مضحکہ اور اظہار بیوقوفی مصنف کیواسطے لوگون نے اپنی کتابون مین درج
کر رکھی ہین نہ یہہ کہ بمقابلہ قران فصاحت کے اعتبار مین اور کذاب کے لقب سے
بہی عماد الدین کے کان نہ کہلے کہ اگر اوسکے کلام کا کچھہ اعتبار ہوتا تو وہ کذاب
کیون کہلاتا اور حضرت علی علیہ السلام کے دیوان اور موارد الکلم فیضی کو قران مجید سے
فصاحت مین نسبت دینا عماد الدین کی لیاقت سے ظاہر کرتا ہے حضرت علی نے
اور فیضی نے تو یہہ دعوے کبہی نہین کیا بلکہ جسطرح وہ باوجود اس مرتبہ لیاقت

عظیم کے جیساکہ حضرت علیؑ کے کلاموں سے ثابت ہے قران مجید کی خوبیون سے
واقف ہوکر اوسکی عظمت سمجہتے تہے اس زمانہ کے لوگوںکو اسقدر واقفیت ممکن
نہین مگر عمادالدین برس چہہ مہینے صرف وغیرہ پڑہ کر پہچان گئے کہ اوس
دیوان اور موارد الکلم کی فصاحت قران مجید کے برابر ہے مواہب مین حضرت
علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت سرور کائنات سے پوچہا کہ
آپ نے اسطرح کی فصاحت کہان سے حاصل کی ہے حالانکہ ہم بہی عربی ہین
حضرت صلعم نے فرمایا کہ فصاحت حضرت اسمعیلؑ مفقود ہوگئی تہی سو جبرئیل نے مجہے
سکہادی انتہے یہان سے ثابت ہے کہ حضرت علیؑ حضرت رسول اللہ صلعم کی
فصاحت دیکہکر متحیر تہے

فیضی نے اپنی کتاب سواطع الالہام مین لکہاہے کہ اگر جن اور انسان قیامت
تک قران کی ایک سورہ کا مقابلہ کرنا چاہئین تو امکان سے باہر ہے اور کتاب
سالک الدرر مصنفہ مولوی محمد صدیق صاحب جو سلسلہ تیرہ سو مین تصنیف ہوئی
اوسمین مصنف نے فیضی کی کتاب موارد الکلم پر کئی وجہہ سے اپنی کتابکو ترجیح
دی ہے انتہے

سیل صاحب ترجمہ قران کے مقدمہ کے صفحہ ۶۲ باب ۳ مین لکہتے ہین کہ اس بات
کا کامل یقین ہے کہ محمد صاحب نے قران کے جمع کرنےمین ایک ذراسی مدد بہی کسی
سے نہین لی تاہم آپ کے ہموطن آپ پر شبہہ کرنے سے نہین تُلے اور اونہوں نے
بیان کئے ہین اون بعض شخصوں کے نام جو کہ اس مدد دینے کے قابل سمجہتے انتہے
اور صاحب دبستان تو اہل اسلام کے ایک طفل دبستان کے برابر بہی نہین ہے
یعنے نہ وہ مسلمان ہے اور نہ مسلمانون کے مذہب سے واقف کسی سے سنی سنائی
کوئی بات اوسنے لکہہ دی ہوگی اوسکے کلام سے سند لانا عمادالدین کی لیاقت

مدرسی سابق ظاہر کرتا ہے یعنے کیا کوئی مدرس ہو کر اہل دبستان کے کلام کو سند مین لانا گوارا کریگا ممکن نہین کیونکہ سند عالمون کے کلام سے لی جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ اوس مدرس کو طفل دبستان کے برابر ہی لیاقت نہین ہے پہر عماد الدین پادریون کے مدرسہ مین کیا مدرسی کرتے ہونگے اور نہ صرف یہی بلکہ جب مدرس کو اتنا ہی نہ معلوم ہو کہ اس دبستان والیکا مذہب کیا ہے تو ایسی بےعقلی کی حالت مین عجب کیا ہے اگر مدرس اہل دبستان کے کلام کو اپنی دلیل ثابت کرنیکے لئے سند بنائی گو یا پیر من خس است اعتقاد من بس است

پس اسلام مین تو ان دو نو صاحبونکی معلومات کا یہہ حال ہے اب عیسائی دین مین انکی تحقیقات کا حال سنئے کہ صفدر علی نے سرتاسر انکھے اخیر کتاب طلوع آفتاب صداقت زبان اردو کا اپنی تصنیف مین اوسکی عبارت کچہہ اولٹ پلٹ کر نقل کر دیا ہے مصرعہ جہان کو راست چاہئے میتوان کند اور عماد الدین نے پادری فانڈر کی کتاب میزان الحق سے انتخاب کرکے اپنی تصنیف بنا لیا ہے

پہر یہہ کہ ان دونون صاحبون یعنے عماد الدین اور صفدر علی کو چاہئی تہا کہ اوسی توریت و انجیل کو جو عربی مین ترجمہ ہوئی قران کی فصاحت کے مقابل مین پیش کرین کیونکہ وہ بہی تو عربی زبان مین ہے پہر یہہ دو نو صاحب خود ہی تو اپنے نزدیک فیضی سے کم نہین ہین وہ آپ ہی کیون نہ مسیلمہ کذاب کیطرح کوئی دوسرا قران تصنیف کرکے پیش کرین تاکہ سارا جہگڑا ہی فیصل ہو جائے اور خود اونہین بہی دنیا مین مُنہہ دیکہانے کی جگہہ ہو لیکن پادری عماد الدین نے جو سورہ والضحی کی آیہ ووجدک ضالا فہدی سے کے بموجب وہم کیا کہ معاذ اللہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم گنہگار تہے تو لفظ ضال کے معنے ضال عن الایمان نہین مفسرین نے اسکے معنے چند وجہہ پر بیان کئے ہین

ازانجملہ بروایات مرفوع انہ علیہ الصلوۃ والسلام قال ضللت عن جدی عبد المطلب وانا صبی
ضایع وکاد الجوع یقتلنی فھدانی اللہ یعنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ گم ہوا مین
راہ مین اپنے دادا عبد المطلب سے اور مین لڑکا تہا ضایع ہونیوالا اور نزدیک تہا
کہ بہوک مجہے ہلاک کرے پس راہ دیکہلائی مجہکو اللہ نے ازانجملہ ان معناھا وجدناک
ضالا عن شریعتک ای لا تعرفھا الا بالالھام او وحی فھداک الیھا تارۃ بالوحی الجلی و
اخری بالخفی یعنے معنے اوسکے یہہ ہین کہ شریعت سے تجہے ضال پایا یعنے تو وحی اور الہام
کے سوا اوسکو نہین پہچانتا تہا پس ایکدفعہ وحی جلی سے ہدایت کی اور دوسری دفعہ وحی
خفی سے یہی معنے مختار ہین بیضاوی اور کشاف اور جلالین کے اور بیضاوی مین ہے
ووجدک ضالا عن علم الحکم والاحکام فھدی فعلمک بالوحی والالھام والتوفیق للنظر
یعنے پایا تجہے ضال حکم اور احکام سے پس ہدایت کی اور سکہایا تجہے وحی اور الہام اور
توفیق نظر سے — اور ان معنونسے حضرت موسیٰ کے حق مین بہی قران مین آیا ہے
فعلتھا اذًا وانا من الضالین ازانجملہ ان العرب تسمی الشجرۃ فی الفلاۃ ضالۃ کانہ تعالی
یقول کانت تلک البلاد کالمفازۃ لیس فیھا شجرۃ تحمل ثمر الایمان الا انت فانت شجرۃ
فریدۃ فی معازۃ الجھل فوجدتک ضالا فھدیت بک الخلق ونظیرہ قولہ علیہ السلام الحکمۃ ضالۃ المومن یعنے تحقیق
عرب کے لوگ درخت جنگلی کو ضالہ کہتے ہین گویا خدا فرماتا ہے کہ یہہ شہر مانند بیابان
کے ہے جسمین بالکل کوئی درخت نہ تہا سوا تیرے اے محمد جو ایمان سے پہل دار ہو
پس تو ایک درخت میوہ دار ہے جہل کے بیابان مین سو پایا تہا مین نے تجہکو ضال
یعنے جنگلی درخت بار آور اسلئے تجہکو خلقت کا رہنما کیا — ازانجملہ ان معناھا وجدک ضالا
ای ضایعا فی قومک کانوا یوذونک ولا یرضون لک رعیۃ فقوی امرک وھداک الی ان صرت والیا علیھم
یعنے معنے اوسکے یہہ ہین کہ پایا تجہکو ضال یعنے ضایع تیری قوم مین تجہے آزار دیتے
ہین اور تیری رعیت بننے مین ناراض ہین پس امر تیرا قوی ہوا اور اس بات کی تجہے

ہدایت کی کہ تو اوسکا والی بنگیا ۔ ازانجملہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ نے
کہاہے وحید لعتحیر فی بیان ما انزل علیک فھذالک لبیانہ لقولہ تعالی وانزلنا الیک الذکر
لتبین للناس ما نزل الیہم یعنے پاوے تجہے تحیر بیان کرتے اوس چیز مین جو تجہپر اوتارا
گیا پس ہدایت کی تجہے اوسکے بیان کرنیکی جیسا کہ خدا تعالے فرماتاہے اور اوتارا ہمنے
تیری طرف قران تا کہ بیان کرے تو آدمیون سے وہ جو اوتارا گیاہے طرف اونکے
باستثنے اسکے سوا حضرت عیسی نے جو فرمایا کہ مجہے نیک کیون کہتاہے کوئی نیک نہین
مگر ایک یعنے خدا (مرقس ۱۰ باب ۸ امتی ۱۹ باب ۱۷ لوقا ۱۸ باب ۱۹) اور
ایلی ایلی لما سبقتانی کہنا (متی ۲۷ باب ۴۶) اسکے آخر کیا تاویل کیجائیگی پس
جو کچہہ اسکی تاویل ہو وہی ضال کے لفظ مین بہی کرنا چاہئے

اب شیعون کے عقیدہ کا حال بہی جو قران کی بابت ہے سننا چاہئے جواب سوالات
تحریف قران و حلت متعہ مطبوعہ مطبع احمدی بتاریخ بستم ذیحجہ ۱۲۹۳ ہجری مصنفہ مجتہد العصر
سلطان العلما رلکہنوی سید محمد صاحب صفحہ ۱۲ قولہ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ یہہ قران مروج
بلا شبہہ منزل من اللہ ورد حسب الامر ہے مگر یہہ جو پوچہتے ہو کہ کچہہ کم و کاست اسمین ہوا
یا نہین سو روایات اور احادیث شیعہ و سنی سے قرانکا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتاہے
لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع اور منافی عمل کا اس قران موجود پر ہو اسلئے حضرات اہلبیت
علیہم السلام کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی ہے ہان بعض
قدما علمار نے ہمارے بالمرہ انکار نقصان قران کا بہی کیاہے مگر یقین اس
امر پر کہ نقصان کچہہ اسمین نہین ہوا ہے مشکل ہے لیکن زیادتی کسی آیت کی تو
البتہ نہین ہوئی ہے انتہے بعینہ نقل عبارت مصنفہ مجتہد صاحب پہر صفحہ ۱۵ مین بہی
مجتہد صاحب فرماتے ہین قولہ اور وہ قران جو حضرت امیر علیہ السلام (یعنے حضرت علی)
نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کے پاس اور اونکی اولاد

طیبین اور طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب الامر
علیہ السلام (یعنے حضرت امام مہدی) کے پاس موجود ہے جسوقت مین اون
حضرت کا ظہور اور خروج ہوگا تو وہ بھی ظاہر ہوگا انتہے بعینہٖ نقل عبارت مصنفہ مجتہد
صاحب چنانچہ اسیلیے بموجب پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ کے
صفحہ ۴۲ مین لکھاہے کہ اونہون نے بعض آیات کو جو اپنے مفید نہ دیکھا قران سے
نکال دیاہے اور گمان ہے کہ علی کو نبی کیطرف سے اشارہ یا حکم ہوا تہا کہ قران کے
جمع و تالیف کرنیمین اونکی مدد کچھہ نکرے کیونکہ ظاہر ہے کہ اول مرحلے مین مخالفین
اونکی مدد سے انکار کرینگے اور کہینگے کہ تیرے نسخہ سے ہمارا کچھہ کام نہین ہے لہذا
علی نے اپنے نسخہ کو نہان رکہا اور اوسکے بعد جب چاہتے تہے کہ کسی تدبیر سے اوس
نسخہ کو اوس سے لے لین تاکہ جلادین اور برباد کرین پس اوسنے اور بھی زیادہ
کوشش سے اوسکو چھپایا اور اوسوقت سے اوسکے خاندان کے پاس رہا اور اب
امام وقت کی حفاظت مین ہے انتہے پس جو کچھہ جواب مجتہد صاحب کے اوس
رسالے کا مین لکھونگا وہی سب علماء عیسائی بھی اپنے واسطے کافی سمجھین اسکے
سوا مجتہد کے تمام اوس رسالہ مین الزاماً طول کلام ہے یعنے یہہ کہ اگر وہ قران جو حضرت
ابوبکر کے خلافت مین جمع ہوا صحیح تہا تو اوسکے جلانے اور اس قران مروج کے
جو حضرت عثمانؓ کی خلافت مین جمع ہوا رواج دینے کا کیا سبب ہے اور اگر وہ
قران غلط تہا تو حضرت عثمانؓ کیوقت تک آیا اوسی غلط قران پر عمل کیا جاتا تہا اور
تراویح مین پڑہا جاتا تہا (صفحہ ۸) پہر مجتہد صاحب صفحہ ۱۱ مین فرماتے ہین تو تحقیق
یہہ ہے کہ یہہ قران مروج اور جتنے قران کہ محرق ہوئے ہم سبکو منزل من اللہ اور
واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتے ہین انتہے بعینہٖ نقل عبارت مصنفہ مجتہد صاحب
ان سب اختلافات کا مفصل حال فریقین کی تصانیف مین بکثرت موجود ہے اوسکا

اعادہ ضرور نہین اسمقام پر میرے ہی بیعقلی جوکچہہ مقتضی ہوتی ہے لکہتا ہون کہ صرف
جوابات الزامے اصول مذہبیہ نہین اگرچہ مصنف کی قابلیت پر دال ہون مگر اکثر
انصاف اورحقکو ظاہر ہونے نہین دیتے چنانچہ مجتہد صاحب کے اسی رسالہ سے
میرے اس قول کی صداقت ظاہر ہے کیونکہ خواہ سنی ہو خواہ شیعہ قرانکی بابت
الزامی اور غیر واجبی جواب دینا انصاف اور ایمانکو جواب دینا ہے یعنے اپنی علمیت
اور قابلیت ظاہر کرنے کے لئے ایک خیالی حجت کو خواہی نخواہی پیش کرنا تاکہ لوگ
جانین کہ قرانکو غیر محرف کہنے والونکا دعوے ثابت ہونے دیا یہہ صاف انصاف
کے خلاف ہے چنانچہ مجتہد صاحب خود اقرار کرتے ہین کہ بعض قدماے علماء نے
ہمارے بالمرہ انکار نقصان قرانکا ہی کیا ہے انتہے تو بہی مجتہد صاحب اپنی طرف سے
فرماتے ہین کہ مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچہہ اسمین نہین ہوا ہے مشکل ہے انتہے
اب کون اسبات کا انصاف کرے کہ جب مجتہد صاحب اپنے ہی قدماے علماء کے
قول کو کہ جنہون نے بالمرہ انکا نقصان قرانکا کیا ہے نہین مانتے تو اونکا قول جو
خلاف مذہب اپنے سنی ہو کر قرانکو غیر محرف کہتے ہین کب مانینگے اور یہی اپنی علمیت
اور قابلیت ظاہر کرنا ہے پہر مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ حضرات اہلبیت کا ہی عمل
اس قران مروج پر تہا انتہے بعد اسکے مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ وہ قران جو حضرت
امیر علیہ السلام نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کی پاس اور
اونکی اولاد طیبین اور طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب
الامر علیہ السلام کے پاس موجود ہے جس وقت مین اونحضرت کا ظہور اور خروج
ہوگا تو وہی ظاہر ہوگا انتہے اسمین کئی باتین غور کرنیکے لایق ہین اول یہہ کہ
موافق تنزیل کے وہی قران ہے جسے حضرت امیر نے جمع کیا تہا نہ یہہ قران مروج
تو بہی حضرات اہلبیت علیہم السلام کا ہی عمل اس قران مروج پر تہا اب پوچہی کہ مقصود

تنزیل سکے تو وہی قران تہا پہر اسپر حضرات اہلبیت کا عمل کسطرح جائز ہوا
دوسرے یہہ کہ پیشتر فرما چکے کہ حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا
اسلئے پہر فرماتے ہین کہ حضرات اہلبیت کے پاس وہ دوسرا قران تہا جسے حضرت
امیر نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا یعنے حضرات اہلبیت کے پاس وہ دوسرا
قران موجود بہی تہا تب بہی اوسپر عمل نہین کیا اور اسی قران مروج پر عمل اونہون نے
بہی کیا تیسرے مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ حکم عمل کرنیکا اسیپر ہمکو بہی ہے اسلئے پہر
فرماتے ہین کہ حضرت امیر کا جمع کیا ہوا قران حضرت صاحب الامر کے پاس موجود ہے
جسوقت مین اونحضرت کا ظہور اور خروج ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا اسلئے یعنے مجتہد
صاحب کو تو حکم عمل کرنیکا اسپر ہے اور حضرت صاحب الامر کے ظہور تک خدا
جانے کتنے مجتہد وفات پاجاوینگے پس بعد وفات مجتہد صاحب کے اوس دوسرے
قران کے ظاہر ہونے سے کیا فایدہ ہوگا ع بعد از سرکن قیکون شدشدہ باشد
مطلب یہہ کہ زندگی مین تلاوت کرنیکے لئے یہہ قران ہے اور شاید بعد وفات گور
پر پڑہا جاینگے لیے وہ قران ہوگا کیا تعلیم صواب اس سے اور تحصیل ثواب اس سے
متعلق ہے اب اس اختلاف کو جناب مجتہد صاحب کے کون رفع کرسکتا ہے
جبتک وہ آپ ہی نہ منصف بنجائین یعنے اگر حضرات اہلبیت کا بہی عمل اسے
قران مروج پر تہا تو اوس قرانکو جسے جناب امیر نے جمع کیا تہا بعد اوس کے
موجود و مخزون رکہنے کا کیا سبب ہے کیا عمل کرنیکے لیے یہہ قران اور خزانہ
مین رکہنے کے لئے وہ قران ہے اور نہ صرف حضرات اہلبیت کا عمل اس قران
مروج پر تہا بلکہ حکم عمل کرنیکا اسپر مجتہد صاحب کو بہی ہے پس تعجب کہ نہ اہلبیت نے
آپ اوس قران مخزون پر عمل کیا کیونکہ اونکا بہی عمل اس قران مروج پر تہا اور نہ
مجتہد صاحب کو بہی حکم عمل کرنیکا اوس قران غیر مروج پر دیا پہر کیونکر ثابت ہوا کہ

موافق تنزیل کے وہ قران جمع فرمایا تھا اب ثابت ہوا کہ اصل یہی قران ہے
جسپر حضرات اہلبیتؑ نے آپ عمل کیا اور مجتہد صاحب کو بھی کہ جنکی تقلید سے
تمام عالم کے اہل تشیع کا ایمان یہی قران مروج ہے اسپر عمل کرنیکا حکم دیا اور
لطیفہ یہہ کہ مجتہد صاحب کو نہ صرف یہہ کہ اوس قران غیر مروج پر عمل کرنیکا حکم
نہین دیا بلکہ وہ قران مجتہد صاحب کو مخزون رکہنے کے لیے بھی نہین دیا
یعنے امانت داری و اعتبار کے درجے سے بھی گرا ہوا سمجہا اب مجتہد صاحب
کا اوس قران پر کیا دعوے ہے جو اپنی تصنیف مین اوسکا ذکر کرتے ہین ع نکل ہے
سانپ گیا اب لکیر پیٹا کر غرض یہہ کہ مجتہد صاحب کے قول سے اور نہ صرف
یہی بلکہ حضرات اہلبیتؑ کے فعل سے بھی اسی قران مروج کی صحت ہر طرح سے
ایسی ثابت ہے کہ جسمین کسیطرح کا شک باقی نہین رہتا ہے اور چونکہ یہہ سوال
ایک انگریز ہمسن صاحب ڈپٹی کمشنر لکہنو نے (طعن اللسان صفحہ ۱) مجتہد صاحب
سے کیا تہا جسکے جواب مین مجتہد صاحب نے یہہ رسالہ لکہا پس بپاس خاطر
اوس انگریز کے اور برسم تقیہ مذہب کہ اہل تشیع مین اسکا رواج عام ہے مجتہد
صاحب نے باوجود اقرار صحت قران مروجہ بدلایل قطعیہ صرف اپنی طرف سے بھی
ایک گونہ انکار صحت قران کا رکہا ہے اسے ہر شخص خوب سمجھ سکتا ہے کہ دراصل
یہہ انکار نہین ہے بلکہ اوس صاحب ڈپٹی کمشنر لکہنو کے سامنے کہ آج اوسکی
قوم اس ملک مین حکمران ہے مجتہد صاحب کا محض تقیہ ہے کیونکہ جب اہلبیتؑ
کا عمل اسی قران مروج پر تہا اور قدما علماء اہل تشیع کو اس قران کے نقصان سے
انکار اور مجتہد صاحب کو بھی اسی قران پر عمل کرنیکا حکم و واجب التعظیم اور قابل التکریم
یہہ قران مروج مجتہد صاحب نے ثابت کر دیا تو اب اسکی صحت مین باقی کیا
رہا جو کسیطرحکا شک کرنا چاہیے کوئی انگریز یا ہندوستانی عیسائی اس دانشمندی کے

تقیہ کو کیا پہچان سکے مگر اسلامی فرقو نمین سے ہر ایک ایسی باتو نکو خوب پہچانتا ہے
پس صفدر علی اور عماد الدین کو چاہیے کہ تحریف قران کے ثبوت کیواسطے تلاش
الزامات مین وہ آپ ہی تکلیف فرمائین اور مجتہد صاحب پر اس معاملہ مین کچھہ بھروسہ
نرکھین برے وقت مین کوئی کسیکے کام نہین آتا ہے اور خاصکر مجتہد صاحب کہ اپنی
ہی قوم یعنے سنیون ہی کی مدد نہین کرتے تو کرسٹیانو نکی وہ کیا مدد کرینگے ع تو
بخویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری دیکھو لوقا ۲۳ باب ۳۱ کیونکہ جب ہرے
درخت کے ساتھہ ایسا کرتے ہین تو سوکھے کے ساتھہ کیا کچھہ نکیا جائیگا اسکے
شاید یہی سبب ہو کہ نصاریٰ سے نے مجتہد صاحب کے قول و فعل کا اعتبار نکیا جیساکہ
مجموعہ دو سو تحریری مباحثہ سے جو پادری عماد الدین اور انہین مجتہد صاحب کے
قائم مقام سید علی محمد صاحب مجتہد العصر لکھنؤ کے درمیان واقع ہوا الموسوم بہ تنبیہ مطبوعہ
مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۳۰ مین تو پادری نصرانی جناب مجتہد صاحب کو
جواب دیتا ہے قولہ سوال کا جواب بھی تسلی بخش نہین ہے بلکہ نادرست ہے
کہ نظم قرانی چونکہ عثمان کی تنظیم ہے اسلئے قابل اعتبار کے نہین ہے اس آپکے
بیان سے سارا قران غیر معتبر ہو گیا کیونکہ اوسکی نظم وہ نظم نہین ہے جو بگمان اہل اسلام
لوح محفوظ سے نازل ہوئی تھی تو اس صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اور اسکی
عبارت خبط ہو گئے اوسکے کسی قرینے کا اعتبار نرہا اوسکا سیاق کلام کسی جگہہ درست
نہین ہے اب اوس سے مسایل اخذ کرنے درست نہین رہے لیکن مین
آپکے اس تحریر پر کہ نظم قرانی نظم عثمانی ہے اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا
ہون کیونکہ یہہ سچ بات ہے اور ضرور قران کی بیربط عبارت آپکے قول کی موید ہے
لیکن ایک مشکل ہے کہ اگر کوئی مسلمان سنی آپ سے یہہ کہے کہ جب عثمان خلیفہ ہو گئے
تھے اور حضرت علی بادشاہ ہوئے تو انہون نے قران کی نظم کو پھر درست کیون

نجیا یا تو وہ قران کی اس نظم کو درست جانتے ہونگی یا وہ بھی عثمانؓ کے گناہ مین شریک
ہوئے اور آجتک اوس بے اعتبار نظم کو اہل تشیع نمازمین کیون پڑہتے مین ۔
مجہے معلوم نہین ہے کہ شیعہ لوگ اسکا کیا جواب دینگے اچہے اب دیکہئی کہ جنکی خاطر
سے مجتہد صاحب نے کلام الہی کے عظمت کو ترک کیا تہا اونہون نے بہی مجتہد
صاحب کو محض بے اعتبار ٹہرایا ع کہ از درگہش سر بتافت ✦ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
مجتہد صاحب فرماتے مین کہ اب حضرات شیعہ کو بیان اپنے اعتقاد کا اور جواب
ہمارے سوالونکا ضرور ومحتم ہے انتہے پس الحمد للہ کہ مجہے اسکے جواب مین کچہہ بہی
اپنی طرفسے نہ عرض کرنی پڑا بلکہ اس مقدمہ مین میرے اور مجتہد صاحب کے
درمیان مجتہد صاحب ہی ثالث بالخیر اور اونہین کا قول قول فیصل ہو گیا

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اب دلایل اسبات کے کہ یہی قران صحیح اور غیر محرف ہے جو میرے
ذہن مین آسنے مین التماس کرتا ہون

بدہر کیست کہ آن نیست امان خدا — ولی حفاظت قرآنست خاص شان خدا
گمان نقص بقران چون آسان نیست — زبان مرا زبود بندہ بازبان خدا

ا یہہ قران مجید جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیوقت مین اونہین زید بن ثابت
کاتب وحی کی معرفت کہ جنہون نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد مین جمع کیا
تہا مرتب ہوا تو جماعت مسلمین کی تجویز اور تدبیر سے اوسکی ترتیب ہوئی اور سب اہل اسلام نے
کہ جنکا ایمان یہی قران تہا اسمین کسیطرحکا شک اور ناراضی ظاہر نہین کی بلکہ سب نے
اوسے مان لیا اور پسند کیا اگر ذرا بہی اوسمین شک ہوتا تو جمہور مسلمین کبہی اوسے تسلیم
نکرتے ایک خط کی نامعتبری جو کہ مروان نے نہین حضرت عثمانؓ کیطرفسے محمد بن
ابوبکر کی ایالت مصر کے واسطے لکہا تہا حضرت عثمانؓ کی شہادت کا باعث ہوئی

پہر قران مین جو سب مسلمانونکا دین و ایمان ہے اگر کسیطرح بنایا ہوا ہوتا تو شور و شغب
برپا ہوجاتی خصوصاً اوسوقت مین جبکہ سیکڑون صحابی ایسے موجود تھے جنہون نے
خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان سے قران کو بار بار سنا تہا ۲ چونکہ
تحریف کسی کتاب مین صرف ایک دو شخصونہی کی صلاح سے ہوسکتی ہے مگر ساری
قوم کا اس گناہ پر متفق ہوجانا کسیطرح ممکن نہین ہے اور قران جماعت مسلمین کی
کوشش سے مرتب کیا گیا تہا برخلاف انجیل کے کہ چار سو برس تک اوسکے
اجزا متفرق رہے اور وہ بہی اسطرح پر کہ ایک ملک والے دوسرے ملک کی مروجہ
انجیل یا مناجات وغیرہ سے خبر تک نہ تہی ۳ حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس
قران مروج پر تہا اگر ناقص ہوتا تو وہ کیون اسپر عمل کرتے ۴ خدائے تعالیٰ و خلاق
نے بہی قران کی اسی ترتیب کو پسند کیا کہ اپنے گہر کا مختار اور اپنی کتابکا امانتدار
صرف اونہین لوگونکو کیا جنکے ہاتہ سے یہہ ترتیب قران مجید کی ہوئی ورنہ ممکن
تہا کہ وہ یہہ امانت اون لوگونکو سونپتا جو سوائے اہل سنت وجماعت کے ہین
۵ قدماء علماء اہل تشیع نے بہی بالمرۃ انکار نقصان قران کا کیا ہے جیسا کہ
مجتہد صاحب بہی اسکا اقرار کرچکے ہین ۶ حکم عمل کرنیکا اسپر اہل تشیع کو بہی ہے
جیسا کہ اقرار مجتہد صاحب سے ظاہر ہے اور یہہ نہایت عجیب بات ہے کیونکہ
قران اون صحابہ کیوقت مین جمع اور مرتب ہوا جنکی طرف اہل تشیع کو ذرا بہی عقیدت
نہین ہے پس اگر یہہ قران کامل طور پر صحیح نہوتا تو اہل تشیع کو اسپر عمل کرنیکا حکم ہرگز
نہوتا ۷ سب اگلے قرانونکا باقی نرکہنا اس قران کی صحت پر دلیل ہے اور چونکہ
یہہ قران مروج اونہین زید بن ثابت کی معرفت مرتب ہوا جنکی معرفت پہلے جمع ہوا
تہا اور بہ شورہ جماعت مسلمین یہہ امر قرار پایا تو اور کون اس قران کی صحت مین شک
کرسکتا ہے بات یہہ ہے کہ زمانہ حضرت ابوبکر مین قران صرف جمع کیا گیا اور

حضرت عثمان کے زمانہ مین مرتب ہوا پس اس قرانمین وہ دونو صفتین موجود ہین کہ
جمع بہی کیا گیا اور مرتب بہی ہوا اب اوس اگلے غیر مرتب قران کی حاجت کیا ہی
جو موجود رہے اوسی سبب سے سب مسلمانون نے اسیکو تسلیم کیا اور بقول مجتہد صاحب
کے حضرات ائمہ بہی اسی قران مروج پر پڑہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی ہے
الغرض پیش نظر ترتیب اس قران کے جمع ہونیکے سبب اگلے قرآنونکو جو کہ اوسوقت مین صرف
جمع تھے تمام غیر مرتب جزوون مین باقی رکہنا نہایت مناسب ہوا ورنہ ایک مرتب
اور ایک غیر مرتب قرانکا رواج باہم لوگونکے کمال خلجان کا باعث ہوجاتا ۸
قران مجید مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ط
یعنی ہمہی نے اوتارا ہے یہہ نصیحت (یعنے قران مجید) اور ہم اوسکے نگہبان ہین
اسلئے اور شیعون کی تفسیر صراط مستقیم مین اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے ای
انا لحافظون من التبدیل والتحریف والزیادة والنقصان پس چار روپیہ درماہہ کا چوکیدار
تو سارے گہر مین سے ایک تنکا چوری جانے نہین دیتا اور حافظ حقیقی قادر مطلق
جسکی حفاظت نہی فرشتہ سے اوسمین سے کسطرح ممکن ہو کہ کچہہ بہی کم ہوجائے ۹
اگر بموجب زعم بعض اہل تشیع اس قران مروج مین نقصان فی الجملہ ثابت ہے
تو جو آیتین کہ اس قران سے نکالی گیئین اہل تشیع نے اپنے قرانمین ابتک
کہ تیرہ سو برس انہون نے اسی قران کو پڑہتے گذرے ہین کیون نہ داخل کرلین تاکہ
وہ انکا قران ناقص رہتا یا کہ اسی قرانکو کہ جسمین بعضے شیعہ فی الجملہ نقصان بتاتے
اپنا ہی دین و ایمان سمجہتے ہین پس ثابت ہوا کہ کسیطرح اس قرانمین نقص آنے
نہین پایا دیکہو سجدہ رکوع ۵ کما قال اللہ تعالی جلشانہ لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ
یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ ط یعنے اس (کتاب) پر باطل (یعنے
تحریف و تناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچہے سے (یعنے کسی طور سے

اور کسیوقت مین) اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی لئے ہے
اب اوسکے نقصان کا دعویٰ وا ہمہ معترض کا ہے

۱۰ اس شہر دہلی کی جامع مسجد مین دو قران مجید ایک حضرت علی اور دوسرا
حضرت امام حسین کے ہات کا لکھا ہوا موجود ہے سب انگریز اور ہندوستانی جاکر
اوسکی زیارت کرتے ہین جسکا جی چاہے اس قران مروجہ سے جاکر مقابلہ کرے
سر مو تفاوت نہ نکلیگا اور وہ دونون جلدین میشی یعنے چمڑے پر لکھی ہین اور چونکہ
دوسری صدی ہجری تک کاغذ کا رواج نہوا تہا اس سے ثابت ہے کہ دونو
جلدین بہت قدیم ہین ۱۱ ملا محمد صادق شارح کلینی کا قول ہے وَيَظْهَرُ الْقُرْآنُ
بِهَذَا التَّرْتِيبِ عِنْدَ ظُهُورِ الْإِمَامِ الثَّانِي عَشَرَ وَيَشْتَهِرُ بِهِ یعنے ظاہر
ہوگا قران اسی ترتیب سے جس ترتیب پر اب موجود ہے جب ظہور فرمائینگے
بارہوین امام اور اسی ترتیب سے مشہور بہی ہوگا انتہے اب وہ قران کہان گیا
جسکو مجتہد صاحب عیسائیون کو دیکھنے مین رکہنے کے لئے فرماتے ہین کہ حضرت
صاحب الامر کے پاس موجود ہے یہان تو قول صادق سے اسی قران کا رواج
حضرت صاحب الامر کے ظہور کیوقت مین بہی ثابت ہوتا ہے اور حضرت امام
حسن عسکری نے اسی قران کی تفسیر لکہی ہے اگر یہی قرآن موافق تنزیل کے
نہوتا تو حضرت امام حسن عسکری ایسی ناقص کتاب کی تفسیر کسواسطے لکہتے علاوہ
اسکے جامع المسائل مجتہد العصر لکہنو جلد ۲ صفحہ ۹۳ مشمولہ اخبار الاخبار علامہ لکہنو
مین باہتمام محمد علی مالک مطبع اخبار الاخبار مطبوع ہو چکا ہے کہ نمبر ۲۱۳ سوال
نزد انجناب بیرون کردن بعضے از خلفاء ثلثہ بعض آیہ یا بعض سورہ را از قران
یا سوختن انرا از ایشان ثابت است یا نہ جواب اخراج بعض سورہ یا بعض
آیات ثابت نیست واحراق عثمان قران شریف را در کتب فریقین مسطور ہست

ہو العالم ، در حدیقہ سلطانی نقلاً عن مجمع البیان فی تفسیر انا الله لحافظون قوم
والزیادة فی القرآن بطلانها مجمع علیہ واما النقصان فروا قوم من اصحابنا و
بعض الحشویة من العامة والاصح خلافہ کما نص بہ سید المرتضی
۱۲ جسلع مجتہد صاحب نے صرف اپنی ہی راے لکھی قرآن کی بابت
لکھی اور بمقتضاے دانشمندی سب اپنے قدمار علمار کو اس گناہ سے بری
رکھا اسمین مصلحت یہہ تہی کہ صرف اپنی ہی ذات کے لیئے اس گناہ سے توبہ
کی حاجت رہی اور سب اگلون کی طرف سے تو توبہ نکرنے پڑی اسیطرح جن
جن لوگون نے کہ تحریف قرآن کے ثبوت مین اپنے اپنے گمان ظاہر کئی
ہین وہ صرف خیالی باتین ہین اور اونکا کچہہ بہی ثبوت نہین ہے جیساکہ
قاضی نور الله شوستری کی کتاب مصائب النواصب مین مرقوم ہے
وما نسبہ الی الشیعة من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ
جمہور الامامیة وانما قال بہ شرذمة قلیلة لا اعتداد لہم فیما بینہم
یعنے جو لوگ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ قایل ہین اس بات کے کہ
قرآن مین کچہہ تغیر ہوا سو یہہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قائل گروہ قلیل ہین
جنکا اعتبار نہین اسلئے اور قرآن مرتب ہونیکے وقت اگر کسیکو ایسا گمان ہوتا تو
ہرگز یہہ قرآن رواج نپاتا اور جبکہ اوسوقت مین ایسا کسیکو شک نہین ہوا تو اوسکے
سیکڑون برس ہونیکے بعد پہر کون اوسکے صحت مین خلل انداز ہوسکتا ہے جبکہ
بخوبی ثابت ہے کہ یہہ قرآن بجنسہ وہی ہے جو حضرت عثمانؓ کے وقت مین
مرتب ہوا تہا اور یہی دلیل صحت قرآن کے لئے کافی ہے کما قال الله
تعالے وتمت کلمة ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ
وہو السمیع العلیم یعنے تیرے رب کی بات پوری سچ ہے انصاف کی

کوئی بدلنے والا نہیں اور اسکے کلام کو [illegible] جانتا ہے

چونکہ مجتہد صاحب نے آپ ہی اقرار کیا کہ بعض [illegible] علماء [illegible]

بالمرہ انکار نقصان قرآن کا بھی کیا ہے [illegible] اسلئے اب حاجت نہیں کہ [illegible] کرون

علماء کے اقوال بھی اس کتاب میں درج کرون صرف اتنا

لکھنا چاہیئے کہ بعض علماء کا انکار صرف مجتہد صاحب کا افترا

ہے صحیح یون ہے کہ اکثر بیشتر علماء شیعہ نے

بالمرہ انکار نقصان قرآن کا کیا ہے سوائے

شرذمہ قلیلہ بعض کے

جیسے کہ مجتہد صاحب

جنکا اقرار قاضی

نور اللہ شوشتری

کچھ اعتبار

نہیں ہے

کلیسیا ۱۱

بزور تیغ عیسائی دین پھیلانیکے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شرفنا بالعلم الراسخ وعرفنا بالدین الناسخ وحملنا حقایق الاحکام وعلمنا دقایق الحلال والحرام ومیزنا من طبقۃ الانعام وخصصنا بمزایا الانعام وصلی اللہ علی محمد خیر عبادہ وسید البشر فی بلادہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار والمہاجرین والانصار الی یوم القرار قال اللہ تعالی عزشانہ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءہم ما عرفوا کفروا

اور اگرچہ وہ سابق سے کافروں پر فتح مانگ رہے تھے پر جب اُنکے پاس وہ بھیجا تو اُس سے انکار کیا (سورۂ بقر آیت ۸۹) از شہادت قرآنی فصل ۷۵ اِس زمانہ کے عیسائی جو کہتے ہیں کہ دین اسلام بوسیلۂ جہاد صرف زور و زبردستی سے لوگوں میں پھیلایا گیا یہہ دلیل کافی نہیں ہے جسطرح معجزے تائید الٰہی سے ظاہر ہوتے جہاد میں بھی صرف تائید الٰہی کام آتی ہے اور شروع میں جو دین اسلام نے ملک عرب میں بنیاد پکڑی اُسوقت ہجرت کے بعد تک کہاں اسقدر فوج تھی کہ جہاد کرتے اور اب تک اہل فہم کے نزدیک یہی دستور اسلامی ہے کہ بیدینوں کو پہلے تعلیم اور نصیحت کرنا چاہیئے اگر نمانیں اور امور دنیا میں بھی باعث فساد اور منافی امن خلق اللہ ہوں تو بعد اتمام حجت خالصاً للہ جہاد کی نوبت آئی اور یہہ دونوں کے لئے خدا کی فرمانبرداری میں امتحان ہے کیونکہ جہاد میں نہ صرف مخالف کا قتل یقینی ہے بلکہ مجاہد کو بھی اپنی جان خطرہ میں ڈالنی ہوتی ہے لیکن صرف جہاد ہی نہیں بلکہ مباہلہ اور جزیہ بھی اگر طرفثانی کے واسطے منظور کریں تو کافی ہو سکتا ہے

اور مباہلہ کا حال کلیسیا ۱۰ مین مرقوم ہوچکا ہے اب جزیہ کا حال معلوم کرنا چاہیے
کہ یہہ محصول سالیانہ اُس شخص سے کہ جو ملکتا یا اپنی قوم مین سب سے زیادہ مالدار
اور مقدور والا ہو صرف تیرہ روپیے کئی آنہ سال ہے اور جو لولے بے مایہ ہوین
اُنسے کچھہ نہین لیا جاتا وہ بالکل معاف ہین - شرح مشکوۃ کی جلد ۳ کتاب الجہاد
باب الجزیہ فصل الثانی مین ہے حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم
یعنے ہر مہینہ مین چار درہم اور اوسط درجہ والے پر چوبیس درہم ہر مہینہ مین دو درہم
اور فقیر کسب کرنے والے پر بارہ درہم ہر مہینہ مین ایک درہم - کہا ابن ہمام نے
نہین ہے جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے پر اور نہ اپاہج
پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اُس بڈھے پر کہ نہین قادر لڑنے پر اور نہ کسب پر
اور نہ اُس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنے پر - از شرح مشکوۃ جلد ۳ کتاب الجہاد
باب الجزیہ فصل الثانی و مظاہر حق مطبوعہ ۱۲۹۸ ہجری صفحہ ۱۶۳ -
اس قلت مقدار کو معلوم کرکے ہر شخص سمجھہ جائیگا کہ یہہ زبردستی ہے یا بڑی
رعایت ہے ❊ قال اللہ تعالیٰ جلشانہٗ
وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ
كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ یعنے اگر کوئی مشرکون میں پناہ مانگے
تجہسے پس پناہ دے اُسکو یہانتک کہ سُنے کلام اللہ کا پھر پہنچا دے اُسکو
جگہہ امن اُسکی مین یہہ اسواسطے ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین جانتے (سورہ توبہ
رکوع ۱)
پھر اگر دینی کام مین جہاد ناجائز ہو تو دنیاوی نفع کے لئے جو صرف چند روزہ ہے
شروع عالم سے جو سلاطین اور حکام ایک دوسرے پر فوج کشی کرکے لڑتے بہڑتے رہے ہیں
اُنکو کہاں ٹھکانا رہا کیونکہ وہ خونریزی تو خدا کے حکم سے بھی نہین ہے یعنے

اگر دین کے لئے لڑنا جائز نہین تو دنیا کے لئے کب جائز ہو سکتا ہے اور تعجب یہہ ہے کہ کسی بادشاہ یا حاکم سے انکار کرنے والا باغی ٹھہر کر سزا پائے اور خدا کے پیغمبر سے انکار کرنے والا جب ثابت ہو جائے کہ وہ پیغمبر سچا اور نبی برحق ہے دنیا اور آخرت کی سزا کے لائق نہ سمجھا جائے۔ دینی و دنیوی تاریخ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۴۸ء صفحہ ۲۱۹ مین پادری گسٹس براڈمیڈ صاحب فرماتے ہین کہ الیاہ اسبات کا مستحق تھا کہ وہ آسمان سے آگ اتار کے خدا کے خادم کے حقیر جاننے والون کو ہلاک کرے انتہی ؞

پھر یہہ کہ دین کی بابت لڑنے والون کی بہ نسبت دنیاوی لڑنے والون سے زیادہ ڈرنا چاہیئے کہ وہان خدا اور رسول کا واسطہ جان و مال و عزت کی حفاظت کے لئے کافی ہے اور یہان کسیطرح امن بغیر جان یا مال و عزت دیئے ممکن نہین وہ خدا کے خوف سے کیا جاتا ہے اور یہہ نفس کے راضی کرنے کے لئے۔

اُسمین خدا پرستونکو اور بموجب حکم الہی بت پرستونکے بھی بچون اور ضعیفون اور عورتون اور بیمارون اور امن چاہنے والون اور لاچارون وغیرہ بلکہ درختون اور جانورون کو بھی کچھ خطرہ نہین اور اسمین جو کہ بحکم خدا و رسول ہے جیسے بت پرست ویسے ہی خدا پرست جیسے بیمار ویسے ہی تندرست اُنکی نظر مین کوئی رعایت کے قابل نہین ہے کیونکہ یہہ سب تمیز صرف خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے پس دنیاوی لڑائی اور دینی لڑائی مین ہر بات کا ایسا ہی تفاوت ہے جیسا کہ دنیا و دین مین تفاوت ہے۔ اور انبیاء و سلاطین بنی اسرائیل حضوصا حضرت موسیٰ اور حضرت یشوع اور حضرت داؤد کی لڑائیان یاد کر لی چاہیین خاصکر قاضیونکی کتاب کو دیکھنا چاہیئے اور حضرت الیاسؑ نے چارسو پچاس آدمیونکو جو بعل دیوتا کے پوجاری تھے (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۲) قیصون مین ذبح کیا

(اول سلاطین ۱۸ باب ۴۰ اور ۱۹ باب) اور یہہ سب پوجاری اخی اب بادشاہ اسرائیل کے پاس معزز تھے اور اول سلاطین ۱۳ باب اور ۲ مین ایک نبی خداوند کے سخن سے مذبح کے سامنے چلایا اور کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھہ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام یوسیاہ ہوگا سو وہ ادنچے مکانونکے کاہنون کو جو تجہپر بخور جلاتے ہین تجہہ مین ذبح کریگا اور آدمیونکی ہڈیان تجہہ پر جلائی جائینگی انتہی اور ۲ سلاطین ۱ باب ۹ - ۱۲ مین ہے کہ حضرت الیاس نے دو دفعہ پچاس پچاس اسرائیلیونکو اخذیاہ بادشاہ اسرائیل نے بہیجا تہا آسمانی آگ سے جلادیا اور ۲ سلاطین ۲ باب ۲۴ مین ہے کہ حضرت الیشع نے ۴۲ گستاخ لڑکونکو ریچہونسے پہڑوا ڈالا اور اول سلاطین ۱۵ باب ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مین ہے کہ آسا نے اپنے باپ داؤد کی مانند خدا کے حضور نیکوکاری کی اور لونڈونکو ملک سے خارج کیا اور اُن بتونکو جنہین اُسکے باپ دادون نے بنایا تہا نکال پہینکا اور پہرت کی مورت کو وادی کدرون مین جلا دیا انتہی۔ اور وہ جو عیسائی علما کہا کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ کے وقت کا جہاد اُس قوم کو سزا دینے کے لئے تہا اور اُنکے لئے یہہ حکم نہ تہا کہ توبہ کرین اور ایمان لائین تو اُنکی جان بخشی ہوجاوے اسلئے اسکو جہاد نکہنا چاہیئے یہہ قول اُنکا محض ناواقفی سے ہے دیکہو استثنا ۲۰ باب ۱۰ اور یشوع ۱ باب ۱۸ اور گنتی ۳۱ باب ۷ - ۱۸ - ان سب مقامون سے ثابت ہے کہ فرمانبرداری اختیار کرنیکے بعد پہر اُنکا قتل ضرور نہین۔

پادری تیسرنگ صاحب فرماتے ہین کہ جب ملک کنعان بارہ فرقون بنی اسرائیل مین تقسیم ہوا تو سور شہر مع سرزمین یہودہ کے فرقہ کو عنایت ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے کبہی یہودنے اُس زمین کو ضبط نہ کیا۔ خواہ یہودکی غفلت خواہ سور کی توبہ مگر توبہ تہی تو تہوڑی دیر کی ہی (دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۲) اس

ظاہر ہے کہ توبہ کی معید نہین ہی اس تہا اور حضرت یشوع نے راحاب اُسکے خاندانکو امن دیا دیکہو یشوع ۶ باب ۲۵ اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی راحاب کی نسل سے تہے (متی ۱ باب ۵)
پس اگر یہہ جہاد نہوتا اور صرف قتل ہوتا تو عیسائی اپنا نجات دہندہ کہانسے پاتے جبکہ راحاب کی نسل سے اُسکا ظاہر ہونا مقدر ہوچکا تہا اسلئے عیسائیونکو اپنا نجات دہندہ جہاد ہی کی غنیمت سمجہنا چاہیئے - اور جب ثابت ہوا کہ صرف جہاد تہا جیسے کہ مسلمانون مین رائج ہے بلکہ اس سے نہایت سخت تر تو اب اُسکی تعریف مین عبرانیونکا ۱۱ باب ۳۲ و ۳۳ دیکہنا چاہیئے کہ کسقدر فضیلت اُسکی بیان ہوئی ہے اب مین اور کیا کہون فرصت نہین کہ جدعون (قاضیونکا ۶ و ۷ و ۸ باب) اور برق (قاضیونکا ۴ باب ۶ - ۲۴) اور شمسون (قاضیونکا ۱۳ باب ۲۴) اور افتاح (قاضیونکا ۱۱ باب ۱ - ۳۳) اور داؤد (اول سموئیل ۱۶ باب ۱ و ۱۳) اور سموئیل (اول سموئیل ۱۲ باب ۲۰) اور نبیونکا احوال بیان کرون کہ اُنہون نے ایمان سے بادشاہتونکو مغلوب کیا اور راستی کے کام کیئے اور وعدونکو حاصل کیا شیر ببر کے منہ بند کیئے انتہی ؁

۱۰۹۹ء مین فرنگستان کا نصرانی لشکر جو صلیب دار مشہور تہا ملک یہودیہ پر (مسلمانون سے) جہاد کرنے کو چڑہ آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کرکے لیلیا انتہی الکتاب سے مقامات المعروف بہ چہابہٴ رومن مرزاپور ۱۸۴۱ء تالیف پادری شیرنگ صاحب۔ ہندی تواریخ کلیسیا حصہ ۲ باب ۱ صفحہ ۱۵۰ سطر ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے کہ ڈینمارک کی فوجون نے رگین ٹاپو کی جنگلی لوگونکو فتح کرکے زبردستی اُنکی بت پرستی چہڑوا کر عیسائی کیا - اور استہونیونکی قوم کو ساتہہ بہی ایسی ہی زبردستی کرکے عیسائی کیا اور بعضے جوانمردون نے جنکے لقب کا ترجمہ تیغ بہادر ہے لیونیون اور کورلنڈیون کی قومونکو فتح کرکے عیسائی کیا اور المانی جوانون نے

سن ۱۴۳۰ء سے ۱۴۸۳ء تک یعنے ترپن برس لڑائیان کرکے اور بہت لوگونکو قتل کرکے ملک پروشیہ کے باشندونکو عیسائی کیا۔ ۱۵۰۰ء کے قریب جب فرڈ نیند باد شاہ اسپین مین فرمانروا تہا اسپین والون نے جو مسلمان اونکے ملک مین رہگئے تہے انہین نکالدیا مہدی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۱ سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۲۰۰ مین لکہا ہے دو چار مہینہ کے عرصہ مین سردار اہل اسلام نے جبرالٹر سے تیونن تک جو کنارہ نہر خلیج بسکی کے واقع ہے فتح کرلیا۔ اس سرزمین مین ہزارون گروہ یہودیون کی سنے جو تمام سلطنت مین پہیلی ہوئی تہی اور جنکو نصرانیون نے ایذا دی تہی اہل اسلام کی مدد کی۔ اہل اسلام نے ۷۱۲ء (بقول جان دیون پورٹ صفحہ ۱۰۵ ۷۱۲ء مین عبدالرحمٰن اول نے اسپین کو فتح کرکے) شہرون اسپین کے باشندونکو اجازت دی کہ وہ اپنے قوانین اور مذہب قائم رہین تہی لباب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲۰ مین ہے کہ موزا (یعنی موسیٰ) نائب ابوالمنذر نے اپنے بیٹے تعرق کو اسپانیہ مین بہیجا کہ اُس نے ایک ہی بڑی لڑائی مین زیر بس کے میدان مین جو اندالوسیا مین واقع ہے ۷۱۱ء مین گاتہی شاہ رودریگو کو مقتول کرا کے تاج لیلیا مظفرون نے فقط ملک کی مالکیت پر اکتفا کیا اور مغلوب گاتہون کے ملل و شرایع و مذاہب سے مزاحمت نکی انتہی۔ مسلمانون نے تو اہسپین لونکے ساتہہ یہہ سلوک کیا تہا کہ جو بیان ہوچکا اب اسپین والون نے جو مسلمانونکے سلوک کا عوض کیا اُسکا حال سنیئے۔ سیر الاسلام ترجمہ باب ۳ صفحہ ۹۸۔۳۰۰ لکہا ہے خود ترقی (یعنے عیش و لذات) مسلمانونکے موجب اسلام کی بربادی کا ہوئی۔ اُنکے قاعدہ مین لڑائی کی سستی آگئی اور اُنکے عزم جنگ مین فرق پڑگیا۔ ضمنیس کے عہد صلح کے توڑ ڈالنے سے جو کہ بڑا متعصب پادری اور اسقف تولیڈو کا تہا مسلمان خفا ہوئے اور یہ خفگی قرار دی گئی کہ سرکشی ہے۔

ہزارون مسلمانون نے جنکو اعتقاد صادق اور ایمان کامل نصیب تھا اپنی
جانون کو راہ حق مین نثار کیا اور جو شخص کہ ضعیف الایمان تھے اُنھون نے مارے
ڈر کے عیسائی مذہب کو اختیار کیا ۔ سولھوین صدی کے شروع سے آخر تک
سلاطین اسپین نے جنکا مذہب رومن کاتھلک تھا مسلمانون پر اسلیئے کہ وہ مذہب
عیسائی اختیار کرلین بہت جبر کیا اور طریق کو اپنے مذہب کے کہ جسمین تشدد
کسیطرح کا روا نتھا بھول گئے ۔ چارلس پنجم نے عہد اپنا جو مسلمانون سے کیا تھا
کہ وہ اوسکی پناہ مین رہین توڑ ڈالا اور یہہ اشتہار دیا کہ سب مسلمان رسمین
عیسائی کو عمل مین لادین ۔ ہزارون شخص اس حکم کو کہ جسمین سراسر ظلم تھا
بجالائے اور مرتد ہوگئے ۔ مراد اُن لوگونکی جو تحقیقات حال مذہب مجرمونکی
کے لیے متعین ہوئے تھے اور جنھین اس مذہب والون سے کمال عداوت اور
تعصب تھا بر آئی یعنے اُنھون نے اپنا عوض لیا ۔ اگر ان شخصون مین سے جنکا یہہ
منصب تھا کہ عقائد اور رسوم قوم نصرانی کو نگاہ رکھین اور جس شخص کو خلاف
طریقہ مذکور کے پاوین سزادین کوئی نشان اسلام کا دیکھہ پاتے تو وہ مسلمانونکو
خیال کرتے تھے کہ وہ مذہب عیسائی سے مرتد ہوگئے ہین اور اونسے مرتدین
مذہب کے موافق پیش آتے تھے ۔ ہر ایک پادری دشمن ہوگیا تھا پادریون کے
سلطان نے جسکا مقر روم تھا اپنے نائبونکو اُنکی سستی اور غفلت کے سبب سے
لعنت و ملامت کی (کہ کیون اب تک سب مسلمان عیسائی نہوگئے) جبکو
آمدنی پادریون رومن کاتھولک کی تیار مین کلیساؤن کے جو مسلمانو
عیسائی کرنے کے واسطے بنائے گئے تھے کم ہوگئی ۔ پادریون نے یہہ تجویز
کی کہ کوئی مسلمان اسپین مین نرہنے پاوے اور انکا بالکل اخراج اس
ملک سے ہوجائے ۔ انجیل مقدس اسلیئے کہ اپنے مقدمہ کے نئے کوئی حیلہ بناوین

طلب کی اور بادشاہ سے یہہ کہا کہ تمام و نشان نہ رکہنا مسلمانون کا بادشاہ کا تہولک مذہب والے پر ایسا واجب ہے جیسا کہ نکال دینا کافرون کا زمین موعود (یعنے کنعان) سے بادشاہون اور سردارون یہود پر فرض تہا - چارلس پنجم اور فلپ دوم اور فلپ سوم کے وقت مین جو نہایت کم ہمت تہا مقدمہ نے پادریونسے مضبوطی حاصل کی - فرمان بادشاہی اس مضمون کا جاری ہوا کہ مسلمان ویلنشیا اور اسپین کے ہر ایک ضلع سے کنارہ جنوبی کو چلے جاوین اور بادشاہی جہازون پر سوار ہوکر افریقہ کو رخصت ہون اور اُنہین یہہ اجازت ہوئی کہ وہ اپنے مال و اسباب مین سے تہوڑا سا اپنے ساتہہ لیجاوین اور باقی مال کے زمین کے مالک حقدار ہین - (ان نکالے ہوئے) مسلمانون کو میدانون مین افریقہ کے عربون بدوی نے لوٹ لیا - بسبب ماندگی اور بہوک کے تمام آدمی جلاوطن لوگون مین سے اہل اسلام کے بڑے بڑے شہرون مین جو بیچ افریقہ کے واقع تہے یہہ پہنچ سکے اور بعد جلاوطن ہونے ویلنشیا سے کئی مہینہ کے عرصہ مین ایک لاکہہ سے زیادہ آدمی تکلیف و سختی سفر کی سے مرگئے - اسوقت کی تواریخ مین اسپین کے بالکل احوال خونریزی کا لکہا ہے - اکثر بہادر مسلمان اسپین کے پہاڑ ونکو اس خیال خام سے کہ وہان لڑینگے اور اطاعت مین کسی شخص کے نرہینگے بہاگ نکلے - لیکن فوج بادشاہی سے مقابلہ نہ کرسکے - اُنکے مال و اسباب کو بادشاہ ببقل اور فاسق کے رفیقون نے جنکو نہایت طمع تہی ضبط کرلیا اور گرفتار کرنے والیکے لئے کچہہ انعام مقرر ہوا - اُنہین سے تہوڑے آدمی پکڑے آئے اور افریقہ کو بہیجے گئے اور بعضی بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑہے اور نہ تمیز کرتے اسبات کو کہ وہ مرد

ہین یا عورت ماری گئی اور جو لوگ کہ اسپین والونکے ہات نہ لگے وہ لتعاقب گئی گئی اور سرد ہی اور بہوک کے مارے پہاڑون اور جنگل مین مر گئے۔ مسلمانونکی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتہہ اسپین سے خارج کیا۔ رومن کاتہولک مذہب والون مین سے جن لوگونکو مسلمانون سے تعصب تہا بہت خوش ہوئے۔ (اور تمام مساجد اور معابد وغیرہ نصرانی تصرف مین آئے خصوصاً وہ مسجد گرجا گہر اب تک ہے جسکو) پہلے بادشاہون خاندان بنی اُمیہ نے بیچ کوردوا کے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس کے موافق عرض وطول وارتفاع وخوبصورتے اور رونق مین آٹہہ برس کے عرصہ مین تعمیر کروائی۔ اسکی چہتون کے تلے ایک ہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے لگے ہوئے تہے اور پیل کے اسی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تہے دولت ملک کی خرید نے مین عطریات ممالک مشرقی کے صرف ہوتی تہی اور چار ہزار سات سو چراغ ہمیشہ راتکو روشن ہوتے تہے اس تختگاہ خاندان بنی اُمیہ مین دو لاکہہ گہر اور چہہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمام واسطے آرام خلقت کے تیار تہے انتہے تمت کلام مہذب التواریخ جلد ۱ مطبوعہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۱۳۱ باب ۹ فصل ۸ کے شروع مین لکہا ہے کہ شاہین کی ظفرون نے یورپ کے نواح شمالی مین مسیحی دین پہلایا انتہے

اور ۱۴۹۲ع مین جبکہ براعظم امریکہ ظاہر ہوگیا اسپین والون نے ایسے ناواجبی طور اور سختی سے امریکہ والونکو عیسائی کیا کہ بیان سے باہر ہے از ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۱ اپیل ویڈ صاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تہے کہ ہمنے جو بارہ لاکہہ اہل ترکی (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تہا صاحب موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکہی ہے کہ اسپین صاحب

اپنی کتاب موسومہ ہسٹری و سیٹیریشن ڈیم لاڈس ترکش ڈمی لائیس انڈیا مین لکھتے ہین
کہ مینی سینٹ ٹومنگو او جمیکا کے جزیرے دیکھے اونمین تمام جگہہ پہانسیان کہڑی
تہین اور وہ لوگ ہسپانیہ امریکہ والونکو ایکدفعہ پہانسی دیتے رہتے تہے اور
کہتے تہے کہ یہہ ہم تیرہ حواریون کے حضور قربانی کرتے ہین وہی صاحب لکہتے ہین کہ مینے
دیکہا کہ یہہ لوگ اہل امریکہ کے چہوٹے چہوٹے زندہ بچونکو کتون کے آگے ڈالکر
پہڑوا رہے تہے انتہے ازحاشیہ کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب جسکا ترجمہ
موید الاسلام ہے مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۹۵ اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو
کتاب کے صفحہ ۱۶۲ و انگریزی صفحہ ۱۴۵ مین لکہتے ہین کہ دنیا کے ایک
کروڑ بیس لاکہہ باشندے مذہب کے تلے قتل ہوئے یقینی ہمین اسبات کا اقرار
کرنا چاہئے کہ ایسے خوفناک مذہبی لڑائیان عیسائیون کے سوا کبہی اور کسی قوم مین
نہین ہوئین جو دو صدیون تک قایم رہی ہون انتہے تمت کلامہ
جورڈ صاحب فرانسیسی کہتے ہین کہ ہمین سچ بولنے مین کچہہ باک نکرنا چاہیے
کہ فرانس کے بادشاہون نے مسلمانون کے طریقہ سے مذہب عیسائی کی فرینہ
اور سیکسنز کے ملکونمین بنا ڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سے اوسے شمالی ملکون
مین پہیلایا یہی طریقہ یعنے زبردستی ولیم فاتح نے* سنہ ۱۸۰۰ء میں ...ازان ...
ساتہہ جنہون نے پوپون کی حکومت سے انکار کیا تہا برتا گیا اور نئی دنیا کے باشندون
کے ساتہہ بہی یہی سلوک کیا گیا تہا انتہے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب مطبوعہ
سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۶۲ (لیکن مسلمانون نے ایسا ظلم تو کبہی نہین کیا ہے
جورڈ صاحب فرانسیسی نے یہان مسلمانونکا نام زبردستی لکہہ دیا) پہر جان ڈیون پورٹ
صاحب اردو صفحہ ۱۶۱ و انگریزی صفحہ ۱۴۴ مین لکہتے ہین قسطنطین نے نایس
کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دیئے جنسے یہہ نتیجے نکلے و

جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیارات کے باعث سے نو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے یہہ لڑائیان
رہین اور کروڑون انسان مارے گئے انہین اختیارات کے باعث سے
بسبب لشتٹ غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئے اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئے
راین دریا سے لیکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتھر اور پوپ کے معتقدین
قتل ہوئے ہنری ہشتم اور اوسکی بیٹی میری نے لاکھون آدمی قتل کروائے
فرانس مین سینٹ بارتھولومیو کے عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی
قتل ہوئے اور چالیس برس تک فرانسس اول کے زمانہ سے ہنری چہارم کے
پیرس مین داخل ہونے تک ہزارہا عیسائی مارے گئے مجلس انکویزیشن یعنے تمام
محکمہ تحقیقات بدعات کے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے انتہے پہر ہی
صفحہ ۱۶۱ کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ پانسو آدمی ذی رتبہ اور دس ہزار آدمی
صرف پیرس مین قتل ہوئے اور اوسکے ضلعون مین بہی ہزارون مارے گئے اوس
زمانہ مین گرگوری سیزدہم پوپ تہا اوسنے تمام قاتلون کو قتل کے گناہ سے بری
کر دیا اور اوسپر طرہ یہہ کیا کہ اس خوشی کے ظاہر کرنیکے واسطے جلسہ کرنیکا حکم دیا اور
بڑی دہوم دہام سے ایک شعر کہا اور ایک ہار بیچی ایک اور بیچا ہی یہہ دیکہو کہ اوسنے اس
قتل کے یادگار مین ایک تمغہ ڈہلوایا اوسکے ایک طرف تصویر بنوائی اور دوسرے
طرف حضرت عزرائیل کی تصویر بنوائی اور اوس تصویر کے اوپر یہہ الفاظ لکہے
قتل ہرا قسطنطنیان پہر اوسی حاشیہ کتاب جان ڈیون پورٹ مین لکہا ہے کہ محکمہ
انکویزیشن لورینٹی صاحب مورخ محکمہ تحقیقات بدعات لکہتے ہین کہ ۱۴۸۱ع سے
لیکر ۱۸۰۸ع تک جتنے آدمی اوس محکمہ نے جلائے یا قتل کئے وہ تعداد مین تین لاکہ
چالیس ہزار سے زیادہ تہے انتہے

تاریخ سلطنت انگلیشیہ مولفہ حکام سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۶۸ء
صفحہ ۷۰۴ مین لکھا ہے کہ ملکہ میری کے فرانس سے چلے آنیکے بعد یہان
خانہ جنگی کا ہنگامہ شروع ہوا یہہ خانہ جنگی اصل مین ملکی لڑائی نہتی بلکہ کاتہولک اور
پراٹسٹنٹ کی تکرار تہی اور یورپ مین مذہب پراٹسٹنٹ جاری ہونیکے بعد سوبرس
تک جتنی لڑائیان ہوئین سب اسی قماش کی تہین انتہے اب اس سوبرس
کے قتال کو تاریخ انگلستان مین دیکھنا چاہیئے کہ لاکہون آدمی قتل ہوگئے
رومن کاتہولک اس جہاد کو جہاد توفیقی کہتے تہے اور اپنے جہنڈون پر صلیب
اور عشاء ربانی کی میز کے پیالے بناتے تہے (ایضاً صفحہ ۷۰۶) مرات الصدق
مولفہ پادری بیڈیلی صاحب اور ترجمہ طامس انگلس صاحب حسب ارشاد
پادری مریا انجلو صاحب کاتہولک مشنری چہاپہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۵ مین
لکھا ہے قولہ اب ہمین ان سنگدلیون اور ظلمون پر غور کرنا چاہیئے جو پروٹسٹنٹون نے
کاتولیکون کے ساتہہ زمانہ حال تک کین کیونکہ اس مطلب کیواسطے زیادہ
ایک سو سے بیرحم اور ناانصاف قانون بنائے گئے تہے اور ہم اونہین سے
چند بیرحمیون کا ذکر کرینگے یعنے کاتولیک اپنی والدین کی جایداد پر قابض ہوسکتے
تہے نہ بعد اٹہارہ برس کے سن کے زمین مول لے سکتے تہے کاتولیک نہ کتب
رکہہ سکتے تہے نہ تعلیم دے سکتے تہے کیونکہ اسکی سزا مین دائم الحبس ہوتے تہے
کاتولیکون کو دو چند خرچ دینے پڑتا تہا اور جو کسی پادری نے نماز کی تو اوسے تخمینا
تین ہزار روپیہ کی اپنے مال سے قرقی مین دینے پڑتا تہا اور جو کوئی شخص
نماز سنے تو اوسپر تخمیناً سات سو روپیہ کے جرمانہ اور ایک برس کی قید کا حکم
تہا اگر کوئی کاتولیک یا اور شخص اپنے لڑکے کو انگلنڈ سے باہر کاتولیک مذہب
مین تربیت پانیکیواسطے بہیجے تو وہ اور اوسکا لڑکا اپنی ملکیت سے علاوہ اپنی

قانون سے محروم کیے جاتے تھے اور انکا اثاث البیت اور مواشی اور ہر ایک جایداد ضبط ہوتا
تھا جو کوئی کاتھولیک تواروں اور عیدوں کو پروٹسٹنٹوں کے گرجا مین نجاتا
تھا تو اوسپر ہر مہینے دو سو روپیہ جرمانہ ہوتا تھا اور جو لندن سے پانچ میل سے
زیادہ دور جاتا اوسپر ہزار روپیہ کا جرمانہ تھا جو کوئی کاتھولیک عورت شادی
کرتی اوسکے جہیز سے دو حصے ضبط ہوتے اور وہ اپنے خاوند کی وصیہ ہو سکتی
نہ اپنے خاوند کا اسباب پاسکتی تھی اور شادی کے بعد عورتین قید مین رکھی
جاتین جب تک کہ خاوند دس روپیہ مہینا یا تیسرا حصہ اپنی زمین کا سرکار مین
ندیتا اور آخر کو سب کاتھولیک مقید ہونیکو تجویز کیے گئے جو پروٹسٹنٹ کا مذہب اختیار
نکرین اور اونکے لئے تازیست جلاوطنی کا حکم تھا اور درصورت انکار قتل کیے
جاتے تھے اہل کاتھولیک اپنے گھر مین ہتیار نرکھ سکتا تھا اور نہ پچاس روپے
کی قیمت سے زیادہ کے گھوڑے پر سواری کر سکتا تھا اور بموجب قانون الزبتھ
بادشاہزادی کے جو کوئی پادری متولد ریاست انگلنڈ کا بغیر پروٹسٹنٹ ہونیکے
تین دن انگلنڈ مین ٹھہرتا وہ غدار متصور ہو کر مارڈالا جاتا اور وہ بھی جو اوسے اپنے
گھر مین اوتارتا مارڈالا جاتا بموجب انہین خونی قانونونکے دو سو چار آدمی بادشاہزادی
الزبتھ کے عہد مین محض کاتھولیک ایمان کے سبب مارڈالے گئے منجملہ اونکے
ایکسو چار تو پادری تھے تین شریف بیبیان اور باقی معزز لوگ اور اوسکے علاوہ اونکے
نوہ پادری اور اور بزرگ شخص اسی عہد بادشاہت مین بحالت مقیدی مرگئے اور
ایکسو پانچ تازیست جلاوطن کیے گئے اور اور بہت چابکوں سے مارے گئے جرمانہ
کیے گئے لوٹے گئے کہ اونکے خاندان ویران و تباہ ہو گئے سنہ ۱۵۸۷ع مین میرے
بنام ہسکاٹ کی نامور بادشاہزادی کاتھولیک ہونیکے سبب قتل کیی گئی پھر
مرات الصدق صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۶ مین سے ہے ڈاکٹر ہیچ وارڈ ہمکو بارہ سو آدمیونکے نام بتلاتا

تہا جو اپنے مذہب کے واسطے پیشتر ۱۵۸۸ء سے قتل کئی گئے (دیکہو کانسرٹ
اکلیسیا کاتولیک ڈاکٹر رچ واٹر کی) سوا انکے جو آیندہ عہد سلطنت مین سیکڑون اور
قتل کئی گئے وے جو مارے جاتے تہے سولی پہ کہنچے جاتے گردن سے لٹکائے
جاتے اور زندہ ٹکڑے ٹکڑے کئی جاتے اونکی انتڑیان جیتے جی نکلوائی جاتین اور
اونکے روبرو جلوائی جاتین سر کٹوائے جاتے اور بدن چار پارہ کئی جاتے شکنجے
مین کہنچے جاتے جس سے اونکے عضو ہر ایک رگا رگا کے تانتے جاتے تہے یہان تک
کہ جسکا ذکر کرنا معیوب اور زبون ہے ایک قسم کے چکّر پر جسے اسکا ونجرس
ڈاٹر کہتے تہے وہی چپکائے جاتے تہے اور اونکے بدن یہانتک توڑ توڑ کے جہکائی
جاتے تہے کہ سر اور پاؤن مل جاتے تہے (ڈاکٹر ملنر کے مکتوب ہر صفحہ ۱۳۴
شلیر کی یادداشت جلد پہلی صفحہ ۱۷۴) قید سے ایک ایسی جگہہ مین جو لٹل آیس
کہلاتے تہی جسمین ایک سوراخ ایسا چہوٹا ہوتا تہا کہ انسان نہ کہڑا ہو سکے
نہ بیٹہہ سکے نہ لیٹ سکے آہنی دستانہ سے جسمین ایسے پیچ لگے ہوئے ہوتے تہے کہ
ہاتہہ کو یہانتک کہینچا تہا کہ ہڈیان چور چور ہو جاتی تہین یا سوئیون سے جو تکلیف دینے والی تہا
ناخنو نمین گڑائی جاتی تہین یا فاقہ زدگیون سے وے سب ہلاک کئی جاتے تہے
(ڈاکٹر ملنر کا مکتوب ہر صفحہ ۱۳۴ لوٹ مین اور شلیر کی جلد پہلی صفحہ ۱۵ وغیرہ)
اور اس شخص کو جو کسی کاتولیک پادری کو نشان دیوے اور ان کم بخت ستائے ہوؤن کے
اوٹہالے کو پکڑ لاوے ہزار روپیہ انعام ملتا تہا یہ سب ظلم فقط انگلنڈ ہی مین منحصر نہ تہے کیونکہ
الزبتہ آیرلنڈ تک بہی اپنے دست ظلم کو دراز کر چکے تہے اور وہان اوسنے بہت سے
بیگناہ کاتولیکون کو خفیہ قتل اور اقرار مذہب کی خاطر مروا ڈالا کاتولیک قیدیون کے
ناخن انگلیون سے اوکہاڑ لینا تو معمولی بات تہی اور پادریون کے سرونکو لکڑیون
اور ہتہوڑون سے یہانتک کہودنا کہ بہیجا نظر آجاوے اسکے ازمرات اسحق چہاپ گویا کیا

سنہ ۱۵۱ء صفحہ ۵۲ - ۶۱ اور اسیطرح تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۹۰ ۲ مین بہی ہے
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۷۳ مین ہے کہ سنہ ۱۵۳۶ء کے تین برس بعد یعنے سنہ ۱۵۳۹ء مین
بڑی بڑی خانقاہین مسمار کیگئین عرض ۲۱۹ ۳ خانقاہین اور پرستشگاہین کہنڈر
ہوگئین اونکی بربادی سے بادشاہ ہنری ہشتم کی سالانہ آمدنی مین سولہ لاکہہ دس ہزار
روپیے کی افزونی ہوئی انتہے
جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۷۹ مین لکہتے ہین کہ ہم فرض
کرتے ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ
کیونکر الزام لگا سکتے ہین جو اپنے پادری کارڈنل ضمینیس سے ناراض ہوئے
جسنے سنہ ۱۵۰۱ء مین تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان
کی یہہ کتابین قرآن سے مستنبط ہوگئین اسیطرح عیسائیون نے مشہور سرو خانہ کو
منہدم کیا اور اس سے بہی زیادہ وینڈل قوم کی طرح یہہ بیوقوفی کی کہ فغفور چین کی
عمدہ عمدہ عمارات اور دفترون کو برباد کردیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۲۰ مین لکہا ہے
کہ سنہ ۱۵۴۹ء مین تمام انگلستان مین تباہی اور گداگری پہیلی (سنہ ۱۵۳۹ء کا حال دیکہو)
بہت سخت سخت قانون بنائیگئے جج لوگون نے مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور
سائلون کو جہان پائین پکڑ لائین تاکہ پانچہین نمبر کا پروانہ گداؤن کے باب مین
اونکے سینہ پر جلایا جاوے اور یہہ بہی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو پکڑوا دیگا وہ فقیر اوسکا
دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت ہوئی سنہ ۱۵۵۳ء مین
میری یعنے مریم تخت پر بیٹہی اور اوسنے پوپی مذہب کو پہر قایم کیا ۱۲ فروری سنہ ۱۵۵۴ء
کو لیڈی جین گری اور لورڈ گلی گلفرڈ ڈڈلی قتل ہوئی سنہ ۱۵۵۵ء مین پروٹسٹنٹ
مذہب والے عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لٹیمر اکسفورڈ مین بدعتی
ہونیکے الزام پر جلائے گئے تمام قید خانے بدعتیون سے بہر گئے میری نے تمام گرجون کے

متعلق نہین یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کے لئے ضرور ہے
بدکاریان نہایت زیادہ ہوگئین تفرقیون اور بڑی بڑی خطاؤن کی کثرت ہوئی انتہے
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۲۶ مین ہے کہ امرائے اقوام سے اور گنوار غلامون سے
کچھہ بھی بہتر تھے انتہے اون نئے ملکون (یعنے امریکہ) کے لوگون کی طرف یہہ سمجھہ کر
کہ وہان کنوز وافر تھا اہالی اسپانیہ نے مذہب وسیاستہ المدن کے حیل سے دست
ظلم وتعدی کو ایسکہ دراز کیا مسیحی دین کی ترویج کے لئے شکنجے اور جہاڑو اور لوکتی
تھے وہان کے لوگ جانورون کی مانند شکار کئے جاتے تھے اور جنگل مین جیتے جلائے
جاتے تھے ہسپانیولا مین تین لاکھہ آدمی تھے اور کیوبا مین پہر لاکھہ سے کچھہ اوپر یہہ
سب چند سال کے عرصے مین بالکل منہدم (یعنے معدوم) ہوگئے انتہے
ازلب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ پہر جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے
صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکھتے ہین کون ایسا ہی جس نے شوربی (یعنے مردانگی)
کی مابقی یعنے سلطنت اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو
کون شخص ایسا ہے جسنے اوس عمدہ قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹھہ سو برس تک
حکمرانی کی مگر اوسکے مخالف مورخون نے بہی اونکی ایک بیرحمی کا بہی ذکر نہین کیا
(یعنے کبہی اونسے بیرحمی نہین ہوئی تہی) کون ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے
پادریون کی اس حرکت سے نادم نہو کہ اونہون نے اپنے حکام سے زبردستی
سلطنت اور ظلم اوس قوم پر کرایا جنکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہے
تھے کون ایسا متنفس ہے جو جمینیس پادری کے اس حرکت کے کرنے سے
شرمندہ نہو کہ اوسنے کورڈوا کے (اسلامی) بڑے بڑے شعرا اور فلسفیون
اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلادیا اور اوس قوم کے سات سو برس کے
علم وادب کی کتابونکو برباد کردیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۸ اور انگریزی

کے صفحہ ۸۴ مین لکھاہے قولہ یہہ بات سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے
اہل یورپ ممالک ایشیا کے مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسیطرح نرہنے دیتے جسطرح
مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے — اور اسی صفحہ کے حاشیہ مین
لکھا ہے چیسٹ فیلڈ صاحب کا (ہشتاری کل ریویو صفحہ ۲۱۱) قول ہے کہ اگر اہل عرب
اور ترک لوگ اور مسلمان قومین عیسائیون سے اسیطرح پیش آتین جیسے کہ اہل یورپ نے
مسلمانون سے سلوک کیا تو غالب ہے کہ مذہب عیسائی مشرقی ملکون سے
بالکل نیست و نابود ہو جاتا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۹ مین لکھا ہے قولہ یہہ جو
اکثر مورخون نے لکھا ہے اور اب بہی بہت لوگ یقین کرتے ہین کہ یہہ قرآنی
مذہب صرف تلوار کے ذریعہ سے شایع ہوا تہا یہہ بالکل غلط ہے کیونکہ ہر ایک
غیر متعصب آدمی اونی فکر مین معلوم کر سکتا ہے کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ
جس مین انسان کی قربانی اور خونریزی کیجاے نماز اور زکواۃ قایم کی گئی ہی اور ہمیشہ
کے جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد ڈالی گئی تہی اور
یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کے واسطے سراپا برکت
تہا اور آنحضرت نے ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسیٰ نے بت پرستون
کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی انتہے پہر اوسی اردو کتاب کے صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ اور انگریزی کے
صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکھا ہے قولہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین یروشلم
کو بسرداری گوڈفرے دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس
کے قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند
قتل کر ڈالا نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے لڑکے بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوار رانون
نے ماؤنکو قتل کیا تہا اونہون ہی نے بچونکو قتل کیا یروشلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بہر گئین اور ہرطرف سے مجروحونکی آہ و زاری کی آواز آنے لگی اور جبکہ سلطان مصر

شام نے دوسرے صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کیا تو اوس نے ہرگز
ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپکو اسکے سپرد کر دیا سلطان نے ان عیسائیون
قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی قیمت
نہ ادا کر سکتے تہے اونہین مفت آزاد کر دیا اوس بادشاہ کی تہذیب اخلاق کے
سامہنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ رچرڈ شیردل کی بہی حقیقت کچہہ نہی —
یہہ اسلامی بادشاہ فقیر و نکیلے اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیواسطے اس
کی مہربانی اور فیاضی بے حد تہی رحم اور نیکیان اوسکی ذات مین بہت تہین اور
اوس نے اپنی زمانہ حیات مین ایسے تمام کئی کر اوسکے ہمعصر عیسائیونکو بہی ایسی کرنی
چاہیئے تہی — یہہ سلطان اپنے شبیہ ولیر اعقیل اور فیاض تہا دمشق کی سلطنت کی
تہوڑے سے عرصہ بعد اوسنے انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیگیا کہ میری وفات کے
بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جائے
اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت
اوس روپیہ سے قایم تہی جسے وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ
بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نے اوس سے
ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر
سنیکو بادشاہ نوارسی ناموافق رہا ایک غریب راہب نے سر دربار اسے ملامت
کی اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر سدوم کو جہان قوم لوط رہتے تہی خیال کرو
انتہٰی پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۱۷ مین لکہا ہے کہ ۱۵۰۹ء مین آٹہوان ہنری
تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا خود سر اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنی غصہ
کیوقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا انتہٰی
پہر اوسی اسعد کتاب کے صفحہ ۱۲۳ و انگریزی صفحہ ۱۴۷ مین لکہا ہے کہ کپتان صاحب

مشہور مورخ نے اسطرح لکہا ہے مسلمانون کی روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے تقدس کا فتوے دیا تہا مگر آنحضرت کے خلفا نے انکی احادیث اور عادات سے ایسی باتین اخذ کین کہ جن سے اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضرور بلکہ ثابت ہوتا تہا اسکے بعد اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۷ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین قولہ ترکی کے فقیہون نے اس مسئلے کی ایک مثال لکہی ہے اور وہ یہہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان عیسائی عورت سے پیدا ہوا اور مان اوسکی بڈہیا ہوگئی ہو اور گرجے کے دروازہ تک خود نجا سکے تو اوس مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اگر امیر ہے تو کسی سواری پر پہنچاوے اور اگر غریب ہے تو اپنے کندہے پر چڑہا کر لیجاوے اسکے بعد پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۷ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین یہہ حکایت مندرجہ ذیل اس ہمارے قول کی بہت معاون ہے جو بہی محمد کے عہد حکومت مین جبکہ وزیر اعظم نے ویینا شہر کا ۱۶۸۳ع مین محاصرہ کیا مگر اوس کو جون سوبیس کی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکے واسطے جس طرح وہ آنحضرت کے کسر شان کرنیکا عادی تہا اسیطرح اوس نے حضرت عیسے علیہ السلام کو فریبی اور مکار کہا مسلمان اوسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوئے اور اوسے گرفتار کرکے دیوان کے پاس لے گئے اور اوس نے اوسکو اوسیوقت قتل کیا اسکے بعد پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۴ مین وہ لکہتے ہین کہ اہل اسلام دعوت اسلام کرتے تہے مگر اپنے مذہب کو بجبر قبول نکراتے تہے اسکے بعد پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۴۱ و ۲۰۴ مین وہ لکہتے ہین قولہ جیسے کہ دنیا مین کوئی چیز عثمانیون (یعنے ترکون) سے انکا مذہب نہین چہڑوا سکتی ویسی وہ غیر قومونکے مذہب مین دست اندازی کرنا نہین چاہتے اگر کوئی انکو خوش کرے تو وہ یہہ دعا دیتے ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کرے اور اس سے مراد یہہ کہ خدا تجہے ایسی ہدایت

کریں کہ تو مسلمان ہو جائے لیکن اس سے زیادہ اور کچھہ دست اندازی نہین
کرتے ۔ پندرہوین صدی مین ہزارون بنی اسرئیل اسپین اور پرتگال سے
نکالے گئے اور ترکی (یعنے قسطنطنیہ) مین آکر قیام پذیر ہوئے یہان اونکی اولاد
چار صدیونسے بہت امن و امان سے رہتی ہے کاتہولک مذہب کو قسطنطنیہ اور
سمرنا مین پیرس اور لیونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہے کسی قانون مین یہہ
نہین ہے کہ اس ملک مین غیر مذہب والے اپنے مذہب کی رسمونکو پوشیدہ
کرین جب مردے قبرستان مین لیجاتے ہین تو ہزارون عیسائی مہنت شمع ہاتون
مین لئے اونکے ساتہہ ہوتے ہین اور انجیل کے نصائح پڑہتے جاتے ہین ہمیشہ
دیو کے دن پرا اور گلیٹا کے تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازارین مین نکلتے ہین اور
صلیب اور جہنڈا اونکے سامنے ہوتا ہے اونکی حفاظت کے لئے ترک لوگ اپنے
سپاہی انکا بکثرت اونکے ساتہہ کر دیتے ہین اور یہہ یکشا خود عثمانیونکو بہی رستہ مین سے
ہٹا دیتا ہے اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہو جاتی ہے اسلئے پہر دہی کتاب کے صفحہ
۸۷ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ جب ایکدفعہ کسی قوم نے خواہ رضامندی یا زبردستی
سے جزیہ قبول کر لیا تو پہر اونکو تمام اونکی پہلی آزادیان حاصل رہتی تہین اور یہہ بہی
اختیار رہتا تہا کہ اپنے مذہب پر قایم رہین جب کوئی بادشاہ جزیہ پر راضی ہو جاتا تہا
تو اوسکا ملک وسپر بحال رہتا تہا اور صرف وہ شرایط اوسی پوری کرنے پڑتی تہی
جو باج گذار بادشاہ کیا کرتے ہین ۔ ال فنسٹن صاحب کی تاریخ ہند صفحہ ۱۲ اسلئے
شاہ عبد القادر صاحب آیہ ولا تنکحوا المشرکات حتے یؤمن الخ (سورہ البقر رکوع ۲۷)
کی اسطرح تفسیر فرماتے ہین قولہ پہلے مسلمان اور کافرمین نسبت ناتا جاری تہا
اس آیت سے حرام ٹہرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اونکا نکاح ٹوٹ گیا
شرک یہہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسیکو سمجہے کہ اوسکو ہر بات معلوم ہے

یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اوسکے اختیار مین ہے اور یہہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اوس سے حاجت مانگے اوسکو مختار جانے باقی یہود و نصارے کی عورت سے نکاح درست ہے اونکو مشرک نہین فرمایا انتہے اور سورہ آل عمران رکوع ۶ کی اس آیت یعنے اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ کی تفسیر مین شاہ عبد القادر صاحب فرماتے ہین قولہ حضرت عیسے کے تابع اول نصارے تھے پیچھے مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہے و ابن السبیل والسائلین کے تفسیر مین شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہین و بدہان مال را سوال کنندگان خواہ مسلمان باشد خواہ کافر اگرچہ حقیقت احتیاج ایشان معلوم نشود انتہے اور یون تو ان اجراہم قرتین سے ثابت ہے کہ اہل کتاب اگر مسلمان ہون تو اونہین دونا اجر ہے پس یہود و نصارے کی مشورت خدا و رسول کے خلاف نمانانا چاہیئے اور دنیاوی معاملات مین جیسے سب بندگان خدا ویسے ہی یہود و نصارے بھی ہین چنانچہ قران مجید مین حقیقاً نے فرماتا ہے تحبونہم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتاب کلہ (آل عمران) اگرچہ ہم اونسے نہ ملین تو محبت کرنا کیونکر ثابت ہوا اب اسلامی عقیدہ کے اصول اور اخلاق محمدیہ و سنت کو دریافت کرکے عیسائیون اور مسلمانون کے حال مین امتیاز کر لینا چاہیئے پھر جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۹۶ مین لکھتے ہین قولہ عیسائی کہتے ہین کہ حضرت عمر نے سنہ ۶۴۱ع مین عمرو بن العاص کو حکم دیا کہ وہ سکندریہ کے کتب خانہ جلادے اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کے حمامون مین صرف کرے یہہ الزام بالکل جھوٹا ہے کیونکہ یہہ بات مشہور ہے کہ طالمی کی کتب خانہ کی چار لاکھ یا سات لاکھ کتابین جولیس قیصر کی لڑائی مین جل گئے تہین یہہ الزام جسے اکثر مورخ علی التواتر لکھتے

ہین بالکل بے بنیاد ہے اور اوس کا کذب دلایل مندرجہ ذیل سے ظاہر ہے (دلیل ۱) انحضرت صلعم کا حکم ہے کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کے ہات آئین اونہین برباد نکرنا چاہیے اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے قبضہ مین آئین اون سے فایدہ اوٹہانا چاہیے پس ایسا کیونکر ہوسکتا ہے کہ اہل اسلام انحضرت صلعم کے عدول حکمی کرتے اور اس کتب خانہ کو جلادیتے (دلیل ۲) ابو الفراج جسکے کہ خاندان نے اس کتب خانہ کے جلنے کے روایت بیان کی وہ اس زمانہ سے چہہ سو برس بعد ہوا ہے جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہے علاوہ اسکے اور مورخان قدیم خواہ عیسائی ہون خواہ مصری (مثلاً یوٹیکیوس مصری بطریق اسکندریہ جو سنہ ۸۷۶ سے سنہ ۹۴۰ع تک تہا اور جارج الماسین مصری مورخ جو سنہ ۱۲۲۳ع سے سنہ ۱۲۷۳ع تک تہا ان دونون قدیم مورخون عیسائی نے اور نیز اور ون نے) کسی نے اس حال کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرائکس جسنے کہ اسکندریہ کے کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکہین ہین لکہتا ہے کہ یہہ حکایت بالکل جہوٹی ہے کیونکہ اسکندریہ مین بڑے بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتہی صدی عیسوی سے پہلے تہے تعجب کی بات ہے کہ زمانہ حال کے مورخ اس حکایت کو بیان کرتے ہین حالانکہ گبن صاحب مورخ یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہے کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سے ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہے اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نے اسکا ذکر لکہا ہے انتہے تمت کلامہ

لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۵۴۳ سطر ۴ مین لکہا ہے کہ سنہ ۴۸ قبل مسیح کے اسکندریہ کے چار لاکہہ کتابونکا کتب خانہ جلگیا انتہے

گاڈفری ہگنس صاحب کا قول ہے کہ عیسائی اس معاملہ کو خوب چہپاتے ہین کہ

تالمیر کے مشہور کتب خانہ کا ایک حصہ قیصر کی لڑائیون مین جلادیا گیا اور باقی ماندہ یا دوسرا حصہ علیسای سعدی سوسس کے حکم سے اوس زمانہ مین جلایا گیا جبکہ اوسنے کل اپنی ممالکت مین مخالفون کے عباد تخانے خدا کی عظمت کے لئے جلادی اور تباہ کردی (حمایتیہ الاسلام صفحہ ۳۶ دفعہ ۱۱۶ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) چمبرس کے انسایکلوپیڈیا جلد اول مین اسکندریہ کے کتب خانہ کے بیان مین لکہا ہے کہ متعصب علیسائیون کے ایک گروہ نے بسرگروگی ارک بشپ تہیوفیلس حملہ کرکے ۳۹۱ء مین جوپیٹر سراپیس کے بتخانہ کو ڈہا دیا اور غالباً وہان کے علمی خزانہ یعنے کتبخانہ کو بہی برباد کیا اور یہہ اوسوقت مین ہوا کہ کتب خانہ کی تباہی شروع ہوئی نہ یہہ کہ ۶۴۲ء مین عرب کے ہاتہون اور وہ قصہ جسمین یہہ ہے کہ عربون کو بہت سی کتابین جو چہہ مہینے تک حمام گرم کرنیکے لئے کافی ہون ملگئین تہین نہ سخریہ کے طور پر مبالغتہً بیان کیا گیا ہے مورخ اروسیوس جنے اس مقام کو بعد ازانکہ علیسائیون نے اوسے خراب کرڈالا تہا ملاحظہ کیا لکہا ہے کہ اوسنے اوسوقت کتبخانہ کی صرف خالی الماریان دیکہین انتہےٰ

اڈورڈ گبن مورخ نے جو ۱۷۳۷ء سے ۱۷۹۴ء تک تہا اور الکنڈر ہمبلٹ جرمنی نے بڑی قوت سے اسکا انکار کیا ہے دیکہو تاریخ روم جلد ۶ مطبوعہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۳۳۶ اور جلد ۲ کاس موس صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ ۱۸۶۴ء اور تعجب کہ جبکہ کتبخانہ اسکندریہ ۶۴۲ء مین عربون نے جلادیا تو نسخہ کذکس اسکندریہ جو قبل زمانہ اسلام کا لکہا ہے کیونکر بچا ہوا علیسائیون کے ہات آگیا اور بالفرض اگر مسلمانون نے کوئی کتاب جلایا ہوتا تو یہہ بات ایسی تہی جیسے پلوس مقدس کے عہد مین نو مرید علیسائیون نے اپنی کتابون کو جلادیا تہا اور پلوس نے اونہین کچہہ الزام نہین دیا اگرچہ پچاس ہزار روپیہ کی مالیت

وہ کتابین تہین (دیکھو اعمال ۱۹ باب ۱۸ و ۱۹) اور کتاب واٹسن مطبوعہ ۱۸۱۹ء
جلد ۱ مین ہے کہ جب وکلف کے ترجمہ کے جلادینے کا حکم نکل چکا ٹبلر نے ۱۴۱۰ء
مین ایک کتاب لکہی اور ۱۴۲۸ء مین کونسل کے حکم سے وکلف کی ہڈیان نکالکر
جلائی اور دریا مین بہائی گئین اور ۱۵۲۶ء مین کورڈنل ولسی اور اور بشپ لوگون نے
حکم دیا کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے اور اسی سال مین ٹونسٹل بشپ لندن اور
ٹامس مور نے قریب تمام نسخے خرید کرکے پال کے کراس مین جلادئے اور پہر
اوسی بشپ نے ۱۵۲۹ء مین آسٹن پکینٹن سوداگر کی معرفت اوس ترجمے
کے نسخے خرید کرکے مقام چیپ سائڈ مین علانیہ جلادئی اور ۱۵۵۴ء مین نماز کی کتاب
معہ انجیل کے جلائے گئے اسیطرح اور خمنیس پادری رومن کاتہولک نے
اسپین مین سات سو برس کا جمع کیا ہوا کتب خانہ مسلمانونکا جلوادیا دیکہو
جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۹۷ و ۹۹ مطبوعہ ۱۸۶۹ء اور
پرانشٹنٹ عیسائیون نے وہ سب کتب خانے رومن کاتہولک کے جنکا
ذکر جبی بیل رورو کرتا ہے یعنے اونہون کے کتابین غرق کین اور اونکے ورق
کباب کی سیخون کے صرف مین لائے اور انہنے اپنے شمعدان اور جوتے
صاف کئے اور بعضی کتابین پنساریون اور صابون بیچنے والون کے ہات بیچین
اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازون کے ہات فروخت کین کچہہ سو پچاس نہین
بلکہ جہاز بہرے ہوئے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہیں دیکہہ کر غیر قومونکو تعجب
آیا اور کہتا ہے کہ ایک سوداگر نے جس سے مین واقف تہا دو کتب خانے فی کتب خانہ
تخمیناً چالیس روپیہ کو خرید کئے از کتاب بیڈلی صاحب موسومہ مرات الصدق مطبوعہ
۱۸۵۱ء صفحہ ۴۸ و ۴۹
اور کتب خانونکے جلانیکا جیسا عیسائیون مین اور خاصکر اہل یورپ مین رواج ہے

ایسا اور کسی فرقہ مین رواج نہین ہے جرمنی والون نے مقام اسٹراس برگ کے
نامور کتب خانہ کو جلادیا اس نامعقول حرکت سے انکی قوم کی نہایت بدنامی
ہورہی ہے اور اب جرمنی اور انگلستان مین اسٹراس برگ کیواسطے ایک
نیا کتب خانہ مہیا کرنیکو کتابین پہر جمع ہورہی ہین اور انگلستان کے باشندون نے
لکہی ہزار کتابین دی ہین — یورپ مین جو ہندوستانی کتابین نہایت کمیاب
ہین اسوجہ سے جو کتاب اس ملک سے آتی ہے لوگ اوسکی نہایت قدر کرتے
ہین — لیمیس اور نارگیٹ اور ترنیر سوداگر ہر ایک کتاب کو جاون کے
پاس بہیجی جائیگی تو وہ روانہ کرینگے فقط (چہٹی از مقام و برن واقع سوئیٹزرلنڈ)
از اخبار سینٹیفک سوسایٹی علیگڈہ مطبوعہ ۷ جولائی ۱۸۷۱ء صفحہ ۴۲۸ جلد ۱ نمبر
اور اونہین دلون فرانس کے باغیون نے پیرس دار السلطنت فرانس کا
بادشاہی کتب خانہ پہونک دیا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۹۵ مین لکہا ہے کہ علوم
اور راک کی باب مین یہی کہا جاسکتا ہے کہ غالبا لاطینیون نے مشرقی صدر الصدر
(یعنے قسطنطنیہ) کے بہت سے اچہے اچہے نوشتونکو غارت کیا (یعنے
صلیبی جہاد کے زمانہ مین ایسا کیا تہا) کہ جنکا اب پاتا آنا مشکل ہے استہے
اور بادشاہ ہنری ہشتم نے آدہا کاتہولک اور آدہا پروٹسٹنٹ بنکر دونون
فریق کے لوگون کو اپنے طریق پر لانا چاہا — اور دونون مین سے بہت سے
لوگ جنہون نے اوسکی پیروی نکی آگ مین جلائے گئے از تاریخ سلطنت انگلشیہ
صفحہ ۳۷۷
لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۳۹۹ مین ہے کہ مریم کے حکم سے بہت سے
اسقوف انگلنڈ مین جلادی گئے استہے
ویسٹ منسٹر جسمین لندن کے بادشاہونکو اول تاج پہنایا جاتا اور اکثر انگلستان کے

بادشاہون وغیرہ کی قبرین بہی وہین ہین (مفرح القلوب مصنفہ شیرنگ صاحب
نمبر ۴ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰) اسمین اپوولو دیوتا کا جو قدیم زمانہ مین اہلِ یونان
و روم اوسکو مانتے اور علم بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا موجد اور سورج کا دیوتا
سمجہتے تہے اِس سکرش کے بادشاہ برٹ نے مندر کہود و اکر پطرس حواری کے
نام پر گرجا بنوایا اب بہی وہان ایک گرجا بنا ہوا ہے اور بیت منیرزا نی اوسکا نام
اور ڈائنا دیوی کے مندر کی جگہہ بہی جیسے چاند کا ظہور یعنے چاند کی دیوی سمجہتے تہے
پلوس حواری کے نام سے گرجا بنگیا دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم
پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۳ یہان سے وستوریت شگفتی
نصارے کی عظمت ظاہر ہوتی ہے

اور لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۸ مین ہے کہ شارلیمن شاہ فرانس کی لڑائی سکسیون
کیسا تہہ ۳۰ برس تک رہی اور بہی ہی خون خرابے سے اونہین مغلوب کیا کہ
جسکے بعضون نے سمجہا ہے کہ دین عیسی کی ترویج کے لئے یہہ عمل ناشائستہ اس طرز
پر وقوع مین آیا کہ جبکے اوس دین مین ممانعت تہی اسکے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۲۵۹
مین ہے کہ یوحنا نوکس نے جو کہ کالون کے تابعین سے تہا اور گو کہ نیک بخت
تہا مگر اپنی سعی اور کوشش مین گرم مزاجی کو اعتدال سے باہر لیگیا اور سینٹ عبادتگاہ
اور اصنام توڑ والے اور عابد نکو نکالدیا اور کلیساؤن اور خانقاہونکو منہدم کیا تہے
پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۲۹ باب ۷ فصل ۳ مین لکہا ہے کہ اون دنون کے جدال
بالاستقلال کا سبب بت پرستی تہی کہ جسکا عمل گو کہ ابتدا مین علمائے دین نے روکا پہر
بعد خود غرضی کے سبب سے طرح دیئے جانے اور عذرین نکالنے لگے گرچہ
بہت دنون تک کلیسا کو پراگندہ کئی رہا شاہ لیو ایساریان نے ۷۲۶ء مین سلطنے
کر کے یہودیون کی عداوت کو بازرکہے کیونکہ وسے بت پرستی کی علت مشرقی مسیحیون کا

پہنچا کرتے تھے قصد کیا کہ بت پرستی بالکل اوٹھا دے اور کنالیس کے سب بتون
اور تمثال کو توڑ ڈالا اور اونکی پرستش کرنیوالون کو سزا دینے لگا مگر اس امر تعجیلی اور
بے صلاح ورید سے بہ نسبت اسکے کہ بدعتونکو روکے اونہین اور بھی بڑہا یا
اوسکے بیٹے قسطنطین کو پہرونیس نے ایک بہتر تدبیر نکالی اور علماء دین سے بت پرستی
کے بطلان مین فتوے جاری کروایا مگر لیو کی کوشش سے نے جو کہ آیکونوکلاستس
یعنے بت شکن کہلاتا تہا روم کے اسقوف الا ساقفہ گرگوری ثالث کیساتہہ ایسا ایک
فساد برپا کرسکہا تہا کہ جسکے سبب اوسنے شاہ کا نام ڈپٹک یعنے دفتر سے خارج کیا ۱ھ
انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین لکہا ہے کہ بولیسلاو جو ملک پولنڈ
کا بادشاہ تہا بہت چاہتا تہا کہ یہہ لوگ بہی مسیحی دینکو قبول کرین اور اسیوجہہ سے اوسنے
یہہ بات کہ اگر وہ یون مسیحی ہونا قبول نکرین تو وہ سزا کے ذریعہ اونہین مسیحی کرے اپنے
اوپر گوارا کی اور اسوجہہ سے سیکڑون لوگ مسیحی مذہب کے مقر ہوگئے ۱ھ ملخصاً
ایضاً انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۴ - ۱۴۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱ جلد ۴ مین ہے
کہ شہر اشٹین واقع ملک پامرینیہ کے لوگون اور نواب بولیسلاو کا حال اسطرح لکہا ہے
قولہ نواب کے پاس سے ایک نامہ جسمین یہہ رقم تہا کہ اگر وہ لوگ مسیحی ہوجائین تو وہ
اونہین کسیطرح کی ایذا و عقوبت نہ پہنچاویگا پر اگر وہ نامنظور کرین تو وہ اوسنے بہت
ہی بیزار ہوکر آگ اور تلوار سے اونپر ہمیشہ آئیگا اوتو (اسقوف) کے پاس آیا
لیکن یاد رکہنا چاہیئے کہ اونکو مذہب مسیحی مین لانیکے لئے یہہ طور مناسب نہ تہا —
اس خط کے آنے سے (لوگ) اسقدر ڈر گئے کہ سبہون نے متفق ہو اپنے
کو مسیحی قرار دیا اور اپنے بتون اور مندرونکو مسمار کرنیکا عزم و ارادہ کیا اسپر اسقوف اور
اوسکے ہمراہ اور واعظ اپنا اپنا گلہاڑا اوٹہا اوٹہا ایکبارگی آگے ہوئے اور باقی کا سب ازدحام

اونکے پیچھے ہولیا اب جس مندر کو کہ اونہوں نے سب سے پیشتر توڑا اور مسمار کیا او سمین بہت سے عمدہ اور بیش قیمت چیزین یعنے سونا اور جواہر اور چہریان اور خنجر وغیرہ تہے — اسکے علاوہ اور بہتیرے مندر اور بیسیر تون کے مقام ویران اور گہور سے کر دئے گئے یہہ اسوقت ملک بومنیہ کے اور اور مقامون مین بہی گشت کرتا اور لوگونکو بپتسما دیتا اور مندرون کو مسمار کرتا پہرا — لیکن اس جانفشانی اور قوت پر بہی بہت سے لوگ اوسکی حین حیات ہی مین پہر بت پرستی کیطرف مایل ہوگئے انتہے ایضاً صفحہ ۴۶ مین ہے کہ اولاف شاہ ڈین مارک نے نرگین تاپو کے باشندونکو اونہین مغلوب کیا اور اونسے جبرًا اونکی بت پرستی ترک کروائی تہی اوسنے اونکے بڑے بت کو ٹکڑے کر آگ مین جلا یا تہا انتہے

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۷۱ء مرتبہ پادری جے والش صاحب مین لکہا ہے کہ اوسوقت مشرقی اطراف یعنے ملک سوریا اور شہر پیس مین چند لوگ تہے جو ملوسی کہلاتے تہے — انہین ملوسی لوگون کے واعظون مین سے سیلوانش نامی ایک شخص تہا — ایک یونانی سردار جسکا نام شمعون تہا اوسکی گرفتاری کے لئے روانہ کیا گیا اور وہ ملوسی مع اپنے بہت سے مریدونکے پکڑا گیا اسپر اوس سردار نے اوسکے مریدونسے کہا کہ اگر تم اپنے اوستاد کو مار ڈالو تو آزاد کر دئے جاؤ گے تب ایک شخص نے جسکا نام جسٹن تہا اس بات کا بیڑا اوٹہایا اور یون یہہ بیچارہ ملوسی پتہراؤ کیا گیا انتہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۱ سطر ۱۳ — ۲۳ مین لکہا ہے کہ ونفرڈ نے ایک نہایت بڑے ستیاورخت کو جو دیوتا تُن کے سردار کا مسکن تہا تلیسرویس مین شہر گوسمار کے نزدیک اپنے ہات سے کاٹ ڈالا اور گرا دیا جب بت پرستون نے دیکہا کہ ہمارا سب سے بڑا دیوتا اس بے عزتی کا بدلہ نہ لے سکا تب بہتیرے عیسائی ہوئے

کو طیار ہوئے اسیطے یہہ جہاد اگرچہ انسانونکے ساتہہ نہین ہے تو بہی اون بت پرستونپر جنکا وہ درخت تہا ظلم ہوا لیکن یہہ ظلم عیسائی تعلیم کے برخلاف نہین ہے کہ مسیح نے بہی بیسبب بیدا ہونے انجیر کے درخت کو سکہا دیا تہا دیکہو متی ۲۱ باب ۱۹ تو بہی افسوس کہ عیسائیونکو اوس مذہب والون سے دعوے الزام ہے جنکے مذہب مین صاف حکم ہے کہ ہرے درخت کونہ کاٹو (دیکہو کلیسیا ۹ پیشین گوئی پہلی مین قرینہ سنہ ۱۳ پر فوج اسلام اور لشکر شام کا بیان)

اور کتاب کشف الاثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل تصنیف پادری مرتک چہاپہ پدرسیخ ۱۸۴۶ء صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ علما مجلس رومن کاتہولک نے اپنے اجلاس مین حکم دیا کہ یہودیون کی اولاد اونکے مان باپ سے چہین کر دین مسیحی مین تربیت کین اور اوسی مجلس سے یہہ قانون بہی مقرر ہوا کہ کوئی عیسائی کسی یہودی کے ساتہہ کچہہ نکہلائے اور اونسے معاملہ نرکہے اسیطے اور پوپ گریگوری نے انگلستان کے لڑکے ۵۹۶ء مین خریدے اور مذہب کی تلقین کے دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۳۰ اور تمام فرنگستان مین جو کچہہ ظلم و جفا کہ یہودی قوم کے ساتہہ خصوص دینی عداوت مین جایز رکہا گیا اوسکا بیان کشف الاثار باب دوم حوادث یہودیان مین مرقوم ہے اس جگہہ اون سبکا لکہنا طول ہوجایگا مگر بعضے اونمین سے یہہ مین کہ اہل صلیب کی لڑائیونمین جو بیت المقدس پر مسلمانونسے ہوئین بہت یہودیون کو اہل انگلستان نے قتل کیا اور اس ظلم پر تمامی اہل انگلستان نے کمر باندہی اور ایکدفعہ ایک حملہ مین جو شہر یارک پر کیا گیا ایکہزار پانصد نفر یہود کہ جنمین مرد اور عورت اور بچے تہے جب یہودیون نے کچہہ پناہ نپائی اور کسیطرح پر خلاصی ندیکہی ناامیدی کی حالت مین دیوانہ وار ہوکر آپسمین ایک نے دوسرے کو قتل کیا اسطرح پر کہ صاحب خانہ نے اپنی اہل وعیال کو قتل کیا

اور امرا انگلیش جب اپنے بادشاہ سے برگشتہ ہو گئے تھے تو اسلئے کہ خلق کو اپنی طرف راغب کرین امرا مذکور نے حکم دیا کہ سات سو یہود قتل کیجائیں اور ایسا ہی ہوا اور انکے گھر لوٹ لئے اور انکا عبادتخانہ جلا دیا اور رچرڈ اور جان اور ہنری سیوم بادشاہان انگلس نے اکثر اوقات یہودیونسے نقد بزور زبردستی لیا خصوص بادشاہ ہنری نے ہر طرح سے اونپر سیر چشمی اور ظلم کیا اور اکثر اپنے زوایدات کا خرچ یہودیونکی لوٹ سے کیا کرتا تہا وغیرہ اور کشف الاثار کے صفحہ ۲۸ مین لکھا ہے کہ مملکت استنبول مین (جب وہان عیسائی سلطنت تہی) یہودیون کے ساتھ تین شرطین باندہین گئین پہلے یہہ کہ عیسائی دین کو قبول کرین دوسرے یہہ کہ اگر نہ قبول کرین تو قید ہون تیسرے کہ اگر یہہ دو شرطین نہ قبول کرین تو ولایت سے نکالے جائین اور ردمن تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ فرنگیک نیکے بادشاہ چارلس گریٹ نے سکسینے کے باشندونکے ساتھ تیس برس لڑائی کر کے اور فتحیاب ہو کر زبردستی اونسے دین مسیحی قبول کرایا تہا اور ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مین اسی بیان کے بعد لکہا ہے کہ یہہ دیکھ کر بہتیرے بادشاہون نے پیچہے ویسا ہی کیا اور جان کے چچازاد بہائی عمانوئیل بادشاہ پرتگیز نے جبکہ ایک شخص کابرال نامی کو جہازونپر حاکم کر کے ہندوستان کیطرف ۱۵۰۰ء مین روانہ کیا اور عیسائی مذہب پہیلانیکے لئے اٹھ پادری اوسکے ساتھ کئی تو حکم کیا کہ جس ولایت کے لوگ اونکا (یعنے پادریونکا) کہنا نمانین اوس ولایت کو کابرال اگ اور تلوار سے خراب کرے انتہی اور من مارشمن ہسٹری آف انڈیا باب ۱۶ صفحہ ۱۳۶ چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۲ء کا مٹر سیکنس صاحب اکسفورڈ کے ایک عالم واعظ کا قول نقل کرتے ہین جو کہ عیسائیون کے بیان مین ہے قولہ مذہبی جوش کی سخت تندی نے ملایم سے ملایم طبیعت کے خیالات کا چراغ گل کر دیا قوانین کا وقار بیباسی سے پامال اور شکستہ ہو گیا اور مشرقی شہرون مین خونکا دریا بہہ آگیا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۴۰ و صفحہ ۱۴۵)

اور حضرت عیسیٰ نے جب اپنی گرفتاری کی بندوبست سے اطلاع پائی تب فرمایا
کہ جس پاس (ہتیار) نہین ہے اپنے کپڑے بیچکر تلوار خرید ے دیکہو لوقا ۲۲
باب ۳۶ اور اوسی باب کے ۲۸ آیت مین لکہا ہے کہ شاگرد ون نے کہا کہ
دیکہہ اے خداوند یہان دو تلوارین ہین اور اوسی باب کے ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ مین لکہا ہے
کہ جب مسیح کو لوگ گرفتار کرنے آئے تب حواریوں مین سے ایک نے (یعنے پطرس نے
یوحنا ۱۸ باب ۱۰) مسیح سے پوچہہ کر تلوار چلائی اور سردار کاہن کے نوکر کا جو پکڑنے
والو مین سے تہا دہنا کان اوڑا دیا تب مسیح نے کہا کہ اتنے ہی پر رہنے دے انتہے
گویا مسیح نے یہہ مختصر جہاد اوس لاچاری مین بہی واجب جانکر ترک نکیا ورنہ کیا حاجت
تہی جو تلوار خریدنیکا حکم کرتے اور جب ایک شاگرد یعنے پطرس نے تلوار چلانے کی
اجازت چاہی اسیوقت اوسے منع نکیا بلکہ ہونے دیا اور متی ۱۰ باب ۳۴ مین مسیح
کا قول لکہا ہے یہہ مت سمجہو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا ہون صلح کروانے نہین بلکہ
تلوار چلانیکو آیا ہون اور متی ۲۱ باب ۱۰ سے ۱۳ مین لکہا ہے کہ جب مسیح یروشلم کی
ہیکل مین داخل ہوئے تو اون سب کو جو ہیکل مین خرید و فروخت کر رہے تہے
نکال دیا اور صرافون کے تختے اور کبوتر فروشونکی چوکیان اولٹ دین اور یوحنا ۲ باب
۱۵ مین لکہا ہے کہ مسیح نے رسی کا کوڑا بناکر اون سب کو بہیڑون اور بیلون سمیت ہیکل سے
نکالدیا غرض اسمقام مین بہی مسیح نے باوجود عادت تحمل عظیم خدا کے نافرمان ہر وانپر
شدت کرنیمین تامل نکیا اور تلوار پاس نتہی تو رسی ہی کا کوڑا بنایا۔

اور لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین جو پیشین گوئی یروشلم اور یہودیونکی بابت لکہی ہے کہ وے
تلوار کی دہار سے گرجاینگے الخ اس پیشین گوئی کی تفسیر مین طامس اسکاٹ مفسر
انگریزی نے یون لکہا ہے کہ گیارہ لاکہہ یہودی یروشلم کے محاصرہ مین قتل ہوئے
سوا انکے جو اور جگہہ مارے گئے اور قریب ایک لاکہہ کے غلامی مین بیچے گئے وغیرہ

چونکہ متی اور مرقس مین ہیہ پیشین گوئی موجود ہے کہ اس سے بڑی اور کوئی پیشین گوئی انا جیل مین پائی نہین جاتی اور اس پیشین گوئی کا پورا ہونا مفسرین انجیل اوسیوقت سمجھتے ہین جب رومی فوج نی یروسلم کو برباد کیا یعنے یہہ کہ اوس رومی فوجکا آنا درحقیقت مسیح کا آنا تہا اور اون یہودیونکا قتل مسیح کیطرف سے ہوا دیکہو رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۴ باب ۲۸ ــــ ۳۱ اور تفسیر انگریزی طامس اسکاٹ صاحب لوقا ۲۱ باب ۲۴ اور الکتاب کے مقامات المعروفہ تالیف پادری شیزنگ صاحب صفحہ ۲۲ اور اگر ایسا نہین ہوا ہے تو یہہ بڑے پیشین گوئی بلکہ تینون انجیلین باطل ہو جائنگین دیکہو لوقا ۲۱ باب ۲۰ و ۲۷ پس یہہ سارا قتال جو مسیح سے کیا جہاد تہا مگر یہہ صرف عیسائی عقیدہ ہے اور اہل اسلام حضرت عیسےٰ پر یہہ محض بہتان جانتے ہین دیکہو رومیونکا ۲ باب ۲۲ تو جو بتون سے نفرت رکہتا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے انتہے اور اسیطرح یوحنا ۲ باب ۱۶ و ۱۷ اور متی ۲۱ باب ۱۳ مین جو حضرت عیسےٰ نے ہیکل کی پاسداری کی مرقوم ہے اور یہہ جو صرف متی ۲۶ باب ۵۲ مین لکہا ہے کہ یسوع نے اوس تلوار چلانے والے سے جس نے سردار کاہن کے نوکر کا کان اوڑا دیا تہا کہا اپنے تلوار میان مین کر کیونکہ جو تلوار کہینچتے تلوار ہی سے مارے جاتے ہین انتہے یہہ قول درست نہین ہے کیونکہ مسیح نے کسکو صلیب پر کہنچا تہا جو آپ بموجب عقیدہ عیسائی صلیب پر کہینچے گئے اور یوحنا بپتسما دینے والے نے کسکا سر کاٹا تہا جو اوسکا سر کاٹا گیا لیکن اگر یہہ قول درست ہی ہو تو حضرت عیسیٰ کی نسبت ہوگا یعنے نہ مسیح نے کبہی کسیکو صلیب پر کہنچا اور نہ آپ صلیب پر کہینچے گئے مگر مرقس کی انجیل مین اسکا ذکر بالکل نہین ہے (۱۴ باب ۴۷) کہ یسوع نے تلوار چلانیوالے سے کہا اپنی تلوار میان مین کر کیونکہ جو تلوار کہینچتے الخ

اور لوقا مین لکھا ہے (۲۲ باب ۵۱) تب یسوع نے جواب مین کہا اسقدر پر رہنے دو یعنے اونکی خونریزی جو ہو چکی تھی جائز رکھی اور آگیکو اوسکا موقع ندیکھا اور یوحنا ۱۸ باب ۱۰ مین لکھا ہے تب یسوع نے پطرس سے کہا اپنی تلوار میان مین کر کیا وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجھے دیا ہے نہ پیون انتہے اس سے بہی ظاہر ہے کہ وہ بات یعنے یہہ کہ جو تلوار کھینچتے تلوار ہی سے مارے جاتے ہین حضرت عیسیٰ نے پطرس سے نہین کہی تہی حضرت داؤد فرماتے ہین کہ خداوند میرے چٹان مبارک ہو جسنے میری ہاتہونکو جنگ کرنا اور میری انگلیون کو لڑنا سکہلایا (۱۴۴ زبور ۱) پہر حضرت داؤد ۱۴۹ زبور مین فرماتے ہین قادر مطلق کی بڑی تعریفین اونکے گلے مین ہون اور شمشیر دودم اونکے ہات مین تاکہ قومون مین انتقام اور امتون مین سزائین جاری کرین تاکہ اونکے بادشاہونکو زنجیرون سے اور اونکے امیرونکو لوہے کی بیڑیون سے جکڑین تاکہ اونمین لکہی ہوئی عدالت (یعنے شریعت کی باتین) عمل کرین یہی عمل اونکے سارے مقدسونکے لئے عزت ہے انتہے ۱۴۹ زبور ۶ — ۹ نہایت مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ ہم اکثر سنتے ہین کہ عیسائی پادری دین محمدی مین تعصب کے برا ہی بیان کرتے ہین مگر یہہ عجب یقین اور کینہ ہے یہہ تو بتائین کہ کسلئے مرسکور کو ہسپانیہ سے اسلئے نکالدیا تہا کہ وہ عیسائی نہین ہوئے تہے اور کتنے میکسیکو اور پیرو کے لکہو کہا آدمیونکو بوجہ عیسائی نہونیکے قتل کیا تہا اور بطور غلامونکے دیڈالا تہا حالانکہ مسلمانون نے ملک یونان مین اسکے برعکس ظاہر کیا یعنے بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت تہی کہ ہم اپنے مال و اسباب و مذہب و پادریون اور انکے پادریون اور گرجون کے بے رخنہ رہین یونانیون اور ترکون کے مابین حال کی لڑائی مذہب کی وجہسے تہی جیسے کہ کرومول کی اور ارم کے حبشیون اور انگریزون مین اس سے پہلے ہو چکی تہی —

ملک حجاز کے ذکر مین ایک ذمین عالم کا قول ہے کہ انہون نے کسی پر ظلم نہین کیا سب یہودی اور عیسائی انمین خوش و خرم رہتے رہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۵۷ دفعہ ۹۹ مطبوعہ دہلی ۱۲۸۳ھ ترجمہ پالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) اکثرون کی رای ہے کہ سیل صاحب اسباب مین بخوبی واقفیت رکھتے تھے اور یہہ نہین خیال کیا جا سکتا کہ اونکو مسلمانونکی کچھہ رعایت بیجا ہو کیونکہ وہ شخص پکا عیسائی تثلیث کا معتقد تہا اور کیا اوسکا قول ہے یہین نیچے اون وجوہات کو استقامت پر نہین دریافت کیا جنسے دین محمدی کو دنیا مین قبولیت بیمثل حاصل ہوئی ہے کیونکہ وہ لوگ نہایت دہوکا کہاتے ہین جو خیال کرتے ہین کہ وہ صرف بزور شمشیر پہیلا ہے یا کس ذریعہ سے دین مذکور کو اون قومون نے قبول کیا جنپر مسلمانون نے کبھی فوج کشی نکی تہی اور نیز اون لوگون نے کیون قبول کیا جنہون نے اہل عرب کو انکے فتوحات سے محروم کردیا اور انکی سلطنت بلکہ اونکے خلیفونکا خاتمہ کردیا ایسہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات اوس سے بڑہکر تہی جو ایک مذہب مین عموماً خیال کیجاتی ہے اور جس سے کہ ایسی عجیب ترقی ہوئی پہر وہ یہہ کہتا ہے کہ عیاری کے ثابت کرنیکے لئے ضرور ہے کہ قرآن کا ترجمہ صحیح ہو لفظ عیاری سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ شہادت دین محمدی کے مفید اوس شخص کی ہے جسکو شہادت دینی منظور نہین یعنے نہایت معتبر گواہی ہے) از حمایۃ الاسلام صفحہ ۵۹ دفعہ ۱۰۵ حجازیون پر ترکیون کا پہلا حملہ آٹھوین صدی کے آخیر پر ہوا وہ لوگ ملک شمال سے جو مابین بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے واقع ہے آئے اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمد نہ رکھتے تھے مگر اونہون نے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد ان مغلوب حجازیون کا مذہب اختیار کرلیا (ایضاً صفحہ ۶۰ دفعہ ۱۰۷)

گبن صاحب کا یہہ قول ہے کہ افریقہ اور ایشیا کے لاکھو کہا و مسلم جنہون نے کہ

عرب کے مسلمانونکی تعداد بڑہادی ایک خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانیمین فریفتہ ہوگئے تہے یہہ نہین کہ انپر کچھہ دباؤ تہا (ایضاً صفحہ ۶۰ دفعہ ۱۰۶)
عیسائی کل مسلمانونکو بدون استثنا کے اوربید ریغ جہنمی کہتے ہین (مرقس ۱۶ ایات ۱۶) اور یہہ مسئلہ نہ تو مرقس کا ہے اور نہ عیسے کا بلکہ یہہ وہ مسئلہ ہے جو ہمارے سپاہیون اور جہاز رانون کو سکہلایا جاتا ہے جنکے ہاتہونمین ہمارے ناقص ترجمے دے دئے جاتے ہین اور جو اوس سادہ زبان انگریزی کو جو اونمین ہوتی ہے یقین کر لیتے ہین اور نیز یہی مسئلہ رومی اور پر اٹسٹنٹ پادریون کے دس حصونمین نو حصونکا ہے دیکھو ایتین ہیشین کریڈ (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱۶ دفعہ ۱۰۹)
ڈاکٹر پریڈکس کا بیان ہے کہ مدینہ مین محمدؐ کے انصار خاصکر نصاریٰ سے تہے اور آپکا استقبال اونہون نے بڑی خوشیون سے کیا اور جو وجہہ اسکی اوسنے بیان کی ہے وہی غالباً معلوم ہوتی ہے آپکے پہونچنے پر جسقدر جلد کہ بے دقت ہو سکے آپ نے ایک مکان بنوایا جسمین کہ آپ وقت مرگ تک سکونت پذیر رہے اور اوسکے ملحق ایک مسجد ادائے رسوم مذہبی کے لئے تعمیر کرائی۔ اس سے ثابت ہے کہ فرمان روایان مدینہ خواہ یہودی ہون یا عیسائی آپکے مسایل کے حامی تہے اور بموجب پریڈوکس کے قول کے فرمانروا انہین دو فرقونمین سے کوئی تہا یہی پہلا شہر تہا جسکے کل باشندون نے آپکا مذہب اختیار کیا پس خواہی نخواہی یہہ سوال ہوتا ہے کہ اس مذہب مین کیا بات تہی جسکا اثر ایسا ہوا بجز بحث اور شیرین کلامی کے اور کوئی سلاح مستعمل نہین ہوا پس عیسائی پادری اس تبدیل مذہب کو بخوف شمشیر نہین کہہ سکتے۔ یہہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ اگر پریڈوکس کے قول پر اعتبار کرین تو یہہ شہر مثل مکہ کے بت پرستونکا نہ تہا بلکہ یہودیون اور عیسائیونکا تہا جو آپکے اول مرید ہوئے علاوہ اسکے آپ مدینہ کو مرید کرنے نگئے تہے بلکہ مدینہ والون نے خود آکر آپ سے التجا کی

(از حمایۃ الاسلام دفعہ ۲ صفحہ ۲۰)
یہہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲ مین لکہتے مین کہ مسلمانون نے
ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے مذہب کا امتحان مناسب طور پر ہونے سے مخالف نہین
اور یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اہل اسلام قول اپنے مخالفون کو یہہ کہکر روکتے ہون کہ ہم
تمہارے مذہب کے منکر ہین کیونکہ مذہب کا منکر ہونا اوسکو بڑا کہنا ہے اور انکار کے
بعد کوئی بحث آزادانہ اور مناسب طور پر نہین ہو سکتی (حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۲ دفعہ ۱۲۱)
اکبر بادشاہ اور بنگ زیب کے پردادے نے ۱۵۹۵ء مین پرتگال کے بادشاہ پاس
ایک ایلچی باین درخواست بہیجا کہ ہمکو دین عیسوی کی تعلیم کے لئے کچہہ پادری بہیجے
جائین — چنانچہ تین پادری جلیل القدر بہیجے گئے جب وہ آگرہ مین پہونچے اون کی
بہت خاطرداری کی گئی اور ایک گرجا اونکے لئے بصرف شاہی تعمیر کرایا گیا اور بہت سے
حقوق اونکو دئے گئی جنکو جہانگیر خلف اکبر نے ۱۶۲۳ء مین جاری رکہا (حمایۃ الاسلام صفحہ
۶۵ دفعہ ۱۱۹) پہر وہی صاحب فرماتے ہین کہ
اگر سلطان روم اپنے کسی دولتمند مفتی کو ایک مسجد کی تعمیر اور قران کے مسائل کا
وعظ کہنے کے لئے شہر لندن مین بہیجتا جیسا کہ ہمارے پادریون نے ایک صاحب
مسمی ڈرہمن کو اپنے خاص مسائل کی تعلیم کے لئے جنیوہ کو بہیجا تہا تو نہ معلوم
اوس مفتی کیساتہہ کیا معاملہ ہوتا ہمکو بدلائل قوی اس خوف کا گمان ہے کہ اس
امر سے پادریون کے بدولت وہ اشتعال از سر نو ہوتی جو ۱۷۸۰ء مین ہوئی تہی یا
وہ جو اوسکے بعد مقام برمنگہام مین ہوئی اور یہہ کہ ہمارے وزرا اوس مفتی کا ہمراہ
بذریعہ کسی جہاز کے دلواتے جنکی رائ یہہ ہوتی کہ قسطنطنیہ پر توپ نکالی جاتی
(حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۶ دفعہ ۱۲۲) امریکن مشن لدہیانہ کے پادری صاحب
نور افشان مطبوعہ ۱۷ جون ۱۸۸۲ء نمبر ۲۴ جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ مین لکہا ہے کہ

کہ بنشہ تسا انگریزی اخبار ٹورنٹو آف انڈیا مین دیکھا تہا کہ برہمو سماج کے رای نسبت اون جنگون کے جو اہل انگلستان کرتے ہہ ہے ہے کہ اگر اندنون مسیح دنیا پر ہوتا اور وعظ فرماتا کہ ست لڑو تو کسی توپ کے منہہ سے اوڑایا جاتا مطلب اس مضمون سے برہمو سماج کا یہہ تہا کہ باوجودیکہ مسیح نے صاف صاف انجیل مین فرمایا ہے کہ ہرگز مت لڑو بلکہ بد یہ ست تو بہی اہل انگلستان لڑنیکو پسند کرتے ہین جواب اگر برہمو سماج کو ایک لڑکا غریب ایک کوچہ مین نظر آوے کہ جسپر کوئی سخت ظلم کررہا ہے۔ تو کیا برہمو صاحب اسقدر صلح کو پسند فرماوینگے کہ چپ چاپ پاس سے گزر جاوینگے اور اوس بیکس کو ظالم کے ہاتہ مین چہوڑ جاوینگے اسکے پس غیر مذہب والے جو مسلمانون سے کچہہ بہی علاقہ نہین رکہتے جب عیسائیون سے جنگ جوئی پر اسطرح ملامت کرتے ہین تو مسلمانون کے اس دعوے کو کہ نصرانی قوم زور و ظلم مین بیحد ترقی کئی ہوے ہے کون باطل کرسکتا ہے

امریکن میتہوڈسٹ مشن پریس لکہنو کے کرسچن اسٹار یعنے کوکب عیسوی مطبوعہ ۱۷ مئی ۱۸۷۵ء نمبر ۲ جلد ۹ صفحہ ۲۵ کالم ۲ مین پادری بیچ ایچ سمور صاحب لکہتے ہین کہ اکثر کرسٹیون کا یہہ دعوے ہے کہ اسلام کی بنیاد تلوار سے ثابت ہے لیکن اس زمانہ مین ہم کیا دیکہتے ہین کہ بغیر تلوار کے یہہ مذہب ملک چین کے چارون طرف ترقی پاتا ہے اور ملک ہند مین بہی اگرچہ جہاد کی صورت مطلق نہین ہوسکتی تاہم ہماری بڑی بڑے شہرون مین ہندو لوگون کی نیچ قومین کثرت سے ساتہہ محمدی

ہوکر اپنی اصلی قوم کی بو راسے سے رہا ئے پاستے ہین اور اہل اسلام کے شریف لوگون کے برابر نام پاتے ہین اسلئے

اور ۱۸۷۵ع مین جو سلطان روم کے نصرانی رعایا بہ اشتعال ک شاہنشاہ روس وغیرہ باغی ہوگی اور عذر عظیم برپا کردیا ادن باغیون کے سپہ سالارون مین پادری بہی ہتیار باندہ کر مسلمانون سے جنگ کرتے رہے اور سیکڑون پادرے ستہے کہ جو ادن نصرانی باغیون کو جنگ کے ترغیب اور اونمین جہاد کا وعظ کرتے پہرتے ستہے تمام اخبارات انگلستان وہندوستانمین یہہ خبرین کثرت کے ساتہہ مندرج ہین اور سلطان کے ماتحت ریاستہاۓ سرویہ یعنے صرب اور مانٹی نگرو یعنے جنگ اسود نے جب باغی ہوکر ۱۸۷۶ع مین سلطان سے جنگ شروع کی تو ادنکی فوجون مین پادری بہیجے گئے جو ادن باغیون رئیسون کی فتح و نصرت کے واسطے اونکے لشکر مین دعائین مانگتے تہے اور ۱۸۷۷ع مین جب شاہنشاہ روس نے اون نصرانی باغیون کی مدد کا بہانہ کرکے سلطنت روم پر فوج کشی کی تو پادریون نے روسیون کی فتح و نصرت کے واسطے دعائین مانگین اور جنگ کرنا جائز قرار دیا اور ہندوستان کے اکثر پادریون نے اس جنگ روم و روس مین شاہنشاہ روس کے مدح وستایش کا اپنے اخبارونمین غل مچا دیا لعنت خدا کی اس متعصب قوم پر کہ مسلمانون کو تو جہاد کا الزام بڑے جوش وخروش سے دیتے ہین اور اس سنت

کیساتہہ خود جہاد پر مستعد ہوجاتا اپنے لئے جائز جانتے ہین
۱۸۵۳ء مین نقولاس شاہنشاہ روس نے جب سلطنت روم پر فوج کشی کر کے
اشتہار جنگ دیا تو اوسکا مضمون یہہ تہا کہ جب سے مین نقولاس تخت نشین ہوا
ہون تب سے ابتک یہی میری نیت اور آرزو ہے کہ قوم عیسائیان مقیم شہرہائے
بوسینیا و ہرزیگونیا و بلگریہ کی بہبودی ہو چونکہ سلطنت عثمانیہ خلل انداز حقوق قوم عیسوی ہے
اس لحاظ سے یہہ جنگ جو جنگ مذہبی ہے شروع کیجاتی ہے ہر ایک سعی و تردد واسطے
ایمان کے کریگا اور از روئے اس اشتہار کے حکم کرتا ہون کہ دریائے پرتہہ سے
پار ہوکر صوبجات علاقہ ڈانیوب کا قبضہ و تصرف کرین (سفیر مدارس مطبوعہ ۲۷
اپریل ۱۸۷۷ء) اور شاہنشاہ روس نے جب خیوے یعنے خوارزم کو فتح کیا تو ہزارون
بیگناہ اور لاچار مسلمان مرد و عورتون کو اس بیرحمی کے ساتہہ قتل کیا کہ جسکے لکہنے سے
قلم تہرّاتا ہے اور تمام عملداری روس مین اسقدر ظلم و بیرحمی مسلمانون پر بوجہہ تعصب مذہبی
کیا جاتا ہے کہ وہ بیچارے اون ظلمون کی برداشت کرتے ہوئے اپنے ہوش و
حواس سے گذر گئے اونہین حکم نہین ہے کہ غیر ملک کا پرچہ اخبار مطالعہ کرین اور
اپنے ہمقوم مسلمانون سے جو غیر ملکون مین بود و باش کرتے ہین کسیطرح واقف ہون
عملداری روس سے سفر کرکے حج و زیارت کو نہین جانے پاتے جیسا کہ ۱۸۷۶ء
مین داغستان وغیرہ کے لوگ سفر حج بیت اللہ سے واپس کردئے گئے اور حج کرنیکو
نجانے پائے اکثر شہرونمین جب کبہی روسی فوج وہان آجاتے ہے تو مسلمانون کو
اونکے گہرون سے زبردستی نکال کر اونمین فوج کے سپاہی قیام پذیر ہوتے ہین اور
طرح طرح کے ظلم غریب مسکین مسلمانون پر تمام عملداری روس مین ہمیشہ ہوتی رہتے ہین
اگر کوئی مسلمان عیسائی ہوجائے تو ان ظلمون سے رہائی پاتا ہے اور اگر کوئی عیسائی
مسلمان ہوجائے تو ضرور قتل کیا جاتا ہے باوجود اسکے کوئی دوسرا بادشاہ کبہی اردوین

کو ندامت نہین کرتا اسکے وجہہ یہہ ہے کہ اور نصرانی بادشاہ بہی مسلمانون کو اپنے عملداری مین ذلیل وخوار رکہنا پسند کرتے ہین اور روسیون کی عادت ظلم تو یہانتک ترقی کئی ہوئے ہے کہ اسیوجہہ سے حزقیل کے ۲۸ و ۳۹ باب مین قادر مطلق نے روس کو یاجوج ماجوج سے تشبیہ دی اور فرمایا کہ اے روس مین تیرا مخالف ہون اسلئے پس اس قوم کے ظلم اور تعصب کا اس سے زیادہ ثبوت اور کیا چاہئے کہ جسکی وجہہ سے خداوند روس کا مخالف ہے کیا خدا بہی بہی کسیکا مخالف ہوتا ہے نعوذ باللہ مگر نصرانی علما نہ فقط یہی کہ روس کے ان سب ظلمونکو جایز جانتے بلکہ اونکی حمایت کرتے اور سب نصرانی بادشاہونکو مسلمانون سے جنگ کرنے مین روس کی مدد کرنیکے واسطے ترغیب دیتے ہین چنانچہ سلطان روم سے جنگ کرنمین پادری وہری صاحب اپنے اخبار نور افشان مطبوعہ ۲۴ نومبر ۱۸۷۶ صفحہ ۱۳ مین لکہتے ہین کہ تمام دنیا کے اہل اخلاق وصاحب دین اس معاملہ مین روس کے ہمدرد ہونگے انتہےٰ

دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ٥ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

کلیسیا ۱۲

اسمین یروسلم کا حال بمقابلہ کعبۂ شریف اور یہودیونکا حال
بمقابلۂ اہلِ عرب مع بعض متفرقات اور ایک منادی صِرف
آیاتِ انجیل سے بے آمیزش کلامِ دیگر اور ایک خاتمہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

یروسلم یعنے بیت المقدس مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکھا ہے اور صیحوں کی بابت کہا جائے گا کہ فلانہ فلانہ اسمین پیدا ہوا اور حقتعالے آپ اُسکو قیام بخشیگا خداوند جسوقت لوگونکے نام لکھے گا تو گن کے کہیگا کہ یہہ شخص وہان پیدا ہوا تھا انتہی - اور اسیطرح ۸۴ زبور ۳ و ۴ و ۷ و ۸ مین بیت المقدس کے رہنے والونکی عزت کا بیان ہے یہہ مقام جس جگہہ ہیکل یعنے عبادت خانہ بنا تھا خدا ہی کا پسند کیا ہوا اور بتلایا ہوا تھا استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱ اُسیجگہ حضرتِ ابراہیم نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تھا - دیکھو ہندی تواریخ کلیسیا صفحۂ ۲۴ اُسی جگہہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے زمانہ مین وہ ہیکل مقدس تعمیر ہوئی - اول سلاطین ۹ باب ۳ دوسری تواریخ ۷ باب ۱۲ - اُسکی عظمت کے بیان سے تمام توریت بہری ہوئی ہے اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب و جوار برکتون اور خوبیون سے معمور تہا تینون قومین یعنی یہود عیسائی مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفاط کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے الکتاب کی مقامات المعروف صفحۂ ۲۲ - یہہ ہیکل شروع تعمیر سے ہی

یہی دنون کے بعد غارت ہونے لگی چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے بیٹی رجبعام کے وقت سے بابل کی اسیری تک جو کہ سنہ عیسوی سے چھہ سو چھہ برس پیشتر ہوئی بار بار غارت ہوتی رہی اور آخر کو بابل والونکے ہاتھہ سے بالکل مسمار ہوئی اور دوسری ہیکل جو اُسی جگہہ پہر بنی وہ بت پرست مصریون وغیرہ کے ہاتھہ سے بیحرمت اور غارت ہوا کی اور آخر کو ٹیٹس کے عروج کے چالیس برس بعد بالکل مسمار کی گئی پھر اُسی جگہہ حضرت عمرؓ کی خلافت مین اسلامی مسجد تیار ہوئی کہ جسکو ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ گزرے ہین کہ وہ مقدس مقام بہی منجملہ مقامات مقدسہ اہل سلام ہے یہودی لوگ سمجھتے تھے کہ مسیح جب آسمان سے آئینگے تو پہلے یروسلم کی ہیکل کی چھت پر آئینگے اور وہان سے زینہ لگا کے اوترینگے اور سب لوگ یہی معجزہ حضرت عیسیٰ کی رسالت کا ثبوت سمجھینگے (وز بور ۱۲) اسی سبب سے شیطان نے مسیح کو ہیکل پر لیجا کر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے متی باب ۴ چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب مسیح کا آنا ابہی باقی ہے اور ہیکل ندارد ہو گئی بلکہ اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آئے تو اسلامی عبادت خانہ میں آئینگے یا یہودیون اور عیسائیون کے عبادتخانہ مین —

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۸ مین لکہا ہے جولین قیصر نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اس پیشین گوئی کو جھٹلانیکے لئے کہ جبتک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومونسے روندا جائیگا انتہی — یروسلم کی ہیکل کی پہر بنوانے کا ارادہ کیا لیکن جسکی (مسیح کی) حقارت دہ کیا جاتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادے کو باطل کیا جب کاریگر ہیکل کی نیو کو کہودنے لگے تب آگ کی لوؤن نے زمین سے پہوٹ کر اُنہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار مشقتین اُٹھائی تہین لاچار ہو کر اُس کام سے ہاتہہ اُٹھایا اور اسیطرح طامس نیکا شہر مفسر

نے بہی لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین لکہا ہے - لیکن اگر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے پہر تعمیر کیا اور اُسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل ہوگئی اور کوئی آگ کی لو روکنے کو نہ نکلے حضرت یسعیاہ نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرمائی صیحون مین گنہگار ترسان ہین خوف نے ریاکارونکو حلا سیمہ کیا ہے کہ کون ہم مین سے اُس مہلک آگ پاس رہے گا اور کون ہم مین سے ابدی شعلون پاس ٹہریگا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدہی باتین کرتا ہے انتہی -

پس غور کرنا چاہیئے کہ وہ ہیکل تو بار بار غارت ہوگئی اگرچہ مسجد ایہ انبیاء سلف تہے مگر کعبہ شریف پر جب حبشی سردار عیسائی ابرہہ نامی نے ہاتہیونکو لیکر حملہ کیا تو خدا نے ابابیل بہیجکر وہ سارا لشکر غارت کردیا اور اسی سال مین حضرۃ پیغمبر آخر الزمان صلعم پیدا ہوئے تہے دیکہو سرور المحزون ترجمہ نور العیون چہاپہ کانپور ۱۲۸۳ ہجری صفحہ ۲ + اُسی طرح اہل عرب کا حال قوم یہود کے مقابل مین سمجہنا چاہیئے - چنانچہ پیدائش ۱۷ باب ۲۰ مین لکہا ہے خدا تعالی نے حضرت اسمعیل کے حقمین فرمایا کہ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑہاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُس سے بڑی قوم بناؤنگا پہر پیدائش ۲۱ باب ۲۰ مین ہے اور خدا اُس لڑکے کے ساتہہ تہا اور اسی طرح اسی باب ۱۷ مین ہے جب خدا نے اُس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکار کے کہا کہ اے ہاجرہ تجکو کیا ہوا مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی انتہی - اور پیدائش ۲۵ باب ۱۶ مین ہے کہ یہہ اسمٰعیل کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور قلعونمین یہہ ہین اور یہہ اپنی امتونکے بارہ رئیس ہین انتہی - رسالۂ مسیح الدجال مصنفہ ماسٹر رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۲۸۳ صفحہ ۴۴ مین ہے کہ بجائے امیین عربی کے عبرانی لفظ امیتم ہے اور بجائے اُمّی کے اُمّہ ہے اور اس

لفظ عبرانی سے امت یا قوم مراد ہوتی ہے نہ وہ لوگ جو لکھہ پڑھ نہین جانتے
انتہی اور پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے کہ تب ابرہام جان بحق ہوا اور
اپنی عمر درازی مین بوڑہا اور آسودہ ہوکر مرا اور اُسکے بیٹے اضحاک اور اسمعیل
نے مکفلہ کے مغارہ مین ہتی سہر کے بیٹے عفرون کے کہیت مین جو ممری کے آگے
ہے اُسے گاڑا انتہی - یہانسے ثابت ہے کہ حضرت اسمعیل اپنے باپ کی آخر
عمر تک منظور نظر پدر بزرگوار اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی خدمت مین حصہ دار ہے -
لیکن باوجود اسکے علمائے عیسائی نے جو پیدایش ۱۶ باب ۱۲ کا ترجمہ یون
کیا ہے کہ وہ وحشی آدمی ہوگا اور اُسکا ہاتہ سبکے اور سب کا ہاتہ اُسکے خلاف
ہوگا انتہی اصل عبارت عبرانی کی یہہ ہے وَهُو يهيه پرِي ادم يادو بكل
وِيَدْ كُل بوُ یعنی اور وہ ہوگا قوت والا آدمی (یا برخوردار) ہاتہ
اُسکا سب پر اور سب کا ہاتہ اُسی کی طرف اور اسکا ترجمہ عربی زبان مین یون
ہے يده الغالب على الكل ويد الكل مبسوطة اليه اور فارسی مین
اسطرح منظوم ہے (شعر) سر گردنان جہان پست تو * زبردست بر دستہا دست تو *
پس کوئی سبب نہ تہا کہ خدائے رحیم حضرت اسمعیل کو اُنکی پیدایش سے پیشتر وحشی
فرماتا باوجود اسکے کہ برکت دینے کا وعدہ ہوچکا تہا اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ
خدا جسکے ساتہ رہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پہر وہ وحشی ہوجائے روح القدس
کی تاثیر سے تو انسان نئی پیدایش حاصل کرتا ہے یوحنا ۳ باب ۳ اور خدا جسکے
ساتہ ہے وہ وحشی یعنے انسانیت سے خارج ہوجائے اسلئے وہ عربی ترجمہ صحیح
معلوم ہوتا ہے برخلاف اُس ترجمہ چہاپہ رومن مقام لندن ۱۸۶۲ء کے اور
واقعی برخلاف وحشی ہونے کے اہل عرب مین وہ نبی کریم مبعوث ہوا کہ جسکا
اخلاق غریب سے شرق تک مشہور و معروف ہے اور اُس عربی ترجمہ کے مطابق

اگرچہ عالم مین پئے در پئے انقلابات گزرے مگر اہل عرب آجتک اپنی اصلی حالت پر رہتے ہین دیکھو رسالہ کشف الآثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل تصنیف پادری مرتیلی چہاپہ اڈن برغ ۱۸۳۴ع باب ۱۲ صفحہ ۱۴۳ - اور یہودی اگرچہ اپنے کو خدا کے خاص لوگ سمجہتے ہین مگر وہ پراگندہ ہوکر تھوڑے رہ گئے -

اور توریت مین یہودیونکی بربادی کا بار بار وعدہ اور دہمکیان مذکور ہین چنانچہ استثنا ہ باب ۲۷ اور ۲۸ باب ۲۵ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۶ وغیرہ کو دیکھو لیکن اولاد اسمعیل کے لئے کوئی بات جوکہ برکت کے خلاف ہو توریت وغیرہ مین مذکور نہین ہے سوا برکت وبرومندی وغیرہ کے اس سے ظاہر ہے کہ شروع سے اللہ رب العالمین کو اہل عرب کے حال پر نظر رحمت ہے اور یہودیون پر اسکے برخلاف -

اسکے سوا حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کے اجداد مین حضرت اسمعیلؑ اور حضرت نوح و حضرت آدم علیہم السلام تک سب شریف اور صحیح النسب ہوتے چلے آئے ہین کہ یہہ شرافت تمام دنیا مین اور کسیکے لئے ممکن نہوئی مگر اس توریت مین حضرت بی بی ہاجرہ والدۂ حضرت اسمعیل کو جو لونڈی لکھا ہے اسکا سبب صرف یہودی تعصب ہے کہ خدا نے حضرت بی بی ہاجرہ کی اولاد کو بار بار برکت دی پیدائش ۱۶ باب ۱۰ و ۱۱ - اور ۱۷ باب ۲۰ - اور ۲۱ باب ۱۷ - ۲۰ اور تیسرے بی بی حضرت ابراہیم کی جو قطورہ تہین انکی اولاد کے حقمین کچھہ برکت کا لفظ بہی نہین ہے - اگرچہ توریت مین حضرت بی بی قطورہ کو لونڈی نہین لکھا ہے تو بہی خدا کے نزدیک حضرت بی بی قطورہ کی اولاد کا یہہ رتبہ نہ تہا جو حضرت بی بی ہاجرہ کی اولاد کا مرتبہ تہا پیدائش ۲۵ باب اور ۲ - پس خدا کے حضور تو حضرۃ اسماعیل کا وہ عالے رتبہ تہا کہ اگرچہ یہہ توریت یہودیون کے پاس والی ہے کہ جسمین حضرت اسمعیلؑ

کی فضیلت کے مضمون کو دیکھنا اُنہین اپنی فضیلت کے مقابل مین نہایت
مشکل تہا تو بہی اسقدر موجود ہین جو بیان ہوئے ۔ پس اپنے دلمین گمان مت
کرو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہے کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ خدا اِنہین پتہرون سے
ابراہیم کے لیئے اولاد پیدا کرسکتا ہے (متی ۳ باب ۹) اور مین تم سے کہتا ہون
کہ بہتیرے پورب اور پچہم سے آوینگے ۔ اور ابراہام اور اسحاق اور یعقوب کے ساتھ
آسمان کی بادشاہت مین بیٹہینگے پر بادشاہت کے فرزند باہر اندہیری مین
ڈالے جاوینگے وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا متی ۸ باب ۱۱ و ۱۲ ۔
اب دُنیا کی نظر مین حضرت اسمعیل کی فضیلت کا حال سُنیئے کہ توریت سے کہین
ثابت نہین ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسی نے مول لیا یا جہاد کی لوٹ مین
آئی ہون اور یہی دو سبب لونڈی ہونے کے ہوتے ہین جیسے حضرت عیسیٰ کی
اجداد بار بار مصر اور بابل اور اسور وغیرہ کی غلامی مین رہے خروج ۲۰ باب ۲
قاضیون ۳ باب ۸ ۔ ۱۰ و ۱۲ ۔ ۳۰ و ۳۱ اور ۴ باب ۱ ۔ ۲ ۔ اور ۶ باب ۱ ۔ ۱۰ ۔
اور ۱۱ و ۱۲ باب ۸ اور ۱۳ باب ۱ ۔ دوسری تواریخ ۲۶ باب ۲۰ ۔ اسکے سوا
راحاب قاحشہ اور یہوداہ کی بہو تمر یہہ سب عیسیٰ کی دادیون مین تہین اور
حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے سلسلہ مین کوئی ایسا نہین ہوا اور اسکا مفصل
حال کتاب دولت فاروقی کے محراب اول رکن دوم مین دیکہنا چاہیئے ۔
اور عیسائی علما جو کہا کرتے ہین کہ خدا نے برکت کا وعدہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے
ضمن فرمایا اور یہہ بہی کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ تیری نسل اسحاق
سے کہلائی گی اور توریت کا ترجمہ اہل کتاب نے یون لکہا ہے اور اسمعیل کے
ضمن مین نے تیری سُنی دیکہہ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا
اور اُسے بہت بڑہاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی

قوم بناؤنگا لیکن مین اسحاق سے جسے سارہ دوسرے سال اسیوقت معین مین جنیگی اپنا عہد قائم کرونگا (پیدائیش ۱۷ باب ۲۰ و ۲۱) یہہ لیکن کا لفظ اس ۲۱ آیت کے ترجمہ مین اسطرح شامل کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدانے حضرت اسحاق علیہ السلام سے بطرز خاص وعدہ فرمایا ہے اور اس وعدہ سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو کچہہ علاقہ نہین ہے مگر یہہ صریح تعصب اہل کتاب کا ہے اہل عبرانی عبارت توریت کی یہہ ہے وِاِتْ بِرِیْتِیْ اَقِیْمْ اِتْ یِصْحَاقْ اَشِیْر تِلِدْ لِخَا سَارَاہ لَمُوعِدْ هَزِّہ بَشَّانَاه هَاآحِیرِتْ اس آیت کے شروع مین واو عطف اس بات پر دال ہے کہ خدانے حضرت اسمعیلؑ سے وعدہ برکت کا فرمایا اور حضرت اسحاقؑ سے بہی وعدہ برکت کا فرمایا پس دونون نبی زادون سے برکت کا وعدہ ہے نہ یہہ کہ ایک سے اور گلتیون کے ۳ باب ۷ مین لکہا ہے کہ جو ایمان والے ہین وہی ابیرہام کے فرزند ہین انتہی کچہہ بنی اسرائیل پر اس وعدہ کی خصوصیت نہین ہے اور رومیون کے ۱۰ باب ۱۲ مین ہے کہ یہودیون اور یونانیون مین کچہہ تفاوت نرہا الخ اور رومیون کے ۴ باب ۱۱ مین ہے تاکہ وہ اُن سب کا جو نامختونی مین ایمان لاتے ہین باپ ہو انتہی یعنے حضرت ابراہیم اور اسی طرح رومیون کے ۴ باب ۱۲ و ۱۶ مین بہی ہے —

پس اے خدا ترس یہہ وہ نبی ہے آخر الزمان صلعم کہ جسکی بابت کہلا کہلی حضرت عیسیٰؑ نے اپنے مصلوب نہونے کے واقعہ کے ذکر مین تقریباً یون فرمایا تہا۔

اے برنباہ یقین جان کہ کیساہی چہوٹا گناہ کیون نہو خدا اُسکی سزا دیتا ہے کیونکہ خدا تعالے گناہ سے ناراض ہے اور کسی گناہ کو بے سزا نہین چہوڑتا میری ما اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سے میرے ساتہہ محبت کی خدا اُن سے ناخوش ہوا اور مقتضائے عدالت یہہ چاہا کہ انکے اس نامناسب عقیدت کی سزا

اسی دنیا مین اونکو دی تاکہ وہ دوزخ کے عذاب سے بچین اور وہان اونکو اذیت نہو اور مین اگرچہ دنیا مین بیقصور تہا پر اسلئے کہ بعضی آدمیون نے مجکو خدا اور ابن اللہ کہا خداوند تعالی کو یہہ بات خوش نہ آئی اور اُسکی مشیت اسامر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شیاطین مجہپر نہ ہنسین اور مجکو ٹہٹہون مین نہ اڑاوین سو اس نے اپنی مہربانی اور عنایت سے ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب میری تضحیک اور ہنسائی ہوجائے اور ہر شخص یہہ گمان کرلے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا پر یہہ ساری ہتک اور ہنسائی محمد رسول اللہ صلعم کے آنے تک رہے گی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کردے گا اور یہہ دہوکا لوگون کے دل سے اوٹہا دیگا فقط از ترجمۂ قرآن شریف مصنفۂ سیل صاحب صفحہ ۳۴ مطبوعہ ۱۸۶۱ء - و مطبوعۂ لندن ۱۸۶۱ء درمطبع ولیم ٹگ صفحہ ۳۴ برحاشیہ آیہ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (تلک الرسل ثلث جزو سورہ آل عمران رکوع ۶)

جسکی انگریزی عبارت یہہ ہے

نقل عبارت انگریزی ترجمہ قران

شریف مصنفہ سیل

صاحب مطبوعہ

لندن

سنہ ۱۸۶۱ع

صفحہ ۳۴

I have in another place mentioned an apocryphal Gospel of Barnabas, a forgery originally of some nominal Christians, but interpolated since by Mahomedans, which gives this part of the History of Jesus with circumstances too curious to be omitted. It is therein related, that the moment the Jews were going to apprehend Jesus in the garden, he was snatched up into the third heaven, by the ministry of four Angels, Gabriel.

Jesus returned the following answer:

"O Barnabas, believe me that every sin how small soever is punished by God with great torment, because God is offended with sin. My mother therefore & faithful disciples, having loved me with a mixture of earthly love, the just God has been pleased to punish this love with their present grief, that they might not be punished for it hereafter in the flames of hell. And as for me, though I have myself been blameless in the world, yet other men having called me God, & the son of God; therefore God, that I might not be mocked by the devils at the day of judgment, has been pleased that in this world I

should be (derided) by men with the death of Judas, making every body believe that I died upon the cross. And hence it is that this mocking is still to continue till the coming of Mahomet, the Messenger of God, who coming into the world, will undeceive every one who shall believe in the law of God from this mistake."

(From Alkoran by George Sale, Gent. printed at London: William Tegg. 1861. page 98.)

بعض عیسائی کہتے ہین کہ مسلمانون نے انجیل برنباہ مین یہ عبارت ملادی لیکن آجتک نہین سنا کہ کوئی مسلمان انجیل برنباہ اپنے پاس رکہتا ہو اور اگر مسلمانون کا جعل وس انجیل مین چلگیا تو عیسائیون کا جعل ہی لتا نہین اوبہی زیادہ آسان ہے اسی کیون مشکل جانتے ہین لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ اسوقت مسلمان کہان تہے جسوقت سے کہ یہ انجیل برنباس مشہور ہوئی بلکہ اُسکے سیکڑون برس بعد اسلام کی نوبت آئی ہے۔
گاڈفرے ہیگنس صاحب کا قول ہے کہ برنباس کی انجیلی تواریخ کا جس سے وہ کہتے ہین کہ محمد نے قران مین اکثر نقل کی ہے مشرق مین بہت بڑا علو لیہ تہا

اُسمین محمدؐ کی آمد کی متواتر پیشین گوئی ہوئی ہے۔ باوجود ڈاکٹر وہیٹ اور
سیل صاحب کی عظمت کے صرف اُنکے بیان سے مجھکو یقین نہین کہ برنباس
کی انجیلی تواریخ مین جیسے کہ وہ اب ہے تحریف ہوئی ہے جبتک کہ وہ بعض
مختلف تحریرات دستی یا اسیطرح کی اور قوی دلیلین پیش نکرین۔ اور مین یقین
کرتا ہون کہ ایسی دلیل اُنکے پاس نہین ہے اسلئے کہ اُنہون نے اُسکو بیان
نہین کیا۔ حمایۃ الاسلام صفحہ ۹۷ و ۹۸ دفعہ ۹۳ و ۹۴ و ۹۶۔
پادریصاحبو نکے اخبار نور افشان لدہیانہ مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۸۷۶ء جلد ۴
نمبر ۳۰ صفحہ ۲۳۶ کالم ۳ مین پادری صاحب مہتمم فرماتے ہین کہ انجیل برنباس
۔ اُن رسالون مین سے ہے جو کہ چوتھی یا پانچوین صدی مسیحی زمانہ مین موضوع
ہوئی اور اُسکا نام اول ایک جعلی تصنیفونکی فہرست مین موجود ہے کہ جسے پاپائے
روم نے ۴۹۶ء مین لکھوایا تھا۔ مذکور ہے کہ پانچوین صدی مسیحی مین اِس
رسالہ نے رواج پکڑا ہے انتہی
یہہ بات بہی خوب غور کرنے کے لائق ہے کہ اگر دین اسلام صرف انسان کی
طرف سے ہوتا اور خدا کی طرف سے نہوتا تو حضرت رسولخدا صلعم حضرت عیسیٰؑ کو
جہوٹا بتلاتے تاکہ ایک قوم یعنے یہودیون کی تقلید اور ثبوت دعوے کے
لئے اُنہین کی گواہی بہی رہتی۔ یا یہہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کا ثبوت
کرتے تاکہ دوسری قوم یعنی نصاریٰ کی تقلید اور ثبوت دعوی کے لئے اُنہین
کی گواہی بہی رہتی۔ پہر یہہ کہ یہودی لوگ جو مسیح کے آنے کے منتظر ہین حضرت
رسول اللہ صلعم یہہ اُنکا گمان باوجود اقرار اہبات کے کہ حضرت عیسیٰؑ جو آچکے وہی
سچے اور مسیح تہے ضرور تہا کہ مطلق باطل ٹہراتے مگر ایسا ہی نہین کیا بلکہ اُس مسیح یعنی
مسیح الدجال کے آنے کی ہی سبکو خبر دی اور یہودیونکے اُس گمان کو غلط و باطل

نہیں کیا۔ اگر کسی طرح کا حضرت صلعم میں تعصب ہوتا تو کیا ضرور تھا جو یہودیوں کو
اُس عقیدہ میں کہ مسیح آنے والا ہے اور عیسائیوں کو اس عقیدہ میں کہ مسیح آ چکا
یعنے حضرت عیسیٰ آ چکے سچا ٹھہراتے۔ پھر اگر حضرت رسولخدا صلعم کو اُن دونوں
فرقوں کی کچھ خوشامد اور طرفداری ہوتی تو آنے والے مسیح کو یعنے الدجال اور
حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کبھی نفرماتے اس سے ظاہر ہے کہ دین اسلام
صیقل کی ہوئی تلوار اور صاف کئے اور تائے ہوئے سونے کی مانند ہے کہ ہر
آلائش اس سے دور کی گئی ہے۔

گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۴ میں لکھتے ہیں کہ پیغمبر ایک
بڑا نامی آدمی تھا جسکی دینداری اور علم کی نسبت میری دانست میں کسیکو
شک نہوگا اور جسکی تعریف سیل صاحب کے قول مندرجہ ذیل سے بخوبی معلوم
ہوتی ہے کہ گو اُس نے محمد کو ایک بڑا ریاکار مانا ہے تاہم اُس نے تسلیم کیا ہے
کہ آپ میں اوصاف جمیلہ بہت کثرت سے تھے یعنے جسم میں شکیل تیز فہم خوش اطوار
غربا نواز بامروت مقابلہ اعدا میں شجاع اور سب سے زیادہ یہہ کہ اللہ تعالیٰ کے
نام کی بڑی تعظیم کرنے والے تھے اور حلف دروغ اور زنا کاروں اور قاتلوں
اور غیبت گویوں اور مسرفوں اور حریصوں اور جھوٹے گواہوں کے سخت دشمن تھے
اور قناعت اور سخاوت اور رحم اور فیاضی اور شکرگزاری اور والدین اور بزرگوں کی
توقیر کے بڑے واعظ تھے اور حمد الٰہی سے اکثر رطب اللسان رہتے (منقول
از دیباچہ سیل صاحب صفحہ ۴) از حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۵ دفعہ ۳ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۷۳ع
ترجمہ آپالوجیا مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع۔

اب اُن پاک طبیعتوں پر جو انصاف سے خدا کی راہ ڈھونڈھتے ہیں۔ واضح ہو
کہ پہلے صدی سے لیکر دوسری اور تیسری صدی عیسوی اور اسکے بعد کئی سو

برسون تک تو عیسائیون مین جعلسازیکا بازار گرم رہا - بعد اوس سنہ ۱۵۰۰ء تک عیسائیون کا زمانۂ جہالت - اُسکے سوا دیندار عیسائیونکی طرف سے بہی تحریف و تبدیل کتب مقدسہ مین واقع ہونا صاف وصریح ظاہر ہے - اُسکے سوا تحریف کی ہوئی آیتین پادری فانڈر صاحب کے اقرار سے جوکہ کتاب اختتام دینی مباحثہ سے نقل کرچکا ہون اور اُن مین سے خاصکر وہ آیت جو پہلے یوحنا ۵ باب ۷ مین ہے یعنے یہہ کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اُسپر غور کرنا چاہیئے کہ کل مجموعۂ اناجیل مین جو کہ ۲۷ کتابین ہین صرف تین جگہہ یہہ مضمون آیا ہے یعنے ۱ یوحنا ۵ باب ۷ اور متی ۲۸ باب ۱۹ اور ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱۴ - اور اُن تینون جگہون مین سے صاف صاف اسی آیت مین تثلیث کا بیان ہوا ہے اور اُسکا ملایا جانا زیادہ تر صاف صاف ظاہر ہے تو اب اُن دو مقامون کو جنمین اسقدر صاف بیان نہین ہے کون یقین کرے گا - کیونکہ یوحنا کا دوسرا اور تیسرا خط تو مشکوک سمجہا گیا ہے اور یہہ پہلا خط صحیح سمجہا گیا تہا کہ جسمین یہہ آیت کہ جو مدار اور بنیاد عیسائی عقیدے کی ہے ملایا ہوا نکلا اور اُسکے سوا متی ۲۸ باب ۱۹ مین جو اسکا ذکر ہے اگر وہ صحیح ہوتا تو اور انجیل نویس اس مضمونکو لکہنے سے کیون چہوڑ دیتے اور ۲ قرنتیونکے ۱۳ باب ۱۴ مین جو دعا کے طور پر لکہا ہے وہ کچہہ تعلیم نہین ہے - اسکے سوا اوس دعا کا بہی کسی اور خط مین پہر ذکر نہین ہے اگر صحیح ہوتا تو سب خطون مین یہی دعا لکہی ہوتی جس طرح ہر گرجے کے بعد پادری کی زبان سے یہی آیت برکت دینے کے واسطے مستعمل ہے بلکہ پلوس ہی کے چودہ خطون مینسے کسی اور خط مین یہہ دعا نہین ہے بلکہ پلوس نے پہلا خط جو اُنہین قرنتیونکو لکہا اُسمین بہی یہہ دعا نہین ہے

پھر اُسکے الحاق ہونے مین کیا شک ہے اور نہ صرف اگلے زمانون مین عیسائیون کا
یہہ دستور تھا کہ اپنے مذہب کی ترقی کے لئے جھوٹ بولنا جائز اور قابل تحسین
جانتے تھے بلکہ اب بھی یہی دستور جاری ہے۔ چنانچہ بیسیون رسالے سراسر
جھوٹ چھاپے جایا کرتے ہین کہ جنکے بیان کے لئے ایک کتاب جداگانہ چاہیے
یہان نمونہ کے طور پر صرف اتنا لکھا جاتا ہے کہ ایک اُردو رسالہ جسکا نام ہے
(امید آباد کے لئے خداوند کا فرستادہ مسمی متلاشی) اور مرزاپور مین باہتمام پادری
ایم اے شیرنگ کے ۱۸۶۱ء مین چھپا اُسمین ایک سید عالی نسب متلاشی کا ذکر
ہے یعنی دین عیسائی کا متلاشی ہوکر وہ آخر کو عیسائی ہوگیا اور پادری ہوکر
امید آباد مین اپنے باپ کو اُس نے عیسائی کیا اور بوڑھا ہوکر ایک شخص کے
گھونسے کے صدمہ سے مر گیا انتہی۔ اور یہی حال کتاب ہندی مین جسکا
نام ہے نیا کاشی کھنڈ لفظ بلفظ گویا اُسی رسالہ اردو کا ترجمہ ہے۔ صرف
اتنا تفاوت ہے کہ سید عالی نسب کی جگہہ برہمن اور امید آباد کی جگہہ بنارس
لکھا ہے چنانچہ اُن دونون کتابونکے دیکھنے سے فوراً صاف معلوم ہو جائیگا
کہ ہندی کتاب مین ہندو شخص اور شہر اور اُردو کتاب مین مسلمان شخص
اور شہر لکھہ دیا ہے اور دونون کا سارا حال ایک ہی ہے پس کس قدر یہہ فریب
اور جھوٹ فاش ہوگیا کہ دراصل نہ کوئی ہندو تھا اور نہ مسلمان بلکہ صرف لوگونکو
ترغیب دینے کے لئے یہہ خیالی ہندو اور مسلمان بنالیا۔

منادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ والسلام علی من لا نبی بعدہ
افسوس کہ تم تری اور خشکی کا دورہ اس لئے کرتے ہو کہ ایک کو اپنے دین
مین لاؤ اور جب وہ آچکے تو اپنے سے دونا اُسے جہنم کا فرزند بناؤ۔

(متی ۲۳ باب ۱۵) اور اسلئے خدا اُن پاس تاثیر کرنے والی دغا بھیجیگا یہانتک کہ وہ
جھوٹ کو سچ جانینگے تاکہ وے سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی ہی
راضی تھے سزا پاویں (۲ تسلونیقیونکو ۲ باب ۱۱ و ۱۲) یسعیاہ نے تم ریاکارون کے
حقمین کیا خوب نبوت کی ہے کہ یہہ لوگ ہونٹھون سے میری بزرگی کرتے ہین
پر انکے دل مجھسے دور ہین اور وے بے فائدہ میری پرستش کرتے ہین
کیونکہ جو تعلیم وے سکہلاتے ہین انسان کے احکام ہین تم خدا کے حکمون کو
بخوبی باطل کرتے ہو تاکہ اپنے دستورونکو ثابت رکھو (مرقس ۷ باب ۶ و ۹)
اے سرکشو اور دل وکان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا سامہنا
کرتے ہو جیسے تمہارے باپ دادے تھے ویسے ہی تم بھی ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)
کیونکہ ایسے لوگ جھوٹھے رسول دغاباز کارندے ہین جو اپنی صورتونکو مسیح کے
رسولون سے بدل ڈالتے ہین اور یہہ تعجب نہین کیونکہ شیطان بھی اپنی صورتکو
نورانی فرشتہ سے بدل ڈالتا ہے اسواسطے اگر اُسکے خادم بھی اپنی صورتونکو
راستبازیکے خادمون سے بدل ڈالین تو کچھہ بڑی بات نہین پر اُنکا انجام
اُنکے کامونکے موافق ہوگا (۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۳-۱۵) اسی طرح تم بھی ظاہر مین لوگونکو
راستباز دکہائی دیتے پہ باطن مین ریاکاری اور شرارت سے بھرے ہو
(متی ۲۳ باب ۲۸) اے بھائیو مین تمہاری منت کرتا ہون کہ تم میری مانند ہوجاؤ
(گلتیونکا ۴ باب ۱۲) اور تم بے ایمانونکے ساتھہ نالائق جُوئے مین مت جُتتے جاؤ۔
کہ راستی و ناراستی مین کونسا ساجھا ہے اور روشنی کو تاریکی سے کونسا میل ہے
(۲ قرنتیونکا ۶ باب ۱۴) اسواسطے خداوند یہہ کہتا ہے کہ تم اُنکے درمیان سے نکل آؤ
اور جُدا ہو رہو اور ناپاک کو مت چھوؤ اور مین تمکو قبول کرونگا (۲ قرنتیونکا ۶ باب ۱۷)
کوئی تمکو بیہودہ باتونسے بہلا وہ نہ دے کیونکہ ایسی باتونکے سبب خدا کا غضب

نافرمانی کے فرزندوں پر پڑتا ہے پس تم انکے شریک نہو (افسیون ۵ باب ۶ و ۷) پس اے عزیزو چاہیئے کہ ہم ایسے وعدے پاکر آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نجاست سے پاک کریں اور خدا سے ڈر کر پاکیزگی کو کامل کریں (۲ قرنتیون ۷ باب ۱) مین تم سے یون بولتا ہون جیسے عقلمندون سے سوچو مین کہتا ہون جانچو (اول قرنتیون ۱۰ باب ۱۵) ساری باتون کا امتحان کرو بہتر کو اختیار کرو (اول تسلونیقیون ۵ باب ۲۱)

کیا تم نہین جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے فریب نہ کہاؤ کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زنا کرنے والے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے (اول قرنتیون ۶ باب ۹ و ۱۰) اگر کوئی بہائی کہلاکے حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اس سے صحبت نرکہنا بلکہ ایسے کے ساتھ کہانا تک نہ کہانا (اول قرنتیون ۵ باب ۱۱) آدمی ہمکو ایسا جانے جیسے مسیح کے خدمتگذار اور خدا کے بہیدون کے مختار کو (اول قرنتیون ۴ باب ۱) ہم دغابازی کی چال نہین چلتے اور نہ خدا کی بات مین ملونی کرتے مین بلکہ کلام حق کو ظاہر کرنے سے ہر ایک آدمی کے دل مین خدا کے حضور اپنے لئے جگہہ کرتے ہین اور ہماری انجیل اگر پوشیدہ ہو تو انہین پر پوشیدہ ہے جو ہلاک ہونے والے ہین (۲ قرنتیون ۴ باب ۲ و ۳) کیونکہ خدا جسکے حکم کے مطابق تاریکی سے روشنی چمکی اسنے ہمارے دلونکو روشن کیا تا کہ خدا کے جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے ہم مین جلوہ گر ہو پر ہم یہہ خزانہ مٹی کے باسنون مین رکہتے ہین تا کہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا کی طرف سے ہے اور ہم تو ہر طرف سے مصیبت مین ہین لیکن شکنجہ مین نہین حیران ہین پر ناامید نہین ستائے جاتے ہین پر اکیلے چہوڑے نہین گئے گرائے جاتے ہین پر ہلاک نہین ہوتے (۲ قرنتیون ۴ باب ۶ -

اور اپنے ہاتھوں سے محنتیں کرتے وے بُرا کہتے ہم بھلا مناتے ہیں وے
ستاتے ہم سہتے ہیں وے گالیاں دیتے ہم گڑگڑاتے ہیں ہم دنیا میں کوڑے
اور سب چیزوں کی جھاڑن کی مانند آجتک ہیں (اول قرنتیوں کا ۴ باب ۱۲ و ۱۳) تم میری
بیعزتی کرتے ہو اور میں اپنی بزرگی نہیں ڈھونڈتا (یوحنا ۸ باب ۴۹ و ۵۰) میں
اُس بزرگی کو جو انسان کی طرف سے ہوتی منظور نہیں کرتا (یوحنا ۵ باب ۴۱)
دنیا تم سے عداوت نہیں رکھہ سکتی پر مجھسے عداوت رکھتی ہے کیونکہ میں اُسپر گواہی
دیتا ہوں کہ اُسکے کام بُرے ہیں (یوحنا ۷ باب ۷) ان باہر والی چیزوں کے سوا ساری
کلیسیاؤں کی فکر مجھکو ہر روز آ دباتی ہے (۲ قرنتیوں کا ۱۱ باب ۲۸) کیونکہ اُنہوں نے
اگرچہ خدا کو پہچانا تو بھی خدا ہی کے لائق اُسکی بزرگی اور شکرگزاری نکی بلکہ باطل
خیالوں میں پڑ گئے اور اُنکے نافہم دل تاریک ہوگئے وے آپ کو دانا ٹھہرا کر
نادان ہوگئے اور جیسا اُنہوں نے پسند نکیا کہ خدا کو پہچانکر یاد رکھیں خدا نے
بھی اُنکو عقل کی بے تمیزی میں چھوڑ دیا کہ نالائق کام کریں (رومیوں کا ۱ باب ۲۱ و ۲۲
و ۲۸) اب میں تم سے کیا کہوں کیا تمہاری تعریف کروں میں اسمیں تمہاری تعریف
نہیں کرنے کا (اول قرنتیوں کا ۱۱ باب ۲۲) میرا مطلب یہہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کہتا ہے
میں پولوس کا میں اپلوس کا میں کیفاس کا میں مسیح کا ہوں (اول قرنتیوں کا ۱ باب ۱۲)
پولوس کون ہے اپلوس کون ہے خدمت کرنے والے (اول قرنتیوں کا ۳ باب ۵) پولوس
نے کہا (اعمال ۲۵ باب ۱۰) ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہے پر میں جسمانی اور
گناہ کے ہاتھہ بک گیا ہوں کہ جو کرتا ہوں سو میں جانتا نہیں کیونکہ جو میں چاہتا
سو نہیں کرتا بلکہ جس سے مجھے نفرت ہے وہی کرتا ہوں (رومیوں کا ۷ باب ۱۴ و ۱۵)
کوئی آدمی دو خداوند کی خدمت نہیں کرسکتا (متی ۶ باب ۲۴) پر تم کہتے ہو (متی ۱۶ باب ۱۶)
کہ تین ہیں جو آسمانپر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس (اول یوحنا ۵ باب ۷)

توبہ کرو (متی ۴ باب ۱۷) یہہ سخت کلام ہے اِسے کون سن سکتا ہے (یوحنا ۶ باب ۶۰)
کیونکہ لکہا ہے کہ تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے سجدہ کر اور اُس اکیلے کی بندگی کر
(متی ۴ باب ۱۰) اور کوئی خدا نہین مگر ایک (اول قرنتیوں ۸ باب ۴ پیوداہ ۴) غرضکہ خدا
جہالت کے وقتون سے طرح دیکر اب سب آدمیونکو ہر جگہہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کرین
(اعمال ۱۷ باب ۳۰) اسلئے تم اپنی کمر سچائی سے کسکے اور راستبازی کا بکتر پہن کے اور
پاؤن مین صلح بخشنی والی انجیل کی جوتی باندہ کے اور اُن سبکے اوپر ایمان کی
سپر لگاکے قائم رہو (افسیوں ۶ باب ۱۴-۱۶) اور اے بہائیو مین نہین چاہتا کہ تم
اس سے ناواقف رہو (اول قرنتیوں ۱۰ باب ۱) کہ یہہ جلیل کی ناصرت کا یسوع نبی ہے
(متی ۲۱ باب ۱۱) تم نے اُسے نہین جانا لیکن مین اُسے جانتا ہون اور اگر مین کہون کہ مین
اُسے نہین جانتا تو مین تمہاری طرح جہوٹہا ہونگا پر مین اُسے جانتا ہون اور اُسکی
کلام پر عمل کرتا ہون (یوحنا ۸ باب ۵۵) چنانچہ یہہ لکہا ہے کہ (رومیوں ۱۲ باب ۱۱) یسوع نے
کہا تو مجھے نیک کیون کہتا ہے کہ نیک کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا (مرقس ۱۰ باب ۱۸) ایسی
ایسی باتونکی پیروی کرین جنسے صلح ہو (رومیوں ۱۴ باب ۱۹) اے بہائیو مین خدا کی رحمتونکے
واسطہ دیکر تم سے التماس کرتا ہون (رومیوں ۱۲ باب ۱) کہ مرد ہر مکان مین بے غصہ اور
بے حجت پاک ہاتہونکو اُٹہاکر دعا مانگین (اول تمطاؤس ۲ باب ۸) اور ایمان کے بہید کو
صاف دل سے یاد رکہین (اول تمطاؤس ۳ باب ۹) کہ یسوع ناصری ایکمرد تہا جسکا خدا
کیطرف سے ہونا تم پر ثابت ہوا اُن کراماتون اور اچنبہون اور نشانیونسے جو خدا نے
اُسکی معرفت تمہارے بیچ مین دکہائین جیسا تم آپ جانتے ہو (اعمال ۲ باب ۲۲) کہ خدا ایک
ہے اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے (اول تمطاؤس
۲ باب ۵) یسوع نے پکارکے کہا وہ جو مجھپر ایمان لاتا ہے مجھپر نہین بلکہ اُسپر جسنے مجھے بہیجا
ایمان لاتا ہے (یوحنا ۱۲ باب ۴۴) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمانی بادشاہت

مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتاہے اُسدن بہتیرے
مجھے کہینگے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور
تیرے نام سے دیوونکو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہین
کین اُسوقت مین اُنسے صاف کہونگا کہ مین کبھی تم سے واقف نہ تہا اے بدکارو
میرے پاس سے دور ہو (متی ۷ باب ۲۱-۲۳) کیونکہ آدمی کو کیا فائدہ ہے اگر تمام جہانکو حاصل
کرے اور اپنی جانکو کہودے پہر آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیسکتا ہے (متی ۱۶ باب ۲۶)
کیا ابن آدم کر زمین پر ایمان پاویگا (لوقا ۱۸ باب ۸) اور بیدینی کے بڑہ جانے سے بہتونکی
محبت گہٹ جائیگی پر جو آخر تک سہیگا وہی نجات پاویگا (متی ۲۴ باب ۱۲ و ۱۳)
اور مین اپنے باپ سے خواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ
ہمیشہ تمہارے ساتہ رہے (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) کیونکہ وہی ہماری صلح ہے جس نے دو کو ایک کیا
اور اُس دیوار کو جو درمیان تہی ڈہا دیا (افسیوں ۲ باب ۱۴) جسکے کان سننے کے لئے ہون
تو سنے (متی ۱۳ باب ۹) وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲ باب ۲۹)
بقا فقط اُسیکو ہے وہ اُس نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہنچ نہین سکتا اور اُسے
کسی انسان نے نہ دیکہا اور نہ دیکہہ سکتا ہے (۱ول تمطاؤس ۶ باب ۱۶) وہ چاہتا ہے
کہ سارے آدمی نجات پاوین اور سچائی کی پہچان تک پہونچین (اول تمطاؤس ۲ باب ۴)
اسلئے چاہیئے کہ ان باتونپر جو ہم نے سنین اور بہی دل لگا کر غور کرین تا ایسا نہو کہ ہم
اُنہین کہو دیوین (عبرانیوں ۲ باب ۱) اے بہائیو اب مین تمہین خدا اور اُسکے فضل کے
کلام کو سونپتا ہون جو قادر ہے کہ تمہین کامل کرے اور سارے مقدسون مین میراث
دیوے (اعمال ۲۰ باب ۳۲) تم نصیحت کے کلام کو مان لو کہ مین نے مختصر مین تمہین لکہا
ہے (عبرانیوں ۱۳ باب ۲۲) وہ جو مجہے حقیر جانتا اور میری باتونکو قبول نہین کرتا اُس کیلئے
ایک حکم کرنیوالا ہے کلام جو مین نے کہاہے وہی اُسکو پچہلے دن گنہگار ٹہرائیگا

(یوحنا ۱۴ باب ۸ ۲۴) میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون۔ پر اب تم اُنکی برداشت نہین کر سکتے (یوحنا ۱۶ باب ۱۲) اب اُسکے لئے جو تمکو گرنے سے بچا سکتا اور اپنے جلال کے حضور کامل خوشی سے تمہین بے عیب کہڑا کر سکتا ہے جو خدا ئے واحد حکیم اور ہمارا بچانے والا ہے جلال اور بزرگی اور قدرت اور اختیار ابد تک ہو آمین (یہودا ۱ ۲۴ و ۲۵) از رومن میبل جہان سن ۱۳۰۳

خاتمہ

اے عزیز مصنف مزاجو اگر مین یہہ بات سچ کہتا ہون تو مجہسے ناراض نہوتا چاہئے یوحنا ۸ باب ۴۶ اور ۱۸ باب ۲۳ اور خدا کا رسے کہ مین کچہہ شعب کو کام مین لاتا ہون پہلے مین نے اسمین اپنی ہی روحکی بہتری دیکہہ لی تب تو قا ۱۰ باب ۲۷ کے بموجب اورونکو بہی یہہ نیک صلاح دینے سے باز نرہا اور ظاہر ہے کہ کوئی اپنی جان سے دشمنی نہین کرتا پس مین وہی صلاح دیتا ہون کہ جو اپنی جانکی واسطے بہتر سمجہہ چکا ہون میرا التماس سبسے یہی ہے بلکہ عقل اور انسانیت بہی یہی پکار رہی ہے کہ خدا پر اعتقاد نہایت مضبوط کرو اور خدا کے واسطے اُسکے رسول آخر الزمان صلعم کی شفاعت کو اپنے لئے تیار کر رکہو تا کہ دنیا کے لئے عاقبت نہ بگڑ جاوے یا خدا سب جہانکو ایمان اور امان سے بہرہ ور دے آمین ثم آمین

اے بے پروا سونے والو ذرا آنکہین تو کہولو دیکہو کہ پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جسقدر سختی و اذیت اپنے ایام نبوت مین اُٹہانے پڑی حضرت عیسٰی اور حضرت موسیٰ بلکہ کسی نبی کو اسقدر محنت اور دشواری نہین ہوئی تہی کیونکہ اُنکے وقتون مین اسقدر مخالف قومین نہین تہین چنانچہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے زمانہ مین صرف بت پرستون کا زور تہا اور حضرت عیسیٰ کو